Sarshār, Ratan Nāth
"
Sayr-i kuhsār

[v.2]

حضرات ناظرین۔

> باز آدم کہ سجدۂ این خاک پا کنم
> گر طاعتی قضا شدہ باشد ادا کنم

سیر کہسار کی پہلی منزل تو بتفضلہ تعالیٰ تمام شد۔ اب منزل دوم کی بسم اللہ شروع ہوئی۔ انشاءاللہ تمّم بالخیر۔ ہمارے نوابصاحب نے کئی بار سفر نینی تال کا عزم کیا مگر ہنوز دہلی دور ست۔ ایکدفعہ مسٹر فریزر صاحب سے وعدہ کر لیا مگر ٹائین ٹائین فش۔ اپنی پیاری نوجوان سالی کے بھیّا کے موچھون کے کونڈے کے سبب سے نہ چلسکے۔ اُنکا پیاری پیاری ادا سے کہنا اور اصرار کرنا کہ دو دن ٹھہر جاؤ بھلا یہ کیونکر ٹال سکتے تھے۔ اول تو سالی۔ پیار کا رشتہ۔ دوسرے خوبرو اور غنچہ دہن۔ تیسرے شوخ کم عمر اور زود رنج۔ موچھون کے کونڈے کے لیے دو دن ٹھہر جانا ستم ہو گیا۔ پھر تو قمرن کا عشق ایسا چرّایا کہ از خود رفتہ ہو گئے اور اس حسن و عشق کے جھگڑے نے ایسا بکھیڑے مین ڈالا کہ کچھ کرتے دھرتے نہ بن پڑی اس آفت جان آشوب دوران نے ایک نظر غلط انداز سے کہین کا نہ رکھا۔ دین و دنیا دونون سے قطع تعلق۔ نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے ع

> فارغ از وسوسۂ گبر و مسلمان کردی
> ای جنون گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی

ان جھنجھٹون سے ہنوز چھٹکارا نہین ملا تھا کہ اِنکے دشمن جانی نواب بشیرالدولہ بہادر پیدا ہو گئے۔ اِن حضرت نے بغلی گھونسے اور مار آستین کا کام کیا۔ آئے تھے نواب نادر جہان بیگم کی مدد کو کہ قمرن کو نکالین اور بچھڑے ہوے میان بیوی کو باہم ملائین مگر ع۔ چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی ÷ اسی اسٹیج مین مجنونہ نے وہ فسون سازی کی کہ بالکل اپنے بس مین کر لیا۔ دوسری مرتبہ جب نواب والاتبار لد پھند کے تیار ہوے تو

منشی مہراج بلی نے اڑنگا مارا - نوابصاحب تو موچھون کو نڈرے کے سبب سے رُک گئے تھے - اِن حضرت کے یہان ساعت اور دساسول کا جھگڑا پڑا ہیچ ہی من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست -

واہ رے ہندوستان جیسے ہندو ویسے ہی خیر سے مسلمان کہین قمر در عقرب تو کہین دساسول کی ٹخ - کوئی استخارے کے پھیر مین ہی تو کوئی ساعت کا پابند - آدہ گھڑی مین گھر سے چلے اور ڈھائی گھڑی کی بھدرا - زمانہ حال کی ترقی کو اِن پُرانے خیالات سے بیر ہی - وہان جھاڑ پھونک اور بھدری اور رمّال اور عامل اور اوجھے سے کوئی بحث نہین ہی ؎

درمذہب ما نماز باشد نہ نیاز ۔ پیغمبر عشق را کتابی دگرست

افسوس ہی کہ کرم خوردہ خیالات کے لوگ پست ہمتی اور ضعیف الاعتقادی کو ترقی دینا چاہتے ہین اور یہ نہین سمجھتے کہ زمانے کا رنگ کیا ہی - مگر اس خیال سے البتہ دل کو تسکین ہوتی ہی کہ نئی روشنی کے سامنے پرانے تاریک خیالات کی کوئی وقعت نہین ہی - نئے اور پرانے خیالات کا مقابلہ ایسا ہی ہی جیسے ہنری مارٹینی رفل اور توڑے دار بندوق کا مقابلہ - یا جیسے آرمسٹرانگ کی توپ اژدر دہن خیبر شکن اور پرانے فشن کی برنجی توپون کا مقابلہ - یعنی چہ - نئے خیالات کے لشکر جرّار اور عساکر کرار نے ایسا نرغہ کر دیا ہی کہ پرانے خیالات کی ناآزمودہ کار پلٹنین اب رُک نہین سکتین اور اسطرح پس پا ہو رہی ہین جیسے اہل ہنود کے عقائد کے بموجب سری رامچندر جی کے بان کے مقابل مین راون کی سپاہ تربتر ہو جاتی اور گھونگھٹ کرتی تھی -

کلکتے بمبئی اور مدراس وغیرہ مقامات مین تو زمانہ حال کی تہذیب و شایستگی نے پرانے خیالات کے مورچے چھین ہی لیے ہین - اب اور مقامون پر بھی دھاوا بول دیا گیا ہی اور خبر آیا ہی چاہتی ہی کہ خیالات کہنہ و فرسودہ کے پلوناکو خیالات شایستہ کے جنرلون نے خالی کرا لیا - انشاء اللہ -

اب یہ کوشش کرنا کہ پرانی لکیر کے فقیر بنے رہین ہندوستان کے حق مین کانٹے بونا ہی - ترقی کا زمانہ ہی گو اب بھی ہندو اور مسلمان جہل اور عدم واقفیت کے سبب سے نئی تحقیقات کے خلاف کثرت سے ہین - ہندو ضعیف الاعتقاد تو مسلمان سست عقیدت - دونون سیہ بخت و تبہ روزگار - دونون اِس شعر کے مصداق - کما قال الفقیر -

سیاہ بخت و تبہ روزگار ہم بھی ہین
جواب زلف پریشان یار ہم بھی ہین

ایک زمانہ وہ تھا کہ میدان تہذیب مین اہل ہنود ساری خدائی سے قصب السبق برتری لیگئے تھے - تمام عالم پر اُنکو بلحاظ علم و فضل افضلیت اور اشرفیت تھی - مصری اِنکے خوان نعمت سے شیرین کام ہوے - یونانی اِنکے خرمن قابلیت کے خوشہ چین تھے - اہل چین تک منطق اور فلاسفہ مین انکے سامنے زانوے ادب تہ کرتے تھے - مگر اب انسے بدتر کوئی قوم دنیا کے پردے پر نہین ؎

وقت پیری شباب کی باتین ۔ ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب اہل ہنود غفلت کے خواب گران مین ایسے پڑے ہین کہ اِس مصرع کے مصداق ہین ع - کچھ ایسے سوئے ہین سونے والے کہ جاگنا حشر تک قسم ہی - قس علی ہذا اہل اسلام - اِنکی حالت بھی قابل افسوس ہی - یہ وہی مسلمان ہین جنھون نے ہسپانیہ کو زیر نگین کیا تھا - تاتاریون نے تمام روس کو تاخت و تاراج کر دیا تھا - اسلام کی عملداری کی رتی بلند تھی - ترکی تاجیک

و رومی ایک معتدبہ حصۂ یورپ کے فاتح تھے۔ جدھر تیغ اسلام چمکی فتح و نصرت جلوہ آرا ہوئی مگر اب بالکل سناٹا پڑا ہوا ہے کابل کا پتلا حال۔ ایران کمزور۔ روم تباہ۔

الغرض ہندو اور مسلمان دونوں تباہی کے جہاز میں ہیں خدا ہی چاہے تو بیڑا پار ہے۔ ورنہ یہ ہیں اور منجدھار ہے ؎

کشتی شکستگانیم ای باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آن یار آشنا را

خیر۔ روم اور توران اور آریا ورت اور کابل و ایران سے تو اب ہندوؤں کو کوئی تعلق ہی نہیں۔ یہاں کے مسلمانوں کو اب تو ہمارا وطن یہی ہندوستان ہے اور یہیں ہماری نال گڑی ہے مگر افسوس ہے کہ ابھی تک ہم لوگ پرانے خیالات صرف کے پھیر میں ایسے پڑے ہوئے ہیں کہ سچی ترقی ہمارے ملک سے ابھی منزلوں دور ہے۔

سیر و سیاحت کا ہمیں بہت کم شوق اور یہ ظاہر ہے کہ ع بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے۔ اب تو کل امور کی ترقی کا دارمدار سیاحت ہی پر ہے تجارت ہر قسم کی ترقی کی ذریعۂ خاص ہے اسی کی بدولت ملک کی دولت و ثروت روز بہ ترقی پاتی ہے۔ اور ہر قسم کی رونق اور آسودگی اور فارغ البالی کا ذریعہ یہ تجارت ہی ہے۔ یہ تجارت کی برکت کا اثر تھا کہ گو فرانس نے جرمنی سے بہت بڑی شکست پائی مگر فرانس نے تھوڑے ہی دنوں میں وہ دولت پیدا کر لی کہ اسوقت چاہے تو جرمنی کو مول لے کے چھوڑ دے۔ تاریخ شاہد ہے کہ ہر ملک کی دولت اور آسودگی کی ترقی کا دارمدار ہمیشہ اور ہر زمانے میں تجارت ہی پر تھا۔ ٹائیر اور زائیدن تجارت ہی کے سبب سے زمان قدیم میں اسقدر مشہور روزگار تھے۔ اور تجارت کا دارمدار سیر و سیاحت

اور سفر پر ہے۔ جس سے ہم ہندیوں کی طبیعت نفور ہے کیونکہ ہماری کاہلی اور سستی اور پست ہمتی نے ہمکو کسی مصرف کا نہ رکھا ورنہ غور تو کیجیے کہ نینی تال لکھنؤ سے قدم بھر کے فاصلے پر ہے شام کو سوار ہوے صبح کو نینی تال کے پھاٹک پر داخل۔ پھر دن رہے نینی تال کی جھیل کی سیر کرنے لگے با این ہمہ قربت اس سستی اور ادبار کو دیکھیے کہ کب سے نینی تال جانیکا قصد کر رہے ہیں اور اب تک لکھنؤ ہی کے گلی کوچوں کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں۔ پہلے تو کچھ دن بالکل کان میں تیل ہی ڈال کے بیٹھے تھے۔ نینی تال کے سفر کا عزم فسخ ہی کر دیا تھا کہیں کدر کا خوف تھا کہ نالش نہ فوجداری میں ٹھونک دے۔ کبھی مجذوبہ کے پھیر میں پڑے۔ مگر ابکی گرمی میں ٹھان لی کہ چاہے جو ہو ضرور نینی تال جائینگے ؎

ابکی بہار میں تو مجھے پار اتار دے
کشتی مری دو آبۂ امید و بیم سے

گو قصد تو مدت دراز سے تھا مگر معشوقوں کی صحبت اور خصوصاً قمرن اور نازو کے پیار اور محبت نے انکو لکھنؤ سے نکلنے نہ دیا۔ سچ ہے ؎

پھر نہ نکلوں میں چمن سے جو صبا تیری طرح
غنچۂ گل ہوں کبھی دیکھ کے خنداں مجکو

قمرن کے ساتھ باغ جانا اور وہاں مع یاران موافق و دوستان صادق شراب ناب کا دور اور لطف و سرور کا حظ اٹھانا انکے نزدیک یہی نینی تال تھا۔ مگر بشیر الدولہ کی کارستانی اور قمرن کی چند روزہ جدائی اور درد فراق اور ہجر نے انکو مجبور کیا کہ ابکی اس معشوقۂ شیرین ادا کو لیکر پہاڑ پر چلے جائیں صحبت مے نے انکو اور بھی پست ہمت کر دیا تھا۔ گو نواب نامدار پیشتر اس

شراب مردار کے عاشق زار اور دام دختر رز کے گرفتار نہ تھے لیکن ؎

گر بار مے پلائے تو پھر کیون نہ پیجیے
زاہد نہین مین شیخ نہین کچھ ولی نہین

قمرن نے جب گلے مین گورے گورے ہاتھ ڈالکر اصرار کیا تو نواب صاحب آب حیات سمجھکر اُڑا گئے ؎

ناری کو شراب اُسنے پلائی جاکے مسجد مین
کلیسا مین گیا تو بت کو دے ٹیکا برہمن پر

اور نازو کی طراری اور جادو بیانی اور بھی ستم پر ستم اور غضب پر غضب ڈھاتی تھی ؎

جھڑتے ہین پھول منھ سے اس تنگی دہن پر
غنچہ نثار تیری رنگینی سخن پر

ان دونون کی اداے شیرین رہزن دین نے نواب صاحب کے قافلۂ زہد کو دن دہاڑے لوٹ لیا۔ الغرض انکو بے گئے ہوے نینی تال کا لطف گھر ہی پر حاصل ہوا کرتا تھا ؎

عالم وجد ترے مستون کو | جسے دف و چنگ رہا کرتا ہی

گو نواب صاحب تو تہ دل سے عاشق تھے اور دم ناخریدہ غلام بلکہ غلام کے غلام کے چولام بنے رہتے تھے مگر قمرن بے اعتنائی ہی کرتی رہتی تھی اور کیون نہو ع معشوق ہن نہو اگر اتنی کجی نہو یہ جسقدر خاطر کرتے تھے اُسیقدر وہ کھنچی رہتی تھی ؎

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظر مین کب کسی کی چڑھتی ہی جو چیز سستی ہی

ضعیفہ البتہ اسکو یہی پڑھاتی رہتی تھی کہ دیکھو بیٹا بنا بنایا کھیل کہین بگاڑ نہ دینا جو اچھی چال چلو گی تو تمام عمر چین لکھتا ہی ایسا نہو کہ جکما لکھا جاؤ۔ ذری بہت سنبھلی ہوئی۔ وہ بات کرو کہ نواب کے دل مین تمھاری جگہ ہو جاے۔ صرف خالی خوبی حسن ہی پر نہ گھمنڈ کرنا۔ جو تم سے بھی کوئی اچھی صورت کسی نے دکھادی تو تمکو اسطرح نکال باہر کرینگے جیسے دودھ سے مکھی۔ پہاڑ پر تمکو بڑا موقع ملیگا کہ نواب کے دل مین جگہ کر لو۔ اس ضعیفہ کی دعا یہ تھی کہ ؎

یارب آغاز محبت کا بخیر انجام ہو
شیشے مین اُترے پری پختہ جنون خام ہو

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی جو پنجک کے سبب سے بچکے تو نواب صاحب مع رفقا اپنے دوست چھٹن صاحب کے باغ مین جو وہان سے قریب تھا چلے گئے کہ اب تو گھر سے رخصت ہو کر آ ہی گئے ہین اب واپس کیا جائین رات اسی باغ مین بسر کرین دن بھر رہین شام کو سوار ہو جائین۔ باغ مین پہونچے تو قمرن نے نواب چھٹن صاحب کو آڑے ہاتھون لیا۔

قمرن۔ عجب بے مروت کنجوس آدمی ہو۔ تمھارے باغ مین آئین اور بھوکے پڑے رہین۔

چھٹن۔ آپ بے سان گمان آئی ہین۔ باغ کچھ میرا گھر تو ہی نہین کہ یہان کل سامان موجود ہو مگر ہان اتنا ہو سکتا ہی کہ جو کہو وہ حاضر ہو جائے۔

قمرن۔ تو ہم تو آج بے شراب نہ رہینگے۔

چھٹن۔ ابھی اسی دم۔ یہ کون بات ہی۔

نواب۔ تمھارے حکم کی دیر ہی جانی۔ شراب بھی کوئی بڑی نعمت ہی۔

آغا۔ چھٹن صاحب بھئی بی قمرن جان کا حکم بجا لاؤ۔

چھٹن۔ سر آنکھون سے بھائی جان۔

قمرن۔ مگر گزک کیا ہو گی۔

چھٹن۔ ہمنے اتنی ہی دیر مین سب سامان لیس کر دیا ہی۔

ایک بکرا حلال ہوتا ہی اور کباب اور کلیجی تو گزک کے لیے حاضر
ہوتی ہی اور قورمہ پکنے کو کہہ دیا تھا - اب سردست اور کیا تیار
ہو سکتا ہی - سیخ کباب اور کلیجی شراب کے ساتھ کھائیے اور
ہرا پودینا باغ مین منون موجود ہی - نورتن چٹنی شیخ بدھو کے یہان
سے منگوائی ہی - وہ سامنے اُنکا مکان ہی اور چار بوتلون کا حکم
دیا ہی - ابھی سب بند و بست ہوا جاتا ہی - گھبرانے کی کیا بات
ہی رات تو اپنی ہی - بی قمرن کا حکم ہم نہین ٹال سکتے -

قمرن - ہتیلی پر سرسون جمائی ہی -

نازو - جب سب آجائے تو جانین -

آغا - بات تو یہ ہی - سو بات کی ایک کہی -

قمرن - کوئی دو گھنٹہ کی بات ہی -

چھٹن - بوتلین اور چٹنی اور بکرا تو سمجھو آگیا - مگر ہان اِسکا
پکنا البتہ وقت لیگا - گھی مصالحہ لہسن پیاز کا پیسنا اور رگ
کا چھیلنا - آخر ان باتون مین کچھ وقت صرف ہوتا ہی یا نہین
کون آتا ہی - امامی -

امامی - حضور حاضر ہوا -

چھٹن - کیا لائے - سرکار مین تو بوتلین ہین شربت بزوری
بارد کی اور ایک بکرا ہی - کوئی ساڑھے تین یا چار سیر گوشت
ہو گا اور یہ بیس انڈے ہین تازے تازے اور دو سیر گھی
لکلا گھر بھر ہین اور یہ چٹنی ہی اور بسکٹ دبے ہین اور مصالحہ
سوکھا اور تر اور برتن ہین -

نواب - بس اب سب بات بنگئی -

آغا - ممن یار سیخ کا سامان تو تم کرو اور ہم ساقی بنتے ہین -

قمرن - کاہیکی بوتلین ہین - برانڈی ہم نہ پیینگے -

آغا - ایک تو الٹام ہی اور ایک تارون والی ہی - اور ایک
برانڈی کی ضرور ہوگی اور ایک اور الٹام - الٹام کی دو ہین

نازو - تو الٹام کی آدھی بوتل تو ہم اور قمرن دونون ملکے
پیینگے - باقی تم لوگ جانو -

آغا - بھئی برانڈی مین ہم اور ممن شریک ہین -

ممن - جی ہان برانڈی بلا نوشون کا حصہ ہی -

نواب - ہم الٹام ہی کے شایق ہین حضرت -

چھٹن - آپ اور ہم دونون الٹام پیینگے -

ممن - مین ابھی اسی دم کباب کا سامان کرتا ہون آپ
پودینا منگوائیے -

آغا - بوتل کھولکر -

> اے دل شراب پیجیے دن ہین شباب کے
> قربان واعظون کے عذاب و ثواب کے

نواب - عذاب اور ثواب دونون کو خم مین ڈبو دو -
رندون کی بلا دور -

آغا - حضور پہلے بی قمرن کا حصہ ہی اور بی نازو -

نواب - گلاس تو بہت ہین مگر اسوقت اسباب منتشر ہی
اور پھر بے سرو سامانی مگر خیر شروع کیجیے -

چھٹن - امامی جتنے شیشے اور کانچ کے گلاس ہین فوراً
لاؤ - نہین چینی کے پیالے لے آؤ - دم کے دم مین کل سامان
عشرت مہیا ہو گیا - سیخ کباب اور کلیجی گزک کے لیے اور
شراب کے جام اور دلارام گلفام - سب ملکر شریک جشن
ہوے - تو نازو جان نے حکم دیا کہ نواب اسوقت مہراج بی کو
بھی بلوا لو - کہلا بھیجو کہ اب کل شب کو جانا ہوگا ہم لوگ
یہان باغ مین ٹکے ہین تم بھی آؤ - نوابصاحب نے گاڑی
بھیجدی اور ممن کو حکم دیا کہ ابھی جاکے بلا لاؤ - پہلے تو

نشی مہراج بلی کی بیوی نے کہا کہ تمکو چلما دیکے بلاتے ہین زبردستی ریل پر بٹھاکے لیجائینگے مگر جب اُنھون نے قسمین کھائین کہ اب ریل کا بھلا کون وقت ہی تو اُنھون نے اجازت دی کہ تم گاڑی پر سوار ہو جاؤ مگر اسباب ساتھ نہین لانے دیا نشی مہراج بلی باغ مین پہونچے تو یارون نے غل مچاکر اُنکو بلایا۔

مہراج ۔ رنگ ہی رنگ ہی ۔ دور چل رہا ہی۔

آغا ۔ یار تیری ہی کسر تھی۔

مہراج ۔ (نازو کے ذقن سیمین کا بوسہ لیکر۔)

سبزے پر اِس ذقن کے نگہ جاکے رہ گئی
سچ کہتے ہین کہ گھانس کے نیچے کنوان نہو

مسخرہ ۔ آگئے آگئے حضور بھی آگئے ۔ آگئے میری بے تکی کے اُڑانے والے ۔ کیا بی نازو کے خط نکل آیا ۔ تو عورت کا ہیکو امرد ہین۔

آغا ۔ ہتے ہی بر ٹو کے گئے یار۔

نواب ۔ ارے میان سچ تو کہتا ہی نازو کے ذقن کو سبزے اور خط سے کیا بحث ہی۔

مسخرہ ۔ جی ریشائیل عورتون کے عاشق ہین۔

مہراج ۔ (بات ٹال کر) بھئی ہمارا جام کہان ہی۔

نازو ۔ ہماری جھوٹی شراب پیو۔

مہراج ۔ کسی ملعون ہی کو اِسمین عذر ہو گا۔

آغا ۔ اور ہماری جھوٹی مین عذر ہی۔

مہراج ۔ ضرور ۔ تم تو دیوزاد ہو اور نازو پریزاد ہین ۔ جھوٹا کھائیے میٹھے کے لالچ۔

مسخرہ ۔ تو پھر جھوٹی کلیجی بھی کھائیے قبلہ۔

مہراج ۔ اِس نبر قصاب والے کو کلیجی اور گردے ہی کی پڑی رہتی ہی ۔ اور یہ معلوم ہی نہین کہ بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی ۔ پٹ بھیڑ کے کسی روز پچھاڑ دونگا۔

آغا ۔ اِسوقت تو واللہ خوب ہی کہی۔

نواب ۔ چڈا گلنجیر وجھیپ گئے۔

مسخرہ ۔ تو حضور نبر قصاب کے تلازمے ہین تو غلام اِنسے نہ جیت پائیگا ۔ یہ تو اِنکے گھر مین ہوتی آئی ہی ۔ اِسمین یہ برق ہین۔

مہراج ۔ اسبے جانبر دلے۔

چھٹن ۔ اِسوقت تو برس ہی پڑے۔

مسخرہ ۔ اور چھینٹا پڑتے ہی بولنے لگے۔

مہراج ۔ زیادہ کہونگا تو حیران ہو جاؤگے۔

نواب ۔ یہ بے تکی ہی بھئی۔

مہراج ۔ آپکی ایسی تیسی ۔ بکری کے پیلے (ران) نہ کہوگے کیون کیسی ہوئی۔

آغا ۔ بھئی خوب ہوئی ۔ خیر اُنکی بھی ایک ہی ہوئی۔

قمرن ۔ اِتنے وقت تو نشی مہراج بلی نے خوب خوب سنائین کھری کھری۔

مہراج ۔ کون بھئی تو تو مین مین کرے۔

آغا ۔ بھئی مین کی گردن پر چھری۔

مہراج ۔ آدمی ہی کہ شیخ سدو کا بکرا۔

جملو ۔ آج ذہن بڑی تائید کر رہا ہی ۔ خدا نظر بد سے بچائے اچھے اچھے فقرے کہے۔

نازو ۔ ای نون رائی اُتار ڈالو۔

مہراج ۔ اجی ہم کیا کہتے ہین خاک ۔ کہ رہی ہی شراب ۔ یہ ساری طبیعت داری اُسی کی ہی بس ۔ تو قصہ کیا ۔

ع - شراب تلخ میخواہم کہ مرد افگن بود زورش ، یہ نہین کہ پی اور لوٹ گئے -

ایسے کم ظرف نہین ہین کہ بہکنے جائین

نازو - ارے یہ کلیجی اور کباب کیون نہین کھاتا -
مہراج - اتنی خاطر تمھاری کر دی کہ جھوٹی شراب پی لی اب زیادہ دق کروگی تو مین پریشان ہو جاؤنگا -
نازو - اچھا ہماری خاطر جو منظور ہی تو کباب کھاؤ -
مہراج - اب خاطر ہو چکی - واہ اچھی خاطر - ع - خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم -
آغا - تو پھر انکی خاطر کیجیے -
مہراج - بھئی شعر خوانی ہو واللہ -

جوش جنون ہی موسم گل کا ہی زور شور
سودائی کھینچے جاتے ہین فصاد کیطرف

آغا - جی ہان -

آتش یہ وہ زمین ہی کہ جسمین شفیق من
سودا ہوا ہی میر سے اُستاد کی طرف

نواب - بھئی چڈا گلنجر د کوئی برجستہ شعر ہو -
مسخرہ - حضور مین تو شکستہ بحر عرض کرونگا -

گردون سے چاہتے ہین یہی منشی مہراج بلی
منھ سوے میکدہ ہو آنکھین نازو پریزاد کیطرف

سچ کہیے گا یہ شعر ناموزون کیا ہی قربان جاؤن حضور موزون تو شعر سب کرنا جانتے ہین ناموزون کرنا کارے دارد - ہم اُن زبردست شعرا مین ہین جو شعر کے انجر پنجر ڈھیلے کر دیتے ہین اور غلام اسکو کیا کرے - منشی مہراج بلی صاحب کا نام ایسا کھنڈ اور کاواک ہی کہ شعر مین موزون ہو ہی نہین سکتا -

مشہور زمانے مین جو مہراج بلی ہی | پیتا ہی یہ تیل اور غذا اسکی کھلی ہی

مہراج - اب ہم بھی بے نقط کہنے لگینگے -
آغا - ضرور کہیے - بہت چل نکلا ہی یہ -
مہراج - برا نہ مانیے گا پھر - جی اتنا کہدیا ہی اپنے داؤن روئیے گا نہین -

ز اصل و نسل گلنجر وجہ پرسی | خرد خر زادہا کرسی بہ کرسی

اس شعر کے سنتے ہی سب کے سب پھڑک اُٹھے اور چوطرفہ سے مہراج بلی کی تعریفین ہونے لگین - قلم توڑ دیے اُستاد - کیا خوب شعر کہا ہی - یہ شعر آپکے حصے کا ہی - بڑی دیر تک تعریف کا دونگڑا برسا اور نواب صاحب نے پیٹھ ٹھونکی چھٹن صاحب نے ڈنٹر پیل دیے -
مسخرہ - بڑی کڑی کہ گئے -
نواب - انصاف شرط ہی - واقعی خوب سوجھی -
آغا - سنار کی سو لہار کی ایک -
چھٹن - اور کسقدر برجستہ سوجھی ہی -
مہراج - (بہت اکڑ کر) مجھے کیا خاک سوجھی - ارے میان وہ منٹھی سجھانے والی اور ہی شے ہی ؎

صوفی از پرتو مے راز نہانی دانست
گوہر ہر کس ازین لعل توانی دانست

مین تو اِسوقت جو کہونگا - ایسی ہی کہونگا - اور بھلا کوئی مسخرہ کیا جواب دیگا - لاحول ولا قوۃ - ع -

نامرد کیا کریگا دلاور کا سامنا

آغا - کیون نہو - واقعی اسوقت تو بڑی ڈانٹ ڈپٹ بتا رہے ہین - چڑھ بنی ہی -

مہراج - مین مسخرے پن کی روٹیان توکھاتا نہین ہون شاعری نہ میرا پیشہ ہی نہ میرے باپ کا ؎

سو پشت سے ہی پیشۂ آبا سپہ گری
کچھ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے
آزادہ رد ہون اور مرا مسلک ہی صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہین مجھے

اسوقت کیا پردے کی بوبو نکر بیٹھے ہین - بھیگی بلّی بنے ہوے سر میدان ہی تو آجا مقابلے مین - وہ بھگایا -

بادۂ گلگون کے شیشے کا ہون سائل ساقیا
ساتھ کیفیت کے اُڑتا مجکو گھوڑا چاہیے

ہمارا جام خالی نہ رہے - دور چلا جائے - اسوقت وحشت کے پینگ بڑھے ہوے ہین -

دل مفلس تجھے سمجھا ہی جنون نے شاید
وحشت دل سر بازار لیے پھرتی ہی

نواب - کیا کیا شعر پڑھے واللہ - یہ تو چھپے رستم نکلے -
آغا - اِنکے جوہر تو آج کھلے واللہ -
چھٹن - صحبتین اُٹھائی ہین بھائی صاحب - اور پھر رات بھی خوب بھیگی ہی اور باغ بھی ہی اور یاران بذلہ سنج بھی ہین اِس سے بڑھکر بہار اور کیا ہوگی ؎

نشے کے پینگ خوب بڑھینگے بہار مین
بوتل بغل مین ہوگی تو ہم سبزہ زار مین

مہراج - جی ہان تو ٹتے ہونگے - ہوش رہا تو رندون مین سبکی ہوگی - ہوش تو رہنے نجا ہیین - حواس کتنے کیسے ہین کسکی خرد اور کہان کے ہوش - ع -

واللہ ہوشیار وہی ہی جو مست ہی

نازو - نواب جھولا ڈلواؤ -
قمرن - اے باجی رات کو جھولا کیسا - کوئی گر پڑے ہاتھ ٹوٹے پانون ٹوٹے - لینے کے دینے پڑین - تمکو بیٹھے بیٹھے کیا سوجھی ہی کہ واہ -
نازو - جو نواب کو ہماری محبت ہوگی تو جھولا جھلوائینگے اور نہین تو ہم آج سے نہ بولینگے -
قمرن - نہین تو چڑھ سی گئی ہی جیسے -
نازو - ہمارا مردہ دیکھے جو جھولا نہ ڈلوائے -
نواب - کچھ خیر ہی نازو جان - بھلا جھولا جھولنے کا یہ کون وقت ہی - کل دن کو البتہ سب کچھ ہو سکتا ہی - جھولا ابھی پڑ جائیگا -
نازو - نواب کے کان پکڑ کر - نہین ابھی ابھی جھولا ڈالو - ابھی اِسی دم - مین ایک نہ مانونگی -
نواب - مہراج بلی - یار اِنکو سمجھاؤ اب یہ بے کیف ہین -
نازو - (مہراج بلی کو زور سے دھول لگاکر) اِسکی ایسی کی تیسی - یہ کٹنا کیا سمجھائیگا ہمین - جھولا ڈال ابھی -
مہراج - نازو جان تم تو اب بہکنے لگین پیاری -
نازو - جھولا ابھی ابھی پڑے - بس کہدیا ہی - سمجھا !
مہراج - خدا خیر کرے - بھلا رات کے وقت اور جھولا -
نازو - ہان ہان جھولا جھولا - کیون کیا اجارہ ہی تیرا -
آغا - اچھا ہم جھولا ڈلوائے دیتے ہین - تم ہماری خاطر سے برف ڈال کر ایک سوڈا تو پی لو -
نازو - مین اپنی اِسکی جان ایک کرونگی ہان -
قمرن - باجی تم ہو کہان -
مہری - اے بیوی ذری مُنھ دھو ڈالو - اوئی کتنی پلادی

اور مین ٹوکنے ہی کو تھی -

قمرن - ابھی تلک تو خاصی اچھی باتین کرتی تھین -

نواب - سوڈا اور برف پلا دو - تسکین ہو جائیگی -

آغا - ابھی اسی گھڑی حرارت دور ہو جائے صاحب -

چھٹن - نازو جان اتنی ہماری خاطر کرو ذری کہنا مانو -

مہری - لو بیوی یہ پی لو - اس سے تسکین ہو جائیگی -

آغا - مگر انھون نے کچھ پی تو نہین ایسی -

مہری - اے تو سرکار حضور کی برو بری یہ بچاری تھوڑا ہی کر سکتی ہین گھر ہو کے مین آکے پی لی پیتے ہوے تو کچھ نہ معلوم ہوا اب بہکنے لگین -

آغا - نازو لو یہ پی لو -

نازو - اسمین کیا کیا ہے - مصالحہ بھی ہے - دھنیا اور لہسن ہے

مہری - اوئی! دھنیا اور لہسن ڈھونڈھتی ہو - کیسا چٹنی مقرر کی ہے - ہان دھنیا اور لہسن ہے -

نازو - پلا دو - اُف اتی -

مہری - سب پی جاؤ - میری بیوی - شاباش - اب یہ اتی کا ہیکو چھوڑ دی - یہ بھی پی جاؤ - ہر میٹھی میٹھی اتی اور پی لیجیے - بیوی - اے پی لو -

آغا - اچھا اب جانے دو - پون بوتل تو پی لی - اس سے معاً تسکین ہوگی -

اسی گفتگو مین توپ دغ گئی - دھننا - نواب صاحب اور قمرن اور نازو اور چھٹن صاحب اس باغ مین کمرون کے برآمدے مین سونے گئے - مہراج بلی اور آغا محمد اطہر اور جلو اور اختر درختون کے سائے مین چار پائیون ہی پر سو رہے مسخرے کی طبیعت بھی بے لطف تھی مگر دری کے فرش پر نشہ کو ضبط کر کے سو رہا - تمام شب کے جگے ہوے تو تھے ہی سوئے تو گھوڑے بیچ کے - اُٹھے تو کوئی بارہ بجے تھے - سب حوالی موالی جمع ہوے - دیکھتے ہین کہ نازو اور قمرن اور ایک مہری کا پتا نہین - معلوم ہوا کہ نازو کی طبیعت ازبس پریشان اور بے کیف ہو گئی اور قمرن اور مہری کو لیکر گاڑی پر سوار ہو کے گھر چلدین نواب صاحب نے آدمی دوڑایا کہ جا کر خبر لاؤ - اُسنے آکے عرض کیا خداوند فضل الٰہی ہے نازو جان اچھی ہین - شام کو دونون آئینگی - منشی مہراج بلی گھر سے جا کے اپنا سب اسباب اور ایک خدمتگار اور باورچی کو لے آئے نواب اور چھٹن صاحب اور اُنکے رفقا نے باغ ہی مین کھانا کھایا -

دن بھر کا قیام اور بادۂ گلفام

ضعیفہ تو شب کو سوچتی تھی کہ قمرن اور نازو ریل پر جا رہی ہونگی اب شاہجہانپور پہونچی ہونگی اب ہردوئی پہونچی ہونگی - اور یہ خبر ہی نہ تھی کہ وہ تھوڑی ہی دور پر باغ مین دندنا رہی ہین تڑکے جب آنکھ کھلی تو گھر مین باتین ہونے لگین کہ اب قمرن بریلی سے نینی تال روانہ ہوئی ہونگی - نو دس بجے کے وقت سوچی کہ اب پہاڑ پر پہونچ گئی ہونگی جب دس ساڑھے دس بجے کے وقت بگھی دروازے پر رُکی اور نازو اور قمرن اُترین تو اُنکو بڑا تعجب ہوا کہ

این! یہ یہان کہان! اتم تو سوار ہو گئی تھین -

قمرن - کل مہراج بلی ہنچک کے سبب سے نہین گئے -

ض - ہان ہنچکی کو ہندو لوگ بُرا سمجھتے ہین -

نازو - اب آج آٹھ بجے رات کو جائینگے -

ض - اور ہم لوگ گھڑیان گنتے تھے کہ اب ہردوئی تک پہونچی ہونگی اور اب شاہجہان پور مین داخل ہوئی ہونگی - ہم تو

سمجھے تھے کہ تم پہاڑ پر پہونچ گئین۔

نازو۔ ہان اب تلک تو وہان پُرانے بھی ہو گئے ہوتے مگر مہراج بلی نے کہا ہمارے گھر مین منع کرتی ہین۔

ض۔ رات کہان رہین۔ نواب کے یہان۔

نازو۔ نہین امی جان ایک باغ مین رہے۔ مہراج تھے اور سب تھے۔ اِتنے وقت ہم چلے آئے۔

ض۔ بگھی جب رُکی تو مین نے کہا یا اللہ کون ہی پہلے سمجھی کہ شاید نواب کے یہان سے کوئی یہ کہنے آیا ہی کہ نازو اور قمرن سوار ہو گئین۔ دیکھتی ہون تو تم ہو۔

مہری۔ وہان تو سب کو سوتے ہی چھوڑ آئے ہین

ض۔ کسی سے کہ آئی ہو کہ کہان جاتی ہو۔

مہری۔ جی ہان سب سے کہ آئے ہین حضور ایسی بات ہی بھلا بے کہے ہوے کیونکر آسکتے تھے۔ اچھی طرح سے وہان سب آدمیون کو سکھا دیا سمجھا دیا کہ شام کو ہم سب آجائینگے گھبرانے کی بات نہین ہی۔ اور ابھی تو اللہ جھوٹ نہ بلائے وہان سب سو ہی رہے ہونگے سویرا ہوتے ہوتے تو سوے ہین۔

ض۔ اور رات بھر کیا کیا کیے۔

نازو۔ گانا ہوتا تھا۔ کئی طائفے تھے۔

راوی۔ نازو نے عمداً اور قصداً رات کی دھما چوکڑی کا حال نہین ظاہر کیا۔ اور گانے کا بہانہ کرکے بات ٹالدی۔ اتنے مین نوابصاحب کا آدمی خیر صلاح دریافت کرنے آیا۔ مہری نے باہر نکلکر کہدیا کہ بفضل الٰہی ہی شام کو آئینگے۔

نازو اور قمرن نے کبھی ریل گاڑی کا ہیکو دیکھی تھی۔ گو باہر نکلتی تھین مگر جانے بوجھے محلون کے سوا اور کہین جانے کا اتفاق نہین ہوتا تھا۔ محلے کی دو ایک بوڑھی کھپٹ عورتون نے ڈرانا شروع کیا اور نازو کی مان نے انکی گفتگو غور سے سنی۔

ددا۔ (پیرزن۔ شاہی مین کسی محل کی ددا جی تھین) اے بٹیا تم ریل گاڑی پر کبھو نہ سوار ہونا اِسکا اعتبار کیا ہی آئے دن سنتے ہین کہ ریل گاڑی لڑ گئی۔ اور لکھو کھا آدمی مر گئے اور دبا دب کے جان دی اور کچل گئے۔ کسی کا ہاتھ ٹوٹا کسی کا سر پھوٹا۔ ایکٹ ایک آفت سب پر آئی۔ تو ایسی موئی سواری کیا۔

ضعیفہ۔ نا بہن بندی درگذری۔ گاڑی کیا جنازہ روان ہی جس کسو کو جان بھاری ہو وہ جاے۔ ہمارے بچے جیتے رہین تو ہمکو ہمارا اللہ بہت کچھ دے رہیگا۔

رحمانی۔ (دوسری بوڑھیا)۔ میرا نواسا پرسون ہی ابھی وہان سے آیا ہی۔ دیکھو۔ کیا جانے کیا کہتے ہین۔ اے بھلا ہی سا نام ہی۔ وہان چھاونی مین نوکر تھا۔

ضعیفہ۔ اچھا کچھ ہوگی بھی۔ نام نگوڑے مین کیا دھرا ہی

رحمانی۔ کہنے لگا کہ راستے مین ریل ٹوٹ گئی تھی تو گھوڑا تڑا کے بھاگ گیا اور۔

نازو۔ کیا ریل مین گھوڑے بھی جوتے جاتے ہین۔

رحمانی۔ اللہ جانے گھوڑے جوتے جاتے ہین کہ گدھے وہی کہتا تھا کہ ناک مین دم آگیا۔

ددا۔ ہمارے وقت مین تو نہ موئی ریل تھی نہ کرانچی۔ اپنی خاصی اچھی گاڑی پر بیٹھ کے رسائن رسائن ہوئین کھاتے منزل منزل جاتے تھے۔

ض۔ تو ریل مین منزل منزل نہین جانا ہوتا ہی۔

ددا۔ منزل منزل نہین۔ ایک وہ جانا ہوتا ہی۔ لوگ کہتے ہین صاحب لوگ منھ مین گٹکا رکھ لیتے ہین اور بس گاڑی اُڑ جاتی ہی۔

ض۔ تو پھر بہن جادو کے زور سے چلتی ہوگی۔

رحمانی۔ جبھی تو کلکتے سے نکھلؤ کچی دو گھڑی مین پہونچ جاتی ہی۔

نازو۔ اوئی۔ دو گھڑی! کچی دو گھڑی مین کلکتے سے یہان آتی ہی۔ تو کیا پر لگائے اڑ آتی ہی۔

قمرن۔ پر لگا کے بھی تو باجی جان کچی دو گھڑی مین نہین پہونچ سکتی۔ کرورون ہزارون کوس ہی۔

ددا۔ بیٹا یہ فرنگی جو نہ کرین سو تھوڑا ہی۔

نازو۔ تو امی جان آدمی سے اسپر بیٹھا کیونکر جاتا ہی۔ جو کہین ذری اکا تیز دوڑا یا کمانی دار نہوا تو پیٹ کا پانی تک مُو اہل جاتا ہی۔

قمرن۔ ریل کیا اُڑن کھٹولا ہی سچ مچ کا۔

رحمانی۔ ہئی ہی۔ اڑن کھٹولے ہین اور اسمین فرق کیا ہی۔ کھانا بمبئی مین کھاؤ ہاتھ کلکتے مین جا کے دھوؤ مگر جان جوکھون جو لگی ہوئی ہی۔

ددا۔ سولی کی دھار ہی۔ جیسے تلوار کی باڑھ۔

قمرن۔ ہمارا تو کلیجہ سننے سے دہلا جاتا ہی۔

نازو۔ اونہہ جو ہونا ہوگا سو تو یون بھی ہوگا اور وون بھی ہوگا۔ مرنا ایک ہی باری ہوگا۔

رحمانی۔ نا بیٹیا! یہ باتین منہ سے نہ نکالا کرو۔ کیا جانے کون گھڑی کیسی ہوتی ہی۔

ض۔ یہ نازو نے کہا ہوگا۔ اِسکی زبان تو کاٹنے کے قابل ہی سو دفع منع کر چکی۔ یہ ایک نہین مانتی۔

قمرن۔ یہ لاکھون آدمی روز ریل پر آتے ہی جاتے رہتے ہین ہمنے تو کبھی نہین سنا کہ ریل مین کوئی مرگیا۔ اور

جس کسی کی آئی ہوگی اُسکو کوئی روک نہین سکتا ہی۔

ض۔ مین تو اب ڈر گئی جبتلک نواب سے دو دو باتین نہ کر لونگی مین نجانے دونگی۔ میری تو کُل کائنات تمھین دونون ہو۔ اللہ تمھین سلامت رکھے۔

ددا۔ ہماری آنکھونکی روشنی اور گھٹنون کی طاقت اور دل کی مضبوطی انھین کے دم سے ہی اور دونون بچاریان تم پر جان فدا کرتی ہین۔

ض۔ بہن کسی طرح جی جائین بس۔

ددا۔ خدا اِنکو عمر دے۔ بوڑھی ہون۔ ہماری طرح سے اِنکا بھی سر ہلنے لگے۔

نازو۔ ای واہ کیا اچھی دعا دی ہی۔

قمرن۔ ہی ہی ہمارا اور باجی کا سر ہلنے لگے تو کیسی بُری معلوم ہون (سر ہلا کر اور قہقہہ لگا کر) واہ۔ کیا بھلی معلوم ہوتی ہین۔

نازو۔ آج ہم نواب کے سامنے سر ہلا ہلا کے باتین کرینگے دیکھین کیا کہتے ہین۔

ددا۔ بابا گھڑی گھڑی اُنکا نام نہ زبان پر لایا کرو۔ جو کوئی غیر سُن لے تو مُخت مُخت مین بدنام کرے۔ انسان کرے سب کچھ مگر ساتھ لیاقت کے۔ ع۔

	عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے	

نازو۔ تو ہمارا تو دل صاف ہی ددا جی۔

ض۔ کہنے کو جسکا جو جی چاہے سو کہے۔ کسی کے کہنے سے کیا ہوتا ہی۔

ددا۔ نازو تو نادان اور بچہ ہین۔ یہ تم کو کیا ہوگیا ہی دھوپ مین بال سفید کیے ہین۔ دل صاف ہو چاہے

کھوٹا ہو دنیا والے تو نہین جانتے ۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ
ہی ۔ یہ کیا فرض ہی کہ جو نیک کی بدی کرے خواہی نخواہی
ڈھنڈورا ہی پیٹے ۔

رحمانی ۔ ہان ہان بہنو کی جورو ۔ دداجی سچ کہتی ہین اور
جو کہین خدا ناخواستہ قمرن کے میان کو خبر ہو جائے تو
کیسی ہو ۔

قمرن ۔ ہمین کیا اِس نگوڑے نکھٹو کا کچھ ڈر پڑا ہی اُس
موے کلمہے کی صورت حرام ہی ۔

نازو ۔ اب اِس ذکر کو جانے دو بہن ۔

اتنے مین مُنّی دائی آئی ۔ جوان عورت ۔ کوئی ستائیس
برس کا سن ۔ اور بڑی چنچل اور شوخ ۔ کلکتے تک کا دھاوا
مارے ہوے ۔ ریل کے سفر مین مشاق ۔

ض ۔ مُنّی یہ کہان بھول پڑین آج ۔

منی ۔ اے چچی کئی دن سے دیکھنے کو ترستی تھی ۔ مگر ایک
راجہ آئے ہوے ہین اُنکے گھر مین لڑکی ہوئی تھی وہان سے
چھٹی نہین ملتی تھی ۔

نازو ۔ ملے دس بارہ روپے ؟

منّی ۔ اے ہان بہن کوئی سات نقد ملے اور ایک جوڑا
اور کھانا دونون وقت وہین کھاتی ہون ۔

ض ۔ تم تو کلکتے تک ہو آئی ہو منّی ۔ بھلا کیون بی منّی ریل
گاڑی مین کوئی جوکھون تو نہین ہی ۔

منی ۔ جی نہین ۔ ریل گاڑی سے بڑھکر کوئی سواری
نہین ہی ۔ اِس زور سے جاتی ہی کہ جیسے آندھی آگئی ۔ بالکل
آندھی روگ ۔ اور لطف یہ کہ پانی کا کٹورا بھر کے رکھ دو
مجال کیا کہ چھلکنے پائے ۔

نازو ۔ بوا رحمانی کہتے ہین کہ اُسمین گھوڑے جوتے جاتے ہین
اور دداجی کہتی ہین کہ گنگے کے زور سے چلتی ہی ۔

منی ۔ اِنے یہ سب باتین ہین ۔ سنا کرو بس ۔ انجن لگا ہوتا ہی
اور پانی اور ہوا کے زور سے گاڑیان آپ ہی آپ چلتی ہین
گھوڑے چاہے سو ہزار جوت دو ۔ وہ زور کہان سے لائینگے
اور نہ دانہ نہ گھانس نہ کوچوان نہ موے سئیس نہ گھسیارا ۔

رحمانی ۔ تو کیا جادو کے زور سے چلتی ہیگی ۔

ددا ۔ جب گھوڑا ٹٹو کیا معنی موا گدھا تک نہین جوتا جاتا
تو پھر جادو نہین تو اور کیا ہی ۔

رحمانی ۔ نظر بندی بھی نہین کہہ سکتی ۔ اگر ڈٹھ بندی ہوتی
تو دو کوس چار کوس انتہا پانچ کوس ۔ اِس سے زیادہ اور
ڈٹھ بندی بھی نہین ہو سکتی ۔

منی ۔ نہ جادو کا زور ہی اور نہ نظر بندی ۔ ہوا اور پانی کے
زور سے انجن چلتا ہی اور گاڑیان اُسمین لگا دیجاتی ہین
اور لوہے کی پٹریان بنی ہوتی ہین اُنپر سے لڑھکتی ہوئی
جاتی ہی ۔

ض ۔ تو مطلب یہ ہی کہ جوکھم تو نہین ہی کچھ ؟

منی ۔ اے نہین چچی ۔ کبھی کبھی آدمی بھرے ہوتے ہین
گاڑیون مین تِل رکھنے کی جگہ نہین ملتی اور گاڑی کاہے سے
ہر اسٹیشن پر کھڑی ہو جاتی ہی ادھر پانی پیتی ہی ادھر جہان کوئی
اور ریل آنے کو ہوتی ہی تو یہ ٹھہر جاتی ہی وہ نکل جاتی ہی
یا وہ ٹھہر جاتی ہی یہ نکل جاتی ہی ۔

ض ۔ پانی پینا کیا معنی منّی ۔

منی ۔ جو کی جو کی پانی بھرا جاتا ہی ۔ پانی ہی کے زور سے
تو ریل چلتی ہی ۔ جو پانی اور آگ نہ ہو تو یہ اتنی ساری

گاڑیون کو کون کھینچے - تانتا بندھا ہوتا ہی یہان سے وہان تک مارے گاڑی ہی گاڑی اور جہان چوکی پر پہونچی اور سپاہیون نے غل مچانا شروع کیا - اجگین - اجگین - یا اٹاوہ - اٹاوہ جو کوئی چوکی ہوئی - اور جہان کے اُترنے والے مسافر ہوے وہان اُتر گئے -

رحمانی - اور جو کوئی کی آنکھ لگ گئی؟

منی - ہان بندہ بشر ہی - ایسا بھی ہوتا ہی - مگر بہت کم لاکھون مین کہین ایک یا دو - مسافر ایسا کون بیدھا ہی کہ سو رہیگا - یون نیند تو شل ہی کہ سولی پر بھی آتی ہی مگر کوئی اِکا دُکا ہی راہ مین سو رہتا ہوگا - سو تو ان کو جگا بھی تو دیتے ہین - اور چاہے کیسی گرمی ہو ریل چلی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین آنے لگین - ہان گرمی کے دنون مین لوَن البتہ بدن کو جھلسا دیتی ہی -

نازو - جب ریل رات کو ادھر سے جاتی ہی تو گھڑ گھڑ کی آواز سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے مکان مین سے جا رہی ہی اور ہوتی ہی خدا جھوٹ نہ بلائے یہان سے دو کوس پر - تو اِس حساب سے جو سوار ہوتے ہین اُنکو مارے گھڑگھڑاہٹ کے کاہیکو نیند آتی ہوگی -

منی - نہین بہن - مزے مزے لوگ سوتے چلے جاتے ہین -

رحمانی - تم کئی دفعہ چڑھی ہو -

منی - مین ایک دفعہ تو کانپور گئی تھی - جب ہماری بیگم صاحب کربلا جاتی تھین تو ہمکو بھی کنپو تک لیگئی تھین اور ایک دفعہ اجودھیا گئی تھی - ڈپٹی صاحب کے گھر مین جب لڑکا پیدا ہونے والا تھا اور ایک باری کلکتے گئی تھی - اور چند دن وہان رہکر واپس آئی تھی ہم کو تو کبھی کوئی

تکلیف ہوئی نہ بے چینی - جگہ جگہ پان لے گلوریان مین مٹھائی ملی - نہاری کے وقت بکری کے گرما گرم کباب اور روٹی - گرمیون مین برف بھی ملتی تھی - فالودہ - اور چوکی چوکی میلا لگا ہوتا ہی - ملک ملک کا آدمی دیکھنے مین آتا ہی اگر آدمی نہ بھی سفر کرے اور دو گھڑی اسٹیشن پر جاکر سیر کرے تو جی بہل جائے -

نازو - اماں ہم تو سوار ہو دین ہینگے - آج ہم چلکے دیکھ لو - جسمین تمھاری تسکین تو ہو جائے -

قمرن - ہان امی جان سچ کہتی ہین باجی - کسو کے ساتھ جاکے دیکھ لو -

منی - ہم لے چلینگے - ہمارے ساتھ چلو -

رحمانی - ہم ایک بات بتائین - ہماری بہن کے مکان کے بالکل نیچے سے ریل جاتی ہی - وہین چل کے بیٹھو اور دیکھو دن بھر تو تاکرتی ہوئی آتی ہی اور جاتی ہی - کوئی پانچ دفعہ سے کم تو نہ آتی جاتی ہوگی - دو بجے چلو یہان سے -

منی - یہ اور بھی سہل ترکیب ہی - بس اِنھین کے گھر سے چلکے دیکھ لو - اپنے گھر مین مزے سے بیٹھے ہوے ہین اور ریل سامنے سے جاتی ہی - اپنے آپ سیر دیکھ رہے ہین کسی کا اجارہ نہین -

ض - تو پھر اچھا دو بجے چلو -

رحمانی - ہان گھر ہی اپنا - کچھ سہارے تھوڑا ہی ہی -

ض - ہمارے وقت مین نہ ہوتی ریل تھی نہ سیٹی - گاڑیون پر - بہلون پر منزل منزل جاتے تھے - سر شام سے سراین پہونچ گئے - روٹیان پک رہی ہین آنہ دو آنے مہترانی کو دیے چلو چھٹی ہوئی جب سے یہ نگوڑی ریل نکلی

بھٹیارے تو الگ مرمٹے - اور گاڑی کے چودھریون کا الگ روزگار گیا -

ددا - ہان بہن پھر یہ تو وقت وقت کی بات ہو اب وہ برکت کہان جو پہلے تھی - اب تو دن پر دن منہگی ہوتی جاتی ہو - پانی کھاری ہوتا جاتا ہو - کھانے مین وہ مزہ نہین - بیماری ہو کہ الگ موئی مارے ڈالتی ہو - تب نہ کوئی اسپتال تھا نہ یہ موے ڈاکٹر اور سب کھاتے پیتے ہنستے بولتے تندرست رہتے تھے - اب آئے دن ہیضہ - کال - بہیا - سوکھا - ناج منہگا - گھی روپیے کا سوا سیر - ترکاری کو آگ لگی ہوئی ہو ایک ایک سرکار مین ہزارون آدمیون کی پرورش ہوتی تھی - اب دینے کے نام کوئی کنوا ٹرا دیکھے بھی نہین سوتا - وہ برکت گئی اُسی زمانے کے ساتھ - ہماری ہی برادری کے لوگون نے سونے کی دیوارین کھڑی کر لین - اب وہ آمدنی اور وہ برکت کہان پایئے - خلیل خان فاختہ اُڑا گئے - بوا آگے کے دن پاچھے گئے -

ددا - اب چوریان کتنی ہونے لگین - اور تیسر محلے محلے تھانے اور چوکیان ہین - تب ایک مرزا سیتا بیگ اور شہر بھر کا انتظام ہوتا جاتا تھا - اب تو وہ اندھیر ہو کہ کوئی کسی کو پوچھتا ہی نہین -

رحمانی - ابھی پار سال ہمارے پڑوس کے ٹھاکرون کے گھر چوری ہوئی اور ساٹھ ستر ہزار کا مال نکل گیا - اور چور پکڑے نہ گئے - شاہی کا زمانہ ہوتا تو ایک ایسا چور کو درختون مین بندھوا کر مارے کوڑون کے کھال اُدھیڑ کے پھینک دیتے - دیکھتے کیونکر نہین قبولتا ہو مگر اب تو پوچھتے ہین کوئی گواہ ہو - چوری کرتے کس نے دیکھا - گواہ دو

اب بتاؤ گواہ کہان سے لائین - چور چوری کرنے آئیگا کہ محلے والون کو گواہی بدنے - اب جس بیچارے کے یہان چور پکڑا جاے وہ گواہ کہان سے لائے کہ انھون نے چوری کرتے دیکھا تھا اور چوری کی چوری ہو اور مہینون کی دوڑ دھوپ الگ - آج نخاس جاکے گدڑی بازار دیکھو - کل تھانے پر جاؤ - پرسون چوکی پر جاؤ - بندھے بندھے پھرو

ددا - اور پھر ملنا ملانا ایک نہین - کاشکے اس دوڑ دھوپ کے بعد کچھ وصول ہی ہوتا - وہ بھی سناٹا - روپیٹ کے چور کی جان کو چپکے ہو رہے اور جو چور صاحب پکڑے گئے اور اُنھون نے کہدیا کہ انکی بہن سے رسم تھا - بیٹی سے ملاقات تھی تو عزت کی عزت گئی اور مال کا مال -

رحمانی - کہدیا نا بہن کہ اب برکت نہین رہی اور برکت کہان سے ہو گرمی مین تپے - جاڑے مین جاڑا ہو - برسات مین منہ برسے تو برکت ہو اب تو گرمیون مین رات کو غضب کا جاڑا ہوتا ہو - سردی کے دنون مین منہ برستا ہو - ساون بھادون مین خاک اُڑتی ہو - پھر برکت کہان سے ہو فصل پر تو کوئی چیز ہوتی ہی نہین -

ض - بھلا آگے بھی کبھی سنتے تھے کہ چیچک کی بیماری مین سیکڑون بچے مرگئے جیسے اب مرتے جاتے ہین کہ بچون کی لاشون سے قبرستان آباد ہو گئے -

ددا - اور موے ٹیکا لگانے والے گانون گانون اور گلی در گلی مارے مارے پھرتے ہین - جتنا ہی جتنا بند و بست کرتے ہین اتنا ہی اُتنا اُلٹا ہوتا جاتا ہو - ایک مالن ہندو مسلمان سب کے گھر محلے بھر کے بچون کو اچھا کر دیتی تھی نہ کوئی ایکا لگانے والا تھا نہ کوئی ٹیکا - کیا جانے کیا سبب ہو گیا ہو

منی - کیا جانے ہمنے تو آنکھ کھولتے انگریزی ہی عملداری دیکھی -

نازو - ہان ہمنے تو ارکت برکت کچھ نہین دیکھی -

قمرن - یہ تب ناج سستا کاہے سے بکتا تھا -

ددا - لوگون کی نیک نیتی سے -

قمرن - تو نیت سے کیا ناج زیادہ یا کم ہو جایا کرتا ہو - بھلا ہماری نیت آج اچھی ہو کنوئین کا پانی میٹھا تو ہو جاے -

ص - تم اِن باتون کو نہین سمجھو گی -

نازو - یہ سب واہیات باتین ہین امی جان -

رحمانی - تم لڑکیان کیا جانو -

نازو - تم تو کہتی تھین کہ ریل گاڑی مین ٹٹو جوتے جاتے ہین (ہنسکر) کیون قمرن -

قمرن - جب آدمی کا سر پلنے لگتا ہو تو پھر اُسکے ہوش ٹھکانے نہین رہتے -

منی - اے ہان یہ ریل مین گھوڑے کہان جُتتے تھے یہ تمنے دیکھا کہان - اسیطرح یہ سب باتین بھی جھوٹی ہونگی -

ددا - جب ہمارے برابر ہوگی اور کچھ دنیا دیکھو گی تو معلوم ہو جائیگا -

رحمانی - ہم لوگون نے جانے کیا کیا دیکھا کس کس بادشاہ کا زمانہ دیکھا کون کون وقت دیکھے - اب وہ وقت ہو نہ وہ بادشاہ

منی - کیا کسو اور خدا کی خدائی تھی - اے ہان وہ کون بات کون تھی - موے چھکڑے پر لد کر جانا اچھا تھا - کہ کانپور تک چار دن مین پہونچے اور رین رین کرکے چلے - نو دن چلے اڑھائی کوس -

قمرن - اور بیماری کیا اُس زمانے مین نہ تھی -

نازو - نہوتی تو ہمارے دادا لکڑدادا کیون مرتے -

قمرن - یہ جہان دو چار بوڑھی بوڑھی بیٹھ جاتی ہین ایسی ایسی باتین کرتی ہین کہ ہم لوگون کو ہنسی آنے لگتی ہو -

نازو - اب جو چیز ہو وہ بُری ہو اِنکے نزدیک -

قمرن - اور اِنکی جوانی کی کل چیزین اچھی تھین -

منی - ناج بھی زیادہ ہوتا تھا اور چوری بھی نہین ہوتی تھی اور ترکاریان بھی سستی تھین -

نازو - سب ہی کچھ تھا -

ددا جی اور رحمانی اور قمرن کی ماں یہ تقریرین سنکر باہم یون گفتگو کرنے لگین -

رحمانی - آنکھ کھولتے تو یہ زمانہ دیکھا -

ددا - اے ہان بہن - یہ بچہ ہین ابھی اِنکو کیا معلوم کہ شاہی مین کیا کیا ہوتا تھا -

ددا - ایک محل مین اگر چلی جاتی تو عمر بھر کی روٹیان تھین تمام عمر کی روٹیون کا ٹھکانا ہو جاتا -

رحمانی - اور جو کسی رئیس کی نظر پڑ جاتی تو سونے کی دوارین کھڑی کر لیتی -

منی - کیا کہیے ہم اُس زمانے مین نہوئے -

نازو - تو تمنے کیون نہ سونے کی دوارین کھڑی کر لین -

قمرن - کہنے دو باجی جان کیسی طرح اپنا دل تو خوش کر لیدین -

اُدھر تو یہ بوڑھی عورتین نوابی کی باتون کو یاد کر کرکے افسوس کرتی تھین اور اِدھر یہ جوان جوان چھوکریان اُنکو ہنسی اور بناتی تھین کہ خواہ مخواہ گپ اُڑاتی ہین -

قاعدہ ہو کہ بوڑھے آدمی سب اپنے شباب کو یاد کرکے عمر گذشتہ اور یاران رفتہ پر افسوس کرتے ہین تو اُسکے ساتھ ہی پچھلے زمانے کی باتون کو بھی یاد کر کرکے روتے ہین کہ ہائے وہ کیا زمانہ تھا - ہمنے اکثر ثقات کی زبانی سنا ہو کہ

نوابی کے سے وضعدار لوگ اب کہان پائیے - اور بہت بڑی وضعداری یہ بیان کیجاتی ہی کہ جو دس روپیہ ماہواری کے نوکر تھے وہ ہزارہا روپیہ مہینا خرچ کرتے تھے - اور پچاس پچاس مصاحب اُنکے دسترخوان پر ساتھ کھاتے تھے اور باورچیون کو تاکید تھی کہ جو شی پکے بے مثل پکے - اور ممکن کیا کہ خود پلاؤ کھائین اور مصاحبون کو سوکھا خشکہ کھلائین - اب کوئی اُن سے پوچھے کہ دس روپیہ ماہواری کے تو نوکر تھے یہ ہزارہا روپیے کہان سے خرچتے تھے - ضرور ہی کہ سرکاری زمین چیرتے تھے اور دندناتے تھے - یا شاید نوابی مین کیمیا گر بہت ہون اور ایک آنچ کی کسی کو کسر نہ رہتی ہو مٹی کی چاندی در پیتل کا سونا بناتے ہون - ورنہ دس روپیے ماہواری مین روٹی تو اچھی طرح چل نہین سکتی - استغفر فراخ دسترخوان یعنی چہ - اسی کا نام وہ لوگ برکت رکھتے ہین واقعی کتنا جامع لفظ ہی - منجملہ اور شکایتون کے ایک یہ بھی شکایت ہی کہ اب اہلکارون کے مزاج مین مروت نہین ہی - ورنہ نوابی کے زمانے مین یہ قاعدہ تھا کہ اگر کوئی شخص کسی جرم مین گرفتار ہوا تو گہنے سے فوراً رہا ہو جاتا تھا چور چوری کرتے گرفتار ہوے اور فوراً لوگ سفارشین لے لیکر پہونچے کوتوال کو چھوڑہی دیتے بن پڑتی تھی - ایک صاحب فرمانے لگے کہ نوابی کے عہد مین اکثر چکلہ دارون اور ناظمون نے سرکاری روپیہ ہضم کر لیا اور ایک کوڑی تک خزانہ عامرہ مین نہ جمع کی مگر بال تک بیکا نہ ہوا - وجہ کیا کہ مقربان سلطانی اور حضور رس اہلکارون سے گتھ گئے کسی نے پوچھا بھی نہین کہ - ع - ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا بون ہی

اب اگر ایک تد سا ہی پیسا بھی کسی تحصیلدار کی طرف بابت مالگزاری رہجاے تو معاذ اللہ ٹہرا گھر ہی دیکھین یہ اُن بزرگوار نے بہت فخریہ بیان کیا -

اسی طرح بی رحمانی اور دداجی اور جُنّو کی جورو بھی پچھلی باتون کو یاد کر کرکے آٹھ آٹھ آنسو روتی تھین کہ ہاے اب وہ زمانہ نہین ہی کہ گاڑیون پہ سفر کرتے تھے اور منزل منزل جاتے تھے اور سراؤن مین اُترتے تھے - اب موئی ریل گاڑی نکلی ہی - بھٹیارون کی روٹی ہاتھ سے گئی - اِنکے نزدیک ریل سے خلق خدا کو آرام کے عوض تکلیف پہونچتی ہی اور بڑا رنج اُنکو یہ تھا کہ بھٹیارون اور بھٹیارنون کی روٹیان ہاتھ سے گئین - گویا ریل سے ملک کی تباہی ہوگئی - وہ دن یاد کر کرکے یہ روتی ہین جب جھکڑے پر لد کر نو دن چلے اڑھائی کوس -

وجہ یہ کہ بوڑھے آدمی پرانی باتون کے ایسے خوگر ہوجاتے ہین کہ اِنکے عوض نئی باتین دیکھنے سے اِنھین افسوس ہوتا ہی اور لطف یہ کہ ریل کی صورت بھی کبھی نہین دیکھی مگر گالیان دینے کو موجود - قمرن کی آنا جان ٹیکا لگانے والون سے بھی سخت ناراض ہین کہ موسے گلی در گلی پھرتے ہین اور پھر بھی بچے چیچک کی بیماری سے مرتے جاتے ہین - اب اِن سے کوئی پوچھے کہ یہ کسکا قصور ہی ٹیکا لگانے والون کا اسمین کیا قصور جو جہلا ٹیکا لگانے کے نام سے بھاگتے ہین یہ شکایت اُن سے ہو سکتی ہو یا اس عملداری سے جنو کی جورو تو خیر بیچ قوم اور اَن پڑھ عورت ہو افسوس تو یہ ہو کہ پڑھے لکھے آدمی بھی اکثر اسکے خلاف تھے اور گانون والے تو ویکسنیٹرون سے لڑ پڑتے ہین - ہر مقام پر پولیس سے مدد لینی پڑتی ہی -

الغرض دونی بی رحمانی اِنکے یہان آئین اور قمرن

اور نازو اور اُنکی ماں کو لیکر اپنے عزیز کے یہان گیئن کہ ریل گاڑی دکھائین وُہان پہونچین تو سنا کہ ریل کے آنے کا ٹھیک وقت ہر اور یہ سب بڑے شوق سے ریل کے آنے کا انتظار کرنے لگین اتنے مین کسی نے کہا کہ وہ ریل آرہی ہر۔ گھڑگھڑاہٹ کی آواز تو گھر سے یہ سنتی ہی رہتی تھین جب ریل قریب آئی تو ضیغہ نے قمرن کو کہ کھڑکی کے پاس بیٹھی تھی ذرا اپنی طرف کھینچا کہ ایسا نہ ہو گر پڑے۔ انجن بھک بھک کرتا ہوا آیا اور گاڑیان گھڑگھڑاتی ہوئی آناً فاناً نکل گیئن۔

قمرن۔ اُفوہ۔ یہ ریل ہر کہ آندھی روگ۔

نازو۔ جادو ضرور ہر امی جان۔ ای گھوڑا نہ اونٹ اور کیسی تیر کی طرح زن سے نکل گئی۔

قمرن۔ منی سچ کہتی تھی کہ بڑی تیز جاتی ہر۔

نازو۔ یہ تمنے قمرن کو اپنی طرف کیون کھینچا تھا۔

ض۔ مجھے ڈر لگتا ہر کہ مبادا اسکا دشمن گر نہ پڑے۔

رحمانی۔ ماں کی مامتا اسی کو کہتے ہین بہن۔

قمرن۔ کیسی چلتی ہوئی گاڑی اگو اگو تھی۔

نازو۔ پیچھو کی گاڑیون مین تو آگ واگ نہین تھی۔

ض۔ کوئی چالیس پچاس آدمی تو ہونگے۔

نازو۔ ایلو اندھیر ہی کر دیا۔

رحمانی۔ چالیس پچاس! اے کوئی دو سو سے کم تو نہونگے کھچا کھچ بھری ہوئی تھین۔

نازو۔ صاحب اور میم بھی ایک گاڑی مین تھے۔

قمرن۔ اب تو امی جان تمھاری تسلی ہوئی یا اب بھی نہین ہوئی یہ اتنے آدمی بیٹھے تھے جو جوکھون ہوتی تو کاہیکو سوار ہوتے کسو کو اپنی جان بھارو نہین ہوتی۔

نازو۔ اللہ نے چاہا تو ہم بھی اسی پر پرسون تک سوار ہو جائینگے۔

ض۔ اور مین ادھر سے آن کے دیکھونگی کہ نازو اور قمرن جا رہی ہین۔

رحمانی۔ مگر دکھائی کہان سے دیگا۔

نازو۔ واہ دکھائی کیون ندیگا۔ جتنے آدمی گاڑیون پر سوار تھے سب ہمین سوجھے۔ تم ضرور آنا۔ ہم ایک رومال اپنے پاس رکھینگے اور جب ادھر سے آئینگے تو رومال ہلا دینگے بس تم دیکھ لوگی۔

ض۔ کیا کیا سوجھتی ہین اِن لڑکیون کو۔

نازو۔ کیا اچھی سواری ہر کہ نہ مینھ کا ڈر نہ دھوپ مین انسان جلے نہ گرمی لگے۔ مزے سے کھاتے پیتے چلا جائے۔ اور جو ریل پر ناچ ہوتا جائے تو اور بھی اچھا۔

راوی۔ کیا کیا سوجھنے لگین۔ بیفکری ہر نا۔ اب جوڑیان تو بنانی نہین ہین۔ مہراج بلی اور نواب صاحب کی بدولت چین ہی چین لکھتا ہر۔

رحمانی۔ ریل پر تو چاہے آدمی کھانا بھی پکالے۔

ض۔ نہین بہن۔ اِس آندھی روگ مین کھانا بھلا کہان پک سکتا ہر اور اندھیر مین جو کہین چنگاریان اُڑین اور آگ لگ جائے تو بڑی مصیبت پڑ جائے۔

نازو۔ کیون۔ کود نہ پڑے۔

ض۔ اِتی تیز گاڑی مین سے کون کود سکتا ہر بھلا۔ ہان جو جان دینی ہو تو کود ے۔

نازو۔ اچھا رکوا لے۔

ض۔ جب تک کوئی روکے روکے تب تک ستر ہون کرم

ہو جائین - اور پھر اسکی آگ بجھائے بھی نہ بجھے -

رحمانی - اے اچھی اچھی باتین کرو بہن - اِن باتون سے کیا مطلب نکلتا ہی -

قمرن - چلو آج ریل گاڑی بھی دیکھ لی - گھڑ گھڑی کی آواز کتنے دن سے سنتے تھے - اب آنکھون بھی دیکھی -

رحمانی - اُڑن کھٹولا سنا کرتے تھے - وہ بھی ایسا ہی ہوتا ہوگا - واہ کیا کرامات کی بات ہی نہ بیل نہ گھوڑا اور ادھر آئی اُدھر ہوا کے جھونکے کی طرح غائب ہو گئی اِسکے ساتھ گھوڑا لنگوڑا کیا برابری کریگا -

نازو - کیون قمرن جو آدمی لوگ اِسکو لے جائین تو کتنے دن مین لیجا سکین -

قمرن - آدمی تو کوئی دو تین لاکھ گھسیٹین تو شاید ہمس سکے یون تو نہین گھسیٹ سکتے -

نازو - واہ ہم چاہین تو دس منزل کھینچ لیجائین -

راوی - اِسمین کیا فرق ہی - حضور چاہین تو بیس منزل کھینچ لیجائین - جب مہراج بلی سے بخیل آدمی کو بیس تال کھینچے لیے جاتی ہو تو ریل کی کیا حقیقت ہی -

ریل دیکھکر یہ سب اپنے گھر روانہ ہوئین اور بوڑھی ڈھڈھو نے گھر ہونچکر پٹی پڑھانی شروع کی -

ضعیفہ - سنو بٹیا - قمرن کیطرف سے مجھے یہ تو تسکین ہی کہ نواب آدمی دل کا چالاک ہی - بے مانگے ہزارون ہی دے نکلیگا

قمرن - امی جان بڑا بول تو نہین بولتی ہون بڑے بول کا سر نیچا مگر اتنا جانتی ہون کہ مسجد کے بوڑھے بوڑھے ملانے بی ہمین دیکھین تو اذان دینا بھول جائین -

نازو - جبھی تو نواب لٹو ہو رہا ہی -

ض - مگر نازو والا ذرا چست ہی -

نازو - ذرا! یہ نہین کہتین کہ موا کنجوسون کا بھی باپ ہی ٹل ٹل کے روپیہ نکلتا ہی -

قمرن - سویرے سویرے کوئی نام لے تو کھانا تو نہ ملے -

ض - مگر قمرن کے مزاج مین ابھی لڑکپن بہت ہی چھپایا نہین جاتا - انکو چونگا گرنے اور روپیہ اینٹھنے کی ترکیبین نہین یاد ہین -

نازو - اے ابھی کیا جانے بچاری -

قمرن - اُنہ! جس بھڑوے کا دل آئیگا اپنے آپ گھر بیٹھے دیجائیگا - ہمکو کیا پڑی ہی -

نازو - وہ نہ دیگا تو جائیگا موا کہان -

ض - رہا تیرا والا تو وہ نکلا - ٹل ٹل کے پیسا نکلتا ہی - رو رو کے خرچتا ہی -

نازو - ہم ٹھیک بنا دینگے اماں -

ض - تم تو بٹیا ان گھاتون سے بخوبی واقف ہو گئی ہو - قمرن مین ابھی کسر ہی -

نازو - نکل جائیگی کسر -

قمرن - اُنہ جی - ہوگا -

ض - جب پہاڑ پر جاؤ گی تو وہان نہ انکا کوئی اپنا ہوگا نہ تمھارا تو خواہی نخواہی تم سے زیادہ محبت ہو جائیگی - تم اسطرح پر رہنا کہ جیسے بالکل اُنھین پر پڑی ہوئی ہو -

نازو - اے ہمکو کیا سکھاتی ہو اماں -

قمرن - جبوترہ آپ کو توالی سکھا لیتا ہی -

نازو - خوب بناؤ چناؤ کر کے چلنا قمرن -

قمرن - باجی جان انگلیان اُٹھین تو سہی پہاڑ بھر مین دھوم مچ جائے

ض- اللہ تم کو نظر بد سے بچاے بیٹیا-
نازو- امی جان خط بھیجا کرنا-
قمرن- ہان ہان آنان خط ضرور بھیجنا-
ض- اے بابا ہفتے مین چار دفعہ-
قمرن- کس سے لکھوایا کردگی بھلا-
ض- نواب کے کسی مصدی (متصدی) سے جس کو وہ حکم دیجائینگے-
قمرن- ہر ہر تو پھر ہم لوگ اپنے دل کی بات بھلا کیسے لکھ سکینگے اور تم کیسے لکھوا سکوگی-
ض- ایسا غضب بھی نہ کرنا کہین-
نازو- ای ہمکو ضرورت ہی جھوٹ بولنے کی کیا ہوگی وہان نواب کی بدولت مزے مزے سے چین کرینگے- وہ خود ہماری خاطر کرینگے- دلجوئی کرینگے- اور مہراج بلیا موا کھانا تک کنجوسی کریگا- کچھ نہ کچھ شرما شرمی مین دے ہی نکلیگا- کھانا پینا شراب میوے مٹھائی کپڑا سواری سب نواب کے سر- پھر کیا ہمکو دو چار روپے رذر بھی خرچنے کو ندیگا تم خاطر جمع رکھو امی جان ہم لوگ وہان چین کرینگے-
ض- اللہ تمام عمر چین کرنا نصیب کرے خوش خرم رہو چین کرو اپنے ہنسی خوشی رہو-

شام کو ضعیفہ نے دونون بیٹیون کو گلے لگایا اور مراسم معمولی کے بعد رخصت کیا اور روتے ہوے کہا امام ضامن کو سونپا- جسطرح پیٹھ دکھاتی ہو اسیطرح مُنھ دکھانا- یہ باغین آئین تو مسٹا مہراج بلی اپنا آدمی اور اسباب یہین رکھ گئے ہین اور خود اسٹیشن پر ملینگے-

اسٹیشن کے لیے بڑا انتظام ہوا تھا- ان دونون پردہ نشین مخدرات نازو اور قمرن کے واسطے دو فنیس تھین اور ایک مغلانی کے لیے ڈولی- یہ سب سامان ساتھ ساتھ تھا- اور داروغہ صاحب بریلی بھیجے گئے تھے کہ وہان چار کا سامان تیار رکھین اور ایک روسنے کو جو پہاڑ پر رہ چکا تھا اور دفعکار بھی تھا کاٹھ گودام بھیجدیا تھا کہ پہاڑ سے اُترتے ہی کل سامان لیس رکھے-

اسٹیشن پر جانے کے وقت نوابصاحب کا جی بھر بھر آیا کہ تھوڑی تھوڑی پی لین تاکہ ذرا ذرا تو سرور جم جاے- ساتھی تو بادہ خوار تھے ہی کسی نے یہ صلاح ندی کہ اسوقت کیا ضرورت ہی راستے مین ایک آدھ چُسکی لگا لینا- بلکہ اِسکے برعکس ایک صاحب نے کہا بے سرور کے سفر کرنا فضول ہی دوسرے صاحب نے اِسپر بھی حاشیہ چڑھایا اور فرمایا کہ دو مقام پر بے پیے ہوے جانا واقعی فضول ہی ایک تھیٹر کا تماشا دیکھنے- دوسرے ریل کے سفر مین- سبحان اللہ! کیا اچھی صلاح دی ہی- دیوانہ را ہوئے بس ست اتنی شہ جو پائی تو میان ممن نے فوراً ایک جام نواب صاحب کے روبرو پیش کیا- اُنھون نے پی کر نواب چھٹن صاحب کی طرف اشارہ کیا- اِسی طرح سب ایک ایک جام پی کر سرور مین ہوے-

نواب- اِسکا لطف تو پہاڑ پر حاصل ہوگا سردی ہی نا-
چھٹن- میرے دل کی بات کہی- واقعی اس شے کا لطف وہین ہی- سردی کی تو جان ہی- چاہے جسقدر پیو لطف ہی
ممن- خداوند کل اِسنے وقت پہاڑ پر پیش کرونگا-
اختر- انشاء اللہ- اب پہونچے داخل ہین بھائی-
نواب- نیت شب بخیر-

نواب صاحب سوار ہونے کو تھے کہ اختر نے کہا حضور یہ

ذرا ذرا سی تو کچھ معلوم بھی نہوئی۔ کچھ تو اور لیجیے کہ ذرا سرور تو گھٹے اور لوگون نے بھی اتفاق کیا۔ ممن نے پھر کھولی اور تھوڑی تھوڑی سب کو پلائی۔

قمرن۔ اے اب بہت نہ پیو جی۔ ریل کا سفر کرنا ہی۔

آغا۔ تو کیا تھرڈ کلاس تھوڑا ہی جائینگے۔ ہمکو ریل کے سفر کا کیا خوف ہی۔ ڈراتی کیا ہو۔

اختر۔ حضور تھوڑی ہی تھوڑی تو پی ہی۔

نواب۔ بھئی سویرے سویرے بریلی مین چلکے پینیگے بس تاکہ رات کو بے چینی نہونے پائے۔

آغا۔ ہان اسپر ہمارا بھی صاد ہی۔ یہ بات جو آپنے کہی یہ صلاح کی بات ہی۔ بس اب بریلی مین تہ جمے۔

مسخرہ۔ اجی ابھی دیکھتے تو جائیے۔ کتنی تہین جمتی ہین۔

نواب۔ کون۔ تو ہم تو اب بریلی ہی مین شغل کرینگے۔

قمرن۔ اے تم لاکھ پیو ہم بیچ مین پینے بھی دین۔ اور باجی جان کو تو اب جھونے بھی ندینگے۔

مسخرہ۔ ہان ہان جو کہین ریل پر جھولا جھولنے کا جی چاہا تو بڑی خرابی ہو جائیگی۔ وہان جھولا کہان ملیگا۔

نازو۔ (شرماکر) اب کیا روز جھولا ہی جھولینگی۔

مسخرہ۔ ترنگ ہی تو ہی۔

قمرن۔ یہ تمکو ہو کیا گیا تھا باجی۔ یہ جھولا جھولنے کی کیا سوجھی۔ رات کا وقت اور اندھیری رات۔ نشہ تیز۔ کہنے لگین جھولا جھولینگے۔

نواب۔ بہت چڑھ گئی تھی۔ میرے کان پکڑے۔ مہراج بلی کو زور سے دھول جڑی یہ اپنے آپے مین نہین تھین۔ خدمتگار اور میان ممن نے عرض کیا کہ حضور اگر یہ باتین یون ہی ہوتی رہین تو ریل چل دیگی اور آج پھر اسی باغ مین جھولا جھولنا پڑیگا۔ بسم اللہ کر کے سوار ہو جیے۔ نواب صاحب مع احباب و رفقا سوار ہوے۔

ریل کی سواری باد رفتار اور نظارۂ دامن کہسار

ادھر آ ساقی مینخانۂ شوق — دے مجھے اب کوئی پیمانۂ ذوق
بادۂ تند پلا دے ساقی — ساغر ہوش ربا دے ساقی
اے مرے ساقی فرخندہ شیم — اسطرف بھی نگہ لطف و کرم
جوش مستی مین کرون ترک وطن — کوہ و صحرا کو بناؤن مسکن
وقف گردش ہون ساغر کیطرح — خاک اڑاتا پھرون صرصر کیطرح
ہون مین اب کوہ بیابان کی راہ — شوق کہتا ہی کہ ہان بسم اللہ

منشی مہراج بلی صاحب کی عقل تو گدی مین تھی ہی اور یار لوگ آپ جانیے زنگت باز۔ ایک ہی مرشد۔ کسی نے انکو یہ پٹی پڑھادی کہ نینی تال مین اس شدت کی سردی ہوتی ہی کہ چار چار لحاف اوڑھتے ہین اور کلیجا تک ٹھٹھرا جاتا ہی۔ اتنا سننا تھا کہ بس۔ دیوانہ را ہوے بس ست۔ آپ نے لکھنؤ ہی سے سردی کے کپڑے لادلیے۔ اور سب ساتھی گرمی کی پوشاک پہنے تھے مگر آپ سر سے پاؤن تک لدے ہوے۔ گویا کرۂ زمہریر مین پہونچنے والے ہین۔ اور لطف یہ کہ لوگ انکو ہنستے تھے اور یہ اُن سب کو بیوقوف سمجھتے تھے۔ آپ کی پوشاک قابل دید تھی۔ اگلے وقت کی وضع۔ گھیتلا روپہلا ٹاٹ بافی جوتا۔ کوئی تین روپیے کی آوگی۔ پانچ روپیے کی تیاری کا گلبدن کا ڈھیلے پاینچون کا پایجامہ۔ زربفت کی چپکن۔ دستہ بیش بہا۔ سر مبارک پر دستار۔ شملہ۔ بقدر علم۔ کمر مین شالی پٹکا اور اس سب اسباب و حشمت پر دوشالہ دوسالہ مستزاد۔ گرمی کے دن

اور دو گدہون کا بوجھ لادے ہوے ۔ پسینون کا پرنالہ چلنے لگا
مارے گرمی کے انتہا سے زیادہ بوکھلائے ہوے ۔ ہوش
حواس ٹھکانے نہین ۔ پنکھیا ہاتھ مین ۔ اِس ڈھیلم ڈھال
وضع سے جو اسٹیشن پر تشریف لائے تو میلا لگ گیا جو طرف سے
لوگون نے گھیر لیا ۔ ایک تو یون ہی گرمی تھی ۔ اِسپر دو من
بوجھ لدا ہوا اور لوگون نے گھیرنا شروع کیا ۔ قریب تھا کہ
کپڑے بھاڑ کے بھاگ جائین ۔ اور ستم پر ستم یہ ہوا کہ بھیڑ
بھڑکے کے سبب سے پنکھیا بھی نہین ہل سکتی تھی ۔ اول تو
وہ پنکھیا عورتون اور نازک نازک ہاتھون کے قابل تھی
پنکھیا کیا چونچلا کہیے ۔ مگر جو کچھ ہوا آتی بھی تھی اسکا بھی سبب
لوگون نے سدباب کر دیا کبھی بوکھلائے ہوے ڈھینگ دم
طرف دوڑ گئے وہان ذرا سستا کے اسٹیشن ماسٹر کے کمرے
کیجانب رخ کیا ۔ وہان بھی لوگون نے پیچھا کیا تو باہر چلے گئے
وہان بدمعاشون نے تالیان بجائین تو پھر اسٹیشن مین دھنس
پڑے ۔ اور ابھی ریل کے چھٹنے مین پورے گھنٹے بھر کی کسر
باقی تھی مگر آپ اسٹیشن پر موجود ۔ اِس وحشت کے صدقے
جب کوئی دس بارہ منٹ باقی رہے تو نواب صاحب مع
مصاحبین خاص رونق بخش ہوے ۔ منشی مہراج بلی کو پہلے
کسی نے نہین پہچانا ۔ نواب صاحب وغیرہ کی جانب اِنکی
پشت تھی ۔ مولوی اختر نے متحیر ہو کر کہا ۔ ایَن! یہ کون جانگلو ہی
بھئی ۔ اِس گرمی مین آپ دوشالہ اوڑھکر آئے ہین اور زربفت
کی چپکن ۔ یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دارم چرا نپوشم او چھے
کے یہان تیتر ۔ باہر رکھون کہ بھیتر ۔ ایک مصاحب نے
کہا پیر و مرشد ہمکو تو یہ کوئی بہروپیا معلوم ہوتا ہی ۔ بھلا اِس موسم
مین دوشالہ لادکے کون نکلیگا کہ اتنے مین منشی مہراج بلی
صاحب کی مقطع صورت نظر آئی ۔

نواب ۔ ارے! یہ تو ہمارا ہی جانگلو نکلا بھئی ۔

اختر ۔ ایَن! ماشاء اللہ ۔ واہی واہ ہی ۔

مسخرہ ۔ سچ کہیے گا خداوند ماما دھوم دھام کی کتنی ہوتی ہی
چھا گئی حضور ۔

نواب ۔ خوب کہی بھئی ۔ اِس کم بخت کو سوجھی کیا ۔

مسخرہ ۔ حضور آدمی مین حواس ہی حواس تو ہین ۔

اختر ۔ منشی مہراج بلی صاحب ہین ۔ تسلیم عرض ہی حضور ۔

مسخرہ ۔ مین بھی مجرا عرض کرتا ہون ۔ یا وحشت ۔

نواب ۔ ابے یہ تجکو آج ہو اکیا ہی ۔ اِسوقت مارے گرمی کے
برا حال ہی ۔ یون ہی پسینا یلغار دن چھوٹ رہا ہی جی چاہتا ہی
کپڑے اُتار کے پھینکدون اور تم غضب خدا کا زربفت کی چپکن
اور گلبدن کا پاجامہ اور دوشالہ لادکے آئے ہو آخر یہ
تمکو سوجھی کیا ۔

مہراج ۔ ع ۔ اک ذرا ہوش سنبھالو ابھی دنیا دیکھو ۔
چلے ہین نینی تال کے سفر کو اور شربتی کا انگرکھا ڈانٹ کے
کھنگر نہ بنجاؤ مارے سردی کے تو سہی ۔

نواب ۔ ارے تو ظالم ابھی سے نینی تال آ گیا ۔ کجا
نینی تال کجا لکھنؤ ۔

مسخرہ ۔ حضور اب اِنسے کہیے کہ لنڈن کا بھی قصد کرین
اور یہین سے گرم کپڑے پہن لین ۔ اُلّو مر گئے پٹھے چھوڑ گئے ۔

آغا ۔ (محمد اطہر) ارے میان ہان یہ کیا حماقت ہی ۔
راستے ہی سے جو تم سردی کے کپڑے پہن کے چلے ہو
یہ خبط ہی یا کچھ اور ۔

مسخرہ ۔ یہ آپ کو آج معلوم ہوا کہ منشی مہراج بلی خبطی ہین ۔

یہ خبطی اِنکے دلی کھنگر خبطی۔

مہراج۔ بس اب ہمکو غصہ آیا ہی چاہتا ہی۔

نواب۔ از برائے خدا یہ سامان وحشت تو اُتارو۔

مہراج۔ بھئی نینی تال تو سرد مقام ہی۔

نواب۔ تو نا معقول جب نینی تال آئے بھی تو۔ یا پیش از مرگ واویلا۔

مہراج۔ ہمسے تو لوگون نے یہی کہا کہ وہان سردی ہوتی ہی لوگ ٹھٹھر ٹھٹھر جاتے ہین۔

اختر۔ لاحول ولا قوۃ! لوگون نے آپ سے کہا تھا کہ وہان سردی ہوتی ہی اور آپ نے یہین سے گرم کپڑے پہن لیے لوگون کے کہنے سے آپ لکھنو کو نینی تال سمجھ بیٹھے۔

نواب۔ واللہ مجھے اِس گرمی مین یہ کپڑے دیکھنے سے اُلجھن ہوتی ہی۔

مہراج۔ اب تو پہنے سو پہنے۔ میرا پائے استقلال متزلزل نہو گا۔ اسمین چاہے جو ہو۔ ع۔ ہمکو خدا پہ چھوڑدو پھر خدا جو ہو سو ہو۔ ع۔ ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم۔

نواب۔ تو ایسی تباہی آپ پر کیا آئی ہی کوئی مارے ڈالتا ہی گلا ریتتا ہی۔

اختر۔ کپڑے بدل ڈالیے۔

مہراج۔ گرمی کے کپڑے میرے پاس جب ہون بھی۔

نواب۔ نازو ہی تمکو ٹھیک بنائینگی بس۔ ع۔

جو تا لیکر نازو بولی بیاہ ارے کچھ کھیل نہین

اتنے مین نواب نامدار اور منشی مہراج بلی فرسٹ کلاس مین جاکر متمکن ہوے اور دو فنسین درجۂ مذکور کے پاس لگائی گئین اور بی قمرن جان اور نازو چھم چھم کرتی ہوئی اُتر ین اسٹیشن پر لوگ دیکھنے لگے کہ کسی امیر کے یہان کی سواریان ہین۔ جب فنسین قریب لگائی گئی تھین تو پردہ کردیا تھا۔ مگر چھما چھم کی صدا اور شور خلخال کو کون روکتا۔

اتفاق سے اُس روز اسٹیشن پر ایک کم عمر میم صاحب تازہ وارد ولایت زاد بھی اپنے صاحب کے ہمراہ آئی تھین اور وہ بھی اُسی ٹرین پر جاتی تھین۔ میم صاحب نے جو یہ فنسین اور پردہ اور گھٹاٹوپ دیکھا اور چھم چھم کی آواز سُنی تو اِنکو بڑا اشتیاق ہوا کہ دیکھین اسمین کون پریان جلوہ گر ہین ولایت مین سُن چکی تھین کہ لکھنو کی بیگمات بڑے ٹھسے سے رہتی ہین اور سر سے پانؤن تک زیور اور جواہرات سے لدی ہوتی ہین۔ صاحب سے اُنھون نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا کہ ہم اِن پردہ نشین بیگمات ہندوستان سے ملنا چاہتے ہین۔ اِنھون نے فرسٹ کلاس کے قریب آنکر نواب صاحب کو سلام کیا۔ نوابصاحب نے جھک کر خوش خلقی کے ساتھ جواب دیا اور کہا صاحب بہادر ہمنے یہ درجہ پورا لیا ہی۔

صاحب۔ ول ہم اِس درجے مین نہین بیٹھنے آئے ہین ہم کو آپ سے فقط اسقدر دریافت کرنا ہی کہ آپنے کہانتک ٹکٹ لیا ہی۔

نواب۔ جی ـــ ہمنے ـــ ابھی تک ـــ ہمنے ٹکٹ

مہراج۔ ہم لوگ نینی تال جاتا ہی۔

صاحب۔ او۔ بریلی مین ٹھہریگا تو نہین۔

مہراج۔ نہین۔ بخط راست جایگا۔

صاحب۔ اچھا ہم آپ سے کاٹھ گودام مین ملینگے۔

یہ مختصر تقریر کرکے صاحب چلے گئے اور ادھر منشی مہراج بلی

اور نواب صاحب مین تخ ہوگئی - نوابصاحب کے دلمین چور تو تھا ہی - خوف ہوا کہ مبادا قمرن کے شوہر نے نالش کردی ہو اور یہ صاحب بہادر بھاپ گئے ہون کہ نواب قمرن کو بھگا لیے جاتے ہین - انھون نے تو چاہا تھا کہ صاحب کو یہ نہ بتائین کہ کہان جاتے ہین - کچھ آئین بائین شائین کہدین مگر مہراج بلی کی زبان سے نکل گیا کہ نینی تال جاتے ہین - بڑے پس و پیش مین تھے کہ یا الٰہی اب کیا کرین جا سے ماندن نہ پاے رفتن - بڑے مخمصے مین پڑ گئے چپکے سے مہراج بلی کے کان مین کہا کہ یار تمنے اسوقت بے طور دھروا دیا - اب کچھ کرتے دھرتے نہین بن پڑتی - نازو اور قمرن دونون گرفتار ہو جائینگی اور ہمپر تم پر مصیبت پڑ جائیگی صاحب کے تیور بیڈھب پڑتے تھے - کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہے - ورنہ اتنا بڑا جلیل القدر انگریز اُسکو کیا پڑی تھی کہ ہمارے پاس آتا اور ہم سے مشورہ کرتا - سو دوست ہین سو دشمن - معلوم ہوتا ہے کسی نے جاکے جڑ دی ہے کہ یہ لوگ نازو اور قمرن کو بھگائے لیے جاتے ہین اور خرابی یہ ہے کہ اور سب لوگ اپنے اپنے درجون مین بیٹھ گئے ورنہ ان دونون کو علٰحدہ کسی درجہ مین بٹھا دیتے -

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ نوابصاحب کے ایک انگریزی خوان دوست مکرجی بابو نظر پڑے - فوراً آواز دیکر بلایا اور یہ سرگذشت اُنسے بیان کی - اُنھون نے کہا آپ گھبرائیے نہین مین اسکا فیصلہ کیے دیتا ہون - صاحب کا پتا لگا کر اُنسے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ میم صاحب نئی نئی ولایت سے آئی ہین اِنکو ہندوستان کی بیگمون کے لباس اور زیور دیکھنے کا بڑا شوق ہے اسی وجہ سے صاحب نے نوابصاحب سے دریافت کیا تھا کہ آپ کہان جاتے ہین - جب سنا کہ نینی تال جاتے ہین تو سوچے کہ نینی تال ہی مین دکھا دینگے - عجلت کیا ہے - بابو جی نے اِنسے آنکر بیان کیا اور تشفی کی تو جان مین جان آئی -

نازو - اللہ نے بڑی خیر کی نواب - توبہ -

نواب - میرے تو حواس ٹھکانے نہ تھے نازو جان -

نازو - اے وہ بات ہی ایسی تھی - پانون تلے سے مٹی نکلگئی کہ یا اللہ اب کیا ہونا ہے -

قمرن - ہم تو سوچتے تھے کہین اب پھر اُس موے قسائی کے کھونٹے نہ بندھین -

نازو - دشمنون کے کان بہرے - اُف - توبہ -

مہراج - ہین تو سکتے مین ہو گیا تھا کہ چارونکے چارون باندھے جاتے -

نواب - چلو خیر - ع - رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت +

نازو - ایک بات ہو سکتی تھی - ہم کہدیتے کہ ہم اِنسے راضی ہین - اپنے میان سے ہم راضی نہین ہین چلو چھٹی ہوئی -

نواب - معقول! چھوکریون کی سی باتین کرتی ہو - بیاہی عورت بھلا ایسا کہہ سکتی ہے - اِسکے لیے بڑی سزا ہے -

قمرن - اُنھ! پھر اب جو ہونا ہوگا وہ ہوگا -

مہراج - تم اتنا ضرور گاڑھے وقت کہدینا کہ یہ مینونسپل کمشنر ہین - بس -

نازو - لی بھر وحشت کی - تو گڑھیا کی صفائی اور موریون کی دکھائی اور مہترون پر ڈانٹ ڈپٹ کرنا جانے ریل پر تجھے کون جانے کہ کون مونڈی کاٹا ہے - اور اس جھول جھال کو تو اُتار موا دِوانا - نوابصاحب نے نازو سے اِنکی بڑی شکایت کی

اور اصرار کیا کہ یہ کپڑے اُتر ڈالو۔ نازو تو خود ہی اس لباس سے جلی ہوئی تھی آو دیکھا نہ تاؤ شملہ اُتار کر پھینکا تو وہ گرا چپکن پر ہاتھ بڑھایا تو مہراج بلی نے غل مچایا۔ ہائین! ہائین! یہ میری بڑی قیمتی لباس ہی کاہے واسطے تم لوگ چھیڑنے مانگتا۔ یو بلڈی فول۔ مگر جب دیکھا کہ نازو بہت ہی جھلائی ہوئی ہی تو کپڑے خود اُتارنے لگے۔ گلبدن کا پایجامہ بھی پھینکا اور چپکن بھی اُتاری اور کمر بند بھی الگ رکھا۔ وہی موچی کے موچی بنگئے۔ اور نازو نے گھٹی کھوپڑی پر دو ایک جما بھی دین

نواب۔ اب ٹھیک ہوے۔ خوب شد۔ سزا تمھاری۔

مہراج۔ بھائی صاحب آپ نے سنا ہی ہوگا۔

دلبران گر دلبری زین سان کنند
زاہدان را رخنہ در ایمان کنند

ہمارا دلبر دلربا دلدار دلنواز یعنی نازو کہ نازو جان من ست و دین و ایمان من ست۔ ع۔ دل من بردتے سیم برے۔ طرفہ بیدادگری۔ خدا کی قسم نازو جان ایسا خوش کردونگا کہ تمام عمر یاد کروگی کہ ہان کسی شریف اور رئیس سے ملاقات ہوئی تھی جواہرات مین تولون تو سہی۔ مجھے کیا کوئی ایسا ویسا سمجھی ہو ہم بہت دل کے چالاک ہین۔ اور ابھی ہماری فیاضی دیکھنا تم۔ ع۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی۔

نازو۔ دُر موئے جھوٹے۔ وعدہ کیا تھا کہ ادھر تم ریل پر بیٹھین اور اُدھر مالا مال کردونگا۔ پہلے نوٹ (نوٹ) دینے کا اقرار کیا تھا۔ کچھ وہ دیے اور کچھ آج مالا مال کر دیا۔ تیرے قول و فعل کا اعتبار کیا گھڑی مین بھوسہ گھڑی مین ادلیا اتنے مین ریل چلی۔ اِنکے دونون درجون مین نوابصاحب بنفس نفیس اور منشی مہراج بلی اور وہ دونون تبان جادو جمال اور ایک شوخ و شنگ خوبرو مہری اور ایک اور خادمہ نازک کمر

ریل چلی تو نازو بولی یا اللہ جسطرح ہنسی خوشی جاتے ہین اُسی طرح ہنسی خوشی واپس آئین۔ نواب صاحب کی بدولت پہاڑ کی سیر بھی کرلینگے۔ اِس فقرے سے منشی مہراج بلی چین بجبین ہوے۔ اور بگڑ کر کہا کہ ہان قمرن کے آنیکا باعث تو نوابصاحب ہی ہوے مگر تم ہماری بدولت آئی ہو۔ نازو نے مسکرا کر بات ٹال دی۔

اب سنیے کہ ریل کئی اسٹیشن تک نکل گئی تو مہراج بلی ذرا ذرا اونگھنے لگے۔ نواب کے اشارے سے نازو نے ایک دھول لگائی تو چونک پڑے۔ فرمایا لشکر نوم بر من غایب بودند کہ گفتہ اند ع۔ مثل سچ ہی کہ جھونکے نیند کے سولی پہ آتے ہین؟ تھوڑی دیر کے بعد ریل ایک اسٹیشن پر ٹھہری۔ پوچھا یہ کون اسٹیشن ہی۔ معلوم ہوا کہ شاہپور ہی۔ پوچھا یہان کتنے منٹ تک ٹھہرتی ہی۔ کسی دل لگی باز نے کہدیا کہ یہان تو آدھ گھنٹے تک ٹھہرتی ہی۔ بہت ہی محظوظ ہوے۔ پیاس بہت لگی ہوئی تھی۔ غل مچانا شروع کیا کہ اونچی والا درجہ کھولدے ارے ہم لوگ اُترنے مانگتا ہی۔ نوابصاحب نے للکارا۔ ابے کچھ واہی ہوا ہی۔ فرسٹ کلاس مین کبھی بابا راج بیٹھے تھے۔ یہ بھی تیسرا درجہ مقرر کیا ہی۔ کھلا ہوا تو ہی۔ اُترتے کیون نہین۔ بہت جھینپے۔ سخت شرمائے۔ اب دروازہ کھولتے ہین تو کھلتا نہین۔ نواب صاحب نے پھر جھپایا۔ واہ رے گنوار۔ دون نہین یون کھول اُترے تو وہی خیال جما ہوا کہ ریل آدھ گھنٹے تک یہان ٹھہرتی ہی۔ بڑی بیفکری کے ساتھ ٹہلنے لگے اور دور نکل گئے کہین اسٹیشن کے پھول دیکھ رہے ہین۔ کہین بیل کی

تعریف کر رہے ہین کہین زنانے درجے کے قریب کھڑے
ہو کر گھورنے لگے اتنے مین ایک گھنٹی بجی - یہان خبر ہی
نہین دوسری گھنٹی ہوئی - آپ ابھی گشت ہی کر رہے ہین
اور نازو اور نواب صاحب ٹکٹکی لگائے دیکھ رہے ہین -
اور باتین کر رہے ہین کہ منشی مہراج بلی اسٹیشن پر رہگئے -
بوکھلا کے دوڑے تو زنانے درجے کیطرف جھک پڑے
اور اسٹیشن ماسٹر نے ڈانٹ بتائی - جنانا درجہ ہے تم اسپر
سوار نہین ہونے سکتا - جنانا ہے وہ - ایک عورت نے
الگ للکارا - ڈاڑھی جار - کا دار دبی کے آوا ہے -
مہارو دون کے درجہ مان کو دے کا دھیان ہے - تو ارا
تورے ہو بیٹی نا ہین ہے - اسکے بعد ایک اور درجہ کھولنے
کو تھے کہ کانسٹبل نے غل مچایا - ہان! ہان! گاڑی
کھل گئی الگ رہو - اتنے مین گاڑی چلی اور راجا صاحب
اِنکا ٹکٹ اور دو روپیے پلیٹ فارم پر جلدی سے پھینکدئے
اور بآواز بلند کہا ہم بریلی مین تمھارے واسطے ٹھہرے رہینگے -
مہراج - ارے ذرا ریل روک لو ہمنے فرسٹ کلاس کا کرایہ
دیا ہے ریل روکو - او گارڈ - ہم رپورٹ کر دیگا - کاہے واسطے
ریل تم نہین روکنے مانگتا -
کانسٹبل - اب نہ دوڑیے گاڑی چھوٹ گئی -
مہراج - ارے ریل روکو - ہم بہار آدمی ہے اجمیر کا اسٹیشن ماسٹر
اب سنیئے کہ گارڈ ابتک نہین سوار ہوا تھا - جب گارڈ بھی
سوار ہو گیا اور ریل چلی تو اُسنے اِنپر ترس کھا کر گاڑی کوالی
اور اِنکو جلدی سے اپنے ساتھ برگ مین بٹھالیا اور گاڑی
چلی - نواب اور نازو اور قمرن سمجھے کہ منشی مہراج بلی چھوٹ
گئے اور اِنکے مصاحبون نے بھی اپنے اپنے درجے سے
یہی دیکھا تھا کہ منشی مہراج بلی صاحب پلیٹ فارم پر چہل قدمی
کرتے رہے اور ریل چلی گئی - گارڈ نے انسے پوچھا کہ آپ
کون ہین اور کہان جانے کا قصد ہے - فرمایا ہم منشی مہراج بلی
صاحب رئیس ہین اور علاقہ دار بھی ہین - اکبر بادشاہ کے
وقت مین ہمکو جاگیر ملی تھی اور ہم میونسپل کے ممبر اور
کمشنر بھی ہین اور ہم فارسی کے محقق ہین اور آپ دیہوے
تبدل اور صاحب لوگون کی ملاقات کو ہم اب نینی تال جاتے
ہین - اُسنے دیکھا کہ آدمی گول ہے کہا - ہماری بڑی خوش نصیبی
کہ آپ سے ملاقات ہو گئی - لیکن ہمنے اسوقت انعام کا
کام کیا ہے - جو ہم گاڑی نہ روک لیتے تو آپ بڑی دقت
مین پڑتے - ایک رئیس کے واسطے ہم نے پار سال
اسیطرح گاڑی روکی تھی تو اُسنے ہمکو ایک سو روپیہ دیا تھا -
اور آپ تو تعلقہ دار بھی ہین اور میونسپل کمشنر بھی ہین آپ سے
تو اور زیادہ کی امید ہے -

یہ فقرہ سُنکر منشی مہراج بلی کے اُڑے ہوے حواس غائب ہو گئے
قریب تھا کہ غش آجاے - دن کا وقت ہوتا تو شاید گاڑی سے
کود پڑتے - گارڈ نے اچھا چونگا کیا اور ایک سرے سے سو روپیہ
کی فرمایش کی - انھون نے کچھ جواب نہ دیا مگر مارے غصے کے
تھرتھرانے لگے - اگر ذرا بھی کرارے ہوتے تو گارڈ کو برگ
سے ضرور پھینک دیتے - گارڈ نے اِنکا سکوت دیکھکر کہا -
آپ نے کچھ جواب نہ دیا راجہ صاحب ہمنے آپ کے واسطے
اِسی سبب سے گاڑی روک لی کہ آپ امیر ہین خوش ہو کر انعام
دیجیے گا - آپ کچھ بولتے ہی نہین - مہراج بلی نے غور کر کے
جواب دیا صاحب یہ آپ کو کہان سے معلوم ہوا کہ ہم امیر
آدمی ہین - اول تو ہم امیر ہین نہین اور اگر ہوتے بھی

تو رات کے وقت آپ کو یہ کیونکر معلوم ہوتا کہ ہم امیر ہین کیونکہ ہمنے اپنا زربفت کا تھان جسکا ہمنے چپکن بنایا ہی اور گلبدن کا پاجامہ اور اپنی پگڑی جو بڑا مول کا ہی اُتار رکھا تھا۔ پھر آپ ہمکو امیر کیونکر سمجھے۔

چہ خوش! اس عقل کے قربان۔ ثابت تو یہ کرنا چاہتے ہین کہ غریب مفلس آدمی ہین اور اپنی زربفت کی چپکن اور گلبدن کے پاجامے اور پگڑی کی تعریف کر رہے ہین۔ اور پگڑی کو (بڑا مول) بتاتے ہین اور زربفت کی چپکن نہین بلکہ (زربفت کا تھان) فرماتے ہین۔ گارڈ نے کہا جب آپ اتنے امیر ہین کہ بڑے بڑے دام کا پگڑی اور چپکن پہنتا ہی تو ہمکو کیا سو روپیہ بھی نہین دے سکتا اچھا آپ ہمین اسّی روپیہ دے۔ ہم بیس اور گھٹا دیگا۔ آپ ہمکو ساٹھ ہی دین۔ بس منشی مہراج بلی ایک مشہور فقرہ باز آدمی اور پرلے سرے کے بخیل۔ یہ بھلا کب دوال تھے۔ اور ایک دم سے سو روپیہ! سو کوڑیان بھی کسی کو نہ دین۔ گارڈ اپنے حساب بہت گھٹ گیا تھا۔ ساٹھ پر راضی ہو گئے اور یہ معلوم ہی نہین کہ ساٹھ روپیے بھی اُنسے وصول ہونا محال ہی۔

مہراج۔ آپ لکھنؤ مین کہان پر رہتے ہین۔

گارڈ۔ نیل صاحب کے پھاٹک کے پاس۔

مہراج۔ وہان صفائی اچھا رہتا ہی؟

راوی۔ کیا خوب خود بھی صاحب لوگ بنگئے۔

گارڈ۔ آپ تو بات کو ٹالتے ہین۔ ہمنے بڑا کام کیا کہ آپ کو اِس تکلیف سے بچا دیا اور آپ انعام نہین دے سکتے ہین۔

مہراج۔ آپ بار بار تقاضا کیون کرتے ہین ہم اپنی زبان سے تو کچھ بھی نہین کہتے۔ مگر جسکا جو حق ہوتا ہی وہ اِسکو پہونچ جاتا ہی۔ حق بحقدار میرسد۔ آپ کو بھی خوش کر دیا جائیگا۔

گارڈ۔ (خوش ہوکر) آپ چرٹ پیتے ہون تو حاضر ہی۔ نیلا چرٹ اور عمدہ چرٹ ہی۔

مہراج۔ نہین صاحب چرٹ ہم لوگ نہین پیتے۔

گارڈ۔ آپ اچھی طرح بیٹھیے صاحب۔

مہراج۔ ہم بہت آرام سے ہین۔

گارڈ۔ جو بات ہمارا قابل ہی وہ کہو صاحب۔

مہراج۔ آپ کا مہربانی۔ ہم آپ کو بہت یاد کریگا۔

گارڈ۔ دل۔ پرورش آپکا۔

مہراج۔ آپ بہت اچھا آدمی ہی صاحب بہادر۔

گارڈ۔ دنیا مین ایسا چاہیے۔ سب سے ملکے چلنا چاہیے۔

مہراج۔ بھلا شاہجہان پور کب پہونچیے گا۔

گارڈ۔ آپ بس اسٹیشن پر اُتر جاے۔ ہم آپ کو بٹھا دیگا۔

مہراج۔ ہم فرسٹ کلاس مین ہی۔ اپنے درجے مین نہین جائینگے تو بنیگی کیونکر۔ یہان تو ہمارے پاس کچھ ہی نہین۔

گارڈ۔ ہان ہم سمجھتا ہی۔

راوی۔ گویا وہان جاکے مالامال ہی تو کر دینگے بڑے دھنا سیٹھ بنے ہین۔

مہراج۔ اچھے کو اچھے ہی ملتے ہین کہ گفتہ اند ع

اگر بر گہ بر کنند از گلاب		سگے در وی افتد شود منجلاب

اب کتنی دور ہی اسٹیشن۔

گارڈ۔ بس اب آگیا حضور۔ ہم فوراً آپ کو ٹھا دینگے اور آپ مزے مزے سے جائیے گا۔ ہوا کھاتا ہوا۔

گارڈ نے اپنا مطلب گانٹھنے کے لیے اِنکی بڑی خوشامد کی اور انھون نے بھی اُسکو خوف سبز باغ دکھائے کہ مین اپنے درجے مین پہونچ جاؤنگا تو تمکو بھی خوش کر دونگا۔ پہلے تو بہت دون کی لیتے تھے کہ امیر کبیر ہون اور مینونسپل کمشنر اور جاگیردار ہون اور یہ ہون اور وہ ہون مگر جب گارڈ کو طالب زر پایا اور انعام کا لفظ درمیان مین آیا تو غریب بنگئے۔

اب نواب صاحب کا حال سُنیے کہ جو مع حشم وخدم ورفقا وناظورۂ نوخاستہ بی قمرن ومعشوقہ آراستہ نازو واحباب بذلہ گو بڑی بڑی منتون اور دعاؤن کے بعد روانہ کوہ نینی تال ہوے۔ اثناء راہ مین کبھی تو محظوظ ومسرور ہوتے تھے کہ بعد مدت دلی آرزو برآئی۔ اب چلکے پہاڑ کی سیر کرینگے۔ ہوائے سرد وموسم خوشگوار اور آبشار اور چشمہ سار اور پہاڑ کے سبزہ وگل ولالہ اور قدرت کی بہار کا لطف اُٹھائینگے۔ اور کبھی اِس خیال سے افسردہ اور پژمردہ ہو جاتے تھے کہ اگر پہاڑ سے گرے تو ہڈیون تک کا پتا نہین ملیگا سیر بالاے طاق جان کے لالے پڑینگے۔ اگر جھیل مین کشتی اُلٹی تو ع۔ گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ اور اگر بہیا آئی تو دب کے بے موت مرے۔ کبھی اِس خیال سے خوش ہوتے کہ الموڑے کی حسینان دلفریب ورشک شان طاؤس زیب دیکھنے مین آئینگی اور کبھی اِس خیال سے دل ہی دل مین کانپتے تھے کہ اگر خدا نخواستہ پہاڑ پھسل پڑا تو گئے گذرے قمرن نے کہا نواب اسوقت تم ضرور کسی فکر مین ہو۔ سمجھ مین نہین آتا کہ جب ہم تمھاری بغل مین ہین تو فکر کیسی۔ تم اور فکر اگر یہی حال ہو تو پھر سفر نینی تال کو سلام کرو۔

فکر کو مین کی رہتی نہین میخوارون مین
غم غلط ہو گیا جب بیٹھ گئے یارون مین

ہمسا معشوق زیب آغوش ہو اور تم فکر کرو اِسمین کچھ بھید ضرور ہو۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا یار چلے تو ہو سفر کو اور زادراہ پاس نہین۔ بی قمرن کا یہی منشاء دلی ہو کہ راہ مین کچھ شغل ضرور ہونا چاہیے۔

بے شاہد وبادہ صبر توبہ توبہ
ایام شباب اور دلجو ساقی
اِس عمر مین دل پہ جبر توبہ توبہ
فصل گل وجوش ابر توبہ توبہ

نوابصاحب نے مسکرا کر فرمایا کہ اب ہم اگر شغل کرینگے بھی تو تہذیب کے ساتھ۔ یہ نہین کہ پی کر بدتہذیب ہو گئے اول تو راہ مین ریل پر اِسکا شغل فضول ہو۔ اتنا کہنا تھا کہ بی قمرن تنک کر دوسرے بنچ پر جا بیٹھین اور کہا ہمکو نہین معلوم تھا کہ تم نے توبہ کر لی ہو۔ نواب صاحب نے لاکھ لاکھ منایا مگر وہ روٹھی ہی رہین تو انھون نے ہنسکر یہ رباعی پڑھی

مومن یون بھی کسی پہ مرتا ہو کوئی
اِس طرح بھی جان سے گذرتا ہو کوئی
خود کام کو کیا سمجھ کے دل تو نے دیا
نادان ایسا بھی کام کرتا ہو کوئی

ہمسے ہمارے دوستون نے کہدیا تھا کہ اِس بکھیڑ مین نہ پڑنا مگر ہمنے کسی کی نہ سنی اب پچھتاتے ہین کہ یہ ہاری مانتی ہین نہ جیتی۔ اور لوگ کہا کرتے تھے کہ

نہو تو بیٹھے بٹھائے خراب اے مومن
لڑانہ اُس بُت خانہ خراب سے آنکھین

اِسپر قمرن اور بھی تنگین - کہا ہان - اب ایسے گئے گذرے
خانہ خراب - اچھا پھر اگر ہم ایسے ہی خانہ خراب ہین تو پھر
ساتھ کا ہیکو لائے تھے - تو صاحب ابھی سے ہم دو بھر
ہوگئے - ہم کچھ گرے پڑے نہین - مغلانی تم ادھر جا کے بیٹھو
اور مہری تم ذری ادب سے باتین کیا کرو - تم لوگ بھی سر پہ
چڑھی جاتی ہو - اپنی عزت کو نہین دیکھتی کہ تم ہو کیا دو پیسے
کی آدمی اور ہمارا مقابلہ - یہ کہکر بی قمرن لیٹین اور لیٹتے ہی آنکھ
لگ گئی - مغلانی نے بوڑھی مہری سے کہا اے بہن ہین جھونپڑون
مین خواب دیکھین محلون کا - یہان رئیسون امیرون
بادشاہزادون بادشاہزادیون مین عمر گذر گئی - بادشاہون
اور بادشاہون کے محلون ہی مین بال سفید ہوگئے یہ جھوکربان
بازار کی نکلنے بیٹھنے والیان کیا جانین کہ امیرون کی صحبت
مین کیا ہوتا ہی - اور نواب صاحب تو لونڈون کے رئیس
ہین مگر دل کا آنا بری بلا ہی - آدمی جو ندھیا جاتا ہی بس
اب یہ بالکل قمرن کے قابو ہین - دو دن نہ دیکھین تو چین
نہ پڑے مچھلی کی طرح تڑپنے لگین مگر اپنی لٹو ہین - اللہ نے
اِن چوڑی والیون کو یہ دن دکھایا کہ اب بیگم بنی
بیٹھی ہین ؎

سوتے ہین اب وہ چین سے مخمل کے فرش پر
گُٹھا ہوا نصیب نہ جنکو پیال کا

اور ہمنے کچھ دھوپ مین تو جھونڈا سفید کیا نہین ہی
میرا جانتا ہی پہلے ہی دن اِنکی چال ڈھال سے مین تاڑ گئی
کہ چھچھوری اِستانی ہین - وہ خو بو ہی نہین چھپی رہتی وہ
چال ڈھال ہی نہین چھپتی - وہ تو وضعداری اور آن
بان گھٹی مین پڑی ہوتی ہی - بات چیت ہی سے ہم سمجھ گئے
کہ شریف زادی نہین ہین -

ہوتا نہین ہی ایسا بہو بیٹیون کا طور
بدلا ہوا ہی رنگ تری چال ڈھال کا

یہ تو اتنا بھی نہین سمجھتین کہ پڑانے دار گوٹ کیسی ہوتی ہی
ہان چوڑیون کا سب حال اِنسے پوچھ لو - مجھے ایسا بُرا
معلوم ہوا کہ ہمسے کہتی ہین کہ ادب سے بات کرو ہمارا تمھارا
مقابلہ کیا - تو سبب کیا لونڈی باندی مغلانی مہری آتون
ودا خواص پیش خدمت انکی عادت نہین باہر کی نکلنے والی
اور منہارن - دیدہ چربانک ہی - وہ شہزادیون کی خوبوان
مین کہان سے آئے کہ ہل کے پانی نہین پیتین - اور کیون
پینے لگین - اللہ کا دیا سب کچھ ہی - ایک چھوڑ بیس عورتین
ہردم خدمت کو حاضر ہین - کوئی کپڑے سی رہی ہی - کوئی
پنکھا جھل رہی ہی - کوئی پہرہ دے رہی ہی - کوئی پانی لاتی ہی
کوئی خواص ہی - کوئی آبدار خانے والی ہی - کوئی محلدار
ہی - کوئی داروغہ ہی - یہ موئی منہارین کیا جانین اِنکے
نزدیک اِتنی ہی دنیا ہی - مہری نے مغلانی کی رائے سے
اتفاق کیا - اے سچ کہتی ہو بوا یہ موئی بازار کی پھرنے والی
کہین رئیسون کی خو بو سے واقف ہو سکتی ہین - توبہ کرو
بوا - ہم پہلے ہی سمجھے ہوئے تھے - تانت باجی راگ
بوجھا مگر قسمت کی ہین دھنی - نواب کی نظر پڑ گئی -
سیرت شریفون کی سی نہین ہی صورت تو ضرور ہی - مگر
نواب کی ابھی ذرا طبیعت بھر جائے تو یہ تکلے کی طرح
بل کرنا بھول جائین - اب تو نیچون کے بھل چلتی ہین کسیو کی
کچھ ہستی ہی نہین سمجھتین - اور کیونکر سمجھین - کہان مٹھا
اور جوار کی روٹی کھاتی تھین کہان اب یہ کیفیت ہی کہ پلاؤ

اور مزعفر اور شیرمال، اور باقرخانی اور قورمہ اور کباب دو دو قتہ
چکھتی ہین مٹھائی کی کمی نہین - میوہ بھرا اٹا پڑا ہی مجھے تو
اُسوقت بڑا غصہ آیا جب یہ قمرن کہنے لگی کہ ہم پکانا کیا جانین
کبھی آنچ کے پاس کاہے کو بیٹھے تھے - سر سے پانون تک
پھُک گئی ہین کہ اچھی اچھی بیگمین بھی یہ بڑا بول نہ بولینگی
ہم بھی کسی کی لاڈلی بیٹیان تھے - کبھی آنچ کے پاس
بٹھانے کی کوئی روادار نہین ہوتی تھی - کبھی ایک ٹانکا
بھی نہین لگایا - بند بھی تو کسی کا نہین ٹانک دیا مگر سوچے
کہ آخر کسی کے گھر جانا ہی - یہان میکے مین ماما بختنیان
اُڑا لین - دونون وقت کی پکائی ملتی ہی مگر سسرال
مین ساس نند بھاوجین طعنہ دینگی کہ کس گنواردن کے
یہان کی گنوارن آئی ہی کہ روٹی پکانا اور سینا تک نہین
جانتی - جی توڑ کے پکانا اور سینا سیکھا - وہ وہ تحفہ
کپڑے مرد کے واسطے تیار کیے کہ لوگ پوچھتے تھے میان یہ
کِس درزی کے ہاتھ کے سیے ہوے ہین - یہ کہان کی بڑی وہ
بنی ہی کہ کھانا پکانا نہین جانتی - چولہے کی آنچ کے سامنے کبھی
نہین بیٹھی - وہ موا کدرا پکا پکاکے کھلاتا ہوگا - اتنے مین
قمرن کی آنکھ کھُلی -

ق - مہری - مہری او مہری - ای سو گئی مہری - ای واہ -
مہری - سرکار - حکم - کہیے - ذری یون ہی آنکھ جھپکی تھی -
ق - کتنے ٹیسن نکل آئے ہونگے ہم -
مغلانی - سرکار یہی کوئی چھ سات -
ق - نواب بھی غافل سو رہے ہین - گھوڑے بیچ کے
مغلانی - جی ہان - اب کل نو بجے پہاڑ دیکھیے -
ق - ہمارا دل تو دھک دھک کرتا ہی یا اللہ کیسا ہوگا -
مہری - حضور اللہ مالک ہی توکل مالک ہی -
مغلانی - فتح ہی حضور - گھبرایئے نہین - اتنو نکل ہی کھڑے ہو
مہری - حضور لاکھون کرورون آدمی وہان بھی بستے ہین پھر
ڈر کاہے کا ہی -
ق - ای جس چیز کو آدمی نے دیکھا نہین ہو تو اُس سے
پہلے پہل ڈر معلوم ہی ہوتا ہی -
مہری - اور حضور لطف یہ کہ کوئی اِس سفر سے واقف نہین ہی
نواب صاحب نے کہا لوگ کہتے ہین کہ وہان بس اونچا اور
نیچا ہی - زمین کا کہین پتا نہین ہی - جو کہین جاؤ تو یا تو چڑھو یا
اُترو - یہ نہین کہ سیدھے سیدھے چلے جاؤ - ادھر کے لوگ
جو پہلے پہل جاتے ہین تو تھوڑی ہی دیر مین ہانپ جاتے
ہین دم ٹوٹ جاتا ہی - اور پہاڑی اسطرح جاتے ہین جیسے
ڈونگی یا بجرا بہاو پر جاے اور ہمارے شہر مین جب آتے ہین
تو تھوڑی ہی دور مین تھک جاتے ہین یہ عجب بات ہی اور
یہان یہ کیفیت ہی کہ ماہو لال کی چڑھائی سے زیادہ اونچی اور
کوئی چڑھائی کسی مردود ہی نے دیکھی ہی -

ان سب کو گو کبھی کبھی ذرا پہاڑ کے نام سے ڈر معلوم ہوتا تھا
مگر دل کو ایک قسم کی خوشی ہوتی تھی کہ ایک نئی چیز دیکھینگے -
اور خوب سیر کرینگے - حالی موالی ساتھ مین خوب دھما چوکڑی
رہیگی - نواب صاحب نے حکم دیا کہ میان جملو سے کہو کچھ
پڑھین - جملو نے دوسرے درجے سے یہ غزل گائی -

کیا مرے قتل پہ حامی کوئی جلاد بھرے
آہ جب دیکھ کے تجسا ستم ایجاد بھرے

چارہ گر اسکی خطا کیا مرے تن مین نہ رہا
خون اتنا کہ سر نشتر فصاد بھرے

ہون مین وہ صید جگر خون اسیری مشتاق

	جو پس ذبح بھی ہر دم دم صیاد بھرے

ممن - حضور اسکا لطف تو پہاڑ پر ہوگا -
نواب - ایسا گویا دوسرا وہان نہوگا -
ممن - ای حضور پہاڑ بھر پر دھوم ہوجاے تو سہی -
نواب - یہ سب تم لوگون کی مہربانی ہی بس -
جملو - خداوند حضور کا ثانی ہی نہین اسوقت -

سائلون کا ترے کوچے مین دم فیض ہجوم	
	جیسے گلزار مین ہنگام سحر جوشش ہزار
توسن چرخ سے تشبیہ فرس کا ترے ننگ	
	کلب جبار سے نسبت سگ در کو ترے عار
جبتلک گردش افلاک سے اس عالم مین	
	ایک کے دل کو قلق ایک کے دلکو ہی قرار
تیرے احباب رہین تکیہ زن مسند عیش	
	تیرے حساد ہون آوارہ دشت ادبار

اتنے مین اسٹیشن آیا اور منشی مہراج بلی صاحب بڑی بدحواسی کے ساتھ اتر پڑے اور ناک کی سیدھ پر دوڑے - گارڈ لالٹین لیئے ہوے دُم کے پیچھے - ایک دفعہ تھرڈ کلاس گاڑی مین دھنسنے کو تھے - وہان سے نکلے تو ڈاک کے لال لال خانے مین گردن ڈالی - یہان سے بھی بوکھلائے ہوے بھاگے تو گارڈ نے اِنکو فرسٹ کلاس کا وہ درجہ بتا دیا جسمین نوابصاحب بیٹھے ہوے تھے - اِنکو دیکھکر نواب محمد عسکری کو حیرت ہوئی -
نواب - مہراج بلی ! ارے ! ارے میان تم یہان کہان سے پیدا ہوگئے - آؤ آؤ -
مہراج - اجی یہان صدہا گریاد ہین قبلہ -

گارڈ - ہم آپ سے بریلی مین ملیگا - سلام صاحب -
مہراج - جواب ندارد - (نواب سے) ہیچ کہنا کیا کار نمایان کیا ہی - ذرا ڈنٹر تو پل دو -
نواب - آخر تم تھے کہان - ہمتو سمجھے رہگئے -
مہراج - رہگئے ہی تھے - سمجھے کیا معنی - مگر واہ رے مین - ایک دفعہ ہی ڈانٹ بتائی - ہم کمشنر ہین - ہمارے واسطے گاڑی روک لو - فوراً کانسٹبل دوڑ پڑے - اسٹیشن ماسٹر گھبرا گیا - گارڈ نے لالٹین دکھائی - ڈریور نے فوراً ریل روک لی - براوی - جھوٹے کی ایسی تیسی -
نواب - سب جھوٹ - آپ ایسے ہی بڑے سرہنگ ہین -
نازو - ای موا ڈینگیا ہی - گپ اڑاتا ہی موںڈی کاٹا بچون کیطرح رویا ہوگا لوگون کو ترس آیا چڑھا لیا - اب یہان شیخی بگھارتا ہی -
قمرن - اور یہ صاحب کون تھا - روشنی لیے ہوے -
مہراج - یہ گارڈ ہی - اسی نے ہمکو اپنے پاس بٹھایا تھا - راستے مین انعام مانگتے تھے چڈا -
نواب - اِسکو کچھ دینا چاہیے -
مہراج - سو روپیے کی فرمایش ہی - گھٹتے گھٹتے ساٹھ پر آئے ہین -
نواب - جھک مارتا ہی - دو روپیے دیدینا -
منشی مہراج بلی پریشان تو تھے ہی فرسٹ کلاس مین آرام پایا تو سو گئے اور ادھر نازو اور قمرن اور نوابصاحب صاحب کی بھی آنکھ لگ گئی تو بریلی مین بیدار ہوے - منھ ہاتھ دھوکر اُٹھے - فنسین تو ساتھ ساتھ تھی ہین فوراً اِنکے درجے کے پاس لگائی گئین - پردہ ہوا - نازو اور قمرن نازو ادا سے سوار ہوئین - نوابصاحب اور منشی مہراج بلی اور مصاحب

اور ہمراہی اُترے داروغہ نے چار پیش کی سب نے دودھ چاء نوش کی۔ نوابصاحب نے گارڈ کو ۵ کا نوٹ دلوا دیا اور نینی تال کی گاڑی پر سوار ہونے کی تیاری کرنے لگے کہ اتنے مین وہی صاحب ولایت زا جنکی میم صاحب کو قمرن اور نازو سے ملنے کا شوق تھا تشریف لائے۔ محمد عسکری اُنسے تپاک کے ساتھ پیش آئے اور وعدہ کیا کہ ہم آپ سے خود نینی تال مین ملینگے اور بیگم صاحب بڑی خوشی سے آپکی میم صاحب سے ملاقات کرینگی۔ مگر اِسکے ساتھ ہی یہ بھی کہدیا کہ افسوس ہو کہ ہم لوگون کی رسم کے مطابق ہمارے یہان کی عورتین بجز اپنے اعزہ خاص کے اور کہین جا نہین سکتین۔ ورنہ بیگم صاحب خود ملتین۔ مگر ہم آپ کی دعوت کرینگے آپ ہمارے بنگلے تک تکلیف فرمائیے گا اور میم صاحب کو ہم اپنے یہانکی خواصون کے ساتھ زنان خانے مین بھیجینگے۔ صاحب ممدوح نے شکریے کے ساتھ اِس تجویز اور دعوت کو منظور کر لیا اور کہا ہم آپ کی رسم سے بخوبی واقف ہین اور بمسرت تمام آپ کی دعوت کو قبول کرینگے۔ اور آپ کو شکار کا شوق ہو تو ہم آپ کے ساتھ شکار کو بھی چلینگے۔ نواب صاحب نے اِسکا شکریہ ادا کیا۔

منشی مہراج بلی صاحب ایک کونے مین لباس خاص زیب بدن کر رہے تھے۔ جب کپڑے پہن چکے تو صاحب کو سلام کیا۔ نواب صاحب نے کہا یہ میرے دوست منشی مہراج بلی صاحب مینونسپل کمشنر ہین۔ یہ بھی میرے ساتھ نینی تال جاتے ہین صاحب نے اِنسے ہاتھ ملایا اور رخصت ہوے۔

مشاہدۂ کوہ فلک شکوہ

جلد آ ساقی پیمانۂ شوق ‖ جوش پر آج ہو خمخانۂ شوق
بادۂ تلخ پلا دے مجھکو ‖ دختر رز سے ملا دے مجکو

کیف مین نشہ مین مستی مین رہون ‖ کچھ دنون بادہ پرستی مین رہون

بادہ پرستی اور رندی و مستی کے اشعار ہر شاعر کے کلام مین پائیے گا۔ مگر سب زبانی داخلہ۔ سنی سنائی باتین۔ ازظاہر ہو کہ ع۔ شنیدہ کی بود مانند دیدہ۔

رندی و بادہ پرستی اور سیہ مستی کا حال رندان لااُبالی سے پوچھیے۔ اگر خالی خولی شاعر ہوے تو بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے اشعار نظم کیا کیجیے۔ مگر جو لطف رندون کا کلام دے جائیگا وہ کہان پائیے۔ دختر رز کی خوبیون کا حال اُن لوگون سے پوچھیے جو اِس مینا بازار والی کے دلدادہ والہ و شیفتہ ہین۔ بنت العنب کی تعریف انکی زبان سے سنیے جو اُسپر جان دیتے ہین اور حق تو یون ہو کہ رندی و مستی کا لطف ہو تو کہسار پر جہان ہر فرد بشر بے پیے مست رہتا ہو۔ آب و ہوا مست کرنیوالی۔ قدرتی بہار مست کرنے والی۔ سلسلہ کوہ مست کرنے والا سبزہ و گل کی بہار کے مقابل مین جام گل کی کیا اصل و حقیقت ہو اور چشمہ سار و رودبار و آبشاران سب پر مستزاد ہو۔ الغرض جو شی نظر آتی ہو انسان کی روح کو غایت وجدان سے مسرور و تر دماغ و سرخوش کر دیتی ہو۔

ہوا نوید رسانست و باغ موزون ست
بہر ترنم مرغے ہزار مضمون ست

اور لطف یہ کہ اِس قدرتی بہار کے مشاہدے سے نشے کے نشے گٹھین اور گناہ کا گناہ نہین۔ ہم تو سرخوش و تر دماغ و مست ہون اور کاتبان عمل کھڑے مُنہ تاکین۔ گناہ کی خانہ پری کا اُنکو کوئی موقع ہی نہ ملے۔ جھلا جھلا کے رہجائین۔

گو روانگی کے وقت اور کبھی کبھی راہ مین بھی نواب صاحب اور بی قمرن و نازو کو اِس خیال سے خوف معلوم ہوتا تھا کہ مبادا

پہاڑ سے پھسل جائین یا خدا نخواستہ کھڈ مین گر پڑین - یا کشتی
اُلٹ جائے - مگر بریلی سے جونہی گجر دم ریل پر سوار ہوے
اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آئے تو جی خوش ہوگیا -

قمرن - نواب سچ کہنا اسوقت کیا اچھا سمان ہی -

نواب - کچھ پوچھو نہ بس جان مین جان آگئی - روح خوش ہو

نازو - اب پہاڑ یہان سے بھلا کتنی دور پر ہونگے نواب -

نواب - بابو سے ہمنے پوچھا تھا - کہا تھوڑی دور ہین -

نازو - یہ پہاڑون ہی کے سبب سے اِتّی ٹھنڈی ہوا آتی ہی -

نواب - بس اب کوئی دو گھنٹے مین پہاڑ دکھائی دینگے -

قمرن - خوش ہو کر چاہے میری جان جاتی رہے مگر دلکو تو خوشی ہی
کہ اک نئی شی دیکھینگے پہاڑ پہاڑ برسون سے سنتے آتے ہین -

مہراج - دیکھین اونچے کتنے ہوتے ہین - اور چڑھتے کیونکر ہین

نازو - زینون پر جسطرح چڑھتے ہین اُسیطرح جاتے ہونگے -

نواب - لوگ کہتے ہین جسطرح چیل منڈلاتی ہی اسطرح جاتے ہین -

قمرن - لوگ سب کچھ کہین مگر بے دیکھے تسکین نہین ہو سکتی -

نواب - بات تو یہی ہی اسمین شک نہین -

نازو - دو چار ایسے آدمیون کو ساتھ لے لینا جو واقفکار
ہون - ایسا نہو کہ ہم سب کے سب ناواقف آدمی ہین کوئی بات
نئی پیدا ہو جائے -

نواب - اجی اب وہان تک چلی تو چلو پہلے -

قمرن - یا اللہ پہاڑ جلد دکھائی دین کہین -

ممّن - حضور اب تھوڑی ہی دیر مین پہاڑ نظر آئینگے -

نواب - نقشون اور تصویرون مین جو پہاڑ دیکھے اُنسے
تو جلال اور عظمت برستی ہی - کیا شان خدا ہی کس کس شی کی
تعریف ہو سکے -

ہر سو تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

عجب شان کبریائی ہی -

نازو - دو چیزون سے ڈر معلوم ہوتا ہی ایک دریا دوسرے
پہاڑ کے نام سے دریا تو خیر دیکھے بھی ہین مگر پہاڑ نہین دیکھے -
اتنے مین منشی مہراج بلی کی آنکھ لگ گئی دو ایک اسٹیشنون
کے بعد نازو نے کہا مبارک وہ دیکھیے پہاڑ دور سے نظر
آتے ہین - کل رفقا اور ہمراہی بڑے شوق سے دیکھنے لگے
چونکہ پہاڑ دور تھے لہذا بعض بعض کو بخوبی نہین دکھائی دیے
اور جنکو دکھائی بھی دیے اُنکو دھندے نظر آئے سیاہ سیاہ
دھوان اور غبار سا نظر آیا - دو ایک میل اور ریل گئی
اور پہاڑ ذرا ذرا صاف دکھائی دینے لگے -

ق - ارے یہ کوئی گولی بھر کے ٹپّے پر ہونگے -

ن - واہ گولی بھر کے ٹپّے پر تو کیا کوئی دو گولی کے فاصلے پر ہونگے -

اختر - حضور خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہی -

ممّن - خداوند یہ پہاڑ یہان سے دور ہین -

اختر - جی نہین - وہ کیا سامنے ہین -

نازو - یہ موا مہراج بلی سو ہی رہا ہی -

نواب - اب تک گرمی ہی - اور یہ آلو کی دم فاختہ چار جامہ
لاد کے آیا ہی -

نازو - عقل سے تو اِسکو کچھ واسطہ ہی نہین ہی -

قمرن - لے از برے خدا اب سب کے کہنے سے ہی جھول کو تو اُتار ڈالو

اختر - کیا اندھیر ہی بہی اُتارے تو پہنے کیا - گرمی کے کپڑے
تو لایا ہی نہین -

نازو - اب یہان سے پہاڑ بھلا کتی دور ہونگے -

نواب - اِس معاملے مین جیسی تم کوری ہو ویسے ہی ہم بھی کورے ہین -

قمرن - یا اللہ پہاڑ کیسے ہوتے ہین -

تھوڑی دیر کے بعد منشی مہراج بلی نے غل مچاکر پوچھا کیا پہاڑ دکھائی دیتے ہین - دیکھا تو یہ سب بڑے شوق سے دیکھتے تھے - قاعدہ ہی کہ جب انسان پہلے پہل کسی نئی چیز کو خصوصاً سلسلۂ کوہ کو اپنی زندگی مین اول مرتبہ دیکھتا ہی تو اُسکے دل مین عجیب قسم کے خیالات پیدا ہوتے ہین اور کوہ کی رفعت و عظمت سے اُسکے دل پر عجیب قسم کا اثر پیدا ہوتا ہی - کبھی وہ پہاڑون کی چوٹیون پر نظر ڈالتا ہی - کبھی سلسلہ دراز کو حیرت کی نظر سے دیکھتا ہی - کبھی سبزہ کو دیکھکر عش عش کرتا ہی - کبھی دامن کہسار کے لالہ زار سے اُسکی روح کو بالیدگی ہوتی ہی - پہاڑ چاہے دس کوس کے فاصلے پر ہون وہ پہلے پہل یہی سمجھتا ہی کہ قدم بھر پر ہین - اور اگر کوئی واقفکار آدمی اُسکو صحیح صحیح فاصلہ بتائے تو اُسکو یقین نہین آتا کہ اِسقدر بعد ہی - بعینہ یہی کیفیت اُن لوگون کی بھی تھی -

نواب - شکر ہی کہ پہاڑ تو آنکھو سے دیکھے -

نازو - کتنے اونچے ہین قمرن اور کہان تک دور چلے گئے ہین کچھ ٹھکانا ہی -

قمرن - اونچے نیچے چلے گئے ہین - اِنپر چڑھتے کیونکر ہین -

نازو - کہین سیڑھیان ضرور بنی ہونگی -

مہراج - سیڑھیان کیسی - سڑکین بنی ہین چکر کھاکر لوگ جاتے ہین -

قمرن - اے ہے باجی ہمین تو ڈر معلوم ہوگا -

نازو - نیچے کا آدمی تو بھُنگا معلوم ہوتا ہوگا جیسے بلّی یا کُتّا -

قمرن - اے یہ بنے کاہیکے ہین - یہ مٹی ہی مٹی نظر آئی دیتی ہی پھر یہ کیون کہتے ہین کہ پہاڑ پتھر کے بنے ہوتے ہین پتھر کا تو نام بھی نہین ہی -

مہراج - تمھارے کہنے سے نام نہین ہی - یہ مٹی اوپر جم گئی ہی - مٹی کے بھی کہین پہاڑ ہوا کرتے ہین بھلا -

نازو - کیون نواب اِنمین جنگلی جانور بھی ہوتے ہونگے -

نواب - کیا معلوم - اب تو چلتے ہی ہین -

قمرن - بارے خدا خدا کرکے اِتنا تو ہوا کہ پہاڑون کی صورت دیکھی - اب ذری ہی دیر مین اِنپر چلتے پھرتے ہونگے - پردہ موا تو اِنپر بھلا کیا خاک ہو سکیگا - توبہ کرو - اور یہان پردہ کرنا ہی بیکار ہی - دیکھتا کون ہی - یہان جنگل مین کون بیدھا ہی جو آئیگا -

مہراج - اوہ - کیسی ڈراؤنی بھیانک چیز ہی -

نواب - آپ بھی گدھے ہی رہے واللہ -

اختر - حضور خدا کی قدرت مجسم نظر آتی ہی -

نواب - اور اِنکو بھیانک معلوم ہوتے ہین -

مسخرہ - اِنکا تو بابا آدم ہی نرالا ہی -

ممّن - حضور یہ پہاڑ یہان سے آٹھ آٹھ دس دس کوس پر ہین -

نواب - نہین صاحب کوئی اِتنا آدھ میل -

ممّن - حضور کب سے دیکھتے ہین اور ابھی اُسی جگہ پر ہین کوئی دو میل سے دیکھتے آئے ہین - آٹھ کوس سے کم نہین ہین -

راوی - ایک اسٹیشن پر ریل ٹھہری تو ممن نے ایک سقے سے پوچھا کیون میان بھشتا یہ پہاڑ اب کتنی دور ہین - اُسنے کہا یہ سامنے والا پہاڑ تو پانچ میل ہی اور وہ پہاڑ یہانسے کوئی گیارہ بارہ کوس ہی -

نازو - اوہی ! بارہ کوس ! جھوٹا ہی موا -

قمرن - سنبری یہی ہی کیا - اے ابھی ڈھیلا پھیکون تو کھٹ سے بولے جاکے - بارہ کوس !

سقہ - ہجور لوگ لکھنؤ کے رئیس ہین سایدجبھی پہاڑ نہین دیکھے

ممن - بھیا ہم لوگون نے گھر کے باہر تو قدم رکھا نہین - اب کل قافلے کی نظر پہاڑون ہی کیجانب تھی - سب ٹکٹکی باندھے پہاڑون کو غور سے دیکھ رہے تھے - اور عش عش کرتے تھے کہ واہ - عجب نمود کی شی نظر آئی ہی - اُسوقت صبح کا سمان تھا - اور مطلع صاف - کہرے کا نام نہین - اِس سبب سے اور بھی زیادہ لطف حاصل ہوتا تھا - بی قمرن جھوٹرونکی رہنے والی کو اِس عظمت بار کہسار کا دیکھنا بھلا کہان نصیب ہوتا نواب صاحب کی بدولت اُنھون نے بھی پہاڑ دیکھے اور پھر کونسے پہاڑ سلسلہ کوہ ہمالیہ - جو دنیا مین سب سے بڑا پہاڑ ہی - نازو کے کبھی خواب و خیال مین بھی نہ تھا کہ نینی تال کی سیر کرینگی اور پھر اِس دھوم دھام اور تزک و احتشام کے ساتھ - میان ممن تمام عمر لکھنؤ ہی مین رہے مگر شہر کے آٹھوین حصے سے بھی واقف نہوے - سعادت گنج - نخاس - نواز گنج - درگاہ - رستم نگر منصور نگر - چوپٹیان - چوک - نئی سڑک - حسین آباد - امین آباد حضرت گنج کے سوا اور کسی محلے سے نہین واقف - منشی جہز جبلی صاحب کا تمام عمر مین یہ پہلا سفر تھا - آغا صاحب فیض آباد تک ہو آئے تھے - باقی اللہ اللہ خیر صلاح - چھٹن صاحب نے سفر کا نام ہی نہین سنا تھا - اللہ کی عنایت سے سب ایک ہی نشن کے - اب ان سب کی دلی آرزو یہ تھی کہ کہین جلد پہاڑ دیکھین - ع - آتش شوق تیز تر گردد - کا نقشہ تھا - بارے خدا خدا کرکے کاٹھ گودام کا اسٹیشن قریب آیا - اسٹیشن کیا قریب آیا کہ جان مین جان آئی - تھوڑی ہی دیر مین ریل کی سیٹی نے اسٹیشن والون کو اطلاع دی کہ ریل آن پہونچی اور پانچ منٹ بھی نہین گذرنے پائے تھے کہ ریل دو پہاڑون کے درمیان مین کھڑی ہو گئی -

اس قافلے کے لوگ تو سمجھے تھے کہ یہ دونون پہاڑ دس دس کوس کی راہ پر واقع ہین مگر اصل مین ایک پہاڑ وہان سے کوئی دو میل کے فاصلے پر تھا اور دوسرا تقریباً تین میل - اور نینی تال خاص وہان سے آٹھ کوس سے کم نہ تھا - نواب صاحب نے داروغہ کو پیشتر ہی سے روانہ کر دیا تھا اور اُنکے ہمراہ آدمی بھی تھے - جب ریل ٹھہری تو داروغہ نے قریب آنکر جھک کر سلام کیا اور عرض کیا پیر و مرشد رو مین ڈین سے حضور کی جان و مال کے لیے دعا مانگتی ہی حق تعالیٰ حضور کو فائز المرام کرے کہ حضور کی بدولت یہ جنت دیکھنے مین آئی - غلام کا تو جی چاہتا ہی کہ بس یہین تمام عمر رہے - حضور کھانے بھر کے لیے کچھ مقرر فرما دین بس یاد الٰہی مین مصروف رہون - اور حضور کو دعائین دون - خداوند تمام عمر مین اِس سے بڑھکر دلچسپ مقام غلام نے نہین دیکھا تھا -

لکھنؤ کی اور بات ہی اور اِسکی اور بات یہ قدرتی بہار کہین نہ پایئے گا - ہان وہ رونق تراش خراش بازارون کی کثرت سوداگرون کی دکانین یہ باتین یہان کہان - مگر ہندوستان کے کل شہر اِسپر قربان کر دینے کے قابل ہین یہ وہ دلچسپ مقام ہی - لکھنؤ مین ایسی آب و ہوا کہان پایئے یہ سبک اور ہاضم اور میٹھا پانی وہان کہان - خدا از روے تو اِس سے بہتر اور کون مقام ہی ہمتو سرکار اِسکو لکھنے اور لندن پر بھی ترجیح دیتے ہین -

پہلی منزل

نواب صاحب کا تو منشا تھا کہ بوچے اور سکھپال ساتھ لائین مگر لوگون نے سمجھایا کہ وہان سکھپال اور بوچون کو اٹھائیگا کون اور چڑھائی پر کیونکر جا سکینگے - لہذا صرف ہلکے ہلکے ہوادار ساتھ لائے تھے - ریل پر پردہ کیا گیا - بی قمرن چھم چھم کرتی ہوئی درجے سے اُترین اور گنگا جمنی ہوادار مین سوار ہوئین اِس

ہوادار پر رنگین رنگین اور ہلکے ہلکے پردے چارون طرف بڑی خوبصورتی کے ساتھ لٹکائے گئے تھے - یہ داروغہ کی اختراع بدیع تھی - گلشن لیٹ کو رنگوا کر اُسمین نبت گو کھرو پچکا اور ہلکی ہلکی چوبون مین مسہری کی طرح پردے لگا دیے - کئی ہوادار پردہ نشین عورتون کے لیے ساتھ تھے - مہریان اور خواصین اور ساتھ کی وہ عورتین جو بلا پردے کے جا سکتی تھین ڈانڈیون پر سوار ہوئین - نواب صاحب اور کل رفقا گھوڑون اور ٹانگنون پر سوار ہوئے - کوئی چار گھنٹے مین یہ سب انتظام ہوا - اِس اثنا مین اسٹیشن کے اہلکار اور پہاڑی اور مسافرون کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ گئے بانکی مہریون کی چال جیسے کڑی کمان کا تیر ساتھ کی خواصون کی تراش خراش اور خادمہ عورتون کی چمک دمک اور ناز و ادا اور عشوۂ روح افزا اور لباس اور زرق برق پوشاک اور زیورات سب باتون کو لوگ غور سے دیکھتے تھے -

ڈانڈی پہاڑی لفظ ہی - پہلے پہل لوگ سمجھتے ہین کہ شاید یہ کوئی انگریزی لفظ ہوگا مگر یہ غلط ہی - یہ نہ انگریزی ہی نہ اُردو بلکہ پہاڑ مین ایک نیا لفظ گڑھا گیا ہی - ڈانڈی کو ایک قسم کا ہوادار کہنا چاہیے - یا یون کہین کہ ایک بھونڈی قسم کا ہوادار ہی - یورپین لیڈیان اسی پر ہوا کھانے نکلتی ہین اور سفر بھی اکثر اسی پر کرتی ہین - امیرون کی ڈانڈیان اچھی بنی ہوتی ہین اور خوشنما معلوم ہوتی ہین مگر جو ڈانڈیان کرائے پر چلتی ہین وہ ایسی ہی ویسی ہوتی ہین دونون طرف ڈنڈے رہتے ہین اور اُن مین رسی باندھکر اُٹھاتے ہین - عورتون اور بیمارون کے لیے اِس سے بہتر سواری پہاڑ پر دستیاب نہین ہوتی - اکثر آدمی جو بہت زیادہ موٹے ہو گئے ہین یا جنکا توند نکل آیا ہی یا کاہل ہین یا گھوڑے پر سوار نہین ہو سکتے اُنکے لیے بھی ڈانڈی کی سواری آرام کی چیز ہی - مسون اور میمون کی ڈانڈی اکثر دو کہار اُٹھاتے ہین - ان نازک بدن خاتونون کے لیے دو کہار کافی ہین - مرد جب ڈانڈی پر سوار ہوتے ہین تو اگر دبلے پتلے ہوے تو چار کہار کافی ہین اور اگر لحیم و شحیم ہوئے تو چھ یا آٹھ - کرائے کی ڈانڈیون کے کہار بیچارے مزدور آدمی وردی کسکے گھر سے لائین - امیرزادیون کے کہارون کی وردیان البتہ زرق برق اور صاف ستھری ہوتی ہین - جو لوگ ڈانڈی اُٹھاتے ہین اُنکو کہار کہنا غلطی ہی وہ اصل مین راجپوت ہوتے ہین مگر پہاڑ کے کل راجپوت افلاس کے سبب سے محنت مزدوری خدمتگاری کرتے ہین اور برتن مانجھنے اور جوتا صاف کرنے مین بھی اُنکو عار نہین ہی - کہار اِس پہاڑ کی طرف نہین ہوتے - الغرض قافلہ روانہ ہوا - تھوڑی دور تک تو پہاڑ کسی قدر مسطح تھا اور چلنے مین خوف نہین معلوم ہوتا تھا لہذا سب کے سب خوش و خرم مزے مزے سے جاتے اور ہنستے کھلکھلاتے تھے جدھر نظر جاتی تھی اونچے نیچے پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دیتے تھے - نئی چیز دیکھکر حیرت ہوتی تھی کہ یا خدا ایسی چیزین بھی تو نے خلق کی ہین اِس قافلے مین کسی کو یہ خیال نہ تھا کہ قادر مطلق اور خداوند برحق نے پہاڑ سی چیز کو دنیا مین کیون خلق کیا - پہاڑون کے کیا فائدے ہین - اور اِنسے دنیا کو کیا منفعت پہونچتی ہی - اِسکا مفصل بیان طبیعی آگے چلکر عرض کیا جائیگا -

مہراج - یہ پہاڑی لوگ تو بے زینے اور سیڑھی کے چڑھ جاتے ہونگے

رہرو - (بہت ہنسکر) اور آپ کیا سیڑھی لگا کر چڑھیے گا - کوئی سیڑھی ساتھ ہی -

راوی - سیڑھی کے لفظ پر اردگرد جو لوگ کھڑے تھے ہنس دیے اور سمجھ گئے کہ یہ لکھنؤ کے اُن لوگوں مین ہین جو خشکے کا کھیت ڈھونڈھتے ہین -

۱ - کیا آپ نے کبھی پہاڑ نہین دیکھے تھے -

۲ - زینے کی کیا کہی ہر (ہنستے ہوے) -

۳ - پہاڑ کو بھی آپ اپنے مکان کی چھت یا کوٹھا سمجھے ہوے ہین

۴ - کل کو آسمان کا زینہ ڈھونڈھیے گا -

۵ - جناب آپکو اتنی عقل خدا نے نہین دی ہر کہ پہاڑ پر چڑھنے کے لیے زینہ کیسا -

۶ - بے اختیار ہنسی آتی ہر -

۷ - یہ لطیفہ بھی عمر بھر یاد رہیگا -

مہراج - (جھلّاکر) یاد کیا رہیگا جی اور کاہے واسطے یاد رہیگا اور عقل کا ہماری ایک ادنیٰ سا ثبوت یہ ہر کہ جو فارسی ہم لکھنے سکتا ہی تم کوئی قلم دو زبان نہین پکڑنے سکتا کہ گفتہ اند ع

تا مرد سخن نہ گفتہ باشد		عیب و ہنرش نہفتہ باشد

راوی - منشی مہراج بلی صاحب مینونسپل کمشنر گرما گئے وہ تو جہان انکی زبان سے (کاہے واسطے) نکلا اور بس ہم سمجھ گئے کہ غصے کے تھرمامیٹر کا پارہ ایک سو گیارہ درجے سے تجاوز کرگیا - ان لوگون نے جو انکی گفتگو سنی اور بوکھلاہٹ دیکھی تو اور بھی چھیڑنے کو جی چاہا - مگر نوابصاحب کے سبب مسکراکر خاموش ہو رہے - یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب نے خوب پڑھدیا ع - تا مرد سخن نگفتہ باشد الخ - اِس سے بڑھکر اپنے اوپر پھبتی نہین کہہ سکتے تھے - اُن ظریفون مین سے ایک بذلہ سنج نے آگے بڑھکر دبے دانتون پوچھا کیون حضور آپ تو فارسی کے محقق ہین - یہ مصرع کس طرح ہر ع - عیب و ہنرش نہفتہ باشد یا نہفیہ باشد - منشی مہراج نے اکڑ کر جواب دیا - یہ رباعی اسطرح ہر

تا مرد سخن نگفتہ باشد		عیب و ہنرش نہفتہ باشد
ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست		شاید کہ پلنگ خفیہ باشد

اُسنے کہا درست - شعر اول مین نگفتہ اور نہفتہ ہر اور جو سکے مصرع مین خفیہ - یہ ہی پیر شو پیاموز -

نوابصاحب نے دریافت کیا کہ یہانسے اب کسقدر فاصلے پر جانا ہوگا - اُسنے کہا کوئی بارہ تیرہ میل جانا ہر یا تو یہ کیجیے کہ یہان سے بیربھٹی تک تانگے پر جائیے - اِسمین دو گھوڑے جوتے جاتے ہین اور چار آدمی بیٹھ سکتے ہین - اگر دو ہی تین بیٹھین تو اور بھی آرام ہو - دو سیٹ آگے ہوتے ہین اور دو پیچھے اور اوپر ٹپ ٹم ٹم کا سا ہوتا ہر مگر نیچا اور گھوڑے چوکی چوکی بدلے جاتے ہین - ادھ مرے ہوجاتے ہین گھنٹون بیچارے ہانپتے ہین - اور پسینون کے تراڑے بہنے لگتے ہین - ٹیڑھی اونچی چڑھائی ہر - یہان سے بیربھٹی تک تانگا جاتا ہر اور پھر وہان سے ٹٹو پر جائیے یا ڈانڈی پر -

نوابصاحب - بھلا کوئی خطرہ تو نہین ہر -

رہرو - بالکل ڈر نہین ہر -

نوابصاحب - مطلب یہ کہ ہم لوگ پہاڑ پر چڑھنے کے تو عادی نہین ہین - عادی کیا معنی پہاڑون کی صورت تک تو دیکھی نہ تھی اب خواہ مخواہ خوف معلوم ہوتا ہر کہ یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ کی مثل نہ کہین صادق ہو - تو جو راہ سب سے سہل و آسان ہو وہ بتائیے کہ نہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے -

مہراج - یہ فرمائیے کہ یہان سے نینی تال تک کوئی مقام ایسا بھی ملتا ہر جہان ٹھہر سکین -

رہرو - یہان سے ایک ہوٹل ہر رانی باغ مین اور وہان سے

بیر بھٹی مین اور وہان سے کوس بھر نینی تال ہی۔

مہراج - بس بس یہی ٹھیک ہی چلو چلکے رانی باغ کے ہوٹل مین ٹھہرین۔

نواب - اور وہان سے کل بیر بھٹی۔

آغا - اور پرسون نینی تال۔

رہرو - اِسمین تو بڑی دیر ہوگی۔

مہراج - عجلت ہمین ایسی کیا ہی۔

نواب - بس یہی ٹھیک ہی۔

منشی مہراجبلی کی جان مین جان آئی کہ منزل بمنزل جائینگے۔ دیکھتے بھالتے قدم اُٹھائینگے خطرہ بھی کم ہو جائیگا اور سیر بھی کرینگے نواب بھی ناتجربہ کار آدمی تھے اور بغیر کہے تو تھے ہی راضی ہو گئے یہان سے سواری چلی۔ توسب کے سب پہاڑون کو اتبک نظر حیرت سے دیکھتے تھے اور ہر دم اُنکو پہاڑ نئے ہی نظر آتے تھے۔ گو ناتجربہ کاری کے سبب سے کسیقدر ڈرتے ضرور تھے مگر قدرتی بہار نے اِسقدر مسرت بخشی تھی کہ خطرہ اور ڈر منزلون دور تھا۔ اور اتنی چیزین طبیعت کی بہلانیوالی نظر آتی تھین کہ اور کسی بات کے سوچنے کا موقع ہی نہین ملتا تھا کاٹھگودام سے رانی باغ تک پہاڑ اسقدر دشوار گزار نہین ہی کہ ناتجربہ کار آدمی زیادہ خائف ہو سکے۔ ہان وہان سے بیر بھٹی تک البتہ خوف معلوم ہوتا ہی اور بیر بھٹی سے نینی تال تک تو معاذاللہ بڑی سخت چڑھائی ہی کہ کلیجہ مُنھ کو آتا ہی۔ نواب صاحب نے آغا محمد اطہر سے کہا یار عجب لطف کا مقام ہی۔ جی خوش ہو گیا۔

نواب - ناحق لوگون نے ڈرا دیا تھا۔ واہیات۔

قمرن - ہمکو تو ذری رتی برابر بھی ڈر نہین معلوم ہوتا۔

نازو - اے ڈر کیا ہن اور بھلا معلوم ہوتا ہی۔

ق - ہمین تو عمر بھر کوئی یہان رہنے دے تو ہم رہا کرین۔

نواب - اہاہاہا - بڑی خوش قسمتی تھی ہماری واللہ۔

ق - اِن موؤن نے ایسا ڈرا دیا تھا کہ اوئی مین کہتی تھی کہ یا اللہ یہ ہونا کیا ہی۔

نازو - چلو وہ تو جو ہوا سو ہوا۔

نواب - نینی تال بھی دیکھ لیا خیر۔

مہراج - ابھی کہان دیکھا یار عزیز۔

راوی - اِسقدر عرض کرنا بھول گئے تھے کہ منشی مہراجبلی صاحب بھی ڈانڈی ہی پر سوار ہوے تھے۔ نواب صاحب نے اپنا ایک سمند گھوڑا اُنکو دیا۔ پہلے تو بڑی دیر تک اُنھون نے قطعی انکار کیا کہ ہم نہ سوار ہونگے۔ آخر کار جی کڑا کر کے سوار ہونے چلے۔ ایک رکاب پر کانپتے ہوے پانون رکھا تو دوسری ٹانگ گھوڑے کے پٹھون پر۔ گھوڑا سمجھا کہ کوئی بلا آگئی۔ فوراً بھاگا اب منشی مہراج بلی صاحب ٹنگے ہوے چلے جاتے ہین لوگ دوڑ پڑے گھوڑے کو روک لیا یہ گڑبڑا کر اُترے تو بہت ہی خفا ہوے۔

ممن - آپ تو کہتے تھے ہم بڑے شہسوار ہین۔

چھمٹن - اِسطرح ٹنگے ہوے چلے جاتے تھے جیسے چیل مینڈھک کو لٹکائے لیے جائے۔

نواب - بہت بچے اِسوقت لاحول ولاقوۃ۔

مسخرہ - گھوڑا بھی سوچا کہ یہ کون بلا نازل ہو گئی۔

نواب - لے آؤ اب ہم سوار کرادین۔

چھمٹن - ارے یار اب اِنکو ڈانڈی پر سوار کراؤ۔

آغا - ہان ہان جی - پردیس کا واسطہ ہی۔

نازو - رسالدار صاحب سلام۔ بڑی رسالداری کے لیتے تھے۔

قمرن - مجھے بڑی ہنسی آتی ہی۔ کیسے ٹنگے ہوے چلے جاتے تھے۔

نواب - ہنسی تو نہین ہمارا تو خون خشک ہو گیا تھا - جب منشی مہراج بلی صاحب گھوڑے پر ٹنگ گئے تھے تو اِن سب مین یہ باتین ہوتی تھین - خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا - اب سنیئے کہ پہاڑ جون جون زیادہ بلند ہوتے جاتے تھے منشی مہراج بلی صاحب کا خوف بھی زیادہ ہوتا جاتا تھا - آخر الامر نوبت باینجا رسید کہ اتفاق سے ایک مقام پر انکی ڈانڈی کے ایک راجپوت نے ٹھوکر کھائی بس ستم ہو گیا - قیامت کا سامنا تھا - غل مچانا شروع کیا - روک لو روک لو - بس اُتار دو - اُتار دو ہمکو کاہے واسطے تم دق کرنے مانگتا ہی دل ہمارے کو اپنا جان بھاری نہین ہی - جان ہی تو جہان ہی -

رزق ہر چند بیگمان برسد شرط عقل ست جستن از درہا

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد تو مرو در دہان اژدرہا

جان بوجھ کے جان دینا چہ معنی دارد -

نواب - تو اب تو یہان تک آ گئے - اب کیا ہوگا -

آغا - چلے چلو - ڈانڈی سے اُترے کیون چلے چلو بھی -

ممن - سب سے مزے مین تو آپ ہی ہین -

مسخرہ - زن برونی یعنی ڈاڑھی مونچھ کی عورت -

نواب - لے سوار ہو جیے - دیر نہ کیجیے اب -

مہراج - بندہ تو اب نجائیگا جناب -

آغا - کچھ خبط ہو گیا ہی - واہی ہوے ہو کیا -

مہراج - ہمین جان عزیز ہی - گھر سے فالتو نہین ہین -

آغا - اور گھر سے فالتو کون ہی اتنے آدمیون مین -

مہراج - تو بندہ تو نہ جائیگا - آپ لوگ جائین -

نواب - ارے میان کچھ سڑی ہوے ہو کیا -

نازو - دُر موے نردلے - ہم عورت ذات ہین ہم کو خوف نہین معلوم ہوتا یہ بڑے مردوے بنے ہین -

آغا - اِی - بھٹے سے مُنھ - اِی لعنت خدا -

مہراج - آپ کی بلا سے جان ہی تو جہان ہی -

چھٹن - تو کھائے آپ کو کون جاتا ہی -

نواب - کیا جانئے شیر لگتا ہی - بھیڑیا اُٹھائے لیے جاتا ہی - گلبگھے کا جنگل ہی - آخر خوف کاہیکا ہی -

مہراج - مین تو ڈر گیا - ایک ٹھوکر مین ہڈی پسلی چور ہی -

آغا - تو جان کا خیال بس تم ہی کو ہی شاید -

چھٹن - ارے یار منزل کھوٹی ہوتی ہی بھائی -

نواب - یار تم بچون کی سی باتین کرتے ہو -

ممن - اِی حضور ڈر یہان کا ہیکا ہی -

آغا - لے اب سوار ہو جیے بس -

مہراج - بندہ نہ جائیگا - بس آپ جائین -

نواب - یہ تو بڑی مصیبت پڑ گئی یارو -

آغا - اب اِنکے ساتھ سختی سے پیش آئیے -

مہراج - اوہ ! آسمان پر چڑھنا ہی -

نواب - جی بلکہ اور آسمان کے بھی پار -

مہراج - بھائی صاحب - ع - مرد آخرین مبارک بندہ ایست

نواب - اِسکو آخر بینی نہین اِسکو خبط کہتے ہین -

آغا - نواب اب اِنکو ٹھیک بنانا پڑا -

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب بھاگے اور نواب اور ممن اور آغا نے گھوڑے اِنکے پیچھے ڈالے اور قمرن اور نازو نے زور سے قہقہہ لگایا -

ممن - لینا - لینا چور ہی - ادھوڑی استر کا چور ہی -

آغا - پکڑ لینا - نہی استر کا چور ہی - جانے نہ پائے -

نواب - آخر بھاگ کے جاؤ گے کہان تم -

قمرن - (ہوا دار بڑھوا کر) ای یہ کیا اپنا فضیحتا اُڑواتے ہو۔
مہراج - (کھڑے ہوکر ہانپتے ہوے) ہم نہ جانے کے۔
راوی - نواب صاحب نے ممن اور آغا صاحب کو اشارہ کیا یہ دونون گھوڑے سے اُترے - مہراج بلی کو پکڑا تو اُنھون نے غل مچانا شروع کیا اِن دونون نے مہراج بلی کو پکڑ کر ڈانڈی مین سوار کیا اور رسون سے باندھ دیا۔
مہراج - (بچون کی طرح روتے ہوے) ہاے مین مرا اِس پردیس مین میری جان مفت مین گئی۔
نواب - چلے چلو بس چپ چاپ - کان دبائے ہوے۔
مہراج - ہاے میری اماّ - ارے مین کیا کرون۔
آغا - (ہنسکر) ارے یار یہ بالکل گوکھا ہی ہو۔
چھٹن - اِسقدر رلونڈا ؟ ین مزاج مین ہو !!!
آغا - لاحول ولاقوۃ! واللہ کچھ رنج ہوتا ہو اور کچھ ہنسی آتی ہو۔
مہراج - ہے پرمیشر - اِن سب سے خدا سمجھے۔
آغا - بس چپ چاپ چلے چلو۔
مہراج - میرا دم نکل جائیگا اب۔
آغا - مرو - کل مرتے ہو تو آج ہی مرجاؤ۔
مہراج - یا خدا تو صانع مطلق ہو - قادر برحق ہو اور رسول خدا

شفیع مطاع نبی کریم
قسیم جسیم نسیم وسیم

بلغ العلی بکماله
کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله
صلوا علیہ وآلہ

چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان

کرم بین ولطف خداوندگار
گنہ بندہ کردست او شرمسار

قمرن - (ہنسکر) ارے - یہ اِسکو ہو کیا گیا ہو۔
نازو - سزا اِس مونڈی کاٹے کی۔
نواب - اِنسے کوئی بولو نہین۔
مہراج - ہان ہمسے نہ بولو کوئی (رو روکر) ہمسے کوئی کیون بولے ہم کسی سے بولتے نہین تو کوئی ہمکو کیون چھیڑے۔
نواب - روے بنیا گڑ دیگا - ہنسدے بنیا چھین لیگا۔
آغا - واللہ بڑی ہنسی آتی ہو۔
نواب - ہنسی آتی ہو یا رونا آتا ہو۔
چھٹن - رونا نہین ہمکو تو ہنسی آتی ہو۔
مہراج - خداے تبارک وتعالے - اعملوا آل داؤد شکرا وقلیل من عبادی الشکور۔

ورنہ سزاوار خداوندیش　　کس نتواند کہ بجا آورد

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مہراج بلی اور بھی جھلائے مگر قہر درویش بر جان درویش جھلا جھلا کے رہجاتے تھے آخر کار جب بہاڑ اور بھی زیادہ بلند ملا تو اُنھون نے آنکھین بند کرلین اور ایک سرے سے سب کو کوسنا شروع کیا - یا خدا ممن کم بخت کی ٹانگ ٹوٹ جائے یا خدا مسخرا پاجی کسی کھڈ مین گر پڑے - اِسکی ہڈی پسلی چکنا چور ہو جاے - یا خدا چھٹن پر پہاڑ کی کوئی بڑی سی سل گر پڑے اور وہ دب کے رہجاے - یا خدا آغا محمد اطہر کا گھوڑا اِسکو پھیکدے اور وہ گرتے ہی مرجاے - یا خدا نواب کا ہاتھ ٹوٹے - پہلے تو سب کے سب ہنستے اور اِنکے کوسنے پر قہقہے لگاتے تھے مگر جب نواب کو اِنھون نے کوسا تو قمرن بگڑ گئین کہا ہاتھ ٹوٹین تیرے - تیرے جننے والون کے - تیرے ہونے سونتون کے تیرے عزیزون کے ہاتھ ٹوٹین اُنکے جو نواب کی طرف دیکھ نہ سکین - اور سنو موئے کی باتین - تو دور ہو مونڈی کاٹے

بزدلے - تجھ سے تو ہم عورتین ہی اچھے - تجھے مردوا کون کہتا ہو انا ہی کیا ضرور تھا جواب رُوتا ہو اپنی جان کو - تجھی کو جان پیاری ہی - ہمکو کسی کو جان نہین پیاری ہی - تو تو اپنی عمر تیر چکا ہو ساٹھ باسٹھ برس کا سن ہونے کو آیا - اور جان کو اِسقدر عزیز رکھتا ہو - نازو نے بھی آڑے ہاتھون لیا - ہاتھ ٹوٹین تیرے اور تیرے ہوتون سوتون کے - نواب اِس بونڈی کاٹے گنوار کو پہاڑ پر سے گرادو - ایسے منحوس آدمی کا ساتھ رکھنا کیا -

نازو کا اِسقدر کہنا تھا کہ منشی مہراجبلی صاحب خوشامد کرنے لگے جنابِ من اگر خطا ہوئی ہو تو امیدوار معافی - یا سزا دیدو اور اس سے بڑھکر سزا اور کیا ہوگی کہ مجھے یہان سے رخصت کردو مین سیدھا گھر جاؤن -

نواب - ایسی تیسی آپکی - بس بندھے چلے چلیے -

نازو - اے تمکو کیا میٹھا ہو نواب - جانے دو -

قمرن - اے ہو ایسے چرچرے کا ساتھ رکھنا کیا -

نواب - واہ اِنھین کے دم سے تو رونق ہو -

مسخرہ - یہ نہوتے تو بچون کی طرح روتا کون -

قمرن - اور نحوست کا گھر - اِسکو رخصت ہی کردو -

نواب - اِنکو بس بندھے چلنے دو - چلا چل چُپ چاپ -

آغا - ارے یار کھلوا دو - مگر گھوڑے ساتھ ساتھ رکھو کہین نکل نہ بھاگ سکے -

چھٹن - بھئی رسی کھلوا دو - کوئی دیکھتا ہوگا تو کیا کہتا ہوگا -

آغا - روک لو - روک لے رے - رکھدے ڈانڈی رسی کھولدو -

راوی - راجپوتون نے رسّی کھولدی -

مہراج - یا خدا اِن سب کو غارت کر - ان مردودون نے میری آج بُری درگت کی - خدا کرے اِن سب کی ٹانگین ٹوٹین اور یہ لنگڑاتے ہوے چلین - آمین - یہ سب کے سب اِنکی اِس بدحواسی اور سراسیمگی اور وحشت اور بزدلی پر قہقہہ لگاتے تھے اور یہ جھلاتے تھے

نواب صاحب نے ممن سے آہستہ سے کہا کہ اِنکی ڈانڈی کے کسی کہار کو سکھا دو کہ کاندھا بدلتے وقت ذرا ڈانڈی کو ہلا دین - دو تین منٹ کے بعد کاندھا بدلنے کے وقت دو آدمیون نے ڈانڈی کو ذرا ہلا کر چھوڑ دیا تو منشی مہراجبلی صاحب ڈانڈی ہی پر مُنھ کے بھل گرے اور کسی قدر چوٹ بھی آئی - پہلے تو اِن لوگون کو خوب گالیان دین اِسکے بعد اپنی ٹوپی اُتار دو ہتڑ لگانا شروع کیا اِسپر مسخرے نے کہا استاد اِسکی سند نہین ہو - ہم لگائین تو قدر عافیت معلوم ہو - ممن نے پہاڑ کی طرف دیکھکر کہا سرکار مین سمجھتا تھا کہ پہاڑ سیدھا چلا گیا ہوگا مگر یہ بات نہین ہو - اور اگر یہ سڑکین نہ بنی ہوتین تو بڑی مصیبت سے چلنا پڑتا بلکہ شاید ہم لوگون سے تو چلا بھی نہ جاتا اختر نے جواب دیا بھائی جان بس یہ سمجھ لو کہ جسطرح چیل چکر کھاتی ہوئی چڑھتی ہو اُسی طرح پہاڑ کی چڑھائی کا بھی حال ہو - ممکن نہین کہ چیل سیدھی ہوا مین جاے - کیا مجال - چکر کھاتی ہوئی جاتی ہو - اِسی طرح چکر کھاتی ہوئی سڑک بھی بنائی ہو ورنہ ممکن نہ تھا کہ انسان دامن کوہ سے سیدھا باندھکر سیدھا قلہ کوہ تک بخط راست جا سکتا - یہ تو خاص پہاڑی تک نہین کر سکتے نہ کہ ما و شما - لاحول ولا قوۃ -

قمرن - اب کتنی دور ہو - چلتے چلتے اندھی رگ آگیا -

نازو - اب کہین چلکے دم تو لو نواب -

نواب - بس اب آن پہونچے -

آغا - وہ کیا سامنے رانی باغ کا ہوٹل ہو -

ممن - کیون صاحب وہان ہر شی تیار ملیگی -

نواب - دنیا بھر کی چیزین - ہوٹل ہو کہ نہین -

ممن - یہ یہان مرغی کے انڈے آئے کہان سے ہونگے -

مسخرہ - کیا بات پیدا کی ہو حضور نے -

نواب - (ہنسکر) جی ہان نایاب بات نکالی -

مسخرہ - اِس ویرانے مین اور مرغی کے انڈے -

ممّن - تم تو -

مہراج - بانس بریلی سے منگواتے ہونگے -

آغا - جی نہین اور بلکہ شاہجہان پور سے -

چھٹن - ہمتو جانتے ہین کلکتے سے منگواتے ہونگے -

ممّن - اجی ہمکو تو کھانے سے مطلب ہی - چار اور مکھن روٹی تو سویرے سویرے اڑا ہی چکے ہین - اب کیا ہی -

جب داخل منزل مقصود ہوے تو دیکھا کہ ہوٹل مین پنکھے لٹکے ہوے ہین اور خس کی ٹٹیان برآمدے مین رکھی ہوئی ہین اور ایک جانب کو ایک پالکی گاڑی رکھی ہی -

نواب - این ! خس کی ٹٹی اور پنکھا -

چھٹن - منشی مہراج بلی سے کہیے جو جھول لادکے آئے ہین -

نواب - کیون بچہ اب اپنی حماقت کے معترف ہو یا نہین - تم لکھنؤ ہی سے سردی کے کپڑے اور گدھے کی جھول لادے آئے تھے -

مہراج - بھائی صاحب باللہ جو کسی کی بات بھی مانون اور دیکھ لینا نینی تال مین اِسقدر گرمی نہوگی یہ لوگون نے خواہ مخواہ کی گپ اُڑا دی تھی کہ نینی تال سرد مقام ہی اور لوگ لحاف اوڑھے ہین اور کشمیر کا لطف آتا ہی یہ سب ڈھکوسلا ہی غضب خدا کا اِسقدر اونچے پہاڑ پر تو آگئے اب سردی کیا خاک دھول ہوگی بھئی آغا یار تم اپنے کپڑے ہمکو دیدو - بس ڈھیلا پاجامہ اور کرتا - خدا گواہ ہی مین تو مارے گرمی اور پسینون کے مرتا - کہین کا بھی نہ رہا - اُف - گرمی ہی کہ موت کا سامنا ہی رونگٹے رونگٹے سے چنگاریان نکلتی ہین اور سر سے پانون تک بھنکا جاتا ہون مجھے بدبخت کو یہ کیا معلوم تھا کہ پہاڑ پر بھی آگ برستی ہی مگر آپ کے جھوٹے مصاحبون سے خدا سمجھے جنہون نے ہم سب کو جھانسا دیدیا -

یہ کہکر منشی مہراج بلی ایک کمرے مین گئے اور دروازے بھیڑ کر کپڑے اُتار سے اور لنگی پہنکر بیٹھے اور پنکھا ہونے لگا - نازو اور قمرن اور آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور محمد عسکری بھی بنچ اور کرسیون پر بیٹھے -

مہراج - بھئی ہم تو اب کل لکھنؤ چل دینگے -

نواب - اب رنگ لائی گلہری -

آغا - کیا پہاڑ پسند نہین آیا -

مہراج - موت کا سامنا ہی مارے گرمی کے -

نواب - ابے تو مردود اسقدر گرم کپڑے کیون پہنے -

آغا - تصور اپنا اور گالیان دین پہاڑ کو -

مہراج - دل لگی اسوقت نہ کیجیے -

نازو - ای نواب تو پنکھا ہو رہا ہی -

مہراج - تو پھر یہ کیون کہتے تھے کہ سردی ہوتی ہی -

چھٹن - بھئی سُن تو چلے کہ سردی بیر بھٹی سے شروع ہوتی ہی اب جون جون بڑھتے جاؤگے سردی شروع ہوتی جایگی -

قمرن - کیا بھلا معلوم ہوتا ہی -

نازو - واہ کیا کہنا -

مہراج - خدا کی مار - اب تو ہمنے ٹھان لی کہ کبھی بھولے سے بھی پہاڑ پر نہ آئینگے -

نازو - ای تو مونڈی کاٹے گدھے تجسے یہ کِنے کہا تھا کہ دو سوتی لاد کے آ - آخر اِستے اور ساتھ تھے کسو نے بھی گرم گرم کپڑے پہنے تھے کہ تو ہی پہن کے آیا اور وہان جو ہم سب نے منع کیا تو کسی کا کہنا نہ مانا -

جملو۔ (برآمدے سے) خداوند غلام نے ابھی سے شربتی کے انگرکھے ساتھ رکھے ہین کہ نہ سردی ہوگی نہ پہنینگے۔ مگر منشی مہراجبلی صاحب بہادر تو سنتے ہی نہین۔ جسنے جو کہدیا منظور اب اسوقت گرمی کے سبب سے پریشان ہو گئے ہین شام کو جب ادھر اُدھر سیر کو چلینگے تب پھر کیفیت دیکھیے گا۔ کیا مجال کہ ذرا بھی جی گھبرا سے یہ مقام دل بہلانے کا ہی یا جی گھبرانے کا۔

چار کمرے نوابصاحب نے وہان لیے اور چار دن مین خس کی ٹٹیان لگائی گئین اور پنکھا چلنے لگا۔ ایک کمرا خاص نواب نامدار اور اُنکی معشوقہ لالہ رخسار کے لیے اور ایک منشی مہراجبلی صاحب اور بی نازو جان کے لیے اور دو کمرون مین مجرد لوگ تھے۔ کھانے کا اہتمام ہوٹل ہی مین کیا گیا اور دو گھنٹے مین سُوپ اور مرغ کے کٹلٹ اور اسٹو اور فریچ بال اور فول کری اور آملٹ اور پڈنگ تیار ہو کر میز پر چنا گیا اور سب نے ملکر کھایا۔ منشی مہراجبلی نے دو دو اور فھاکہ اور چار پر قناعت کی اور اِن سب کی چوری سے چار پانچ پگ برانڈی کے اُڑائے۔ ایک تو یون ہی گرمی تھی دوسرے زربفت کی چپکن اور دوشالے کی گرمی۔ تیسرے برانڈی نے اور بھی بھونک دیا۔ لنگی باندھکر لیٹے تو گرمی کی شدت کے سبب سے کئی بار پانی پیا۔ آخر کار خس کی ٹٹی اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور برف کے پانی سے اِسقدر تسکین ہوئی کہ آنکھ لگ گئی۔

نواب صاحب اور اِنکی معشوقہ گلبدن کو بہت عرصے کے بعد ایک کمرے مین تخلیے مین صحبت نصیب ہوئی تھی۔ باہم گھل گھل کے یون باتین ہونے لگین۔

قمرن۔ نواب دیکھو اپنے سب عزیزونکو چھوڑ کے تمسے ملے ہین ہم۔ اِسکا خیال رہے۔

نواب۔ تو خدانخواستہ تکلیف کیا اٹھائی۔

قمرن۔ اوئی۔ تکلیف دشمنون کو ہو۔ ہمارے تمھارے ساتھ اور تکلیف۔

نواب۔ ہم تو تمکو جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین۔

قمرن۔ پھر دل کو دل سے راہ ہی۔

نواب۔ ہمنے تمھارے لیے سب کو چھوڑ دیا۔

قمرن۔ ای کیا ہم نادان ہین کوئی۔ اتنا بھی نہین جانتے۔ ہمارے ہی سبب سے کیسی کیسی بدنامی ہوئی تمھاری۔ پھر ہم لونڈی کی طرح حاضر بھی تو ہین۔

نواب۔ (بوسہ لیکر) ہماری جان تک تم پر صدقے۔ لونڈی کیسی۔ تمکو تو ہمنے دل مین جگہ دی ہی اب ہم اور تم تمام عمر علیحدہ نہین ہو سکتے۔

قمرن۔ (اداس صورت بناکر) یہ تمنے جدائی کا نام کیون لیا۔ ہمکو تو یہ سننا ہی ناگوارا ہی۔ اب ہم مرکے اِس گھر سے نکلینگے بس۔

نواب۔ (گلے لگاکر) اچھا اب اِن ڈرکو جانے دو۔ بُری بُری باتونکا خیال دلکو پریشان کردیتا ہی اب اچھی اچھی باتونکا دھیان کرو۔

قمرن۔ ایک بات کہین جو مانو۔

نواب۔ سر آنکھون سے۔ ایسی بات ہی بھلا۔

قمرن۔ ابھی تو گرمی ہی۔ دو گھڑی دن رہے ہم تم باجی سب کو سیر کرانے لے چلو۔ ذری ادھر اُدھر ساں ساں چہل قدمی کر آئین۔ یہان موے پردے کی کون ضرورت ہی۔

نواب۔ اچھا اور سب سے بھی صلاح لے لین۔

قمرن۔ یہان ہی کون جس سے پردہ کرین۔ اِن موے جنگلیون سے پردہ کرنا بیکار ہی۔

نواب۔ اچھا مہراجبلی اور محمد اطہر وغیرہ سے دریافت کرلین تو شام ہوتے ہوتے پہاڑ کی سیر کو لے چلین۔

قمرن - اب اتی دور آئے ہین تو کچھ تو سیر کرین - پردہ تو پھر شہر مین ہوتا ہی رہیگا -

نواب - سچ کہنا کیا مقام ہی -

قمرن - کیا کہین نواب ہمسے ٹری چوک ہوگئی اپنی گیّان کو نہ لیتے آئے - وہ سب بھی ہماری تمھاری بدولت دیکھ لیتین

نواب - اب تو آنا جانا لگا ہی رہیگا - ابکی اور بھی سامان سے آئینگے - اب تو آہی گئے - پہاڑ کا حال ایک دفعہ معلوم ہو جائے تو پھر برابر آنے لگین اور سب کو ساتھ لائین - وہ بات ہی کیا ہی - مگر لوگون نے کیا کیا ڈرا دیا تھا - کیا کیا گپین لوگ اُڑاتے ہین -

دو گھڑی دن رہے نواب صاحب اور منشی مہراج بلی اور نازو اور قمرن اور آغا محمد اطہر اور میان جلو اور جُڈ اگلجبر و اور اختر اور ایک سپاہی اور دو مہریان یہ قافلہ پیادہ پا سیر کے لیے نکلا قمرن سادی پوشاک زیب بدن کیے ہوے چھم چھم کرتی جاتی تھی اور نازو نے اسوقت صندلی رنگ کی ساری مہراج بلی کی فرمایش سے پہنی تھی -

قمرن - نواب یہان کی بازار تو ہمکو دکھا دو -

نواب - بہت خوب - صدر بازار دیکھو گی ؟

نازو - اجی یہان کا چوک کہان ہی -

آغا - معقول ! چوک کی ایک ہی کہی -

مہراج - یہان پہاڑ پر چوک کہان ڈھونڈھتی ہو تم لوگ یہان تو بس چہار طرفہ پہاڑ اور کوہ و ہامون اور دشت و لالہ زار ہی اور شب کو یہ مقام دو و دام کا مسکن ہی -

نواب - بھئی کیا خوش بیان آدمی ہو واللہ -

آغا - فارسی کے محقق ہین نا - آدمی طبیعت دار ہی -

نواب - ارے یار ہم لوگون کو فارسی ہی پڑھایا کرو - آخر کچھ تو کام آؤ -

مہراج - بھائی صاحب آپ لوگون مین مادہ اور قابلیت ہی نہین ہی - آپ کا تو یہ قول ہی کہ

پڑھوگے لکھوگے تو ہوگے نواب
جو کھیلوگے کودوگے ہوگے خراب

اختر - سبحان اللہ - کیا تمثیل شعر پڑھدیا ہی اور کیون صاحب یہ لفظ نواب ہی یا واو مفرد ہی لوگ نواب کہتے ہین اسکی کیا تحقیق ہی

مسخرہ - آپکو تحقیق اور تدقیق سے سروکار منشی مہراج بلی تو کہہ ہی چکے - ع - تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد ست -

مہراج - ہی تو ایسا ہی - میرے جی کی بات کہی جو کہین دو مہینے کوئی مجھسے فارسی بولے تو زباندان ہو جاے -

منم کہ دیدہ بدیدار دوست کردم باز
چہ شکر گویمت ای کارساز بندہ نواز

نازو - یہ پہاڑ سیدھا اونچا نہین ہوتا -

آغا - نہین بس اسی طرح نینی تال تک چڑھائی ملتی جائیگی - اگر الف وار بالکل سیدھا ہو تو چڑھنا محال ہو جاے -

نواب - ہم خدا جانے پہاڑون کی نسبت دل مین کیا کیا سوچتے تھے گدے لگاتے تھے بس -

مسخرہ - مگر خالی خولی گدے بازی سے مطلب نہین نکلتا - یہان آئے تو کچھ اور ہی بات پائی -

قمرن - یہ موے پہاڑی ہین عجب طرح سے دیکھتے ہین گویا کھا جائینگے -

سپاہی - حضور یہ بڑے سیدھے لوگ ہین -

مہری - معلوم تو ایسے ہی ہوتے ہین - یہ تو کچھ ایسے

سرخ و سفید نہین ہین -

آغا - دن بھر تو دھوپ مین مارے مارے پھرتے ہین محنت مزدوری کرتے ہین - دھوپ کے سبب سے کالے اور سانولے ہوجاتے ہین -

قمرن - اور وہ موئی پہاڑنین ہی کون ٹری گوری ہوتی ہین جنپر تم شرط بدتے تھے نواب -

نواب - تمھاری صورت سے اُنکی صورت اچھی ہوتی ہی کہنے سے تو بُرا مانوگی -

قمرن - دو جوتیان گوری ہوتی ہین -

نازو - چلو وہ پریان ہوتی ہین پھر کوئی کیا کرے -

مہراج - جان من چھیڑنے کے لیے کہتے ہین -

نواب - اچھا اِس عورت کو دیکھو جو سامنے آرہی ہی - یہ کیا کالی ہی -

آغا - یہ بھی سرخ و سفید ہی اور وہ جسپر تم شرط بدتے تھے وہ بھی بہت اچھی تھی -

قمرن - اچھی تھی تو تم دو ایک کو گھر ڈال لونا اور نہین تو چلے وہان سے باتین بنانے - گھر ڈال لو اگر ایسے ہی ریجھے ہو تو نکاح پڑھوا لو -

نواب - ہملوگ تو خدا لگتی کہینگے -

قمرن - اب تم نگوڑی پہاڑن کو ایک آدھ کو میرے ہاتھ سے پٹواؤگے -

نازو - اِنکو کون پیٹ سکیگا موئی دیونیون کو -

قمرن - کیسی گولا ڈنگ ہوتی ہین -

نازو - یہ تو اس قابل ہین کہ امیرون کے محل مین قلماقنیون اور حبشنون کی جگہ اِنسے پہرہ دلوائے -

قمرن - ہان ہان باجی خوب کہی -

جبتک ہموار زمین ملی تب تک تو یہ سب مزے مزے سے چلا کیے جب ذرا چڑھائی آئی تو چار پانچ قدم چلنا بھی دوبھر ہوگیا - اول تو ہموار زمین کے چلنے والے جب پہلے پہل پہاڑ کی چڑھائی پر چڑھتے ہین تو بڑی دقت پڑتی ہی - چلنا ہی نہین آتا پانون لڑکھڑانے لگتے ہین - اور بہت جلد انسان ہانپ جاتا ہی - تھوڑی ہی دور چلنے مین پسینے آجاتے ہین اور بُری حالت ہوجاتی ہی - قدم تو آشنا ہوتے نہین پہاڑ پر سے اجنبی آدمی پھسلا پڑتا ہی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اب گرے اور اب گرے - یہی اِن سب کی بھی کیفیت تھی جب یہ حال دیکھا تو اُترنے لگے - اِسمین بھی اِنکو دقت واقع ہوئی مگر اُتار مین چڑھائی سے ذرا کم - جب ہموار زمین ملی تو ذرا سستائے گویا بڑی کڑی منزل طی کر کے آئے تھے - آفتاب غروب ہوچکا تھا مگر میدان کے سبب سے اندھیرا بہت نہین ہوا تھا گو ہوٹل کی عمارت دور سے کسیقدر نظر آتی تھی مگر منشی مہراج بلی صاحب کے ہوش اُڑے ہوے تھے کہ ایسا نہو بھیڑیے سے مڈبھیڑ ہو - بھیڑیے سے اِنکی روح فنا ہوتی تھی شیر سے یہ اتنا نہین ڈرتے تھے - جتنا بھیڑیے سے ڈرتے تھے - بدحواس ہوکر کہا بھئی اب قدم بڑھائے چلو جنگل کا واسطہ ہی گھر نہین ہی -

نواب - تم تو ایسے ڈرے جاتے ہو جیسے شیر کا جنگل ہی لاحول ولا قوۃ -

نازو - اِی موا بزدلا بودا ہی -

مہراج - جی ہان موا بزدلا ہی - موت کے منھ مین موا نہین گھس جاتا -

نازو - تو آتے مین ایک تمھین کو جان بھاری ہی بس -

مہراج - کچھ سنت کی بھی خبر ہی جانی یہان جانور لگتے ہین -

ابھی کوئی نکل آئے تو قدر عافیت معلوم ہووے - یہ ساری بہادری نکل جاے -

نازو - (کانپ کر) اوئی کیا جانور بھی ہین یہان -

قمرن - بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے -

نازو - پھر یہان آتے وخت آئی ہو کیا کرنے -

آغا - یہ تو ہو سودائی - جانور کیسے -

نازو - ای تو جنگل تو ہی ہی - سچ کہتے ہین یہان اِتّے وخت آنے سے فائدہ ہ؟

قمرن - نواب ہمارے ساتھ ساتھ چلو -

مہری - پردیس کا واسطہ اور پھر جنگل اور موا پہاڑ - چلے ہین سیر کو - مگر کون کہے -

نواب - یہ مہراج بلیا خود بھی ڈرتا ہو اور اورونکو بھی ڈراتا ہو ملعون -

مہراج - تم تو ہو اُجد اور جان کو ہتیلی پر لیے ہوے بندہ گھربار سے فالتو نہین ہو - صریحاً جانتے ہو کہ یہ دشت پرخار ہو جانورون کے رہنے کا مسکن - اگر ابھی کوئی جنگلی کُتا آجاے تو غضب ہی ہوجائے -

مسخرہ - این! جنگلی کتے سے جان نکلتی ہو - ہم تو سمجھے تھے ہاتھی یا شیر یا گینڈے یا ارنا بھینسے کا خوف دلاینگے مگر ٹائین ٹائین فش - یہ سارا خوف بھیڑیے کا ہو -

مہراج - (بہت جھلاکر) ادن - کیا بکتے ہو جی اِسکا نام رات کو نہین لیتے - ایک اِسکا نام اور ایک ماموں کا نام جسکو رسی کہتے ہین -

نازو - کیا بُری ہو موا -

قمرن - واہی تباہی بکتے ہین -

مسخرہ - تو بھیڑیے اور سانپ کا نام نہین لینا چاہیے

مہراج - (سر پیٹ کر) ارے نامعقول! انکا نام رات کو لینے سے یہ دونون آجاتے ہین - کن کم بخت اُجڈون کے ساتھ مین آیا ہون - ہاری مانتے ہین نہ جیتی -

نازو - ای ہان یہ تو سچ کہتے ہین رات کو رسی کا نام ممی جان بھی نہین لیتین -

قمرن - اور نہ جنگلی کتے کا نام لیتی ہین -

مہراج - بھلا خیر - کسی نے تو ہم سے اتفاق کر لیا - یہ لوگ تو بھلے چنگے آدمی کو دیوانہ بنا دیتے ہین -

مہری - نہین منشی جی - آپ سچ کہتے ہین اسی سے تو کہتے ہین کہ کوئی بڑا بوڑھا ضرور ساتھ ہونا چاہیے کہ اونچ نیچ دکھلائے -

مہراج - (آگ ہوکر) تیرا سر مردار - دور ہو یہان سے - جلاتی ہو مجھے - خبردار جو آج سے مجھسے بات کی ہو تو جانیگی -

مسخرہ - کیا! یہ اِسپر کیون بگڑے بھئی -

قمرن - مہری نے تو انھین کی سی کہی تھی -

آغا - سودائی تو ہو ہی جی -

نازو - اور ہم لم سمجھ گئے -

نواب - ہم بھی تاڑ گئے -

مہراج - کیا مجھ کم بخت کو سوجھی کہ اِن پاجیون کے ساتھ آیا - افسوس - اِسوقت آگ بھبوکا ہون -

نواب - (ہنسکر) مہری کی بدولت ہم سب بھی پاجی بنے -

مسخرہ - اور ایک سرے سے سب پاجی - سب دھان بائیس پنسیری لگا دیے - پاجیون کا ڈربا ہی کھُل گیا ہو -

نازو - ہم بھی کیا سمجھتے ہین -

قمرن - اچھا مہری نے کیا بھُس ملایا تھا -

نازو - مہری نے ہمارے نوجوان پٹھے میان کو بُرے

بوڑھون مین شامل کر دیا - واہ -

مسنخرہ - ارے رے رے! یہ بجوگ پڑ گیا -

آغا - اوہ - یہ اسپر جھلائے کہ مہری نے انکو بوڑھا بنایا نازو خوب سمجھین واللہ -

مسنخرہ - کیون نہ سمجھین مثل مشہور ہی اپنے بچھیرے کے دانت سب پہچانتے ہین -

نواب - ایک ہوئی جدّ اگلنجرو -

جملو - اور ایک بات پر کسی نے دھیان ہی نہین کیا - نازو جان کیا کہ گئین -

نازو - اب مجکو لڑوائو انسے تم سب مل کے - مین نے کچھ کہا وہا نہین - تم انکے بھرّون مین نہ آنا جی ہمنے تو ہوقت تمھاری سی کہی -

مسنخرہ - ہان بس اتنا ہی کہا تھا کہ ہمارے جوان پٹھے میان کو بوڑھا بناتی ہی -

نواب - تو یہ پٹھے ہین یا نازو کے پٹھے -

آغا - اصل مین تو پٹھے ہی ہین نرے -

مہراج - ابھی کوئی جانور نکل آئے تو یہ بڑھ بڑھ کے باتین بنانا معلوم ہو جاے -

ہر بیشہ گمان مبر کہ خالیست		شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

چھمن - آدمی دور اندیش بھی ہین -

مہراج - ارے یارو آخر جنگل اور پہاڑ اور ہو کا عالم لق ودق میدان ہی یا نہین - یا اسکو بھی آپ اپنا گھر اور رانی کٹرہ اور نوازگنج سمجھے ہوے ہین لکھنؤ کے گلی کوچے یہ نہین مین

مسنخرہ - جی ہان یہان بھیڑیا نکلتا ہی -

نواب - چپ نامعقول پھر اسی کا نام لیا -

آغا - جنگل کا کُتا کیون نہین کہتا - کیون نہین کہتا - کیون بی مہری - ہونا -

مہری - حضور ایک دفعہ بول کے مردار بنی اب پھر گالیان کھاؤن آپ لوگ تو دل لگی کرتے ہین اور ہم گالیان کھاتے ہین

نازو - گالیان تو گالیان تمنے تو جوتیان کھانے کی بات کی ہمارے جوان جہان میان کو بوڑھا بنائے دیتی ہو - ہمکو یہ سننا اچھا معلوم ہوتا ہی بھلا کہ ہم بوڑھے کے کھونٹے بندھے ہین بوڑھے کے کھونٹے بندھے تو -

مہری - میرا میان تو بارہ ہی برس کا ہی ابھی -

مسنخرہ - ہان! تو میرے سن کا ہی - مین بھی پونے بارہ برس کا ہون باتین کرتے ہوے ہوٹل کے قریب پہونچے ہی تھے کہ اتفاق سے بھیڑیا واقعی اس طرف سے گذرا اور جملو نے غل مچا کر کہا ارے بھیڑیا - بھیڑیے کی صورت دیکھتے ہی مہاراج بلی تو دھم سے گر پڑے اور اسقدر غُل مچایا کہ کوس بھر تک پہاڑ پر آواز گئی ہو گی - نازو نے کانپتے ہوے مہری کو پکڑ لیا اور کہا ای بوا بچاؤ بی قمرن ڈر کر نواب صاحب کو زور سے لپٹ گئین اور دوسری مہری بھی کانپ کر غُل مچانے لگی - سپاہی اور آغا صاحب اور جملو بھیڑیے کی طرف دوڑے - جدّ اگلنجرو بھی ڈرنے لگا - وہ تو مسنخرہ پن ہی تک تھے بس - بہادری اور جرأت سے انکو کیا کام تھا - جب بھیڑیا نظر سے غائب ہو گیا تو منشی مہراج بلی کو بہزار خرابی اُٹھایا - یہ زمین پر لیٹے ہوے تھر تھر کانپتے تھے اور آنکھین بند کیے ہوے گلا پھاڑ پھاڑ کے غُل مچاتے تھے - جسنے دیکھا ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

نواب - منشی مہراج بلی صاحب دت -

آغا - دوت - دوت - جنگلی کتے دوت -

مہری - انھین کا کہنا سچ ہوا -
جملو - اور یہ گرکیون پڑے تھے حضور -
مسخرہ - جنگلی کتا آہی گیا - بڑے بڑے کان ہوتے ہین اسکے نام لیتے ہی مستعد -
مہراج - دیکھ لیا یا اب بھی اُجڈ بنا کروگے -
آغا - مین یہ سوچتا ہون کہ اگر کوئی چیتا یا اور کوئی بڑا جانور آتا تو شاید یہ مرہی جاتے -
نواب - بڑا ہی بودا ہی جی -
مہراج - بڑے مرد وے تھے تو مقابلے کو گئے ہوتے -
آغا - گئے ہی تھے -
مسخرہ - آغا صاحب کے ڈنڑل دیکھیے گا ذرا - بڑا کام کیا گویا شیر کے پیچھے دوڑے تھے - اور پیادہ پا اور نہتے نیشیر دان بنگئے -
آغا - اور تو ابھی تو کہ بے - مارے خوف کے کانپنے لگا تھا
مہری - اِتی بات تو ٹھیک کہی آپ نے - دبکے بیٹھے تھے -
مسخرہ - کون قسم کھا کے کہتا ہون میرے ہی ڈپٹنے سے بگٹٹ بھاگا - نہین ضرور چوٹ کرتا -
مہراج - اُف - خدا نے بہت بچایا واللہ -
نواب - جی بہت بچے - نہین تو قضا کے منھ مین تو پہونچ ہی گئے تھے - گویا قبر سے نکل آئے -
مہراج - بڑے بیحیا ہو - اور بڑے اجڈ اور گنوار ہو اب بھی نہین مانتے
نازو - نہین تم سچ کہتے تھے جی -
قمرن - ہمارے پانون تلے سے مٹی نکل گئی تھی -
نواب - تم عورتون کا خوف تو بیجا نہ تھا - مگر اِس کمبخت کا کانپنا اور گر پڑنا تو ستم ہی - یہ ہاتھ پانون اور یہ خوف -

آغا - بڑا بودا ہی - ڈوب مر جاکے -
مہراج - خدا کرے تمکو بھیڑ ملے -
آغا - ایک لٹھ مین ڈھیر کر دون -
مہراج - جی بڑے تیس مار خان ہین - ڈھیر کر دیتے اب ایک آپ ہی تو بانکے رہ گئے ہین بس - جو را ٹھائی گیرا، چلے وہان سے وہ بنکے -
آغا - نہین تمھاری طرح سے لیٹ جاتے -
مہراج - یہ ہمسے واقعی بڑی بے وقوفی ہوگئی ہم گھبرا گئے ورنہ وہ ہماری لاش کو اگر اٹھا لیجاتا تو ہم کیا کر لیتے -
مسخرہ - (بہت ہنسکر) اللہ اللہ اب ایسے نازک ہوگئے آپ کہ بھیڑیا - ارے توبہ (گالون پر تھپڑ لگاکر) جنگلی کتا آپ کو اٹھا لیجاتا - آپ کی لاش اٹھانے کے لیے پہاڑ بھر کے جنگلی کتے جمع ہون سا تا رو ہن تو شاید دو چار قدم کھینچ سکین - کیا ننھے بنے جاتے ہین -
نواب - واللہ اس شخص کو پکا جنون ہی - اسکی لاش بھیڑیا لادکے اٹھا لیجاتا - اس اندھیر کو تو دیکھیے -
جب ہوٹل کے زینون پر پہونچے تو دیکھا کہ ہر کمرے مین لمپ روشن ہین اور ایک لالٹین باہر بھی جلتی ہی زینے پر پہونچے ہی تھے مسخرے نے غل مچاکر دفعتہً کہا (ارے بھیڑیا!) منشی مہراج بلی بوکھلا کے کمرے کے اندر جھپٹنے ہی کو تھے کہ ڈر سے ٹکرا کے گرے تو بڑا ہی قہقہہ پڑا - خانساماں دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ دل لگی ہی دل لگی تھی -
مہراج بلی سخت خفیف ہوے - بہت ہی جھینپے - بڑے نادم ہوے اور ان سب کی یہ کیفیت کہ مارے ہنسی کے برا حال تھا مہراج دل مین کٹ گئے اور نازو نے اور بھی بنانا شروع کیا - واہ رے

مردوے چوڑیان پہن لے جاکے - ڈاڑھی موچھ کی تو شرم رکھو
کیسا اوندھا گرا منھ کے بھل - بچھٹے سے منھ - چل ہٹ ایسا
بھی بزدلاپن کیا ہی - آخر کسی اور کو بھی جانے ہو یا تجھی کو
جانے ہو اسکیلے کو - ذری تو شرما دل مین -

قمرن نے بھی بنانا شروع کیا - ای ہان یہ ماجرا کیا ہی تم تو
اب مین دیکھتی ہون خواب سے چونک چونک پڑو گے -
ذرا کسی نے کہدیا بھیڑیا اور بس اوندھے گر گئے -

مسخرہ بولا اور دل لگی یہ ہوئی کہ مین انھین کے سایے کو
اتفاق سے بھیڑیا سمجھا تھا جب یہ بھاگے تو مین سمجھا کہ بھیڑیا
انکی لاش لادکر بھاگا کیونکہ انکا سایہ انکے ساتھ ساتھ بھاگا -
جی مین تو آیا کہ دوڑ کے چھڑا دون پھر صبح کو لاش ڈھونڈھ لینگے -
بھیڑیا بہت کریگا مار ڈالیگا - بس ان فقرون پر اور بھی
قہقہہ پڑا - اور سب کے سب لوٹنے لگے سوچے کہ صبح کو
لاش کو ڈھونڈھ لینگے کیا بے پروائی ہی - اور اس سے
بڑھکر یہ فقرہ ہوا کہ (مارہی تو ڈالیگا بس) یہ گویا کچھ
ہوا ہی نہین -

مہراج بلی ایک تو نادم تھے - دوسرے انکے ہنسنے سے اور بھی
جھلا گئے - تیسرے بھیڑیے کا نام سے سہمے ہوے تھے اور ایک
بھیڑیے کو دیکھ ہی چکے تھے بڑے ہی غصے مین بھرے بیٹھے تھے -

مسخرہ - اسوقت شعر کہنے کو جی چاہتا ہی -
نواب - ضرور کہو دل ہی بہلیگا -
مسخرہ - دل تو کیا بہلیگا - یہ کہیے موے پر سو دُرے -
آغا - گیا مُنھ کے بھل گرا تھا واللہ -
مسخرہ - حضور ہمتو یہ سمجھے کہ بھیڑیا انکی لاش لادکے بھاگا
اب پہنچے بھیڑیے کے بھٹے مین -

پچھٹن - جناب منشی صاحب قبلہ مزاج شریف -
نازو - ای اب مرے موے کو نہ مارو -
آغا - کیا بھیڑیے نے ٹنگڑی لی تھی -
قمرن - ای نہ کچھ نہ کچھ - واہی تباہی غل مچادیا کیون ڈراتے ہو
نواب - اچھا قمرن سچ کہو تم بھی ڈری تھین -
قمرن - نہین - تجا بھی سمجھ جاتا -
نازو - یہ تو ایسا بدحواس ہوا کہ جیسے کوئی آکے اسکو کھا ہی گیا -
قمرن - کیا بُری بُری باتین بکتی ہو باجی جان -
آغا - اسوقت جھلائے نہین کچھ -
نازو - سہما ہوا ہی موا - جیسے کبوتر کو بلی پکڑنے دوڑے اور
وہ سہم جائے بس وہ انکی کیفیت ہی -
آغا - اب رات کو باہر نہ نکلینگے -
نازو - رات کیا اب دن کو بھی باہر نہ نکلیگا -
نواب - سانپ کا کاٹا رسی سے ڈرتا ہی -
مہری - حضور نے بھی رسی کا نام لیا - رات کو اسکا نام لیا کیجیے

شام کو کھانا کھاکر اپنے اپنے درجون مین سب سو رہے - مگر
شب کو منشی مہراج بلی صاحب منکے تک نہین - نازو نے
چھیڑا بھی مگر یہ نہ بولے نہ بولے -

صبح کو آٹھ بجے تک یکے بعد دیگرے یہ سب بستر استراحت سے
بیدار ہوے نازو نے تخلیے مین نواب صاحب سے کہا کہ شب کو
مہراج بلی بہت سہمے ہوے تھے - رات پھر مجھسے نہین بولے
چپ چاپ پڑے رہے مین نے کئی بار شانہ ہلایا - جگایا مگر نہ بولے
بڑے غصے مین تھے رات کو بھیڑیے سے بہت ڈر گئے - اب ان
لوگون کو منع کردو کہ انھین نہ چھیڑا کرین - کسی روز بیمار ہوجائے
تو نیکی برباد گناہ لازم - جو ساتھ لائے ہو تو پھر اچھی طرح رکھو

ورنہ رخصت کردو۔ نواب صاحب کو خود افسوس ہوا کہ ناحق اسقدر چھیڑا۔ کہا اچھا اب ہم سب کو منع کر دینگے کہ انکو آج سے دق نکرین ہمین خود رنج ہوا۔ ہمین یہ نہین معلوم تھا کہ بھیڑیے سے انکی روح فنا ہوتی ہر توبہ توبہ کیسا بے تحاشا بھاگا تھا کہ مین سمجھا واقعی بھیڑیے نے انکی ٹانگ لی۔

خیر۔ جب سب منہ ہاتھ دھو کر چلنے کو تیار ہوے تو کیا دیکھتے ہین کہ منشی مہراج بلی صاحب بوریا بدھنا لادے دو تین ڈولیون کو ساتھ لیے ہوے سر اٹھائے ناک کی سیدھ پر کاٹھ گودام کی طرف چلے جاتے ہین۔ ہائین! ہائین! کہان کہان۔ ارے میان یہ کیا وحشت ہر۔ اجی منشی جی۔ اجی منشی جی صاحب ذرا یہان تو آیئے۔ ارے میان سنو تو۔ او قلی روک لے بوجھا۔ یہ غل مچا کر نواب صاحب و آغا صاحب اور میان اختر دوڑ پڑے۔ ارے بھائی منشی جی تمھین خدا کی قسم جو آگے بڑھو۔ سن لو بات سن لو۔ بھئی قسم لو جواب کوئی ذرا بھی تمکو چھیڑے۔ اب ہم سب کو منع کر دینگے۔ کل واقعی بڑی بے ضابطگی ہوئی تھی۔

نواب۔ خدا کے لیے دٹ چلو۔ بس کہنا مانو بھائی۔

آغا۔ ہاتھ جوڑتے ہین بھائی صاحب۔ اب قصور معاف کرو از برائے خدا معاف کرو۔ جو کچھ ہوا وہ ہوا۔ مضی ما مضی۔

نواب۔ ہمکو واللہ یہ نہین معلوم تھا کہ تم بھیڑیے سے اسقدر خائف ہو۔ بھئی چھپکلی سے ہم بھی ڈرتے ہین۔

آغا۔ منشی مہراج بلی بھائی اب پریشان نہ ہو۔ چلو بس۔

نواب۔ بہت خفا ہو گئے ہین بھئی۔

مہراج۔ اگر زیادہ چھیڑوگے تو پہاڑ سے کود پڑونگا۔

نواب۔ (ٹوپی اتار کر) معاف کر دیار۔

آغا۔ (ہاتھ جوڑ کر) قسم لو بھائی جواب کوئی تمسے ہنسے بھی۔

مہراج۔ کیا پاجیون نے ہمکو الو سمجھ لیا ہر۔ ابے تم سے ہزار کو الو کا باپ بنا کر چھوڑ دین۔

راوی۔ اس فقرے پر یہ دونون بے اختیار ہنس پڑتے مگر سوچے کہ معاملہ بگڑ جائیگا ورنہ یہ حماقت کا فقرہ کہ (الو سمجھے ہو تو ہم تمکو الو کا باپ سمجھے ہین) واقعی ایسا مہمل فقرہ ہر کہ آدمی تو آدمی گدھون تک کو ہنسی آئے۔

آغا۔ ہم سب اسی قابل ہین۔ مگر از خردان خطا و از بزرگان عطا۔ او مطلب میرا یہ تھا کہ ہم تم ہمسن ہین بس جہان دو چار ہم عمر اور کم عمر بیٹھتے ہین وہان دل لگی مذاق ہوتا ہی ہر اسمین برا ماننا فضول ہر مگر ہان ہمسے حماقت ہوئی۔ اب معاف کرو۔

مہراج۔ سر پھوڑ ڈالتا ایک آدھ کا۔ یہ بھی خبر ہر کہ مین پھکیت ہون اور بانک بھی جانتا ہون۔ اگر جی چاہے تو لڑ لیجیے۔

اختر۔ نہین جناب لڑنا کیا معنی۔ ہم تو دست بستہ عرض کرتے ہین لڑنے تھوڑا ہی آئے ہین۔

مہراج۔ بس اب ہم واپس جاتے ہین۔ ہم یہان اسلیے نہین آئے ہین کہ اپنی جان دین۔ ع۔ تو مرو در دہان اژدرہا۔ تو مت جا بیچ منہ اژدرہا کے۔ اژدرہا جمع ہر اژدر کی۔

اگر اور کوئی وقت ہوتا تو نواب صاحب در آغا محمد اطہر بے اختیار ہنس پڑتے کہ آپ باتین کرتے ہین یا مکتب خانے مین مولوی صاحب کو آموختہ سناتے ہین ع۔ تو مرو در دہان اژدرہا + کہکر اسکا ترجمہ کیا ضرور تھا مگر اسوقت تو تالیف قلوب سے کام لینا تھا ایک نے دوسرے کی طرف دیکھا اور زیر لب تبسم کرکے رہگئے۔

پورے ایک گھنٹے کی قیل و قال کے بعد منشی مہراج بلی کو یہ لوگ راہ راست پر لائے۔ فرمایا کہ اول تو انکی ہم کہ سیاف عرصہ جوانمردی ہین

بات کرتے ہی چانٹا رسید کرینگے - بس بندے نے ٹھان لی کہ اب زبان سے کام نہ چلیگا لہذا آپ ذرا سمجھ بوجھ کے چلیے گا - ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

کسواسطے کام کرے عاقل کہ پھر آئے پچھتاوا - دوسرے ہم اس شرط پر چلتے ہین کہ ہماری ڈانڈی تب تک سب کے آگے آگے چلے جب تک پہاڑ ملے اور ہموار زمین مین ہم سے آپ سے دو دو نوکین ہون کچھ مضائقہ نہین - اور بھیڑیے کا نام رات کو کوئی نہ لے - نواب صاحب نے کہا اگر اور کوئی شرط باقی ہو تو وہ بھی کہدیجیے - ایک ایک حرف کی تعمیل ہوگی - فرمایا بس اور کچھ ہمکو نہین کہنا ہی -

الغرض بڑی جھوڑ کے بعد ؎

لائے اُس بُت کو التجا کرکے	کفر توڑا خدا خدا کرکے

آغا محمد اطہر نے میان اختر کو دوڑا دیا کہ لپک کے وہان سب سے کہدو کہ یہ وحشی بھاگا جاتا تھا - بڑی دقت سے منایا ہی کوئی اسوقت اسکو چھیڑنا نہین ورنہ یہ بھاگ ہی جائیگا -

دور سے انکو دیکھکر سب ادب کے ساتھ کھڑے رہے کہ ایسا نہو ابکی پھر رسیان توڑا کر بھاگ جاے مگر آہستہ آہستہ آپس مین یون باتین کرنے لگے -

نازو - ہمین بے اختیار ہنسی آجائیگی -

قمرن - نا باجی جان ایسا غضب بھی نہ کرنا -

مہری - تم ذرا مُنہ بنا کر روٹھی ہوئی رہنا -

قمرن - ہان تدبیر تو اچھی ہی باجی -

مہری - گڑ سے مرے تو زہر کیون دو -

مسخرہ - مجھے تم ذرا دو چار بار ڈیٹ دینا نازو جان -

اختر - مگر یار تم ذرا مسخرہ پن نکرنا -

مسخرہ - کیا مجال - کہین پھر وحشت کی لے تو غضب ہی ہوجاے

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب رئیس و مینوسپل کمشنر مع مفتاجین یعنی نوابصاحب و آغا محمد اطہر تشریف لائے تو نازو کو دیکھا کہ ہوٹل کے کمرے مین دروازے کے پاس مُنھ چھپائے اوداس کھڑی ہی اختر نے کان مین کہا سرکار آپ کی معشوقہ نے رو رو کے مہنا تھہ مچایا - چوڑیان ٹھنڈی کرڈالین - چڈا گلنجیر و کو بُرا بھلا کہا - بہت لے دے کی - وہ تو موقوف ہی کیے دیتی تھین مگر ہم نے تو کھمو کرکے سمجھایا - لیکن آپ کے چلے جانے سے سخت ناراض ہین - یہ تو سیدھے سادے آدمی - بھرے مین آگئے - مگر نواب اور آغا دل ہی دلمین ہنسے کہ ان لوگون نے یہان اچھی کارستانی کی اور انکو سمجھانا شروع کیا کہ جاکے نازو کو مناؤ - آپ بہت خوش ہوگئے اور نازو کے پاس گئے جاکے قریب کھڑے ہوے - کہا جانی نازو جان کیا تم روٹھ گئین - خفا ہوگئین - تم تو جانتی ہی ہو کہ ہم کتنے حلیم الطبع آدمی ہین مگر جو کوئی ہماری آنکھون مین خواہ مخواہ نکلا کرے تو پھر ہم سے نہین رہا جاتا ؎

کرتے جون کو وہ نہین ہم تو سخن مین سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو

اب غصے کو تھوک دو - تمھین ہمارے لہو کی قسم جو ہمسے بولو ہماری روح پر صدمہ ہوتا ہی - نازو مُنھ بنائے ہوے چپ چاپ کھڑی رہی - انکی طرف آنکھ اُٹھا کر دیکھا بھی نہین - اب انھون نے اور بھی قسمین دینی شروع کین مگر وہ روٹھتی ہی گئی - آخرکار جب انھون نے نازو کے قدمون پر ٹوپی رکھی تو نازو نے جھلا کر کہا - بس بس ہمسے نہ بولو - پہاڑ پر ہمکو اسی لیے لائے تھے کہ چھوڑ کے چلدو - واہ - ایسی طوطا چشمی ! ہمکو یہان کس پر چھوڑے جاتے تھے - تمھارے بھروسے پر تو ہمنے گھر بار چھوڑا - اپنے آدمی کو

بھوڑا - اماکو چھوڑا اور تم اِسوقت ہمکو چھوڑ چھاڑ کے بھاگے جاتے
تھے اگر خفا ہوگئے تھے تو ہمارا ہاتھ پکڑا ہوتا کہ چل ہمارے ساتھ
ہمارا جی خوش ہوجاتا - نہ کہ اپنے آپ تو بھاگے اور ہمکو یہان
چھوڑ دیا جیسے کوئی بے وارثی کو چھوڑ دیتا ہو اب ہمکو تمھاری وہ
محبت نہین رہی جو پہلے تھی - نازو نے باواز بلند یہ شکایت
کی تاکہ سب سن سکین -

منشی مہراج بلی نے اِسکے جواب مین یہ فصیح و بلیغ اسپیچ دی
سنو نازو جان اب تم ہماری اور ہم تمھارے - ہم اور تم سے

من تو شدم تو من شدی من تو شدم تو من شدی
تاکس نگوید بعد ازان من دیگرم و تو دیگری

راوی - مصرعہ اولی کتنا صحیح ہو اور تکرار نے کیسا لطف
دیا ہو - مصرعۂ ثانی مین بعد ازان اور دیگرم کے بعد واو عطف
یہ گویا شاعر کو حضور نے اصلاح دی -

خیر - فرمایا کہ ہمکو تمھارا ویسا ہی عشق ہو جیسا باپ بیٹی مین
ہوتا ہو - اس سے بڑھکر عشق کوئی اور ہو تو بتا دو - تم میری
راحت جان ناتوان قوت بازوے برادران ہو - نور چشم
ہو - فرد کنندۂ خشم ہو - تمھین ہماری کل کائنات ہو معشوق
ہو بدر ہو ہلال ہو رفیع الدرجات ہو -

مگر عاشق و معشوق مین تو اب تک کوئی رنجش باہمی
یا عداوت قلبی نہین ہوئی ہو اگر فساد کا دروازہ کھلا بھی تو
باہم اغیار کے نہ کہ مابین یار کے سے

رعنا قد او بجامہ زیبے — گلدستہ بدست دلفریبے
گیسوش بدامن جگر سای — پیچیدہ ہزار فتنہ در پاے
چشمش کہ جہان خراب کردہ — در چشم غزالہ خواب کردہ
شاہنشہ غمزہ فوج در فوج — طوفان کرشمہ موج در موج

یہ تمھاری شان مین صادق آتا ہو - ہم میان بیوی آپس مین
کیون لڑین - ہم تو یک جان و دو قالب ہین اب ہمارا ہی مردہ
دیکھے جو منھ نہ دھو ڈالے - اب ہم نہ بھاگینگے مگر تم ہماری ہی سی
کہنی جانا - نازو کو سمجھا بجھا کر باہر آئے اور سب تیار ہو کر چلے
مہراج بلی کی ڈانڈی سب کے آگے آگے تھی -

دوسری منزل

نواب - یار اِسوقت نوشان کے ہاتھی کی پھبتی ہوتی ہو -
مہراج - اچھی کہی - یہ پھبتی خوب ہوئی واللہ -
آغا - آدمی قدردان ہین -
مہراج - بھائی صاحب یہ تو آپ نے ٹھیک کہا - چاہیے ہمین
پھبتی ہو ہم تعریف کرینگے مگر ہان عمدہ پھبتی ہو -
مسخرہ - بھلا ہم بھی کچھ کہین حضور -
مہراج - (آنکھین نیلی پیلی کرکے) تو پھر بولا بے مسخرے -
مسخرہ - چاہے حلال کر ڈالو - یہ زبان نہ رُکیگی -
مہراج - یہی زبان تو جوتے کھلواتی ہو -
مسخرہ - پھر چاہے جو ہو - سچ کہیے گا شیطان کے ماہی مراتب
کی کتنی ہوتی ہو -
مہراج - (مسکرا کر) بھئی اچھی کہی -
نواب - واقعی خوب کہی - قدردانی شرط ہو -
مہراج - ہم اِسوقت فوج کے جنرل معلوم ہوتے ہین -
مسخرہ - حضور کی فوج کی قواعد تو ہولی کے دن ہوتی تھی آگے -
مہراج - یہ بے تکی کہی (سمجھے خاک نہین) -
آغا - (ہان مین ہان ملانے کو) واہیات -
جلو - یہ بالکل بے تکی ہوئی -
نواب - جی ہان - ایسی پھبتی کا منھ کالا -

مہراج - یہ خوب ہوئی -

آغا - واقعی خوب ہوئی -

مہراج - بیجا تو مین نے نہین تعریف کی حضور -

نواب - تسلیم - قدردان ہو واللہ -

مہراج - صحبت کن لوگون کی رہی ہو بھائی صاحب -

مسخرہ - جی ہان - کیون نہین - آپ آپ ہی ہین -

مہراج - یہ لونڈہائی پھبتی ہو -

نواب - پیٹ چلو مسخرے کو - جب بے تکی کہے پٹّے -

مسخرہ - حضور آپ لوگون نے تو انکو اب دیکھا ہو ہم نے شاہی کے زمانے مین انکو دیکھا ہو جب یہ کسی رسالے کے افسر تھے - تلوار کتنی زیب دیتی تھی -

مہراج - (بہت خوش ہوکر) یاد ہو - یاد ہو - ہمکو یہ اب تک نہین معلوم تھا کہ تم ہمارے اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہو سچ کہنا گھوڑے پر کیسا سوار ہوتا تھا -

مسخرہ - بس یہ معلوم ہوتا تھا کہ گو برین کسی نے لوہے کی مینخ ٹھونک دی ہو -

نواب - جیسے گھوڑے پر شیر ببر بیٹھا ہو -

مسخرہ - گھوڑا نظر تھوڑا ہی آتا تھا - گھوڑا تو اِنکے تن و توش سے چھپ جاتا تھا - جیسے خاصہ اچھا بیٹہ بلا سور گھوڑے کو چھاپ بیٹھے -

مہراج - (بے سمجھے) وہ زمانہ ہی اور تھا -

مسخرہ - اور حضور کو شکار کا بھی تو شوق تھا -

مہراج - سپہ گری کا وہ کون شوق ہو جو ہمکو نہ تھا مگر اب وہ وقت کہان ہو یار -

مسخرہ - میر شکار سرکاری خطاب ملا تھا اِسپر آغا محمد اطہر اور اختر اور نواب صاحب کو بے اختیار ہنسی آئی مگر منشی مہراج بلی اس اصطلاح کو خاک نہ سمجھے - فرمایا کہ ہنستے کیا ہو - اِسمین ہنسی کی کون بات ہو - ہم بڑے مشہور شکاری تھے نشانہ لگاتے تھے جتنے گل چلے تھے سب ہمارے تابع - نام سننے سے کان پکڑتے تھے -

نواب - تو منشی مہراج بلی کے یہ جوہر تو آج کُھلے چھپے رستم نکلے واللہ - اور ہمسے اسکا کبھی ذکر ہی نہ کیا کیون استاد یہ انکسار -

مہراج - بندے کے مزاج مین تعلی نہین ہو -

جملو - جتنے باکمال ہین سب ایسے ہی ہوتے ہین -

مہراج - مین کس قابل ہون حضور - ایک بندۂ ناچیز - جاہل اُجڈ آدمی - سب سے بدتر - بیوقوف -

مسخرہ - یہی کمال ہو - اِس کمال پر یہ عاجزی خدا کو بہت پسند ہو ہم تو بھائی صاحب آپکے اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہین -

مہراج - ارے یار یہ جبھی تم اِسقدر گستاخ ہو -

مسخرہ - مگر تم تو بھولے ہوئے ہو -

مہراج - بھئی صاحب یون ہو کہ ہمکو تو ایک زمانہ جانتا ہو اب ہم کس کس کو پہچان سکین -

مسخرہ - وہی مہراج بلی تو ہو جنکی ڈیوڑھی پر اچھے اچھے چکلہ دارون کی اطلاع نہین ہوتی تھی -

مہراج - (اکڑ کر) ہم دیکھتے ہین تم ہمارے رگ ریشے سے واقف ہو یاد ہو جب گردھارا سنگھ چکلہ دار تین دن دوڑے تب کہین ہمسے ملاقات ہوئی -

مسخرہ - تم ایک گردھارا سنگھ کو لیے پھرتے ہو اور یہان ویسے بہتر یاد ہین - طوطی بولتا تھا -

مہراج - اب بھی کچھ بُرے نہین ہین - اب بھی خدا کے فضل سے میونسپل کے کمشنر ہین اور نیکنام بھئی اب تو دشوار گزار رستہ آیا

والله - اب ذرا ذرا خوف معلوم ہوتا ہی - اُتر پڑو - پیدل چلو -
نواب - ہم سب تو آپ کے ہمراہ رکاب اور تابع فرمان ہین اگر آپ اُتر پڑین تو ہم بھی اُتر پڑین اور اگر آپ لکھنؤ واپس چلین تو بھی ہم تیار ہین -
آغا - واقعی چڑھائی سخت ہی ذرا - مگر پہاڑون کا سلسلہ کیا لطف دیتا ہی - جدھر دیکھو آسمان یا پہاڑ - جی خوش ہوتا ہی - اور ہرے ہرے درخت اور بھی لطف دیتے ہین - مگر کیون صاحب جن پہاڑون پر سبزہ نہین ہوتا وہ کیسے بھیانک معلوم ہوتے ہونگے کہ الامان - اور اسی طرح برف کے پہاڑ اور بھی بھلے معلوم ہوتے ہونگے - جی تو انسان کا یہان نہ گھبرائے - ہمتو اگر اکیلے بھی ہون تو دل بہلا رہے -
مہراج - یار نواب - بھئی یہان کسکا پردہ ہی - یہان ہی کون اِن دونون بیچاریون کی ڈانڈیون سے یہ پردہ اور گھونگٹ تو اُٹھا دو - اِنکو یہان بھی ذرا آزادی نہ ملی تو پہاڑ دکھانے لائے ہی کیون - ہماری تو راے ہی کہ پردہ اُٹھا دو - کہو جنید اِن جنگلیون سے کیا پردہ ہی - اور جب ہمسا شیر بچہ ساتھ ہی تو مجال کیا کہ کوئی آنکھ اُٹھا کے دیکھ سکے صورت دیکھتے آنکھین نیچی کر لے - دل لگی ہی - آغا تمھاری کیا راے ہی -
آغا - بھائی صاحب راے آپکی اور نواب صاحب کی مقدم ہی جب ہم پہاڑن سے نکاح کرینگے تو سمجھا جائیگا - تم جانو نواب جانین - چلتے چلتے ایک مقام پر نواب صاحب نے ذرا دیر کے لیے ڈیرا ڈال دیا - یہ ایک عجب دلچسپ مقام ہی - جو ننکوہ مین ایک ندی بہتی ہی - اور چارون جانب سبزہ اور انگریزون کے پانچ سات بنگلے - یہان پر نازو اور قمرن کی ڈانڈیون کا پردہ بھی اُٹھا دیا گیا - یہ تماشاے دلفریب دیکھکر عش عش کرنے لگین

یہان سے جانے کو دل نہین چاہتا تھا - ندی سے اور بھی لطف آتا تھا قدرت خدا کی یہ کیفیت مشاہدہ کر کے چلے تو تھوڑی دور پر ذرا میدان ہموار ملا - یہان نواب صاحب اور آغا صاحب اور میان اختر اور جمو اُتر پڑے مگر منشی سراج بلی نے نازو اور قمرن کا ساتھ دیا - اور باتین کرتے ہوے ڈانڈیون پر سوار ہوا کھاتے جاتے تھے - مسخر الدولہ بھی اُنکے مصاحب خاص بنے ہوے ڈانڈی پر سوار تھے -

جب بیر بھٹی کے ڈاک بنگلے مین پہونچے تو ٹھان لی کہ شب کو یہین رہینگے - اس ڈاک بنگلے مین شراب کی الماریان بہت سی نظر آئین اور ہر شی صفائی اور قرینے کے ساتھ تھی -

آئی فصلِ بہار ساقی
ہی وقت وداعِ ہوش ساقی
ہر تختۂ گل مہک رہا ہی
ہر گل کا ہی رنگ آفتابی
ہر ساغر گل ہی سرکشادہ

اب تھہری انتظار ساقی
ہی موسم نا و نوش ساقی
ہر مرغ چمن چہک رہا ہی
ہر غنچہ ہی صورت گلابی
شبنم کا بھرا ہوا ہی بادہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قمرن کی اور بیر نے اپنی دونون یا توست جسار چھوکریون کو ایک روز سکھایا تھا کہ نواب کو راہ پر لاؤ اور شراب پلاؤ تو دونون ہاتھون سے لوٹ لو - قمرن تب تک اس نشے سے ناواقف تھی اور نواب صاحب کی صحبت مین بھی اسکا چرچا تھا بھولے پن کے ساتھ کہا اوئی جان کیا ہم مسلمان لوگ بھی کالا پانی پیتے ہین - جرس کے دم لگاتے تو مسلمانون کو دیکھا ہی مگر کالا پانی پیتے نہین سنا - زن بیر کے فقرے ہمین خوب یاد ہین بابا تماشہ بنی ہین یہ مردوے سب ہی پاپڑ بیلتے ہین - آدمی تنکے چننے لگتا ہی - کالے پانی کی کیا حقیقت ہی - نازو اور قمرن دونون کو پٹی پڑھائی کہ نواب کے گلے مین ہاتھ ڈالکر کہنا

کہ ہمارا خون پئے جو یہ نہ پیے - دیکھو پیتے ہیں یا نہیں - قمرن کو تیار کیا کہ نواب سے اصرار کرنا اور نازو کو صلاح دی کہ مہراج جی کو رنگنا اس ضعیفہ کو رئیسون کے پھانسنے اور بلبٹانے کی صد ہا ترکیبیں یاد تھیں - نازو نے کہا تھا کہ امی جان ابھی نیا نیا سابقہ ہے انکا اُن فرمایش کر بیٹھنا ٹھیک نہیں ہی شاید خفا ہو جائیں مگر وہ تو خوب سمجھی تھی کہ یہ دونون یاقوت رخسار جیحو کرباں ایسی حسینہ اور سیہ چشم ہین کہ جو کہینگی وہی ہوگا - انکی بات ہرگز ہرگز نہ ٹلیگی چاہیے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جاسے - خوب جانتی تھی کہ جب یہ پری پیکر نوعمر خوبصورت بھولے پن کے ساتھ کہینگی کہ ہماری خاطر سے تھوڑی سی پی لو نہ بھی پیتے ہونگے تو پی لینگے -

نازو نے جو اس ڈاک بنگلے مین بوتلین اس قرینے سے چنی ہوئی دیکھین تو جی بھر بھر آیا - قمرن سے کہا کہ نواب سے کہہ کے آج تو تھوڑی سی پلواؤ - کئی دن ہو گئے اب بہت جی للچاتا ہی قمرن تو خود بادۂ گلگون کی شایق تھی راضی ہو گئی اور نواب صاحب کو بلا کر یون گفتگو کی -

قمرن - میرے اچھے نواب - ایک بات کہون جو مانو -

نواب - (بوسہ لیکر) تم کوئی بات کہو اور ہم نہ مانین یہ ہو سکتا ہی بھلا - بے تکلف کہو جان من -

قمرن - آج ہمارا بہت جی چاہتا ہی کہ (بوتلون کی طرف اشارہ کرکے) بس سمجھ جاؤ تھوڑی ہی تھوڑی -

نواب - ابھی حاضر ہی - سچ کہون میرا خود جی چاہتا تھا ابھی آغا اور ہم یہی گفتگو کرتے تھے کہ تمنے بلا لیا -

قمرن - آغا صاحب - ذری ادھر آئیے -

آغا - حاضر ہوا - آج تو قمرن ہمارا جی چاہتا ہی کہ تمکو بلائین بولو کیا پیوگی -

قمرن - باجی سے پوچھ لین - کیون باجی جان -

نازو - اونہین پردیس کا واسطہ ہی بہن -

راوی - من بھاوے مُڑیا ہلاوے -

آغا صاحب تو خود ہی چاہتے تھے کہ ذرا گرما جائین کیونکہ ہوا سے سرد اور کسی قدر بدلی تھی اسی بہانے قمرن کی دعوت کر دی - شری اور شامپین اور کلارٹ اور ہویکی اور برانڈی کی بوتلین میز پر چنوا دین -

نواب - شری اور شامپین تو نازو اور قمرن کے لیے ہی کلارٹ گرمی کے دنون مین پی جاتی ہی - یہ آغا لیجاؤ ہویکی ہم لوگ پینگے - برانڈی کوئی نہ پیے گا -

نازو - کوئی شی اسکے ساتھ پینے کو تو لاؤ -

قمرن - ارے! ابھی سے ہوش جلتے رہے - بد رقہ کہو

نازو - (جھیپ کر) ہان وہی -

نواب - بدرقے کے لیے کباب پہلے ہی سے حاضر ہین کھانا پکنے مین ابھی عرصہ ہی -

آغا - میان جملو ادھر آؤ اور اختر کو بھی بلاؤ اور مسخرہ کہان ہی اُسکو بھی آواز دو - سنو صاحب اسوقت پارسائی کی کوئی لیگا تو بگڑ ہو جائیگی -

مہراج - کیون بچہ ہمکو بھول ہی گئے -

آغا - تمتو لنگوٹیے یار ہو اُستاد - آؤ سلے جلد آؤ -

مہراج - لاؤ پہلے تو نازو اور قمرن کو پلائین -

نازو - اور ہم تمکو پلائین -

مسخرہ - کیا خوب شیر خورہ مقرر کیا ہی -

نواب - کھٹی نازو سے اور تمسے مذاق ہوتا جاسے -

مہراج - ابھی نہین - ذرا پی لین -

اِس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا - اور مہراج بلی خفیف ہوسے نازو نے آہستہ سے منھ پر ہاتھ مارا - کہا بچھے اپنی زبان ہی سے لینا نہین ہی - اِسکو ہم کیا کرین -

اِس تمہید کے بعد شاپین کی بوتل کھلی اور ایک ایک گلاس نازو اور قمرن نے پیا تو سرخوش ہو گئین - نواب صاحب نے آغا اور آغا صاحب نے مہراج بلی کو ہوئیکی دی اور جلو اور اختر نے بھی پی - اور تعریف کرنی شروع کی کہ واہ کیا عمدہ شراب ہی ایک نے کہا ڈکار کتنی اچھی آتی ہی - دوسرا بولا تیز کسقدر ہی تیسرے نے کہا پھر ہی بھی تو خاص لندن کی - اسپر آغا اور نواب صاحب کو ہنسی آئی -

ناتجربہ کار آدمی ہر قسم کی شراب لاتی کو لندن ہی کی کھنچی ہوئی سمجھتے ہین - چاہے کوئی شراب ہو - اُنکے نزدیک ولایت کی کل شرابین لندن ہی مین کھنچی جاتی ہین اسمین چاہے موزمبق جا ہے اولد ھام یعنی تال بیر بھٹی کی شراب کو بھی وہ لندن ہی کی شراب سمجھتے ہین - شاہجہان پور رم کو تو البتہ جانتے ہین کہ لندن کی نہین ہی لیکن اگر جمیکا رم بھی بلائی جاے تو وہ شاہجہان پور ہی کی سمجھینگے - رم اِنکے نزدیک شاہجہانپور ہی مین کھنچتی ہی - مگر نواب صاحب تو خوب واقف ہو گئے تھے اور کیون نہ واقف ہوتے ہزارہا روپیے کی پی چکے تھے مگر بعض بعض مصاحب ابھی گھامڑ بنے ہوسے تھے - مہراجبلی کا قاعدہ تھا کہ پی کے شعر خوانی کی طرف بہت مائل ہو جاتے تھے اپنے اشعار پڑھنے شروع کیے -

گو عمر شراب مین ہی فرو فکر شعر کا	رکھتا پیا دسے ہی ارادہ سوا ردو
پیری مین ترک مے کا ارادہ نہ کیجیو	آتش صبوحی کرتی ہی شب کا خمار دور

نواب - بھئی چڈا گلہیر دتم بھی کچھ کہو - بہت دن کے بعد آج فرمایش کی ہی -

مسخرہ - حضور قربان جاؤن اپنے استاد کے طبیعت حاضر ہی برجستہ عرض کرونگا -

آغا - مگر یہی بحر اور ردیف و قافیہ ہو حضرت -

مسخرہ - یہی بحر یہی ردیف یہی قافیہ خداوند سنیے گا -

نازو سے دھپ لگاکے کہا دور ہو موے	مین اور تجکو پیار کرون نابکار دور
وعدہ کیا ہی موسم گل مین ملینگے ہم	یارب مین کیا کرون کہ ہی فصل بہار دور
نازو کو رات دن ہی غم ہجر دستدار	اس درد دل کو کیجیو پروردگار دور

مہراج - بھئی یہ شعر بمثل ہوا ہی -

نواب - بمثل کیا خاک ہوا ہی - بد دعا دی ہی - کہنے لگے شعر بمثل ہوا ہی - غم ہجر دستدار -

مہراج - پھر پروردگار سے دعا بھی تو مانگی ہی -

مسخرہ - اور اِس حسن کو ایک نے نہ دیکھا کہ معشوق کیطرف سے اظہار غم ہجر ہی - معشوق کہین درد و غم کا اظہار کرتے ہین - اول تو انھین ہجر کا غم یعنی چہ - اور پھر اُنکا اظہار - یعنی نازو ہمارے بڑانے یار جے مہراج بلی پر عاشق ہو گئین -

مہراج - ہمنے تو چھوٹتے ہی کہدیا تھا کہ یہ شعر بمثل ہوا ہی - یہ لوگ کیا سمجھین -

ز شعر دلکش حافظ کسے شود آگاہ
کہ لطف طبع و سخن گفتن دری داند

ع - نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند ست -

نواب صاحب اور آغا بطور انہ کانپ ٹھٹھا بیچارے کیا جانین -
مسخرہ - اسوقت تو طبیعت آپ کی چرب ہی -
نواب - حلق سے اُتری ہوئا -
آغا - ایک ہوئی قبلہ -
مہراج - ابھے ابھی سیکڑون ہی ہونگی -
مسخرہ - مہراج جی ہین کہ کوئی اور -
مہراج - تم واللہ ہمین خوب پہچان گئے -
نواب - بڑے کی بات بڑے پہچانا -
مسخرہ - بھئی اس خنگی کے لیے یہ پھبتی خوب ہوئی بن کے رائ
بک سے گرانا - بڑے کی بات بڑے پہچانا -
نواب - معلوم شد بانند گی -
مہراج - ہم نہین سمجھے - یہ تابڑ توڑ کس پر ہوئین -
آغا - سب حضور ہی پر ہوئین - مگر سمجھنا دل لگی نہین ہی کہ
کانا اور لے دوڑے - جی - ابھی کچھ دن سیکھیے اور مٹھائی رکھیے
استادون کی صحبت مین بیٹھیے - جوتے سیدھے کیجیے تب کہین
جا کے یہ باتین معلوم ہونگی -
مہراج - (مسخرے کے کان مین) اسکو چڑھ گئی ہی ورنہ مجھسے
محقق فارسی پہ اپنے کو ترجیح دیتا -
مسخرہ - صحیح ہی - مین پہلے ہی سمجھ گیا تھا جی -
مہراج تم نہ سمجھو گے تو کون سمجھیگا -
نازو - یہ کباب تو کھا - بکری کے گوشت کے ہین بڑی
احتیاط سے پکے ہین -
مہراج - بس بس الگ رہیے - یہ نہوے گا -
آغا - واہی ہو - یہان کون دیکھتا ہی - اور یہ پانی اور سوڈا
برف اور ہوئیکی کس برہمن کے ہاتھ کی بنی اور کھنچی ہوئی ہی -

مہراج - یہ اور شی ہی - یہ تو جائز کر دی ہی ہمنے -
نواب - یار یہ تو پاگل بنا ہی - شراب مین گوشت نہین پڑتا
وہ جائز ہی اور کباب ناجائز - پاگل کہین کا -
نازو - گڑ کھاے گلگلون کا پرہیز -
قمرن - یہ کلیجہ کاٹ دیگی - خالی خالی پینی ٹھیک نہین ہی -
مہراج - ہرچہ باداباد - تم لوگون کو اِس سے کیا مطلب -
بھئی نواب یہ زبردستی اچھی نہین -
نواب - اچھا بھئی جانے دو - نہ چھیڑو - رو دیگا -
مسخرہ - رونے دھونے کی سند نہین ہی بھائی جان - اِس
کافر کو مت برتن چھواؤ -
اختر - اس کافر سے کہو چھوے نہ یہ میز ؂ گڑ کھائے گلگلون
سے پرہیز -
نواب - کیا خوب - کیا فی البدیہ شعر موزون کیا ہی -
آغا - صاد ہی واللہ - مثل کتنی صاف کھپائی ہی -
نواب بھئی مہراج جی تم تو کم کم پیتے ہو یار - آج اِس سرد ملک مین
بادہ نوشی کی گھوڑ دوڑ ہی اور تم للہ ٹٹو کی چال چلتے ہو -
مسخرہ - جی اور کیا شہ گام جا نیے شہ گام سے

ٹٹوی اپنی کرو ذرا تیز — مہراج جی کی دُم مین مہمیز

نواب - (زور سے قہقہہ لگا کر) بھئی کیا خوب کہا ہی واہ
چُڈا گلنجیر واہ - واللہ قلم توڑ دیے اور بحر اور ردیف بھی وہی ہی
ع - گڑ کھائے گلگلون سے پرہیز + اور ع - مہراج جی
کی دُم مین مہمیز -
شب کا ایک حصہ اِس ہو حق مین صرف کر کے آرام کیا صبح اُٹھے
تو کہسار کا سمان دیکھکر عش عش کرنے لگے - یہ سمان انھین دیکھنا
کہان نصیب ہوا تھا - کروڑون روپیے صرف کرنے سے بھی نہ

نہین نصیب ہوتا وہ قدرتی سمان تھا مسطح زمین کے ملکون مین کہان کوئی دیکھ سکتا ہی - یہان سے روانہ ہوے تو اثنائے راہ مین اور بھی لطف مزید پایا -

کہسار رشک بہار اور آبشار طرب بار

یون تو سفر بینی تال مین ہر مقام عشرت منزل اور طرب کا نشانہ تھا - مگر بیر بھٹی سے جو نواب صاحب کی سواری مثل باد بہاری چلی تو تھوڑی دور پر ایک ایسا دلکش سمان دیکھا کہ روح بلا مبالغہ وجد کرنے لگی - اِس دلاویز دلربا سمان نے روح کے ساتھ وہ کیا جو چاندنی چکور اور گھٹا مور کے ساتھ کرتی ہی مشہور ہی کہ ایک زمانے مین ہندوستان مین ہنس موتی چگتے تھے - لیکن اسمین ذرا بھی شک نہین کہ یہ وہ کوہی مقام ہی جہان پہاڑ موتی اُگلتے ہین - اگر اِس پہاڑ کی شان مین ابو الفیض فیضی فیاضی کے یہ اشعار کہین تو می زیبد -

عہد تو بعشرت دلاویز	دور یست ز حسن و عشق لبریز
رنگین چمنست روزگارت	گلہاست شگفتہ در بہارت

ایک ایک پھول نور کا بکا ہے - سبزے کا وہ روپ زمرد دیکھ پائے تو ہیرا کھائے اور پھر آبشار صفا بار کا جلوہ نظر آیا تو گویا خدا کی قدرت کو مجسم روبرو پایا - پہاڑی ندیون کا پانی تُبری دور سے پہاڑون سے ٹکراتا ہوا اِس مقام پر کئی جگہ زور سے ٹکر کھا کر بآواز بلند گرتا تھا اور پہاڑ اِسقدر اشیر و رفیع تھے کہ اگر چوٹی پر نظر ڈالتے تو ٹوپی ایڑی پر آ رہتی - اِس بلندی اور رفعت سے نرمل پانی کا اِدھر اُدھر ٹکرا کر گرنا عجب کیفیت بخشتا تھا - پانی کیا آب حیات ہی بلکہ آب حیات بھی اِسکے مقابل مین گرد اور مات ہی ان کالے کالے پہاڑون مین روح نے وہ پایا - ع -

> آنچہ در ظلمت سکندر آرزو کرد و نیافت

در ثمین اگر صفائی کا دعوی کرے تو بے آبرو ہو جائے زہاد صفائی کے دل کی طرح صاف ہی جس سے سلسبیل و کوثر بر روضۂ رضوان کو ناز ہی اِس سے کہین شفاف ہی معلوم ہوتا تھا کہ صبح عید کے کھرل مین حور و غلمان نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے لولوے لالا سرمہ سا کر کے اِس پانی مین ملائے ہین - نور دیدہ حور بھی گرد ہی آفتاب کی ضو بھی آب و تاب مین خجل ہی - چاندنی چاہے کیسی ہی شفاف ہو اِسکے سامنے میلی ہی معلوم ہوگی -

وہ دونون پری تمثال یاقوت لب یعنی نازرو اور قمرن بھی بیخود ہو کر اُتر پڑین - یہ بہار دیکھکر اِنکی وہی کیفیت ہوئی جو کالی گھٹا بدلی دیکھے سے مورپلے کی کیفیت ہوتی ہی - اول تو پہاڑون کے دیکھنے کا تمام عمر مین اِسی مرتبہ اتفاق ہوا تھا دوسرے یہ بیمثل سمان پہاڑ پر بھی شاذ و نادر ہی نظر آتا تھا -

میان جھلو نے لہرا لہرا کر بے اختیار گانا شروع کیا -

> ای جنون رکھیو بیابان کو سواری تیار
> آج کل چلنے کو ہی باد بہاری تیار

اتنے مین آغا محمد اطہر صاحب نے میان ممن سے ساٹھ گانٹھ کر کے ایک جام اُسکی ہاتھ مین لیکر سب کے روبرو آنکر کہا ؎

> افطاری جام و سحری ساغر شراب
> مجھ رند کو شب رمضان روز عید ہی

نازرو نے ہنسکر کہا بس میرے دل کی بات کی - بھلا ایسے مقام پر اور شراب ندارد - مہراج بلی نے اِس نازنین مشتری خصال کی ادائے شیرین دیکھکر کہا -

سرمہ اندھیر تھا قہر قیامت ہی سی	فتنہ انگیزی کی ترکیبین ہین ساری تیار
تیرے دیوانے کی وحشت ہی زیادہ سیلا	چھریان ہوتی ہین ہر مرتبہ بھاری تیار

نواب صاحب نے ایما اور بی قمرن جان کی اجازت سے تھوڑی

سب نے پی اور پیکر جب سرور گنٹھے تو کہسار پر بہار کی اِس روح پرور سمان نے اور بھی زیادہ فرحت بخشی۔
چھمٹن۔ عجب مقام دلکش ہی۔ معشوقون کی سی لگاوٹ ہی واللہ۔ دُلھن ہی دُلھن۔

ہر سمت ہوا ے روح افزا — دم جسکا بھرے دم مسیحا
جنبش دہ دست و پاے تصویر — تن پرور و جانفزاے تصویر
تکلیف کن سیاہ مستی — مغنی طریق می پرستی
برباد دہ نشان توبہ — رخنہ گر خانمان توبہ
زاہد کی جو دہ ہوا ہو قسمت — کاہیکو رہے ہواے جنت
اور اُسپہ دفور ابر و باران — ہنگامۂ عیش بادہ خواران
ابر و گل و سبزہ سب طرب ریز — افلاک و زمین سرور انگیز
رخسار زمین سبزہ ہر سو — ریحان خط عذار گلرو
ازبسکہ ہی سبزہ جلوہ آرا — ہی خاک طلسم چرخ خضرا
یون سبزہ گیاہ جانفزا ہی — گویا خط یار دلربا ہی
خودرو گل کوہ کیسے کیسے — شاید کہ بہشت مین ہون ایسے
ہر رنگ کے گل جو ہین نمودار — صحرا کی زمین ہی صحن گلزار
ہی سرخ تو رشک لالہ و گل — ہمرنگ سرشک خون بلبل
ہی کوئی اگر سیاہی مائل — سو دیدۂ اہل حسن کا تل
ہی زرد تو نور چشم گلزار — یا جلوۂ حسن عاشق زار
اور ہی جو سپید تو وہ دلخواہ — جیسے شب ہجر کی سحر گاہ
ان پھولون سے ہی زمین جو رنگین — ہی کوہ نگارخانۂ چین
شرما کے ہی بید سے نگون سر — فوارۂ آب حوض کوثر
گر کوہ نہین ہی غیرت باغ — ہی لالے کے دلمین کسلیے داغ
سنبل کو یہ پیچ و تاب کیون ہی — احوال چمن خراب کیون ہی
اسوقت عجیب اک سمان تھا — ان سب پہ سپہر مہربان تھا

قافلے کا قافلہ اِس بہار روح پرور پر لوٹ ہوگیا اور حکم ہوا کہ یہان ذرا ٹھہر جائینگے۔ شاہد گلفام دلبر بے پردا خرام معشوقۂ نسرین بدن پی قمرن جو ہوادار زرنگار سے جلوہ فگن ہوئین تو قدرت کی بہار سیر عش عش کرنے لگین چارون سمت سلسلۂ کوہ فلک شکوہ اور جوف کوہ مین ایک چھوٹی سی ندی کا چکر کھاتے ہوے جانا۔ نرمل پانی کی تہ سے سنگریزون کا صاف نظر آنا۔ ہر طرف سبزۂ بیگانہ و خودرو کا لہرانا روح کے ساتھ وہ کرتا تھا جو شب ماہ تدرو مست خرام اور ابر بار طاؤس مرصع دُم کے ساتھ کرتا ہی۔ خصوصاً جب کوہ فلک تمکین کی آبشار کے صاف و شفاف پانی پر نظر پڑی تو روح کو واقعی بالیدگی ہونے لگی کئی میل سے پانی پہاڑون سے ٹکر کھاتا اور چکر کھاتا ہوا اِس زور سے گرتا تھا کہ کان پڑی آواز نہین سنائی دیتی تھی اور ایسا صاف و شفاف اور بگلے کے پر سے کہین زیادہ سپید پانی تو اِس چھوٹے سے قافلے مین کسی نے کبھی پیشتر نہین دیکھا تھا معلوم ہوتا تھا کہ حوران جنت نے دربار راجہ اندر کے اکھاڑے کی پریون نے اپنے پیارے پیارے ہاتھون سے آب گوہر گران بہا کو جوے شیر مین غوطے دیکر حل کیا ہی اور ہماچل پربت کی اُن ندیون کے پانی مین ملا دیا ہی جنکی قرب و جوار کے پہاڑون کی کھوہون مین اہل ہنود کی روایات مذہبی کے مطابق رشی اور منی اور خداشناس فقرا رسیدہ یاد الٰہی مین مصروف ہین۔ اور وہی پانی ٹکر کھاتا ہوا یہان گرتا ہی اِس آبشار کا پانی طوفان کیطرح اُمڈا آتا ہی۔ سنگ مرمر کی ایک گاے بنی ہوئی ہی گومکھ یعنی اِس گاے کے منہ سے پانی گر کر ایک خوشنما حوض مین جمع ہوتا ہی اور فیض عام پہونچاتا ہی۔ بخار کے لیے یہ پانی اگر گنائین کی خاصیت رکھتا ہی تو صفرا شکنی مین آب زلال آلو بخارا کا کام کرتا ہی

ایک گھونٹ پانی پی لیجیے سفر کی تھکاوٹ دور ہوجاے الغرض
پانی کیا زندگانی ہی۔ حضرت خضر اگر اسکندر اعظم کو گمراہ نکرتے
تو وہ اسی آبشار کا آب حیات پیتا۔ منکر و مشرک اور ملحد و
مرتد تک تھوڑی دیر کے لیے تو صانع بیچون کی قدرت بالغہ کے
ضرور قائل ہوجاتے۔ اور بے اختیار یہ اشعار زبان پر آتے

فضل خداے را کہ تواند شمار کرد
تا کیست آنکہ شکر یکے از ہزار کرد

آن صانعی لطیف کہ بر فرش کائنات
چندان ہزار صورت الوان نگار کرد

ترکیب آسمان و طلوع ستارگان
از بہر عبرت نظر ہوشیار کرد

بر آفرید بحر و درختان و آدمی
خورشید و ماہ و انجم و لیل و نہار کرد

الوان نعمتے کہ نشاید سپاس گفت
اسباب راحتے کہ ندانم شمار کرد

آثار رحمتے کہ جہان سر بسر گرفت
احمال منتے کہ جہان زیر بار کرد

مسمار کوہسار بہ نطع زمین بدوخت
تا فرش خاک بر سر آب استوار کرد

اجزاے خاک مردہ بہ تشریف آفتاب
بستان میوہ و چمن و لالہ زار کرد

ابر آب داد بیخ درختان مردہ را
شاخ برہنہ پیرہنش نو بہار کرد

چندین ہزار منظر زیبا بیافرید
تا کیست کو نظر ز سر اعتبار کرد

توحید گوے او نہ بنی آدم اند و بس
ہر بلبلے کہ زمزمہ بر شاخسار کرد

اے قطرۂ منی سر بیچارگی بنہ
کابلیس را غرور منی خاکسار کرد

پہلے تو نواب صاحب اور اُنکے احباب و رفقا کا قصد تھا
کہ بیر بھٹی سے سیدھے نینی تال جائین درمیان مین کہین
نہ ٹھہرین مگر اِس آبشار نے ایسا لبھایا کہ دیر تک ٹھہرے رہے
نواب۔ قمرن سچ کہنا کیا فرحناک مقام ہی۔
ق۔ نواب یہین ایک کوئی محلسرا بنا کے رہا کرو۔
نواب۔ ہی تو ایسی ہی دلربا جگہ۔ کیون نازو جان۔
نازو۔ میرا تو جی چاہتا ہی کہ مین اِس پانی کے صدقے ہون۔
ق۔ پانی کاہیکو ہی زندگی ہی۔ جی خوش ہوگیا۔
نواب۔ ہماری بڑی خوش نصیبی تھی کہ ہمنے اِس پہاڑ کو دیکھا۔
نازو۔ اللہ جانتا ہی سچ کہتے ہو۔ جدھر دیکھو گل لالہ۔
ق۔ کیا کہون دگانا جان کو نہ ساتھ لیتی آئی۔
مغلانی۔ اے حضور یہ حال کسی کو کیا معلوم تھا بھلا۔
ق۔ سچ کہتی ہو بی مغلانی۔ یہ تو بہشت ہی بہشت۔
نواب۔ بہشت ہی سچ مچ بہشت ہی ع

بہشت آنجا کہ آزاری نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

یہان رہیے تو سب سے الگ تھلگ اور پھر نہ جی گھبراے۔
مغلانی۔ جی گھبرانا کیا سرکار۔ بالکل اکیلا رہے انسان تو بھی
جی نہ گھبراے میری اِتنی عمر آئی مین نے کبھی ایسا پانی پیا تھا نہ دیکھا تھا
نہ یہ بہار کبھی عمر بھر دیکھنے مین آئی تھی۔ اُسکی کریمی کے صدقے۔
نازو۔ دو قدم پر نینی تال اور ہمکو معلوم ہی نہین کہ یہ دنیا ہی
دوسری ہی۔ اللہ نواب کو سلامت رکھے جنکی بدولت بہار

دیکھنے مین آئی -

مغلانی - آمین - نہین ہمارے نصیب ایسے کہان -

نواب - مین تو اب ہر سال یہان آیا کرونگا -

مغلانی - سرکار یہ تنہا خوری اچھی نہین سب کو ہمراہ رکاب لائیے تو بات ہی اکیلے آئے تو کیا -

نواب - سب آئینگے - اکیلے تو گاتے بنے نہ رہتے -

نواب صاحب خیمے سے باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ منشی مہراج بلی صاحب ناچ رہے ہین - این! ارے میان مہراج بلی ارے یہ کیا خبط ہی - ابے کچھ سٹری ہوگیا ہی - او خبط الحواس لوگون نے آڑمین جاکر اشارے سے کہا کہ حضور نہ بولین ذرا دل لگی دیکھیے اتنے مین نواب صاحب ممن کو علیحدہ لیگئے اور کہا یہ کیا ماجرا ہی - کیا پی گیا ہی - یہ اسے اسوقت ہوا کیا ہی ممن نے کہا حضور اس پہاڑ اور آبشار اور سبزے اور چشمہ سار کو دیکھکر سب وجد کرتے تھے مگر منشی مہراج بلی صاحب سب سے زیادہ عش عش کرتے تھے تو ہم سب نے بنانا شروع کیا کہ بھئی شاعر مزاج رنگین طبیعت صنم پرست آدمی ہین انکو تو سب سے زیادہ لطف حاصل ہونا ہی چاہیے - بس اتنا کہنا تھا کہ تب لگے مسخر نے انگلیون پر نچایا - کہا ہم سنا کرتے تھے کہ فرط طرب سے ٹوپی اچھالتے ہین - مگر دیکھا نہین - آپ نے فوراً ٹوپی اچھالدی تو کھڈ مین گر پڑی - پھر مسخرے نے کہا ایران مین لوگ دفور مسرت سے ناچنے لگتے ہین اور یہ شعر معا پڑھا -

زشعر حافظ شیرازی رقصند دمی گویند
سیہ چشمان کشمیری و ترکان سمرقندی

بس اتنا سننا تھا کہ خود بدولت ہی تھرکنے لگے -

نواب - عجب بیوقوف آدمی ہی - لاحول ولاقوۃ -

ممن - گدھے سے گدھا ہوتا تو بھی سمجھ جاتا -

نواب - مگر یہ وہ گدھا ہی کہ خاک نہ سمجھا -

ممن - حضور ہم لوگ چاہین تو اسی آبشار سے اسکا سر پھوڑوا دین یہ وہ فرمایشی گدھا ہی - عقل تو چھو ہی نہین گئی ہی -

نواب - واہ بھئی منشی مہراج بلی واہ - اسوقت تو خوب ناچے ذرا پھر تھرکو -

نازو - (خیمے سے) نواب اِس سودائی کو منع نہین کرتے اور اُلٹے اور ہُسکاتے ہو - واہ - عقل کا دشمن ہی نگوڑا - بڈھا ہوگیا اور عقل نہ آئی - یہ ذلیل کریگا تمھین -

منشی مہراج بلی نے جو یہ سُنا تو بگڑ کھڑے ہوے - این زن کی زن جاہل العقل بود چہ داند بوزنہ لذات ادرک کہ گفتہ اند - ع -

زنان را کید ہاے بس عظیم ست

بدان ارشد کہ اللہ تعالے فی الکوہستان کہ

بکن یاد این سخن از این گنہگار
ز کید زن بود دانا گرفتار

مردم ایران زمین ہم از فرط خرمی کناہ بر آسمان - اون — بر آسمان — اون — می اُچھالند و ہمہ مردم دنیا از غایت خرسندی رقص کردہ اند - بندہ کہ دلدادۂ سیہ خیمہ لیلاے بہارست چون این کہسار جانفزا اور بہار دلپذیر مشاہدہ کردم روح بوجد آمد در رقص کردن آغاز نمودم

بسے گل شگفتہ بر اطراف باغ
بر افروختہ ہر یکے چون چراغ
ریاحین دمیدہ بر اطراف جوے
صبا عطر بیز و ہوا مشکبوے

درختش ز طوبے دلاویز تر
گیاہش ز سوسن زبان تیز تر

مایان راچنین شاید کہ ہر گاہ کہ اینر دمتعال صاحب اقبال دد
ومال وجاہ وجلال کردہ است در ہمچو مقام پر فضا و دلکشا موسم
گرما بسر کنند - بودوباش مادولتمندان در موسم گرما بمقامات
گرماگرم مثل لکھنؤ وآگرہ وملتان وضع الشی فی غیر موضعہ
کہ گفتہ اند ع

چار چیز ست تحفہ ملتان
گرد وگرما گدا وگورستان

نواب - یاراسوقت توتم بالکل شیرازیون کی سی
بول رہے ہو ذرا فرق نہین معلوم ہوتا واللہ -
چھمن - بھی یہ تو مبالغہ ہی - مگر ہان فارسی اچھی ہی انصاف
شرط ہی - امر حق بولنا چاہیے -
مہراج - (بگڑکر) امر حق کیا خاک آپ بولتے ہین - یہ عیسکری نے
اپنے نزدیک گویا مبالغہ کیا ہی کہ بالکل شیرازیون کی سی ہماری
فارسی ہی - مبالغہ نہین ہماری ہجو کی ہی کہ اسوقت بالکل شیرازیون
کی سی گفتگو ہی - یہ اسوقت کے کیا معنی - اور شیرازیون
کی سی فارسی ہوتی کب نہین ہی -
مسخرہ - ہمارے سرکار کہنے سے تو بُرا مانینگے وہی بات کہتے ہین
جس سے حسد پایا جاے گو ہم نواب صاحب کا نمک کھاتے ہین
مگر اللہ لگتی کہینگے کہ یہ اسوقت حسد کے سبب سے آپ نے
فرمایا کہ اسوقت تو شیرازیون کی سی فارسی بولتے ہین مجھسے
ایک معتبر شیرازی کہتا تھا کہ منشی مہراج بلی سے بہتر بول چال
اور روزمرہ اہل شیراز کا بھی نہین ہی -
راوی - منشی مہراج بلی گدھے تو تھے ہی انکو فوراً یقین
آگیا - اکڑ کر کہا - ارے یار عزیزان جاہلون کے سامنے
یہ نہ کہا کرو - چہ داند بوزنہ لذات ادرک -
تازو - ای نواب ایک دھول تو لگاؤ اِسکے سر پر بڑا ولایتی
بنکے آیا ہی -
مہراج - آپ نہ بولین جنابہ بس -
راوی - جنابہ کے لفظ پر بڑا قہقہہ پڑا -
نواب - یہ جنابہ ہین آپ کی ! ! !
ممن - حضور اِس رشتے کا حال تو اب معلوم ہوا -
مسخرہ - تو اِس حساب سے نواب صاحب اور منشی مہراج بلی
مین کیا رشتہ ہوا ذرا غور فرمائیے گا -
چھمن - (ہنسکر) نواب صاحب کے سالے ہوے -
مہراج - اگر آپ لوگ ہمکو بنانے کو لائے ہین تو ویسا کہیے -
ہم مسخرے نہین ہین ہم بھی روپیے والے ہین - صاحب دول
اور صاحب جائداد منقولہ وغیر منقولہ اور پھر مینونسپل کمشنر
بھی ہین - اگر یہی مسخرہ پن ہی تو ہم بھاگ جائینگے -
مسخرہ - تو ہم بھٹیل ہی رہجائینگے سرکار -
اسپر بھی قہقہہ پڑا - بی قمرن نے اِس لطیفے کی بڑی داد دی
نواب - کیا اِنکو بھی تم مسخرہ سمجھتے ہو -
مسخرہ - ای حضور کیسے کچھ - پشتینی - پشت ہا پشت سے
یہ جوگا نون اِنکے پاس ہین یہ سب اِنکے دادا کو اسی مسخرے پن ہی
مین تو ملے تھے -
مہراج - سنو جی - مین دل لگی مذاق مین بند نہین ہون -
سمجھے حضور - مگر اپنے برابر والے سے - شریف زادے سے
نہ کہ پوراج سے -
مسخرہ - یہ پوراج مشدد کتنا مزہ دیتا ہی منشی مہراج بلی صاحب
بڑے عقلمند مردمان معلوم ہوتے ہین کہ گفتہ اند - ع -

کہ کلام من ہیچ خطا ندارد

چھٹن - منشی مہراج بلی صاحب محقق فارسی ہین -
نواب - اِن سے چڈا گلخیر وکی پیش نجائیگی -
چھٹن - جعفر زٹلی ان سے البتہ بڑھے ہوے تھے -

کشتی جعفر زٹلی در بھنور افتادہ است
ڈبکو ڈبکو میکند از یک توجہ پار کن

نواب - منشی صاحب کے اشعار کسی روز سُننے چاہیین
مسخرہ - واہ سہ

تو کار زمین را نکو ساختی | کہ با آسمان نیز پرداختی

چہ خوش چرا نباشد -
مہراج - تم نہ کہو - تم سے وہ ایرانی کہ چکا ہی بھول گئے -
مسخرہ - حضور مین دل لگی کرتا تھا -
مہراج - مین جانتا ہون جی - تم فہمیدہ آدمی ہو -
مسخرہ - حضور وہ تو حضور کا لب ولہجہ ہی کہے دیتا ہی -
مہراج - ارے یار ہم کس قابل ہین -
مسخرہ - واہ مجھسے وہ ایرانی کہ چکا ہی کہ اسوقت فارسی کے قطب ہین - مگر ایک بات وہ کہتا تھا حضور کے سامنے عرض کرونگا -
مہراج - (بے پروائی کے ساتھ) اجی کہ بھی ڈالو -
مسخرہ - وہ کہتا تھا کہ بول چال اور روزمرہ اور سلاست مین تو منشی مہراج بلی صاحب غالب دہلوی سے کہین بڑھے ہوے ہین مگر بلاغت اور کلام منظوم مین غالب اِنسے بیس ہی -
مہراج - اول تو بھائی صاحب اِسکو ہم اِسوقت تک مستند نہین سمجھتے جب تک ہمارے اُسکے ہشت مشت کی نوبت نہ آئے مگر یہ البتہ اُسنے صحیح کہا کہ مرزا نوشہ کی بول چال ہماری بول چال کی سی پیاری نہ تھی - ہان ایک شخص البتہ ہمارا نقطۂ مقابل تھا - وہ کون میرزا فاخر مکین سلمہ اللہ تعالے -
اختر - سلمہ اللہ تعالے یا علیہ الرحمۃ -
مہراج - علیہ الرحمۃ! کیا کچھ زندہ ہین -
راوی - اِسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا -
نواب - بھئی اختر یہ پاگل ہی رہے -
اختر - حضور بہت شرمایا اسوقت - بہت ہی چوکا - علیہ الرحمۃ تو زندہ کے لیے کہا جاتا ہی -
ممن - اب تو یاد رکھوگے - مُردے کے لیے سلمہ اللہ تعالی کہا کرو -
اختر - حضور خوب یاد آیا - سودا کہ گئے ہین -

مین دشمن جان ڈھونڈھکر اپنا جو نکالا
سو حضرت دل سلمہ اللہ تعالے

مہراج - یہ شعر ہمارا داماد علیہ الرحمۃ اکثر پڑھا کرتا ہی -
نواب - ابے چُپ کم بخت پاگل - بڑا ایرانی بنا ہی - فارسی بولتے ہین صاحب - اپنا سر فارسی بولتے ہین - سلمہ اللہ تعالی مردے کے لیے آیا ہی - سلمہ اللہ تعالی کے کیا معنی -
مہراج - سلمہ اللہ تعالے کے معنی سلامت رکھے اُسکو - (دانتون کے تلے انگلی دباکر) ارے!
نواب - اور علیہ الرحمۃ مردے کے لیے نہین آتا!
مہراج - یہ اتفاق حسنہ ہی -

گاہ باشد کہ زیرِ دانشمند | بغلط بر ہدف زند تیرے

اِسپر سب کے سب نے غل مچا دیا - واہ رے بے تکی کے اُڑانے والے - شیخ سعدی کو کیا اصلاح دیدی ہی - مانتا ہون چار مصرعون کو مخفف کرکے دو مصرع کر دیے کیا عمدہ شعر ہوا ہی - خدا غارت کرے تجھے ابے آخر کچھ عقل بھی ہی

یا عقل کے پیچھے سونٹا ہی لیے گھومتا ہی۔ اسی برتے پر ایرانی بنتے ہو۔ ای لعنت خدا۔

مسخرے نے کہا حضور غلام نے اِنکے داماد کو دیکھا ہی۔ اگر اِسکے سامنے علیہ الرحمۃ کہتے نا تو اُٹھا کے دسے مارتا۔ بندہ اُسکا لوہا مانے ہوے ہی۔ یہ فقرہ سُنکر منشی مہراج بلی بہت بگڑے چہرہ سُرخ آگ بھبوکا ہو گیا۔ لوگ تو اس مُرک سے واقف تھے ہی تجاہل عارفانہ کرکے پوچھنے لگے کہ بھئی ہمین تو کچھ نہ معلوم ہوتی ہی۔ ممن نے کہا خداوند یہ کوئی معما ہی۔ چھٹن صاحب بولے چیستان تو ضرور ہی۔ آغا صاحب آنکھ ملتے ہوے اُٹھے تھے غُل کی آواز سُنکر کہا یار وہان تو اِس کم بخت کو نہ بناؤ۔ یہ بھلا کونسا موقع ہی۔ منشی مہراج بلی اِنکا اتنا کہنا غنیمت سمجھے اور بات ٹال دی گئی۔

نواب۔ آغا صاحب سچ کہیے گا بہشت ہی یا نہین۔

آغا۔ بھائی صاحب نمونہ بہشت تو ضرور ہی۔

نواب۔ اگر فردوس بر روے زمین ست۔

آغا۔ سچ ہی یار۔ یہ فضا ہمارے شہر مین کہان۔

نواب۔ توبہ کر بندے۔ یہ پانی۔ یہ ہوا!!!

قمرن۔ آغا صاحب اب نواب صاحب کو صلاح دیجیے کہ یہین کوٹھی بنوائین۔

آغا۔ اور نہین تو گرمی بھر تو انسان یہان رہے۔

نازو۔ جی چاہتا ہی اِن درختون اور اِس پانی کو پیار کر لون مگر راستے مین تو اللہ جانتا ہی بڑا ڈر لگا۔

قمرن۔ اوئی وہ موا میدان کیا ڈراونا تھا۔

آغا۔ تم تو تم نواب صاحب ڈر کے بھاگے تھے۔

مہراج۔ بھائی صاحب یہان ابھی تک خوف ہی۔

مسخرہ۔ حضور ہم لوگون کو بناتے ہین۔ آپکے ابا جان تمام عمر پہاڑون پر رہے۔ خود بدولت پہاڑ کی کھوہ مین پیدا ہوے پھر خوف کیا۔

مہراج۔ پاگل ہو۔ تم سے کسنے کہا۔

مسخرہ۔ آپ کی والدہ نے۔

مہراج۔ (بڑی حیرت کے ساتھ) کسنے کسنے۔ جھک مارتے ہو ہماری والدہ نے تم سے کیونکر کہا بھلا۔

مسخرہ۔ جب ہمارے یہان ماماگری مین نوکر تھین۔

مہراج۔ جھوٹے ہو۔ انھون نے تمام عمر آیاگری تک مین تو نوکری کی نہین ہم سے اُڑتے ہو بچہ۔ یہ بتاؤ کسی گنوار کو۔

نواب۔ منشی مہراج بلی جلسے مین نہین آنے کے میان اختر نے کہا خداوند میرے دل کی تو اسوقت کچھ عجیب ہی کیفیت ہی حق تعالے حضور کو سلامت رکھے آپ کی جوتیون کے صدقے مین یہ بہار روح افزا دیکھنے مین آئی۔ واللہ وہ ہندوستانی بڑے بدبخت و بدنصیب ہین جو باوصف ثروت و دولت اِس کہسار لطافت بار کی زیارت سے محروم رہتے ہین۔ مین نے زیارت کا لفظ اسلیے استعمال کیا خداوند کہ یہ سلسلہ کوہ نہین نمونہ قدرت حق ہی۔ اسکے مشاہدے سے دل پر صناع حقیقی کی صنعت کاملہ کا نقش اِسطرح منقوش ہوتا ہی کہ اِسکا مٹنا دل کی فنا پر موقوف ہی۔ اگر دو چار مہینے انسان اِس پہاڑ کی ہوا کھائے تو زندہ جاوید ہو جائے جن لوگون کو یہ قدرتی بہار دیکھنی نصیب نہین ہوئی وہ اِسکے لطف کا حال خاک نہین سمجھ سکتے۔ اور کیونکر سمجھین وہ تو سطح زمین کے دیکھنے کے عادی ہین۔ وہان مرزاپور اور چنار کی طرف جو ذرا ذرا سی پہاڑیان ہین وہ بھی ایک نمود کی چیز ہین اور

اِس پہاڑ اِس کوہ عرش شکوہ کے مقابل مین اُن پہاڑیون کو بھلا کیا نسبت ہی — ع — چہ نسبت خاک را با عالم پاک + اگر ہمارے شہر کے اہل وثائق اور شہزادے اور رؤسائے عظام ایک مرتبہ یہان آجائین تو تمام عمر نہ بھولین — ہر سال نینی تال آئین — مگر وہ تو بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھنے کے عادی ہین — اُنکو یہ فکر کہان کہ حفظان صحت کے لیے پہاڑ پر چند روز قیام کرین — لاحول ولاقوۃ — ایک نواب صاحب سے ہمنے ذکر کیا کہ ہمارے سرکار پہاڑ پر جانے والے ہین تو ناک بھون چڑھا کر فرماتے ہین کہ جی ہان آپ اپنے سرکار کی نہ کہیے — اُنکو ہمیشہ نئی نئی باتین سوجھتی ہین ہمیشہ اُپج ہی کی لیتے ہین — کیا پہاڑ پر دوسرا خدا ہی — کیا پہاڑ کے لوگ نہین مرتے — پھر وہان جانا حماقت اور وحشت ہی — اپنے وطن اپنے گھر بار اپنے احباب کو چھوڑ کر جنگل اور صحرا اور بیابانون کی خاک اُڑانا مجنونانہ حرکت ہی یا کچھ اور — حضور مین تو سنتے ہی آگ ہو گیا — مین نے کہا جب حضور کے دشمن علیل ہوتے ہین تو حکیم صاحب بلوائے جاتے ہین یا نہین — پارسال جب ہیضے کی شدت تھی تو حضور لکھنؤ سے بارہ بنکی کیون چلے گئے کیا وہان معاذ اللہ کوئی دوسرا خدا ہی —

نواب — ہمارے شہر کے رئیس نامدار آغا ابو صاحب ہر سال الموڑے جاتے ہین اور نینی تال مین بھی رہتے ہین — فہمیدہ اور تربیت یافتہ ہین نا —

اختر — حضور اُنکا کیا کہنا — وہ لکھنؤ کی ناک ہین —

ممن — سرکار ابکی شہزادہ مرزا سلیمان قدر صاحب عالم بہادر بھی نینی تال گئے تھے —

نواب — وہ تو جو شخص اخبار پڑھتا ہو گا وہ اخبارون مین پہاڑون کے سمان اور بہار کا حال پڑھ پڑھکر اسقدر ضرور کوشش کریگا کہ جس طرح ممکن ہو پہاڑون کی سیر کرے —

چھٹن — ہمین خود شرم آتی ہی کہ اتنے بڑے ہوے اور اتبک پہاڑ نہین دیکھے تھے —

آغا — علی ہذا القیاس — ہمارا بھی یہی حال ہی —

مسخرہ — حضور یہ بھی تو نہین جانتے تھے کہ ہی کتنی دور — نواب صاحب نے کہا واللہ اعلم کیا سبب ہی کہ یہ جتنے پہاڑی ہین سبکی عادت ہی کہ کھڈ کیطرف چلتے ہین — اب اِس سڑک کو ملاحظہ فرمایے کہ اُدھر تو کھڈ ہی اور اِدھر پہاڑ چلا گیا ہی — مگر یہ لوگ جب چلینگے کھڈ ہی کی جانب چلینگے — اگر ذرا پانون پھسلے تو معاذ اللہ ہڈی تک کا پتا نہ لگے — آدھی ہی راہ مین مرغ روح قفس عنصری سے پرواز کر جاے — ممن نے کہا سرکار ان لوگون کو تو مساوات ہی — اور دل لگی بھی سُنی کچھ حضور نے — یہ کہار جو بی قمرن کے ہوادار کا ہی آپ فرماتے تھے کہ ہم لوگ دیش مین تھوڑی دور چلنے سے تھک جاتا ہی نواب صاحب نے پوچھا دیش کیا معنی — کہا دیش اِن لوگون کی اصطلاح مین مسطح زمین کو کہتے ہین جہان پہاڑ نہون — چونکہ پہاڑون کے چڑھاؤ اُتار اور گھوم گھومیون کے عادی ہین اُنکو مسطح زمین پر چلنا دوبھر ہو جاتا ہی — اتنے مین ایک پہاڑی ہاتھ جوڑ کر نواب صاحب کے روبرو کھڑا ہو گیا — اور اپنی ٹوٹی پھوٹی اُردو مین کہنے لگا کہ ہم کہار نہین ہین — اِس پہاڑ پر کہار نہین رہتے ہم راجپوت ہین ہم لوگ غریب آدمی ہین — سب کام بجا لاتے ہین — ڈانڈی ہم اُٹھاتے ہین — برتن ہم مانجتے ہین — جو کا برتن ہم کرتے ہین جوتا ہم صاف کر دیتے ہین مگر کہار ہم نہین ہین — ممن ہنسا — اچھا اب کہار تم کو نہ کہینگے — دھوکے سے کہار کا لفظ نکلگیا ہمارے ملک مین راجپوت ڈولی نہین اُٹھاتے نہ برتن مانجتے ہین نواب صاحب نے پوچھا کیون بھئی اِس پہاڑ مین مسلمان تو

بہت ہی تھوڑے ہونگے - اُسنے کہا اِس پہاڑ مین مسلمان ہین ہی نہین - نام کو نہین ہین - اب البتہ آنے اور رہنے لگے ہین - پہلے تو کوئی جانتا بھی نہ تھا - اِس پہاڑ مین سب ہندو ہی ہندو ہین - پوچھا آبادی زیادہ ہی یا کم - کہا بہت کم دور تک بستی کا نام نہین ہی - بہت کم آبادی ہی - ممن نے کہا سرکار دیکھیے کِس مزے اور آسانی سے یہ پہاڑی لوگ پہاڑ پر چڑھتے ہین کہ گویا سطح زمین پر چل رہے ہین - واللہ ہنسی آتی ہی کہ دیش مین تھوڑی ہی دیر چلنے سے تھک جاتے ہین - اور یہان کیفیت ہی کہ پہاڑ کی صورت دیکھنے سے روح کانپتی ہی کہ یا خدا یہ کیا بلا ہی - یہان سے اختر تو اِس سے زیادہ دلچسپ مقام نہین ملیگا - شاعر آدمیون کی تو جان ہی آغا صاحب بولے بھائی جان شاعر ہو تو مضامین رنگین خوب سوجھین - پرستش کرنے کا اِس سے بہتر اور کون مقام ہی - ع - کسے را با کسے کاری نباشد - ع - ز غم و زردو ز غم کالا - شراب خوار ہو تو اِس سے زیادہ لطف بادہ گساری اور کہان حاصل ہو سکتا ہی - یا رباشی کا لطف ہو تو اِس سے بہتر جگہ اور کہان ملیگی - غرضکہ واقعی نمونہ بہشت ہی - واللہ ہم لوگون کی بڑی بدقسمتی تھی کہ ابتک ایسے دلکش و دلربا مقام سے ناواقف تھے بحمد اللہ کہ اب تو اِس پہاڑ کے مشاہدے سے روح مسرور ہوئی - یہ کیا کم غنیمت ہی ہم تو حضرت لکھنؤ جاکر کل احباب کو صلاح دینگے کہ نینی تال ضرور جاؤ - ہزار کام چھوڑو اور نینی تال پہونچو -

قمرن - نواب اچھا قسم کھاؤ کہ ہر سال ہم کو لے کے یہان آؤگے -

نواب - مین کسی اور ہی منصوبے مین ہون جان من

ق - وہ کیا - کہ یہان سے نیچے اُترو ہی نہین -

ن - (قمرن کے سر پر ہاتھ رکھکر) واللہ صحیح ہی -

نازو - اچھا تو یہان بھی یہی گون ہی -

ق - نکل نہ جانا نواب - دیکھو یاد رکھنا -

ن - میری روح اِس سمان اور قدرتی بہار پر عش عش کر رہی ہی - مین اِسپر لوٹ ہون تم کہتی کیا ہو -

ق - میرے اچھے نواب آج تو ہمین جُدا کرو -

ممن - ای حضور آگے تو اِس سے بھی زیادہ دلچسپ فضا ہی -

ق - کیا ابھی اور چڑھائی ہی - اُوئی -

ممن - اور نہین تو کیا ابھی تو نینی تال یہان سے دو کوس کے قریب ہی -

ق - دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا ہی -

نازو - بھلا جس جس سے ہم جائے کہینگے اُسکی کیا سمجھ مین آئیگا -

ق - جبتلک اپنی آنکھون سے نہ دیکھے کوئی کیا سمجھے -

ن - تم ہی سے کوئی کہتا کہ پہاڑ ایسا ہوتا ہی اور پانی کے جھرنے گرتے ہین اور چکر کھاتی ہوئی سڑک گئی ہی تو کیسا سمجھ مین آتا -

نازو - کہتے ہی تھے لوگ تو ہماری سمجھ مین کیا خاک آتا تھا -

ن - چین تو صاحب لوگون کو لکھتا ہی -

ممن - حضور خدائی بھر کا عیش انہین کے لیے ہی -

اختر - جب تو ساری خدائی کے بادشاہ بنگئے -

مہراج - چکرورتی راج ہی -

اختر - چکرورتی کیا معنی -

مہراج - یعنی ربع مسکون کے شہنشاہ ہین -

ممن - حضور کہتے ہین سکندر کے برابر بادشاہت ہی -

ن - کیا عجب ہی - اب دیکھو کہان لندھن اور کہان کلکتہ اور کہان سپاٹو کا پہاڑ -

مسخرہ - خداوند یہ تو اِسطرح راج کرتے ہین جیسے بادشاہ لوگ -

مہراج - بادشاہ لوگ ! اور یہ ہین کیا - آپ بھی عجب پاگل ہو -

مسخرہ - آپ بھی نرے گاودی ہو - آپ بات کو سمجھتے تو ہو نہین اور آپ دخل درمعقولات دے بیٹھتے ہو آپ آدمی ہو یا گھن چکر - آپ کی عقل گدی مین ہو -

راوی - اِسپر اسقدر قہقہہ پڑا کہ منشی مہراج بلی صاحب جھیپ گئے -

قافلہ داخل نینی تال ہوا

اِس کہسار پر بہار اور آبشار لطافت بار کی سیر سے روح کا سیر ہونا محال تھا - مگر جب زیادہ عرصہ گذر گیا تو نواب چھٹن صاحب نے کوچ کی صلاح دی نازو اور قمرن ہوادارون مین سوار ہوئین اور قافلہ روان ہوا -

نواب - ہم تو یہان سے نہ جانے کے -

قمرن - یہین پر بنگلہ نبوا لو نواب -

نواب - اب کیا یہان سے مرنے دم تک جاتا بھی ہون -

قمرن - نہین ایک کوٹھی یہان نبوا لو میرے اچھے نواب مین صدقے -

نازو - یہان تو ہم جانتے ہین آدمی مرے بھی دیر مین -

نواب - اہاہاہا - کیا ہوا ہی -

مہراج - ہم لوگ بڑے بدنصیب ہین کہ گرمیون مین لون کھاتے ہین برسات مین اُمس مارے ڈالتی ہی اور یہ نہین ہوتا کہ دو قدم پر نینی تال ہی دو چار مہینے یہان آکے رہین -

نواب - ہمارے ملک مین اِسی سبب سے تو ادبار روز بروز بڑھتا جاتا ہی -

مہراج - بھئی ہین تو واللہ اگر دو ایک برس یہان رہجاؤن تو دماغ چاق ہوجائے -

نازو - کیا کہین ہم مٹی کو اور اپنی گیّان کو نہ لیتے آئے -

نواب - یہ صاحب لوگ اِسی سبب سے تو ہر سال چھٹیان لے لیکر یہان آتے ہین -

قمرن - جی چاہتا ہی یہان سے قدم نہ اُٹھاؤن -

نواب - دیکھ لینا - کہدیا ہی تم سے -

مہراج - خدا نواب کو سلامت رکھے - اِنکی بدولت ہم نے بھی نینی تال کو دیکھ لیا -

نواب - اوہ - کِن کِن دقتون کے بعد آنا ہوا ہی -

مہراج - یہ بھی ہمارے ادبار کی دلیل ہی -

نواب - ہم لوگ سواے اِسکے اور تو کچھ جانتے نہین ہین کہ تہ خانے مین گھسے رہین اور دن رات چانڈو خانے کی سی گپ اُڑا کرے - نہ ہم کو صحت سے مطلب - نہ تندرستی سے کام فضول اوقات ضائع کرنا ہم جانتے ہین - واللہ ہم کو عمر رفتہ پر اب افسوس آتا ہی اور ہم کو سخت رنج ہوتا ہی -

قمرن - کیسا کیسا لوگون نے ہم کو ڈرا دیا تھا کہ توبہ ہی بھلی کوئی کہتا تھا کہ وہان بڑے بادی جور ہوتے ہین - وہان کے ڈاکو دور دور تک مشہور ہین پہاڑ کے ٹکڑے جب گرتے ہین لوگ مرجاتے ہین اور اللہ جانے کیا کیا بات کا تبنگڑ بناتے تھے وہ تو کہو اتفاق سے آنا ہوا - نہین اِن لوگون نے تو اپنے نزدیک پہاڑ کو ہوا بنا ہی دیا تھا -

نازو - مگر سچ کہنا جو سنتے تھے وہی دیکھا بلکہ اُس سے زیادہ پایا -

مہراج - اِسمین کیا فرق ہی -

می شنیدم کہ راحت جانی		چون بدیدم ہنوز چند انی

نواب - یاد آگیا شعر -

اتنے مین پہاڑی عورتون کا ایک غول سامنے آیا معلوم ہوا کہ یہ قلیون کی عورتین ہین اور بوجھا اُٹھاتی ہین سب حسین اور خوبرو اور خوش ادا -

قمرن - کتنی اچھی صورتین ہین - نواب دُلارے نے جو رکابگنج کے پاس اُس پیلی کوٹھی مین رہتے ہین ایک عورت گھر مین ڈال لی تھی - اُسکی صورت اِس پہاڑن سے کتنی ملتی ہی - یہ جو لال لال اوڑھے ہی مگر وہ اِتنی گوری چٹی نہین ہی -

مہراج - ہین تو بوجھا اُٹھانے والی مگر صورتین کیسی اچھی ہین - معشوق پن بھی ہی -

نازو - گات کتنی پیاری ہی -

قمرن - آنکھین کیسی کٹیلی ہین - بال کسقدر سیاہ ہین -

نازو - کلائیان تو دیکھو - گوری گوری -

نواب - قمرن جو کہین تم دو چار برس یہان رہجاؤ تو ستم کا جوبن ہو جائے اور یون ہی کیا کم جوبن ہی - یہ پہاڑ کی آب وہوا کا وصف ہی کہ مزدورنیان اور یہ جوبن -

نازو - جوبن! اے تم مردون کی بھی کیا ارواح ہی - ایڑی چوٹی پر موئی کو واردن -

قمرن - کہنے لگی جوبن! آفتابہ نک تو رکھوائین نہ ہم -

نازو - اے موئی پہاڑن گنوارنین -

نواب - (چھیڑنے کے لیے) تم دونون سے اچھی ہی -

مہراج - لاحول ولاقوۃ! کہین ہونا -

نواب - کیا نازو اور قمرن اس سے اچھی ہین -

مہراج - یہ بکنے کیا ہو واہی ہو کچھ -

نواب - (بیوقوف بنانے کے لیے) اچھا کچھ بدتے ہو - آئیے سو سو روپے بدتے ہین -

مہراج - (کنجوس آدمی) بد کے پاس ہم کھڑے نہین ہوتے -

نازو - اے بدلو - بدلو جی -

قمرن - بدلو - آدھے کے ہم شریک ہین -

نازو - جو ہاروگے تو بھر لینگے ہم -

نواب - ہم بھی بھر لینگے - دیکھو کہدیا ہی -

نازو - بیش باد -

مہراج - تو شرط یہ ہی کہ اگر دس آدمی کہدین کہ نازو اور قمرن سے یہ پہاڑن اچھی ہی تو سو روپے ہم ہارین - نہین نواب ہارین -

نواب - منظور روپیہ بسا دو -

مہراج - کیا چورون سے ہوا ہی -

نواب - آپ کا اعتبار کیا - چوٹون کا -

مہراج - آپ بڑے ساہوکار ہین -

نازو - اے ہم تو ذمہ دار ہین -

قمرن - چُپ رہو باجی جان - اِنکو یہ موئی کھرگنجی پہاڑ کی مزدورنین ہی پسند ہین تو بسم اللہ -

نازو - واہ کیا ارواح ہی -

نواب - ہم تو خدا لگتی کہتے ہین -

قمرن - بڑے خدا لگتی کے وہ بنکے آئے ہین -

نازو - اچھا صاحب ہم بُرے ہی سہی - بس -

نواب - سچ کہیے سو ڈاڑھی جار -

قمرن - اچھا تم ہی بڑے سچے سہی -

نازو تھوڑی دیر کے بعد تاڑ گئی کہ نواب چھیڑنے کے لیے کہتے ہین - ہنسکر کہا نواب سچ کہنا وہ سامنے جو پہاڑی بوجھا رکھے گے

سامنے کھڑا ہی کیسا خوبصورت ہی کہ واہ واہ ہم نے تو آجتک ایسا مرد نہین دیکھا-

نواب صاحب بھی سمجھ گئے کہ نازو نے جواب ترکی بہ ترکی دیا مسکرا کر کہا ہمکو اسکا کیا خیال ہی- کچھ بھی نہین- تم نے جو ایک پہاڑی کو پسند کیا تو اِسکی فکر منشی مہراج بلی کو ہو گی- ہم سے کیا واسطہ- تم ایک چھوڑ دس کو پسند کرو- ہمکو تو مطلب اپنی قمرن جان سے ہی-

مہراج بلی نے کہا ہم کو خوب یقین ہی کہ نہ ہمارا سا مرد اُنکو ملیگا اور نہ یہ کسی اور کو پسند کرینگی- ہم کو تو اِس بات کی تسلی ہی- یہ بھلا پہاڑی پر کیا ریجھینگی- ہم کیا کچھ کم خوبصورت ہین- بھلا نازو تنک کر بولی- گھر کی ٹبکی اور باسی ساگ -- اسپنے چہرے پر سے نون رائی اُتروا ڈالو منہ پر پھٹکار برس رہی ہی- چلے ہین بڑے وہ بنکے- اِس پہاڑی سے مقابلہ کر سکتا ہی-

مہراج- نیکی کا زمانہ نہین ہی- ہم نے اِنکی طرف سے نواب صاحب سے شرط بدی اور یہ اُلٹا ہمین کو بنانے اور بُرا بھلا سنانے لگین- واہ کیا زمانہ ہی-

قمرن- اری ہان باجی یہ کیا اُلٹی گنگا بہاتی ہو-

نازو- دُشر باکس اری بہن یہ سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین- مین خوب پہچانتی ہون-

نواب- یہ مہراج بلیا ایسا ہی ہی- مگر نازو نے آج اِنہین خطاب خوب دیا ہی- مہراج بلی کے عوض بلیا اب ہم بھی اِنکو مہراج بلیا کہینگے-

مہراج- آپ کون کہنے والے ہین- نازو جو چاہین کہین اِنکی دس باتین بھی ہم سُن لینگے-

مسخرہ- جی ہان وہ دھاری گاسے ہرنا

جب خاص مینی تال پہونچے تو وہ لطف مزید حاصل ہوا کہ حیز تحریر سے خارج اور حیطۂ بیان سے باہر ہی ہر سمت اونچے اونچے پہاڑ اور اُنپر بنگلے اور کوٹھیان یہ معلوم ہوتا تھا کہ ہوا مین مکان بنے ہین- اور جھیل کو جو دیکھا تو روح کو بالیدگی ہونے لگی- اور اِس بہین نمونہ قدرت بیچون پر ہزار جان سے عاشق ہو گئے- عش عش کرتے تھے کہ واہ کیا صنعت کاملہ اور قدرت بالغہ ہی- اختر نے کہا ؎

دریا دیکھون کہ کوہ و صحرا دیکھون
یا معدن دولت کا تماشا دیکھون
ہر سو تری قدرت کے ہین لاکھون جلوے
حیران ہون کہ دو آنکھون سے کیا کیا دیکھون

ٹٹو کو روک کر نواب صاحب بڑی دیر تک جھیل کی سیر دیکھا کیے- کسی نے کہدیا کہ آج کشتیون کی گھوڑدوڑ ہی نواب صاحب نے کشتیون کی دوڑ کبھی کاہے کو دیکھی تھی کمال اشتیاق سے حکم دیا کہ جس رخ سے اچھی طرح نظر آسکے اُدھر چلو- مگر ایک خانسامان نے جو نواب صاحب کی دعوت یورپین کے دن اُنکے یہان کرائے پر آیا تھا اور اِنکو بخوبی پہچانتا تھا جھک کر سلام کیا اور کہا حضور آپ اِسوقت چلے آتے ہین ذرا آرام کرین پھر دیکھ لیجیے گا- یہان تو روز یہی حال رہتا ہی- نواب صاحب سمجھے تھے کہ جس طرح لکھنؤ مین سال مین دو ایک بار گھوڑدوڑ ہوتی ہی اِسی طرح یہان بھی ہوتی ہو گی مگر اِنکو یقین دلایا گیا کہ یہان کشتیون کی دوڑ ہفتے مین دو تین بار ہوتی ہی کوئی ایسی بات نہین ہی کہ اب فصل بھر دیکھنے ہی مین نہ آئے- اِس خانسامان سے

آغا صاحب نے پوچھا کیا لکھنؤ مین تمھارا مکان ہی۔ اُسنے کہا
ہان خداوند غلام تو حضور کو اور نواب صاحب بہادر کو خوب
جانتا ہی۔ جب نواب صاحب کے ہان صاحب لوگون کی دعوت
ہوئی تھی تو غلام بھی موجود تھا اِس تقریب سے یہ ساتھ ہولیا
تھوڑی دور جاکر اُسنے کہا سرکار یہ لکھنؤ والے مری صاحب
کی دُکان ہی۔ حضور یہ اُس تصویر والے کی دکان ہی جو ڈاکخانے
کے پاس رہتے ہین۔ اِن سب کو دیکھتے ہوے قافلہ جا رہا
تھا کہ اُسی خانساماں نے کہا حضور اِسی جگہ اُسی
سال پہاڑ گرا تھا۔ کیا کہون سرکار سیکڑون آدمی جوج گیے۔
اور وہ دیکھیے اِس جگہ سے جو پہاڑ پھٹا تو وہان جا کے
جھیل مین ہو رہا۔

مہراج۔ (کانپتے ہوے) اوہ! غضب ہو گیا تھا۔
آغا۔ جھیل کے اندر ہو رہا۔ اللہ اکبر۔
خ۔ (خانساماں) ای خداوند دیکھیے تو گرا کہان سے تھا۔
آغا۔ آسمان سے گرا بھی تھا۔
مسخرہ۔ پھر تحت الثریٰ کو تو جایا ہی چاہے۔
مہراج۔ یار ہم سے یہ ناحق کہا۔
نواب۔ کیون جی بڑا دھما کا ہوا ہو گا۔
خ۔ نہین حضور آواز بھی نہین ہوئی۔
مہراج۔ یہ جبھی اتنا پہاڑ کٹا ہوا معلوم ہوتا ہی۔
خ۔ جی ہان بڑا ہلڑ مچ گیا تھا سرکار۔
مہراج۔ (او ڈانڈی والا)۔ یہان سے بھاگ چلو ارے کمبختو
تم سے خدا سمجھے یہان تیز قدم چلو۔
راوی۔ ڈانڈی والے حوش۔ وہ یہ گفتگو کیا سمجھین۔
کم بخت اور تیز قدم یہ لفظ اُنھون نے کبھی کاہے کو سنے تھے
سمجھے کہ شاید ٹھہرنے کا حکم دیتے ہین رُک رہے۔

مہراج۔ او سور کا بچہ! ارے خدا کے واسطے اِس مقام
مخدوش سے بسرعت تمام چلو۔

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

راوی۔ اِسپر لوگون نے بیساختہ قہقہہ لگایا اور ڈانڈی والے
ہکا بکا کہ یہ کیا ماجرا ہی۔ اتنے مین مسخرے نے ڈانڈی والون
کو اشارہ کیا کہ جس طرف پہاڑ پھسل پڑا تھا اُسی طرف جاؤ
وہ گنوار کے لٹھ۔ ڈانڈی لے کے اُسی رخ چلے تو منشی مہراجبلی
کفن پھاڑ کے غُل مچانے لگے اور ادھر زور سے قہقہہ پڑا تو وہ
اور بھی تیز گام دوڑے اور مہراج کے حواس غائب کہ پہاڑ اب
گرا اور اب گرا۔ زور سے چیخے۔ کہا۔ وہان اجل مین کاہے واسطے
لیے جاتا ہی۔ خدا تم لوگون کو غارت کرے۔ اب روک لو۔ وہ سنتے
کسکی ہین۔ اور بھی تیز چلنے لگے تو منشی مہاراج بلی نے آو دیکھا
نہ تاؤ تصور کیا کہ فوراً کود پڑین مگر ڈانڈی والون نے یہ حال دیکھکر
اُن کو روک لیا۔ آدھے ٹنگ گئے تھے اور گرنے ہی کو تھے کہ
روک لیے گئے۔

نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔ بھئی یہ ہوا کیا۔ یہ لوگ اِس رخ
کیون بھاگے۔ اِنکو اور بھی ڈرا دیا۔ توبہ توبہ۔
مہراج۔ ڈرتے کوئی اور ہونگے (ہانپتے ہوے) جی۔ یہان خوف
پاس پھٹکنے نہین پاتا۔ جیسے ہی دیکھا کہ یہ لوگ بدی پر ہین معاً
کود پڑا۔ کچھ آٹا دال بیچنے والے تھوڑا ہی ہین۔ فوج مین رہے ہین۔
مسخرہ۔ ہمسے کہتے ہو۔ گویا ہم جانتے ہی نہین آپ کو۔
مہراج۔ ہان تم تو اُس زمانے کے دیکھنے والون مین ہو نا۔
لوگ تو سمجھتے تھے کہ منشی مہراج بلی صاحب (کاہے واسطے) کی
ہانک لگا کر بگڑ جائینگے اور صدہا صلواتین سنائینگے مگر اُنھون نے بھیڑ دیکھکر

خلاف معمول اورہی قسم کی گفتگو کی - اور بہادری دکھانے لگے یہ دل لگی ہو کر دانڈی والے پھر ایک پہاڑ کی طرف جانے لگے اور قبل اسکے کہ نواب صاحب یا مہراج جی اسکی وجہ دریافت کرین ساتھیون نے کہدیا کہ جو کوٹھی لیگئی ہی وہ اسی پہاڑ پر ہی -

نواب - اللہ اللہ اب پہونچتے پہونچتے ایک اور پہاڑ ملا -

آغا - جی ہان پھر پہاڑ تو ہی ہی - مگر واہ ری جھیل -

چھٹن - سچ کہیے گا کیا لطف ہی -

آغا - زندگی بخش مقام ہی بندہ پرور -

چھٹن - یہان بہشت کا لطف آتا ہی -

جملو - آپ تو اسطرح فرماتے ہین کہ گویا بہشت دیکھ آئے ہین -

مہراج - بہت صحیح کہتے ہین -

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ ۔ شنیدہ کی بود مانند دیدہ

نازو - یہ کیا واہیات بات ہی نواب - کیا مہراج جی کا ہاتھ پانٔون توڑواؤ گے - اسی واسطے اپنے ساتھ لائے ہو جی - ہمکو یہ دل لگی ایک آنکھ نہین بھاتی -

نواب - لو اور سنو - یہ مجھی کو ڈانٹتی ہین - معقول !

نازو - کیا خوب - کیا نرم زمین کا ہیلدار سمجھ لیا ہی -

مہراج - کیون خفا ہوتی ہو جان من ہم کچھ موم کے بنے ہین - وقت پڑے تو پہاڑ کی چوٹی سے پھاند پڑین -

نازو - اسے ڈر ڈرینگیے -

جس طرف دیکھتے تھے پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان اور سبزہ اور لالہ زار ہی نظر آتا تھا اور نیچے جب نظر ڈالتے تھے تو جھیل اور اسکی روانی اور صاف چمکتے ہوئے پانی سے جی خوش ہو جاتا تھا اور آدمی بہت ہی چھوٹے چھوٹے دکھائی دیتے تھے گھوڑے بکری کے برابر نظر آتے تھے پہاڑونکو دیکھ دیکھکر خدا کی قدرت پر لوٹ تھے کہ پہاڑ بھی اللہ نے کیا شی پیدا کی ہی کہ واہ -

پلاساقیا بادۂ مشکبو ۔ کہ ہی سیر کہسار کی آرزو
نہون پر ہی جان تو جلائے مجھے ۔ مری روح پر در پلا دے مجھے
پہاڑون کی ہی سیر منظور اب ۔ نہ رکھ ساغری کو تو دور اب

نواب نامدار و باوقار کے شفیق با تحقیق نے اِنکے قیام کیلیے ایک پر فضا و دلکشا مقام پر اپنی ایک فرح بخش کوٹھی سجوادی تھی اُسمین ایک وسیع گول کمرا یورپین حکام اور جنٹلمینون کے لیے بہت خوب سجا گیا تھا - اُسی کے قریب آفس روم یعنی دفتر کا کمرا تھا - اِس مین نواب کے دوست نے کہ لکھپتی مہاجن تھا تقریباً ایک ہزار کتابین فارسی عربی اُردو الماریون مین چنوادی تھین - مگر کسی کو امید نہ تھی کہ نواب صاحب ایک منٹ کے لیے بھی اِس کمرے مین تشریف لیجائینگے - مطالعہ کتب سے اِنکو کیا علاقہ تھا - کبھی تمام عمر سیر کتب کی ہی نہین - اور آفس روم یعنی دفتر کے کمرے کا تو کبھی اِنھون نے نام بھی نہین سنا تھا کہ دفتر کا کمرا کہتے کس کو ہین اِنکی عالیشان کوٹھی گو دُلھن کی طرح سجی سجائی تھی اور کُل اشیا اِسمین موجود تھین مگر کتابون کا قحط تھا اور قلم دوات کی بھی کبھی ضرورت نہین پڑتی تھی - اگر کبھی کسی رقعے یا خط یا چٹھی مین دستخط کرنیکی ضرورت واقع ہوئی تو داروغہ کا قلمدان منگوالیا یا دیوانجی سے لیا - شعر شاعری کا نوابصاحب کے یہان اکثر چرچا رہتا تھا مگر صرف دفع الوقتی کے لیے - دیوان ندارد - ایک دیوان بھی نام کو نہ تھا - اِنکے والد کے وقت کی کچھ کتابین زنانے مکان کے ایک کونے مین پڑی تھین اور اسی کی طرف ایک کوٹھری مین کچھ کتابون کا ڈھیر لگا ہوا تھا - اِنکے والد کو جو بڑے نواب صاحب مشہور تھے سیر کتب کا

بڑا شوق تھا - اِنکے کتب خانے مین ایک بہت ہی خوشخط
دیوان حافظ تھا جسکی تقریظ سے پایا جاتا تھا کہ لسان الغیب
کی وفات کے دو ہی چار برس کے بعد لکھا گیا تھا کسی نامی
گرامی خوش نویس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک قرآن اِن کے
کتب خانے کی جان اور تمام ہندوستان مین مشہور تھا -
گلستان اور بوستان کی ایسی مطلا و مذہب جلدین اِنکے
کتب خانہ مین تھین کہ اگر عندلیب شاخسار معجز طرازی حضرت
شیخ مصلح الدین شیرازی علیہ الرحمتہ دیکھتے تو عش عش کرنے
لگتے - انکی روح ضرور وجد کرتی ہوگی -

حضرت ظہیر فاریابی کا دیوان فصاحت عنوان اُس زمانے
مین بڑی ہی دقت سے دستیاب ہوتا تھا بلکہ دقت سے بھی
نہین دستیاب ہوتا - چنانچہ یہ شعر بہت مشہور ہے ؎

دیوان ظہیر فاریابی	در کعبہ بدزد اگر بیابی

مگر اِنکے کتب خانے مین دیوان مذکور کی دو قلمی جلدین
ایسی خوشخط لکھی ہوئی تھین کہ اچھے اچھے یاقوت رقم سواد
خامہ سحر ختامہ کے صدقے ہوتے تھے ؎

خطت می بینم وگرد سواد نامہ میگردم
فدای جنبش آن دست وطرز خامہ میگردم

شعرا کے نایاب تذکرے اور متقدمین کے دواوین لاجواب
اِنکے کتب خانے مین کثرت سے تھے - مذہبی کتابون سے بھی
کئی الماریان بھری ہوئی تھین کُل کتابین مجلد تھین - اور
جلدین مختلف قسم کی اور ازبس خوشنما - کُل جلدین پُرانے
فیشن کی تھین اور قیمتی -

لیکن اِنھون نے چانڈو بازی اور نشہ بازی اور بدمعاشی
اور عیاشی مین اپنے کو ایسا ستیاناس کیا کہ کہین کا نہ رکھا

مطالعۂ کتب کا کیا ذکر تھا - ایک کمرا نواب صاحب کے آرام کے
لیے آراستہ کیا تھا - اِسمین بھی ایک میز اور دو کرسیان تھین
اور میز پر دس بارہ کتابین اور قلم دوات - اسی طرح کئی کمرے
نواب صاحب اور اِنکے احبا اور مصاحبون کے لیے آراستہ
کیے گئے تھے نواب صاحب کوٹھی کو دیکھکر بہت خوش ہوے
اور اِنکے رفقانے بھی بڑی تعریف کی -

ممن - حضور مکان دیکھکر تو جی خوش ہوگیا -

نواب - بھئی مکان کیا درجات بہشت ہین -

اختر - خداوند واقعی طبقات ارم ہین -

مسخرہ - پھر حضور اِن دونون پریون کے لیے (قمرن اور
نازو کی طرف اشارہ کرکے) بہشت کی ضرورت ہی تھی -

نواب - اب ہم یہان چین سے رہینگے -

مسخرہ - چین چان خوش گذران -

نواب - یہ بنگلے تو ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے ہوا مین نکلے
ہوے ہین -

آغا - اور لمپ کسقدر لطف دکھاتے ہین بھائی صاحب
نواب - معلوم ہوتا ہی کہ ستارے آسمان سے اُتر آئے ہین کہ
نینی تال کی بہار چلکر دیکھین - کیا مقام ہی واللہ -

چھٹن - بھئی واللہ ؎

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست وہمین ست وہمین ست

دنیا کی بہشت تو یہی ہی -

مہراج - ہم کچھ اور ہی سوچ رہے ہین - ہم اوہی اُدھیڑ بُن مین ہین

نواب - آپ بھی کہہ ڈالیے قبلہ -

چھٹن - دور کی سوجھی ہوگی حضرت -

مسنخرہ - آسمان کا زینہ تو نہین مل گیا کہین -
مہراج - ہمکو یہ فکر پیدا ہوئی ہی کہ اگر ہم کہین پی گئے اور پہاڑ سے لڑھکے تو کیا ستم ہو جائیگا -
مسنخرہ - لاحول ولا قوۃ - یہ کون مشکل امر ہی - ارے بھائی ہو گا کیا - گر پڑے گر پڑے - بس -
مہراج - کیا مختصر کر دیا ہی آپ نے - ماشاء اللہ حضرت -
آغا - گویا گرنا انکے نزدیک کوئی بات ہی نہین ہی -
مسنخرہ - حضور آخر ہو گا کیا - ہاتھ پاؤن ٹوٹ جائینگے نا پھر ٹوٹ گئے ٹوٹ گئے - مانگے کے تو نہین ہین -
آغا - ہمکو تو ہنسی یہ آتی ہی کہ ہمارے حضور کو بھی کیا دور کی سوجھی کہ اگر پی گئے اور پی کے گرے تو کیا ہو گا -
چھٹن - ارے یار کہان کا جھگڑا نکالا ہی - ذرا جھیل کو تو یہان سے دیکھو - کیا لطف دکھاتی ہی واللہ -
نواب - حضرت یہ تو قدرتی بہار اس قابل ہی کہ انسان لوٹ ہو جائے مگر اس جھیل نے واقعی جان ڈال دی ہی -
اختر نے قطع کلام کر کے کہا پیر و مرشد سیر کہسار ہو تو ضرور ہی کہ ساغر مشکبار ہو - اس سے بڑھکر نعمت عظمی انسان کے لیے اور کیا ہی - مگر ہان اسکے ساتھ ہی معشوق چست و چالاک شوخ و بیباک ہو اور عشق پاک ہو بے بادہ جان بخش و جام گلفام سیر کہسار کا لطف کیا - اودی گھٹا اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین شراب ناب کا جام آب حیات کی خاصیت رکھتا ہی یہی مقام تو شراب پینے کا ہی - شراب گلفام ہو اور دلارام ہو - مسنخرے نے انسے اتفاق رائے کر کے کہا - غلام نے عرض کیا ہی کہ ؎

وہ محفل بیرنگ جہان بادہ نباشد	وہ بادہ بے لطف جہان ماہ نباشد

مگر بادہ ہو تو منشی مہراج بلی کی سی - اسپر منشی مہراج بلی صاحب کو غصہ آگیا - سنو نواب یہ مگر گدے مسنخرے جو تمھارے ساتھ ہین انکو بھائی صاحب سمجھا دیجیے - اب یہان ہم آپ پردیس مین ہین - یہان مل جل کے رہنا چاہیے نہ کہ لڑائی جھگڑا مول لین - آتنا ذہن اقدس مین رہے -
نواب صاحب مسکرانے لگے - مگر آغا صاحب نے جواب دیا کہ حضرت یہان اسلیے نہین آئے ہین کہ مہذب بنین بلکہ اسلیے آئے ہین کہ ہنسین بولین لطف اُٹھائین دو گھڑی غم غلط کرین - اگر آپ کی بادہ کی کسی نے تعریف کی تو برا کیا - ہجو کرین - کیا آپ اپنی بیوی کو ہجو کے قابل سمجھتے ہین -
کچھ غور کر کے فرمایا بھائی صاحب سچ تو یون ہی کہ ہم نے اتنی صفتین ایک عورت مین نہین دیکھین - خوبصورت ایسی کہ یہان ایک نہوگی حسن کیا ہی خدا کی شان ہی - بس شان خدا ہی - وہ جوید ھانی آپ نے دیکھی تھی بس جوانی مین انجناب کی بیوی بھی ایسی ہی ہونگی اور ہونگی کیا معنی - تھین ہی - گال ایسے سرخ تھے جیسے انار کا دانہ - اور ہونٹھ ایسے لال لال جیسے شہاب - آنکھین نشیلی رسیلی کٹیلی - رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا - اور نشیلی متوالیون نے جادو ڈالا - جسا دو ڈالا رے رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا
منشی مہراج بلی اپنے کو بڑا خوش گلو سمجھتے تھے اور ادھر مسنخرے نے اسطرح گردن ہلا ہلا کر وجد کرنا شروع کیا کہ اور بھی بنگئے ممن اور اختر نے بھی انکو چمکا دیا - نواب صاحب بھی تعریف کرنے لگے - پھر کیا تھا - اب تو گلا پھاڑ پھاڑ کر گانا شروع کیا - اور ہر مقام پر اپنے آپ ہی وجد کرنے لگے -
مسنخرہ - حضور ایسا دیکھا گیا ہی کہ مرد یا عورت خوش گلو ہی

تو واقفکار نہین - اور اگر واقفکار ہی تو خوش گلو نہین - یہ نہین دیکھا گیا کہ خوش گلو بھی ہو اور علم موسیقی سے بھی واقفیت رکھتا ہو - یہ بات منشی مہراج بلی صاحب ہی مین دیکھی - بہت مشکل بات ہی -

ممن - حضور کیا گلا پایا ہی کہ واہ وا واہی وا -

نواب - اسکو خدا کی دین کہتے ہین میان ممن صاحب -

ممن - کیا شک ہی خداوند - برسون ریاض کیا ہوگا حضور -

مہراج - ارسے نہین یار - کیسا ریاض - برسون گاتا ہی نہین -

مسخرہ - اسکا تو حضور کسی گنوار ہی کو یقین آئیگا - ہان -

مہراج - (مسخرے کے سر پر ہاتھ رکھکر) بھائی کے سر کی قسم -

مسخرہ - عجیب ہی حضور - یہ معلوم ہوتا ہی کہ برسون کا ریاض کیا ہوا ہی -

منشی مہراج بلی صاحب نے پھر اپنی بیوی کی تعریف شروع کی - فرمایا - کھانا ایسا پکاتی ہین کہ باید و شاید - دودھ کی روٹی - دہی کی روٹی - بانس کا اچار گنڈیری کا اچار - نکوری کا مربا - مین کیا کیا تعریفین کرون - بھونی کھچڑی وہ پکتی ہی کہ عالمگیر بھی انگلیان چاٹتے اور انکے نام خط لکھتے کہ کھچڑی بریانی شما در زمستان بیاد می آید الحق کہ قبول اسلام باونی رسد - زیادہ کیا تعریف کرون - اور گانا اگر سنیے تو مجکو بھول جائیے -

دو چار چیزین تو انکے حصے کی ہین - ایک تو کروندے کی چھیان چھیان - دوسری ڈولانے جاد بنیان - ماری جیو ڈلائے جاد بنیان - اور بہاگ تو انکا واقعی حصہ ہی - بہاگ اور بہاگڑے مین کوئی ان کا مقابلہ کرسکے کیا مجال

گرآستائی - ہائے ہائے - ارے یار لوٹنے لگو - پکا گانا بھی گاتی ہین اور ٹھمری ٹپا بھی - علم موسیقی پر تو حاوی ہوگئی ہین -

مسخرہ - کیون صاحب بھلا صادق علی خان سے تعلیم پائی ہی یا حیدری خان سے -

مہراج - آپکی ایسی تیسی - جھک مارتا ہی مردک -

آغا - یہ تو خواہ مخواہ کی خفگی ہی خداوند نعمت -

نواب - بیشک - ارے بھئی پوچھتے ہین کہ کس سے تعلیم پائی ہی - آخر کسی نہ کسی ہی سے سیکھا ہوگا - پھر صادق علیخان اور حیدری خان سے بڑھکر اور کون ہی -

مہراج - سیکھنا کیا معنی - سنتے سنتے گانے لگین -

مسخرہ - ماشاء اللہ طبیعت دار معلوم ہوتی ہین -

نواب - طبیعت داری مین کیا فرق ہی جناب -

مسخرہ - کیون منشی مہراج بلی صاحب - ہم جانتے ہین آپکی بیوی ناچتی بھی خوب ہونگی -

مہراج - (آگ ہوکر) خدا تجھکو غارت کرے سور - ابے کہین شریف زادیان بھی ناچتی ہین - نامعقول -

مسخرہ - قبلہ جو شریف زادیان پکا گانا گاتی ہین وہ ناچتی تھرکتی بھی خوب ہین - ہم سمجھ گئے آپ لاکھ جھوٹ بولیے - بندہ کب مانتا ہی - (نواب صاحب کی جانب مخاطب ہوکر) حضور اسمین شک نہین کہ گانا بجانا اسے انھون نے ناچ ضرور سیکھا ہوگا -

یہ فقرہ سنتے ہی منشی مہراج بلی صاحب فرش سے اٹھ کھڑے ہوے اور آدمی سے کہا باندھو اسباب اور چل مرا - اب ہم اس منحوس اور کم بخت صحبت مین نہین رہینگے - اگر کوئی دوسرا کہتا تو کھود کے دفنا دیتا مردود کو - نواب صاحب اور

آغا صاحب نے تو تھمو کرکے ذرا سمجھانا چاہا تو مسخرے کیجاب بگڑ کر آپ نے فرمایا۔ بشنو ای مسخرۂ ناہنجار کہ اگر بار دوم ازمن نابکار اینقدر رنداق بھونڈا نا شنودنی خواہی نمود فرق تو ازتیغ سطوت خویش جدا دوتا خواہم نمود کہ گفتہ اند ع ۔ دست بگیر د سر شمشیر تیز ۔

بر سر این کوہ کہ فلک پیش او کاہ ست و عرش برین بمقابلۂ او خس و خاشاک ۔ این مجادلہ کردن خلاف بخردی ست کہ این کوہ سراپا بہار کہ سدا بہار ست برای این خالق ما و شما و ہر دو جہان آفرینش کردہ کہ ہر ہمہ ازین کوہ فائدہ بردارند و آب و ہوا را ذریعۂ ترقی جسمانی قوت متصور شوند ۔ و از آب خنک کہ سردی را مادر و گرمی را عدوی ہست ہر رگ جسم را خون و غذا دہند کہ ترقی جسم و خونِ تو ید انسان را میگوید کہ خالق خویشتن را سرا بند ع ۔

	قدر نعمت ست بعد زوال	

گو منشی مہراج بلی صاحب کی یہ مجذوبانہ ٹر بسیش تھی کہ لوگ ہنسین اور ہنسی کو ضبط کر سکین مگر چونکہ اسوقت منشی مہراج بلی صاحب بہت بگڑے ہوے تھے لہذا عمداً اور قصداً لوگون نے ہنسی کو بہت ضبط کیا ۔ اور مسخرے نے جان بوجھکر گردن نیچی کرلی ۔

نواب ۔ اچھی قابلیت فارسی مین ہی منشی صاحب کو ۔

ممن ۔ حضور بلبل چہک رہا ہی ۔

چھٹن ۔ لکھنے تو اور لوگ بھی ہین مگر بول نہین کوئی سکتا ۔

آغا ۔ صاحب یہ خوب نویس ہین ۔

مرزا ۔ حضور یہان اور زیادہ بولینگے ۔

نواب ۔ یہ یہان پر کیا فرض ہی ۔

مرزا ۔ حضور واقعی یہان زیادہ بولینگے ۔

مسخرہ ۔ جھینٹا پڑے بولینگے ہمارے حضور ۔

مہراج ۔ (مسکرا کر) بڑا مسخرہ ہی ۔

مسخرہ ۔ سرکار بڑے تو حضور ہین ۔

نواب ۔ بس اب چاہے جسقدر راولھی آؤ ۔ اب یہ نہ برا مانینگے ۔

مسخرہ ۔ خوب آدمی ہین صاحب ۔ واللہ خوب آدمی ہین ۔

آغا ۔ مگر اسوقت بہت ہی بگڑے تھے ۔

نواب ۔ مین نے بھی کیسے پُچارے دیلے ۔

مہراج ۔ صریحی گالیان دیتا ہی یہ ۔

نواب ۔ بس یہی تو برا معلوم ہوتا ہی کہ خواہ مخواہ کو تم بگڑ بیٹھے ہو اُس نے کیا برا کہا تھا ۔ اگر ناچ اُنھون نے سیکھا تو کیا برا کیا ۔ اِس مین گناہ ہی کیا ہی ۔ مگر تم عجب قطع کے آدمی ہو ۔

مسخرہ ۔ حضور غلام نے تو کوئی بات اُنکی عفت کے خلاف نہین کہی تھی ۔ مگر آپ کا تو وہی قاعدہ ہی کہ گاہے بسلامے برنجند و گاہے بدشنامی خلعت دہند ۔

مہراج ۔ بھئی جب کوئی ہمکو بناتا ہی تو ہمکو فی الحقیقت رنج ہوتا ہی اور برا معلوم ہوتا ہی ۔

چھٹن صاحب نے کہا اِس جھگڑے کو اب دور کرو اور پہاڑ کو دوربین سے دیکھو ۔ آغا صاحب اور نواب صاحب نے راے دی کہ اب اِسوقت کھانا کھا کر سو رہو ۔ کل سے پھر پہاڑ کی سیر کے سوا اور کون کام ہی ۔ تھوڑی دیر کے بعد آغا صاحب اور میان اختر اور ممن اور نواب چھٹن صاحب نے شغل میکشی کیا اور جب سرور گٹھے تو نواب صاحب کے ساتھ سب نے بیٹھکر کھانا کھایا ۔ نواب صاحب کے حکم اور آغا صاحب کی تجویز کے مطابق اِسوقت صرف پلاؤ اور بورانی اور تلی اردیان

بکی تھین اور درجۂ ادنی کے ہمراہیون کے لیے دال اور قلیہ اور چپاتیان - کھانا کھانے کے بعد نواب صاحب بی قمرن کے کمرے مین گئے اور مزے مزے سے باتین ہونے لگین -

قمرن - واہ رے نینی تال - جی خوش ہوگیا -

نازو - بہشت ہو نینی تال بہشت ہو -

قمرن - اب تو نواب یہان ہی رہو -

نازو - میرے اچھے نواب یہین رہا کرو -

نواب - ہمارا جی خوش ہوگیا کہ قمرن نے نینی تال کو بہشت کا نمونہ بنایا - واللہ جی خوش ہوگیا -

قمرن - اب ہم اپنے دل کا حال کس سے کہین -

نواب - قصد ہو کہ یہان ایک کوٹھی خرید لین -

نازو - ایسی ہی کوٹھی خریدو - نہ بہت اونچی پہاڑ پر نہ بہت نیچی ہو - ہو ہو مین جب اس چوٹی کی طرف دیکھتی ہون تو مجھے بڑا ہی خوف معلوم ہوتا ہو - آسمان سے باتین کرتا ہو ایک پہاڑ - دوسرے پہاڑ کا بھی باپ -

اتنے مین نواب صاحب کے دوست یعنی سیٹھ جی کا ایک اہلکار آیا - نواب صاحب کو اطلاع دی گئی - باہر آئے - اہلکار مذکور نے سلام کیا - کہا سیٹھ جی تو شکار کو گئے ہین مگر کل صبح کو آجائینگے - حضور کو جس شی کی ضرورت ہو حکم دین - نواب صاحب نے سیٹھ جی کا شکریہ ادا کیا - کہا کہ کسی شی کی ضرورت نہین ہو جھاڑ و نک موجود ہو - دو آدمی تعینات ہین - فرش و فروش اسباب جھاڑ کنول شیشہ آلات میز کرسی دنگل مسہری پلنگ وہ کون شی ہو جو نہین ہو اہلکار نے عرض کیا حضور سرکار نے تو کھانے کا بڑا سامان کیا تھا حضور کے داروغہ صاحب نے کہا کہ آج اسقدر سامان کی ضرورت نہین ہو جو حکم دیا وہ پکا - اب کل ہماری راے سے کھانا پکے گا - میر صاحب کو حکم دیا گیا ہو - یہ کہکر اہلکار مذکور رخصت ہوے اور نواب صاحب اپنے احباب مین بیٹھے -

آغا - ارے میان قمرن اور نازو کو بھی یہین بلواؤ -

نواب - بھئی بک بک مین تڑکا ہو جائیگا -

ممن - تو حضور رات اپنی ہو -

آغا - ہان ہان جی - یہان بھائی صاحب دن کو تو کیجیے رات اور رات کو کیجیے دن - آیا ذہن اقدس مین -

نواب - اچھا پھر جو دوستون کی صلاح ہو -

بی قمرن اور نازو بلوائی گئین -

آغا - سچ کہنا بی نازو شہر مین یہ بات کہان نصیب تھی بھلا کوئی سمجھ سکتا ہو کہ پہاڑون کے قیام سے انسان کو کیا لطف حاصل ہوتا ہو - واہ رے موسم - کیا خوشگوار موسم ہو - فصل گل اور فصل بہار دونون کو اس پر سے نثار کردون -

خوش آمد ابروزان خوشتر نباشد
کہ در دستم بجز ساغر نباشد

اختر - دستم کی ایک ہی ہوئی - ہان دستت کیون کہین -

نواب - ارے یارو - کسی کے ساتھ دیوان حافظ بھی ہو -

اختر - حضور اس کمرے مین منجملہ اور کتابون کے دیوان حافظ بھی ہو -

نواب - میان جلو - کل سے گانا کھانے کے وقت سنایا کرو -

جلو - بہت خوب حضور -

ابر ست و موسم گل ساقی بیار بادہ
ہنگام گل کہ دیدست بے می قدح نہادہ

نواب - اہاہا - بے مے قدح نہادہ -

ممن - حضور اِسمین میان جملو بھی یکتا ہین -

نواب - کیا شک ہی - ہم اپنی سرکار مین ایسے ویسے کو تو رکھنا ہی نہین چاہتے ہین - جو ہو فرد ہو -

ممن - اور اپنے فن مین میان اختر بھی یکتا ہین -

نواب - کسی سرکار مین اتنا بڑا زبردست شاعر نہین ہی

اختر - (آداب عرض کرکے) - حضور کی قدردانی ہی -

آغا - واقعی اچھا کلام ہی -

اختر - خداوند غلام کو شعر شاعری سے کیا سروکار ہی -

نواب - اب اِسوقت کسی اور رئیس کے دربار مین اِن کا جواب دینے والا شاعر نہین ہی - اور نہ اتنا بڑا محقق فارسی کا ہی کوئی اور پھر کلام مین عجب سلاست ہی واللہ - سبحان وائل ہین اپنے وقت کے - کوئی اِنکا مثل ڈھونڈھے تو دے -

ممن - حضور بجا ہی ؎

آج بے مثل ہو سخن مین نسیم چار دن مین مثل سمجھو لینگے

اہی خداوند ایسے کہیے کہ پہاڑون کی شان مین کچھ فرمائین واللہ بڑا لطف ہوگا - آبشارون اور پہاڑون کی شان مین کچھ منظوم کرین - شب کو بڑی دیر کے بعد سب نے آرام کیا - صبح کو اُٹھے تو موسلادھار مینھ برس رہا تھا اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹا پڑتا ہی - اِن سب نے کوٹھی سے چوطرفہ کے پہاڑون اور کوٹھیون اور بنگلون کو دیکھنا شروع کیا چونکہ پہلا پہل کا واسطہ تھا بڑی حیرت سے کل چیزون پر نظر ڈالتے تھے - سب سے زیادہ لطف اِنکو اِسمین حاصل ہوتا تھا کہ جھیل مین چوطرفہ سے پانی بڑے زور سے گرتا تھا ایک بار اِس پہاڑ کا ایک چھوٹا سا کونا پھٹ پڑا تھا مگر اِس چھوٹے ہی سے کونے نے یہ آفت ڈھائی کہ چار پانچ سو آدمیون کو ہلاک کر ڈالا - وجہ یہ کہ ایک مقام پر پہاڑ منشق ہو گیا اور برسون تک اِسمین پانی مرا کیا - نوبت بانیجا رسید کہ اُس حصے کے آخر تک اندر ہی اندر شگاف ہو گیا اور پہاڑ پھسل پڑا - جسقدر کوٹھیان اور بنگلے اور مکان اور آدمی تھے سب کو بہتا ہوا جھیل مین ہو رہا - معلوم بھی نہین ہوا کہ وہ مکانات کہان تھے - جب پہلے تو حکام کی یہ رائے ہوئی کہ صدر مقام نینی تال سے منتقل کر دیا جاے مگر انجنیرون نے یہ تدبیر نکالی کہ پہاڑ کے جو حصے کسی قدر بودے معلوم ہون اور جن پر پانی بہت جمع ہوتا تھا اُن مین آبشار کاٹ دین - تاکہ پانی رُکے نہین اور صاف جھیل مین چلا جاے -

بادل اور مینھ کی یہ کیفیت اُنھون نے پہلے کبھی کاہے کو دیکھی تھی - اِس لطف بے اندازہ اور کیفیت تازہ سے یہ بہت ہی خوش ہوے - سب نے سردی کے کپڑے پہن لیے اور نواب صاحب اور نواب چھٹن صاحب نے پوستین پہنین - اختر نے جھیل کی طرف اشارہ کرکے کہا حضور وہ دیکھیے وہ صاحب لوگ بجرے پر جا رہے ہین -

ممن - اِن لوگون کو برسات مین بھی چین نہین آتا -

اختر - کتنی اچھی ورزش ہی بھائی صاحب سبحان اللہ -

نواب - اِس ورزش کا کیا کہنا - سب ورزشون سے بہتر ہی

مرزا - حضور کشتی کی گھوڑدوڑ بھی ہوتی ہی - بد بد کے -

چھٹن - کشتی مین بڑی دل لگی ہوتی ہی جب دوڑ ہوتی ہی -

مرزا - لاٹھ صاحب جاتے ہین - اور تماشا دیکھتے ہین - اور جب کوئی کشتی نکل جاتی ہو تو حاضرین تالیان بجاتے ہین اور بندوق داغی جاتی ہو - بس معلوم ہوجاتا ہو کہ ایک فریق جیت گیا - حضور اب ذرا کھل لے تو پھر دیکھیے گا - ہر کشتی پر ایک پری بیٹھی ہوتی ہو -

نواب - چین انھین کے لیے ہو - چین ہی چین لکھتا ہو

عمن - کیا شک ہو - اسوقت خدائی کا دعوی کرین تو بجا ہو

نواب - اور لطف یہ کہ کھیلتے بھی ہین تماشا ناچ رنگ بھی دیکھتے ہین کلب مین بھی جاتے ہین - ہوا بھی دو وقت کھاتے ہین - سیر بھی کرتے ہین - شکار پر بھی جاتے ہین - اور پھر بھی اپنا کام کرتے ہین اور کتابین پڑھتے ہین اور مطالعہ اخبار کرتے ہین - اور کتابین بھی تصنیف کرتے ہین اور آرٹکل بھی لکھتے ہین -

اِس روز تمام دن منھ برسا کیا - اِن لوگون نے گنجفہ شطرنج چوسر سے دل بہلایا مگر طبیعت پریشان تھی کہ یا خدا ذرا کھل جائے تو ہوا کھائین - لطف اُٹھائین - مگر منھ کہتا تھا کہ مین برسونگا تو آج ہی - آج ہی برسونگا - اور اِس زور سے بارش ہوئی تھی کہ الامان - اِنھون نے اِس زور کی بارش کم دیکھی تھی -

مہراج - بی نازو جان صاحب ذری ادھر آئیے -

نازو - اے درہوے - تیری جان صاحب چولھے مین جاے

مہراج - یہ بیرحمی ! - ہاے وفا نہین دنیا مین -

نازو - تیری جان کہین چرخہ کات رہی ہوگی -

مہراج - اور تم نہین ہو - یہ ظلم ڈھاتی ہو -

نازو - اے دُر ہو بڑے مزے مین آئے -

آغا - ان دونون مین جب چلتی ہو تو بڑا مزہ آتا ہو -

مسخرہ - حضور مگر منشی مہراج بلی صاحب کا سا عاشق زار بھی نہ کوئی ہوگا - اول تو بے حیا بے شرم - جوتی خورے

مہراج - (بہت بگڑ کر) پہلی خطا دوسری خطا

راوی - کچھ اور کہنے کو تھے کہ مسخرے نے یون جواب دیا -

مسخرہ - تو عاشقی کر چکے بس - سنا نہین ؎

عاشقان کشتگان معشوق اند
برنیاید ز کشتگان آواز

مہراج - ارے لاحول - تمھارا یہ منشا تھا - جھاتی صاحب چاہیے جوتے مارین چاہے دھپین لگائین بی قمرن -

قمرن - کیا کچھ مٹری ہوا ہو مونڈی کاٹے - ہمارا نام کیون لیتا شامتین آئی ہین -

مہراج - بی بی زبان سے نکل گیا - معاف کرو -

نازو - تو مین دھپین اور چپتین لگاؤن نہ پھر -

مہراج - (ٹوپی اُتار کر) سر حاضر ہو -

نازو - لاؤ تو جوتا - لکڑ توڑ جوتی ہو -

مسخرہ - کسی گورے سے لو - توپخانے کا ہو -

مہراج - تم پھر بولے جی - کیون صاحب -

مسخرہ - حضور مار ڈالیے مگر یہ زبان نہ رہیگی - چاہے جو ہو مگر یہ ہنسی کی باتین اِسلیے کہتا ہون کہ بی نازو خوش ہوجاتی ہین اور خصوصاً جب آپ پر پھبتی ہوتی ہو تو اور بھی زیادہ ناخوش ہوتی ہین اب مین کیا کرون -

مہراج - نازو کے تو غلام ہین ہم -

الغرض اُس روز شام تک پانی برسا کیا اور نواب صاحب باہر نہ نکلنے پائے -

کاٹھ گودام سے تار آیا تو بیگم صاحب کے دلکو قرار آیا
نواب صاحب کو نینی تال مین پہونچکر اب ذرا کوٹھی مین
پہاڑ کی بارش اور لطف چشمہ سار اُٹھانے دیجیے اور اب ذرا
بیگم صاحب بیچاری کا حال سنیے کہ جس شب کو نواب نامدار
روانہ نینی تال ہوے نواب نادر جہان بیگم ازبس بیقرار تھین
دل ہی دل مین دعا مانگتی تھین کہ یا اللہ خیر و عافیت سے
واپس آئین - جس طرح پیٹھ دکھائی ہو اُسی طرح منھ بھی
دکھائین - اِنکو نواب صاحب سے معمولی الفت سے کہین
زیادہ محبت تھی - اور اِنکی دم بھر کی جدائی بھی بہت ہی
شاق گذرتی تھی - برس بھر تک تو نواب صاحب عزم ہی
کیا کیے جانے کا اتفاق نہ ہوا - آخر کار جب بیگم صاحب کی
بخوبی تسلی ہو گئی کہ یہ سفر خطرناک نہین ہی تو انھون نے ٹھان لی
کہ ضرور جاؤنگا اور سامان کرکے مصاحبون کو ساتھ لیکر
روانہ ہوے - وعدہ کر گئے تھے کہ بریلی اور کاٹھ گودام
سے اپنے پہونچنے کا تار بھیجونگا - بریلی مین جا ہ بانی اور
ریل سے چڑھنے اُترنے مین اِس قدر وقت نہ ملا
کہ تار بھیجتے - کاٹھ گودام سے البتہ تار بھیجا کہ ہم
مع الخیر داخل کاٹھ گودام ہوے اور اب نینی تال روانہ
ہوتے ہین -

بیگم صاحب کو شب کو نیند نہین آئی - ذرا آنکھ نہین
جھپکی - دل بہلانے اور وقت کاٹنے کے لیے انھون نے
پچیسی کھیلی - کبھی گنجفہ کھیلا - مگر ہر پھر کے نواب یاد آتے تھے
چونکہ فہمیدہ رئیس زادی تھین انھون نے اپنے دردِ دل
اور بیتابی و بیقراری کو بہت چھپایا اور بڑا ضبط کیا - مگر
شب بیداری صاف اِسپر دال تھی کہ نواب صاحب کی مفارقت کا
اِنکو بڑا صدمہ ہی - لاڈو اور ننھو اور مغلانی اِنکو باتون باتون
مین سمجھاتی تھین اور یہ بات کو ٹال دیتی تھین کہ ہان ہان
کیا مین جانتی نہین ہون کہ مرد سیر اور تفریح طبع کے سبب
جاتے ہین - کوئی شکار پر مہینا دو مہینے رہتا ہی - کوئی
ہوا کھانے پہاڑ جاتا ہی - جو نوکری پیشہ ہین وہ برسون
گھر سے جدا رہتے ہین اور یہ پہلا ہی مرتبہ نہین ہی کہ ہم سے
نواب جدا ہوے ہین -

گو کہنے کو تو یہ کہتی تھین مگر دل بےچین تھا - کیونکہ یہ
پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نواب صاحب پہاڑ کے سفر کو گئے تھے
اور لوگون نے اِنکو ڈرا بھی دیا تھا یہ خدا سے دعا مانگتی تھین
کہ کہین جلد تار آئے تو جان مین جان آئے - اتنا
معلوم ہو جائے کہ نواب خیر صلاح سے پہاڑ پر داخل ہو گئے
سویرے کے وقت اِنکی آنکھ ذرا لگ گئی تو خواب دیکھا کہ
نواب صاحب پہاڑ پر ناچ دیکھ رہے ہین اور یہ اِنکے ہمراہ
ہین اور بشیر الدولہ اِنسے اشارے سے کہ رہے ہین کہ ہمارا
حال نواب سے نہ کہنا - اتنے مین اِنکی آنکھ کھلی تو لاڈو سے
اُنھون نے خواب بیان کیا -

لاڈو - حضور اللہ کرے خیر صلاح سے پہونچ جائین تو ہم اگلی
جُمعے (جمعہ) کو سید جلال کا کونڈا کرینگے -

بیگم - اپنے اپنے خیال کے موافق سب نذر نیاز کرتے ہین -

مغلانی - حضور یہ سب اِس موے ممن کی شرارت تھی -

لاڈو - ای ہی یہ تم کیا کہتی ہو بوا - ممن کی تو جان کھسکتی ہی
پہاڑ جاتے ہوے یہ مرزا نے کہہ کے پہاڑ پر بھجوایا -

بیگم - میرا بس چلے تو موے کا کورے استرے سے سر منڈا دُون

مغلانی - حضور یہ مونڈی کاٹے تو اپنے ادھی کے فائدے کے لیے

رئیسون کی آبرو پر پانی پھیر دین -

ب - ممن کا تو نواب کے دربار مین سکندر نصیبا ہی -

مغلانی - بس حضور یہان کے شہزادون مین ایک وہ چھنبے والے تو راہ راہ چلتے ہین دیکھ بھال کے - باقی تو اور سب لکھ لٹ ہین -

ب - کیون منے مرزا نہین دیکھ بھال کے چلتے ہین -

مغلانی - اوئی حضور نے کس کا نام لیا - ای وہ تو مکھی چوس ہین -

ب - کون ؟ منے مرزا ! ایلو اور سنو -

مغلانی - ای بیگم صاحب آپ کے نمک کی قسم ایک جھنجھی تو خرچتے نہین کہ جھنجھی خسند چین کوئی پھوٹی کوڑی تو اُنسے لے لے -

لاڈو - دل تو اللہ نے دیا ہی ہماری بیگم صاحب کو -

مغلانی - کیا بات ہی - بیگم صاحب بڑی فیاض ہین -

لاڈو - کیا کہنا ہی - بیگم صاحب کی فیاضی مشہور ہی -

ب - اب تو کہین نواب کا خط آئے تو ہمارے کلیجے مین ٹھنڈک پڑے -

مغلانی - اللہ کرے آج ہی آئے - رت جگا کیجیے گا -

ب - ضرور - ایسی بات ہی بھلا -

مغلانی - حضور کو خود ہی جانا چاہیے تھا -

ب - اب ہم بھلا پہاڑ پر کہان کہان ساتھ رہتے بی مغلانی لوگ ہنستے کہ نواب پہاڑ پر بھی جانے لگین - یہی تو خرابی ہی نہین ہم بھلا کب چوکنے والے تھے - اور سنا وہ موئی ساتھ گئی ہی -

مغلانی - ای نہین - یہ لوگون نے باندھنو باندھا ہی

ایسے کیا نواب صاحب کچھ وہ ہین - وہان بڑے بڑے صاحب لوگ رہتے ہین - اِس موئی چوڑی والی کو وہان بدنامی کے لیے ساتھ لیجاتے - جگت ہنسائی رسوائی کے لیے - یہ کہنا کس نے کہ قمرن ساتھ گئی ہی ہمکو تو یقین نہین آتا حضور -

بیگم صاحب سے تھوڑے فاصلے پر جا کے لاڈو اور ننّو مین آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی - ننّو نے کہا - رہ گئین نا منہ دیکھ کے - پیٹے سے منہ - ہم جو کہتے تھے تو مانتین تو آج نصیبا سکندر رہوتا - بیگم صاحب بنکے راج کرتین - اور نواب ہاتھ جوڑتے رہتے - یہ امرن قمرن ایک موئی نہ گھسنے پاتی مگر تمنے ہمارا کہنا کیا ہی نہین - ہم اسکو کیا کرین ہاے تبری تبر دگئی ہاتھ سے - اور یون دال دلیا کھانیکو سبھی کو ملتی جاتی ہی - مگر مین نے وہ بات سوچی تھی کہ تم بیگم بنکے رہتین -

لاڈو نے تھوڑی دیر ذرا غور کرکے جواب دیا - ای تو اسمین ہمارا کیا قصور ہی - نواب ریجھے ہوے تو تھے ہی ہمپر - نظر اُنکی ہمپر پڑتی تھی ہی - ہم کیا اُنکے ہاتھ جوڑتے پانون پڑتے - ننّو بولی ہمنے تم کو سمجھا دیا تھا کہ نواب جب تم کو گھورین تم آنکھین لڑا کر نیچی نگاہ کر لینا - اِس لگاوٹ بازی سے انکے کلیجے پر سانپ لوٹنے لگتے ہم نے لکھوکھا روپیے کی باتین تمکو بتائین مگر تم نے ذرا خیال نہ کیا کسی بات پر تم نے دھیان ہی نہین کیا - تم کہنے لگین کہ مین جاہون تو نواب صاحب ڈھب پر تو آجائین مگر بیگم کو کیا منہ دکھاؤنگی - دیوانیون کی سی باتین کرتی ہو - مزے سے بیگم صاحب بنی رہین - نواب خرد محل کہلائین اور الٹا ہمکو ڈانٹتی ہین کہ بہن تم ہمکو بناتی ہو -

ناظرین کو یاد ہوگا کہ نبو نے جب دیکھا کہ لاڈو پر نواب آپے کچھ ہوے ہین اور اب کچھ عمل کھلا ہی چاہتا ہی تو لاڈو کو وہ پٹی پڑھائی کہ بیگم صاحب کی نظروں سے بھی گر جاے۔ اور اُدھر جا کے بیگم صاحب سے یہ کہدیا کہ حضور لاڈو تو اب اترا چلی ہی۔ اسکو تو بڑے بڑے دعوے ہین۔ اور نواب صاحب نے جو اسکو ذری منھ لگایا تو بس سر چڑھ گئی کہ اب مین ہی مین ہون۔ کہتی تھی کہ آج سے ایک اٹھوارے مین اگر نکاح نہ ہوا تو منھ نہ دکھاؤن۔ اب عقد ہوا داخل ہی۔ مین مارے ڈر کے عرض نہین کرسکتی تھی۔ اب تو حضور وہ غرضین یاد کرتی ہین۔

اثر ایسا کہان سے نالۂ شبگیر مین آئے
کہ جس سے فرق جوئے آسمان پیر مین آئے

اتنے مین مصحفی خانم آئین۔ یہ کیا سننے مین آیا ہی۔ یہان سب مین افواہ اُڑی ہی کہ نواب اور بیگم مین جھگڑا ہوگیا اور بیگم نے نواب کو نکال دیا۔ مین ایک ایک سے لڑتی ہون کوئی مانتا ہی نہین۔ کہتے ہین کہ بشیر الدولہ سے کچھ شک ہوا اسپر نواب بھاگ گئے۔

نواب نادر جہان بیگم نے مسکرا کر جواب دیا تم کاہے کو سب سے لڑتی ہو جتنے منھ اُتنی باتین۔ مجھے تو روتے روتے اتنا وقت گذرا۔ میری مرضی کے تو خلاف تھا۔ مجھ سے لوگون نے اُن کے کہا کہ پہاڑ کا رہنا اچھا نہین ہوتا۔ مین تو ہاتھ جوڑتی تھی کہ تم نہ جاؤ۔ تب تو مصحفی خانم چکرائین کیسا پہاڑ! کیا پہاڑ پر گئے ہین۔ ہم نے تو سُنا تھا خفا ہو کے کلکتے چل دیے۔ کیسے کیسے جھوٹے جمع ہین۔

ب۔ جسکا جو جی چاہے وہ کہے۔ ہم کو کیا۔

مصحفی۔ بکنے دو لوگون کو۔ بکتے ہین تو بکین۔

ب۔ مین نے تو پہلے ہی سے یہ ٹھان لی ہی۔

مغلانی۔ حضور یہ تو موے دشمنون کی باتین ہین۔ کیا مرد گھر ہی مین گھسے رہتے ہین باہر کہین سیر کو نہین جاتے نواب صاحب اگر پہاڑ گئے تو کیا بُرا کیا۔ کیا مرد وے قیدی ہوتے ہین۔ کچھ خدا نخواستہ بند ھوے تو ہوتے نہین کہ کہین جائین نہین آئین نہین۔ اور اُن لوگون کی نہ کہو جو خواہی نخواہی کسی کی بدی کرتے ہین۔ اور بُری بسنت بکھانتے ہین۔

لاڈو۔ حضور تار ابھی نہین آیا۔ یہ کیا؟

نبو۔ وعدہ تو کر گئے تھے نواب صاحب۔

مغلانی۔ اب پہونچ تو لین۔ تار بھی آئے ہی گا۔

اتنے مین دربان نے مہری کو آواز دی تار آیا ہی۔ لاڈو مہری تار آیا ہی۔

لاڈو۔ اے تو کہنے ہی کی دیر تھی تار آگیا۔

نبو۔ پڑھواؤ کسی سے۔ داروغہ کو دو۔

لاڈو۔ داروغہ محمد حسین سے کہو تار کو پڑھوائین۔

دربان۔ پڑھوا چکے ہین۔ سرکار کاٹھ گودام پہونچ گئے ہین

ب۔ چلو شکر ہی۔ کاٹھ گودام تک پہونچ گئے۔

لاڈو۔ وہ کہان ہی حضور۔ اُدھر پہاڑ؟

ب۔ کاٹھ گودام تک ریل جاتی ہی۔ وہان سے تین چار انتہا پانچ گھنٹے کا راستہ ہی۔ کوئی تین ساڑھے تین گھنٹے تو تانگے پر جاتے ہین اور باقی گھنٹا ڈیڑھ گھنٹا گھوڑے یا ہوادار پر۔

مغلانی۔ چلو اتنا اچھا ہوا کہ مصحفی خانم کے سامنے ہی تار آگیا۔ اب تو انکو یقین ہوگیا کہ نواب صاحب لڑ جھگڑ کے

نہین

نہین گئے ہین -

مصحفی - اے بی ہمین تو یون ہی یقین تھا -

مغلانی - اور لڑائی بھڑائی کا تو کوئی ذکر بھی نہ تھا -

لاڈو - نہ نواب صاحب کا مجاز لڑائی جھگڑے کا ہی نہ سرکار کا -

ب - ایک برس بھرسے تیاری کر رہے تھے کہ پہاڑ جائین جب باجی جان کے بھیا کی موچھون کا کونڈا ہوا تھا - مگر ہم سے لوگون نے کہا تھا کہ پہاڑ پر بڑا خطرہ ہی لوگ گر پڑتے ہین مرجاتے ہین ڈوب جاتے ہین اور نینی تال کا پہاڑ بودا ہی - اس سبب سے ہم نے انکو نہین جانے دیا - اب انھون نے ہماری تشفی کر دی کہ لکھو کھا آدمی وہان رہتے ہین - اور بڑے بڑے صاحب لوگ - ڈر کاہے کا ہی - جو ڈر ہی ہوتا تو کاہے کو کوئی وہان جاتا اور چھوٹے لاٹھ صاحب بھی وہین رہتے ہین - تب ہم نے جانے دیا نہین تو ہرگز ادھر کا رخ نہ کرتے - اب جسکا جو جی چاہے وہ کہے - کوئی کہتا ہی لڑائی ہوئی تھی - اچھا یون ہی سہی - کوئی کہتا ہی بشیرالدولہ سے - کیا جانے کیا کیا جھک مارتے ہین - جھک مارا کرین -

لاڈو - مارے حسد کے یہ باتین مشہور کیجاتی ہین مگر حسد کرنے والے کو سدا خوار ہی دیکھا -

نبو - وہ تو حسد کی آگ مین جلا کرتا ہی نا -

مصحفی - حسد کرنے والا موا عمر بھر جلتا ہی رہیگا - ہم نے بہت دیکھا ہی کہ جو حسد کرتا ہی وہ آپ خوار ہوتا ہی - کسو اور کا نقصان نہین ہوتا - اسکا آپ ہی نقصان ہوتا ہی - اسکا برا ہی مانا کیا -

بیگم صاحب نے اپنی بڑی بہن عفت آرا بیگم کو بلوایا اور کہلا بھیجا کہ پہاڑ سے تار آیا ہی - خیر صلاح ہی - لاڈو نے کپڑے بدلے اور بن ٹھن کے چلین - پہلے دربان سے چہل ہوئی پھر بڑے پھاٹک کے سپاہیون سے ہنسی بولین - یہان سے تنتنی ہوئی چلی تو راستے مین سیکڑون آدمیون سے جگت لڑتی ہوئی نواب رونق جنگ بہادر کے مکان پر پہونچی کہا حضور سے بیگم صاحب نے بھیجا ہی - نواب صاحب کا تار آیا ہی خیر عافیت پہاڑ کے نیچے تک پہونچ گئے - اب پہاڑ پر بھی پہونچ گئے ہونگے حضور کو بلایا ہی - نواب عفت آرا بیگم جسطرح بیٹھی تھین اسیطرح اٹھ کھڑی ہوئین - حکم دیا فنس لگاؤ - دو مہریان ساتھ چلین ڈولی پر دو انختارن اور ہمراہ دو سپاہی - تھوڑی دیر کے بعد سواری نواب محمد عسکری کی ڈیوڑھی پر پہونچی اور عفت آرا بیگم اندر تشریف لائین -

ع - پہاڑ سے خط آیا - خط کہتی ہون - وہ تار -

ب - ہان باجی جان تار آیا کہ کاٹھ گودام تک پہونچ گئے -

ع - اب وہان سے پہاڑ کتنے فاصلے پر ہی بہن -

ب - اے ہوگا کوئی پانچ چھ کوس بس -

ع - تو تو پہونچ گئے ہونگے -

ب - ہان - مگر چڑھائی ہی شاید دیر لگے -

ع - چلو تسلی تو ہوئی -

ب - کچھ ڈر نہین ہی باجی جان -

ع - کچھ نہین ڈر کاہے کا ہی -

ب - لوگون نے خواہی نخواہی ڈرا دیا تھا -

ع - اے ہزارہا آدمی ہر سال چلا جاتا ہی - وہان سے تو اور لوگ صحیح تندرست ہو کے آتے ہین - مگر لوگون کی باتون کا کون ٹھکانا - واہی تباہی جو جی چاہتے ہین بک دیتے ہین

ا ب - کوئی کس کس سے ٹرتا پھرے -

ب - کہ تو گئے ہین کہ ہم تم کو بلائینگے اور ہمکو اور دولھا بھائی کو بھی بلانے کو کہ گئے ہین - اور ہمین یقین ہر کہ بلائینگے -

ع - ہمارا تو بہت جی چاہتا ہر کہ رسیان توڑکر پہونچین -

ب - اب وہان سے خط آئے - دھرہنی تال سے تو پھر ہم لکھین کہ ہمکو اور باجی اور دولھا بھائی کو بھی بلاؤ -

ع - کل وہ آیا بڑی تعریف کرتی تھی -

ب - ہم سے بھی کہتی تھی -

لاڈو - ای حضور اسی کے کہنے سے تو بیگم صاحب کو تسلی ہوئی -

مغلانی - وہ تو کہتی ہر کہ جو ایک دفعہ پہاڑ جائیگا پھر ہر سال جانے کی خواہش کریگا - ایسی جگہ پہاڑ ہر -

لاڈو - چلیے سرکار اور ہمکو بھی لے چلیے -

ب - ضرور - خط وہان سے آئے -

ع - ہمارے یہان تو تیار بیٹھی ہین -

ب - وہ تو ابکی ہی جاتی - مگر جاتے جاتے رہگئی -

ع - وہ مردار بھی تو ساتھ گئی ہے -

ب - اب اسکا کہانتک غم کرون - مگر وہ لونڈی لونڈی ہی ہر وہ اس شرط پر اسکو لے گئے ہین کہ ہمکو ضرور بلائینگے اور وہ لونڈی بنکر رہیگی -

لاڈو - کہان تو بیگم صاحب پہاڑ کے نام سے ڈرتی تھین - اور کہان اب یہ حال ہر کہ خود جانے کا شوق ہر -

الغرض نواب صاحب کے تار آنے سے بیگم صاحب کو تسلی ہوئی اور اب فکر ہونے لگی کہ خود بھی نینی تال کی سیر کرین -

سنئے اور پرائے خیالات کا جھگڑا

گلہاے نودمیدہ اور میوۂ نورسیدہ سبزۂ نوخاستہ اور باغ آراستہ نونہالان چمن اور سبزان گلشن طیور خوشنوا کی خوش الحانی آب رودبار کی روانی ہوا کی عطربیزی نسیم عنبرشمیم کی لخلخہ ریزی جھیل کے صاف شفاف پانی کی جھلک اور اسکی لہرون پر شعاع شمس کی چمک آب وہواے جانفزا اور نظارۂ خوبان خورشید لقا بینڈ باجے کی دلکش آواز اور مجمع بتان طناز سے نواب ہلال رکاب کو نینی تال پر اسقدر مفتون کردیا کہ انھون نے ٹھان لی کہ گرمی اور برسات کی فصل بھر اسی سرزمین مینوآئین مین برابر مستقامت گزین ہونگے اگر کوئی انسے کہتا کہ کیا اب لکھنو کا قیام ترک فرمائیے گا کہسار ہی کو صدر مقام بنائیے گا تو جواب دیتے کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ ؎

کیا حقیقت چرخ کی ہم سے چھڑائے لکھنو
لکھنو ہم پر فدا ہر ہم فدا سے لکھنو

اور یقین کامل تھا کہ ؎

سنا رضوان بھی جس کا خوشہ چین ہر
وہ بیشک لکھنو کی سرزمین ہر

مگر اب اگر لکھنو جاؤن تو نینی تال کے مقابل مین خواجہ حافظ شیرازی کا یہ شعر زبان پر لاؤن -

چنین قفس نہ سزاے من خوش الحان ست
روم بگلشن رضوان کہ مرغ آن چمنم

حق یون ہر کہ رو کش بہشت وخلد یہی نینی تال ہر اور یہ بیت اسکے حسب حال ہر -

چہ نینی تال رشک ہفت کشور	نسیم خوردہ تابش آب کوثر

اس کہسار گوہربار کی شان مین یہ کلام صادق آتا ہر اور ہر شعر چسپان ہوجاتا ہر -

چہ نینی تال وضع بیمالش	خداوندا نگہدار از زوالش

کہ نام قند مصری بردآنجا | کہ شیرنیان ندادند انفعالش
مکن بیدار ازین خوابم خدارا | کہ دارم عشرتے خوش با خیالش

ہاں سچ یون ہی کہ ع - عبیر آمیز مے آید شمالش ٭
اور اسمین بھی شک نہین ع - کہ عمر خضر می بخشد زلالش ٭
یہان کی عورات حسین و زہرہ جبین اِس قابل ہین کہ انسان گھنٹون گھورا کرے - اور معاذ اللہ زاہد ملکوتی صفات بھی دیکھے تو انھین بتون کا کلمہ پڑھنے لگے -

دم نکلتا ہی نگاہ چشم مست یار پر
نشہ کا دورا بلاسے جان ہی اِس تلوار پر
شرم سے دوسرے کین آنکھین جھکی جاتی نہین
راتہ بھاری ہو گئی ہی مردم بیمار پر
خوشنما ہی چہرۂ محبوب پر زلف سیاہ
عالم اک دکھلا رہی ہی کالی گھٹا گلزار پر

آغا - یار تم تو نینی تال پر لٹو ہو گئے ہو اور ہی بھی اِسی قابل و نیز
مہراج - پہلے تو ہم بہت گھبرائے کہ بڑی گرمی ہی -
نواب - آپ تو گدھے ہین - خواہ مخواہ جھول لاد کے آیا گرمی لگا ہی چاہے -
مہراج - اب ایک بات اتفاق سے ہو گئی بار بار یون سر پنے ہو باجی بنا -
آغا - گرما گیا میونسپل کمشنر - کاہے واسطے تم لوگ نواب کا دم بنکر پڑے رہنے مانگتا -
قمرن - ایسی ہو تو لکھنؤ مین گرد و دن خرچے سے بھی نہ ملیگی مین تو لوٹ ہون اِسپر -
تازو - جو نگا تو کھانا کھاتے ہین اور بشاش رہتے ہین - اِس سے بڑھکر اور کیا ہوگا -

مہراج - بیشک جان ہین بیشک - ع -
بہشت آنجا کہ آزارے نباشد

دو تین ہفتے جو نواب صاحب نے بصد شوق اِس مقام طرب مسکن کی سیر کی اور دو چار تربیت یافتہ آدمیون سے ملے اور مختلف امور کے نسبت گفتگو ہوئی تو اُنکے بہت سے خیالات بدل گئے - لکھنؤ کی صحبت اور اپنے اشغال بیہودہ پر نفرین کرنے لگے - ہوا کھانے اکثر انھین لوگون کے ساتھ جانے لگے - اور گھنٹون اِن سے سوشل اور پولٹکل امور کی نسبت بحث رہنے لگی اِن مین زیادہ تر بابو امر کمار بوس ایم اے مسٹر نہال الدین احمد بیرسٹر - پنڈت شیونات منصف - اور مولوی محمد علی خان بی اے سے زیادہ تر ملاقات کا موقع ملا اور اِن تعلیم یافتہ نوجوانون کی صحبت نے اِنکو تھوڑے ہی عرصے مین جانور سے آدمی بنا دیا -
نواب صاحب خلقی ذکی الطبع اور سلیم المزاج رئیس تھے مگر صحبت بد نے اِن کو کہین کا نہین رکھا تھا - یہان جو اچھی صحبت پائی اور خوش طالعی سے ایسے ایسے پڑھے لکھے اور معزز آدمی ہاتھ آئے اور اُنسے ملاقات اور گفتگو کا عمدہ موقع ملا تو آنکھین کھل گئین اور پڑھنے لکھنے اخبار اور کتب کے مطالعے کا شوق پیدا ہوا - ایک دوست سے جو اُنھون نے تذکرہ کیا کہ ہم بھی کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے گئے تھے تو اِنسے وہان کی اشیاء غریبہ کی نسبت کچھ سوال کیے یہ بالکل کورے تھے تب اُسنے اِنکو ایک رسالہ دیا جسمین نمایش گاہ کے متعلق کل امور درج تھے - گو خود کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے آئے تھے مگر بجز نظارہ بازی کے اور کچھ وہان نہین دیکھا تھا ایک روز نواب صاحب نے میان اختر کو بلایا اور کہا آؤ

باہم مشورہ کرکے مرزا بندہ حسن کے نام خط لکھین - اور اِس مضمون کا خط لکھا و ہو ہذا -

بھائی صاحب برسون سے بہشت اور روضۂ رضوان اور باغ نعیم اور خلد اور فردوس برین اور جنت کا نام سُنا کرتے تھے مگر یہ معلوم ہی نہ تھا کہ بہشت کہان ہی - یہ راز تو اب کھلا کہ بہشت لکھنؤ سے دس قدم پر نینی تال کا نام ہی - سبحان اللہ سبحان اللہ عجب دلکش مقام ہی - خدا کی شان مجسم نظر آتی ہی واللہ روح کو بالیدگی ہوتی ہی - فرحت اِس مقام کی لونڈی کا نام ہی - بہشت اگر نینی تال نہین ہی تو بہشت کا نمونہ تو ضرور ہی -

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

اور حور و غلمان کی مجسم صورت اگر اسی دنیا مین دیکھنی ہو تو نینی تال کی عورتین دیکھ لے - ایسی ایسی صورتین دیکھنے مین آتی ہین کہ دل قابو سے جاتا رہتا ہی - وہ وہ چلبلے معشوق نظر سے گذرے کہ جی بے چین ہو گیا -

یہان کی آب و ہوا - سبحان اللہ سبحان اللہ مردے کو زندہ کردے اور مریض کے لیے تو یہان کی آب و ہوا اکسیر کی خاصیت رکھتی ہی - بخار کے لیے دافعی کونین ہی اول تو عوارض کا نام بھی یہان کوئی نہین جانتا کہ بیماری کہتے کسے ہین اور اگر بیماری ہو بھی تو چٹکیون مین جاتی رہے - دور دور سے لوگ یہان اِس لیے آتے ہین کہ بیماری نینی تال کی صورت دیکھتے ہی نفرو ا ہو جاے - حکیم نسخے مین ہو الشافی بھی نہین لکھنے پاتا اور مریض چنگا ہو جاتا ہی - اِسوقت بندہ لب جو بیٹھا ہوا قدرت حق کی بہار دیکھ رہا ہی -

صبر وحشت اثر نہو جائے
کہین صحرا ہین گھر نہو جائے

ہجر پردہ نشین مین مرتے ہین
زندگی پردہ در نہو جائے

ای دل آہستہ آہ تاب شکن
وہ بت آزردہ گر نہو جائے

حق تو یون ہی کہ نینی تال کا لطف اور یہان کی آب و ہوا اور قدرتی بہار اور گل و لالہ اور آب روان کی جھلک کا حال حیطۂ بیان سے خارج ہی - اِسکی پوری پوری کیفیت لکھنے کے لیے اچھے زبردست منشی کی ضرورت ہی اور اُسکو بھی خدا سے دعا مانگنی پڑیگی کہ -

خامے سے زبان نکتہ چین روک
رکھ لے مری اہل خامہ مین نوک

چو طرفہ پہاڑ اور سلسلہ کہسار ہی نظر آتا ہی - جدھر دیکھیے پہاڑون کی اونچی اونچی چوٹیان ہی دکھائی دیتی ہین سر بفلک کشیدہ اور بیچون بیچ مین ایک جھیل ہی - جسکا طول ایک میل ہی اِسکے پانی کی جھلک انسان کی روح کے ساتھ وہ کرتی ہی جو مارگزیدہ کے ساتھ تریاق فاروق کرتا ہی -

افسوس صد افسوس کہ ہمارے احباب لکھنؤ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھنے کے عادی ہین - نخاس کے باہر قدم رکھنا گالی ہی اگر جی کڑا کرکے کبھی چھاونی تک گئے تو گویا بڑی کڑی منزل طی کی - اپنے حساب سے دنیا دیکھ آئے مگر - ع -

بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

اُن کو کیا معلوم کہ نینی تال کیا شی ہی - اِسکی ہوا کا لطف وہ کیا جانین جو تازگی بخشتی ہی اور جس سے مردے کے جسم مین بھی از سر نو جان آجاتی ہی - کسی شاعر نے اپنے معشوق کے لب حیات بخش کی شان مین کہا ہی ؎

جان تازہ یافت قالب ہر مردۂ سخن
این طرفہ جنبش لب معجز بیان کیست

یہ شعر اگر ہم نینی تال کو معشوق قرار دیکر اسکی شان مین کہین تو می زیبد غالب دہلوی نے کلکتے کی تعریف مین لکھا ہی کہ یہان کل اشیا بجز داروے موت مہیا ہین۔ مگر نینی تال وہ مقام جانبخش ہی کہ یہان داروے موت بھی بہم ہوجاتی ہی۔ کیونکہ یہان کی آب وہوا روح پرور ہی۔ یہان جوشی ہی جانفزا اور فرح بخش اور دلکشا ہی۔

اور یہان کے بتان ماہ سیما اور لعبتان یوسف لقا کے حسن وجمال کا کیا کہنا۔ وہ وہ کافر صورتین نظر سے گذرتی ہین کہ خدا کی خدائی یاد آتی ہی۔

مومن اگر نینی تال آتے تو یہ رباعی کہنا بھول جاتے۔

مومن شوق گناہگاری کب تک
اوتیرہ دردن سیاہ کاری کبتک
مان اپنے خدا کو باز آ بہر خدا
اودشمن دین تبونکی یاری کبتک

اسوقت ایک زنگہ پانزدہ سالہ نظر کے روبرو ہی ہاے ستم وائے ستم

کشتہ ہون اُسکی چشم فسونگر کا ای مسیح
کرنا سمجھ کے دعوی اعجاز دیکھنا

وہ پری بصد دلبری مندر کا طواف کر رہی ہی اور یہان جھیل کے کنارے بیٹھے ہوے گھورتے ہین۔ گھورا گھاری مین تو کسی کا اجارہ نہین ہی۔

بھائی صاحب ہم تو اب یہین کے ہو رہے۔ جنت اور روضہ رضوان سب کو دور سے سلام ہی۔

مومن خدا کے واسطے ایسا مکان نہ چھوڑ
دوزخ مین ڈال خلد کو کوے بتان نہ چھوڑ

اِن سرگھٹے واعظون اور کٹ ملاؤن سے خدا سمجھے کہ دوزخ اور جنہم اور قیامت اور یوم الحساب و روز جزا اور بعث ونشر اور خدا جانے کیا الم غلم بک بک کے رندون کو ڈراتے ہین اور اگر بہشت کا ملنا تارک الدنیا ہی ہونے پر منحصر ہی تو بہشت انھین زاہدان خشک کو مبارک ہو۔ ع۔ ایسی جنت پڑے جہنم مین۔ ہم نینی تال چھوڑ کر جنت کی طرف رخ کرنے والے کو اپنے حساب کچھ کہتے ہین۔ یہ وہ روح افزا مقام ہی جہان ایام گل ہر فصل مین جوانی پر رہتا ہی جہان پیری جوانی اور شیب شباب سے بدل جاتا ہی۔ جہان صحت کی فتح اور عملداری ہی۔ شکست بماری ہی۔ اِس آب وہوا کے صدقے کہ مریض آیا اور بات کرتے چنگا ہوگیا۔ حق یون ہی کہ یہان کی جھیل نے دنیا مین بہشت کا نمونہ دکھا دیا۔ اور کچھ بھی ہم تو یہی کہینگے کہ۔ ع۔

بہشت اِک باغ ہی دوزخ بھی اک شرعی دھڑکا ہی

زاہد خشک بہشت اور اعراف کے دم جھانسون مین ہم دُکھیا ان کو دنیا کے لطف نہین اُٹھانے دیتے۔ بھائی یہ جھیل واقعی نمونہ سلسبیل ہی۔ نینی تال کو اِسپر اسی قدر ناز ہونا چاہیے جس قدر ملاؤن کی بہشت کو کوثر پر ناز ہی۔ یہان صبح کو لوگ عموماً پیدل ہوا کھانے نکلتے ہین۔ صاحبان یورپین خواتین مہ پارہ کے ساتھ اور ہندوستانی ٹٹرون ٹون اور ساتھ بھی ہوے تو دہی دیوز اور ریشائیل۔ اِنکی زندگی یہان بھی بے حظ ہی۔ دن کو لوگ اپنے دھندے سے لگتے ہین مگر ساڑھے پانچ بجے سے پھر کسی بنگلے مین انسان کی صورت نہین نظر آتی سب ہوا کھاتے ہین۔ ادھر بینڈ باجے کی صوت دلکش گھوڑ دوڑ کے میدان سے آئی اور طبیعت لہرائی کہ چلین جھیل پر۔ اِسکا پانی دو گھڑی دن رہے سے اور بھی سرد اور خنک ہوجاتا ہی اور یخ کو شرماتا ہی اور لب چشمہ سار کھڑے رہنے سے اور بھی سردی معلوم ہوتی ہی

ادھر اُدھر کوہ فلک شکوہ - اور اُنکے بیچ مین گویا برف اور یخ کا سمندر ہی - ان پہاڑون مین ایک بڑی خوبی یہ ہی کہ سدا بہار ہین پھول اور بیلین اور ہرے ہرے درخت اور پودے اور بھی جوبن دکھاتے ہین -

یہان کے معشوق واقعی پیار کرنے کے قابل ہین - مگر لکھنؤ کے سے چونچلے اور نخرے اور چلتر بازی اور چھل اور فریب تو جانتے ہی نہین - اِنکو پاتر کہتے ہین - شادی کرنا ان پاترون کے رسوم کے مطابق حرام ہی - مگر جب لڑکی کسی قدر سن بلوغ کو پہونچتی ہی یعنی دس بارہ برس کی ہوتی ہی تو انار یا کسی اور درخت کے ساتھ اُسکی شادی کر دیتے ہین جیسے گڑیا گڈون کا کھیل ہوتا ہی - الموڑہ - کمارن - نینی تال رام گڑھ - اور کاشی پور مین ان کی کھان ہی - مگر خرابی یہ ہی کہ عیسائیون اور مسلمانون کے سایے سے بھاگتی ہین مین اِس فکر مین ہون کہ روپیے کے زور سے کسی کو مسلمان کرکے لے بھاگون دو ایک پر تو بے اختیار میری طبیعت آتی ہی اگر دس بارہ ہزار بھی صرف ہو تو خرچنے کو موجود ہون - دیکھنے سے بھوک پیاس بند ہوتی ہی - صبح سے اب تک بھولا ہوا تھا اب اِس وقت پھر یاد آگیا -

پھر آئی فصل گل پھر شوق عریانی ہوا مجکو
چڑھائی آستین دست جنون نے پھر گریبان پر

بتان سیمبر کا وصل دنیا مین غنیمت ہی
یہ وہ دولت نہین جو چھوڑ دے زاہد ایمان پر

صبا دست جنون موج ہوا کا کام کرتا ہی
گریبان صورت گل پھٹ کر آ رہتا ہی دامان پر

مگر بھائی صاحب جہان گل ہی وہان خار ہی ایک مصیبت یہان یہ بڑی ہی کہ چڑھائی مارے ڈالتی ہی - معاذ اللہ کا مقام ہی اُف ری چڑھائی - الامان الامان - واللہ کلیجا منھ کو آتا ہی اور یہان ماہو لال کی چڑھائی کو پہاڑ کا بھی باپ سمجھتے تھے لکھنؤ کے لوگ ہمکو چڑھائی سے کیا واسطہ - بس انتہا یہ ہی کہ چھ سات گھنٹے کی چڑھائی ہی - کچھ ٹھکانا ہی ہوش اُڑتے ہین دیکھتے ہوے - خدا کرے لکھنؤ کے دو ایک افیمی یا چنڈو باز یہان آجائین تو پھر دل لگی دیکھیے کہ قدم قدم پر ہانپنے لگین اور لکھنؤ مین جاکے وہ وہ گپین اُڑائین کہ توبہ ہی بھلی زمین آسمان کے قلابے ملائین - مگر اچھے کو یلے یہان وقت سے ملتے ہین - افیمیون کے لیے یہ بڑی مشکل کی بات ہی اِس مرتبہ ابھی تک پچھتر مریض آچکے ہین - ہوٹلون اور ڈاک بنگلون اور کوٹھیون اور سرکاری سراین تل رکھنے کی جگہ نہین ہی - مگر ہندوستانی صرف دو آدمی آئے ہین - اور اور کامون کے لیے تو روز دس پانچ دو چار آتے ہین - اور خاصکر اہلکار لوگ حکام سے ملنے کی غرض سے - اور اہل معاملہ وغیرہ - مگر مریض ایک بھی نہین تو وجہ کیا ان کو حفظان صحت کا خیال ہی نہین اور اگر خیال ہی بھی تو اِسقدر دل و دماغ کجا کہ نینی تال کا سفر گوارا کرین - واللہ ہندوستانیون کی اِن حماقتون پر افسوس آتا ہی -

آغا محمد اطہر سے بہت دل بہلتا ہی - مہراج بلی تو بس دمش جو بر داشتم بادہ بر آمد - بوڑھے آدمی سے ہم جوانون کو کیا لطف صحبت

ہی عہد شباب زندگانی کا مزا
پیری مین کہان وہ نوجوانی کا مزا

اب یہ بھی کوئی دن مین فسانہ ہوگا
باتون مین جو رہگیا کہانی کا مزا

ہان ایک بڑے فلاوز یے کو مارا - بڑی پارسائی کی لیتے تھے پارسائی وارسائی سب نکل گئی - اب ہمارا انکے بے تکلفی ہوگئی ہی

ای مومن آپ کب سے ہوے بندۂ بتان
بارے ہمارے دین مین حضرت بھی آگئے

یہ مقام ہی ایسا ہی کہ زاہد اور عابد کو رند شاہد باز بنا دیے ہندو ہو یا مسلمان۔ کسے باشد اور دل لگی یہ ہی کہ ایک دوسرے کا ناصح بنتا ہی مگر ع۔ ناصح خود یافتم کم در جہان۔

ناصح نادان یہ دانائی نہین | دلکو سمجھاؤن مین سودائی نہین

افسوس ہی کہ ہمارے لکھنؤ والون نے نوابی کے عہد مین اسقدر بیفکری اور بے پروائی سے بسر کی کہ ابتک محنت کر کے روٹی کھانا اُنکو اچھا نہین معلوم ہوتا اور ہم کسی اور کو کیا کہینگے ہم بھی اِسی فشن کے ہین۔ باپ کی کمائی پر ہمکو بھی ناز ہی۔ اپنے زور بازو سے ہمنے بھی نہین ثروت پیدا کی اور نہ آباجان نے پیدا کی تھی۔ مگر اِس شعر نے ہمکو آدمی بنا دیا۔ آنکھین کھُل گئین واللہ۔ ورنہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے وہی چانڈو بازون کی گپ سُنا کرتے تھے اور اُسکا ہمکو یقین آتا تھا کہ سب سچ ہی۔

پہاڑون کی نسبت جو جو جھوٹی گپین لوگون نے اُڑائی تھین اُنکا حال آپ کو بھی معلوم ہی۔ کُل باتون کو غلط پایا سمجھ مین نہین آتا کہ وہ لوگ اسقدر جھوٹ کیون بولتے تھے یہان ہم نے بہت سی باتین سیکھین۔ منجملہ اُنکے ایک یہ بھی سیکھی کہ جبتک خوب محنت نہ کرینگے کھانا ہضم نہو گا اور نہ سونیکا لطف آئیگا۔ یہان بندہ سات ساڑھے سات بجے سو کے اُٹھتا ہی مُنہ دھو کر حقہ پیا۔ اور آٹھ بجے تک حمام کیا۔ اور گرم گرم کپڑے پہن کر گھوڑے پر سوار ہو کر چکر پہونچا وہان سے نو بجے تک واپس آیا۔ تھوڑی دیر دم لیا اور سستا کر کپڑے بدلے اور کھانا کھایا۔ بازار مین یہان بکری کا گوشت اچھا نہین ملتا لہذا کلسپ گھر سے جو گئی نیمت دیکر منگواتا ہون اور جو ہندوستانی یہان ٹکے ہین وہ بازار کا خراب گوشت کھاتے ہین۔ ادھر اُدھر ہزارون روپیے صرف کرتے ہین مگر یہ توفیق نہین ہوتی کہ صحت کا خیال کر کے دو چار آنے کا منہ نہ دیکھین۔ پوچھیے نینی تال مین آن کے بھی اگر کھانے پینے کا لطف نہ ہوا تو پھر یہان آنے سے کیا فائدہ۔ یہان رہنے کا لطف دو باتون پر منحصر ہی۔ ایک مشی اور گھومنے اور سیر کرنے سے۔ دوسرے عمدہ غذاے مقوی اور فرحناک مقام دلکش مین رہنے سے یہ دونون باتین خدا کے فضل سے خاکسار کو نصیب ہین۔ ایک ڈپٹی صاحب یہان تشریف لائے تھے۔ چھ سو کی تنخواہ اور ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ علاقے کی آمدنی۔ سرا مین جا کے آپ فروکش ہوے۔ اور اِس خست سے یہان رہے کہ الامان لوگ تو یہان آکے بشاش اور خوش و خرم رہتے ہین وہ نینی تال سے بیزار تھے۔ شکایت تھی کہ کھانا ہضم نہین ہوتا۔ رات کو نیند نہین آتی۔ پسو کاٹتے ہین۔ پیٹ مین درد ہوتا ہی صدہا شکایتین۔ تو وجہ کیا ٹکے جا کے سرا مین اور کھانے مین کنجوسی کی اور مشی کی نہین۔ چلنے پھرنے سے اجتناب رہا کسی سے ملے نہ جلے۔ پھر فرمائیے صحت کہان سے ہو۔ یہ تو ہمین دعوی ہے کہ اگر امراے لکھنؤ ایک بار نینی تال آئین تو پھر ہر سال گرمی بھر یہین بسر کرین اور جانے کا نام زبان پر نہ لائین۔ یہان کی آب و ہوا اور جھیل اور ہاضمہ اور سبک اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اور حسن صبیح اور شکار اور سردی سے ایسا لطف حاصل ہوتا ہی کہ بلا مبالغہ مردہ زندہ ہو جاے مگر اِس سے زیادہ افسردہ دل اور کون ہوگا جو یہان آن کر بھی خوش نہو۔ سمجھ لو کہ بڑا بدنصیب آدمی ہی۔

لکھنو کا دوسرا تنہا کو اور عظیم اللہ خانی حقے اور وہ تراشش خراش یہان کہان - مگر وہ سب روپیہ صرف کرنے سے یہان بھی حاصل ہو سکتا ہی - یہان کی قدرتی اشیا اور آب و ہوا کرورون صرف کرنے سے بھی وہان نہین دستیاب ہو سکتین - یہ ہوا وہان ہزار اشرفی تولہ بھی نہین مل سکتی واہ رے نینی تال بڑے بدنصیب وہ اُمرا ہین جو باوصف بیفکری و تمول گرمی کے دنون مین اِس مقام دلربا کی آب و ہوا سے روح پرور لطف نہین اُٹھاتے اور لکھنو کے بھاڑ مین پڑے رہتے ہین -

آپ کا دوست عسکری

یہ خط نواب صاحب نے میان اختر کے مشورے سے لکھا اور رجسٹری کر کے اپنے شفیق بالتحقیق کے نام روانہ کیا چوتھے روز اُس خط کا جواب آیا -

وہوہذا

بھائی نواب - تمہارا طویل و عریض اور دبیز خط پڑھنے مین میرے وقت کا ایک قیمتی حصہ ضایع ہوا - آپ نینی تال کو بہشت اور جھیل کو سلسبیل و کوثر سمجھے - آپ کو یہ بہشت و کوثر مبارک - ہم تو لکھنو کی گلیان چھوڑ کر جنگل اور پہاڑ کی طرف رُخ نہ کرینگے - آپ بھی اپنے وقت کے مجنون اور فرہاد ہوے اب دو دن مین سُن لینگے کہ نواب محمد عسکری صاحب نے بھی قیس کی طرح ہرن اور چکارون کو رام کر لیا اور نینی تال کے پہاڑ پر ایک قدرتی جھیل کے مقابل مین جوے شیر کاٹ کے لائے ؎

	قیس صحرا مین اکیلا ہی مجھے جانے دو خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو	

قیس کے بعد اب آپ اِسکے سجادہ نشین ہوے - مجنون کی روح زبان حال سے اگر یہ مصرع کہے تو می زیبد - ع -

	نہ رہی دشت مین خالی کوئی جا میرے بعد	

آپ بھی وہان کسی نہ کسی محمل نشین کے پھیر مین ضرور ہونگے خدا مبارک کرے - جبھی نینی تال کی آپ نے اِسقدر تعریف کی ہی - اب انا لیلی کی صدا تھوڑے دن مین بلند کیجیے گا - مگر مجھے خوف ہی کہ مبادا لکھنو کی نظیرجان رقاصہ کے عاشق دلگیر کیطرح آپ بھی (فریاد رس الٰہی) کی ہانک نہ لگانے لگین اور پھر لونڈے آپ کے پیچھے غُل مچائین (ڈبیا دیا سلائی) فوج طفلان مفت - سواری خران مفت -

نینی تال کی آب و ہوا کی آپ نے بہت تعریف کی ہی اور ہندوستان کو بُرا بھلا کہا ہی - بلی بخشنے چوہا بیچارہ لنڈورا ہی ہو کے جیے گا ہم ہندوستانیون کو لکھنو مین کون مارے ڈالتا ہی جو خواہ مخواہ ہم جنگل اور پہاڑ مین جان بچانے کو جائین اور گھر بار چھوڑ کر جلا وطن ہون - ہمارے دادا صاحب بچاسی برس کے ہو کر جان بحق تسلیم ہوے - خدا کی قسم جو لکھنو کے محلے بھی اچھی طرح جانتے ہون - جس محلے مین رہتے تھے اُنہین بھی کوئی نہین جانتا تھا کہ کون رہتا ہی - اب جب سے انگریزی ہوئی تب سے یہ حال ہی کہ اگر کوئی صاحب باہر نوکر ہوے تو جورو کو بھی لیکر لدپھند کے چلدیے - آگے عورتون کا گھر سے نکلنا اور سفر کرنا معیوب سمجھا جاتا تھا - اب میان تراب علی جو رام گنج والے ٹھاکر زمیندار کے مختار ہوگئے تو گھر بار سمیت وہین رہنے لگے - کیا ہمارے آبا و اجداد سب بیوقوف تھے - کیا اُنکے وقت مین نینی تال اور شملہ اور پہاڑ نہ تھے - کیا وہ سب بیمار ہی رہتے تھے - کیا وہ سب کم سنی ہی مین مرجاتے تھے پھر ہمکو کیا کُتے نے کاٹا ہی کہ خواہ مخواہ لڑکے بالون کو چھوڑ کر پہاڑ مین جاکے بسین -

آپ کلب گھر سے گوشت منگوا کر کھائین چاہے ہوٹل کا پکا ہوا کھانا نوش جان فرمائین - آپ کو اختیار ہی - ہم تو اِس قسم کے کھانے سے ضرور پرہیز کرینگے - اور جس مقام پر شراب اور لحم خوک کا استعمال ہوتا ہی وہان اگر نعمت بھی مفت ملے تو دور ہی سے سلام ہی - ہم رکابی مذہب نہین ہین کہ گوشت کی طمع پر ایمان کو بیچ ڈالین - ع -

کیا وہ دنیا جس مین ہو کچھ بھی نہ دین کے واسطے

نوابی کے عہد کی جو آپ نے ہجو کی ہی وہ آپ کی حماقت ہی نوابی مین ایک اہلکار دس دس آدمیونکی پرورش کرتا تھا یہ ادنی ادنی اہلکارون کا تذکرہ ہی - اور چکلہ دارون اور ناظمون کی بدولت تو ہزارہا بندگان خدا کی روٹیان چلتی تھین اب جسکو دیکھو ٹٹرون ٹون - ایک آپ اور دوسرے خدمتگار الله الله خیر صلاح - اور آگے نہ تو اسقدر لون چلتی تھی نہ اسقدر گرمی ہوتی تھی - خس کی ٹٹی اور پنکھے سے نینی تال کی سی سردی ہو جاتی تھی - پھر بھلا کون سی عقلمندی تھی کہ اپنے شہر اور اپنے وطن اور اپنے بال بچون اور دوستونکو چھوڑکر پہاڑ پر بسیرا کرتے - ہم لوگ ابابیل اور مرغابی نہین ہین کہ گرمی کے دن کہین بسر کرین اور سردیون مین پہاڑون سے نیچے اُتر آئین - یہان تو اِسپر عمل ہی ؎

حب الوطن از ملک سلیمان خوشتر
خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد
میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

آپ فرماتے ہین کہ بے محنت کیے نہ نیند آتی ہی اور نہ کھانے کا لطف حاصل ہوتا ہی - یہ آپکا تجربہ ہوگا کہ جبتک چھ گھنٹے چکّی نہ پیسیے یا دوپہر تک ڈلیا نہ ڈھوئیے تب تک کھانا ہضم نہوگا تو آپ کو ڈلیا ڈھونا مبارک - ع -

ہر کسے را بہر کارے ساختند

یہان تو خوب تنکے پلاو اور قورمہ اور بورانی اور کباب اور شیرمال اور باقرخانی اور گند لا قلیہ چکھتے ہین اور برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی برفاب ناب پیکر جو خسخانے مین لمبی تان کے سوتے ہین تو بارہ بجے سے چار بجے کی خبر لاتے ہین - حضرت اسرافیل بھی سرہانے پر صور پھونکین تو کوئی مردود ہی خواب راحت اور بستر استراحت سے اُٹھے - اور ایک آپ ہین کہ بے محنت کے نہ کھانا ہضم ہوتا ہی نہ نیند آتی ہی - بہتر ہو کہ آپ جب یہان آئین تو روز تڑکے اُٹھ کے چنے کا بورا سر پر رکھکر چنہٹ یا بخشی کے تالاب تک دوڑتے جائیے اور واپس آئیے اِس تدبیر سے شاید کھانا بھی ہضم ہو جائے اور نیند بھی آئے میرے نزدیک کھانا تو آپ کو ضعف معدہ کے سبب سے نہین ہضم ہوتا ہی اور نیند اِس سبب سے نہین آتی ہی کہ دماغ مین خشکی ہی اِسکا علاج نینی تال مین محال ہی - کسی سے رجوع لائیے - غالباً اب آپ وہان سے ترش ترشا کر صاحب لوگ بنکر آئینگے اور ہم لوگون کو کالا آدمی اور گدٔا میر بنائینگے خیر - ع -

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

اور کیون بندہ نواز وہ جو دو نیک بخت آپکے ہمراہ تشریف لے گئی ہین وہ بھی میم صاحب بن گئین یا ابھی تک ہندی ہی بنی ہین - لطف تو یہی ہی کہ اُنکو بھی سایہ پہنائیے آپ ہی خالی خولی نہ صاحب لوگ بن بیٹھیے ؎

الفت کا یہ مزا ہی کہ ہون وہ بھی بیقرار
دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

بھائی صاحب اب اِس وحشت سے باز آئیے - اور آدمیت کو ہاتھ سے نہ دیجیے - صاحب لوگون کی تقلید ہم کو زیبا نہین ہی
ع - چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا -
پہاڑ کے قیام پر پتھر پڑین - اب اپنے شہر آئیے -

راقمہ بندہ بندۂ حسن

یہ خط پڑھکر نواب صاحب بہت بد دماغ ہوگئے اور دو مین بار سب کو پڑھکر سنایا - جسنے سُنا اُسکو رنج ہوا کہ یہ کیا فضول بک ہاہی

نواب - ٹہیر باز آدمی اِن باتون کو کیا سمجھے -

جملو - ایسا ہی ہی خداوند -

آغا - واہی ہی - مین تو اُنسے پہلے ہی سے واقف تھا -

نواب - وہ تو گالیان بکنے لگا جی -

اختر - حضور گالی گلوج پر آمادہ ہوجانا خاص دلیل اِس امر کی ہی کہ مخاطب کا دعوی بے دلیل ہی -

آغا - اِنکو تو بس ٹہیر کی کابک ہو اور دو چار پرانے چغادری ٹہیر باز - میان گجن اور مرزا فدائی اور حسو ماتمی اور لالہ گبریل اور بے تکی گپ اُڑتی ہو کہ آصف الدولہ نے لاٹ صاحب کو خواب مین کہا کہ ہمارا امام باڑہ خالی کردو اور جمنا مین عید کے دن توپ نکلتی ہی اور پوچھتی ہی کہ کسکی عملداری ہی - اسی طرح فضول تقریر سے یہ حضرات دل بہلاتے ہین -

نواب - ایک دلیل بھی معقول پیش کرتے تو ہم کہتے خیر کچھ تو لکھا اسنے تو قلم اُٹھایا اور شتر بے مہار کی طرح ریگستان قرطاس پر دوڑا دیا -

مسخرہ - یہ شتر غمزے ! بلبلانے لگے -

آغا - اِسکا جواب خاموشی ہی -

نواب - نہین صاحب وہ دندان شکن جواب دو ن کہ عمر بھر یاد کرین -

اختر - ضرور حضور نے تو محبت مین لکھا کہ یہ مقام نہایت ہی فرحناک اور روح افزا ہی - جیسا دوستون کا قاعدہ ہی کہ جب کسی نئے مقام پر جاتے ہین تو وہان کے کُل حالات دوستون کو لکھ بھیجتے ہین - یہ آپ کو کیا معلوم تھا کہ وہ بگڑ کھڑے ہونگے مہراج - آپ بھی تو ٹہیر بازون اور چنڈوخانے والون کو مخاطب صحیح سمجھتے ہین - اُنکو آب وہوا اور پہاڑ کی سیر اور صحت وتندرستی سے بھلا کیا سروکار ہی - اور آپکو لکھنا ہی کیا فرض تھا لاحول ولاقوۃ ! -

نواب صاحب نے میان اختر کے مشورے سے خط کا جواب بلکہ جواب الجواب یون لکھا -

دیے جو بھرے اُنھین جا کے فقرہ بازون نے اُڑائی پر کٹی کیا کیا ٹہیر بازون نے

آپ تو حضرت بے پر کی اُڑاتے ہین - اور حق یون ہی کہ مجھی سے غلطی ہوئی - آپنے تمام عمر تو ٹہیر تھیایا اور لوری لڑایا کیے - آپکو دنیا وما فیہا کی کیا خبر ہی کہ زمانے کا رنگ کیا ہی اور دنیا مین کیا ترقی ہورہی ہی - تو وجہ کیا آپ کی دنیا تو بس ٹہیرون کی پالی ہی - آپ تو کاکن کی ماہیت اور خواص سے البتہ خوب واقف ہین - دن رات چانڈو بازون اور واہی تباہی آدمیون کی اول جلول تقریر سننے کے عادی - انہمی آپ کے مشیر - اور اُٹھائی گیرے آپ کے وزیر - ع -

وزیرے چنین شہریارے چنان

ارے نادان اب وہ زمانہ نہین ہی کہ اگر میان مفصل مین نوکر ہوجاے تو بیوی کی برسون صورت ہی نہ دیکھے - اُس زمانے مین جسکا آپ نے ذکر کیا ہی بدنظمی اور طوائف الملوکی کا ڈنکا بجتا تھا - زمیندار اپنی اپنی گڑھی مین گلی کے کتے کی طرح

شیر بنے ہوئے تھے۔ بے فوج کشی کے مالگزاری کا وصول ہونا محال تھا۔ ایسی صورت مین جب کہ امن کا کہین نام بھی نہ تھا لڑکے بالون کو کوئی کہان لیے لیے پھرتا۔ قدم قدم پر خوف تھا کہ مبادا کوئی آکے لوٹ لے۔ بال بچون کو قتل کر ڈالے اور انواع واقسام کی مصیبتون مین گرفتار ہون۔ اب امن کا زمانہ ہی کوئی چون تک نہین کر سکتا جہان چاہیے سونا اُچھالتے چلے جائیے۔ مگر یہ باتین تو وہ سمجھے جو سمجھدار ہو۔ آپ کو سمجھ سے کیا بحث اُس بدنظمی کے زمانے کو اس عہد معدلت مہد سے مقابلہ کرنا عین دلیل حماقت ہی آپ کے کرم خوردہ خیالات پر شیطان کی پھٹکار۔ آپ سیر و سیاحت کے اسقدر خلاف ہین کہ ایک محلے سے دوسرے محلے جانا بھی وضعداری کے خلاف تصور کرتے ہین۔ آپ کے دادا صاحب کو خدا بخشے تمام عمر لکھنوہی مین رہے اسی اور پانچ پچاسی برس کے ہو کے انتقال کیا اور لکھنؤ کے گلی کوچون سے بھی واقف نہ ہوے۔ عجب نہین کہ وضع نباہنے کے لیے مر کے بھی لکھنوہی کے گلی کوچون مین رہگئے ہون آپ کے دادا صاحب جس تکیے مین مدفون ہین اُسمین گوندنی کا بھی ایک درخت ہی اور چونکہ اُنکو گوندنی بہت مرغوب طبع تھی لہذا غالباً اُسی درخت کی کسی پھنگی مین اُنکی روح اڑکہ رہی ہوگی۔

آپ کے آباو اجداد کے وقت مین اول تو نینی تال کو کوئی جانتا بھی نہ ہوگا کہ کہان ہی۔ دوسرے نینی تال اِس عملداری مین قائم ہوا ہی انگریز سیاحون نے اِس پہاڑ کو ڈھونڈھ نکالا اور آباد کیا۔ ورنہ نینی تال بھی شمل اور بہت سے کوہی مقامون کے اُجاڑ پڑا تھا۔ یہ اتنے بنگلے اور کوٹھیان اور سڑکین جواب ہین یہ صرف چالیس برس کے اندر تیار ہوئی ہین علاوہ برین اُس زمانے مین بادشاہ اور حاکم وقت ہمیشہ اور ہر فصل مین اپنے پایۂ تخت ہی مین رہا کرتے تھے۔ اگر کوئی نینی تال جانے کا قصد کرتا تو کہان رہتا۔ یہ تو دد و دام کا مسکن اور پہاڑی جنگل تھا۔ ہو کا عالم۔ آپ شاید یہ سمجھتے ہین کہ ابتداے آفرینش سے نینی تال ایسا ہی آباد ہی جیسا اب ہی یہ تو آپ کی عقل ہی ۔ ع۔

برین عقل و ہمت بباید گریست

اب یہ مقام گلزار ہی اور قدرتی بہار اور آب و ہوا ے جانفزا نے اور بھی اِسکو دوچند رونق دیدی ہی۔

آپ تو پہاڑ کے قیام کو جلاوطن ہونا سمجھ بیٹھے ہین جب ہی آپ بار بار لکھتے ہین کہ کیا مجھے کتے نے کاٹا ہی کہ گھر بار چھوڑ کر پہاڑون اور جنگلون مین جاکے رہون گویا نینی تال آئے اور گھر بار چھوٹ گیا۔

کلب گھر کو آپ شراب کی بھٹی اور سور کے گوشت کی دوکان سمجھے ہوے ہین۔ کلب گھر مین بھی گوشت اُسی احتیاط سے بکتا ہی اور اُسی طرح بکرے ذبح کیے جاتے ہین جسطرح لکھنؤ مین پھر کلب گھر سے گوشت منگوانے مین کیا گناہ ہی۔ برسون جوا کھیلا کیے۔ چرس اور مدک کے دم لگایا کیے اور کلب گھر کے گوشت پر اعتراض جڑنے کو مستعد۔ ہوٹل کا پکا ہوا کھانا کون نہین کھاتا۔ میرے یہان جب صاحب لوگون کی دعوت ہوئی تھی تو کتنے آدمیون نے اُنکے ساتھ بیٹھ کے کھایا تھا اور بے ادبی معاف اُنکا پس خوردہ آپ نے بھی مزے مزے سے چکھا تھا اور ہان خوب یاد آیا کیون صاحب پارسی کے ہوٹل مین آپ میرے ساتھ نہین کھا چکے ہین بڑھ بڑھ کے باتین بناتے ہو۔

واعظان کاین جلوہ بر محراب و منبر می کنند

چون بخلوت میروند آن کار دیگر می کنند

مشکلے دارم ز دانشمند مجلس باز پرس

تو بہ فرمایان چرا خود توبہ کمتر می کنند

خود را فضیحت و دیگران را نصیحت (آپ فرماتے ہین کہ ہم رکابی مذہب نہین ہین)۔ وہ دن بھی یاد ہی جب مرغ کے کٹلٹ مانگ کے پارسی کے ہوٹل مین کھائے تھے اب ہوٹل کے نام سے اتنی نفرت ہی ع۔

دلم ز صومعہ بگرفت و خرقہ سالوس

آپ فرماتے ہین کہ (ہم لوگ ابابیل اور مرغابی نہین ہین کہ گرمی مین کہین بسر کرین اور سردیون مین پہاڑون سے نیچے اُترین)۔ بجا ارشاد ہوا اگر آپ گور کے کیڑے ضرور ہین کہ اُسی مین پیدا ہوتے ہین اور اُسی مین مرتے ہین۔

حق یون ہی کہ آپ ہی ایسے جہلا اور متعصب اور کاہلے ایمانون کے سبب سے سلطنت گئی ہ

جو عدوے باغ ہو برباد ہو
اسمین باگلچین ہو یا صیاد ہو

تم ہی ایسے بے فکرے جنھون نے تمام عمر کبھی نوکری نہین کی اور ٹیر بازی اور مدک بازی اور صحبت فسق و فجور مین زندگی بسر کی ملک کے ساتھ دشمنی کرتے ہین۔

محمد عسکری از نینی تال

نواب صاحب نے خط میان اختر کے مشورے سے لکھا اور حجو اور آغا صاحب کو سُنایا اِن دونون نے بڑی تعریف کی کہ واقعی جواب ترکی بترکی لکھا ہی۔ منشی مہاراج بلی نے کہا کہ لاؤ اِسکے آخر مین ہم کچھ فارسی مین بھی لکھدین تا کہ اُنکو معلوم تو ہو کہ نشیان بھی اِنکے ہمراہ ہین۔

اِس نشیان کے لفظ پر بڑا قہقہہ پڑا مگر منشی مہراج بلی تو سمجھ کے نیچے سونٹا لیے گھومتے تھے اِنکی سمجھ مین خاک نہ آیا کہ یہ کس پر ہنسے۔ قلم دوات کاغذ اِنکو دیا گیا کہ لکھیے اور آپ نے فارسی زبان کی یون ٹانگ توڑی۔

سیاف عرصۂ حماقت مدفن مرزا بندہ حسن صاحب امام حماقت مین سپس گزارش سلام کہ مافوق آن نیست بندہ مہراج بلی محقق زبان فارسی و پہلوی دوری زبان کہ رواج داشتہ در بلدۂ ایران و در آب حیات ملک کہ عبارت از ظلمات بود زیادہ چہ برطرازم۔ الا چونکہ درین دیار کوہسار رفعت آثار و حوالی مرغزار لالہ بار و وحشت کہ از درد دیوار ست نمودہ می آید۔ مقامی ست الطف و احسن چہ کہ بندہ از مدتے بتلاش سیہ خیمہ لیلای انشا مجنون وار در بدر و کو بکو و چشمہ بچشمہ جو بجو حیران و سرگردان بودہ است باری از فضل باری درینجا کہ کوہ خاص النخاص نام اوست و پیر ہمپیر دیبی دیوتا بے غایلہ زیب مقام اور سیدم و چشم گشودم و بر گیاہ سنبل زار او کہ پیچ و تاب خوبان نوشاد دارد غنودم ہمہ را خواب دیدم۔ آب و ہوایش چنان کہ کسی کہ مردن شدہ باز زندگی در قالب مردہ و بدو آب رفتہ بجوی باز در آید کہ گفتہ اند

حجاب چہرہ جان مے شود غبار تنم
خوشا دمے کہ ازین چہرہ پردہ بر فگنم

اگر کسے کہ گرفتار امراض فرمنہ و بیمار بہاے پرانی برسون کی باشد و اینجا آمدن کند و درین مقام عشرت فرجام مانند ہوش د در یک روز چنگا و خاصہ ہٹا کٹا شود۔ و طرفہ اینکہ ہوا ہر وقت سرد و ٹھنڈک پذیر میشود و آب کہ عربی دانان آنرا بارگویند او ہم ہمبران نسق ٹھنڈک پذیر ست و خدا کند کہ باد۔

اکنون تعریف دیگر شنو کہ در عہد نوابی آبا و اجداد یعنی باپ صاحب و دادا جان و لالہ جی من محقق فارسی درسواری زنہ نشستندے و گاہے کہ زرفرف مالی ست نہ انستندے کہ کدام جانور بود واست و باشد او آبا و اجداد را چہ خبر کہ پہاڑ چہ جانورست مگر درین پہاڑ سگ صحرائی کہ عبارت ازان جانورست کہ درندہ است و درارد و ب ببر بود ببیارست - مگر آخر جنگل جنگل ست و شہر شہر کہ گفتہ اند

دربیشہ گمان مبر کہ خالیست		شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

الغرض خوبان کہسار ہم از طائفان لکھنو بہتر و وجہ الحسن می باشند کہ گفتہ اند

	بسیار خوبان دیدہ ام اما تو چیزے دیگری

حررہ مہراج بلی محقق فارسی و پہلوی و دری

وغیرہ المعروف بہ نشیان

یہ خط پڑھکر منشی مہراج بلی صاحب نے سب کو سنایا سامعین ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئے - اور بنانا شروع کیا کہ واہ فارسی لکھنا کیا معنی آپ تو فارسی کی ٹانگ توڑتے ہین اور ایرانیون کا منہ چڑھاتے ہین اور پہلوی و دری زبانون کو از سر نو زندہ کرتے ہین - یہ گوکھے مارے زعم کے اکڑنے لگے - ذرا بھی نہ سمجھے کہ یہ بناتے ہین - اکڑ کر فرمایا کہ بھائی صاحب برسون ریاض کیا ہی تب جاکے یہ بات حاصل ہوئی ہی - دل لگی نہین ہی کہ کاتا اور لے دوڑا - اِسکے لیے طبع خداداد بھی چاہیے یہ سب خط ہم نے عمداً ایک مقام پر لکھدیے تاکہ اُن لوگون کے خیالات بخوبی ظاہر ہو جائین جو لکھنؤ کے سوا اور کہین نہین گئے اور جنکو حال کی ترقی اور مغربی خیالات و شایستگی کے اثر سے ذرا بھی واقفیت نہین ہی - اور بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے اول جلول بکا کرتے ہین -

نواب صاحب وغیرہ کے خیالات پہاڑ پر آتے ہی بالکل بدل گئے اور ابھی کیا ہی چند روز رہئے تو دیکھیے پھر انکی کیفیت دیکھیے گا -

سیر نینی تال

کنار جوے چمن جھومتے ہین مست ترے	
بط شراب کا کھلوانی ہی شگار بہار	

گوہی نازو اور قمرن نے ان سب کی زبانی کنار چشمہ سار اور میدان فرح بار کی کیفیت من و عن سُنی تھی اور کوٹھی پر سے بھی ہر روز کچھ نہ کچھ لطف اُٹھاتی تھین مگر ایک روز باصرار تمام نواب صاحب سے کہا کہ ہمین یہان لائے ہو تو از براے خدا اس موے پردے کی قید سے آزاد کرو اور سیر کہسار کا حظ حاصل کرنے دو یہ نہین کہ یہان بھی پردے اور گھٹا ٹوپ کی قید مین جکڑ دو - پھر یہان کیا کرنے کو لائے ہو - اگر یہی قید ین ہین تو خدا ہی حافظ ہی - ہم اللہ جانتا ہی یہ سختیان نہین اُٹھائینگے -

نواب صاحب نے کہا اچھا آج میدان کیطرف جاؤ مگر گھوڑ دوڑ کے چکر مین نجانا - جھیل کی طرف رہنا - ساری کیفیت وہین سے حاصل ہو گی - اور ہم کسی کو تمھارے ساتھ بھیجدینگے - ایمین ایک بجوگ ہی - وہ تم سے تخلیے مین کہدینگے -

شام کو تین چار گھڑی دن رہے نازو اور قمرن پردہ دار ہوادارون پر سوار ہوئین - ہوادار اُٹھانے والے زرق برق نئی نئی وردیان پہنے ہوے تھے ہر ہوادار کے ساتھ چار چار آدمی - ایک ایک شوخ وطرار خوش پوش مہری اور ایک ایک رونا - اور ایک سپاہی ہری ہری بانکی ٹی باندھے سبز غلاف کی تلوار لیے ساتھ تھا - پہاڑی اِس ٹھاٹھ کی سواری کے عادی تو تھے نہین جسطرف ہوادار نکلجاتے تھے

ٹھٹھ کے ٹھٹھ لگ جاتے تھے صاحبان یورپین اور لیڈیان مشرقی امراء کے تزک و احتشام اور اُنکی پیش خدمتون کی زرق برق پوشاک اور زیور اور پردے کی رسم کی نسبت گفتگو کرتے تھے اور ہندوستانی باہم کہتے تھے معلوم ہوتا ہی کوئی بیگمات آئی ہین جبھی اس ٹھسے سے ہوا کھانے نکلی ہین کہ مہریان ڈانڈی کا کونا پکڑ کر چلتی ہین ایک ایک سپاہی ہر ڈانڈی سکے ہمراہ ہی اور ایک جوان شمشیر سبز غلاف لیے ہوے ساتھ ساتھ جاتا ہی جب گھوڑ دوڑ کے چکر کی طرف سے یہ سواری گذری تو لوگ تماشا دیکھنے لگے۔

ان پریون نے یہ سیر کبھی پہلے کاہیکو دیکھی تھی۔ پہلے تو لان ٹنیس کے کھیل کو غور سے دیکھا اور حیرت ہوئی کہ میمین اور مسین بھی اس بے تکلفی کے ساتھ کھیلتی ہین کہ اُنمین اور مردون مین ذرا فرق نہین دور تک لان ٹنیس ہی کا کھیل اُنکو نظر آیا۔ اور شاذ ہی ایسا مقام پایا جہان کوئی لیڈی شریک نہ ہو پھر کیا دیکھتی ہین کہ چھ گھوڑون پر صاحب لوگ سوار زور زور سے چکر کے میدان مین گھوڑے دوڑا رہے ہین۔ پورب اور پچھم کے کونون پر دو دو جھنڈیان نصب ہین اور ہر سوار کے داہنے ہاتھ مین ایک بڑا سا ڈنڈا ہی جسکے سرے پر موٹھ عجب طرح سے لگی ہوئی ہی اور ایک گیند زمین پر پڑا ہی۔ ہر سوار گھوڑے کو دوڑا کر اس گیند کو اپنے ڈنڈے سے زور کے ساتھ ٹھیکی دیتا ہی اور گیند لڑھکتا جاتا ہی اور ایک سوار نے پھیکا تو لڑھکتا ہوا وہ گیا اور ویسے ہی دوسرے سوار نے ٹھپکی دی تو دوسرے رخ لڑھکتا ہوا پہونچا اسیطرح ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے اِدھر لڑھکتا جاتا ہی اور گھوڑونکو سوار اِس زور سے کڑکڑاتے اور دوڑاتے ہین کہ اچھا شہسوار دقت سے ران ٹہری جما سکے اور انیلا یا کم سوار

تو فوراً اُگر کے کچل جائے۔ اِس گھوڑ دوڑ مین ان دونون کو بڑا ہی حظ وافر حاصل ہوا۔ اور بی قمرن نے ایک نوجوان لفٹنٹ کو جسکی مسین بھیگتی تھین اور جسکا پابو سب سے زیادہ تیزی کے ساتھ جاتا تھا بہت پسند کیا۔ اور دیر تک اُسی کو گھورا کین اور خدا سے دعا مانگا کین کہ اللہ کرے اسکا گھوڑا جلدی جلدی ہماری طرف آجایا کرے۔

یہ لطف اُٹھا کر جھیل کیطرف گئین تو یہ کیفیت تھی کہ ع۔

	کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا ست	

یہان انھون نے بڑی دیر تک کشتیون کی سیر کی اور ہر کشتی پر ایک میم ضرور بیٹھی دیکھی۔ درختون اور دونون جانب کے اونچے اونچے پہاڑون اور بنگلون اور کوٹھیون کا سایہ اور بھی جوبن دکھاتا تھا اسی مقام پر نازو اور قمرن کی ڈانڈیان ملاکر لگائی گئین تو ان کو مکالمے کا خوب موقع ملا۔

قمرن۔ باجی جان کیا بہشت مین اس سے بڑھکر لطف ہوگا کیا ٹھنڈی ہوا ہی واہ واہ۔

نازو۔ یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا ہی بہن۔

قمرن۔ یہ جھیل جو امی جان دیکھین تو گھنٹون عش عش کرین کیا پانی چھلکتا ہی کہ واہ۔

نازو۔ اور یہ ڈونگیان کیسی بھلی معلوم ہوتی ہین۔

قمرن۔ اور پیڑون اور بنگلون کی چھانون کیا اچھی معلوم ہوتی ہی۔ ہم تو اب روز روز آیا کرینگے بہن واہ کیا جگہ ہی۔

نازو۔ جھیل بھی ہی کشتیان بھی ہین۔ باجا بھی بجتا جاتا ہی گھوڑ دوڑ بھی ہو رہی ہی اور کیا جانے وہ ہاتھ مین لیکر کیا کھیلتے ہین۔ اور بے میم کے تو کوئی کام ہوتا ہی نہین۔

قمرن۔ زندگی کے مزے انھین کو ہین۔ ہندوستانی موے

سب بھٹیل نکلتے ہین۔مردون کے ساتھ۔کالے آدمی کو یہان بھی

تصرف نہین۔

جب شام قریب ہونے کو آئی تو سواری روانہ ہوئی کیونکہ روشنی کا سامان غلطی سے ساتھ نہ تھا۔خوف تھا کہ مبادا اندھیرا ہو جائے تو اِن ناواقف آدمیون کو راستہ چلنا مشکل ہو جائے۔چراغ جلنے کے کچھ دیر پہلے سواری پہونچگئی اور تھوڑی ہی دیر مین نواب صاحب اور اُنکے احباب و رفقا کی سواریان بھی آگئین۔

قمرن۔نواب آج تو ہم اور بھی اِس پہاڑ پر لوٹ ہو گئے بہشت کو بھی بھول گئے۔اب تم چاہے چلے بھی جاؤ ہم یہان سے نہ جائینگے یہان تو خدائی ہی دوسری ہی۔شہر مین بھلا یہ بات کہان۔توبہ۔منزلون پتا نہین۔گھوڑدوڑ تمنے دیکھی تھی۔

نواب۔وہ گھوڑدوڑ نہین تھی۔پہلے ہم بھی نہین سمجھے تھے اب سنا کہ وہ گیند کی کثرت ہی کہ دو جھنڈیان اِدھر اور دو جھنڈیان اُدھر لگا دین اور دو دو تین تین آدمی ٹٹوون پر سوار ہو کر آپس مین کثرت کرنے لگے۔آدھے اِدھر آدھے اُدھر۔جو گیند کو اپنی جھنڈیون کے اندر سے نکال لیجائے وہ جیت گیا۔

نازو۔مگر جان جوکھم ہی۔گھوڑے ہوا سے باتین کرتے جاتے ہین۔ریل گاڑی بنجاتے ہین۔

نواب۔میان اختر کچھ شعرخوانی ہو اِسوقت بہت تھکے آئے ہین واللہ۔

اختر۔حضور غلام تو جدّت پر مرتا ہی۔

رہتی ہی فکر تازہ مضامین کی منتظر
اِس گھر مین آ نکلتے ہین مہمان نئے نئے

مہراج۔اور نازو جان کی شان مین آتش زبان شاعر کچھ اور ہی فرماتے ہین۔فرمایا ہی کہ

سانپ کا زہر وہ گیسو مین اُگلنے والے
آہوے چشم جھلاؤن کو ہین چھلنے والے

کشمش عشق مین ہارے اثر اتنا تو ہوا
پھر کھڑے ہوتے ہین منھ پھیر کے چلنے والے

حسن نے روشنی خورشید کی پیدا کی ہی
شب کو باہر نہین وہ گھر سے نکلنے والے

آئینہ رکھکے کیا ہی جو کبھی تم نے بناؤ
خاک مین مل گئے ہین دیکھ کے جلنے والے

پانون تک تیرے جو پہونچے نہین ہی پایۂ ناز
کف افسوس وہی ہاتھ ہین ملنے والے

اشک باقی جو نہ آنکھون مین رہے تو نہ رہے
جگر و دل ہین لہو ہو کے نکلنے والے

نازو۔اب توکل سے ہم بھی کھلی ڈانڈی پر جایا کرینگے۔

قمرن۔یہان ہمکو جانتا پہچانتا ہی کون ہی۔

آغا۔نواب صاحب کو تو لوگ جانتے ہین۔وہ بدنام ہونگے تم کو کوئی نہ جانتا سہی۔اِنکی بدنامی تو ہو گی۔

قمرن۔اے تو ہم کیا کہنے بیٹھینگے کہ ہم نواب محمد عسکری کے ہان کی عورتین ہین۔یا ہماری پیشانی پر لکھا ہوا ہی کہ یہ نازو ہین اور یہ قمرن ہین۔

آغا۔ہم نے تو کہدیا کہ جب ہم پہاڑن کو بیاہینگے تب سمجھ لینگے۔ابھی ہمکو اِسکی کیا فکر ہی۔ہان اِسمین اینجانب کو عذر نہین ہی کہ جس طرح ایک صاحب دوسرے صاحب کی میم کا ہاتھ پکڑ کر ہوا کھانے جاتے ہین اُسی طرح ہم بھی قمرن اور نازو کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر سیر کو جائین ایک جانب

بی نازو جان - دوسری جانب قمرن -
نازو - میرے دونون میٹھے -
قمرن - منہ تو نبواؤ -
مہراج - اب آپ پٹیے گا حضرت - ذرا نازو جان کی طرف نظر بدنڈ ابیے گا - جی - اتنا کہد یا ہی ہنسے -
آغا - اپنی نیت اپنے آپ خراب کریگا موا -
نواب - آغا یار تم یہان کوئی پہاڑن تجویز دو اور ایک چھٹن صاحب بہادر کے لیے تجویز و -
مہراج - اور ایک ہمارے لیے -
نازو - (سروتے کی ڈنڈی لگاکر) مونڈی کاٹا -
آغا - خوب شد - ایک ہماری خاطر سے -
نازو - (آغا کو آہستہ سے سروتا لگاکر) تم بھی لو -
آغا - (مسکرا کر) منشی مہراج بلی صاحب اِنکو سمجھایئے - دیکھیے انھون نے پہل کی ہی - اب ہم سے بھی بے ادبی ہوگی -
نازو - کیا مجال ہی تیری - تیری تاب و طاقت کیا ہی - اب اُور دونگی اُلٹا ہاتھ - سُنیے کیا مہراج کو مفت کا پایا ہی بیچارے کو تجکو نہ اسکے عوض مارون -
آغا - اچھا تو پھر اِنکے عوض بوسے بھی ہم لینگے چلو یون ہی سہی - کیون مہراج بلی کیا کہتے ہو -
مہراج - نازہی جواب دیگی -
نازو - ابکی ہم جوتے سے جواب دینگے -
آغا - خدا کی قسم اُچھل کے چوم لون تو سہی -
اِسپر ناز و جھلا کر اُٹھی - ٹھہر تو جا مونڈی کاٹے تیرا منہ جھلسون آغا صاحب ہنستے ہوے بھاگے اور یہ سروتا لیے ہوے پیچھے پیچھے وہ غل مچاتے جاتے ہین دہائی قمرن جان کی - دہائی ہی قمرن کی

قمرن نے بہن کو پکڑ لیا - ہماری دہائی اب پکارتے ہین - اب بس جانے دو -
نازو - نہین مین دیکھون تو کہ اُچک کے بوسہ کیونکر لیتا ہی -
مہراج - اب تمکو تو خواہ مخواہ چومواننے کا جی چاہتا ہی ایکی تو بات ہی اور ہی -
نواب - یار ہمارے دل کی بات کہی -
چھٹن - اچھا بھئی آغا - کے لیتر فی بوسہ کھاؤ گے -
آغا - ہم بڑے بیحیا ہین - ہماری نپوچھو - ہم تو نازو جان کے گال کا بوسہ لینے کے لیے فی بوسہ ایک جوتا کھانے پر بھی راضی ہو جائینگے -
نازو - دُر جوتی خور سے - اللہ جانتا ہی اب مین اُٹھ کے دُھنک ہی ڈالونگی -
آغا - کہین اُٹھو تو -
نازو - اُٹھون پھر - نواب اِسکو سمجھاؤ -
نواب - پھر تو دہائی دیتے ہو آغا - اپنے داؤن تو ردستے ہو دہائی ہی -
قمرن - اے یہ باتین چھوڑ و جی - کچھ ہنسی دل لگی کی باتین کرو دہائی اور مار پیٹ اور یہ سب ہڑ دنگے سے ہمارا جی گھبراتا ہی - مین یہ سوچتی تھی کہ یہان آئے ہو تو کیا بس اِسی لیے کہ دن بھر اِس کوٹھی مین رہے اور دو گھڑی کے لیے نیچے اُترے - ذرا میدان مین گئے اور پھر یہان آگئے - اے آئے ہو تو ذری ادر اُدر پہاڑون کی بھی سیر کرو ادھر اُدھر گھومو - دیکھو بھالو - برف کے پہاڑ لوگ کہتے ہین یہان سے پاس ہین وہان چلو -
نواب - درست - برف کے پہاڑ یہان سے پاس ہین ؟ بلی یہ حضور سے کس نے گپ اُڑائی - برف کے پہاڑ یہان سے پندرہ دن کی

راہ پر ہین اور پہاڑ ہی پہاڑ جانا ہی بس - کیا دل لگی سمجھ لی ہی اور پندرہ دن مین بھی تب پہونچین جب پہاڑیون کیطرح سے جائین اور جو آرام کے ساتھ منزل منزل جائین تو مہینون کی راہ ہی کہنے لگین برف کے پہاڑ یہان سے نزدیک ہین -

رونا - ہجور برف تو ان پہاڑون پر بھی گرتا ہی مگر وہان ہر مہینے مین دن رات برب ہی برب رہتا ہی اور پاس نہین ہی دور ہی - ہان جو دیکھنا چاہیین تو یہین بیٹھے بیٹھے آپ دیکھ سکتے ہین -

نازو - یہان بیٹھے بیٹھے کیونکر دیکھ سکتے ہین -

آغا - دور بھی ہین اور یہین بیٹھے بیٹھے دیکھ بھی سکتے ہین اسکے کیا معنی ہین میان -

رونا - اجی ہجور آغا صاحب ہان -

نازو - (ہنسکر) یہ موا بھنگیا گیا ہی کیا -

نواب - ابے تو ہی کہان اسوقت -

آغا - دوا اور دو کی ہوتے ہین جی - بتا تو دو -

رونا - ہجور ہین تو یہان سے کئی سو کوس - کچھ سامنے ہین کیا ؟ مگر اونچے اونچے پہاڑ سے صاف نجرائی دیتے ہین - کل ہی سویرے سویرے اُٹھیے تو چل کے دیکھ لیجیے -

قمرن کو برف کے پہاڑ دیکھنے کا بڑا شوق ہوا - اور نوابصاحب کی خوشامد کرنے لگی کہ میرے نواب آج رات سے اُٹھو اور ہماری خاطر سے تڑکا ہوتے ہوتے وہان پہونچ جاؤ جسمین اچھی طرح سے دیکھ سکین - نوابصاحب نے رونے سے کل حال دریافت کیا تو اُسنے کہا سرکار یہان ایک پہاڑ کی چوٹی سامنے ہی - کل تڑکے چلیے تو کوئی دس منٹ مین وہان داخل ہو جائیے - وہان بنچ پڑے ہین اُنپر بیٹھیے اور سیر دیکھیے - آفتاب نکلتے نکلتے برف کے پہاڑ صاف نظر آتے ہین - جہان تک وہ پہاڑ سوجھتے ہین بالکل سفید - برف اُنپر ہمیشہ اور ہر فصل مین رہتی ہی - دن ہو چاہے رات ہو - اور ایسے بھلے معلوم ہوتے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی - صاحب لوگ اور خود لاٹ صاحب اور میمین اور مسلین اکثر دیکھنے جایا کرتی ہین -

نواب صاحب نے دریافت کیا کہ بھلا وہان کچھ روک ٹوک تو نہین ہی - اُسنے کہا خداوند یہان اسکا ہرگز ہرگز ذرا بھی خیال نہ فرمائیے گا - یہان جانے کی روک ٹوک نہین ہی سب لوگ یہان دیکھتے ہین - جہان خوشی ہو وہان چلے جائیے -

نواب چھٹن صاحب نے ایک پہرے والے کو بلوایا اور حکم دیا کہ گھڑی بھر رات رہے ہمکو جگا دینا - اسمین عدول حکمی ہونے پائے شب کو حسب معمول سب سوئے - پہرے والے نے دو گھڑی رات رہے اُنکو جگا دیا اور مُنہ ہاتھ دھو کر کپڑے پہنکر سب لیس ہوئے مرد تو دس منٹ کی راہ سبکے پیادہ پا چلے اور نازو اور قمرن پردہ دار ڈانڈیون مین سوار ہوئین - منشی مہراج بلی صاحب نے فرمایا بھائی گو ہم چلنے مین قاصر نہین ہین مگر وضع کے خلاف جوتیان چٹخاتے نہ جائینگے - یہ بھی ڈانڈی پر لد گئے - مسخرے نے کہا اسوقت بی نازو تو ہوادار کے عوض ڈانڈی پر سوار ہین - منشی مہراج بلی صاحب ہی کو اس ڈانڈی پر نہ سوار کرا دیجیے تاکہ لوگ سمجھین کہ اِنکے ساتھ تین مساۃ ہین - منشی مہراج بلی نے مسخرے کو کچھ جواب نہ دیا - جس مقام سے برف کے پہاڑ دیکھے جاتے ہین اُسکو وہان برف کی چوکی کہتے ہین نوابصاحب کی کوٹھی سے قریب تو تھی ہی تھوڑی دیر مین قافلہ چوکی پر پہونچ گیا یہ مقام پہاڑ کی ایک چوٹی پر واقع ہی - پہاڑیون نے انگلی کے اشارے سے بتایا کہ وہ برف کے پہاڑ ہین - سب نے غور سے

اس جانب دیکھنا شروع کیا۔ نازو اور قمرن بھی ڈانڈیون سے اتر آئین۔ سحر کاذب کا وقت۔ تنہائی کا مقام۔ بالکل خلوت انکو خوب موقع ملا کہ بر افگندہ نقاب سیر کہسار کرین۔ اور برف کے پہاڑ دیکھین۔ دس بارہ منٹ دیکھا کیے لیکن برف کے پہاڑ نظر نہ آئے۔ جب پو پھٹنے کا وقت آیا تو سب سے پہلے قمرن نے کہا ہم نے دیکھ لیے۔ سفید لکیر سی چلی گئی ہی

آغا محمد اطہر نے بھی خوش ہو کر کہا۔ بھئی سچ کہتی ہین۔ اہاہا۔ دور تک سلسلہ چلا گیا ہی۔ بالکل سفید بگلے کے پر کی کیا حقیقت ہی۔ مگر اونچے نیچے بہت ہین اور ایک سلسلے کے بعد پھر دوسرا سلسلہ چلا گیا ہی۔ اِنکے قریب کھڑے ہو کر اور لوگون نے بھی سلسلۂ برفستان دیکھے۔ اور خدا کی قدرت کاملہ پر عش عش کرنے لگے۔

نواب۔ کیا عظمت ظاہر ہوتی ہی سبحان اللہ۔

آغا۔ حضرت یون تو ہر شے سے قدرت خدا نمودار اور عیان ہی مگر پہاڑون کی عظمت سے دل پر اُسکی قدرت کا نقش اور بھی جم جاتا ہی۔ اور خصوصاً یہ برف کے پہاڑ۔ واہ وا واہ۔

چھٹن۔ اور ہم لوگون نے نئے نئے دیکھے ہین نا۔ اِس سبب سے ہم اور بھی زیادہ عش عش کرتے ہین۔ جو لوگ برفستان کے رہنے والے ہین انکو اِسقدر عش عش کرنے کی وجہ نہین ہی جسقدر ہمکو۔ وہ اگر ہمارے بڑے بڑے شہرون مین جائین جیسے لکھنؤ۔ کلکتہ۔ بمبئی۔ دہلی۔ وہان کے امیرون کے ٹھاٹھ اور سواریون کے تزک و احتشام اور براتون اور سوہگیون کے جلوس اور دھوم دھام کو دیکھین تو دنگ ہو جائین۔

نواب۔ بھلا ایک بات تو بتائیے۔ جس قدر لطف ہمکو پہاڑون اور برفستان کے دیکھنے سے ہوا ہی اسیقدر لطف ان پہاڑیون کو شہرون کی دھوم دھام دیکھنے سے ہو یا کم و بیش۔

چھٹن۔ اِس سے زیادہ۔

آغا۔ جی نہین۔ لاحول ولا قوۃ۔ اِسکا کروروان حصہ لطف نہ حاصل ہو۔ مسطح زمین اُنکو بڑی بُری معلوم ہو۔ پہاڑون کے رہنے والے بھلا شہرون کو کب پسند کرینگے۔ یہ تازی تازی ہوا اور پھولون کی بو باس اور سبزہ و گل یہ قدرتی ٹھنڈا ٹھنڈا پانی اور پہاڑی ندیون کی روانی اور یہ پہاڑ وہان خواب مین بھی تو انسان کو نصیب نہین ہوتے۔

نواب۔ اور فرض کیجیے کہ وہ عش عش بھی کرین تو یہ فرق کیا کم ہی کہ پہاڑون کو دیکھکر ہم خدا کی قدرت پر عش عش کرتے ہین اور اُسکی شان کبریائی کا نقش ہمارے لوحِ دل پر مرتسم ہوتا ہی اور وہ ہمارے شہرون کی دھوم اور امرا کا تزک اور ٹھاٹھ دیکھکر انسان کی صناعی کی تعریف کرینگے۔ کتنا فرق ہو گیا۔

جب واپس چلنے کی تیاریان ہونے لگین تو نازو نے کہا ہم لوگ اپنے گھرون کی چار دیواری مین بیٹھکر دنیا کو جانتے ہی نہین تھے کہ دنیا کیا ہی۔ ایک دن کی راہ پر نینی تال ہی ایک نہین سوا دن بھی مگر اتنے ہی سے سفر مین کیا کیا دیکھ ڈالا۔ اور یہ برف کے پہاڑ تو بس۔ اِنکو دیکھکر قدم نہین اُٹھتا جی چاہتا ہی یہین ٹھک جائین۔

ان سب نے یہ پہاڑ پہلے ہی مرتبہ دیکھے تھے۔ مگر تمام عمر یہ کیفیت یاد رہیگی۔

خواب کی تعبیر

مسافران کہسار تو پہاڑ پر گلچھرے اُڑاتے اور قدرت حق پر

عشق عشق کرتے اور نینی تال کی بہار روح افزا کا لطف اُٹھاتے تھے مگر ادھر نواب نادر جہان بیگم اِس پیچ و تاب مین تھین کہ کہین میان اِس نازک کمر جوڑی والی کے دام زلف عنبرین مین گرفتار نہو جائین - ایسا نہو کہ وہ قمر طلعت اِنکو اپنے بس مین کرلے - کہین عاشق ہوکر گھر نہ ڈال لین - ایسا نہو کہ اُسکا چاہ زنخدان اِنکو کنوئین جھکائے - دل مین خوب سمجھتی تھین کہ قمرن ایسی مہ جبین اور نوخیز ہر کہ جو ان مرد ایک نظر دیکھتے ہی فریفتہ اور شیفتہ ہو جائے گا - نہ کہ نواب محمد عسکری سا جوان جسنے اپنی عمر شاہد بازی ہی مین صرف کی ہو - اِنکو یہ بھی معلوم تھا کہ حسن اور کم سنی کے علاوہ قمرن خوش ادا اور خوش انداز اور زیبا اندام اور تدرو خرام بھی ہی اور جتنی صفتین معشوق مین ہونی چاہیین سب جناب باری نے اِسکو عطا کی ہین - لیکن ایک امر سے اِنکو تشفی ہوتی تھی کہ قمرن با این ہمہ جمال ہمین و ادائے شیرین ایک ادنی شخص جوڑی والی کی چھوکری اور بد تمیز و بد شعور ہی - امیر زادون کی صحبت کے قابل نہین ہی اور یہ معلوم ہی نہ تھا کہ - ع -

	اگر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد	

جوڑی والی ہو چاہے چماری دل کا آنا بُرا ہی عشق کا کوئی قاعدہ کوئی قانون نہین ہی - بری ہو خواہ چڑیل جسپر دل آگیا وہی معشوق ہی - اُسکے ناز ضرور اُٹھانے ہونگے لیکن کچھ تو دل کی تسلی اور خاطر غمگین کی تشفی کے لیے بہانا چاہیے اُسکا حسن اُنکے حسن سے کہین چڑھ بڑھ کے تھا - عمر بہت ہی کم - قد بار ہ بر - جوبن پھٹا پڑتا تھا - لب جان بخش قدرتی سرخ زلف چلیپا طول مین طول امل سے بھی دو ہاتھ بڑھی ہوئی سیاہی مین سویدائے دل لیلی کی شرمانے والی - چال متوالی ادا مین بناوٹ کا نام نہین - خلقی لگاوٹ جو مزہ دیجاتی ہی وہ مصنوعی مین کہان پائیے - شیرین بیانی مین بھی لطف اور تلخ کلامی مین بھی لطف - وفا اور جفا ہر حال مین عشاق راضی - تیر نظر بے گھائل کیے مرغ دل کو چھوڑتا ہی نہ تھا - اور طرہ یہ وہی قاتل اور وہی مسیحا -

	شعر	
	زندہ کنی عطائے تو در بکشی فدائے تو	
	دل شدہ مبتلائے تو ہر چہ کنی رضائے تو	

مگر نواب نادر جہان بیگم دل کے خوش کرنے کو یہ خیال کر لیا کرتی تھین کہ کہین زربفت مین ٹاٹ یا کمخواب مین دسوتی کا پیوند لگتا ہی - امیر زادون کی صحبت مین امیر زادیان ہی رہتی ہین - ہیچ قوم عورتین - ع -

	اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند	

جبتک تار نہین آیا تھا اِنکی طبیعت بہت ہی بیقرار تھی اور اِس کھٹکے سے کہ مبادا نواب اُسکو گھر ڈال لین اور ہماری سوت پیدا ہو جائے اِنکی نیند شب کو اُچٹ گئی تھی - جب دوسرے روز تار آیا تو اِنکے قلب کو ذرا تسلی ہوئی کہ نواب ابھی ہمکو بھولے نہین ہین - پہاڑ پر چڑھنے کے پہلے ہی ہمکو تار دیدیا کہ خیر صلاح سے وہان تک پہونچ گئے - اِس سے اُنھون نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابھی تک نواب کا دل بے قابو نہین ہو گیا ہی - اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ خود بھی کسی طرح نینی تال پہونچین اور نواب کو اپنے بس مین کرلین تاکہ اِن چھوکریون کا رنگ نہ جمنے پائے - بی مغلانی اِنکے مزاج مین بہت در خور تھین اور اکثر درد دکھ کے وقت مشورہ بھی دیا کرتی تھین - بیگم صاحبہ کے دل کا حال چتونون سے تاڑ جاتی تھین - جب اِنکو پریشان حال اور کسی قدر مضطرب دیکھا تو تسلی کرنے لگین کہ حضور گھبرائین نہین

اللہ پر شاکر رہین - اُسمین سب قدرت ہی - جو اسی اٹھوارے مین بلوے کا خط پہاڑ سے نہ آیا تو جبھی کہیے گا - دیکھیے جاتے ہی جاتے تار دیا کہ نہین وہ ان دونون کو حضور فقط ذری ہی دل بہلانے کے لیے لے گئے ہین - حضور تو جانتی ہی ہین کہ ہمارے شہر کے رئیس بے عورتون کی صحبت کے دم بھر بھی چین سے نہین رہ سکتے - حضور کو بے بندوبست کیے ہوے پہاڑ پر لیجانا کیا کچھ دل لگی تھی ہان اب گئے ہین دیکھینگے بھالینگے مکان اچھا سا دیکھ کے لینگے تو ضرور ضرور بلوائینگے - بھلا نازو اور قمرن بازاری عورتین کیا جانین کہ سلیقہ اور شعور کس شے کا نام ہی - کہین نواب صاحب کی طبیعت انسے بہل سکتی ہی - یہ عمدہ عمدہ کھانے پکوائینگی جو امیر رئیس شہزادے کھاتے ہین انکو بر کھٹے مٹھے اور چنے کے ساگ کے کھانے مین ذائقہ نہ آئیگا - اور کیا تعجب ہی کہ عطر مین بو آئے اور تیل کی مچھلی اور تیل کا اچار اور دہی کا توڑ کنیچھے کی چٹنی کی فرمایش کرین - جو عورت ایسی دیدے کی نڈر ہو کہ بازار مین نکل کر گنڈیری والے کو پکارے بھلا وہ کہین امیرون کے محل مین رہ سکتی ہی -

بیگم صاحب نے کہا ہان اِسقدر تو ہمارا دل بھی گواہی دیتا ہی کہ اگر ہمکو نواب نے پہاڑ پر بلایا تو ہماری بیقدری کرنے کی اِنکو جرأت نہوگی - اور اِس موئی کی تو کیا مجال ہی کہ ہمارے سامنے زبان کھول سکے - وہین پر جیتے جی چنوا دون - مگر نواب کا دل اُسپر آگیا اِس سے ہم بھی لاچار ہین - ہم نے تو باجی جان سے کہا تھا کہ باجی یہ سب تمھارے کانٹے بوئے ہین نہ تم اِس ڈھنڈو چنو کی جورو کو بلواتین نہ اِسکی جھوکریان تمھارے گھر آتین اور نہ ہمکو یہ دن دیکھنا پڑتا - میرا تو اُسی وقت ماتھا ٹھنکا تھا جب قمرن کو نواب سب کے سامنے دیر تک گھورا کیے اور گھور گھار کے چلے بھی تو پھر پیچھو پھیر کے نظر بھر کر دیکھا - مگر مجھے یہ نہین معلوم تھا کہ اِسکے پیچھے اِسقدر لٹو ہوجائینگے کہ پہاڑ پر بھی ڈولا لیکے پہونچینگے - اور دولھا بھائی سے ہمین گلے کی گنجایش ہی کہ اُنکو معلوم تھا اور اُنھین کے گھر سے یہ ساری باتین ہوئین اور کان مین تیل ڈالے بیٹھے رہے -

مغلانی - حضور یہ مرد مرد سب ایک ہین -

ب - ایسا کہین ہوتا ہی بھلا - وہ نہ سمجھاتے مگر مجھ تک تو اِسکی اطلاع پہلے ہی سے دیتے کہ مین ہوشیار رہتی -

لاڈو - اور سرکار ہمارے نواب صاحب تو ایسے تھے نہین کبھی آنکھ اُٹھا کے بھی کسی کی طرف نہین دیکھتے تھے -

راوی - بجا - اور کسی کی طرف دیکھتے ہون یا نہ دیکھتے ہون مگر بی لاڈو پر کبھی نظر بد اُنھون نے ڈالی ہی نہین - اِسکی تو ہم بھی قسم کھا لینگے - مغلانی تو واقف راز تھی - لاڈو کی زبانی یہ کہانی سُنکر دل ہی دل مین خوب ہنسی -

ب - مگر ایک بات تو ہم بھی کہینگے ہمارے نواب کسی ایسی ویسی پر پھسل پڑنے والے آسامی نہین ہین - مگر اِس قمرن نے جو اِنکے دل مین جگہ کر لی اِسکا سبب یہ ہی کہ وہ ہی ہی خوبصورت اور پھر ابھی عمر بھی بہت کم ہی - نہین تو بھلا نواب صاحب اور چوڑی والی پر اِسقدر کے ریجھ جائین -

مغلانی - خبصورت دلبصورت تو اللہ کا نام ہی ہان سن دن مین البتہ اچھی ہی - صورت کیا آپ سے کچھ اچھی ہی -

لاڈو - توبہ کر دبوا - ہماری بیگم صاحب کے تلوون کو تو پہونچتی نہین - اور یون جوانی مین تو گدھی بھی وہ کیا مثل ہی بھلی معلوم ہوتی ہی -

ب - نہین - یہ غلط ہی - صورت شکل اچھی پائی ہی اور

ٹک سک سے بھی درست ہی مگر منہارن پھر منہارن ہی۔
لاڈو۔ چوڑیون کا ٹوکرا لیکے کمر جھکائے پھرتی تھی اب نوابجناب کے ساتھ پہاڑ پر پہونچین۔ اللہ کی شان۔
مغلانی۔ وہ تو بازار مین ہر کسو سے جگت لڑتی تھی۔
لاڈو۔ اور کیا پہاڑ پر وہ نیک پارسا بنی رہیگی۔ سن لیجیے گا کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائیگی۔ اِسکی تو گانٹھ گانٹھ مین بس کوٹ کوٹ کے بھرا ہی۔
مغلانی۔ اور وہ موئی نازو اُس سے بھی چار ہاتھ بڑھ کے ہی بڑی بی تو بڑی بی چھوٹی بی سبحان اللہ۔
لاڈو۔ وہ بڑی چھتیسی ہی۔
مغلانی۔ دیکھ لیجیے گا بیگم صاحب یہ نگوڑیان اِس طرح سے نواب کے محل سے نکالی جائینگی ساتھ بے عزتی کے جیسے دودھ سے مکھی اور ان کے میان بھی اِنکو اب نہ لیجائینگے۔ اپنے آبادین کوئی ٹوٹا سا کمرا لیکے ایک دیا جلا کے مونڈھون پر بیٹھینگی بس یہی اِنکا حشر نہو تو میرے مُنھ پر تھوک دیجیے گا۔
اتنے مین مغلانی نے کہا۔ آہا خوب یاد آیا۔ لو مین تو بھول ہی گئی تھی۔ کل رات ہم نے ایک خواب دیکھا تھا۔ اچھا اب اِتنے وخت دن کو نہ کہینگے۔ رات کو عرض کر دونگی۔ دن کو خواب کا حال کہنے سے مسافر بچارے راستہ بھول جاتے اور بھٹکتے پھرتے ہین۔ لاڈو نے اِسکی تردید کی۔ ای بوا یہ سب پرانے لوگون کی واہیات باتین ہین کہ مسافر راستہ بھٹک جاتے ہین اور ایک پگ ڈنڈی سے دوسری پگ ڈنڈی پر چلنے لگتے ہین۔ بیگم صاحب نے بھی اصرار کیا کہ کہو بھی راستہ کوئی اندھے بھولجاتے ہین جنکے اللہ نے آنکھین دی ہین وہ اور ون کو راستہ بتاتے ہین۔ مغلانی نے حسب اجازت بیگم صاحب سے خواب کا حال یون بیان کیا۔
ای حضور رات کیا جانے کیا سبب تھا کہ نیند نہین آتی تھی کروٹون پر کروٹین بدلتی تھی اور پلک تلک نہین جھپکتی تھی لاکھ لاکھ جتن کیے کہ ذری آنکھ لگے مگر نیند اُچٹ گئی۔ گیارہ بجے بارہ بجے ایک بجا۔ دو بجے۔ تین کے عمل مین ذری ذری نیند آنے لگی اور کہین چار بجے جا کے بے غافل سوئی تو کیا دیکھتی ہون کہ جیسے ایک بڑا سا میدان ہی اور اُسکے چوگردہ درخت لگے ہین ہرے ہرے اور اونچے اونچے درخت آسمان سے باتین کرتے ہوے اور سامنے ایک تلاؤ ہی۔ مُنہا منھ پانی بھرا ہوا اور لال لال مچھلیان اُسکے بھیتر تیرتی ہین اور حضور جھولا جھول رہی ہین اور ایک مرد جھلا رہا ہی۔ اور دو تین عورتین گاتی جاتی ہین (جھولا کِن ڈالیو امریان) ایسی بہار تھی اور وہ سما بندھا تھا کہ لونڈی کیا عرض کرے۔ اِتنے مین جھولا جُھلانے والے نے کہا حضور اتنی دیر کے جھولا جُھلانے مین تو ہم نے امیرون سے لکھو کھا روپیے لیے ہین حضور سے تو بہت کچھ امیدواری ہی۔ مین نے اُسکو سمجھایا کہ تو گھبراتا کاہے کو ہی سرکار تجکو خوش کر دینگی تو اُسنے کہا اگر ہم کو خوش کر دینگی تو ہم تمھاری سرکار کو بھی اونچی اونچی زمین دکھائینگے۔ اب اِسکے بعد کا حال مجھے یاد نہین کہ کیا ہوا مگر اتنا یاد ہی کہ وہ جو آپ کو جُھلا رہے تھے اُنھون نے کہا تم اُتر و اب ہم خود جھو لینگے اور ہم جو اب پینگین لینگے تو آسمان تک کی خبر لائینگے۔ بس اِسپر حضور تو اُتر گئین اور وہ جو پینگین لینے لگے تو ہم سب نے دیکھا کہ آسمان کو چھو ہی لینے کو تھے اُن مین اور آسمان مین بس یون ہی سی کسر تھی ہمنے غُل مچایا کہ جھولا روک لو۔ یہ کیا کرتے ہو۔ وہ سنتے کسکی تھے۔ ایکبار

آسمان کو اِس اللہ کے بندے نے چھو ہی تو لیا - آسمان مین
چھید ہو گیا اور مینھ برسنے لگا - تو ہم سب بھاگے اور
بس آنکھ کھُل گئی -

ب - پھر اِس خواب کا حال کسی مولوی سے دریافت کرو -

لاڈو - سرکار کا حکم ہو تو ابھی ابھی ساتھ لِوا لاؤن -

مغلانی - اے یہ کیا رہتے ہین مسجد کے نکڑ کے پاس لاڈو جلکے
ایک مولوی کو بلا لائی اور راستے بھر مین اسکو پٹی پڑھاتی آئی -

لاڈو - سرکار مولوی صاحب حاضر ہین -

ب - چپکے سے پردے کے پاس بلا لو - اور تعبیر پوچھو -

مولوی - بہت خوب سب حال غور سے سن لون تو عرض کرون -

راوی - مغلانی نے بڑی چرب زبانی سے خواب کہہ سنایا تو
مولوی صاحب کہ سکھائے پڑھائے آئے تھے یون چہکنے لگے وہ
ہرا سایہ دان پہاڑ سے مراد ہی اور درخت اُن درختون سے
مطلب ہی جو پہاڑ کے اردگرد ہوتے ہین اور تالاب اُس جھیل
سے مطلب ہی جو نینی تال کے بیچ مین واقع ہی -

راوی - نینی تال کا لفظ سنتے ہی بیگم صاحب کی باچھین
کھِل گئین اور مغلانی کی طرف دیکھکر مسکرائین -

مولوی - اور جھولا جو آپ کو جھلاتے تھے وہ نواب صاحب
بہادر ہین اِسکے یہ معنی کہ وہ آپ کو دل و جان سے عزیز
رکھتے ہین اور چاہتے ہین - جھولا جھلانے کے معنی خواب
مین یہی ہوا کرتے ہین کہ جسکو جھولا جھلائے اُسپر عاشق ہی
اور وہ عورتین جو گاتی تھین اُنمین ایک تو مغلانی تھین
دوسری لاڈو مہری ہین - اور وہ مرد جو جھولا جھولنے لگے
اور اُنھون نے کہا کہ آسمان کی خبر لائینگے وہ آسمان پہاڑ سے
مراد ہی اب اُنھون نے آسمان کو چھو لیا اِسکے یہ معنی کہ جو عروج
انسان کو دنیا مین حاصل ہو سکتا ہی وہ اُن کو حاصل ہوگا
مینھ برسنا عین علامت رحمت خدا ہی اور اونچی زمین دکھائینگے
اِسکے یہ معنی کہ نواب صاحب حضور کو جلد پہاڑ پر بلائینگے -

مغلانی - خدا کرے یہ پشین گوئی ٹھیک اُترے مولوی صاحب -

لاڈو - آمین اللہ اور ضرور کرے ٹھیک اُتریگی بوا مغلانی سرکار
اِنکا کہنا کبھی بیکار نہین جاتا - جو جسکو کہدیا وہی ہوا -

مولوی - جو کہدین وہی ہو - پتھر کی لکیر - ہمارا علم جھوٹا
نہین ہی صاحب -

ب - مینھ برسنے سے کیا مطلب ہی اللہ اچھا ہی اچھا کریگا -

مولوی - مینھ برسنا خواب مین دیکھنا بہت اچھا ہوتا ہی
اور پھر جھولا جھولنا تو اِس سے بھی بڑھا ہوا ہی -

ب - ہان جھولا تو آدمی جبھی جھولیگا جب ہر چہار طرف سے
بفراغت بیٹھے گا - یہ تو ہی بنائی بات ہی -

مولوی - ایسے خواب بڑے خوش نصیب لوگ دیکھتے ہین -

مغلانی - خواب مین رونا کیسا مولوی صاحب -

مولوی - اِسمین کئی شقین ہین - جو ہاتھی کو خواب مین
دیکھے تو بُرا اور دیکھکر روئے تو اور بھی بُرا -

لاڈو - اچھا تو ہاتھی کو دیکھ کے روئے کیون - اور جو نہ روئے

مولوی - نہ روئے تو کچھ ہرج نہین مگر ہاتھی کا خواب مین
دیکھنا بُرا ہی لکھا ہی - ہان اگر ہاتھی سونڈ سے کھیلے تو بُرا نہ اچھا
اور جو ہاتھی پیچھے دوڑے تو بس گئے گذرے فوراً مر جائے
آدمی بچ ہی نہین سکتا -

لاڈو - اوئی بڑا منحوس خواب ہی - اللہ پناہ مین رکھے -

مغلانی - اللہ دشمن کو کبھی ایسا منحوس خواب نہ دکھائے -

مولوی - ایک آدمی کو کسی نے خواب مین ایک شعر سنایا تھا

تڑپ کے ہی مرگیا - ایک نے جو بیمار تھا ایک اور شعر سُنا جس سے اُسکی بیماری جاتی رہی - جان تو اِس سے گئی -

خدا ہاتھی اگر دیوے تو ایسا
نہ فیل راجہ نرپت سنگھ جیسا

دوسرے نے خواب مین یہ شعر سُنا - چھ مہینے سے علیل تھا فوراً تندرست ہوگیا - اُٹھتے ہی خاصہ ہٹا کٹا بھلا چنگا ہوگیا

فیلبند خیال شاہ نگر کردہ ملک امین از زیان و خطر

ہاتھی کا لفظ دونون مین ہی مگر اِس شعر سے یہ فائدہ ہوا کہ بیمار جو جان بلب تھا اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس منحوس شعر نے زندہ آدمی کو جو صحیح و سالم تھا مار ڈالا - وجہ یہ کہ پہلے شعر مین راجہ نرپت سنگھ کے ہاتھی کی ہجو تھی اور دوسرے مین بادشاہ کے ہاتھی کی تعریف - پہلے مین سچ مچ کے ہاتھی کا ذکر ہی اور دوسرے مین شطرنج کے ہاتھی کا تذکرہ ہی - اور جو کہین انسان خواب مین دیکھے کہ ہاتھیون کے بیچ مین پھنس گیا تو بھی بُرا ہوتا ہی - ہاتھی کا خواب مین دیکھنا ہی بُرا -

لاڈو - تو انسان جان بوجھ کے ہاتھی کو کاہے کو دیکھے -

مغلانی - کیسی باتین کرتی ہو - خواب مین بھی کسو کا قابو رہتا ہی کہ جو خوشی ہو وہ دیکھے اور جو خوشی نہو وہ نہ دیکھے واہ -

مولوی - ابھی الڑھرپنے کے دن ہین اِنکے -

راوی - چہ خوش - عاشق مزاج بھی معلوم ہوتے ہین -

مغلانی - بھلا کیون مولوی صاحب کتنے ایک خوابون کا آپ نے حال تبلایا ہوگا - کوئی دو اڑھائی سو -

مولوی - ہان کم سے کم دس بارہ ہزار -

مغلانی - اوئی دس بارہ ہزار ؟

لاڈو - یہ اِتنے خواب روز روز دیکھتا کون ہیگا -

مغلانی - ائی شہر بھی تو لق و دق شیطان کی آنت ہی -

مولوی - آنت کا بھی نام سُنا خواب مین بُرا ہوتا ہی -

لاڈو - اوئی یہ تو بڑی بُری تخ ہی - اب زیادہ نہ کچھ کہو مولوی صاحب ہم کو رات کو ڈر معلوم ہوگا -

مولوی ہمارا نام لیکر سو رہیے گا - خوف منزلون دور دور رہیگا - جب سوئے تو خوف کا ہیکا اور خواب کچھ انسان کا امر اختیاری نہین -

بیگم صاحب نے جو اِنکی تقریر سنی تو سمجھین کہ بڑا واقف کار آدمی ہی - لاڈو کو پاس بلا کر چپکے سے پوچھا کہ اِنکو کیا دیا جائے کچھ اِنکا معمول ہی - اِس نے کہا حضور غریب غربا کے گھر جاتے ہین تو آنا دو آنے چار آنے پاتے ہین جو لوگ خود اِنکے گھر پر جاتے ہین اُن مین کوئی دو پیسے دیتا ہی کوئی چار پیسے کوئی پیسا ہی دیتا ہی کوئی کچھ بھی نہین دیتا - اور امیرون رئیسون کے ہان جو جس نے دیا لے لیا - کسی سے زبردستی نہین کرتے - لڑتے جھگڑتے نہین -

بیگم صاحب نے حکم دیا کہ پانچ روپیے نقد دیدو -

مولوی - اِسکی کیا ضرورت تھی -

مغلانی - واہ آپ ایسا فرماتے ہین -

مولوی - مین آخر کھاتا کسکا دیا ہون -

مغلانی - وہ سب کچھ صحیح سہی -

مولوی - حضور تو بہتر یہ ہی کہ جب اِس خواب کی تعبیر صحیح نکلے تب حضور اپنی حیثیت کے موافق مجھے خوش کردین -

مغلانی - بیشک - اب اسوقت اِس سے منہ تو میٹھا کیجیے -

مولوی - مجھے کوئی عذر نہین - لائیے -

مغلانی - یہ تو فقط مٹھائی کھانے کو دیا ہی -

لاڈو - مولوی صاحب اگر خواب صحیح نکلیگا تو مالا مال کر دیے جائیے گا -

مولوی - انشاء اللہ - ہم لالچی آدمی نہین ہین - ہمین چاہیے کچھ دیجیے چاہے نہ دیجیے -

لاڈو - مین تو پہلے ہی عرض کر چکی ہون -

مغلانی - وہ آپ کا حال یہان سب کو معلوم ہی جسنے جو دیا لے لیا -

مولوی - اسی مین اللہ برکت دیتا ہی -

مغلانی - کیون نہین - جو قناعت کریگا اُسکا پھل پائیگا -

مولوی صاحب تو پانچ روپیے کنکھناتے ہوے گھر گئے یہان بیگم صاحب اور مغلانی اور لاڈو مین مولوی صاحب کی تعریفین ہونے لگین - یہ تعریفین ہوتی ہی تھین کہ نواب صاحب کا خط آیا -

لاڈو - حضور سرکار کا خط آیا -

مغلانی - شکر ہی اللہ کا - خط کا نام تو سُنا -

لاڈو - حضور پڑھ لین - داروغہ صاحب کے بھائی کہتے ہین کہ صاف لکھا ہوا ہی بیگم صاحب نے خط پڑھا -

برادر عزیز وافر تمیز سلامت - بعد ادعیہ وافرہ مطالعہ نمایند کہ حضور پرنور آغا رنامدار مع ہم سب کے بفضلہ خیریت سے داخل نینی تال ہوے - یہ مقام بہشت کا نمونہ ہی - بلکہ بہشت سے بھی بڑھا ہوا ہی - اِس مقام کی تعریف سوائے منشی کے اور کوئی نہین کر سکتا - سچ تو یون ہی کہ فردوس برروے زمین ست کا مصداق ہی - ہماری بڑی خوش نصیبی ہی کہ ہمنے یہ کوہستان دیکھا - اِسکے لیے بڑا نصیبا چاہیے یہان آنے سے جی بہت خوش ہوا - نواب صاحب بہت جلد بیگم صاحبہ کو بلوانے والے ہین - تم سرکار کی خدمت مین عرض کر دینا کہ تیار رہین - غلام کو حکم ہوا اور غلام چلا - تم بھی ضرور آنا - یہان ہم سب سمجھتے ہین کہ جیتے جی بہشت کو پہونچ گئے - وہ سب باتین جو سُنی تھین جھوٹ نکلین - یہان کوئی ڈر ہی نہ خوف ہی -

ب - مولوی کا کہنا تو بہت سچ نکلا مغلانی -

مغلانی - حضور نہ کیونکر سچ نکلے جیسے تیر نشانے پر لگی جاتا ہی اِسی اٹھوارے کے اندر ہی اندر سفر ہو تو سہی -

اِس خط سے بیگم صاحب کو بڑی تشفی ہوئی کہ نواب ہم کو بھولے نہین ہین اور ان چوڑی والیون کی رنگت ابھی نہین جمنے پائی ہی -

نینی تال کی باتین

تیسرے روز مرزا صاحب نے منشی مہراج بلی صاحب سے کہا کہ حضرت آج پندرہ بیس روپیے کا خون ہوگا - بیس چہرہ شاہی نکال رکھیے - پوچھا کیون یہ بیس روپیے چہرہ شاہی کا خون ہونا کیا معنی - مسخرے نے کہا معلوم ہوتا ہی مرزا صاحب علم غیب پڑھے ہین شاید آپ سے کوئی جرم سرزد ہوگا اور آپ پر مجسٹریٹ صاحب جرمانہ کر دینگے - اِسپر منشی مہراج بلی صاحب ذرا بگڑے - بھئی یہ بدشگونی بُری ہی بندے کو پسند نہین - ع - مزن فال بد کاورد حال بد - بُری بات زبان سے نکالنا بُرا ہوتا ہی - سمجھے صاحب - جرم ہمارے دشمنون سے سرزد ہو - جو ہمارا بُرا چاہین - اور ہم پر کیا جرمانہ ہوگا - ہم تو خود میونسپل کے کمشنر ہین کچھ تمھاری طرح سے تھوڑا ہی ہین - مرزا صاحب نے کہا

حضور یہان کی پاترین انعام مانگنے آتی ہونگی - بیس پچیس سے کم ہرگز ہرگز نہ لینگی - منشی مہراج بلی صاحب مسکرائے - معقول - ہم سے واسطہ - ہم سے سروکار - ہم تو اپنے نوابصاحب کے ساتھ آئے ہین - اُنھین سے لین - ہم تو سستے چھوٹینگے - مرزا صاحب نے اسکی تردید کی - جی - کہین سستے چھوٹے نہ ہون آپ - یہان کی پاترین ہندون سے انعام لیتی ہین - اگر مسلمان کے ہان جائین تو برادری سے خارج کردی جائین - مگر یہ اسی پہاڑ کے قیام تک قید ہو پہاڑ سے نیچے اُترین پھر برائے نام یہ خیال رہتا ہی - یہان تو اگر بیٹھنے کو بھی ہم بلائین تو وہ نہ آئین آپ ہندو ہین آپ کے پاس انعام لینے آئینگی - یہ سُنکر منشی مہراج بلی صاحب جگرائے - آدمی کنجوس اور بخیل تو تھے ہی خون خشک ہوگیا - اور بیس روپیہ کا نام سُنکر اور بھی چراغ پا ہوئے - سوچے کہ یہان سے بھاگ چلین دو ایک روز سرا مین رہین - بلا سے روپیہ سوا روپیہ خرچ ہوجائیگا کچھ پروا نہین مگر بیس روپے کی دھپ تو نہ لگیگی - اِس سے تو بچینگے تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اپنے باری بودھی کو ساتھ لیا اور چپکے سے چل دیے - صرف کپڑون کا بیگ اور دو لوٹے ساتھ لیے سرا مین جاکر دریافت کیا کہ کرایہ کیا ہی -

بھٹیاری - آٹھ آنے روز - یہ سرکاری سرا ہی -

مہراج - آٹھ آنے روز - کیا اندھیر ہی کچھ!!!

ب - ای حضور یہ سرکاری سرا ہی -

مہراج - ہم ایک کمرے کے دو آنے روز دینگے -

ب - تو کیا ہم اپنی گرہ سے بھر دینگے - حضور سرکاری نرخ سے یہان لیا جاتا ہی ہم اِس نرخ سے کم لینگے نہ زیادہ یہ دیکھیے لکھا ہی - اِس سے گھٹا بڑھا نہین سکتے -

مہراج - قہر درویش بر جان درویش -

بھٹیاری - آپ دریافت کرلین - پھر دین -

مہراج - اچھا تو ایک پلنگ بھی لاؤ - مگر ہم اسباب تو مختصر سا لائے ہین - ایک بیگ اور دو لوٹے بستر نہین لائے ہین -

ب - حضور مین دری اور چادر بچھا دونگی سفید سفید تکیے رکھ دونگی - آرام سے سوئیے - تکلیف نہونے پائیگی -

آٹھ آنے روز کا نام سُنکر منشی مہراج بلی صاحب کی نانی مرگئی باری کو علٰحدہ لیجاکر کہا - یار بودھی - یہ بڑا غضب ہوگیا - یہ تو صریح دوالا نکالنا ہی - رات بھر کے چار پیسے - حد دو آنے نہ کہ آٹھ آنے روز - مگر اب کرین تو کیا کرین - تم جانتے ہو ہم وہان سے کیون بھاگ آئے - ارے کم بخت - وہان پاترین ہم سے انعام مانگنے آئینگی - اور پندرہ بیس کے ماتھے جائیگی - اِس سے ہم یہان بھاگ آئے - بلا سے آٹھ آنے روز دینگے - بلا تو ٹل جائیگی - یہ کتنی بڑی بات ہی آجکل مین پاترین ہمکو ڈھونڈھتی ہوئی جائینگی - ہم وہان ہونگے نہین - چلو اللہ اللہ خیر صلاح - پھر کون جاتا ہی کون آتا ہی - روپیہ سوا روپیہ خرچے سے پندرہ بیس بچ جائینگے -

بودھی نے بھی انھین کی تائید کی کہ دو ایک روپے سے جو پندرہ بیس کی بچت ہو تو کیا کہنا - مجھے جانے دیجیے تو بچھونا بھی لا دلاؤن - انھون نے اجازت ندی کہا ذرا دو گھڑی دل لگی دیکھو - وہ لوگ کیا جانے اپنے اپنے دلون مین کیا سمجھینگے کوئی کچھ کہیگا کوئی کچھ کہیگا -

اب سنیے کہ منشی مہراج بلی صاحب نے تو ادھر بستر جمایا اور

اُدھر نواب صاحب کے ہان اُنکی تلاش ہونے لگی کہین پتا نہین - آدمی بھی ندارد - اُنکے برہمن سے پوچھا کہ کہان گئے ہین - کہا مجھے نہین معلوم - مین خود ڈھونڈھ رہا ہون رسوئی ٹھنڈی ہو گئی - کیا معلوم کہان چلے گئے دوسرے آدمی سے دریافت کیا اُسنے بھی یہی جواب دیا اِدھر اُدھر آدمی بھیجے گئے - کہین پتا نہین - یا خدا کہان چل دیے -

نواب - کِسی کھڈ وڈ مین تو نہین گر پڑے کہین -

مرزا - کون تعجب کی بات ہی - گر پڑے ہونگے -

ممن - حضور وہ کسی اور ہی پھیر مین گئے ہونگے -

برہمن - سرکار کپڑون کا بیگ بھی نہین ہی -

ممن - این ! یہ تو سمجھ مین نہین آتا -

نواب - گئے تو ہوا ہی کھانے ہین - پھر بیگ لیجانا کیا معنی اور اُنکا باری بھی نہین ہی - ہماری سمجھ مین نہین آتا -

مسخرہ - حضور ممن کی راے ٹھیک ہی - کہین نلبے گئے ہین آدمی ہین حسن پرست نکل گئے کسی طرف بی نازو سے کہیے کہ میان کی فکر کرین -

نازو - اے دُر ہو - میان ہو گا اپنی جورو کا -

نواب - بھئی بیگ لے کے جانا خالی از علت نہین ہی کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی بے وجہ نہین ہی - اور دیر بھی ہوئی - بازار مین بھی ڈھونڈھوایا - کہین نہین ملے -

آغا - ہماری سمجھ مین خود نہین آتا - کہین جھیل مین نہانے تو نہین گئے ہین -

مرزا - توبہ توبہ - جھیل کے تو نام سے کانپتے ہین -

آغا - پھر کہان رفو چکر ہو گئے - آخر کہین ٹھکانا بھی ہی

اتنے مین حسین علی خدمتگار آیا - اُسنے ہنستے ہوے نواب صاحب سے کہا کہ سرکار مین تھادون مین تلی تال گیا تھا وہان اُنکا باری ملا - ہاتھ مین پوریون کا دونا لیے تھا - مین نے کہا یہان کہان اور یہ پوریان کیسی ہین مجھے دیکھتے ہی ہکا بکا ہو گیا - گھبرا کر کہا مین نے یہ پوریان اپنے لیے لی ہین مجھے یقین نہین آیا مین نے کہا مین ہلنے ندونگا - صاف صاف بتاؤ کہ منشی مہراج بلی صاحب کہان ہین - بڑی دیر تک آئین بائین شائین بکا کیا - مین اُڑان گھائیون مین کب آنیوالا تھا - آخر کو مین نے قبولوا ہی چھوڑا - کہنے لگا کہ مرزا جی نے جو اُس سے کہا کہ پاترین آن کے گھیرینگی تو چکرائے اور کنجوس تو پرلے سرے کے ہین سوجھی کہ ٹل جاؤ - سرا مین جا کے ٹکے ہین - ایک بیگ کپڑون کا ساتھ ہی - اور دو لوٹے بستر سرا مین بھٹیاری سے لیا ہی - دو ایک روز وہین رہینگے آٹھ آنے روز سرا کا کرایہ سُنکر بڑے چکر مین آئے -

ممن اور داروغہ نے قہقہہ لگایا - کہا حضور حکم دین تو ہم ایک دل لگی دکھائین - یہ کہکر یہ دونون چلے - دوپہر کے قریب منشی مہراج بلی صاحب پوریان کھا کے نریل پی رہے تھے کہ سرا مین چھما چھم کی آواز آنے لگی سنتے ہی منشی مہراج بلی کے کان کھڑے ہوے کہ اتنے مین اِنکے باری نے کہا سرکار وہ سب کی سب آگئین پاترین چھم چھم کرتی ہوئی منشی مہراج بلی صاحب کی کوٹھری مین دراتی آئین تو دیکھتی کیا ہین کہ خالی چارپائی بچھی ہوئی ہی اور نریل گرا پڑا ہوا ہی - اور بچھونے پر ایک چونی اور کچھ پیسے پڑے ہین باری سے پوچھا تمھارے مالک کہان ہین - اُسنے کہا ابھی تک تو بیٹھے تھے اب کیا معلوم کہان چلدیے - پاترون نے

اُنکا بیگ لیا اور جوتی اور پیسے لیے اور فقر ہوئین -
باری - ہائین ! ہائین - یہ کیا لوٹ ہی - بیگ کہان لے چلین -
پاتر - بیگ نہ ملیگا - جب تمھارے مالک انعام دینگے تو
بیگ بھی مل جائیگا -
باری - تو ہم اپنے مالک سے کیا کہینگے -
پاتر - یہی کہ دینا کہ نینی تال کی پاترین آن کے لوٹ لے گئین -
انعام بھیجو تو بیگ ملجائے - بیس پچیس روپے مین بلا ٹلتی ہی -
باری - بیگ یہین رکھ جاؤ (چپکے سے) جو بیگ لیکر جاؤگی
تو پھر انعام اُنسے نہ ملیگا -
راوی - ایسے نمک حلال خیر خواہ آدمی کبھی نہ دیکھے ہونگے
یہ باری بوڑھا اور چڑچڑا اور مسخرا آدمی تھا اور منشی مہراج بلی صاحب
سے اِس سے کم بنتی تھی جب موقع پاتا تھا اُنکو فوراً دھر دادیتا
تھا - پاترین ایک تو ممن اور داروغہ کی شہ سے یون ہی شیر
ہو گئی تھین دوسرے اِس باری نے اور بھی شہ دی پھر کیا تھا
بیگ لیا اور رلمبی ہوئین - منشی مہراج بلی صاحب ایک گوشہ
عافیت مین چھپے ہوئے سیر دیکھ رہے تھے - سیر تو ضرور تھی
مگر اِنکی جان پر بنی تھی کہ کپڑے کے کپڑے گئے اور اُلّو کے اُلّو
بنے - اور اب بیس پچیس روپے خرچ کیے ہوئے مفر نہین
جب پاترین چلی گئین تو آپ برآمد ہوئے اور باری کو
آتے ہی ایک لپّڑ دیا - باری جھلّا اور چڑچڑا تو تھا ہی بگڑ کھڑا
ہوا (دھوبی سے جیت نہ پائے گدھے کے کان اینٹھے)
بھاگ کاہے گیو را ہے - نکل کے چھین کاہے نہ لینیھو - وہ
چالیس پچاس ہم اکیلے - اُٹھائے لے گئین - اب پچیس
روپیہ بھیجو تو بیگ ملے) جھلّا کر پھر دوڑے - باری بھاگا
اور قہقہے کی آواز بلند ہوئی - پیچھے پھر کر دیکھتے ہین تو ممن

اور داروغہ - ع - کاٹو تو لہو نہین بدن مین -
اور بھی زیادہ جھلائے بہت ہی خفا ہوئے - کاہے واسطے
تم ہمارے کو اِس پردیس مین ذلیل دینے مانگتا ہی - یو بلڈی
فول - ہم اسوقت ان سب کو چالان کر دیگا - ایک دم سے
چالان بول دیگا -
ممن - کیا ہوا سرکار - کیا ہوا کیا آخر -
مہراج - تمھارا سب کا سر ہوا -
داروغہ - حضور خیر تو ہی - کیا ہوا کیا -
مہراج - یہ سب تمھارا ہی فساد ہی -
داروغہ - بی بھٹیاری یہ کیا ماجرا ہی -
بھٹیاری - (مسکھائی بڑھائی) ای حضور مجھے کیا معلوم ہی
اِنھون نے مجرا دیکھا گانا سنا اُن کو انعام نہین دیا وہ جھلّا کے
چل دین -
مہراج - مجرا کیسا اور گانا کیسا - تم قسم کھاتی ہو کہ ہم نے
گانا سنا تھا اور مجرا دیکھا تھا -
بھٹیاری - پھر میان بے سبب تو کوئی کسی کو لے نہین مرتا ہی -
مہراج - اور کپڑون کا بیگ بھی چرا لے گئین -
بھٹیاری - ای ہوش کی دوا کرو مردوئے - لو اور سنو -
ہماری سرا کو بدنام کرتے ہو - چوری کیسی -
ممن - ہمنے آجتک اِس سرا مین چوری ہوتے نہین سُنا تھا -
بھٹیاری - ای تم سلامت رہو - تمھارا بیٹا جیے - مفت
مفت مین بدنام کرتے ہین - ای واہ - لاکھون کی چیزین
لوگونکی پڑی رہتی ہین تمھارے بیگ مین جواہرات بھرے
تھے کہ کوئی چوری کرتا - بڑے آئے وہان سے وہ بنکے -
داروغہ - منشی مہراج بلی صاحب اب اِس امر کا -

مہراج - تم لوگ اور ہم کو پریشان کرتے ہو جی - ہم جا کے نواب صاحب سے شکایت کرینگے -

بھٹیاری - (دگلے کا دامن پکڑ کر) پہلے کرائے کے آٹھ آنے دہنے ہاتھ سے رکھے جاؤ -

منشی مہراج بلی اسکے عادی تو تھے نہین کہ کوئی بھٹیارن یا پاسن یا مہری اُنکے دگلے کا دامن پکڑے اور نہ یہ حمیت تقاضا کرتی تھی کہ عورت سے کشتی لڑین مجبور ہو کر باری کو حکم دیا کہ بستر پر سے جوتی اور چار آنے پیسے لاکے اسکو دے دو اُسنے کہا صاحب وہ سب اُٹھا لے لیگئین - اسکے مارنے کو جھپٹنے ہی کو تھے کہ دگلے کے پھٹنے کا خیال آیا - اب کیا کرین روپے اور نوٹ تو بیگ مین تھے اب دین کیا - کہا اچھا وہ جو تمھارے پاس روپیہ تھا اُسمین سے دیدو - اُسنے کہا وہ روپیہ تو بھنایا گیا - دو آنے صرف ہوے ہین - آٹھ آنے اسکو دے دو - اسنے جواب دیا (صاحب وہ بھی چھین لے گئین) دگلے کے پھٹنے کا خیال نہ کیا اور دوڑے کہ باری کو پیٹین - دگلے کا دامن تو بھٹیاری کے ہاتھ مین تھا - ادھر انھون نے اُدھر اُسنے زور کیا تو دامن چرسے بولا اور آپ دھم سے گرے اور سرا مین قہقہہ پڑا - جھلا کر انھون نے ایک نرکل اُٹھا لیا اور لپک کر ایک گاڑی بان کو دو تین نرکل لگائے - جھپٹ کر دوسری جانب دوڑے تو بھٹیاری کو دو تین نرکل لگائے - ایک آدمی اور کھڑا ہنس رہا تھا اُسکی طرف جھکے تو اُسنے کوٹھری کا دروازہ بند کر دیا - ہنستے ہنستے لوگون کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے -

داروغہ - تم سب کا چالان بول دیا جائے گا -

ممن - سب کو کانجی ہوس بھجوا دینگے -

بھٹیاری - تو آدمی کاہے کو ہم سب بیل یا گھوڑے ہوے -

مہراج - مین ابھی جا کے نواب سے کہتا ہون کہ یا داروغہ اور ممن رہین یا ہم رہین بس -

داروغہ - (ہاتھ جوڑ کر) خدا کے لیے ہمکو موقوف نہ کراؤ -

ممن - (ٹوپی قدمون پر رکھکر) حضور جانے دین -

مہراج - پھر کاہے واسطے تم لوگ ہمارا ساتھ دشمنی کیا -

ممن - اچھا اب یہان سے چلیے - بس اُٹھیے -

داروغہ - حضور چلین تو بند و بست کیا جائے -

مہراج - ہم تھانے پر رپٹ لکھائینگے جا کے -

داروغہ - پہلے سرکار سے مشورہ لے لیجیے - جو وہ فرمائین وہ کیجیے بیگ آپ کا کہین جا نہین سکتا - مجال ہی بھلا - کہین جا سکتا ہی -

ممن - حضور چلیے اب ٹہلتے ہوے چلین بی بھٹیاری کو آٹھ آنے ہم دیدینگے -

بھٹیاری - ہان یہ مانا نہین مین تو دگلا اُتروا لیتی میان کا - کیا دل لگی ہی - ہمارے پیٹ ہی نہین ہی اور یہ کرایہ تو کرایہ ہم کو تو یہاگوان لوگ انعام دیجاتے ہین -

ممن - ملیگا - ملیگا - وہان سے بھیجدینگے -

بھٹیاری - واہ - ایسے ہی تو بڑے فیاض ہین -

ممن - لاکھون روپیے خرچ کر ڈالتے ہین ان کے نزدیک فیاض ہی نہین ہین -

داروغہ - برت کے دن برسون صبح شام چار آنے کھا گئے -

بھٹیاری - (ہنسکر) اوئی چار آنے - تو تو بڑے فیاض ہین ایسے فیاض کاہے کو پیدا ہونگے - جب جانین کہ ہمین آٹھ آنے کے بدلے روپیہ دیجائین - وہ روپیہ درکنار

یہان تو اُس اُٹھا ہی آنے کے لالے پڑرے ہین وہی ملجائین
توہم سمجھین بڑا نصیبا تھا۔

الغرض ممن اور دارو غہ نے منشی مہراج بلی صاحب کی
طرف سے بھٹیاری کو ایک اٹھنی دی اور انکو نواب صاحب کے
یہان لے گئے نواب محمد عسکری صاحب کو پہلے ہی سے خبر
ہوگئی تھی۔ آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب بہادر اور
اختر اور مسخرے کو تو معلوم ہی تھا کہ کیا گل کھلنے والا ہی مگر
خوف صرف اتنا ہی تھا کہ مبادا منشی مہراج بلی صاحب
ٹل جائین یا یا ترین ممن اور دار دغہ کے چکمے مین نہ آئین یا خوف
مین آجائین تو کھیل بگڑ جاے مگر تدبیر تیر بہدف ہوئی۔
آپ تشریف لائے تو ناک بھون چڑھا کر ٹہلنے لگے۔ مارے
ہنسی کے لوگون کا بُرا حال تھا۔ مگر سب نے ضبط کیا
اور نازو کو بھڑوا دیا۔

نازو۔ یہ تو آج سویرے سے کہان غائب غُلہ تھا۔

مہراج۔ (قہر کی نظر ڈالکر خاموش)

نازو۔ ارے اب بولتا ہی کہ سور کا سا مُنھ بنائے ہی۔

مہراج۔ (بہت خفا ہوکر) بس خاموش رہو۔

نازو۔ (ٹیپ لگاکر) مونڈی کاٹا۔

مہراج۔ (بہت بگڑ کر) مین اسوقت اپنے آپے مین نہین ہون۔

نازو۔ ہان لا تو جھاڑو۔ ایک دو جھاڑو مین مارونگی ہان
بڑا وہ بنا ہی (کان پکڑ کر) تو تھا کہا ان مونڈی کاٹے کسکی
تلاش مین گیا تھا۔

مہراج۔ تلاش مین کس کم بخت کی گیا تھا۔

نازو۔ اپنی کسی اگلی پچھلی کی فکر مین گیا ہوگا۔

مہراج۔ مین اسی سے تو آتا نہین تھا۔

نازو۔ تیری خوشامد کس نے کی تھی۔

مہراج۔ اچھا تو اب آج سے ہمسے اور تم سب سے ملاقات
ترک بس۔ یہ پیچ پی ہزار نعمت پائی۔ اب سے آئے گھر سے آئے

نازو۔ (چپت جماکر) چل تجھے دور۔ شلین بہت یا دہین۔

نواب۔ ارے بھئی یہ کیا تکرار ہو رہی ہی۔

نازو۔ یہ صبح سے کہان تھا کہان۔

نواب۔ یہ ہم نہ بتائینگے۔ یہ بہت چل نکلے ہین۔

نازو۔ پیٹ سے پانون نکالے۔

نواب۔ بہت چل نکلے ہین۔

مہراج۔ سب کے سب ہمارے دشمن ہوگئے ہین۔ کوئی اپنا
دوست ہمکو نظر ہی نہین آتا۔ ہاتھ پانون تک دشمن ہوگئے
افسوس کا مقام ہی۔ ع۔

	من نگردم شما حذر بکنید	

اختر۔ مصرع کیا موقع پر پڑھ دیا ہی۔

نواب۔ اور یہ سب کے سب آپ کے دشمن کاہے سے
ہوگئے۔ یہ ہماری سمجھ مین نہین آتا۔

مہراج۔ آج رات کو مجھے یہان نہ پائیے گا۔

مسخرہ۔ کیا ڈوب مریے گا۔ ایک چلو کافی ہی مگر۔

ممن۔ جو حیادار ہوتا۔

مہراج۔ دور ہو مردک۔ یہ سب تیرا ہی فساد ہی۔

نواب۔ ممن تم لوگ کیون انکو دق کرتے ہو۔ بھئی منشی
مہراج بلی ہم سے کل حال بیان تو کرو۔

منشی مہراج بلی صاحب نے کل حال بیان کیا کہ مین سوچا
کہ پچیس بیس روپیے دینا حماقت ہی۔ آؤ چلین دو ایک روز
چھپ رہین۔

دو ایک دن کے بعد بات ختم ہو جائیگی۔ چلو آئی گئی بات ہو گئی۔ ہم پھر دِوان کا بیگ بیٹنے گئے۔ اُسی مین نقدی بھی ہی اور دو پوٹے بھی لے گئے۔ مہترانی نے اپنا بستر دیا ہمنے بچھایا

مسخرہ۔ ای لعنت خدا۔ حضرت ہم انکے بستر پر نہ بیٹھینگے۔

باری۔ ای بجو روہی کے بستر ایر تون پوری کھائین۔

نواب۔ ای لاحول۔ بھئی اِنسے علٰحدہ بیٹھو۔

داروغہ۔ لاحول ولاقوۃ۔ غضب کیا واللہ۔

آغا۔ بھائی صاحب اب ہمکو آج سے نہ چھوئیے گا۔

چھٹن۔ ارے میان آخر یہ تمکو سوجھی کیا۔

مہراج۔ بھائی صاحب میرے ہوش ٹھکانے نہ تھے۔

نازو۔ ای ذدف۔ مہترانی کے بچھونے پر بیٹھ کے کھانا کھایا اب جا اُسی کا ٹوکرا اُٹھا۔ مہتر کہین کا۔

نواب۔ اچھا اب ذرا الگ بیٹھیں آپ۔ ہمکو کسی کو چھونا نہین

خیر۔ ہان صاحب پھر کیا ہوا۔

مہراج۔ ہمنے بوریان منگوائین اور بستر سے علٰحدہ کھائین۔

مسخرہ۔ چھوٹے کی ایسی تیسی۔ کہو بیش باد۔

مہراج۔ اب ہم نہ کہینگے۔ لوگ خواہ مخواہ کو چھیڑتے ہین بس صاحب ہم نریل پی رہے تھے کہ چھم چھم کی آواز آئی۔ مین کھٹکا۔ اتنے مین باری نے کہا کہ وہ سب آگئین اور بندہ جوتیان چھوڑ کے بھاگا بھائی صاحب۔ مین ایک کائیان اور بھاگ کے باہر ایک کونے مین چھپا۔ آڑ مین مین سب کو دیکھتا ہون مجھے کوئی نہین دیکھتا۔ وہ مجھے ڈھونڈھکر چل دین۔ ہم سمجھے کہ ہین اچھے رہے مگر وہ ہماری بھی اُستاد نکلین۔ باہر آن کے دیکھتا ہون تو بیگ غائب۔ جوتی اور پیسے ندارد۔ وہ تو خوب ہوا کہ جوتیان چھوڑ گئین۔ گھر بار کیا کیا عورتین تھین واللہ۔

آغا۔ اب البتہ ایک بات کہی مطلب کی۔

مسخرہ۔ ریشہ خطمی ہو گئے ہونگے ہے چڈا گلنجر و یہ ریشہ خطمی دونون اچھے ملے۔

نواب۔ پھر تم نے منھ کیون چھپایا۔

مہراج۔ بیس کے ماتھے جاتی یار عزیز۔

نواب۔ اور اب جو سو کے ماتھے گئی۔

مہراج۔ تھانے پر رپٹ لکھوا کے وصول کر لینگے۔

آغا۔ وصول ہو جائیگا۔ جی ہو چکا۔

چھٹن۔ ارے میان اب اِس سے ہاتھ دھوو۔

یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ چھما چھم کی آواز آئی۔ باری نے کہا بجو رپھر سب کی سب آئی ہین لوگون نے قہقہہ لگایا اور منشی مہراج بلی صاحب نے فرمایا۔

	دلربایانہ دگر بر سر ناز آمدہ از دل ما چہ بجا ماند کہ باز آمدہ	

اتنے مین اندر کا اکھاڑا سامنے کھڑا ہو گیا۔

نواب۔ بھئی اِنکو بٹھاؤ۔ تمھارے پاس آئی ہین۔

پاتر۔ سرامین تو یہ جوتیان چھوڑ کے بھاگے تھے۔

دوسری۔ ہمارا انعام لاؤ۔

تیسری۔ ہم دو سو روپیے لینگے۔

مہراج۔ ہمارا بیگ تو لاؤ۔ اُسمین کچھ ہی نہین۔ میلے کپڑے ہین بس اُسمین ہی کیا اور اِسکو لے کے کردگی کیا۔

مسخرہ۔ بس اب یہ خود قبول دیے گا اِسمین کچھ نہین ہی اب اگر تھانے پر لکھوائین بھی تو ہمارا کیا ہرج ہی۔ لکھوایا کرین خود ہی قبول دیے کہ اِسمین کچھ نہین ہی۔ اور ہم سے

گنتے تھے کہ نوٹ ہین اور نقدی ہی اور کپڑے ہین - کوئی دو چار سو کی مالیت بتاتے تھے -

چوتھی - (پاتر) جلو دہ سو تھے تو ہمارے ہین اور دو کا مال تھا تو ہمارا ہی - مگر وہ تو ہم کو پڑا ہوا مال ملگیا - اب ہمارا انعام تو دو -

مہراج - پڑا پایا کیا معنی - اور جو ہم کہین کہ ہمنے تم سب کو پڑا پایا -

پاتر - ہم سب کو روٹی کپڑا دے سکوگے -

مہراج - چکی پسوائینگے اور خدمت لینگے -

پاتر - تو گھر مین بھی چکی پسواتے ہو کیا؟

مہراج - ہمارا بیگ دیدو ہان -

منشی مہراج بلی کی تو جان پر بنی تھی - مگر نواب نامدار اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور میان اختر اور ممن اور دارو غہ صاحب اور میان جلو ٹکٹکی باندھکر ان بتان عربدہ جو زلیخا جمال کے حسن کا جوبن لوٹتے تھے خصوصاً آٹھ نو تو واقعی اس درجہ حسین و مہ جبین تھین کہ پرستان کی پریون کی کیا حقیقت ہی - ایک معشوقہ چاردہ سالہ کے دست حنائی کا جوبن دیکھکر نواب صاحب نے یہ شعر پڑھا -

منھدی ملتے ہین نہ زینت نہ بہلنے کے لیے
مشق کرتے ہین کلیجہ مرا ملنے کے لیے

اختر نے کہا پیر و مرشد خوب فرمایا ہی - ایک شعر اور منھدی کا سنیے گا -

وان نزاکت سے اجازت انھین منھدی کی تھی
یان نقاہت نہ کہے ہاتھ بھی ملنے کے لیے

نواب صاحب انہین سے کئی پاترون پر لٹو ہو گئے - دو ایک کو اشارہ کیا کہ ادھر آن کے بیٹھو انھون نے مسکرا کر انکار کیا - کہا ہم منشی مہراج بلی صاحب سے ملنے آئے ہین - اسپر نواب نامدار نے ٹھنڈی سانس بھری اور یہ شعر پڑھے

نہین ہی پاس عاشق کا ذرا بھی	ملے تجسے کوئی اور بیوفا کیا
نکرہ میرا علاج اوچارہ گر تو	مریض عشق کی نادان دوا کیا

قمرن نے آڑ مین سے دیکھا کہ نواب کی طبیعت بے طور آئی ہی تو پہلے تو ان کو کئی بار بلوایا مہری نے آنکر کہا حضور سرکار یاد کرتی ہین ذری کھڑے کھڑے ہو لیجیے - فرمایا تو چل مین آتا ہون جب کئی بار انھون نے ٹال دیا تو بی قمرن اور نازو جھلا کے خود نکل آئین - کہا نواب ہم بھی یہان کی پاترون کو دیکھین الموڑے کی عورتون کی بڑی تعریف سنی تھی دیکھتی ہین تو نور کا عالم ہی اور چار پانچ کم سنون پر تو واقعی وہ جوبن تھا کہ قمرن بھی جھیپ گئین - نازو کے ہوش اڑ گئے کہ اب قمرن نواب کی نظرون سے گرجائیگی - اُن مین سے دو چار کو پاس بلا کر بٹھایا اور باتین کرنے لگین تو جتنی کم سن نوعمر پاترین تھین وہ تو اردو کے محاورون مین چندان برق نہ تھین بلکہ بات کرتے ہوے شرماتی تھین مگر جو سن مین ذرا زیادہ بیس بائیس تیئیس برس کی تھین وہ فرفر اردو بولتی تھین اور صاف صاف - اور بعض بعض ضلع جگت مین بھی طاق تھین مگر ایسی شاذ و نادر ہی تھین - نواب صاحب کو اُنکی صورت زیبا اسقدر پسند آئی کہ اُنکے بول چال اور روزمرہ اور گفتگو کی جانب ذرا توجہ نہ کی اور قمرن کو بھی صاف معلوم ہو گیا کہ نواب کا بے طور دل آیا ہی اب خدا ہی مالک ہی -

ان پاترون نے آخر کار منشی مہراج بلی صاحب کا بیگ جو ممن اور داروغہ کے اشارے سے لے لیا تھا اُنکے حوالے کیا اور کہا حضور ہمارا انعام لائیے - دیکھیے ایک تو یون ہمارا انعام چاہیے - دوسرے یہ کیا کم انعام کا کام کیا ہی کہ آپکا بیگ آپ کو واپس دیدیا - اگر ہم لے جاتے تو آپ کیا کرتے اور ہم لوگون کے ڈر سے آپ کو سرا مین چھپ رہنا تھا بھلا لکھنؤ کا نام آپ بد کرتے ہین - ہمارا انعام کون بڑی بات ہی - بیس نہیین پچیس روپیے - بس اور کیا اِسکے واسطے آپ اتنے بڑے رئیس مُنھ چرانے لگین تو ہم لوگون کو بجز کون پوچھے اور آپ لوگ لکھنؤ کے رہنے والے تو بڑے فیاض مشہور ہین ذرا ذرا سی بات پر آپ لوگ ہزارون روپیے خرچ کرتے ہین پچیس تیس روپیے کی کیا اصل وحقیقت ہی -

نواب - بڑے شرم کی بات ہی منشی مہراج بلی -

چھٹن - ارے کم بخت پچیس روپیے کے لیے بدنام ہوتا ہی آغا سے پچاس کا نوٹ اِسی بات پر نکال دو -

مسخرہ - سرکار بھی غضب کرتے ہین وہ اِس تاک مین ہین کہ دھمکا دھمکا کے دو ایک روپیے اُلٹے اِن پاترون سے وصول کرین -

پاتر - ہم سے کہین تو ہم دو دو آنے چندہ کرکے دیدین -

نواب - مہراج بلی - تم پر لعنت خدا - ڈوب مرجاکے -

چھٹن - (نواب کے کان مین) بلواؤ مہراج کے نام سے اور خرچین ہم لوگ -

نواب - (مہراج بلی کے کان مین) - اِنہین سے دو چار کو مجرے کے لیے اپنے نام سے بلواؤ - روپیہ ہم صرف کرینگے -

مہراج - ہم سے اُڑتے ہو استاد - ع - مجکو نادان نہ سمجھ دور ہو دانا ہون مین - بندے کو معاف کیجیے اور الٹی آنتین گلے پڑین -

نواب - بھئی کیا شخص ہو واللہ - عجب بدظن اور بدگمان آدمی ہو - مین تمھین تیس چالیس روپیے کے لیے چکما دونگا میری عادت سے واقف ہو یا نہین - پھر کیون خواہ مخواہ رنج بڑھاتے ہو -

داروغہ - منشی مہراج بلی صاحب آپ ناحق کو فساد مول لیتے ہین - لیجیے یہ سو روپیے کا نوٹ - بس تو ٹھنڈک پڑی -

الغرض بڑی دقتون کے بعد منشی مہراج بلی نے لوگون کے کہنے سننے سے شرما شرمی مین ایک روپیہ نکالا اور ایک بوڑھی پاتر کی طرف مخاطب ہو کر کہا دس آنے تو تم نے پلنگ پر سے پا ہی لیے ہین ایک روپیہ یہ لو - پونے دو کے قریب ہو گئے -

پاتر - (بوڑھی) واہ وا - پچیس نہ بیس - اِسکے پونے دو -

دوسری - (جوان) گیہون بھر دار رکھو اِس روپیے کا -

تیسری - روپیہ رہنے دو کام آئیگا اور چاہے دو چار آنے ہم سے لے لو -

آغا - بس! اتنی ہی اوقات ہی -

پاتر - جب آپ لوگ دو دو آنے کو شرگر ہون مین کھنے لگے تو ہم لوگ حیثیت کہان سے بنائین -

دوسری - آپ لوگ ہمکو دین تو ہماری اوقات ہو -

آغا - یہ ہمارے ساتھ بڑا کم بخت آدمی آیا ہی -

پاتر - اب یہ تو آپ کہین ہم اپنے مُنھ سے نہ کہینگے -

اب سنیے کہ جون جون اِن پاترون کے جانے مین دیر ہوتی تھی اُسی قدر قمرن کی پریشانی بڑھتی جاتی تھی اور

دعا مانگتی تھی کہ خدا کرے کہین یہ سب چل دین تو مین انکی
ہجو کردن۔ نازو بھی شرمائی ہوئی تھی کہ جب قمرن کے حسن
اور جوبن کی اِنکے حسن اور جوبن کے مقابل مین کوئی وقعت
نہین ہے تو پھر ہمارے حسن کو کوئی کیا پوچھیگا قمرن تو اپنے کو
پرستان کی پری سمجھتی تھی اور واقعی تھی بھی پریرو۔
مگر اِن پاترون کو جو دیکھا تو خود عش عش کرنے لگی۔ کہ المورے
کی پریون کی جسقدر تعریف سُنی تھی اُس سے زیادہ پایا
ناحق یہان آئے۔ اب اگر نواب کے دل مین آگئی تو پھر
ہم کو نہ پوچھینگے۔ بُرا غضب ہوا۔ خدا ہی خیر کرے۔
نواب صاحب نے منشی مہراج بلی کو سکھا دیا تھا کہ بغیر
ہماری رائے کے اِنکو انعام نہ دینا۔ جسقدر زیادہ دیر تک
بیٹھین اُسیقدر بہتر ہے۔ مزے سے اِن حورون کو گھورینگے
الغرض قمرن اور نازو کی بیقراری کہ یہ پاترین جلد روانہ ہون
اور نواب صاحب اور رفقا کی خواہش کہ دیر مین جائین
عجب لطف دکھاتی تھی۔

قمرن۔ اے اب ان بیچاریون کو رخصت کرو۔
نازو۔ اے ہان کب سے تھک رہی ہین بچاریان۔
قمرن۔ جو کچھ انعام دینا ہے دل کھول کے دیدونا۔
نازو۔ بل کے پیسا نکلتا ہے۔ ع۔

	کہ بل کے پیسے کو بھینسا کیسا	

نواب۔ جائینگی۔ جائینگی۔ جلدی کیا ہے۔
آغا۔ ابھی تو آئی ہین۔ انعام لینا کیا دل لگی ہے کچھ۔
چھٹن۔ یہان آتے ہوے تو تھوڑی ہی دیر ہوئی ہے۔
ممن۔ اجی اب رخصت کرو۔
راوی۔ ممن تاڑ گیا کہ قمرن اور نازو کے خلاف اِن کا
بیٹھنا ہے لہذا قمرن کے جی خوش کرنے کو کہا کہ اب اِنکو رخصت
کرو۔ اور نواب صاحب کیطرف اشارہ کیا۔

قمرن۔ ہان ہان اب رخصت کرو۔
نازو۔ ناحق دق کر رکھا ہے بچاریون کو۔
نواب۔ آغا صاحب فہمیدی۔ مطلب سعدی دیگر ست۔
اختر۔ جی ہان۔ ظاہر ہے۔ آغا صاحب بھی خوب سمجھتے ہین۔

	درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار کہ پیدا نہ شد تختہ بر کنار	

نازو۔ مہراج بلی کو علٰحدہ لے جاکر) کیا اپنے تئین ہنسواتے
ہو۔ اے جو دینا ہو وہ دیدونا۔
مہراج۔ ہم تو پونے دو سے زیادہ نہ دینگے۔
نازو۔ پانچ روپیہ دو۔ اور بس ٹنٹا ر دو۔
مہراج۔ تمھاری خاطر سے چار آنے اور بڑھا دونگا۔
نازو۔ اے دُور ہو۔ چھٹے سے منہ چار آنے بڑھیگا اور وہ بھی ہماری خاطر سے
منشی مہراج بلی صاحب کو بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ یہ باتین تو ہوا ہی
کرینگی پہلے چل کے بیگ کو تو دیکھو کہ خیریت ہے یا لٹ گئے
علٰحدہ جا کر کنجی سے کھولا۔ دیکھا تو ڈھارس ہوئی کہ فضل
الٰہی ہے۔ جان مین جان آئی۔ اب جی کڑا کر کے چار روپیے
چھ آنے لے گئے۔ فرمایا دس آنے تو تم پا ہی گئی ہو۔ باقی
رہے چھ آنے۔ ایک روپیہ ہوا اور یہ چار روپیے۔ پانچ
روپیے ہوے۔ بس اب ہم آدھی نہ دینگے۔ تم لوگ لوٹنے
آئی ہو کہ ہنسی خوشی کا سودا ہے ہنستے ہی گھر بستے ہین اور
ابھی تو ہم یہان رہینگے جلدی کیا ہے۔ پھر لینا۔ پھر لینا
اور کل جلسہ بھی ہوگا۔ نواب صاحب نے کہ دلدادہ جمال
و فریفتہ حسن بتان پری تمثال تھے بات کاٹی اور کہا جلسہ

کل پر موقوف رکھنا کیا معنی - آج شب کو بلوائیے - (ایک پاتر کی طرف اشارہ کرکے) تمھارا کیا نام ہی - اُسنے کہا چُنّی دوسری سے پوچھا تمھارا نام - بولی - رمیا - تیسری سے دریافت کیا اُسنے کہا - پیاری - چوتھی نے بتایا - کملی - اِن چارون کا نام داروغہ نے حسب الحکم نواب صاحب لکھ لیا - تو محمد عسکری نے مہراج بلی کے کان مین کہا کہ داروغہ سے چار روپیے کچہری کے تم اپنے نام سے دلواؤ - تاکہ یہان آنے مین یہ بھڑکین نہین - اب کیا تھا اب تو شہ ہوگئی - داروغہ کو حکم دیا کہ کچہری کے چار روپیے اِن چارون کو دیدو - ایک بوڑھی پاتر نے کہا اِسکی کیا ضرورت ہی - یہ ہمارے پہاڑ کا قاعدہ نہین ہی - آج شام کو یہ چارون آئینگی - اب آپس مین یون صلاح ہونے لگی -

نواب - یاران کو ٹھہالو - باتین کرینگے - دل بہلائینگے دو گھڑی -

مہراج - جیسا جی چاہے مگر کہین بیٹھنے کا نہ کچھ مانگین -

نواب - کیا آدمی ہو بھئی - بیٹھنے کا کیا مانگینگی بھلا اور مانگین بھی تو کیا پروا ہی -

آغا - اور اگر مانگین بھی تو تمھاری جان کیون کھسکی جاتی ہی ہم لوگ باہم سمجھ لینگے -

چھٹن - تم تو صرف آڑ کے لیئے ہو -

مسخرہ - حضور ہماری خالق باری مین یہ براے وزن بیت ہین - ع - چین ہی درگوش کن گفتار ہین - تو یہ درگوش کن گفتار (من) ہین -

چھٹن - کتنا سیانا ہی واللہ - ای لعنت خدا -

مہراج - یہان پانچ روپیے کی دھب پڑگئی - آپ کے نزدیک کچھ ہوا ہی نہین - آداب عرض ہی -

مسخرہ - حضور یہ جوتیون کے عادی تو ہین ہی - یا نہین چپت لگاکر ناز و بولی بیاہ ارے کچھ کھیل نہین مین ہون جوانا اور تو ہی بوڑھا میرا تیرا میل نہین -

مہراج - نواب - اِس مسخرے مردود کو سمجھاؤ اگر ہمکو چھیڑیگا یا بُرا بھلا کہیگا تو ہم ہزارون سنائینگے -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر
چو در بستہ باشد چہ داند کسے
کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر

اگر دروازہ بند ہو کیا جانے کوئی کہ جوہر بیچنے والا ہی یا شیشہ بنانے والا -

مسخرہ - آپ مجھے گالیان دینگے تو مین خاموش ہو رہونگا - ع - جواب جاہلان باشد خموشی - جاہلون کا جواب یہ ہی کہ خاموش ہو رہیے -

پاترین پانچ روپیے لیکر رخصت ہوئین اور جن جن کو بلایا تھا وہ وعدہ کر گئین کہ سات بجے شام کو حاضر ہونگی نواب صاحب نعمت خانے مین تشریف لے گئے مگر نازو اور قمرن نے اُس دن کچھ بہانا کردیا کھانا ساتھ نہین کھایا نواب صاحب مع احباب کھانا کھا ہی رہے تھے کہ موسلا دھار منھ برسنے لگا - اور اِسقدر سردی چمکی کہ دروازے بند کرلینے پڑے - ادھر منشی مہراج بلی صاحب بی نازو اور قمرن سے مشورہ کر رہے تھے - نازو نے جو دیکھا کہ منشی مہراج بلی اسوقت اِن لوگون کے شریک نہین ہین - وہ سب کھانا کھا رہے ہین اور یہ علحدہ اِن پانچ روپیون کو رو رہے ہین جو پاترونکو

دبیلے تھے تو اشارے سے انکو بلا یا اور کہا دیکھو ایک بات یاد رہے جو تمنے یہان کی ان موئی گنوارنون کی تعریف کی تو پھر ہمسے نہ بنیگی - کیا ان مین نئی کیا بات - ہم کیا برے ہین کچھ - لاکھ دو لاکھ نہین تو ہزار دو ہزار مین تو اچھے ہین گورا چٹرا ان سب کا ہی یہ مانا گر پھیکا شلغم ہوا تو کیا نمکینی مقدم ہی - ہم کو تو ان مین ایک بھی اچھی نہین معلوم ہوتی - مگر ممن جھٹ اور سب کے سب ان ہی چھبیلیان یون پر لٹو ہو گئے ہین - آغا صاحب تو اب شاید لکھنو نہین جانے کے - چھٹن صاحب بھی ریجھے ہوے ہین - داروغہ موا کشمیری تو نواب کی ہی کہا ہی چاہے - نہین تو شب دیگی گھر مین کیونکر ہے گے مسخرہ تو نگوڑا مسخرہ ہی ہی ہان ایک ممن البتہ اللہ لگتی کہتا ہی اور اس سے تعجب ہی - کیا جانے کیا دنیا دیکھی نازو کو جو بر آشفتہ مزاج اور بد دماغ پایا تو مہراج بلی بھی انھین کی طرف ڈھلک گئے - ای توبہ - بد قطع بھونڈی عورتین گورے چٹرے سے کیا ہوتا ہی - بقول تمھارے نمکینی تو چھو نہین گئی ہی - اور ہم تو برابر یہی کہتے آئے ہین کہ جو بات نازو اور قمرن مین ہی وہ بات یہان پہاڑ بھر پر کسی مین نہین ہی -

نازو نے مسکرا کر ان کے اِس کلام کی تردید کی کہ منھ دیکھی کی تم ہی راے دیتے ہو ہمارے سامنے انکی ہجو کرنے لگے اور پیٹھ پیچھے اُن کی تعریف کرتے ہو سب کے پہلے تمھین نے کہا تھا کہ مزدور نین نازو سے اچھی ہین اور آج بھی کہا کہ بعض باترین ستم کی ہین اور اب ہمارے سامنے - یہ باتین بناتے ہو خبردار خبردار اب کسی کے سامنے نہ کہنا نہین تم جانوگے یہ دو فصلاپن کیسا - یا ادھر یا اُدھر مگر تم لوگون کی کیا جانے کیسی روح ہی کہ ان موئی گنوارنیون کو آسمان پر چڑھا دیتے ہو - الموڑہ الموڑہ - کوئی جانے الموڑہ پرستان ہی - کیسا بلا ہی - بھلا ایمان سے کہو ان مین ایک بھی اچھی تھی - کوئی نہین - سب پھیکے شلغم کی سی -

منشی مہراج بلی نے بگڑی ہوئی بات بنائی - بی نازو جان صاحب آپ سمجھین نہین مین ذرا ان لوگون کو چلکے اور فقرے دیدیا کرتا ہون اور دور بیٹھا ہوا اپنے مزے سے دل لگی دیکھتا ہون اور ذرا تمکو بھی چھیڑتا ہون تم گالیان دیتی ہو - کوستی ہو - بُرا بھلا کہتی ہو اور ہمکو مزہ آتا ہی -

نازو تو چاہتی ہی تھی کہ نواب کے سامنے منشی مہراج بلی انھین کی سی کہین اور نواب صاحب کی راے سے اتفاق نہ کرین مسکرا کر جواب دیا تو میان اگر ایسا ہی گالیان کھانے کا جی چاہتا ہی تو سویرے اُٹھ کے روز دو چار سو گالیان دیا کرونگی - میرا کیا ہرج ہی - اور جو اور زیادہ جی چاہے تو کہو کان بھی اُمیٹھ دیا کرون بلکہ کہو تو دو چار جوتیان لگا دیا کرون اگر تمھاری خوشی اِسی مین ہی تو اِس سے کیا بہتر ہی - جسمین تمھاری مرضی ہو - لے اب مین ذرا اُٹھ کے ہزارہا سنایا کرونگی -

اتنے مین نوابصاحب اور رفقا نے کھانے سے فراغت پائی اور بی قمرن کے سجے سجائے کمرے مین سب کے سب پایہ بایہ آن کے بیٹھے - چھٹن صاحب انکے پلنگ پر لیٹے - نوابصاحب نے گلوریان کھائین اور حقہ پیتے ہوے منشی مہراج بلی صاحب کی جانب مخاطب ہو کر کہا - کہو یار تمکو آج اتنی باترون مین کون سب سے زیادہ پسند آئی - منشی مہراج بلی کو تو میاؤن کا خوف تھا - لگے بغلی جھانکنے - کہا نواب یار سچ کہون

بھائی صاحب ہمین تو ان مین ایک بھی پسند نہ تھی - وہ
بھیکا شلغم ہوا تو کیا - آن نہین ہی مقدم آن ہی - آغا صاحب
کہ ہزار جان سے ان کے عشوہاے روح افزا اور اداے
دلربا کے عاشق زار تھے یہ فقرہ سنکر جل گئے - کہا جی بجا ہی
ایک آپ اور دوسری آپکی شناخت - جو زمانے بھر کا پھیکا
شلجم بتاتے ہو - سر تمھارا - اگر کہین لکھنؤ وغیرہ کی جانب
چلی جائین تو لوٹ لین - لوٹ لین - ان کے نزدیک
بد قطع ہین - آن نہین - جوڑ اٹھائی گیرا - بڑے مبقر
بنکے آئے ہین - الو کی دم فاختہ -

نواب چھٹن صاحب نے بھی ان کے کلام کی تائید کی
واہ بھئی واہ - منشی مہراج بلی واہ - چہ خوش چرا نباشد
کیا شناخت ہی حضور - خدا غارت کرے ایسی شناخت کو
اہر لعنت خدا - نواب محمد عسکری نے ان دونوں سے اتفاق
راے کیا - یار جی چاہتا ہی تمھین توپ دم کر دون بس -
کھڑے کھڑے چنوا دون - گدھا کہین کا - ابے ان مین
آن نہین ہی؟ ان مین جو کچھ ہی خلقی ہی - نیچر - پورا پورا نیچر
آن ان پر سے قربان - تم اندھون کو آن کا کیا حال معلوم -
داروغہ نے بھی اتفاق کیا - سرکار بریان ہین بریان
واللہ میرے دل کا عجب حال تھا - اور کیسی بھولی بھولی
باتین اور پیاری پیاری صورتین ہین - میان اختر باہر
ٹہل رہے تھے وہ بھی بلوائے گئے انسے دریافت کیا گیا
نواب - منشی اختر صاحب - آج کی صورتین کیسی تھین -
اختر - پیر و مرشد چندے مہتاب چندے آفتاب -
نواب - منشی مہراج بلی کے پسند نہ آئین -
اختر - انھون نے تو سب کے پہلے تعریف کی تھی -

آغا - ہان واللہ خوب یاد آیا انھون نے تو سب کے پہلے
تعریف کی تھی -
نواب - کیون صاحب یہ کیا - کبھی تعریف کبھی ہجو -
مہراج - اب آپ لوگون کی جو راے ہو -
نواب - راے کیا معنی - چاند پر کوئی خاک ڈال سکتا ہی -
آغا - اجی پاگل ہی - یہ کیا جانے -
چھٹن - ان سے راے کن صاحب نے لی تھی -
آغا - نواب محمد عسکری صاحب نے -
چھٹن - ان کا نام بھی لکھ لیجیے -
نواب - بھائی جان - سب کے پہلے درج فہرست کیجیے -
ہم سے واقعی ایسی ہی حماقت سرزد ہوئی - پوچھیے اس
پاگل مردک سے پوچھنا ہی کیا فرض تھا -
اختر - تو کیا فرماتے کیا ہین - سیاہ فام ہین - بد قطع ہین
بد شکل ہین اعتراض کیا ہی -
نواب - آن نہین ہی -
اختر - این! مجسم آن - اور آن اب اس سے بڑھکر کیا ہوگا
اور لطف یہ کہ خلقی آن ہی - ع -

سکھانے سے کہین انداز معشوقانہ آتا ہی

نواب - عجب پاگل ہی بخدا - لاحول ولا قوۃ - کہ کے پچھتائے -

چمپا کا چمپئی رنگ اور مہراج بلی کا قافیہ تنگ

منشی مہراج بلی صاحب ایک پاتر پر عاشق ہو گئے تھے -
مگر کھل کے عشق نہین ظاہر کر سکتے تھے - میاؤن کا ڈر تھا
نازو پر نہ ظاہر ہونے پائے - نواب صاحب اور ان کے
ہمراہیون کو نہ معلوم ہو - کہین ایسا نہو کہ نازو سے جڑ دین
تو لینے کے دینے پڑین - اول تو معشوق خوبرو دوسرے

بد مزاج جنگ جو - تیسرے ہتہ چھٹ - ایک نیگی کو انھون نے بلوایا اور چپکے سے کان مین کہا کہ ہم تمکو انعام دینگے - ہمین شام کو چمپا کے یہان لیچلو - نیگی کا لفظ اکثر ناظرین کی سمجھ مین نہ آئیگا - نیگی المؤڑے اور کمایون اور نینی تال کی اصطلاح مین اِن لوگون سے مراد ہی جو پاتر دن کو ناچ گانے مجرے وغیرہ کے لیے امرا کے ہان لیجاتے ہین - نیگی نے کہا آج شام کو آپ میرے ساتھ چلیے - تلی تال مین اُسکا مکان ہی - یہان سے میل بھر ہی - شام کو چپکے سے اُسکے ہمراہ گئے - اور پاتر کے مکان پر پہونچے -

مہراج - آپ کا نام کیا ہی بی چمپا صاحب -

چمپا - (ہنسکر) ہم تو سمجھے تھے پہاڑی مین سیدھے سادے لوگ ہوتے ہین مگر اب معلوم ہوا کہ دیس مین بھی بیوقوف ہوتے ہین -

م - یہ آپ نے اپنا نام بتایا - بڑا لمبا چوڑا نام ہی -

چ - اور آپ کا نام کیا ہی -

نیگی - (پہاڑی بولی مین) اِن سے روپیے لائی ہو اور اِنھین کو بھولی جاتی ہو -

چ - ارے یہ وہی ہین - یہ لوگ بھگوڑے ہین -

م - کیا مجال - جان جاتی رہے مگر عشق کے میدان سے قدم باہر نہ نکلے -

چ - (نیگی سے) کیا کہتے ہین میدان سے نکلے -

نیگی - یہ تو مین بھی نہین سمجھا کیا جانے کیا کہا -

م - جی - سمجھنا دل لگی نہین ہی - ہم عربی فارسی اُردو تُرکی انگریزی بولتے ہین پانچ زبانین ہم بول لیتے ہین -

چ - پہاڑی بولی بھی سیکھو -

م - بندہ پارسی زبان را دانستہ و بر می گویم ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست و مفرح ذات -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر

چو در بستہ باشد چہ داند کسے
کہ جوہر فروش ست یا شیشہ گر

یہ تو فارسی زبان بولے ہم اب عربی سنو - ما عبدناک حق عبادتک ما عرفناک حق معرفتک - بدان اسعدک اللہ تعالی فی الدارین - یہ عربی ہوئی اب انگریزی سنو - ان او نو اِس اُو سوئی او نو گڑ پوٹ - بٹ گٹ - گٹ پٹ - پارلیمنٹ - دی کیٹ بٹ دی ریٹ - بیٹ پیٹ - یہ انگریزی ہوئی -

چمپا کے ہان اِسوقت دو تین پہاڑی اور دیسی بھی بیٹھے ہوے تھے - اِنکی اس وحشت پر اِسقدر ہنسے اسقدر ہنسے کہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے - لوٹنے لگے - سب سمجھ گئے کہ عقل سے خارج ہین - اور پہاڑی زبان مین یون باتین کرنے لگے -

چمپا - یہ سڑی ہو گیا ہی - پاگلون کی طرح بک رہا ہی -

پہاڑی - دیسی تو کہتے ہین کہ دیس مین سب عقلمند ہی ہوتے ہین -

دیسی - کیا کابل مین گدھے نہین ہوتے -

چمپا - آخر یہ اس گٹ پٹ سے مطلب کیا ہی -

پہاڑی - سڑی سودائی کی باتون کا مطلب کیا -

دیسی - ہم جانتے ہین بھنگ پی ہی انھون نے -

چ - اچھا ہوا یہ نینی تال آ گئے - اب ہم دیسیون کو خوب ہنسینگے -

دیسی - بڑی آفت ہوئی - یہ کم بخت کہان سے آ گیا

چمپا - آپ نے اپنا کیا نام بتایا سرکار -
مہراج - ہم کمشنر ہین مینوسپل کے -
چ - کبھی پہلے بھی پہاڑ دیکھا تھا -
م - اِس ملک کے بیچ مین کبھی پہلے نہین آئے تھے -
چ - آپ کو پہاڑ پسند آئے -
م - ہمکو تو پہاڑ بھر مین تم پسند آئی ہو -
چ - ہمارے نصیب کہ آپ ایسے رئیس اور ہمکو چاہین -
م - رئیس اور پڑھے لکھے عالم اور شاعر -

خدا سر دے تو سودا دے تری زلف پریشان کا
جو آنکھین دے تو نظارہ ہو ایسے سنبلستان کا

چہ خوش گفتہ است کہ - ع - دل من داند و من دانم و داند دل من

چ - ہم فارسی زبان نہین سمجھتے -
م - مگر اُردو تو صاف بولتی ہو -
چ - آپ ہی لوگون کی صحبت مین رہے ہین - اور پاتر ین جو رام گڑھ اور الموڑے ہی مین رہی ہین اس طرف نہین آئین وہ ٹوٹی پھوٹی اُردو بولتی ہین - صاف نہین بول سکتی ہین -
م - تم مین سب صفتین موجود ہین -
چ - (صفت کا لفظ نہین سمجھی مگر مطلب سمجھ مین آگیا) - یہ آپ کی مہربانی ہی -
م - آپ ہمارے ساتھ ہمارے شہر چلیے -
چ - اِس فصل مین اگر کوئی لاکھ روپیہ بھی دے تو نہ جائین - وہان تو آجکل آگ برس رہی ہوگی پہاڑی لوگ وہان نہین رہ سکتے - ہان چار مہینے رہ سکتے ہین -
م - ہم آپ کو خوش کر دینگے اور ناچ مجرے مین بھی آپ کو خوب ملا کریگا - یہان تم لوگون کو کچھ وصول نہین ہوتا - وہان چلو تو لوٹ لو - لوگ بڑی مُہر کرین - مگر تم لوگون کو کیا جانے کیا سبب ہی کہ وہان جانے سے ڈرتی ہو - ہمارا ذمہ ہی تم چلو تو سہی - ہمارے کئی مکان باغ اور کوٹھیان ہین ایک کوٹھی سجوا دینگے اور دُہری دُہری خس کی ٹٹیان لگا دینگے - پندرھوین دن ٹٹیان بدلوا دیا کرینگے - تم کو معلوم بھی نہوگا کہ گرمی ہوتی کیسی ہی اور گرمی کہتے کس کو ہین تم ایک دفعہ چل کے دیکھ تو لو - خوشی ہو رہو خوشی ہو چلی آؤ یہ تو اختیاری بات ہی - کچھ زبردستی تھوڑا ہی ہی - اچھا سردی کے چار پانچ مہینے رہو - یون ہی سہی - ہم خدا کے فضل سے امیر آدمی ہین - آپ کو خوش کر کے بھیجینگے -
چ - ہان یہ بات مانی - سردیون مین چلینگے -
م - مارو ہاتھ پر ہاتھ - بس فیصلہ ہوگیا -
چ - سردیون مین تو کوئی کوئی پاتر ناچنے گانے کے لیے وہان جاتی بھی ہی - ایک سال ہم بھی متھرا گئے تھے - وہان پیدل چلنے مین ہم تھک جاتے ہین ہمین برابر زمین پر چلنے کی عادت نہین ہی -
م - یہ عجب بات ہی ہم لوگ پہاڑ پر چلنے مین تھک جاتے ہین تم دیس مین تھک جاتی ہو - ہم کو چڑھائی پر چڑھنا مشکل ہو جاتا ہی - ہم تو ذراسی چڑھائی چڑھنے مین بھی تھک جاتے ہین - اور یہان کے لوگ اِسطرح دوڑتے ہوے چڑھتے اُترتے ہین کہ اُن کو ذرا خوف ہی نہین معلوم ہوتا - عادت کے تعلق ہی - تو اب چلوگی نا ہمارے ساتھ ؟
چ - جی ہان مگر وہی سردی کے دنون مین -
م - ایک بات اور ہی - ہمارے ساتھ بھی کچھ لوگ آئے ہین اُن کو ہماری تمھاری گفتگو کا حال نہ معلوم ہونے پائے -

وہ دل لگی باز آدمی ہین - بس ہمارے تمھارے سوا اور کوئی نہ جاننے پائے - اور جو اُن لوگون پر یہ بات کھل جائیگی تو ہمارا خاکہ اُڑائینگے اور تمھارا مدعا بھی فوت ہو جائیگا -

چ - کیا ہو جائیگا ؟

م - تم یہ فقرہ نہین سمجھی ہوگی - مدعا فوت شدن کنایہ از مطلب بدست رفتن ست یعنی تمھارا مطلب فوت ہو جائیگا جو آرزو تمھاری ہو وہ نہ بر آئیگی -

چ - (پہاڑیون کیطرف مخاطب ہوکر) کیا جانے کیا کہتے ہین -

م - مطلب یہ کہ ہم اور تم جو چاہتے ہین کہ تم ہمارے ساتھ چلو یہ بات نہونے پائیگی - وہ لوگ اٹرنگا مارینگے اور مخل اور سد باب ہونگے اور یہان مطلب سعدی دیگرست -

چ - تم تو وہ بولی بولتے ہو جو ہم اچھی طرح نہین سمجھ سکتے -

م - تم تو خود خوب بول لیتی ہو -

چ - اور بہت سے دیسی آئے مگر ایسی بولی کوئی نہین بولتا جو سمجھ مین نہ آئے -

م - (بہت خوش ہوکر) ہم فارسی محاورات بولتے ہین وہ لوگ بھلا کہین ہمارے نقطۂ مقابل ہین - استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب - یہ ٹھیٹھ عربی ہم بولے اِسوقت -

دیسی - تو ایسے بولنے سے کیا فائدہ کہ یہ تو خیر پہاڑن ہین ہم دیس کے رہنے والے ہین ہماری سمجھ تک مین تو آتا نہین -

م - تم خواندہ اور تربیت یافتہ نہین ہو -

چ - تو ایسی بولی کیون بولو جو ہم سمجھ نہ سکین -

م - اچھا اب ہم سہل ممتنع عبارت مستعمل کرینگے - کل ہم اب پھر آئینگے اور کل آپ کو خوش بھی کر دینگے -

نیگی - تو ہجور آج اِنکا گانا تو سنتے جاؤ -

چ - ہان ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ کوئی رئیس آئے تھے - گانا سن لیجیے -

م - (پاکٹ مین ہاتھ ڈال کر) اسوقت تو جیب خالی ہی -

چ - اچھا انعام پھر دیدیجیے گا - سنتے جائیے -

اِسپر منشی مہراج بلی صاحب نیم راضی ہوے مگر پھر سوچے کہ نیگی دوسرے روز تقاضے کو آئیگا تو نواب کے ہان سب لوگونکو معلوم ہو جائیگا اور ہم اِس راز کو مخفی رکھنا چاہتے ہین کہ کسی کو کانون کان خبر نہ ہو - کہا - اب آج تو دیر ہو گئی ہی آج گانا موقوف پھر کسی روز آن کے سنینگے -

بولو کہ تمھین شتاب کیا ہی ۔۔۔ پھر سن لینگے اضطراب کیا ہی

برجستہ یہ شعر بندۂ درگاہ نے موزون کر دیا - اِس طبیعتداری کی داد دینے والا کوئی نہین ہی - افسوس -

راوی - کیا بلا کی طبیعت پائی ہی - کسقدر جلد مصرع (غیر) موزون کر دیا - موزون تو اور شاعر بھی مصرع کرسکتے ہین آپ مین یہ صفت ہی کہ آپ مصرع غیر موزون کیا کرتے ہین خدا چشم بد سے بچائے - معلوم ہوتا ہی دیوان خواجہ کمند ہوا حفظ ہی

چ - تو آج نہ سنیے گا - ایسی جلدی کیا ہی -

م - اور لوگ بھی تو ہمارے ہمراہ آئے ہین -

نیگی - تو وہ سب وہان اچھی طرح بیٹھے ہین اور چاہے یہان بلوا لیجیے -

م - لو اور سنو - ہم نے ابھی ابھی سمجھا دیا کہ اُن مین سے کسی کو کانون کان خبر نہونے پائے اور تم ابھی سے بھول گئے ہم کو جاکے ان لوگون کو کھانا کھلانا ہی ابھی -

چ - تو کیا تم اُن کے رسوئیان ہو -

م - (شرماکر) نہین - وہ ہمارے مہمان ہین - کئی رئیس ہمارے ہمراہ آئے ہین - اُن سب کا کھانا پینا ہمارے سر ہی ہم کیا کچھ باورچی ہین -

چ - تو آپ کے ساتھ بہت سے لوگ آئے ہین - پھر دہین بلوا کر ہمارا ناچ دیکھیے - پہاڑ پر آکر کچھ خرچنا چاہیے -

م - (اپنے دل مین) اتنے روپے کی تو ایک دھپ لگ چکی ہی - اب اور لوٹا چاہتی ہو - (باواز بلند) خرچنے مین تو ہم اندھی روگ ہین -

چ - کیون نہ خرچو - رئیس ہو کہ ایسے ویسے -

اتنے مین منشی مہراج بلی نے آدمی کو حکم دیا کہ لالٹین روشن کرو - خدمتگار نے لالٹین روشن کی چمپا سے رخصت ہو کر منشی مہراج بلی صاحب چلے تو راستے مین خدمتگار سے مشورہ ہونے لگا - پوچھا کیون جی اسوقت ہم نے اچھا کیا نا کہ گانا نہین سنا - مفت مین کٹنے سے کیا فائدہ - کل ضرور آئینگے - مگر کل گانا بھی سُن لینگے اور کچھ تھوڑا بہت دے بھی دینگے - اگر ساتھ چلے تو ہم تو ضرور لے چلین - کہان کا جھگڑا - ع -

	کسکی رہی اور رہیگی کس کی	

ہم فیاض آدمی ہین - دو چار روپے نشد نشد - کون بڑی بات ہی - اور پھر ہم ایسے فضول خرچ آدمیون کے سامنے - مگر آدمی معقول ہی - خوبرو اور تمیز دار - اور بولی کتنی پیاری ہی - خدا کرے نواب کو نہ معلوم ہو اور جو کہین محسن کم بخت سُن پائیگا تو بس غضب ہی ہو جائیگا وہ سارے مین ڈھنڈورا پیٹ دیگا اور نواب چھٹن صاحب کو دل لگی ہاتھ لگے گی اور نازو جان ہم کو مار ہی ڈالینگی - کہین کان کھینچنگی اور ہم بڑی مصیبت مین پڑ جائینگے اور کرتے دھرتے کچھ نہ بن پڑیگی - اِس سے بہتر یہی ہی کہ چپ چپاتے کل کارروائی کی جائے لوگون کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو -

خدمتگار نے یہ بحر طویل سُنکر کہا - حضور اس بیگی کو کچھ دید یا تھا - تھوڑے سے انعام مین یہ لوگ بہت خوش ہو جاتے ہین - دھیلی بارہ آنے دلوا دیتے تھے - جس مین کل پھر چپکے سے دوڑا آتا -

منشی مہراج بلی کو یہ صلاح ناگوار گذری - دینے لینے کا ذکر کیا معنی - یہ خدمتگار تو ہم کو لٹوا دیگا - اب آج سے اِنسے مشورہ ترک - اچھی صلاح دی کہ دھیلی بارہ آنے دیدینے تھے - کچھ قرضہ چاہتے ہین کسی کے باوا کا - خدمتگار نے کہا سرکار کل کچھ دلوا دیجیے گا نہین کہین ایسا نہو کہ پھر نہ آئے تو سارا کھیل ہی بگڑ جائے - اِنھون نے (ہون) کرکے سکوت اختیار کیا - جب نواب صاحب کی کوٹھی مین پہونچے تو تھکاوٹ کے سبب سے جان پر بنی ہوئی تھی - پانچ سات منٹ تک کوچ پر لیٹ کر سستائے - اسکے بعد چار نوش کی اتنے مین حوالی موالی سب جمع ہو گئے -

نواب - یہ آج کہان گئے تھے حضور -

م - جی کہین نہین ذرا ادھر ہی اُدھر -

چھٹن - ہوا لگی پہاڑ کی شاید - ع -

	لگی گلشن کی ہوا دم کا ہلانا گیا بھول	

م - ذرا ہوا کھانے گئے تھے - خوب مقام ہی واللہ

آغا - بھائی صاحب ہوا کھانے نہین گئے تھے -

یہ ہوا کھانے کا وقت نہین ہو- پہاڑ کا مقام - اور اسقدر سردی اور کُھرن اور رات کا وقت اور اتنی چڑھائی چڑھنا یہ ہوا کھانے کے لیے نہین- کوئی اور ہی سبب معلوم ہوتا ہی

مسخرہ - حضور دل لگی کی بات نہین کرتا - یہ اچھا نہین ہو اول تو اگر سردی پیوست ہوگئی تو ماندے پڑ جائیے گا اور یہ پردیس ہو- یہان حکیم سید محمد خان اور ڈاکٹر نوبن چندر کہان سے لائیے گا اور رات کا وقت اور پہاڑ کی چڑھائی ایک دن زک اُٹھائیے گا - اور پھر پچھتائیے گا - آیندہ آپ کو اختیار ہو- سرِ شام سے سب کو آجانا چاہیے یہان جو چاہے سو کیجیے -

نواب - ہم کو اِس راے سے بالکل اتفاق ہو-

آغا - منشی مہراج بلی صاحب آپ یہ اچھا نہین کرتے -

مسخرہ - اور خدا نہ کرے کہ پہاڑ کی سردی پیوست ہوجائے معاذ اللہ کا مقام ہو- خدا بچائے اور کہین پانون پھسلا تو گئے گذرے بس-

آغا - ای توبہ پتا تو لگیگا نہین-

نواب - اِس وقت سے عہد ہوجائے کہ شام کے بعد کوئی باہر نہ نکلے اور اگر باہر جائین بھی تو شام کے پہلے ہی چلے آئین -

مسخرہ - یہ کوئی بہادری نہین ہو کہ صاحب ہم پہاڑ سے نہین ڈرتے - یہ الھڑپن ہو ہم آپ کوئی اُجڈ نہین ہین ہم لوگ اِس چڑھائی کے عادی نہین - اِس سردی اور آب و ہوا کے بھی عادی نہین - رات کو جانا آنا عقل کے خلاف ہو آیندہ آپ کو اختیار ہو-

م - جناب مین نے تو آج قسم کھالی ہو- اب دو گھڑی دن رہے سے نہ ذیک رہون تو قسم لیجیے - آج جو کچھ مجھپر گذری ہو میرا دل ہی جانتا ہو- ایسی مصیبت مین کبھی کاہیکو پڑے تھے - مگر اُف تک نہین کی - اور جو کہین منھ برستا یا بجلی چمکتی تو معاذ اللہ ستم ہی ہوجاتا واللہ - اب کان پکڑے اب نہین جانے کے -

نواب - خیر یہ تو سب ہوا - اب صاف صاف بتاؤ کہ کہان گئے تھے - مگر سچ سچ -

مہراج - یہان سے گئے تل تال - وہان سے گورکھا پلٹن کی طرف گئے - وہان سے تل تال کے گندھک کے کنوئین کو دیکھا - اُسکا پانی پیا - ذرا یون ہی سی ہیک آتی ہو مگر ہاضم بہت ہو- وہان بیٹھے تالاب کی سیر دیکھا کیے اُٹھے تو مزے مزے ٹہلتے ہوے چلے - راستے مین شام ہوگئی - ایک جگہ لان ٹنس دیکھنے لگے -

نواب - چل جھوٹے یہ فقرے کسی اور کو دینا -

م - نہین فقرے نہین ہین سچ کہتا ہون -

ن - کیون آغا صاحب آپ کی کیا راے ہو-

آغا - جی یہ سب فقرہ بازی ہو اور کچھ نہین -

م - اب آپ کو یقین ہی نہ آئے تو کوئی کیا کرے -

نواب - یار ممن ایک بات ہو-

ممن - سرکار جو حکم ہو -

ن - پتا لگاؤ کہ یہ اسوقت کہان سے آتے ہین -

ممن - بہت خوب سرکار - ابھی پتا لگائے دیتا ہون -

یہ کہکر ممن اُٹھے اور کہا سرکار ذرا پانی پی لون تو حاضر ہون - منشی مہراج بلی صاحب نے کہا نواب یار تم مین یہ بڑا عیب ہو کہ ہاری مانتے ہو نہ جیتی - جھوٹ بولنے سے

کیا فائدہ تھا - اتنے مین نازو اِنکی آواز سُنکر دوڑی آئین کیون موندی کاٹے کہان تھا - یہ اتنی دیر کہان تھا تو یہ ٹربجس - اچھا بتا کہان تھا - سات بجا چاہتے ہین اندھیاری رات ہی - تو تھا کہان - بولتا نہین - اب نانی مرگئی - سچ بتائیے کہ آپ اب تک تھے کہان - حضور کہان تشریف رکھتے تھے - مہراج بلی نے کہا - تم تو بڑی شکی ہو نازو - اب کوئی قیدی ہی تمھارا - نازو نے جھلا کے جواب دیا قیدی نہین تو ہی کون ہوئے - منشی مہراج بلی صاحب مسکرانے لگے - کہا اچھا صاحب قیدی ہی سہی - تو اب آج تو معاف فرمائیے کل سے جسوقت کہیے گا اُسوقت واپس آؤنگا - ہوا کھانے تو جانے دوگی یا ہوا کھانے کبھی نہ جانے دوگی بھلا یہ کیا اندھیر ہی اور یہان اگر خوب چلے پھرے نہین تو بیمار ہو جائے - کہا بلا سے - بیمار ہو جائے گا تو ہو جا - مگر کل سے تجھے ہم کہین جانے آنے نہ دینگے - اِسمین چاہے جو ہو - اور یہ ابھی تک نہ بتایا کہ تھا کہان - ممن جو تھوڑی دیر کے لیے نواب صاحب سے اجازت لیکر پانی پینے کے بہانے گئے تھے چار پانچ منٹ کے بعد تشریف لائے - نازو بی نازو جان کچھ گانا دانا بھی جانتی ہو - یہ تو گاؤ (رہے کن سوتنیان کے اور کدر سیان آئے نہ سجیا مور)

اِسپر نواب صاحب اور آغا محمد اطہر مسکرائے اور منشی مہراج بلی صاحب کا رنگ فق ہو گیا اور نازو تاڑ گئی کہ دال مین کچھ کالا کالا ضرور ہی - اور ممن نے ہنس ہنس کر گانا شروع کیا (رہے کن سوتنیان اور کدر سیان آئے نہ سجیا مور) پوچھا کچھ سمجھین بی نازو - نازو نے کہا اِس موندی کاٹے کا سر سمجھی - مہراج بولے اجی یہ تم کو سب کے سب بناتے ہین - تم اِنکے بھر دن مین نہ آنا کہین - یہ بڑے بد ذات شریف ہین - مفت مین لڑوا کے دل لگی دیکھینگے اور تم کو کیا جانے کیا بات ہی کہ ہمارے خلاف ہر امر کا یقین آجاتا ہی - یہ کچھ عجیب بات ہی -

ممن - جناب منشی مہراج بلی صاحب بندگی عرض ہی -

مہراج - وہ چاہے نہ بھی ہنسین اب اُن کو ضرور یقین آجائے گا -

ممن - تو نازو کوئی بیوقوف عورت تو ہین نہین - بڑی ہوشیار اور سمجھ دار ہین ایسی ویسی بات بھلا وہ کب ماننے لگین سبے سمجھے بوجھے تو وہ مانینگی نہین کہ جس نے جو کہدیا وہ صحیح ہی سمجھ لین - اور ہم تو ثبوت دینگے -

مہراج - کیون اسقدر واہی تباہی بکتے ہو جی -

ممن - گھڑی دو مین مر لیلا باجیگی -

نازو - ممن تمھین قسم ہی سچ سچ بتا دو -

ممن - منشی مہراج بلی صاحب خفا ہو جائینگے -

نازو - کیون صاحب آپ کو اُنکے خفا ہونے کا خیال ہی اور ہمارا خیال نہین ہی -

مہراج - (جھلا کر) تم لوگ بڑے بد ذات بے ایمان اور لڑوانے والے ہو - واہ - کاہے واسطے یو بلڈی فول لوگ ہم کو لڑوانے مانگتا -

ممن - حضرت اب اُنکی سی نہ کہین وہ بُرا مانین - آپ کی سی نہ کہین آپ بُرا مانین فرمائیے ہم کیا کرین اور کیا نہ کرین -

مہراج - جو حق امر ہو وہ بیان کردو کہ ہمین کچھ نہین معلوم -

ممن - حق امر تو یہ ہی کہ تلی تال مین ایک چینی رنگ ہی -

مہراج - کیا بکتے ہو خرافات - مرد بسیار لغو کہ گفتگو سے یاد رہوا کہ معنی بر آسمان و زمین قلابہ ہاست - بسیار خشمگین

چین بہ جبین آدم-

نازو- پھر وحشت کی لی اے یہ موا بات ٹالتا ہے- مطلب کا بڑا ہوشیار- ایک ہی کائیان ہے-

اب سنیے کہ ممن چالاک آدمی تو تھا ہی- نواب صاحب کا حکم پاتے ہی سوچا کہ مہراج بلی کا حال کیونکر دریافت ہو- معاً بات سمجھ مین آگئی- پانی پینے کے بہانے اُٹھکر باتون باتون مین منشی مہراج بلی صاحب کے خدمتگار سے پوچھ آیا اور اُسنے بھی از سرتاپا کچا چٹھا کہہ سنایا- ممن خوش خوش آئے اور شیر ہو گئے- چمپئی رنگ کے اشارے سے سمجھ گئے کہ ممن کو ہمارے حال کی ضرور اطلاع ہے- رنگ فق ہو گیا اور دل مین کانپنے لگے کہ خدا ہی خیر کرے- اب دھر لیے گئے- خوشامد کرنے کا موقع تو تھا نہین ورنہ ضرور ممن کی خوشامد کرتے- اور ادھر ممن نے آوازے کسنے شروع کیے- کہیے منشی مہراج بلی صاحب ہمنے سُنا آج حضور کی جیب خالی ہے (وہ چپ- سناٹا)- کہیے جناب اب کسی چمپئی رنگ معشوق کا گانا بھی سُنوائیے گا (کاٹو تو لہو نہین بدن مین)- کیون حضرت فارسی تو آپ خوب بولتے ہونگے- (جواب ندارد) کیون قبلہ اب یہان سے کسی کو ساتھ بھی لے چلیے گا- وعدہ تو کسی سے ضرور ہی ہوا ہو گا- مگر جاڑے دن مین- (چہرہ سرخ ہو گیا)

نواب- بھئی کسی بات کا تو جواب دیا ہوتا!-

آغا- حالانکہ ابھی ہماری سمجھ مین نہین آیا کچھ-

نواب- اور ہم کیا خاک سمجھے- مگر ہان کچھ کچھ مطلب سمجھ مین آگیا- کہین گئے ضرور تھے منشی مہراج بلی صاحب- اور شاید ساتھ لیجانے کا وعدہ بھی کر لیا ہے-

آغا- اِسقدر تو ہم بھی سمجھے تھے مگر یہ چمپئی رنگ کیا معنی-

چھٹن- چمپئی رنگ کا معشوق ہو گا- اور کیا معنی-

مسخرہ- اِسوقت تو اِن بچرُو کا رنگ فق ہے-

داروغہ- حضور کھری کھری ہوئی تہ-

مسخرہ- کیسی کچھ- اب دل ہی دل مین گالیان دے رہے ہونگے- اچھی اچھی ہمکو اور بُری بُری تمکو- اجی یہ ممن نے کہانی شروع کی ہے- آپ ایسے نہین ہین یہ سب ان کی فقرہ بازی ہے اور بس-

ممن- کیون حضور مہراج صاحب یہان کوئی رقاصہ چمپا بھی ہے- چمپا نام کی بھی ہے کوئی- کچھ آپ کو معلوم ہے-

مہراج- (بہت ہی خفا ہو کر) آپ کا سر ہے چمپا اور آپ سب چغلخورون سے خدا سمجھے- کاہے واسطے جھک مارتا ہے لوسہور-

نواب- کیون حضرت- یہ سب پر ایک سرے سے ملاحی آ گئے-

نازو- کیا یہ جھگڑا کیا ہے- یہ بوڑھا کس پر بگڑ رہا ہے-

مہراج- آپ ان بدمعاشون کی باتون مین نہ پڑین جنابہ-

مسخرہ- والدہ شریفہ بنائے دیتا ہے- جنابہ!

نواب- بی نازو جان صاحب لے اب آپ ہمارا اِنکا فیصلہ کرین ہم انسے پوچھتے ہین کہ یہ کہان غائب ہو گئے تھے اور کس چمپئی رنگ والی کے ہان اب تک گھُل گھُل کے باتین کر رہے تھے- چمپئی رنگ کے لفظ پر یہ خواہ مخواہ بگڑتے ہین

نازو- اخاہ! مین بھی کہون یا اللہ یہ ماجرا کیا ہے یہ جبھی کہا تھا (رہیے کن سوتنیان کے اور)- کیون رہے تو کہان تھا اب تک- اور وہ چمپئی رنگ والی کون موئی ہے ذری کسی خدمتگار کو حکم دو نواب تم روئے سے کہے کسی نیگی کو جاکے

بُلا لائے - مین ابھی ابھی اِسکا فیصلہ کرتی ہون - اپنا اِسکا خون ایک کردنگی - یہ سمجھا کیا ہی - بس نیگی سے اتنا پوچھ لو کہ یہان چمپا کون ہی -

مسخرہ - گھڑی دو مین مَر لیا باجیگی -

اختر - بھئی آخر بات کو کیون بڑھاتے ہو - بتا کیون نہین دیتے - چمپا کے ہان گئے تھے ؟

نازو - اِسکے اِس بوڑھے آدمی کو تو بلاؤ ممن -

ممن - بہت خوب حضور - میان ذرا ادھر آنا ادھرا -

نازو - (مہرا سے) ارے بڈھے یہ آج کہان گئے تھے -

مہرا - کو جانے کہان گئے کہون ناہین گئے -

نازو - جو سچ سچ نہ بتائیگا تو اتی گرگا بیان بڑینگی کہ کھوپڑی پر ایک بال نرہے گا -

نواب - بتا دے بے - بتا دے صاف صاف -

مہرا - ارے ہجور ہمکا مار کے اُدھیڑ ڈلہین -

اتنا کہنا تھا کہ سامعین نے قہقہہ لگایا - بوڑھے کہار کے بیان سے مہراج بلی صاحب مجرم بنگئے - کوئی ایسی ہی بات ہوئی ہی کہ کہار کو صاف صاف بتانے مین پِٹنے کا ڈر ہی - نازو نے مہراج بلی پر قہر کی نظر ڈالی اور اِنھون نے کہار پر - اگر بس چلتا تو مار ہی ڈالتے -

کہار - ہونہہ ! اس گھورت ہین جانو لیل جیہین -

نازو - کیون جی یہ کیا بات تھی - یہ کہار کیا کہہ رہا ہی -

مہراج - ابے ہم کہان گئے تھے بے - ارے ہم ہوا کھانے گئے تھے یا کہین اور گئے تھے - اب بولتا کیون نہین -

کہار - ارے صاحب جہان جا ہو جاؤ ہمکا کا کریگا ہی -

نازو - ارے یہ کِسکے ہان گئے تھے - وہ کون ہی -

کہار - سرکار یو ہمکا لیل ہی جیہین -

مہراج - ابے سور کے بچے بتاتا کیون نہین ہی جو اور شک بڑھاتا ہی ہم ہوا ہی کھانے گئے تھے نا - یا اور کہین گئے تھے -

کہار - کاہے گئے تو جرور کرکے راہیو - مُدا ہم بتاب نا - مار کو کھاے -

نازو - مارینگے نہین ہمارا ذمہ - بتا دے کہان گئے تھے -

کہار - اب لے اُس سسری کا نام کا جانون - ٹل ہی ابہین جوان - (رام کریا)

نازو - ہان - جوان ہی - اور اُنسے باتین کیا ہوئی تھین -

کہار - وہان ہو ترکی پارسی جھاڑنے لاگے - گٹر پٹر بورہن کے نیائی - بکت راہین - کو د بھلا کا سمجھے -

منشی مہراج بلی اب تک بہت ضبط کیے بیٹھے رہے مگر اب اِنسے نرہا گیا - اُسنے جو کہا کہ ترکی پارسی جھاڑنے لگے اور سودائیون کی طرح گٹر پٹر بکتے تھے تو بہ آگ ہو گئے اور کہار کی طرف لپکے - پہلے دست پناہ اُٹھایا پھر جلانے کی ایک لکڑی اُٹھائی اور اُسکی طرف پھینکی اور وہ بھاگا اور یہ اِسکے پیچھے گالیان دیتے جاتے ہین جب پلٹے تو نازو نے اِنکے کان لیے دو ہاتھون سے دونون کان پکڑے ہوے کمرے مین لائی اور بٹھا کر کہا کیون رے یہ کیا بات ہی اور ہمارے سر کی قسم کھاتا تھا کہ کسی کی طرف آنکھ اُٹھا کے بھی نہ دیکھونگا - کیون بولتا نہین -

مہراج - جنابِ اگر - اب -

نازو - (زور سے ٹیپ جماکر) مونڈی کاٹا -

مہراج - جنابِ یہ کہار جھوٹا گردن زدنی ہی -

نازو - (جھلا کے اور لگائی) اور تو موے گردن زدنی نہین ہی

مسخرہ - آواز ذرا کم ہوتی ہو - گھن گرج جو مین نہین پڑتی ہین - ذرا ہاتھ کو پھونک لو بی نازو -

نواب - اور سنیے - موسے پر سو دُرّے -

نازو - جب تک صاف صاف نہ بتائیے گا مین اُٹھنے کیا معنی تجھے ہمسنے تو دونگی نہین -

مہراج - مین تو کسی کے پاس کبھی نہین گیا ویا تھا -

نازو - (دانت پیسکر) - گیا تھا تو یہ تیرا باوا کیا کہ رہا ہو -

مہراج - یہ بڑا حرامزادہ اور بدمعاش ہو آج مین اِسکو ذبح ہی کر ڈالونگا -

مسخرہ - ہاتھ آپ کے دُکھنے لگینگے - گوری گوری کلائی مین کہین موچ نہ آجائے - یہ رول لے لیجیے - آغا صاحب وہ رول بڑا ہو - ذری اُٹھا دیجیے گا -

نازو - رول کیا جی مین تو اِسکا خون کر دونگی -

مسخرہ - سب زبانی داخلہ ہو آپ کا -

نازو - اِسکی لاش نکلیگی آج -

مسخرہ - ہم بھی کہینگے فی النار والسقر شد -

نازو - کیا بھیگی بلی بنا بیٹھا ہو -

مہراج - تو کون مردود کسی کے ہان -

نازو - (حلق مین رول ڈالکر) اور اوپر سے مُرا تا ہو بیحیا شرم نہین آتی خدائی خوار -

مہراج - اب تم سے کہے کون - حق ناحق کو مارتی جاتی ہو اُسکے کہنے مین جاتی ہو - گنگا جلی کہو اُٹھالون کہ وہ بچہ سور جھوٹ بولتا ہو -

مسخرہ - جب تک اپنی نانی کی قسم نہ کھائیے ہرگز باور نکرنا نانی جان کی قسم کھلواؤ وہ بڑی روپیے والی عورت ہو

اُسکا ترکہ سب اِنھین کو ملیگا - گرسنا ایک آنکھ کی کانی ہو ایک لکڑیا بابے کی - کانی آنکھ تماشے کی -

نازو - اچھا اپنی کانی نانی کے مرنے کی قسم کھا -

آغا - واہ - اچھی قسم کھلواتی ہو - وہ تو چاہتا ہی ہو گا کہ نانی مرے تو ترکہ ملے -

مہراج - نانی بھلا اب تک زندہ ہو -

نواب محمد عسکری صاحب نے کہا بھئی اب ہم ان دونون کے درمیان مین پڑینگے - تاکہ فیصلہ ہو جائے - بات کاہے کو بڑھئے - سُنو صاحب آج سے منشی مہراج بلی قید کیے جائین بس - جہان کہین جائین ہمارے ہمرکاب - اینجانب کی اردلی مین - اور سرِ شام سے ہم سب کوٹھی مین آجائین یہ کسی حالت مین اکیلے نہ جانے پائین - آج جو کچھ ہوا اُسکو جانے دو -

نازو بولی ہم تو اِس بات پر راضی ہین مگر جب یہ بھی تو ہان نہین کچھ کہے - اور تم کو مین ذمہ دار بناؤنگی ایسا نہو یہ کہے کچھ اور کرے کچھ -

منشی مہراج بلی صاحب نے نواب صاحب کی رائے سے اتفاق کر لیا کہ جہان جائینگے نواب کے ہمراہ - اکیلے گھر سے باہر قدم رکھین تو کاٹ ڈالو -

نواب - اب ہماری خاطر بی نازو ذرا مہراج بلی کو بوسہ تو دے دو - آج تم نے بہت مارا ہو - مہراج بلی سے بوسہ لیلو اب ہل جاؤ -

مہراج - عتاب تو جنابہ کی جانب سے تھا -

آغا - ابے یہ جنابہ تجھے کس نے سکھایا ہو -

مہراج - شما راچہ وقوف - در فارسی زبان ہمہ رائج اوفتادست

نہ کہ مردم مثل شما چہ دانی کہ فارسی کہ زبان ست۔

نازو اور قمرن چودھوین کا چاند اور چوتھی کی دُلھن

مہاراج بلی کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر نواب صاحب ٹہلتے ہوے باہر آئے اور علٰحدہ لیجا کر پوچھا کہ کیون یار کہان گئے تھے یہ الگ ہی الگ معاملے بھگتے ہین۔ بھائی صاحب یہ تنہا خوری اچھی نہین ٹھیک ٹھیک بتاؤ چمپا کون ہی اور کیسی ہی انھون نے مسکرا کر کہا۔ یار نواب وہ پاکیزہ صورت ہی کہ مین کیا بتاؤن۔ بندہ تو لٹو ہو گیا ہی مگر اِس ملعون نامعقول آدمی نے دھروا دیا۔ اب کل تلی تال چلو تو دکھا دون اُسکے گھر پر جانا تو شاید آپ کی وضع سے خلاف ہوگا مگر ہم کسی نہ کسی ترکیب سے دکھا دین۔ تمھارے ساتھ جانے مین نازوجان کو بھی شک نہ ہوگا اور بات بھی بنجائیگی اور حکم دو تو آج ہی شب کو مجرے کے لیے اُسکو بلوالون خرچ کا کچھ بڑا معاملہ نہین ہی۔

خرچ کے لفظ پر نواب صاحب بد دماغ ہو گئے۔ یار تم بڑے ہی دنی ہو۔ ارے کم بخت اتنا روپیہ تیرے پاس ہی اسقدر جائداد۔ اور مکان باغ نوٹ یہ سب تو چھاتی پر رکھ کے تو لیجائیگا نہین۔ پھر یہ ماجرا کیا ہی کہ ادھی تک خرچنے مین تیری جان گھسکتی ہی۔ آخر تو کبھی سوچتا بھی ہی اور ہم نے تو پہلے ہی کہدیا تھا کہ تم ہندو ہو بلاؤ اپنے نام سے اور روپیہ ہم صرف کرین مہراج بلی نے بات تال دی مگر خوف تھا کہ مبادا چمپا بلوائی جائے اور نازو بدظن ہو جائین۔ یہ بھی انھون نے صاف صاف نواب صاحب سے بیان کر دیا۔ انھون نے تسلی کی کہ جس کام مین ہم سب شریک ہونگے اُسمین کبھی کوئی بدظن نہین ہو سکتا۔ نازو بدظن نہ ہوگی نہ قمرن تم بیسگی کو بلواؤ ہم اپنے سمجھ لینگے۔ اُسی وقت نیگی حاضر ہوا۔ منشی مہاراج بلی نے حکم دیا کہ آج تو جلسہ ہی ہی۔ مگر چمپا کو نہین کہا تھا اُسکو بھی جا کے کہدو کہ آج شام کو ناچ ہی۔ ضرور آئے ادھر اِنہین یہ گفتگو ہوتی تھی اور ادھر قمرن اور نازو مین کچھ اور ہی ہنڈیا پک رہی تھی۔ اِن دونون کو خوف تھا کہ ایسا نہو کہین پہاڑون کی پاترون پر نواب صاحب ریجھ جائین اور ہم کو نکال باہر کرین۔ گو قمرن چندے آفتاب چندے ماہتاب نہایت ہی حسین وخوبرو نازک کمر نازک اندام نازک بدن رشک پری اور بہت ہی کم سن اور نوخیز تھی اور نازو بھی سو پچاس مین ایک مگر پہاڑی عورتون مین بھی دو ایک غضب کی خوبصورت تھین۔ اور پھر یہ بھی خوف تھا کہ رئیسون کی طبیعت جدت پسند ہوتی ہی ایسا نہ ہو کہ پہاڑنون کا عشق چرائے اور اِنھین کے پیچھے لٹو ہو جائین تسلی فقط اتنی تھی کہ مسلمانون سے یہان کی پاترون کو بہت پرہیز ہی مگر ایک دن نواب صاحب بک اُٹھے تھے کہ جی چاہتا ہی بے شمار روپیہ خرچ کر کے ایک آدھ کو مسلمان کر لون اور لے بھاگون۔ یہ بات قمرن اور نازو کو بہت کھٹکی تھی۔

نازو نے منشی مہراج بلی کو اِسی سبب سے اِسقدر سخت سست کہا اور دانت پیس پیس کر جھلا جھلا کے پیا۔ چمپا کا نام سنتے ہی آگ بھبوکا ہو گئی۔ اب سنیے کہ نواب صاحب اور منشی مہراج بلی نے جو نیگی کو حکم دیا کہ چمپا بھی آج شب کو ناچ کے لیے آئے تو ایک مہری نے جو یہ باتین سُن رہی تھی قمرن سے پرچہ جڑا کہ چمپا بھی آج شام کو ناچنے کے لیے بلوائی گئی ہی۔ یہ سوچین کہ بد ڈھب

بات ہوئی - چمپا کا نام بھیک نہین ہو - قمرن نے مغلانی سے مشورہ لیا
اُسنے غور کرکے کہا مین پہلے ہی سمجھی تھی کہ اِن مردارون کا چھم چھیم
کرتے آنا اچھا نہین ہو - یہ بسر کا ہی بُرا ہو مگر کیا کیا جائے
اور اسمین بھی شک نہین ہو کہ ان مین بعض بعض ایسی
خوبصورت اور نکیلی ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا ہو -
مردون کی نگاہ بڑی کافر نگاہ ہوتی ہو - آنچل کے اُبھار ہی
پر پہلے پڑتی ہو کملا دلی کے پہاڑون ہی پر سیر کرتی ہو
جو نیا مال ہو گا تو سب کو پسند آئیگا - مگر جو لونڈی کی صلاح
مانیے تو ایک کام کیجیے کہ آج حمام کیجیے اور مین مشاطہ
بنون خوب نکھر کے بنا و حنا کرکے بن ٹھن کے کنگھی چوٹی سے
لیس ہو جیے اور بھاری بھاری جوڑے پہنیے اور بالون مین
خوب عطر ڈالیے اور کپڑون کو بھی عطر سے بسائیے اور معطر
ہو کر دُلھن بنکے محفل مین جھمکڑا دکھائیے - یہ سب موئی
گنوار نیان از خود مارے شرم کے غرق عرق ہو جائینگی
ہماری تو یہی صلاح ہو - آیندہ جو حضور کی رائے ہو سوچ سمجھ لیجیے
ناز و اور قمرن دونون کو یہ صلاح پسند آئی اور اُسی وقت
سے نہانے دھونے تیل پھلیل عطر اور بنا و حنا کا
سامان ہونے لگا -

نازو - اچھی بی مغلانی حنا کے عطر سے بسائین کپڑے -

قمرن - باجی وہ تو ذری ذری چلکٹ گیا ہو -

نازو - اوئی کیسی باتین کرتی ہو - عطر نہ ہوا موا وہ ہو گیا
ہو گیا - ابھی گنتی کے دن تو ہوئے ہی ہین - ابھی سے
چلکٹ گیا - اور پھر یہ عطر پانچ روپیے تولہ والا -

مغلانی - ای حضور بھلا کوئی بات ہو - کیا کوئی گھٹیا عطر مقرر کیا ہو
جیسا کم پونجی کے آدمیون کے ہان شادی بیاہ کے لیے آتا ہو -

قمرن - ہم تو موتیے کا عطر لینگے -

نازو - تو تمھارا ہاتھ کون پکڑتا ہو -

مغلانی - (نازو سے) حضور شہناز کا عطر لین اور چھوٹی حضور
موتیے کا - دو رنگ سے -

قمرن - یہ شہناز کا ہیکا بنتا ہو -

نازو - اُف کتنی حجت اِس چھوکری کے مزاج مین ہو کہ کچھ
ٹھکانا ہی نہین - آم کھانے سے مطلب ہو یا پیڑ گنے سے
چاہے جاہے کا بنتا ہو - پسند ہو ملو نہ پسند ہو نہ ملو ماؤ
کوئی پسند کرو - کچھ عطر کا بھی خدانخواستہ کا کال ہو -

قمرن - بی مغلانی کے ہاتھ بھی خوشبودار ہو جائینگے کپڑون
مین بھی مل لینا -

مہری - ہان جسمین جو طرفہ سے لپٹین آئین -

مغلانی - زیور بھی پورا پہن لیجیے گا -

نازو - ضرور - لو زیور ہی رکھ چھوڑینگے -

قمرن - اِن باتون سے ہو گا کیا -

مغلانی - آپ ابھی ماشاء اللہ سے کل کی لڑکی ہین - یہ
رَکانے کی باتین بھلا آپ کو کیا معلوم

نازو - ای بلّی ہو سمجھے نہ بوجھے کچھ -

قمرن - جو کوئی کی صورت نواب کے دل مین کھپ گئی تو اِن
باتون سے ہونا ہوا نا معلوم - کیا کبھی نواب نے ہمین نکھرے
ہوے نہین دیکھا ہو یا زیور پہنے نہین دیکھتے ہین -

نازو - اچھا تو تم اور میلی کچیلی ہو کے رہو - بس -

قمرن - نہین - بات کہتی ہون باجی -

مغلانی - جب سرکار کی بغل مین زانو سے زانو بھڑا کے بیٹھو گی
اور سر سے پانؤن تک زیور سے گوندنی کیطرح لدی ہو گی اور

عطر مین ڈوبی ہوئی تو نواب صاحب اُن سب کے حسن کو بھول جائینگے -

نازو - ہان اِسمین کیا فرق ہوسکتا ہی -

مغلانی - آج ہی تو امتحان ہی -

قمرن - ہان یہ کہو ہمارے محلے مین پادری خانے کی ایک ماسٹرن دو تین گھرون مین لڑکیون کو پڑھانے جاتی ہین وہ بھی کبھی کبھار لڑکیون کا امتحام لیتی ہین تو ہمارا اور یہان کی پہاڑنون کا بھی آج امتحام ہوگا - ہماری کھجوری چوٹی سب سے بڑھ چڑھ کے ہو تو سہی -

نازو - امتحام نہین - امتحان کہو - اب کہین نواب کے سامنے نہ یہ کچی بولی بول دینا - وہ یون ہی ٹوکتے رہتے ہین

قمرن - پھر اب اپنی بولی کو کیا کرین اور تسپر ہم بہت سنبھل کے اُن سے باتین کرتے ہین - اور اب اِتنے دنون کے ساتھ رہنے اور سننے سنانے سے ذری ذری زبان بھی ٹوٹی ہی - آگو ہم مجاز کہتے تھے اب مزاج کہتے ہین جیسی عادت پڑیگی اور جیسا سنگ ساتھ ہوگا ویسی بولی بھی ہوگی یہ تو بنی بنائی بات ہی -

نازو - دیکھین تو یہ موئی چنپا کیسی ہی جس پر مہراج بلیا ریجھا ہوا ہی -

قمرن - آج ہم سے اور باجی سے بھی مقابلہ ہوگا -

نازو - مین بچاری بڑھیا کیا کسو سے مقابلہ کرونگی -

قمرن - اوئی اری یہ ابھی سے بوڑھی ہوگئین - اُنیس ہی برس کی عمر مین بوڑھی ہنجاؤگی - ہم سے کم سن معلوم ہوتی ہو ابھی - اور ہم مین تم مین ایسی چھوٹائی بڑائی کیا ہی دو برس سے بھی کم -

نازو - امّی جان کہا کرتی ہین کہ قمرن رجب کی نوچندی کو پیدا ہوئی تھی اور ہم پیدا ہوے تھے جس روز نواب ذوق جنگ کے ہان بھتیا کی بسم اللہ تھی -

قمرن - ہمکو معلوم ہی - جس روز تم پیدا ہوئی تھین پیدا ہوتے ہی تم بہت روئی تھین - چہان - چہان - چہان -

مغلانی - (بہت ہنسکر) بڑی بہن کی پیدایش یاد ہی حضور کو کہ یہ چہان چہان کرتی تھین -

مہری - ابھی الڑھ پنے کے تو دن ہی ہین ماشے اللہ سے -

مغلانی - ابھی کر آدی کر بیر شدی -

نازو - اور تم ہنستی ہوئی پیدا ہوئی تھین قمرن -

قمرن - ہمکو اتنا یاد ہی کہ پیدا ہوتے ہی ہمنے دودھ پیا تھا -

مغلانی - مین صدقے ہوجاؤن دو باتین فرمائین - دونون سچی - روتے ہوے اور چہان چہان کرتے ہوے تو سبھی پیدا ہوتے ہین وزیر بادشاہ ہو چاہے گدا اور بچہ پیدا ہوتے ہی دودھ بھی پینے لگتا ہی -

مہری - تو اپنا پیدا ہونا بھی یاد ہی اور بڑی حضور کا بھی (ہنستی ہوئی) بڑی یادداشت ہی -

نازو - آج فجر کا کھانا تو یاد نہین ہوگا - پیدا ہونے کا دن یاد ہی -

قمرن - اُف بھئی ہم سے تو سردی مین یون نہین رہا جاتا پانی اب ٹھنڈا ہوتا چلا ہی - اب جلدی جلدی نہالو باجی - بس گرم دوشالے اوڑھکے بیٹھین -

راوی - سچ ہی اللہ میان اپنے گدھے کو بھی خشکہ کھلاتے ہین اب دہی قمرن اور نازو جو اچھی رضائی کو بھی ترستی تھین دوشالے پھڑکاتی ہین - گرم گرم

دوشالے اوڑھکے بیٹھین - اللہ اللہ - سچ ہی خدا دیتا ہی تو دونون ہاتھون سے دیتا ہی اور چھپت پھاڑ کے دیتا ہی
اِن دونون بہنون کا نصیبا خوب جاگا - لکھ پتی عورتونکو وہ عیش وآرام نہو گا جو اِنکو حاصل ہی -

مغلانی - تو آج کھچوری چوٹی لہرائیگی -

ق - دیکھنا کس جوبن پر ہوتی ہی -

نازو - کونسا جوڑا پہنوگی بہن -

قمرن - ہم تو اوڑھین زرد دوشالہ کا مدار اور تم سبز چار حاشیہ اوڑھو -

راوی - کسی نے خوب کہا ہی -

دیا سلائی جو بیچے تھے یا کہ سرکنڈا
بنے ہین صاحب لشکر بنا کے اک جھنڈا

نازو - نواب کی بدولت نینی تال بھی دیکھ لیا اور یہ سردی بھی دیکھ لی - کلیجے کی ٹھٹھرانے والی -

قمرن - نواب کی بدولت تم نے دیکھا ہو گا ہمنے تو اپنے جوبن اور اُٹھتی جوانی کی بدولت دیکھا -

نازو - ہان ہی تو یہی مگر یہ نہ بک دیا کرو - ہمین یہ بدتمیزی کی باتین بڑی بُری معلوم ہوتی ہین - اور تم کو اِن باتون سے عشق ہی - کیا کیا جائے ابھی وہ سُن لین تو -

قمرن - اونھ ! اونھ ! سُن لین تو کیا کرین (انگوٹھا دکھا کر) یون اُنکے باپ کے منھ پر کہون وہ بچارے کیا شی ہین - ڈنکے کی چوٹ کہون -

نازو اور قمرن نے ایک گھنٹے مین حمام سے فراغت پائی اور مغلانی کی مشاطگی مین ایسی نکھرین کہ واہ دونون پر وہ نور عالم افروز کہ آفتاب کی نظر بھی خیرہ ہو جائے اور وہ جمال مبین کہ چاند اُسکے سامنے شرمائے - خصوصاً قمرن کی کھچوری چوٹی تو واقعی وہ کالی ناگن تھی جسکے کاٹے کا منتر نہین - جسکا کاٹا منھ سے بولے نہ سر سے کھیلے - پانی بھی نہ مانگے - ایک تو بال قدرتی بھونرا سے سیاہ تھے دوسرے حنا کے تیل کی چمک سے اور بھی سیاہی جھلکنے لگی تھی - اور اُبر چھپکا ایسا نظر آتا تھا جیسے کسوٹی پر کوئی سونا کسے - یا شب دیجور مین بجلی لپکے -

جب بیش بہا لباس زیب بدن نازک کر کے زیور وجواہرات سے آراستہ ہو کر کشمیر کے قیمتی دوشالے اوڑھے ہوے یہ دونون مہ پارہ عالم آرا حور لقا ماہ سیما بہنین ایک انداز دلربا کے ساتھ قدم دھرتی اور غرور حسن سے اتراتی ہوئی اِس کمرے مین آئین جہان نواب صاحب مع رفقا واحباب مشکبو پیچوان اور حقے پی رہے تھے تو جس نے دیکھا عش عش کرنے لگا :

آغا - آج تو کٹا ؤ ہی - نکھار کیا ہی یا ستم ڈھایا ہی -

ممن - حضور چشم بد دور کیا جوبن ہی کہ دیکھا نہ سُنا -

مسخرہ - چاند سورج کی جوڑی اصل مین یہی ہی -

مغلانی - بیگم صاحب ذری کالا دانہ -

مسخرہ - (بات کاٹ کر) کالے دانے کی کیا ضرورت ہی مہراج جی کو نہ دونون پر سے صدقے کردو ———

نازو - ای واہ کیا کالا بھجنگا مقرر کیا ہی -

نواب - دل لگی تو ہو چکی حقیقت حال یون ہی کہ اِسوقت یہ دونون اِس قابل ہین کہ پریون کو اِنپر سے نچھاور کر دے -

مہراج - نازو جان تمھارے سینے کا اُبھار مارے ڈالتا ہی -

مسخرہ - بھوکے کی نظر ہمیشہ دودھ ہی پر پڑتی ہی -

راوی - اِسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا - اور سب کے سب

لوٹنے لگے - بڑی دیر تک ہنسا کیے -

نازو - کیا بکتا ہی واہیات - یہ مسخرہ موا روز انکو چھیڑتا ہی شامتین آئی ہین کیا ٹپکیگا کیا ؟

مسخرہ - چاہے توپ دم کردو یہ زبان تو نہ رکیگی -

مہراج - واہی ہی فحش کی سند نہین ہی بھائی صاحب -

چھٹن - بی قمرن جان صاحب جو یہی نکھار ہین تو ہم لوگونکی خیر صلاح نظر نہین آتی -

اختر - حضور قسم ہی جناب والد کی روح کی ہمنے تو آجتک یہ شکل و شمائل اور یہ حسن صبیح اور ادا اور آن اور حسن اور انداز و ناز کی اتنی باتین ایک معشوق مین کبھی نہین دیکھی تھین -

چھٹن - انکو سامنے بٹھالے اور مثنوی تصنیف کرے -

نواب - بھئی ہمارے دل کی کہی واللہ -

مہراج - ہم کہنے ہی کو تھے -

مسخرہ - خواجہ کمند ہوا کے دیوان کا جواب فرمائیے منشی مہراج بلی صاحب - ایسا موقع پھر نہ پائیے گا -

مہراج - واقعی یہ ہی کہ اس سے بڑھکر حسن بس خدا کا نام ہی

نواب - اسمین بی مغلانی کی بھی کاریگری ہی -

مغلانی - (جھک کر سلام کرکے) سرکار مشاطہ کی کاریگری تو جب ہو جب کوئی بات اللہ میان نے جان بوجھ کے چھوڑ دی ہو کہ بندے مین کوئی نہ کوئی نقص نہوگا تو وہ اِترا جائیگا اور جو اللہ ہی نے کسی کے حسن مین کوئی دقیقہ نہ اُٹھا رکھا ہو تو کوئی بھلا اُسمین اپنی کاریگری کو کیا دخل دیگا - توبہ کرکے بندے اور پھر مشاطہ کا حال مشاطہ جانیں میں بیچاری تو ٹوٹا پھوٹا سوئی کا کام کرنے والی ہون -

نواب - قمرن تم نے اس وقت مار ڈالا -

مغلانی - حضور نہ ایسا فرمائین اِنکی ادا جان بخش ہی - سچ کہیے گا چودھی کی دلھن بھی شرما جائے یا نہین -

نواب - چاند مین داغ ہی انمین نہین ہی -

مغلانی - حضور تو خود منصف ہین -

اختر - جو کچھ انکی شان مین کہیے سب صحیح ہی -

قمرن - ای یہ باجی نے آج بن ناحق کو اتنا زیور لاد دیا گرمی لگتی ہی -

مسخرہ - یہ گرمی زیور کی نہین ہی - یہ جوانی کی گرمی ہی حضور یہ شباب کی گرمی ہی - یہ گرمی حسن گلو سوز ہی - زیور سے کہین گرمی لگا کرتی ہی -

اختر - اور مین جب سے چوٹی اور مانگ کی طرف دیکھ رہا ہون شان خدا نظر آتی ہی - واقعی آج تو انھون نے حوران جنت اور چودھوین کے چاند کو بھی اپنے حسن سے بے وقعت کردیا جو آج کہین ہوادار پر سوار ہوکر بے نقاب باہر نکلین تو سیکڑون بسمل نظر آئین -

کردیے اُس رخ نے حیران سیکڑون
اور سنبل نے پریشان سیکڑون

چملو - حضور پرستان کا دھوکا ہوتا ہی واللہ -

چون تلخ سخن رانی تنگ شکرت خوانم
چون کار بجان آری جان دگرت خوانم

زہر غم خویشم دہ تا جان خوشت گویم
خاک در خویشم کن تا تاج سرت خوانم

اشک دل من ہر دم سرخست و کبود از تو
خوش رنگی زین بس تو عیسی ہنرت خوانم

اختر - اس فن کے تو تم بادشاہ ہو -

جھلو۔ (بندگی کرکے) سرکار کی قدردانی ہو کہ ہم ایسون کا بھی پیٹ پلتا ہو ورنہ ہمکو کون پوچھتا۔

ممن۔ بس کہدیا ناکہ عالمون کی قدردانی دو ہی جگہ ہوتی ہو یا رام پور مین یا ہماری سرکار مین۔

اختر۔ کیا شک ہو بھائی جان کیا شک ہو۔

ممن۔ بس یہی دو قدردان ہین باقی خیر صلاح۔

چھٹن۔ خاقانی کا عمدہ کلام سناؤ۔

جھلو۔ بہت خوب خداوند سے

ترک سن سن گوئی توسن خوئی سوسن موئی من
گر نگہ کردی بسوسے من نبردی سوسے من

نازو۔ اب کے بجے سے گانا شروع ہوگا۔

نواب۔ وہی معمولی وقت۔ کوئی ۹ بجے سے۔

نازو۔ اِنکی چمپا تو ضرور ہی آئیگی۔

قمرن۔ چمپا تو کاٹا جاتا ہو باجی۔

نازو۔ وہ چمپا ہین اور مہراج بلی موگرا ہین۔

قمرن۔ نہین یہ موگرا نہین یہ ——

اختر۔ یہ چھوئی موئی کے پیڑ ہین۔

مسخرہ۔ اجی یہ نہ موگرا ہین نہ چھوئی موئی کے پیڑ یہ تیرے گیندا ہین۔

راوی۔ گیندا میان مسخرے کے تکیہ کا نام تھا۔ اور چونکہ میان گیندا کبھی کبھی حیدا گلنیر وغیرہ کے ساتھ بھی بیٹھتے تھے اور سب لوگ اُس سے واقف تھے اور گیندا اور شیرا وغیرہ کتون کے نام ہوتے بھی ہین اِس فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا مگر مہراج بلی اِس مرتبہ جھلا سکے نہین۔

مہراج۔ آپ میری چمپا ہی ہین۔

نازو۔ خوب کہی۔ بُرا نہ کرو جو کوئی تم کو کہے تم اسکو کہو۔ ہنسی مین بُرا کیسا۔

مہراج۔ کیون چمیلی کی کتنی ہوئی۔

نازو۔ یہ تم نے کیا کہا (میری چمیلی)۔ ارے کیا تیری نانی کا نام چمیلی ہو۔

مسخرہ۔ ہماری طرف سے اچھا جواب دیا بی نازو۔

مہراج۔ آپ تو جناب اِنھین لوگون کی طرف ہوجاتی ہین۔

نواب۔ یار خدا کے لیے جناب تو نہ کہا کرو۔ ہزار بار سمجھا دیا مگر ایک نہین مانتا دشمن عقل۔

مہراج۔ بھئی یہ تو لفظ تعظیمی ہو۔

نواب۔ ابے تو یہ کوئی تیری دادی جان ہین نامعقول!

مہراج۔ اچھا صاحب اب کہین تو گنہگار۔ ع۔

	وز گفتہ ناصواب توبہ

جب شام کا وقت قریب آتا گیا اور نواب صاحب کا اشتیاق چمپا پاتر کے دیکھنے کا بڑھتا گیا تو اتفاق سے بادل گھر آیا۔ نواب اور اختر اور چھٹن صاحب کو تو سخت افسوس ہوا کہ ناچ کا مزہ کرکرا ہوگیا اور اب اُن معشوقون کی نظارہ بازی کا بھی موقع نہ ملیگا مگر نازو خوش ہوئی کہ چلو آج کا دن ٹل گیا قمرن کو البتہ اِس بات کا افسوس تھا کہ اُس نے پاترون کو معمولی وضع مین دیکھا تھا آج اگر دیکھتین تو شرما جاتین عرق عرق ہوجاتین اور دل مین سوچتین کہ ان کسی سے مقابلہ ہوا تھا۔ الغرض اِسی امر مین نازو اور قمرن کے خیالات مین اختلاف تھا تھوڑی دیر مین منھ جھما جھم برسنے لگا اور اسی منھ مین بگی دوڑ آیا کہ سرکار پانی موسلا دھار برس رہا ہو اِس وقت دسنہ دو بجے پہاڑ پر بستے دو پریشان

ہوتے پاترون کا آنا مشکل ہی اور خود اگر پریشانی اور خرابی برداشت کرکے آئین بھی تو پشواز اور کپڑے خراب ہو جائینگے دوشالہ رضائی چادر کل اسباب بھیگ جائیگا - اگر حکم ہو تو ڈانڈی پر سوار کرا لاؤن - نواب صاحب تو راضی ہو گئے مگر نازو نے کہا اب اسوقت اِس مینہ مین لت پت بھیگتے ٹھٹھرتے آنا واہیات ہی ایسا ہی ہی تو کل پر رکھو - ایک دن مین کیا ہوا جاتا ہی - نواب چھٹن صاحب اور نازو کی راے سے ناچ ملتوی ہو گیا مگر قمرن اِس التوا سے خوش نہوئین کیونکہ انکی دلی خواہش تھی کہ پاترین انکا حسن دیکھین اور مقابلے مین یہ اُنسے بڑھ جائین - مینہ کم بخت نے اِنکی آرزو پوری نہونے دی - انھون نے کئی بار نازو اور چھٹن صاحب کی بات کاٹی بھی کہ ابھی سے کیون موقوف کیے دیتے ہو شاید کھُل جائے - ناچ تو کوئی ۹ بجے سے شروع ہوگا - ابھی تو موئے چھ بھی نہین بجے ہین مگر اِنکی کچھ شنوائی نہ ہوئی - نازو نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا آثار تو رات بھر کھُلنے کی نہین ہین - تمام شب جھڑی لگی رہیگی - اُن بیچاریون کو اِس مینہ مین کاہے کو تکلیف دوگے -

گو مہراج بلی کی بھی دلی خواہش تھی کہ چمپا ضرور آئے مگر زیادہ بیقراری نہین دکھا سکتے تھے کہ مبادا نازو سمجھ جائے اور بگڑ کھڑی ہو تو آج پھر لینے کے دینے پڑین اور اِنکا یہ بھی منشا نہ تھا کہ آج نازو کو خفا کردین کیونکہ وہ اِسقدر نکھرے بناؤ چناؤ سے تھی کہ انکی جان جاتی تھی -

نواب صاحب تو چمپا کے حسن و جمال کا حال سُن ہی کر فریفتہ اور شیفتہ ہو گئے تھے بار بار آسمان کے رخ دیکھتے تھے اور جھلا جھلا کے رہ جاتے تھے -

کیا برستا ہی یون برس کم بخت
کوہ سے لیکے ڈوب جائین درخت

گھڑی گھڑی پوچھتے تھے کیون جی کچھ کچھ تو کم ہوتا جاتا ہی اب تو اِسقدر ترشح نہین ہی عجب نہین کہ گھنٹے آدھ گھنٹے مین کھُل جائے - نازو اِنکی بات کا اُلٹا جواب دیتی تھی کھُل چکا - اب آج تو یون ہی موسلا دھار برسا کریگا - اور ہمارے شہر کی طرح یہ نہین ہوتا ہی کہ رات بھر گھرا ہوا ہی اور ٹپکا ٹپکی ہو رہی ہی - بھُس - بھس - بھس - بھس - یہان تو یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے آسمان مین چھید ہو گیا ہی اور پھٹا پڑتا ہی - یہ بھلا کہین کھُلنے والا ہی -

نواب صاحب نے کہا اتنے دن سے پہاڑ پر ہین پاترونکو تو خیر دیکھا ہی اور دیکھتے ہین مگر افسوس ہی کہ ہمارے ہان اور گانا نہو - ناچ نہو - کل چاہے جو کچھ ہو ضرور ناچ ہوگا مگر ہم دیکھتے ہین کہ یہان مجرے کا بہت چرچا ہی اور ہمارے شہر مین مجرے اور ناچ دونون کی ایک شرح ہی - مگر اور اور شہرون مین بھی مجرے کی شرح اور ہی اور گانے کی شرح اور - نازو نے کہ اِسوقت اِنکی بیقراری دیکھکر ساتھ ساتھ رہی جواب دیا کہ جب یہان کی پاترین سوا ہندون کے مسلمان اور صاحب لوگون کے ہان جاتی ہی نہین تو پھر تم کو ایسی اُنکی کونسی غرض ہی - نواب صاحب نے کہا وجہ اِسکی یہ ہی کہ اِس پہاڑ پر مسلمانون کی بستی نہین ہی - کوئی چالیس بیالیس برس سے مسلمان یہان آنے لگے ہین - اِسی سبب سے میل جول کم ہی - ہمارے شہر مین ہندو مسلمان کا چولی دامن کا ساتھ ہی - اِس مین بُرا ماننے کی کیا بات ہی - اتنے مین نواب چھٹن صاحب اپنے کمرے سے برانڈی کی

بوتل لائے اور نواب کی اطلاع کے بغیر وہ اور منشی مہراج بلی اور بی قمرن جان اور اختر شغل مے کرنے لگے ناز و نے جو پیچھے پھر کے دیکھا تو کہا اوہ! ادھر تو اور ہی شغل ہو رہا ہی نواب صاحب بھی نازو کو لیکے پہونچے - یار اِسوقت پینا حرام نہین ہی - فرشتون کی راہ ابر نے بند کر دی چاہے جو گناہ کیجیے - جبین لکھتا ہی - آج مہراج بلی کو دُھت کر دو بھئی

مہراج بلی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ہمکو تو خیر تم ایسے لونڈے کیا دُھت کرینگے مگر ایک التماس البتہ ہی کہ بی نازو کو ذرا سمجھا بوجھا کے دیجیے گا - ورنہ ہماری مرن ہوگی - یہ ذرا ہی سی ہین بہت بہکنے لگتی ہین - اِسکا خیال رکھیے گا اور ہماری نازو حالا تو خود فہمیدہ ہین -

نازو کو یہ گفتگو ناگوار معلوم ہوئی - معشوقون کا مزاج اور اُنکا تلون مشہور ہی - تنک کر اُٹھ کھڑی ہوئین - ہم کو بُرا بُرا لگتا ہی جو کوئی ہتے ہی پر ٹوکتا ہی - ایک دن ذرا تیز ہو گئی تو اب گھڑی گھڑی اِسکا طعنہ دینا کیا معنی - نواب چھٹن صاحب نے اِنکو زبردستی بٹھایا اور بڑی خوشامد اور منت سماجت سے قسمین دے دے کر تھوڑی سی برانڈی پلائی اور نواب صاحب نے مہراج بلی کو للکارا تاکہ نازو خوش ہو جائین - تم مین یہ بڑا عیب ہی جی - اگر زیادہ تیز ہو جائیگی تو کیا ہرج ہو گا - مہراج بلی نے کہا لو بھئی ہم کان پکڑتے ہین اب کہین تو گنہگار - نازو نے جھلا کے اپنے ہاتھ سے کان اینٹھا اور کہا یون اینٹھتے ہین - اِسپر سب کے سب ہنس دئے اور نازو بھی مسکرا دین -

چھٹن - معشوقون کی بھی کیا باتین ہین واللہ -

اختر - معشوقون کا اور شاہون کا ایک مزاج ہوتا ہی -

ممن - بادشاہ تک اِنکی نازبرداری کرتے ہین -

نواب - اِسمین کیا شک ہی - مگر سچ کہنا اِسوقت نازو جان کا ٹنکنا اور روٹھنا کیا مزہ دے گیا ہی -

مہراج - میرے دل کی بات کہی واللہ - جی خوش ہو گیا -

نواب - کِس شیرین ادائی کے ساتھ ترش رو ہوئی تھین -

مسخرہ - کیا خوب - شیرین ادائی کے ساتھ ترش رو ہونا کیون نہ مزہ دے حضور شربت انارین کا مزہ آ گیا -

اختر - بھئی خوب کہی -

مسخرہ - نازو جان کیا کھٹ مٹھے بیر ہین - یا کمرک -

اختر - یہ اُس سے بھی بڑھ گئی -

مہراج - ہمکو تو کسی کنجڑن کا لونڈا معلوم ہوتا ہی -

راوی - اِس لطیفے پر سب کھلکھلا کے ہنس پڑے اور نازو نے سب سے بڑھکر قہقہہ لگایا -

نواب - بھئی چِڈا گلنجر د اِسوقت ہمارے منشی مہراج بلی کی طبیعت بھی جولانی پر ہی -

اختر - جہان ذرا سی انھون نے پی اور بہرہ کھُل گیا -

مہراج - (نازو جان ذرا کان مین ایک بات تو سنو) ضروری بات ہی جانی پُسن لو -

نازو - (کان جھکا کر) کیا بات ہی؟ -

مہراج - (بوسہ لیکر) ؎

یار دُرد معاف خطا مین نشے مین ہون
شیشے مین مے ہی مے مین نشہ مین نشے مین ہون

نازو - اوئی دُر موئے - مین بھی کہون کونسی بات ہی -

مہراج - کِس قدر صاف گال ہین کہ واہ -

اختر - دُر موئے کی کتنی ہوئی - ؏

لیا جو بوسہ تو ہنسکر یہ اُس صنم نے کہا
خدا سے شرم نہ ای بندۂ خدا آئی

مہراج - بھئی اسوقت نازو کے ہونٹھ ایسے شیرین ہین کہ واللہ مجھے جھجھی کے ——

راوی - (جھجھی کے) کہکر زبان روک لی - دودھ کا لفظ اُنکے مُنھ سے نہین نکلنے پایا تھا کہ سب بے اختیار لوٹنے لگے - مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

منشی مہراج بلی اِس مرتبہ بہت جھیپے اور بات ہی ایسی لچر کہی تھی - کوئی شخص کوٹھی بھر مین ایسا نہ تھا جسکا مارے ہنسی کے بُرا حال نہو - اور جب ہنستے ہنستے اِنکی صورت پر نظر ڈالتے تھے تو اور بھی زیادہ ہنسی آتی تھی - انکی اسوقت کی بیکسی دیکھنے کے قابل تھی بالکل سکتے کا عالم - خاموش مسخرے نے کہا - ع

شکل تصویر ہو خاموش تماشا کیا ہی
بیٹھے بیٹھے کھنچے جاتے ہو یہ نقشا کیا ہی

نازو کئی بار ہنستی ہوئی اُنکے قریب گئی مگر انھون نے ذرا گردن تک نہ اُٹھائی جام ہاتھ مین - شراب جام مین - کان لوگون کے قہقہے پر - نظر فرش کی جانب - یہ قطع اور بھی زیادہ باعث خندہ زنی ہوتی تھی -

مسخرہ - بیر اور کمرک اور شربت انار ترش وانار شیرین سب سے یہ فقرہ بڑھ گیا - واقعی شیرینی کی تعریف اب اِس سے زیادہ اور کیا ہوگی مگر ہم تو اِس یادداشت کی تعریف کرتے ہین - کب کا ذائقہ یاد آیا -

اختر - بھئی اب نہ چھیڑو -

نواب - مہراج بلی ذرا ہنس دو جی میان صحبت مین ایسے ایسے لفظ زبان سے نکلتے ہی ہین اور پھر اِس وقت -

مہراج - نہین - وہ - اب - اتفاق سے کہتا کچھ تھا اور کہا کچھ -

ممن - اور یہ بے شرمی کچھ ہوئی ہی نہین کہ سب کے سامنے بوسیدن کا صیغہ گردانتے لگے -

اختر - آپ تو نازو کی حفاظت کرتے تھے خود ہی پی کے اپنے آپے مین نہین رہے - اور دل لگی یہ کہ وہ بیچاری شرما گئی اور اِس بیحیا کو نہ شرم آئی - ع

شراب اُنکو پلا کر ہوئی پشیمانی
وہ بیحجاب ہوے تو مجھے حیا آئی

مہراج - تو کیا بدلحاظی ہینے کیا کی جناب -

اختر - اب جو چاچاٹی سب کے سامنے کرنے لگے - اِس سے بڑھکر اور کیا بدلحاظی ہوگی -

مہراج - بھائی صاحب پینے کا لطف تو یہی ہی اور بدلحاظی کو کہو تو کیا یہان کوئی میرا بزرگ بیٹھا ہی - مگر تم سمجھتے ہو کہ ہمین شاعر ہین اور ہم اپنے سامنے تمھاری دمڑی بھر بھی اصل و حقیقت نہین سمجھتے آپ نے جو شعر پڑھے اسی ردیف اور بحر و قافیہ کا شعر ہمارے حسب حال سُن لیجیے ذرا حضور بھی سنین نواب چھٹن صاحب - ع

بہار گل مین ہین دیوانے جامے سے باہر
پری کا بھیس ہی بدلے ہوے بلا آئی

یہ شعر پڑھکر منشی مہراج بلی صاحب اکڑ گئے - اور شعر تھا بھی کسیقدر حسب حال اور ایک ہی غزل کا - اختر نے کہ مرد فہمیدہ وخوش مذاق تھا خود تعریف کی اور سب نے داد دی تو مہراج بلی اور بھی اکڑنے اور اترانے لگے -

مسخرہ - حضور غلام نے شعر کے انجر پنجر ڈھیلے کر دیے صلاح دو جام کا حصہ ہو بندہ شعر کے ارنگے برنگے بلا دیتا ہو سُنیئے گا -

سر وہیان ہین یہ نازو کے ابرو خمدار
جو منھ چڑھیگا تو مہراج کی قضا آئی

مہراج - ہمین پر شیر ہین بس - سر بکھر کے مہراج -
اختر - حضور کیا خوب فرمایا ہو - ۵

لباس کعبہ کا حاصل کیا شرف اسنے
جو کوے یار مین کالی کوئی گھٹا آئی

جب رات بھیگی تو سب اپنے اپنے بستر پر گئے - نواب صاحب اور قمرن مین بعد مدت یون گھل گھل کے باتین ہونے لگین -

سالی کی چاہ اور سوتیا ڈاہ

قمرن - اگر کسی نامحرم پر ہم نظر ڈالین تو آنکھین ہی پھوٹین -

نواب - اور ہم اگر کسی اور عورت کو چاہین تو خدا سمجھے -
قمرن - تم مین کون بات نہین ہو نواب جو ہم کسی اور کے پاس جھک مارنے جائین - دولت اللہ اور دے تمھارے پاس - پھر کنجوس مکھی چوس نہین - فیاض آدمی ہو جسکو دینے پر آئے نہال کر دیا - اور ماشاء اللہ سے جوان جہان ہو - خوب صورت دیدارو جوان ہو - دس بارہ ہزار مین ایک - ہاتھ پانون سانچے کے ڈھلے ہوے - جو دیکھتا ہو تعریف کرتا ہو - خوش خور بھی ہو - خوش پوش بھی ہو - سواری شکاری کا شوق - کوٹھی باغ مکان بنگلہ آراستہ - شیشہ آلات فرش فروش سے لیس - جاگیر بھی اچھی ہو - پھر مجھے کیا کتے نے کاٹا ہو کہ تمکو نہ چاہون -

نواب - جان من جتنی باتین معشوق مین ہونی چاہییں وہ سب خدا نے تمھین عطا کی ہین - جوانی پھٹی پڑتی ہو - ۵

کیون رک نہ سکی امنگ دل کی
پستان بنکر شباب نکلا

اِس اُٹھتی جوانی کا کیا کہنا - اور حسن تو خدا نے وہ عطا کیا ہو کہ ہماری نظر سے ایسی پری گذری ہی نہین - گال بھبوکون کی پنکھڑیان ہین - بلکہ برگ گل سے بھی نازک تر آنکھین وہ کٹیلا کہ صفون کی صفون کو گھائل کر دین - قتل عام بول دین - ع

گات جسطرح قمقمے روشن

قمرن - چلو اب بہت بناؤ نہین -
نواب - جو ذرا بھی بناوٹ کرتا ہون تو چاہے جو قسم لو -
ق - تمکو محبت کے سبب سے ہم اچھے معلوم ہوتے ہین -
ن - جی بجا -
ق - ایک سے ایک اچھی عورت دنیا مین پڑی ہو -
ن - ہان یون ہونے کو ایک سے ایک اچھی ہوتی ہو - مگر تم بھی لاکھ دو لاکھ مین ایک ہو -
راوی - قمرن کو یہ بھی ناگوار گذرا کہ نواب نے یہ کیون کہا کہ ایک سے ایک اچھی ہوتی ہو - یہ کیون نہ کہا کہ تم سے اچھا پھر خدا کا نام ہو -
ن - اور اِس حسن پر طرّہ یہ کہ غرور نہین اور بیوفائی کا نام نہین حسن اور وفا مشکل ہو -
ق - اِی تو جب حسن ہونا - حسن یہان کہان -
ن - لیلی را بچشم مجنون باید دید -
ق - نواب ایک بات کہین جو مانو -
ن - دل و جان سے پیاری نہ ماننا کیسا - جو حکم دو

بجا لاؤن -

ق - (گلے مین ہاتھ ڈالکر) میرے نواب ہمکو میمون کا سایہ
بنوا دو مین صدقے دو جوڑے بنوا دو - مگر جس رنگ اور
قطع کے ہم کہین -

ن - پانچ سو بلکہ ہزار روپیے تک کا جوڑا ہو گا - پھر کون
بات ہی - ہمین منظور ہی -

ق - گوٹا پٹھا بانات کرن بانکڑی لچکا تو ٹانکا نہین جاتا
کامدانی کی بیل اور بوٹیان تو ہوتی نہین - ہان ریشمی
کپڑا البتہ قیمتی ہوتا ہی اور سلائی -

ن - لاحول ولا قوۃ ارے جانی کوٹھی کی کوٹھی خرید دون
کپڑا ابھی کوئی نعمت ہی -

ق - بات کہتی ہون جی -

ن - کل ہی لو - دو نہین دس جوڑے -

ق - ایک تو سایہ ہوتا ہی اور کیا جانے موا کیا کیا ہنتی
ہین - کسی انگریزی درزی سے کہنا -

ن - اجی صبح ہی کو یہان حاضر ہو -

ق - بھلا دو دن مین تیار کر دیگا -

ن - ایک جوڑا تو کل شام کو پہن لو -

ق - کل شام کو - سویرے کب کپڑا لاؤ گے کب ہو نتیگا
کب قطع کریگا کب ناپیگا کب بنائیگا - تم تو اندھیر کرتے ہو -

ن - چار بجے پہن لوگی - اچھا دیکھو ہی لینا -

ق - جھٹن صاحب وغیرہ دیکھینگے تو بڑی دل لگی ہوگی -

ن - باجی جان کے لیے بھی بنوا لو -

ق - تم بنوا دو - دام مہاراج بلیا سے وصول کرینگے -

ن - تو پھر چپکے سے بنوا دو -

ق - اور نہین کیا ڈھنڈھورا پٹوا کے -

ن - سچ کہنا ہم لوگون کی کیسی خوش قسمتی تھی کہ یہان آنا
نصیب ہوا - بھلا یہ بات لکھنؤ مین کہان -

ق - ای توبہ خواب و خیال مین نہین -

ن - تمھارے سبب سے ہماری زندگی سدھر گئی -

ق - ایسی باتین نہ چکنایا کرو - غیر دن کی سی -

ن - بھلا کیون جانی وہ وقت بھی یاد ہی جب ہمنے نواب
رونق جنگ کے ہان تمکو پہلے پہل دیکھا تھا اور بہانہ کرکے
پانی مانگا تھا -

ق - (ہنسکر) اور مین دیکھتے ہی تاڑ گئی -

ن - میرا جی چاہتا تھا کہ وہین پر گلے لگا لون اور چوم لون

ق - (ہنسکر) پھر منع کس نے کیا تھا -

ن - جس وقت سے دیکھا بھڑک گیا تھا کہ کیا پریزاد چھوکری ہی
جی بے قابو تھا - طبیعت لوٹ ہوئی جاتی تھی کہ واہ کیا مال
ہی - تمھارے بغیر زندگی بیکار سی معلوم ہوتی تھی -

ق - آغا اور تم دونون بیچھے ہو لیے تھے -

ن - اور لطف یہ کہ رونق جنگ کی بھی تم پر نظر تھی -

ق - مگر کبھی ہم سے کوئی بیجا بات نہین کہی - کوئی بات
کوئی اشارہ کیا مجال - دل مین چاہے جو کچھ ہو -

ن - کس ادا سے تمنے باتین کی تھین کہ اور بھی تیر مارا
بلکہ زخم دل پر نمک چھڑکا -

ق - پیچھے پھر کے دیکھتی ہون تو رئیس زادے سفید پوش
امیر آدمی اور سر بازار ساتھ ساتھ - سمجھ گئی کہ عاشق مزاج
آدمی ہین اور دل کے چالاک -

ن - مگر مین نے بھی کیسا شبہ ڈالا -

ق - تم امی جان ہی کے پاس پہونچ گئے -
ن - خدا جانے وہ کدھرا کہان ہی -
ق - ہوگا موا کہین - کس کا نام لیتے ہو -
ن - تم بھلا اُس گنوار مردود کے قابل تھین لاحول ولا -
ق - نازو کو کچھ مہراج بلی سے ملتا ملاتا نہین - ٹرا کنجوس آدمی ہی - ذرا اسکے مزاج مین حمیت نہین -
ن - کل ہم چھیڑینگے -
ق - کچھ تو نکلے - کل کٹوا دو -
ن - کل ہی لو - یہ کون ٹری بات ہی - یہ تو بائین ہاتھ کا کھیل ہی - ذرا بھڑا دیا اور راہ پر آگیا -
ق - واہ ایسا کچّا نہین ہی - بڑا گھاگ ہی موا -
ن - نازو تو ہمارے قابل ہین -
ق - کیا بکتا ہی - چپ - شرم نہین آتی -
ن - اب ایک کرو - مہراج بلی کو تو دھتا بولو اور تم دونون ہماری ہو کے رہو -
ق - اب تم ٹپوگے نواب -
ن - مارڈالو - پیٹ لو - مگر نازو کو اب ہم سالی اور بیوی دونون بنائینگے - مہراج بلی کو دھتا ہی -
ق - (مسکراکر) - دیکھو نواب اب تم نے پیٹ مین سے پانون نکالے ہین - واہی تباہی اول جلول بک رہے ہو
ن - تمھارا کیا ہرج ہی - دونون بہنین چین کرینگی -
ق - بڑے بے شرم ہو جی - الگ ہٹو -
ن - سنو سنو تمھین قسم ہی جانی -
ق - ہم ایسون کی نہین سنتے - بس چلو -
ن - دل لگی کرتے ہین - تم تو دل لگی دل لگی مین رو دیتی ہو کیا نازو جان اگر ہماری ہو کے رہینگی تو تمھارا کیا ہرج ہی -
ق - اب مین سُناؤنگی ہان -
ن - اور چھیڑنے کسیلیے ہین -
ق - باجی جان - ای باجی - ای باجی -
ن - چپ چپ خدا کا واسطہ کہین اُنسے نہ کہنا -
ق - کیون - جب جورو بناؤگے تو ڈر اور شرم کاہیکی ہی ہم پیغام کہدین کہ تمھارے بہنوئی کی تم پر بھی اب طبیعت آئی ہی ریجھے ہوے ہین -
ن - بُرا مان جائینگی -
ق - واہ چاہے جو ہو - ہم تو کہینگے - ہوشیار تو ہو جائین -
ن - دیکھو کہین ایسا غضب بھی نہ ڈھانا بگڑ جائینگی -
ق - مین کہونگی باجی جان مبارک - اب تک ہم تم بہنین بہنین تھے اب سوتین سوتین ہو کے رہینگے - وہ پوچھینگی کیون کیون یہ بکتی کیا ہی - سوتین سوتین کیسی - مین کہونگی نواب کا تم پر بے طور دانت ہی - بہت ریجھے ہوے ہین - بس وہ ہوشیار ہو جائینگی - بہنون بہنون مین لڑائی تو نہو -
ن - قمرن اچھا تم ایمان سے کہو کہ اگر تم دونون کی دونون ہماری ہو کے رہو تو اِسمین کیا ہرج ہی -
ق - اول تو ہم بہنین بہنین بھلا سوت ہو کر کیونکر رہ سکتے ہین - سوتیا ڈاہ بری ہوتی ہی - عورت گور کا منھ دیکھے مگر سوت کا منھ نہ دیکھے - سوت کی ڈاہ بُری بُری ہوتی ہی - آگ مین جل مرنا گوارا مگر سوتیا ڈاہ کی آنچ نہین گوارا -
ن - ہم تم دونون کو برابر زیور بنوا دینگے تم کو اُنکو دونون کو برابر روپیہ دینگے پھر لڑائی ہونے کا کیا سبب ہی -

ق - وہ تم ہمین موتیون اور ہیرے اور جواہرات مین تولو چاہے اور ستارون کا خزانہ بخش دو مگر سوت کا نام نگوڑا بُرا -

نواب اپنے دل مین سوچنے لگے کہ جب قمرن کا سوت کے نام پر یہ حال ہی تو بیگم کے دل پر کیا گذرتی ہوگی - چوڑی والی ٹکے کی عورت - چوڑیون کا ٹوکرا لیکر بازار مین نکلنے والی جب وہ سوت کے نام پر اسقدر چونکتی ہی اور صرف اس خیال سے کہ ہماری سوت بھی کوئی ہوگی اسکے چہرے کا رنگ فق ہوا جاتا ہی تو بیگم جنکی سوت یہی قمرن ہمارے ساتھ پہاڑ پر آئی ہی کیسی افسردہ خاطر اور غمگین ہونگی قمرن کو یہ تک سننا ناگوار ہی کہ اسکی خاص بہن اُسکے ساتھ سوت بنکے رہیگی - اور بیگم کو تو ہمنے بالفعل گویا چھوڑ ہی دیا ہی - وہ وہان ہم قمرن کو لیکر یہان - اُنکے دل پر کیسی چوٹ لگی ہوگی - اِنکو تو یہ خیال تھا اور اُدھر قمرن اپنے دل مین سوچتی تھی کہ - ع -

	بڑ گئی اور یہ کیسی مرے اللہ نئی	

مین تو ان موئی باتردن ہی سے ڈرتی رہتی تھی کہ کہین نواب کی آنکھ نہ پڑ جائے یہ گھڑی مین شکار کھیلنے کو تیار ہو گئے - اِسکا کیا علاج ہو - باجی میرا ساتھ چھوڑ نہین سکتین - مین اکیلے رہنے کی عادی نہین - اور اُنکا ہر دم نواب کی نظر سے گذرنا بُرا - اور یہ بھی جرات نہ تھی کہ نازو سے بیان کرے - گومگو کا معاملہ تھا -

الغرض ان دونون عاشق و معشوق کے مختلف خیالات تھے - وہ بیگم کی بیکسی، و افسردہ دلی پر افسوس اور اپنی حرکت اور بد وضعی پر اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے اور یہ اِس سوچ مین تھین کہ کہین نازو اور یہ سوت نہ بنجائین کہ بہنون ہی بہنون مین جوتا چلے اور بنا بنایا گھر تباہ اور سارا کھیل بگڑ جائے اور کیے کرائے پر پانی پھر جائے -

نواب صاحب نے ایک دفعہ پھر قمرن سے کہا کہ جانی تم ابھی بہت کم سن ہو اپنے نیک و بد کو نہین سمجھ سکتین ہمارا کہنا مانو اِس امر مین بیوقوفی نہ کرو - تم دونون بہنین چین کرو گی - ہماری تو نازو پر طبیعت آئی ہی - اور ہم کو اُسکی ایک ادا دل سے پسند ہی - کل جب مہراج بلی نے کہا تھا کہ نازو کو زیادہ نہ پلا دینا اور وہ تنک کر چلی تھین اُسوقت کی ادا دل مین کھب گئی - بے اختیار جی چاہتا تھا کہ نازو کو جھٹ کر چوم لون -

اِنکی گرمجوشی اور عشق دیکھکر قمرن آبدیدہ ہو گئی کہا بس اب ہم سمجھ گئے نواب کہ ہماری تمھاری نہ نبھیگی - تمھارے کارن بدنام ہوے - گھر چھوڑا - میان کو چھوڑا اور اب تم ہی ہمسے اس طرح پر پیش آتے ہو - چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیرا پاکھ - اگر یہ رجھائی ہی کرنا منظور تھا تو ہم کو تمنے ستیاناس کیون کیا - اگر باجی ہی پر تمھارا دانت تھا تو اُنھین کو پسند کر لیا ہوتا - ہم نے کیا تمھارے ہاتھ جوڑے تھے - تمھین نے ہمارا پیچھا کیا - تمھارے بدولت ہم ساری دنیا مین ملعون شہر بھر مین بدنام ہوے مانا کہ ہم ایک غریب آدمی کی لڑکی ہین مگر دال روٹی سے تو خوش تھے - صبح سے شام تک محنت کر کے بافراغت سے گوشت روٹی تو کھاتے تھے - عزت آبرو تو قائم تھی - اب تو سب کوئی جانتا ہی کہ میان کو چھوڑ کر قمرن کسی کے ساتھ بھاگ گئی - کسی نے اِن موے پان والے لونڈے

للتوا کے ساتھ بدنام کیا - کسی نے کہا کانپور کسی گبھرو کے
ساتھ چلدی ہر - کوئی کہتا ہر اجی وہ تو پہلے ہی سے بدنام تھی
محلے کے چھوکرون کو گھورا کرتی تھی - کوئی کچھ کہتا ہر کوئی
کچھ کہتا ہر - جتنی زبانین اُتنی باتین - اب ہم کس کس سے
لڑتے پھرین اور کس کس کی زبان روک لے جائین - اور
اپنے منہ سے کہنا تو اپنے منہ میان مٹھو بننا ہر مگر سارا
شہر جانتا ہر کہ لکھنؤ مین کوئی امیر رئیس ایسا نہین جو ہماری
خواہش نرکھتا ہو - وہ جوہری جو چھتے کے پاس رہتے ہین
انکا منجھلا لڑکا مجھ پر جان دیتا ہر - جسان ہی جاتی ہر
اُسکی - ایک دن مجھے راستے مین ملا تو کئی اشرفیان دکھا کے
کہا (یہ نمبر سے صدقے ہین - اور جو کہو حاجر کردن) مین
بگڑ کھڑی ہوئی مین نے کہا ہوش کی دوا کرو لالہ - مجکو
اب چھیڑو گے تو دو سو گالیان دونگی - خبردار جو ایسی بات
زبان سے نکالی ہوگی - بس بھاگ کھڑا ہوا اسی طرح وہ
وثیقہ دار جو مرزا باقر بیگ کے رشتہ دار دان مین ہین
بھلا ہی سا نام ہر - گورے گورے ہین - گلمچھے رکھائے
ہوئے - ابھی بہت کم عمر ہین - مہری کو کنج کے جوڑیون کے
بہانے بلوایا ہم عورت دیکھکر چلے گئے - اے بس ڈیوڑھی
مین پہونچتے ہی دیکھتی ہون کہ چھپے کھڑے ہین - مین سمجھ گئی
کہ تاک مین کھڑے ہین - جب تک مین بھاگون بھاگون جھپٹ
کے لپٹ گئے - جوڑیون کا ٹوکرا اچھی گر پڑا چوڑیان بھی ٹوٹین
ڈوپٹا کھسک پڑا اور کچھ مسل بھی گیا - میرا دم اس چھینا
جھپٹی مین ٹوٹ گیا ہاتھ ٹوٹین موسے لگے - تب مین
چیخ اُٹھی تو ہاتھ جوڑنے لگا کہ میری ایک بات سن لو - مین نے
کہا اپنا تیرا لہو ایک کردونگی موندی کاٹے - الگ کھڑا ہو

تو بات وات سب سنونگی - یقین کیجیے گا کوئی سات آٹھ سو
کے سونے کے کڑے کی جوڑی دینے لگا کہ تم اپنی ہنسی خوشی سے
ایک بوسہ لینے دو - مین تاڑ گئی کہ موا نٹ کھٹ ہر - پہونچا دینے سے
ہاتھ پکڑ لیگا - مین نے کہا بس اپنے کڑے کی جوڑی رہنے
دے - ہم کوئی بیسوا بازار کی رہنے والی نہین ہین ہم
بہو بیٹیون سے یہ باتین نہ کرنا - اور اِس نگوڑی مہری
مردار کو سیکڑون ہی سنائین کہ دور ہو میرے سامنے سے
شتہ کٹنی - کُٹنا پے کا روپیہ کمانے والی - تیری اور تیری کمائی
پر (نالت) ہم کو جھانسا دے کے بلا لائی کہ بیگم صاحب
چوڑیان پہنینگی - بیگم صاحب نے بلایا ہر فلانا ہر ڈھکا کا ہر
اور یہان لاکے ایک موا سنڈا سامنے کھڑا کر دیا - مجال
گیا تھی کہ وہ مہری یا خود وہ چون تو کر سکتے - مین نے
خوب آڑے ہاتھون لیا - اور جو چوڑیان لے گئی تھی اُن
سب کے بھلے چنگے من مانے دام بھر لیے اور میان کو
دیتے ہی بن پڑے - نہین تو مین ڈیوڑھی ہی مین ایسا
مہنا تھ مچاتی کہ یاد ہی کرتے -

اب تک ہم اپنا ناموس بچا کے ساتھ عزت آبرو کے رہتے
تھے - کوئی آنکھ اُٹھا کے ہماری طرف نہین دیکھ سکتا تھا
پان والے لونڈے سے مجھے محبت تو ضرور تھی مگر جیسے
بہن بھائی - اِسکی صورت اور نقشہ مجھے بہت پسند ہر
اور ہاتھ پانون بھی اچھے ہین - چھوٹا چھوٹا گول گول
منہ - مگر وہ دور دور کی بات چیت (کمرن جان گلوری نہ کھاؤگی
محبت کی گلوری دیتے ہین احسان تو نہ مانوگی) بس اتنی ہی
بات چیت ہوتی تھی - ہان خوب یاد آیا ایک دفعہ اور ہمکو
ایک کٹنی جھانسا دیکے لیگئی اور ہم اُسکے چکمے مین آ گئے

کوئی سوداگر ہی - دس ہزار روپیہ لکھے دیتا تھا - مین نے کہا دس لاکھ دیگا تو نہ مانونگی ایک میان کو چھوڑکر دوسرے میان کو لیکے کیا کرونگی - ابھی وہ سوداگر زندہ ہی دریافت کر لو - وہ رکاب گنج مین رہتا ہی - اور کوٹھی بھی اُسکی وہین ہی مگر تمھاری خوش قسمتی تھی کہ تمھاری صورت اور ریاست دیکھ کے ہم پھسل پڑے - قسمت کے دھنی ہوکر مجھ ایسی پری کو پایا جو آج تلک کسو کے ہتّے چڑھی ہی نہ تھی - مگر اب تم لگے کھٹ پٹ کرنے - کہین پاترون کو بلاتے ہو اور اُنپر عاشق ہوتے ہو - کہین مزدوریون پر ریجھتے ہو کہین نا[illegible] کو گھر مین ڈالنے کا قصد کرتے ہو - اب بتاؤ ہم کیا کرین - شہر مین تو مُنھ دکھانے کے قابل رہے نہین اور تمھارا یہ حال ہی -

یہ کہکر قمرن کا دل بھر آیا اور بے اختیار رونے لگی اور روتے روتے ہچکیان لیتے ہوے پھر کہنا شروع کیا کہ اچھے اچھے لکھ پتی اور کروڑ پتی اور جوہری اور مہاجن اور نواب لوگ اور وثیقے والے ہماری چاہ کرتے تھے اور ہم کو آنکھ اُٹھاکر بھی اِنکی طرف دیکھنا قسم تھا اور کُٹنیان برابر لگی رہتی تھین اور تم ہمارے ساتھ ایسی بے اعتنائی کرتے ہو -

قمرن نشے مین اِسقدر بکی کہ تڑکا ہوگیا - ایک ہی بات کو بار بار دُہراتی تھی اور روتی جاتی تھی - نواب صاحب خود بھی نشے مین تھے اُنکو بھی یہ خیال نرہا کہ بکتے بکتے بھور ہو جائیگا - جب میان اختر اور مسنخ الدولہ بہادر نماز صبح کے لیے اُٹھے اور فارغ ہوکر اختر نے مناجات باواز بلند پڑھنا شروع کی اور میان جملو بھی لہر لہراکر بستر ہی سے بھیرون اُڑانے لگے تب اُنکو ہوش آیا کہ تڑکا ہوگیا جملو نے بہت دل لگاکر ایک غزل گائی جس کے چار شعر بی قمرن نے بہت پسند کیے - گو مطلب نہ سمجھی ہون مگر گانے کا طرز بہت ہی اچھا معلوم ہوا -

بشگفد گل از بہار روے تو　در چمن بو ہست از خوشبوے تو
بادہ نوشان چمن را در بہار　مست دارد نرگس جادوے تو
بر فلک قوس قزح اے رشک مہ　سر نگون شد پیش این ابروے تو
از حرم صد درجہ باشد محترم　سجدہ گاہ قدسیان شد کوے تو

قمرن - کیا اچھی غزل ہی اور اسوقت کتنی بھلی آواز معلوم ہوتی ہی - کیا سہانا سمان ہی -

نواب - اب بھوت حضور کے سر سے اُترا - خیر شکر ہی -

قمرن - تو تم ایسی بات کیون کہو جو تیر کی طرح کلیجے کو چھلنی کردے - اول تو جب تم ہمارے سامنے عورتون کی تعریف کرتے ہو تو ہم جل بھُن کے خاک ہو جاتے ہین -

نواب - (بوسہ لیکر) تمھارے دشمن جلین - تم ہمارے روبرو ایسے کلمے مُنھ سے نہ نکالا کرو - بات ساری یہ ہی کہ ہمکو بھی نشہ تھا اور تمکو بھی - ورنہ جب تم اِسقدر خفا ہوتی تھین اور بگڑتی تھین تو ہمکو خاموش ہو رہنا لازم تھا ہم نے اور دہرانا شروع کیا کہ نازو پر ہم مرتے ہین اور ہماری جان جاتی ہی اور تم چمکنے لگین -

قمرن - جب تمنے قسمین کھا کھاکر کہا کہ نازو کو بھی ہم پیار کرتے ہین اور ہماری جان اُسپر جاتی ہی تو ہم سمجھے کہ تم ڈگڈگی ہانکنا چاہتے ہو - بس ہمارے دل مین آگ لگ گئی -

نواب - اوہ کسقدر بکتی رہی ہو تم کہ تڑکا کردیا - فلانے جوہری نے ہمکو اشرفیان دکھائین اور ہمنے اسکو ڈانٹ بتائی

اور اُس وثیقہ دار نے ہمکو گرٹے کی جوڑی دی ہمنے کہا یہ
جوڑی جاکے بیسواؤن کو دکھا اور مہری جو ہمکو جھانسا دیکے
بلا لیگئی تھی اُسکو بھی ہمنے للکارا کہ یہ ہم سے تو کہا تھا کہ
بیگم صاحب چوڑیان پہنینگی اور ایک مواسنڈ الا کے سامنے
کھڑا کر دیا۔ خدا جانے کیا کیا کہا کین اور ہم بھی چپ چاپ
سُنتے رہے۔

قمرن۔ اب کہین اِن سب سے نہ پرچہ جڑ دینا کہ ہماری
تمہاری دونون کی ہنسی ہو اور باجی الگ بُرا مانین۔
جو ہوا سو ہوا۔

نواب۔ توبہ توبہ۔ بھلا یہ آپس کی باتین کسی سے
کہنے کی ہوتی ہین۔ اور پھر یہ نازو جان کا جھگڑا ایسکن
از برائے خدا کہین اپنی باجی سے نہ کہہ بیٹھنا تمہارا ہی
سراسر نقصان ہے میرا نقصان نہین ہے۔

جب کسی قدر دن چڑھا اور یہ عاشق و معشوق شکر و
شکایت اور روٹھنے منانے ہی مین پھنسے رہے تو ممن
نے کمرے کے باہر سے بآواز بلند کہا (کیا سرکار ابھی آرام ہی
مین ہین) حضور اب باہر تشریف لائین۔ تڑکا ہو گیا
نواب صاحب مع بی قمرن جان کے باہر آئے تو دیکھا
کہ نازو اور مہراج بلی جھیل کی سیر دیکھ رہے ہین
قمرن اِس صبح فرحت نشان کے سمان پر لوٹ ہو گئی۔
کہا نواب بھلا لکھنؤ مین یہ سہانا سمان کہان نصیب ہو سکتا ہے
ننھی ننھی پھُہار اور بھی مزہ دے رہی۔ نازو نے اِن کو
پکارا اور کہا جھیل کو ذرا آن کے دیکھو ننھی ننھی بوندیان
کس مزے سے پانی مین پڑتی ہین کہ واہ وا۔ اور چو طرفہ
کے درختون کے ہرے ہرے پتے کیا بھلے معلوم ہوتے ہین
یہی معلوم ہوتا ہے کہ دولہنون کو ہرا ہرا لباس پنہا دیا ہے۔
اور پہاڑون پر بادل کیسے دل بادل جمع ہین دھوان سے
نظر آتے ہین۔ اور سردی کس قدر خوشگوار ہے۔ مسخرہ
بولا سردی تو خوشگوار ضرور ہے مگر گھڑی دو مین مرلیا باجیگی
نواب چھٹن صاحب نے پوچھا کہ یہ معما آپ کیا بولے۔ کہا
جوانی کے زعم اور برانڈی کی گرمی اور حسن کے گھمنڈ اور
شباب و شراب کی مستی مین سردی اسوقت خریدار معلوم
ہوتی ہے لیکن جو کسی روز سردی اور پہاڑ کی برساتی ہوا اثر
کر گئی تو پھر دل لگی دیکھیے گا۔ آپ لوگ جوانی کے زعم مین
سردی کو نہین مانتے مگر ضرور پچھتائیے گا۔ اِس بات کو خوب
یاد رکھیے۔ مین ہی تو ایک بوڑھا آدمی آپ کے ساتھ ہون

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادتمند پند پیر دانا را

اور مہراج بلی صاحب تو سینگ کٹا کے بچھڑون مین داخل
ہو گئے ہین۔ سکندر کی فوج مین وہ پیر مرد ہی عقل کی بات
بتانے مین کام آیا تھا جسکا لڑکا اُسکو پٹارے مین بند کر کے
لے گیا تھا۔

نازو نے کہا (ہوگا بھی) سردی اثر کر جائیگی تو بلا سے اب
جھول کہان تک لادے لادے پھرین۔ شلوکا تو پہنے ہین
دُہرا۔ اب لحاف کے اندر تو سردی کے کپڑے پہن کے نہین
سویا جاتا۔ جتنے جوان تھے سب نے اُنکی رائے سے
اتفاق کیا اور منشی مہراج بلی بھی جوان بننے کے لیے بول اُٹھے
کہ بھئی یہان تو شب کو لحاف بھی بعضے روز نہین اوڑھا جاتا
مسخرہ جل گیا۔ کہا جی ہان آپ سے لحاف کا ہیکو اوڑھا جائیگا
مین تو کہہ ہی چکا ہون کہ آپ بھی سینگ کٹا کے بچھڑون مین

داخل ہوے ہین - مگر خدا نے چاہا تو ایک روز فالج ضرور کریگا - دیکھ لینا مفلوج نہو جاؤ تو سہی - لقوہ یا فالج دونون مین سے ایک نہ ایک بلا ضرور نازل ہوگی -

منشی مہراج بلی نے کوسنا شروع کیا بلا نازل ہو تجھپر اور تیرے تمام کنبے پر اور تمھاری جورو اور عزیزون پر بدمعاش کاہے واسطے یو بلڈی نول ہمسے اول فول بکتی ہر گا -

زبان در دہان خردمند چیست
کلید در گنج صاحب ہنر

مسخرہ - یہ سب باتین رکھی رہینگی - گٹھیا یا لقوہ یا فالج ضرور مزاج پرسی کو آئیگا -

نواب - یار تم ان بیچارے کے پیچھے کیون پڑے رہتے ہو

مسخرہ - حضور مین ذرا ان سے یون ہی مذاق کیا کرتا ہون ورنہ مین کیا جانتا نہین کہ اس شخص کا بدن نرکچور کی لکڑی کا بنا ہوا ہی - کابل مین جب یہ فوج کے ساتھ گیا تھا تو شرہی کا مہین انگرکھا پہنے ہوے یہ بڑا جری سپاہی ہی خداوند لقوہ اور فالج تو اسکی صورت دیکھے سے منزلون بھاگتا ہی اسکو سردی کیا اثر کریگی - وہ بچیا ہی یہ شخص -

راوی - گو مسخرے نے آخر آخر مین بچیا بھی بنا دیا مگر منشی مہراج بلی انکی اس تقریر سے بہت خوش ہوے اکڑ کر کہا بھائی صاحب کابل تو کابل ہمارا جیا لا پن اسوقت آپ دیکھتے جب ہمنے رنجیت سنگھ کے ساتھ ساتھ جھیلم مین گھوڑا ڈالدیا تھا اور اسطرح ہمارا صرصر تگ گھوڑا پانی مین جاتا تھا کہ معلوم ہوتا تھا - ع -

کبھی ڈوبی کبھی اُچھلی مہ نو کی کشتی

قلزم خار مین کبھی سُم تر نہین ہوے اور مین خود سر پر رکھے ہوئے دیوزاد کی شکل بنائے ہوے تھا - اور اس شوخی کے ساتھ گھوڑا ابل کھاتا ہوا جاتا تھا کہ دور تک جھیلم کے پانی مین تلاطم تھا اور بندۂ درگاہ اسطرح ران ٹپری جمائے اکڑے بیٹھے تھے کہ گویا کسی نے مینخ گاڑدی ہی - رنجیت سنگھ تک کی انگلیان اُٹھنے لگی تھین اور دریا کا پاٹ اسوقت اتنا ہوگا جیسے یہان سے کاٹھ گودام -

مسخرہ - بس اتنا ہی بھولتے ہین آپ کاٹھ گودام نہین بلکہ جیسے یہان سے بہرام گھاٹ - اتنا بڑا پاٹ تھا -

نواب - (مسکراکر) تو یہ کیسے بڑے بڑے معرکے دیکھے ہوے ہین آپ - کیون جی اُسوقت کیا حال ہوگا -

مہراج - (بہت اکڑ کر) حال کیا تھا - دل شیر تھا -

ممن - بھلا کیون صاحب جو اسوقت کہین بھیڑیا نکل آتا تو حضور جرنیل صاحب کیا کرتے -

نازو - (قہقہہ لگاکر) نانی ہی مرجاتی انکی - ای موا گپ اُڑاتا ہی - دریا کا پاٹ اتنا بڑا تھا جیسے یہان سے کاٹھ گودام تو دریا کاہیکو سمندر تھا -

چھٹن - یار مہراج بلی نازو کی نظرون مین آپ جیسے کچھ جچتے نہین - یہ کیا سبب ہی - جہان آپ نے بہادری کی لی اور انھون نے ہنانا شروع کیا -

مہراج - اجی ہمارا حال رن کی زمین مین دیکھو -

نازو - گھر کی ٹکی اور باسی ساگ - موا ڈینگیا - بڑے سپاہی کے وہ بنے ہین -

جسوقت یہ مزے مزے کی باتین ہوتی تھین ننھی ننھی بوندین پڑتی جاتی تھین مگر جو طرفہ گھرا ہوا تھا اور بقول نازو جان کے منہ لدا ہوا کھڑا ہی کچھ دیر مین موسلا دھار

برساہی چاہتا ہی) - ایک دفعہ اور بھی کالی کالی گھٹا جھومتی ہوئی آئی اور واقعی آناً فاناً موسلا دھار منہ اِس زور سے برسنے لگا کہ کان پڑی آواز کا سننا محال تھا - اور سیاہی ایسی کہ معلوم ہوتا تھا رات ہوگئی - داروغہ نے حکم دیا کہ لمپ فوراً شروع کیے جائین اور عرض کیا کہ خداوند یہان برآمدے مین ہوا بڑے زناٹے کی چلتی ہی اور سردی بھی زیادہ ہی حضور اندر چلکر گرم کمرے مین بیٹھین اور گرم گرم کپڑے پہن لین - نواب مع احباب اور مہوشان مہ جبین اندر کے ایک کمرے مین فرش پر آکے متمکن ہوے اور نازو نے رضائی اوڑھ لی - اُسی رضائی کا ایک کونا نوابصاحب نے اپنے پانون پر بھی ڈال لیا - یہ امر بھی قمرن کے خلاف گذرا - اِن کو رات کی بات اور نوابصاحب کے عشق کی حکایت اور باہمی رنجش و شکایت کا حال خوب یاد تھا - سمجھین کہ آغاز عشق اور بسم اللہ محبت ہی - چھیڑ چھاڑ شروع ہوگئی - اب شک اور واہمے نے طرح طرح کی باتین پیدا کر دین - گو نواب صاحب نازو کو چاہتے ضرور تھے اِسکے حسن و جمال اور رخسار زیبا اور نازک کمری اور طراری اور حاضر جوابی اور جوانی کی امنگ پر دلدادہ اور فریفتہ تھے مگر اُسوقت نازو کی رضائی جو اِنھون نے اپنے پانون پر ذرا سے لی تو اس مین ذرا بھی بدی کا خیال نہ تھا - لیکن قمرن کے تو خیر دل پر نقش ہوگیا کہ نواب نے اب نازو سے پینگ بڑھانے کا لگا لگایا - ذرا بھی اگر ہوا سے رضائی کے کونے نے جنبش کی تو یہ سمجھی کہ نواب نے پانون سے ٹھوکا دیا - نازو ذرا مسکرائی اور اُنکو شک کی جگہ یقین ہوگیا کہ نواب نے اشارہ کیا ہوگا - تھوڑی دیر مین نازو جان

اتفاق سے نواب کے زانو پر سر رکھکر لیٹین اور نوابصاحب نے اپنا دوشالہ اوڑھ لیا تو بس غضب ہی ہوگیا - چہرہ مارے غصے کے سرخ - لال بھبوکا - ایک تو گال یون ہی لال لال قدرتی سرخ تھے غصے نے اور بھی بیر بہوٹی کر دیے اور لطف یہ کہ نازو کے وہم و گمان مین یہ بات نہ تھی کہ قمرن اسوقت رنجیدہ بیٹھی ہی کیونکہ گو نوابصاحب نے کئی بار قمرن سے نازو کی چاہ اور اپنے عشق کا حال بیان کیا تھا اور یہ بھی کہا تھا کہ اگر دونون بہنون کا ہل جل کے ایک ہی جگہ رہنا ہو تو کیا اچھی بات ہو لیکن قمرن نے اپنی بہن کو اسکی اطلاع نہین دی تھی ایک دفعہ لیٹے لیٹے نازو کے کسی چیونٹی نے کہین پر کاٹا تو وہ اوئی کہ کے ذرا یون ہی سی اُٹھ بیٹھی اور جس مقام پر کاٹا تھا وہان کھجلا کر پھر نواب صاحب کے زانو پر سر رکھکر بدستور لیٹ رہی - دیوانہ را ہوئے بس ست قمرن کو یقین کامل ہوگیا کہ نواب نے دست اندازی کی تھی - اور بھی دل ہی دل مین بگڑی - سوچی کہ باجی جان تو آستین کا سانپ بنگئین - اب تو دن دہاڑے کھلم کھلا نوچ کھسوٹ ہونے لگی یہان تک تو نوبت آگئی اب باقی کیا رہا مگر کبھی کبھی بہن کی محبت کے سبب سے سوچتی تھی کہ خیر جو ہو سو ہو - ضبط کرنا چاہیے - بڑی بہن کہان ملیگی - اِس سے تو اچھا ہی کہ اِس موے کلمہے قدرا کے گھر مین رہون اور دن رات محنت کے مارے پسی جاؤن اور موٹی موٹی روٹیان اور چچینڈے کی ترکاری کھاؤن - یہان کا سا چین کبھی خواب مین بھی تو نصیب نہوگا - یہ پلاؤ اور قورمہ اور کباب اور کندن قلیہ اور ساری خدائی کی نعمتین کہان نصیب ہونگی آج فرمایش کی کہ اناناس پلاؤ پکے - کل کہا خاگینے کھائینگے

کبھی حلوا سوہن نبوایا - یہ انار اور انگور اور سیب کہاں نصیب ہونگے - جھربیری کبھی وقتون سے نصیب ہوتی تھی یہ دوشالے اور بھاری بھاری کپڑے کبھی خواب مین بھی دیکھے تھے - یہ زربفت اور اطلس اور کمخواب کہاں نصیب تھا یہ گنگا جمنی ہوادارون کی سواری کا بھلا ہمارا نصیبہ تھا یہ اتنی مہریان اور پیش خدمتین اور مغلانی اور خادمہ ہماری سترپشت مین بھی کسی نے نوکر رکھی تھین - یہ سب نواب کی جوتیون کا صدقہ اور ہمارے حسن اور جوانی کا طفیل ہی اگر نازو پر انھون نے بُری نظر ڈالی بھی تو ہمارا کیا نقصان ہی ہماری گرہ سے تو نہین کچھ جاتا ہی - اور اگر نازو کی ہم سے زیادہ خاطر داشت بھی کی تو پھر اپنی بہن ہی - کوئی غیر تھوڑا ہی ہی - قدر اسکے یہان سے تو ہر حالت مین اچھے رہینگے - اور اب اگر اسکے گھر گئے بھی تو اور بھی بیقدری ہو گی - پاس پڑوس کی عورتین طعنے دینگی کہ ستر خصمی ہی میان کو چھوڑ کے بھاگ گئی تھی - ٹکٹ بیکے کماتی تھی سیاس مردار سے روز جوتا چلیگا - قدرا بوٹیان نوچ نوچ کے کھائیگا اور یہ ہو سکیگا نہین کہ کمرا بیکے چوک مین بیٹھین - لاج آئیگی - اور اگر سسرال مین ساس اور میان نہ بھی لڑے - اور پڑوسیون مین کسی نے طعنہ بھی نہ دیا تو اس عیش اور آرام کے بعد اس مصیبت مین رہا کس سے جائیگا - پلاؤ وہان کہان - وہان وہی تیل کی مچھلی اور وہ بھی روز نہین - تھینگا یہان کی مہاشیر مچھلی وہان کہان اور پھر ایسے ایسے باورچیون کے ہاتھ کی پکی ہوئی - وہان دودھیا جا، اور قند کہان سے لائینگے - یہ پانچ پانچ روپیے تولے کا عطر کس کے گھر سے آئیگا - دھوئی تلی کا تیل بھی تو ساس ہزارون نکتورون کے بعد دیگی - یہ زری ساٹن اور کامدانی اور جامدانی قدر امونڈی کا نا کہان سے پہنا سکیگا - رنگا ہوا ڈوپٹا جو تین آنے گز کی تنزیب کا بنوا دیا تو گویا مول ہی لے لیا دن رات چوڑیان بنانا اور بیچنا - اور بیچ توم اور شہدون کے آوازے سننا اور بازار والون کی چھیڑ چھاڑ اور للتواسے آنکھین لڑانا - یہ گد گدا بستر اور ہوائی تکیے اور مخملی گیتے کون دیگا - وہی پھٹی پرانی دری اور بابا آدم کے وقت کا غالیچہ جسمین ایک رُوان تک نہین باقی رہا ہی - یہ سواری پر چڑھ کے وہان کون نکلیگا - وہان وہی بازار کے دھکے کھانا اور جوتیان چٹخاتے جانا -

پہلے تو قمرن بہت ہی خفا تھین - نہایت بگڑی ہوئی - نواب سے بھی ناراض - نازو سے بھی بد دماغ - اپنی قسمت کی بھی شاکی - مگر جب ذرا غور کیا تو راے بدل گئی اور واقعی اچھی سوجھین - اور خوب راے قائم کی ورنہ نتیجہ یہ ہوتا کہ اُدھر نازو سے چل جاتی بہنون بہنون مین جھگڑا ہوتا اور ادھر نواب صاحب کی نظرون سے گر جاتین اور اگر بات رفتہ رفتہ بڑھ جاتی تو نواب اور انکے پرانے دوست منشی مہراجبلی مین بھی دلی عداوت ہو جاتی - کیونکہ اگر محمد عسکری ان کی معشوقہ سوسن ہو یعنی نازو کو اپنے بس مین کر لیتے اور نازو مہراج بلی کو چھوڑ کر نواب صاحب سے بغل گرم کرتین تو مہراجبلی کو ضرور شاق گذرتا اور جانی دشمنی ہو جاتے -

نوابصاحب کی بیقراری اور نازو کی نازبرداری

اس روز پھر نازو اور قمرن خوب نکھرین کہ نینی تال کی پاترون کے مقابل مین انکا حسن ماند نہ ہو جائے - نوابصاحب کا دل تو نازو پر آیا ہی تھا یہ جوبن ٹھن کے سامنے آن کھڑی ہوئین

تو طبیعت ہاتھ سے جاتی رہی اور بیقرار ہوے نوابصاحب نے بہانہ کرکے فرمایش کی کہ ذرا اُس کمرے مین جاکر اپنی صندوقچی سے عطر تو نکال لاؤ۔ نازو کو کیا معلوم تھا کہ نواب کس تاک مین ہین۔ تمرن اُسوقت مغلانی اور مہری سے باتین کرتی ہوئی جھیل کی طرف کھڑی ہوئی سیر دیکھ رہی تھی۔ نازو جو کمرے مین جا کے عطر کی شیشی نکالنے لگی تو نوابصاحب نے موقع پا کے چھیڑنا شروع کیا۔

نواب۔ (نازو کے سر پر ہاتھ پھیر کر) آج تو خوب پٹیان جمائی ہین نازو جان۔

نازو۔ (متحیر ہوکر) جی ہان۔ جیسا برش پھیرا جایگا ویسا ہی پٹیان جمینگی۔

نواب۔ (گالون پر ہاتھ پھیر کر) اور گال بھی آج چکنے ہین۔

نازو۔ (اور بھی متحیر ہوکر)۔ اچھا ذری ہٹو تو۔

نواب۔ اچھا ایک بوسہ دیدو۔

نازو۔ ای واہ۔ پیٹ سے پانون نکالے۔

نواب۔ ہم زبردستی چوم کے بھاگ جائینگے۔

نازو۔ ای ہٹو۔ آج تمھین یہ ہو کیا گیا ہی۔

نواب۔ نازو جان۔ قسم خدا کی تم پر جان جاتی ہی۔

نازو۔ این! (قہقہہ لگاکر) اور دل لگی دیکھنا۔ سبزی پی ہی کیا۔

نواب۔ ہم تھوڑی دیر مین لپٹ کے چوم لینگے۔

نازو۔ پھر دھمکاتے کیا ہو۔

نواب۔ ہان پھر برا نہ ماننا۔ مین اپنے سر کی قسم لپٹ کے دو ہی سو بوسے لونگا۔

نازو۔ جو گرجتے ہین وہ برستے کم ہین۔

راوی۔ نازو ایک ہی استاد دل سے چاہتی تھی کہ نواب اسیر بھی رہین اور دونون کونے آباد ہو جائین۔ جب نواب صاحب نے کئی بار کہا کہ مین لپٹ کے چوم لونگا تو تنک کر بولی کہ (پھر دھمکاتے کیا ہو) یعنی چوم لوگے تو ہوگا کیا۔ (کوئی تمھارے چومنے سے ڈرتا ہی)۔ اور جب دیکھا کہ نواب کا زبانی داخلہ ہی تو جھلا کر کہا (جو گرجتے ہین وہ برستے نہین)۔ جب نواب صاحب نے اتنی شہ پائی تو ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور نازو سے دھینگا مشتی ہونے لگی نوبت بانیجا رسید کہ اُنکا دوپٹا اِنکے ہاتھ مین آگیا اور نازو نے بدن چھپانے اور چڑانے کے لیے ایک شالی رومال جو وہان پڑا ہوا تھا اُٹھا کے جلدی سے اوڑھ لیا اور دوسرے دروازے کی جانب سے بھاگتے ہوے نواب کے گال مین زور سے چٹکی لی۔

نواب۔ یاد رکھیے گا بی نازو جان صاحب۔ ایک بوسے کے لیے بیمروتی کرتی ہین آپ۔

نازو۔ اوئی ایک بوسہ اِنکے نزدیک کوئی چیز ہی نہین ہی کیا مفت کا سمجھتے ہین۔

نواب۔ اچھا خیر یاد رکھیے گا۔ اور یہ گال مین چٹکی بھی لی ہی آپ نے۔

نازو۔ خوب کیا۔ کسی کے دبیل ہین کیا۔ جو جی چاہا وہ کیا۔

نواب۔ اچھا پھر رونا نہین۔ خیر فہمیدہ خواہد شد۔ کیا مضائقہ ہی۔

نازو۔ ای یہ تم ہمکو دھمکی کیا دیتے ہو۔ تم ہمسے دھینگا مشتی مین جیت پاؤ گے بھلا۔ ای لاحول۔

نواب۔ اخاہ اب تو خوب قرأت کے ساتھ حضور

گفتگو کرنے لگین۔

نازو۔ اُف۔ ہانپ گئی اللہ جانتا ہی ہم مین ہاتھا پائی کا دم نہین ہی یہ دل لگی کسی بیہودگی سے کیا کرو صاحب۔

نواب۔ کبھی نزاکت کی لیتی ہو کہ ہانپ گئین اور یہ ہوا اور وہ ہوا۔ اور کبھی سرہنگی کی لیتی ہو کہ معلوم ہو بڑی کراری ہو۔ بڑی پہلوان ہو۔

نازو۔ تم لوگون کا جو اعتبار کرے وہ بیوقوف۔ تم تو ہم عورتون کو بدنام کرنے ہو کہ رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے۔ اور خود جو ادھر اُدھر پھاندتے پھرتے ہین اُسکا کچھ نہین۔ اچھا اچھا ہپ ہپ۔ بُرا بُرا۔ تھو تھو تمکو لازم نہین تھا کہ ہمسے اِسطرح سے برتاؤ کرتے۔

نواب۔ ہم تو سالی کو نصف جورو سمجھتے ہین۔

نازو۔ ایک بہن تو تمھارے حوالے کردی۔

نواب۔ ہم تو دُکڑی ہانکنا چاہتے ہین۔

نازو۔ ای پھٹے سے مُنہ۔ شرم نہین آتی۔ چھوٹی بہن تو ہم نے تمھارے سپرد کردی اور کیسی بہن چاند سا مُکھڑا ہی جسکا۔

نواب۔ اب تم ہمسے بچ کے کہان جا سکتی ہو۔

نازو۔ دیکھو نواب وحشت کی بہت نہ لینا۔ نہین مُفت مین بدنام ہو جاؤ گے۔ اب تم کو قمرن اور قمرن کو تمھارے ساتھ عمر بسر کرنی ہی۔

نواب۔ ہم چاہتے ہین کہ ہم اور تم اور قمرن ایک ہی ساتھ رہین اور جو رشتہ ہم سے اور قمرن سے ہی وہی تمسے بھی ہو جائے اور قمرن ہماری بیوی کی بیوی ہون اور سالی کی سالی۔

نازو۔ ایسی تیسی تمھاری۔ بہت وحشت کی نہ لو بس۔

نواب۔ دل مین تو خوش ہوگئی ہوگی۔

نازو۔ ای کیون نہین۔ ایسے ہی تو بڑے خوبصورت ہین آپ سالی کی سالی اور جورو کی جورو۔ شرم نہین آتی بیہودہ۔ ہمارا لحاظ کیا کرو (مسکراکر) تم ہمارے چھوٹے ہو۔

نواب۔ ہم تو کہہ ہی چکے ہین کہ ہم بڑی سالی کو نصف جورو سمجھتے ہین۔

اِس تقریر اور بوسے کی طلب اور گالون کی تعریف اور چھیون کی توصیف سے نازو سمجھ گئی کہ نواب صاحب بے طور ریجھے ہوے ہین۔ یہ باتین کرکے قمرن کے پاس جاکے بیٹھین اور جھیل کو دیکھکر کہا۔ اِسکا پانی تو بڑا مست کرنے والا ہی۔ قمرن بولی۔ باجی یہان پہاڑ پر جو شی ہی مست کرنیوالی ہی ہوا الگ مست کرتی ہی۔ پانی الگ مست کرتا ہی۔ بدلی الگ مست کرتی ہی۔ بجلی چمکتی ہی تو وہ بھی مست ہی کرنے والی ہی۔ اللہ کرے سب کو توفیق ہو کہ یہان آیا کرین۔ اب دیکھو یہان جب سے آئے نہ بدہضمی ہوئی ہی نہ پیٹ مین درد۔ نہ بیماری نہ بخار۔ مزے سے دو تین وقت ترمال چکھتے ہین۔ اور دو ہی تین بار میوہ کھاتے ہین اور مٹھائی کھاتے ہین مگر پانی پیا اور ہضم ہو گیا۔ ڈکار تک جب آتی ہی تو خوشبودار۔ کھانے پینے سونے اُٹھنے بیٹھنے کا مزہ بس یہان ہی ہی۔

اتنے مین نواب صاحب اور آغا محمد اطہر بھی آئے۔ آغا نے کہا جھیل کی سیر ہو رہی ہی بی قمرن جان صاحب۔ سچ کہنا کیا مقام ہی۔ بھلا ایسی ہوا کبھی لکھنؤ مین خواب مین بھی آئی تھی۔

وہان گرمیون مین اگر ایسی ہوا چلے تو لوگ سمجھین زندگی ہو گئی - لاکھ خس کی ٹٹی لگاؤ اور دہری دہری ٹٹی لگاؤ اور پنکھا چل رہا ہو اور ٹٹی برابر چھڑکی جاے اور اندھیرا بھی ہو اور مکان دو منزلہ چاہیے چو منزلہ ہو یہ بات کہان - یہ قدرتی ہوا کہان - نہ ٹٹی ہے - نہ پنکھا ہے - نہ پنکھا قلی ہے - نہ چو منزلے مکان کی ضرورت ہے دروازے سب کھلے ہوے ہین اور ہوائین چل رہی ہین اور جھیل کا پانی لہرین مار رہا ہے - خدا کی قدرت تو یون بھی ہر مقام اور ہر در و دیوار سے عیان ہے مگر یہان تو نا خدا ترس اور دہریہ اور مشرک بھی آ لگے تو خدا کا قائل ہو جائے -

چار گھڑی دن رہے نواب صاحب مع احباب و رفقا گھوڑون اور ڈانڈیون پر سوار ہو کر ہوا کھانے گئے -

نواب - بھائی چھٹن صاحب یار یہان تو جسطرف نکلجاتے ہین لان ٹنس ہی لال ٹنس کا کھیل دکھائی دیتا ہے -

چھٹن - خوب کثرت ہے بھائی صاحب -

آغا - حضور اگر یہان رہ کے اتنا بھی نہ کھیلنا سیکھا تو کیا - وہان جاکے کچھ تو نئی بات سیکھے ہون -

نواب - سکھائے گا کون -

آغا - بھئی کوئی نوکر رکھو - مگر یہ قسم کھا لو کہ روز معمول کے وقت کھیلا کرینگے - یہ نہین کہ ایک دن سیکھا اور دس دن سناٹا - ہمنے سال بھر تک تو خوب جم کے کثرت کی - ڈنڑ اور مگدر اور لیزم اور بیٹھکین - مگر پھر جو کاہلی نے گھیرا تو کسی روز ڈنڑ ہی خالی کر لیے کسی دن مگدر ہی - صرف جوڑی کے ہاتھ ہلائے - کبھی پچاس ساٹھ بیٹھکین لگائین غرض پوری کثرت کسی روز نہ کی - اور رفتہ رفتہ بالکل چھوٹ گئی - اب برسات بھر تو سو سوا سو ہاتھ جوڑی کے ہلا لیتے ہین باقی اللہ اللہ - اور اسکا روز روز نباہنا مشکل ہے کثرت کرنا لوہے کے چنے چبانا ہے - خالا کا گھر نہین ہے -

مسخرہ - حضور اِس جھیل پر کسی روز ضرور شغل ہی ہو -

آغا - جی ہان جسمین پولیس مین چالان کیا جائے -

نواب - واہ - چالان کی ایک ہی کہی ہے - وجہ کیا -

مسخرہ - کسی کا اجارہ ہے -

رنگینگے واعظ کی آج داڑھی کسی کے باوا کا ڈر نہین ہے پیینگے مے جھیل کے کنارے کسی کی خالہ کا گھر نہین ہے

نواب - اے شاباش - یہ رندی ہے - رند ہون تو ایسے ہی - ع - پیینگے مے جھیل کے کنارے کسی کی خالا کا گھر نہین ہے ہم تو جانتے ہین اِسمین کوئی خوف نہین ہے -

اتنے مین اِنکے انگریزی خوان احباب بیرسٹر صاحب اور پنڈت صاحب اور بی - اے - اور ام - اے - ملے - سب پیادہ پا بیرسٹر کا پہاڑی پایو البتہ اِس وجہ سے ساتھ تھا کہ یہ دور کا دھاوا کر کے آئے تھے - نواب صاحب بھی گھوڑے سے اُتر پڑے اور اِنکے احباب و رفقا بھی پیدل چلے - مگر منشی مہراج بلی صاحب ڈانڈی سے نہ اُترے بیرسٹر نے کہا نواب صاحب یہان جہانتک ممکن ہو پیدل چلا کیجیے - مشی یہان بہت ہی مفید ہے - اور یہ آپ کے دوست ڈانڈی پر لدے رہتے ہین - یہ تو بڑی کاہلی ہے - ابھی تو ایسے بوڑھے نہین ہین - اِنسے کہیے اِس ڈانڈی کو خدا کے لیے چھوڑین - یا پو یا گھوڑے پر سوار ہوا کرین ڈانڈی تو عورتون کے لیے ہے - یا بیمارون کے لیے -

یہ ہاتھ پاؤں اور ڈانڈی کی سواری۔ بھئی واہ۔
منشی مہراج بلی صاحب بھی تشریف لا کر اُتر پڑے تو ام۔ اے
نے اِنسے پوچھا کہیے حضرت یہان آج کل کون کتاب حضور
زیادہ تر مطالعہ فرماتے ہین۔ کچھ پہاڑ کی کیفیت آپ نے
احباب کو لکھی یا نہین۔ لوگون کو خوب ترغیب دیجیے کہ
پہاڑ پر آیا کرین۔ اپنے اپنے احباب کو ضرور لکھیے۔ انھون
نے گپ اُڑانا شروع کی کہا جی ہان حضرت ہم نے اپنے
کل احباب کو لکھا ہی کہ پہاڑ جس نے نہین دیکھا اُسنے دنیا
کی سیر ہی نہین کی۔ پہاڑ پر سردی ہوتی ہی اور مینھ برستا ہی اور
ٹھنڈا پانی ہوتا ہی اور درخت ہین سب کیفیت یہان کی لکھدی
اسپر وہ سب ہنسنے لگے اور نواب صاحب اور آغا محمد اطہر
نے بھی قہقہہ لگایا۔ ایک صاحب نے کہا آپ نے تو وہ وہ باتین
لکھدین جو دنیا بھر مین اور کہین ہوتی ہی نہین ہین۔ نہ مینھ
کہین اور برستا ہی نہ ٹھنڈا پانی ہوتا ہی نہ سردی ہوتی ہی
نواب صاحب تو دل سے نازو کی ادا پر ریجھے ہوے تھے ہی
جب دیر تک نازو سے جدا رہے تو تدبیر سوچنے لگے کہ احباب
محل جو کچھ دنپے آئے ہین اور عمدہ عمدہ افعال کی تعلیم دینے
کا بیڑا اُٹھایا ہی وہ کہین جلد دفان ہون تو یہ نازو جان کی
صحبت کا لطف حاصل کرین۔

نواب۔ ارے یار اسوقت تو نیند آتی ہی۔

آغا۔ کل شب کو سوئے نہین۔ نیند تو آیا ہی چاہیے۔

مہراج۔ سو رہیے تھوڑی دیر آرام کیجیے۔

چھٹن۔ ہزار بار کہا کہ بھائی صاحب کم سے کم چھ گھنٹے روز
سو یا کیجیے۔ رات کا جاگنا بُرا ہوتا ہے مگر آپ لوگ
مانتے ہی نہین۔

ام اے۔ اب آپ آرام کیجیے۔ کل انشاء اللہ تعالی ملاقات
ہوگی۔ مگر شب کو زیادہ نہ جاگا کیجیے۔

بی ال۔ رخصت۔ کل گھوڑ دوڑ مین ملینگے۔

یہ سب صاحب رخصت ہوئے تو مہراج بلی نے کہا یہ کہان کا
جھگڑا لگایا ہی نواب۔

ممن۔ حضور اب کیا عرض کرین۔

آغا۔ اِنکی صحبت کو ہم ہزار غنیمت سمجھتے ہین۔

نواب۔ اِسمین کیا شک ہی۔ گدھے کو آدمی یہ لوگ بناتے
ہین۔ اکسیر ہی اِنکی صحبت۔

مسخرہ۔ تو جونپور کے قاضی تو انھون نے بہت سے
بنائے ہین۔ بے ادبی معاف حضور۔

مہراج۔ خدا کرے نواب صاحب کو بھی جونپور کا قاضی
بنا دین بس یہی کسر ہی۔

نواب۔ مگر گستاخی معاف آپ مین یہ کسر بھی نہین رہی
آپ تو پیدائشی قاضی ہین۔

مہراج۔ بُرا نہ مانا کرو بھائی۔ ہم لوگ بُرے ہون بھلے ہون
اللہ والے لوگ ہین۔

نواب۔ فقط دم کی کسر ہی۔

مہراج۔ یہ بے تکی ہی بھائی صاحب بولو جی نازو جھوٹ
کہتے ہین ہم۔

نازو۔ اے یہ موئے ہین کون خدائی خوار۔ گدھے اسوار
انکو گھر مین بیٹھنے کی جگہ نہین ہی معلوم ہوتا ہی۔ اے ہان
جب دیکھو موجود۔ اور سب کے سب ساتھ بلاؤن کی پلٹن
لیکے آن موجود ہوئے۔

قمرن۔ نواب نے منھ لگایا ہی نا۔ منھ لگائی ڈومنی

ناچتے تال بے تال -

نازو - اور ماجا تو ڑا ایسے کہ بیٹھے تو بس جم گئے - جب تک کائی نہ لگ لیگی تب تک اُٹھنے کا نام نہ لینگے -

قمرن - اللہ کرے دیمک لگے -

مہراج - ہمکو بھی اِنکا یہان آنا بُرا معلوم ہوتا ہی -

نواب - آپ ایسے گدھون کو تو بُرا معلوم ہی ہوگا پڑھے لکھے آدمیون کی صحبت سے تو آپ کو نفرت ہوا ہی چاہیے شُہدون کی صحبت کے بیٹھنے والون کو بھلے مانس کا ساتھ ہمیشہ بُرا معلوم ہوتا ہی -

مہراج - (ہنستے ہوے) بجا - تو پڑھے لکھے بس ایک حضور ہین - شان خدا - ہمارے سامنے غالب اور صہبائی تو زانوے ادب تہ کرتے تھے آپ کس کھیت کی مولی ہین - غالب نے اپنی ایک مثنوی مین کہا تھا -

نوک شد و پنجہ زرن ساز کرد	
از سر درو عربدہ آغاز کرد	

ہمنے فوراً ٹوک دیا کہ (خوک را پنجہ کجا)

اختر نے کہا واہ حضرت واہ - اِس جھوٹ مین کیا سچ - یہ مرزا ناطق مکرانی نے اعتراض کیا تھا آپ اپنے نام سے مشہور کرتے ہین -

مسخرہ - یہ میان جملو کے چچا پیدا ہوے - کیون منشی مہراج بلی صاحب خسرو تو حضور کے دادا تھے نا -

مہراج بلی کو اختر کا ٹوکنا اور مسخرے کا بنانا ناگوار گذرا تو اُٹھ کے برآمدے مین چلے گئے اور قمرن کو بُلا کر چھٹن صاحب اور ممن وغیرہ کو لیکے گنجفہ کھیلنے لگے - تخلیہ پاکر نواب صاحب نے نازو سے پھر وہی گفتگو شروع کی -

نواب - نازو جان - اس امر مین غور کیا تمنے -

نازو - پھر تمنے بک بک لگائی جی -

نواب - مار ڈالو - قتل کر ڈالو - کوسو - بُرا بھلا کہو اختیار ہی - مگر ہان نا کچھ تو جواب دو - یہ خاموشی بُری معلوم ہوتی ہی -

نازو - تم کو یہ ہو کیا گیا ہی نواب - ہزار دفعہ کہدیا کہ ایک بہن تو تم کو دیدی ہی اب بار بار کاہے کو چھیڑ خانی کرتے ہو -

نواب - (نازو کے سر پر ہاتھ رکھکر) اِس سر کی قسم تمھاری ایک ایک ادا پر جان جاتی ہی -

نازو - اے آخر ہم مین ہی کیا - قمرن سے ہم بھلا بڑھکر ہین -

نواب - قسم کھاکے کہتا ہون کہ قمرن تمھارے پاسنگ کو نہین پہونچتی ہی - یہ ادا یہ شوخی یہ دلبری اُسمین کہان - تم لاکھون مین ایک ہو - جواب نہین رکھتین - ہم چاہتے ہین کہ تم دونون بہنین ہماری سالی اور بیوی بنکے رہو -

نازو - دُر ہو - خبردار جو اب یہ بات زبان سے نکالی ہو گی (آہستہ سے کان اُمیٹھ کر) شری ہو گیا ہی کیا -

نواب - تمھارا ہرج کیا ہی -

نازو - تیرا سر ہرج ہی (دوسرا کان زور سے اُمیٹھکر) جوتیان کھانے کو جی چاہتا ہی ؟

نواب - اچھا بوسہ ہی دیدو -

نازو - لو - ایک نہین دس - کیا جدا جاتی مین گال گِھس جائینگے مگر خبردار جو کوئی ایسی ویسی بات منہ سے نکالی تو تو جانیگا -

راوی - تو تکار کی نوبت تو آگئی - اور کیون نہ آتی تع -

نازبران کن کہ خریدار نیست

اب تو نواب کہنے لگے - کان بھی اینٹھے - چٹکی بھی لی
لپٹر بھی آہستہ سے جمادیا - ٹری یا گل واہی بھی بنایا -
ع - آگے آگے دیکھیے ہوتا ہی کیا -

نازو - تم لوگون کا کوئی اعتبار نہین ہی عورتونکو لوگ
ناحق دق کرتے ہین - مردون سے بڑھکر بری نیت
عورتون کی نہین ہوتی - ایک بہن تمھارے سپرد کردی
اب تم جوڑی ہانکنا چاہتے ہو -

نواب - مین کیا کرون نازو - مجھ پر تو تم نے ! جیسے
دفعتہ جادو کردیا - مین جب تک تمکو نہین دیکھتا روح
بیقرار رہتی ہی اور جب تک دیکھ نہین لیتا زندگی تلخ
ہوتی ہی - میرا بس یہی جی چاہتا ہی کہ تم کو کسی طرح کلیجے مین
رکھ لون - اِن سب کو یہان سے نکال دون - اور
بس ہم تم دو آدمی رہجائین - اب بتاؤ مین اپنے دلکو
کیونکر سمجھاؤن - لاکھ لاکھ سمجھاتا ہون - مگر دل کو قابو
مین نہین پاتا تم جب میرے سامنے آتی ہو تو معلوم ہوتا ہی
کہ ہیچ ہیچ کی پری روبرو کھڑی ہوگئی -

یہ فقرے نواب صاحب نے اِس بیکسی اور حسرت کے
ساتھ کہے کہ نازو کا دل بھی پسیجا - مگر عورت کیسی ہی آوارہ
کیون نہ ہو پھر عورت ہی ہی - منھ سے کچھ جواب نہ دیا
لیکن آنکھون کے اشارے سے خدا جانے کیا سمجھایا کہ
نواب کی باچھین کھل گئین اور ادھر اُدھر دیکھکر بڑے
جوش مین نازو کے لال لال گال کاٹ لیے اور بوسے کی
سرخی کا نقش دیر تک اُس پریوش کے رخسار پر منقوش رہا
نازو بھی سوچی کہ نواب کو آزردہ کرنا عقل دور اندیش کے
خلاف ہی - گو معشوقہ زرین کمر رشک نسرین ترزلی قمرن اور
اِنکی رنگین ادا بہن دلبر غنچہ دہان ناز و جان کے حسن
عالم آرا اور ادائے جانفزا کا عشق تو دن دونی رات
چوگنی ترقی پر تھا اور دونون لعبتان طرحدار غیرت خوبان
خلّخ و فرخار کے دلون مین بھی نواب ہلال رکاب کی
محبت جگہ کرتی جاتی تھی لیکن اُنکے نئے احباب تربیت یافتہ
مہذب و شایستہ کی صحبت نیک نے اِنکے ساتھ وہ کیا جو
بادمراد جہاز کے ساتھ کرتی ہی - جبھی تو استادون نے کہا ہی

کہ سہ ہمنشین تو از تو بہ باید	تا ترا عقل و دین بیفزاید

گو حسینان نینی تال اور وہان کی لولیان زہرہ تمثال کی
نظارہ بازی اور چشم جادو کی فسونسازی اور ہنسی مذاق
دل لگی چہل پہل سب باتین بدستور تھین مگر خیالات مین
البتہ زمین و آسمان کا فرق ہو گیا تھا - ان لوگون کی
ہر دم کی صحبت اور اُٹھنے بیٹھنے سے نواب صاحب نے
بہت سی نئی باتین سیکھی تھین - اور اُنکے پرانے خیالات
خرف مین بڑا تبدل واقع ہوگیا تھا پہلے تو اُنکو بجز اسکے
اور کوئی فکر نہ تھی کہ عمدہ عمدہ قسم کی ولایتی شرابین نوشجان
فرمائین اور پلاؤ قورمہ چکھین اور معشوقون کے ساتھ بسر کرین
اور دو چار فقرہ باز خوش گپ مصاحب صحبت مین ہون اور
رنگین طبع یار دوست - اخبار بینی اور مطالعہ کتب سے شوق
نہ تھا اور نہ یہ معلوم تھا کہ دنیا مین کیا ہوتا ہی اور یورپ کی
قومون نے کیا کیا ترقیان کی ہین - اِن باتون سے کوئی
بحث ہی نہ تھی - کبھی جلسے یا انجمن مین شریک نہین ہوے
اور کسی جلسۂ تہذیب یا انجمن رفاہ کے ممبر نہ تھے - اب اِن
دوستون اور نئی روشنی والون نے جو انکو نئی تہذیب و

شایستگی کی باتین سکھائین تو اِنکی آنکھین کھُل گئین اور سمجھنے لگے کہ دنیا مین کیا کارروائی ہوتی ہی اور یورپ اور امریکا مین کیا کیا ترقیان زمانۂ حال مین ہوئی ہین۔

نواب صاحب آدمی طبیعت دار تھے انکے دل پر نئی تہذیب نے بہت جلد اثر کیا اور انکو یقین واثق ہو گیا کہ ترقی قومی کا بہین ذریعہ اور بہترین وسیلہ یہی ہی کہ اہل انگلستان کے نقش قدم پر چلین۔ دوبارہ عام جلسون مین لکچر سننے بھی گئے۔ ایک لکچر کسی ہندو نے اہل ہنود کے خیالات پست کی نسبت دیا تھا اور اپنے ہموطنون کو صلاح دی تھی کہ اب اِن خیالات کی پابندی سے کنارہ کش ہون جو زمانے اور وقت کے خلاف ہین اور جنکی پابندی سے اب سراسر زیان ہی۔ دوسری اسپیچ ایک مسلمان نے دی تھی اور اُس مین اہل اسلام کی حالت موجودہ و گذشتہ کا مقابلہ کر کے افسوس ظاہر کیا تھا کہ مسلمان ترقی کے عوض اور گرتے جاتے ہین۔ یہ پہلا ہی موقع تھا کہ نوابصاحب کو اسپیچ سننے کا شوق ہوا ہو۔ اور وہ بھی دوبار۔ ایک ہی ہفتے مین۔ ان دونون لکچرون نے اِنکے خیالات مین بڑا تبدل کر دیا۔ خصوصاً دوسرے لکچر نے جو خاص اہل اسلام اور زیادہ تر امرار لکھنؤ کی حالت زار کی نسبت دیا گیا تھا اور جس سے ہمدردی اسلام ٹپکتی تھی۔ نواب صاحب نے اِس اسپیچ کو بڑے غور سے سُنا اور گھر پر آن کر احباب سے بڑی تعریف کی۔ اگر لکھنؤ مین کوئی شخص اِنکے سامنے اِس قسم کے خیالات ظاہر کرتا تو ضرور اِسکو مشرک اور کافر اور نامسلمان قرار دیتے اور اِسکے نام سے اِنکو نفرت ہو جاتی مگر یہان خیالات مین اِسقدر ترقی ہو گئی تھی کہ اُس ناجواب اسپیچ کو انھون نے صرف غور سے سنا ہی نہین بلکہ اُس کے مطالب پر بھی قرار واقعی غور کیا اور سوچے کہ اِسکے مطابق اپنے خیالات کو آراستہ کرین اور جو نقص اپنے چال چلن مین ہو اُسکو دور کر دین۔ اسپیچ کے ایک ایک لفظ سے نوابصاحب کو اتفاق تھا اور اِنکے نئے احباب نے تقریر مذکور کے اکثر خیالات کی عمدہ طور سے تشریح و توضیح کی تو اِس وضاحت سے نوابصاحب کے دل پر اِسکی زرانت کا نقش اور بھی جم گیا کہ واقعی ہمکو اب ترقی کی طرف مائل ہونا چاہیے۔

اہل ہنود کی حالت زار اور تقریر فصیح آزمودہ کار

جلد لے میری خبر ای ساقی — نام کو مجھ مین ہی اب دم باقی
پھر کہان مین ہون کہان گردش جام — تیری غفلت نے کیا کام تمام
صدمۂ درد و ہجوم غم ہی — تیری فرقت مین لبون پر دم ہی
دور آخر ہی بلا ساغر مے — اسطرح محو تغافل کیون ہی
ہوش آئے تو بصد رنج و الم — کہ سناؤن تجھے افسانۂ غم

ساقی اُس مرشد کامل سے عبارت ہی جو راہ نیک بتائے یعنی خضر فرخ پی کا کام دیتا ہی مرید اپنے پیر کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین کہ ہم لوگ عرصۂ دراز سے حضیض تنزل و ادبار قومی مین پڑے ہوے ہین۔ کوئی ایسا جرعۂ روح پرور اور جام رنگینی پلا کہ ہم لوگ مخمور بادۂ حب الوطنی ہو کر اوج ترقی کی طرف پھر عود کرین۔ اب ہند کے نوجوانون کی طبیعتین اُمنگون پر ہین اب اِنکے دلون مین ولولہ پیدا ہوا ہی کہ یورپ کی قومون کی طرح ہم ہندی بھی ترقی کرین۔ ہندو اور مسلمان دونون اِس سوشل گھوڑدوڑ کے لیے تیار ہو رہے ہین۔ اب اِنکی دلی آرزو ہی کہ یورپ کے خیالات اور شایستگی سے بہرہ ور ہون۔ یورپ کے جدید

اور عتیق سائنس یعنی علوم سے فیض پائین اور اُن امور کو اخذ کرین جو یورپ کی ترقی علم وفضل کے باعث تھے - اور جنکے ذریعے سے اقوام یورپ کا آفتاب آج نصف النہار ترقی پر ہی - یہی اِنکو شوق ہی اور اسی کا اِنکو عشق ہی اور عرصۂ دراز سے وہ اسی اُدھیڑ بن مین ہین - یہی اِنکا معشوق ہی -

روزگاریست کہ سودائے بتان دین منست
غم این کار نشاید دل غمگین منست

جن نوجوانون کو اپنی خوش نصیبی اور فرخندہ طالعی سے اس معشوق کی ہم آغوشی نصیب ہوئی وہ اپنے بختِ رسا پر جسقدر ناز کرین می زیبد -

گل در بر و می در کف و معشوقہ بکام ست
سلطان جہانم بچنین روز غلام ست

عوام خصوصاً پرانے فیشن کے لوگون مین مشہور ہی کہ اِس زمانے مین علم وفضل کا کوئی قدردان نہین ہی کسی اور زمانے مین کم ہوئی ہوگی - ہان اگر کوئی بزرگوار بیکار اور فضول فنون مین کمال حاصل کرین تو اِنکی قدردانی البتہ اِس زمانے مین محال ہی - مثلاً زید نے ناخن نویسی مین کمال حاصل کیا - بکر کو مادۂ تاریخ نکالنے مین بڑا مادہ ہی - خالد نے قصیدہ گوئی مین کمال پیدا کیا - ممدوح کے فیل فلک شکوہ اور شمشیر خون آشام اور توسن ضرغام بر طوطی پر اور شجاعت وسخاوت اور قہر ومہر کی تعریف مین پل باندھنے کا ملکہ حاصل ہی - حامد نے رمل مین وہ مشق بڑھائی ہی کہ فن رمل کو محو ی کر لیا - کوئی بزرگوار نجوم مین ید طولیٰ رکھتے ہین - ایسے کملا کی قدردانی اب نہین پرانے خیالات کے بزرگوارون اور پرانے فیشن والون مین ہو تو ہو - زمانہ حال کے تربیت یافتہ نوجوان اِن بیکار باتون کو کب دھیان مین لاتے ہین -

در مذہب عاشقی حسابے دگرست
رسمی دگرست و احتسابے دگرست
در مذہب ما نماز باشد نہ نیاز
پیغمبر عشق را کتابے دگرست

حقیقت حال یون ہی کہ جسقدر قدردانی علم وفضل اِس زمانے مین ہی اس قدر اور زمانے مین نہ تھی - اول تو برٹش گورنمنٹ کو تعصب مذہبی نہین - بلکہ اِسکی یہ خواہش اور کوشش ہی کہ سنسکرت اور عربی اور فارسی روز بہ ترقی پائے - کوئی کالج ایسا نہین جس کے متعلق سنسکرت اور فارسی اور عربی کی ایک ایک شاخ نہو - ممکن ہی نہین - پنجاب مین ایک یونیورسٹی خاص اِسی غرض سے قائم ہوئی ہی کہ السنۂ مشرقی کو ترقی دیجائے اور علم وفنون خاص اسی ملک کی السنۂ مروجہ مین سکھائے جائین -

گو ہندوستان مین اِسوقت چار یونیورسٹیان یعنے دار العلوم قائم ہین - کلکتہ - بمبئی - مدراس - لاہور - اور اِنکے ذریعے سے اعلےٰ درجے کی ترقی علوم ہو رہی ہی لیکن ہندوستان کے اولو العزم اور تربیت یافتہ نوجوانون کی طبع ارجمند کا میلان اِس طرف ہوا کہ خاص ولایت مین جاکر علوم والسنۂ مغربی حاصل کرین - یہ اولو العزمی واقعی قابل ہزاران ہزار تعریف وتوصیف ہی - جو بات ولایت کی تعلیم مین حاصل ہو سکتی ہی وہ یہان کہان ع نسبت خاک را با عالم پاک

زمین آسمان کا فرق بعد المشرقین ہی - اول تو السفر وسیلۃ الظفر ایک مشہور عربی جملہ ہی - دوسرے اِس سیاحت سے جو تجربہ اِسکو حاصل ہوتا ہی وہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے رہنے سے ہرگز نہین حاصل ہو سکتا -

وہان کے علماء اجل اور فضلاء اکمل کی صحبت یہان کہان نصیب ہو سکتی ہی - اور پھر وہ بے تکلفی اور یکجہتی یہان کہان جس بے تکلفی سے ہندی وہان یورپین علماء سے مل سکتے ہین وہ بے تکلفی یہان کہان نصیب ہو سکتی ہی - پھر وہان کے علمی جلسے اور سوسائٹیان جیسی ہین ویسی یہان کہان - وہ آرٹیسٹ اور زبردست مغز وہ افصح اور ابلغ البلغا اسپیچ دینے والے یہان کہان - پھر ہر دم و ہر لحظہ اِنھین لوگون کی صحبت - ہر طرف وہی وہ - وہ باتین بھلا یہان کہان - خیالات کی رزانت اور فکر کی متانت اور علم و فضل کا چرچا جس قدر وہان ہی اُسکا عشر عشیر بھی تو یہان نہین ہی - یہ ظاہر ہی کہ اگر کوئی ہندی دو برس شیراز مین رہکر فارسی زبان تحصیل کرے تو ہندوستان مین دس برس مین بھی وہ نہین حاصل کر سکتا ہی - مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین جو تحصیل علم عربی ہو سکتی ہی وہ ہندوستان مین بھلا ممکن ہی - ہرگز نہین - علاوہ برین اکثر علوم و فنون تو ایسے ہین کہ یہان انکی تعلیم ہی نہین ہوتی - مثلاً اعلے درجے کی انجنیری - یا فن ڈاکٹری - یا فنون زراعت یا بیرسٹری - یا مثلاً سول سروس - یا جیالوجی اندرونی حالات طبقہ ارض کی تحقیقات وغیرہ وغیرہ - ہندوستان کی تعلیم سے سول سرجن اور اکزیکوٹیو انجنیر اور بیرسٹر اور ناظم زراعت ہونا محال ہی - اگر رمایتاً کسی نے عہدہٴ اعلی پایا بھی تو کیا - جو درجہ اور اعزاز ولایت کے تربیت یافتہ نوجوانون کو حاصل ہو سکتا ہی وہ اورون کو حاصل ہونا محال ہی -

پُرانے فیشن کے ہندو ولایت جانے کے کئی نقص بتاتے ہین ایک یہ کہ دھرم جاتا رہتا ہی - اِس اعتراض کی وقعت ظاہر ہی اول تو ہماری سمجھ مین یہی نہین آتا کہ دھرم جانے کے کیا معنی دھرم کسی عارضے کا نام تو ہی نہین کہ سمندر کی ہوا سے پیدا ہو جائے یا جاتا رہے یا جہاز پر بیٹھنے سے انسان کے جسم مین بے دھرمی پیدا ہو جائے دھرم تو عقیدے کا نام ہی عقیدے کو جہاز اور ولایت سے کیا سروکار - مگر بعض جہلا نے یہ بیخ لگا دی کہ سمندر مین گئے اور سیدھے نرک لوک پہونچے جہاز پر سفر کیا اور دین گیا گذرا - ع -

	برین عقل و دانش بباید گریست	

لاحول ولا قوۃ - کوئی لاکھ زنا کرے فسق و فجور مین غرق ہو - بے ایمانی کرے - منہیات و معصیات سے باز نہ رہے - کل افعال خلاف شرع ہون - مگر کس نمی پرسد - کوئی ایسے شخص سے ہرگز مواخذہ نہ کریگا - لیکن ولایت جانے کا خیال ذرا بھی دل مین آیا اور لوگون نے اُسکو مورد طعن لسانی بنایا اب کوئی پوچھے کہ ولایت جانے مین کیا قباحت ہی مگر پوچھے تو اُس سے جو عقل کے ساتھ بحث کرے اور جہان عقل سے کوئی بحث ہی نہین وہان دلیل اور برہان پیش کرنا فضول ہی - وہ آنکھ بند کرکے یہی فتوی دینگے کہ ولایت گیا اور گیا گذرا -

یہ اعتراض کیا جاتا ہی کہ ولایت جاکر ہندو لوگ انگریزون اور عیسائیون کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین اور

نلون کا پانی پیتے ہین - اب فرمائیے نلون کا پانی کہان نہین پیتے - کلکتے مین بڑے باجپئی اور بڑے بڑے برہمن نلون کا پانی پیتے ہین یا نہین - راجپوتانہ مین اکثر مقام ایسے ہین جہان ہندو پانی کی چھوت نہین سمجھتے - دہلی مین بعض برہمنون کے ہان اب تک سقے پانی بھرتے تھے - اور اب بھی اگر کوئی سقے کا پانی پیے تو کوئی اعتراض نہین کرسکتا - باقی رہا یہ امر کہ عیسائیون کے ہاتھ کا پکا ہوا کھانا کھاتے ہین - ہم پوچھتے ہین کہ کیا وہ لوگ جو ولایت نہین جاتے اس سے بری ہین - کیا بنگال کے ہندو کھلے بندون ہوٹلون مین کھانا نہین کھاتے - کیا جب وہ لوگ مرتے ہین تو برہمن اور پنڈت انکا کریا کرم نہین کرتے - اسکو بھی جانے دیجیے - اکثر مقامات پر ایسا ہوا ہی کہ مسلمان عورتون کے بطن سے جو لڑکے پیدا ہوے اُن کو برہمنون نے ہندو بنا لیا اور برہمنون نے اسکو جائز قرار دیا - اب اس سے بڑھکر بے دھرمی اور کیا ہوگی کہ بی محبوب جان کا لڑکا اور ٹھاکر بنا پھرے - اللہ رکھی کا چھوکرا اور ہندو - وہ تلک لگائے اور ہندو اُسکے ہاتھ کا پان کھائین -

یہ سب جائز ہی مگر ولایت جانا ناجائز ہی - ولایت جانے سے دھرم جاتا رہتا ہی مگر مسلمان عورت کے بطن سے جو لڑکا پیدا ہوا ہو وہ صرف اس بنیاد پر ہندؤن مین شامل ہوجاتا ہی کہ اُسکا باپ ہندو ہی - واہ رے مذہب اور واہ ری پابندی مذہبی - پر ظاہر ہی کہ ولایت مین جن لوگون نے تعلیم پائی ہی وہ فخر ہندوستان ہین انھین سے امید ہوسکتی ہی کہ ہندوستان کو حضیض ادبار سے اوج اقبال پر پہونچائینگے - اُن لوگون سے ہندوستان کو ترقی کی امید نہ رکھنی چاہیے جو دنیا کو ترک کرکے پہاڑون کی کھوہ مین جا کے بیٹھے ہین - یا جو رام رام کی گولیان دن دن بھر لکھا کرتے ہین تاکہ مچھلیون کو نفع پہونچے اب ان مدعیان خرد سے کوئی پوچھے کہ مچھلیون کو تمھاری مدد کی کیا ضرورت ہی - خدا نے مچھلیون کے لیے اسقدر ذخیرہ پیدا کیا ہی کہ حضرت انسان کی مدد کی ضرورت نہین ہی - رام رام کی گولیون سے فائدہ کیا خاک ہوگا -

اب واقعی انھین لوگون سے ہندوستان کو فائدے کی امید ہوسکتی ہی جو مغربی تہذیب اور شایستگی سے واقف ہین اور ظاہر ہی کہ مغربی تہذیب اور شایستگی سے انھین لوگون کو زیادہ تر واقفیت حاصل ہوسکتی ہی جو یورپ کے ملکون کی سیر کر آئے ہین اور جنھون نے یورپ مین قیام کیا ہی -

اہل ہنود کو اب ولایت جانے کی اشد ضرورت ہی - ورنہ وہ اپنے برادران ملکی اہل اسلام سے بالکل گھٹ جائینگے - اب تک اہل ہنود نے اہل اسلام کی نسبت انگریزی زبان اور علوم مغربی مین زیادہ ترقی کی ہی وجہ یہ کہ اہل اسلام کے لڑکے انگریزی مدرسون مین کم بھرتی ہوتے ہین لیکن چونکہ مذہب اسلام کی رو سے سفر بحری سے مذہب جاتا نہین رہتا لہذا وہ برابر اپنے لڑکون کو ولایت بھیجنے لگے - پہلے تو لوگ سمجھتے تھے کہ ہندو اسمین اہل اسلام سے کم رہینگے کیونکہ رسم و رواج کے مطابق وہ سفر بحری نکر سکینگے - جہاز پر سفر کرنا اُنکے مذہب کے خلاف نہ ہو مگر بعض حضرات نے غلبۂ ذکاوت سے

اِسکو ناجائز کردیا اور اسقدر مخالفت کی کہ ولایت جانے کو ہنر قرار دیا لیکن تربیت یافتہ ہندوون نے اِن پوچ خیالات کی پابندی نہ کی اور برابر ولایت جانے لگے - یہانتک کہ اب اِس وقت کوئی پندرہ سولہ ہندو نوجوان لندن مین تعلیم پاتے ہین الحمد للہ - ع -

	ہزار شکر خدا صد ہزار شکر خدا	

نوبت بانجا رسید کہ دو ہندو لیڈیان بھی اپنے فہمیدہ اور تربیت یافتہ اعزہ کے ہمراہ لندن مین موجود ہین - اپر انڈیا کے ہنود سے اِسقدر جرات اخلاقی کی امید نہ تھی بنگالے کے ہندو جو علم و فضل مین اقوام ہندوستان سے بڑھے ہوے ہین تو بہت عرصے سے ولایت جاتے ہین مگر اپر انڈیا یعنی اودھ اور ممالک مغربی و شمالی اور پنجاب کے ہندؤن کی یہ جرات قابل تعریف ہی - ع -

	آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو	

آپ ملاحظہ فرمائیے کہ جب ہندو اور مسلمانون کے لڑکے کثرت سے ولایت جائینگے تو ملک کو کسقدر فائدہ کثیر حاصل ہوگا اِسمین شک نہین کہ جب تک ہندو اور مسلمان دونون ترقی نہ کرینگے تب تک ممکن نہین کہ اصلی فائدہ ہندوستان حاصل ہو - وہ ہندو جو اہل اسلام کی ترقی پر حسد کرتے ہین اپنے ملک کے دشمن ہین - اِسی طرح جو اہل اسلام ہندوون کے ولایت جانے کے خلاف ہین وہ بھی بر سر غلطی ہین -

اکثر صاحب یہ بھی فرماتے ہین کہ کیا علمیت ولایت ہی جانے پر منحصر ہی - کیا جو لوگ ولایت نہین گئے وہ عالم نہین ہین - کیا ہندوستان مین رہکر انسان علم و فضل نہین حاصل کر سکتا - کیا وہ لوگ ہائی کورٹ کے جج اور چیف جسٹس نہین مقرر ہوے جنھون نے ولایت کی صورت بھی نہین دیکھی تھی - اور اِس سے وہ یہ نتیجہ نکالتے ہین کہ جب کہ ہندوستان کی تعلیم سے بھی وہی بات حاصل ہوتی ہی جو ولایت کی تعلیم سے حاصل ہوتی ہی تو پھر مذہب کو ترک کرکے لامذہب ہونے سے کیا فائدہ -

اتنا نہین سمجھتے کہ پیشتر کے زمانے اور اب کے زمانے مین زمین آسمان کا فرق ہی اب قیدین بڑھتی جاتی ہین پہلے فرسٹ نمبر ریڈر پڑھنے والے لائق انگریزی دان سمجھے جاتے تھے شاہی کے زمانے مین وہ لوگ بڑے قابل انگریزی خوان متصور ہوتے تھے جو لوگون کے نمبر پڑھ سکتے تھے رفتہ رفتہ انٹرنس پاس کیے ہوے طلبہ کی بڑی قدر ہوتی تھی - پھر اف - اے - اور بی - اے عالم و فاضل سقراط و بقراط سمجھے جاتے تھے اب اچھے اچھے ام - اے - مارے مارے پھرتے ہین اور علم و فضل کو روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہی - شایستہ خیالات روز افزون ترقی پاتے جاتے ہین اب اُن لوگون کے علم و فضل کی قدر زیادہ تر ہوتی ہی جو ولایت سے تعلیم پاکر آتے ہین - اور بیشک اِنکی دستگاہ قابلیت بہت بڑھی ہوتی ہی - اِنکی قابلیت مین کوئی شک نہین - ولایت کی تعلیم اور ولایت کے سفر سے ایک تو تجربہ حاصل ہوتا ہی - اور جو تجربہ اِس سے حاصل ہوتا ہی وہ ہندوستان کے قیام سے ہرگز ہرگز حاصل نہین ہو سکتا - اور تجربہ انسان کے لیے ایک ضروری امر ہی - تجربے کے علاوہ توسیع استعداد ہوتی ہی خیالات کی شایستگی اور پختگی حاصل ہوتی ہی اور علماء اجل اور فضلاء اکمل کی صحبت اور میل جول سے جو فائدہ وہ اُٹھاتے ہین وہ ہندوستان کے قیام مین قیامت تک نہین حاصل ہو سکتا ہی - صاف ظاہر ہی کہ جو محاورات فارسی اہل زبان فصحائے

ایران اور اہل شیراز کی صحبت مین ایک برس مین سیکھ سکتا ہی
وہ تمام عمر فارسی کتابون کے پڑھنے سے نہین سیکھ سکتا۔ اِسیطرح
انگلستان کے قیام اور تعلیم سے جو بات تین برس مین حاصل
ہوسکتی ہی وہ ہندوستان مین بیس برس کے قیام مین بھی
نہین حاصل ہوسکتی۔

خوب یاد رکھیے کہ جو لوگ اِس امر کا سدباب کرتے ہین وہ
ملک کے ساتھ دشمنی کرتے ہین۔ گو اُنکی نیت خراب ہو مگر اُنکی
مخاصمت ملک کے حق مین زہر کی خاصیت رکھتی ہی ظاہر ہی کہ
تعلیم اور صحبت کا انسان کے دل پر بہت بڑا اثر ہوتا ہی۔
ہمنے اکثر ہندوون کو دیکھا ہی کہ محرم کے دنون مین عاشورے تک
پان نہین کھاتے۔ اکثر اہل ہنود عزاداری کرتے ہین اور تعزیہ داری
کرتے ہین۔ درگاہ مین شربت پلاتے ہین۔ لڑکون کو
امام حسین کا غلام بناتے ہین اسیطرح اہل اسلام کے
ہان چیچک مین مردونکی چوری سے عورتین مالنون کو بلاتی ہین
اب یہ کون نہین جانتا کہ اہل ہنود کے مذہب کے مطابق
عزاداری کرنا خلاف ہی اسی طرح چیچک مین مالنون کی ہدایت
کے مطابق کارروائی کرنے کو اہل اسلام بدعت تصور کرتے ہین
مگر یہ صحبت کا اثر ہی۔ اب یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ اُنھین ہنود
اور اہل اسلام پر اِسکا اثر ہوتا ہی جو اَن پڑھ یا جاہل ہین۔
ممکن نہین کہ تربیت یافتہ ہندو عزاداری کرے یا کوئی مولوی
اِس بدعت کو اپنے ہان جائز رکھے۔

اب وہ زمانہ نہین ہی کہ ہم لوگ پُرانے ڈھرّے پر آنکھ
بند کرکے چلے جائین پُرانی لکیر کے فقیر ہون۔ اب وہ زمانہ
نہین ہی کہ اگلی باتون کو بیوجہ بے سبب تسلیم کرین۔ اب
زمانہ اور ہی اور زمانے کا رنگ بدلا ہوا ہی اب ہم کو یہ تعلیم
ہوتی ہی کہ شایستگی کے میدان مین قدم بڑھائے چلو۔ دیکھو اور
غور کرو کہ زمانہ سلف کی باتون اور رسم رواج قدیم مین کون
کون امور قابل تبدیل ہین۔ یہ کچھ فرض نہین کہ جو بات قدیم سے
ہوتی آئی ہی وہ خواہ مخواہ اچھی ہی ہو۔ خذ ما صفا و دع ما کدر
پر عمل کرو۔

بادہ در جوش ست و رندان منتظر
ساقیا خذ ما صفا دع ما کدر

اکثر صاحب فرماتے ہین کہ رسوم قدیم کی پابندی ہم پر
اِس وجہ سے فرض ہی کہ ہمارے باپ دادا اِنکے موجد تھے
کیا وہ لوگ بیوقوف تھے۔ کچھ تو سمجھکر اُنھون نے یہ رسمین
ایجاد کی تھین۔

یہ خیالات محض خرف ہین۔ اپنے باپ دادا کو بیوقوف
کہنا اپنی بیوقوفی کا ثبوت دینا ہی اِس سے بڑھکر حماقت اور
کیا ہوگی۔ مگر ایک امر قابل تسلیم ہی کہ زمانہ بدلتا رہتا ہی ہمکو
زمانے کے مطابق کارروائی کرنی چاہیے۔ ہمارے آبا
و اجداد کے زمانے مین شاید وہی رسوم عمدہ ہون مگر ہم کو
دیکھنا چاہیے کہ ہمارے زمانے مین انکی پابندی کہان تک
مفید ہی۔ یہ کچھ فرض نہین کہ جو باتین اِنکے وقت مین مفید
مطلب تھین وہی اب بھی مفید مطلب ہون۔ اِس زمانے
مین رعایا کو اُس شعر کے مطابق عمل کرنا پڑتا تھا۔

اگر شہ روز را گوید شب ست این
بباید گفتن اینک ماہ و پروین

اب ہمکو یہ سکھایا جاتا ہی کہ اپنے خیالات آزادانہ طور پر ظاہر
کرو اگر گورنمنٹ کی کسی تجویز سے تمکو اتفاق نہو تو فوراً ادب کے
ساتھ اُسپر جرح کرو۔ اور نکتہ چینی کرو۔ نہ یہ کہ اگر گورنمنٹ کی

حکمت عملی خلاف ہو تو بھی اُسکے مداح ہو - اِس خوشامد کو اب انتہا سے زیادہ معیوب سمجھتے ہین -

آخر مین مین سب صاحبون سے معافی چاہتا ہون کہ آپ کا اسقدر قیمتی وقت مین نے ضائع کیا - لیکن اگر میری اس خادمانہ تقریر سے آپ لوگون کو کسی قدر فائدہ ہوا ہو تو زہے نصیب مجھے امید ہے کہ آپ سب صاحب میرے عاجزانہ مشورے پر غور کرینگے گو مجھے خوب معلوم ہے کہ اکثر اہل ہنود میری اس آزادانہ تقریر پر نفرین کرینگے اور مجھے بُرا بھلا کہینگے اور گالیان دینگے مگر مجھے نہ گالیون کا خوف ہے نہ لعن طعن کا مین صدق دل سے اپنے ہموطنون کی بہبود کا خواہان ہون اِسکے صلے مین مجھے خلعت فاخرہ عطا ہو یا گالیان دیجائین میرا کوئی نفع نقصان نہین ہے - میرا خدا گواہ ہے کہ میری دلی خواہش یہی ہے کہ میرے ہموطنون کو فائدہ پہونچے اور وہ راہ راست پر آئین اور مین صدق دل سے کہتا ہون کہ میرے نزدیک اب وہ زمانہ نہین ہے کہ ہندو دھرم دھرم پکارین اور زمانۂ حال کی ترقیون سے منزلون دور رہین اگر دھرم کی بھونڈی باتون کی پیروی کی تو ہندو سوشل گھوڑدوڑ مین سب سے پیچھے رہ جائینگے - جن باتون کو وہ دھرم سمجھے ہین وہ اصل مین دھرم سے کوئی تعلق ہی نہین رکھتین - اب آپ لوگون کا دھرم صرف کھانے پینے پر رہگیا ہے - افسوس صد افسوس -

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

حضرت ناظرین - آپ کو استعجاب ہو گا کہ کہان نوابصاحب کا سفر نینی تال اور داخل منزل مقصود ہونا اور ادھر بیگم صاحب کا تار پانے سے تشفی حاصل کرنا اور کہان لندن کے سفر کی تعریفین -

چہ خوش گفت ست جامی در آئیولہو
نداریم غیبہ از تو فریادرس

مار دن گھٹنہ پھوٹے آنکھ -

اصلیت اِسکی یون ہے کہ نوابصاحب کے احباب نینی تال نے اِنکو مجبور کیا کہ اِنکے ہمراہ لکچر سننے جائین - اور کہا کہ منشی مہتاب رائے نامے ایک عہدہ دار پنشن خوار سفر اور تعلیم ولایت کی نسبت لکچر دینے والے ہین ضرور چلیے -

خیر - جب لکچر ختم ہوا تو حاضرین جلسہ نے نعرۂ توصیف بلند کیا اور تالیان بجائین اور گھر پر نواب صاحب کے ہان یون باتین ہونے لگین -

ممن - حضور کیا جانین کیا واہی تباہی بکتا تھا -

مسخرہ - ہمکو تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے ہمارے منشی مہراج بلی صاحب فارسی بول رہے ہین -

آغا - بھئی ہمتو دیر کو پہونچے ہمنے کچھ سنا نہین -

چھٹن - بہت لائق آدمی ہے جناب -

مہراج - لائق کیا اپنا سر ہے - پہلے ہی سے مذہب کو بٹے دیتا ہے -

چھٹن - یار کہتا تو سچ ہے -

نواب - بھائی صاحب آپ لوگ غور کرکے سنتے ہی نہ تھے -

مہراج - جی ایک آپ ہی تو سمجھدار ہین بس -

چھٹن - تم کو ان باتون سے کیا سروکار ہے -

مہراج - جی ہان مین تو بیوقوف آدمی ہون نا -

چھٹن - بیوقوف نہین تو ہو کون -

مہراج - ارے تو نا معقول اسکے کہنے سے کوئی اپنا مذہب بدل دے -

نواب - وہ مذہب آپکا جاتا رہیگا تو کیا ہوگا -

مہراج - بجا ہی - مذہب گیا تو پھر رہا کیا -

نواب - تو جو لوگ ولایت گئے ہین وہ سب لامذہب ہوگئے -

مہراج - اور نہین تو کیا - لامذہب تو ہو ہی گئے -

نواب - گدھے ہو خاصے - ارے وہ ہندو جو ولایت گئے اور وہان سے تعلیم پاکر واپس آئے وہ تم سب ہندوون کے فخر ہین -

مہراج - ایسی تیسی آپ کی - وہ ہمارے ننگ ہین -

نواب - کیا پٹیان آنکھون پر بندھی ہین -

چھٹن - انھین ہندوون پر تمکو بھروسا رکھنا چاہیے -

مہراج - وہ لوگ ہمارے آزار کے باعث ہین -

رکھ بھروسا نہ دلا اُس سے تو دلداری کا
کام ہی اُٹھ پہر جسکو دل آزاری کا

وہ مردم آزار ہین - ہم لوگون کے دل دکھاتے ہین -

حکم دیدیتا ہی عاشق کی گرفتاری کا
یہ چلن یار نے سیکھا ہی دل آزاری کا

نواب - بھئی کیا اچھا لکچر دیا ہی - اسکا لکچر مرقعہ ارژنگ ہی -

اسے دیکھے جو مشتاق مضامین ومعانی ہی
جہان مین دھوم ہی جسکی یہ وہ ارژنگ مانی ہی

مہراج - مردود کہتا ہی کہ اب اُنھین لوگون پر ترقی منحصر ہی جو ولایت مین تعلیم پاتے ہین -

نواب - بہت سچ کہتا ہی بھائی صاحب -

مہراج - جھک مارتا ہی مردود -

چھٹن - یہ تو جاہل ہی - اِس سے کیا کہتے ہو -

ممن - حضور معلوم تو عالم ہوتا ہی -

آغا - افسوس ہی ہم نہ سن سکے -

مہراج - کہتا تھا کہ مذہب کو ترک کردو اور ولایت جاؤ -

آغا - مذہب کے معنی کیا - ارے میان ولایت جانے سے مذہب کو کیا واسطہ - عجب دشمن عقل ہو -

مہراج - جی بجا ہی - آپ بڑے دانشمند آدمی ہین -

نواب - بیشک ہین - اور نہین تو کیا تمھارے سے گرسنے ہین -

مہراج تم اپنے مذہب کے خلاف کوئی فعل کروگے بھلا - ہرگز نکروگے - پھر کیا -

نواب - بھلا یہ تمھارے مذہب مین جائز ہی کہ مسلمان عورت کے بطن سے جو اولاد ہو اُسکو ہندو کرلو -

مہراج - ہرگز نہین - ہندو وہ اولاد کیونکر ہوسکتی ہی -

نواب - پھر اُسوقت کیون نہ تردید کی - وہ تو مثالین دیتا تھا کہ ایسا ہوا ہی اور بیشک ہوا ہی - اب آپکا دھرم کہان رہا -

آغا - سنیے قبلہ اب ترقی قومی کا وہ جوش وخروش ہی کہ آپ پرانے خیالات کے آدمیون کی ایک نہ چلنے پائیگی -

نواب - ارے یار خوب یاد رکھو کہ اب ترقی کا دار مدار انگریزی تعلیم پر ہی - آپ چاہیے کہ عربی کے ملا ہوکر ترقی کیجیے یا محقق فارسی بنکر یا سنسکرت کے عالم ہوکر ترقی کیجیے - ع -

این خیال ست ومحال ست وجنون

آغا - ہم ایک بات آپ سے دریافت کرتے ہین -

مہراج - اجی ہم کسی بات کا جواب نہ دینگے - آپ ایک بات کا جواب دین - جتنے انگریزی خوان آپ نے دیکھے اُن سب کو عموماً لامذہب پایا یا نہین - جسنے کوٹ پہنا اور ولایتی پانی پیا اور چرٹ پیا اُسکے ایمان کا کیا ٹھکانا وہ ہندو کہان رہا -

چھٹن - تو آپ کے مذہب کا دارمدار صرف لباس پر ہی - اگر دھوتی پہنے تو مذہب باقی رہا ورنہ جاتا رہا - گیا گذرا -

نواب - اب یہ بتائیے کہ کتنے ہندو دھوتی پہنتے ہین - فارسی خوان ہندو گھرون مین دھوتی پہنتے ہون تو پہنتے ہون باہر تو دھوتی پہنکر نہین نکلتے - گانون کے ہندو پاجامہ نہین پہن سکتے انگریزی خوان ہندو کوٹ تپلون پہننے لگے -

آغا - اب اِس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ جسقدر علم و فضل کی ترقی ہوگی اُسی قدر لباس مین بھی تبدل اور شایستگی واقع ہوگی - تربیت یافتہ ہندو دھوتی پہنکر ہرگز کچہری یا دفتر یا ہوا کھانے نہ جائینگے - لباس کو مذہب سے کیا واسطہ ہی کچھ نہین - مگر آپ لوگون کے ادبار نے آپ کو یہ ہدایت کی کہ مذہب کو عقیدے سے کوئی بحث نہین ہی - مذہب کا دارمدار صرف لباس پر ہی - کیون صاحب ولایتی پانی پینے سے تو مذہب جاتا رہتا ہی اور ڈاکٹر خانے مین جو دوا بنتی ہی اُسمین مسلمان کمپونڈر پانی جو ملا دیتے ہین وہ پینا جائز ہی - گلاب اور کیوڑا مسلمان کے ہان کا پینا جائز ہی

نواب - اُسنے ثابت کر دیا کہ اکثر مقامات کے ہندو برابر مسلمانون کے ہاتھ کا پانی پیتے ہین -

چھٹن - اور کیون صاحب کلکتے مین جو ہندو علانیہ ہوٹلون مین کھاتے ہین اور جب مرتے ہین تو برہمن انکا کریا کرم کرتے ہین یہ کہان جائز ہی -

مہراج - یہ بھی بدعت ہی - یہ سخت بدعت ہی -

نواب - پھر جب ہندوستان مین علانیہ یہ فعل سرزد ہوتے ہین جب مسلمان کمپونڈر آپ کے سامنے ناند سے پانی ملاتا ہی اور آپ پیتے ہین - جب مسلمان عورتون کے بطن کے لڑکے ہندو بنا لیے جاتے ہین تو اُس شخص کو کیون مورد طعن سمجھے جو جو بیچارہ محض نیک نیتی سے علم حاصل کرنے ولایت جاتا ہی - وہ تو بدیا سیکھنے جاتا ہی -

مہراج - واہ - کیا بدیا سیکھنے جاتے ہین -

آغا - بھائی صاحب ہونا وہی ہی جو وہ کہتا تھا -

مہراج - یہ کون نہین جانتا -

آغا - کیون صاحب جو آپکی وضع آج ہی وہی آپکے دادا کی پردادا کی وضع بھی ہوگی یا کوئی تغیر تبدل واقع ہوا ہی -

مہراج - نہین وہ کیونکر ہوسکتی ہی - ضرور تبدل و تغیر ہوا ہی -

آغا - بس نواب اِس سے ظاہر ہی کہ لباس اور وضع مین تغیر و تبدل سلف سے ہوتا آتا ہی - پھر اگر اِس زمانے کے نوجوانون نے پاجامے اور گھٹنے کے عوض تپلون اور کوٹ پہنا تو کیا گناہ کیا -

مہراج - ہماری وضع کیا بُری ہی جو ہم اورونکی وضع اختیار کرین -

آغا - آپ سے بحث ہی کرنا فضول ہی - ابھی خود تسلیم کر چکے ہو کہ وضع مین تبدل تغیر ہوتا آیا ہی - یہ کوئی نئی بات نہین ہی اور پھر کہتے ہو کہ ہم اپنی وضع کو کیون بدلین -

نواب - دور کیون جائیے - ابھی کل کی بات ہی کہ وضعدار بزرگوار گھیتلے جوتے پہنتے تھے - شملے زیب سر کرتے تھے - اب انھین بزرگوارون نے زمانے کا رنگ بدلا ہوا دیکھکر گول ٹوپیان اور منڈیلین پہننا شروع کین اور گھیتلے جوتون کے عوض وارنش کے بوٹ پہننے لگے - بیشتر وضعدار لوگ انگرکھے کے نیچے کرتا نہین پہنتے تھے - اب سینہ کھلا رکھنا معیوب سمجھا جاتا ہی -

ممن - کیا خوب مثال دی ہی حضور نے -

مسخرہ - منشی مہراج بلی کے فرقدان نامبارک پر بھی اسوقت ایک اوگی - دو - لاحول ولاقوۃ - ٹاٹ بافی - ارے نہین کیا کہتے ہین اُسے - بھلاہی سانام ہی منڈیل دھری ہوئی ہی پوچھیے انگریزی کے پہلے بھی کبھی منڈیل پہنی تھی -

مہراج - پہلے منڈیل کا رواج کہان تھا -

آغا - چہ خوش - اپنے منھ سے آپ قائل ہوے -

نواب - اب تو منھ کی کھائی -

مسخرہ - یہ چکنے گھڑے ہین حضور -

نواب - ارے میان نواب اِسکے یہ معنی ہوئے کہ رواج کے مطابق انسان کو کارروائی کرنی پڑتی ہی - بس ہمارا مطلب حاصل ہوگیا -

مہراج - اجی ہم تو سمجھے ہی ہوے ہین کہ اب بے دھرمی کا زمانہ آگیا -

نواب - یہی ترقی کا زمانہ ہی -

آغا - مہراج بلی کی آنکھون پر تو پٹی نبدھی ہوئی ہی -

مسخرہ - حضور یہ غلط ارشاد ہوا - ابھی اُنکی آنکھین کھلی کہان -

ممن - اچھا فقرہ چست کیا بھئی چڈ اگلخیرو -

مہراج - اِنکی ایسی تیسی - فقرہ اپنا سر چست کیا -

نواب - اگر ولایت جانے کو سب ہند دنا جائز اور معیوب قرار دیتے تو آج بابو لال موہن گھوس اس درجۂ اعلے کو نہ پہونچتے - سر اندر ناتھ انگریزی تقریر مین ایسا فصیح اللسان نہ ہوتا - لندن مین ہندوستان کے فوائد کی بحث مین اِسقدر سرگرمی نہ ظاہر کیجاتی -

مہراج - یہ کردن کے فانے مین سیکھے ہو -

آغا - اخاہ آپ بھی چر کنے لگے ماشاءاللہ -

یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نواب صاحب لکچر سننے تشریف لیگئے تھے اِس کل قافلے مین صرف نواب چھٹن صاحب نے البتہ ایک مرتبہ لکچر سنا تھا - تالیان بجانے پر اکثر رفقا نواب صاحب متحیر ہوے مگر اِس لکچر نے نواب کے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا اور اِس سے اُنکے دل مین جوش پیدا ہوا کہ ترقی کرین - اور تحصیل علوم کی طرف مائل ہون -

منشی مہتاب راے صاحب کی جادو طرازی اور نکتہ پردازی نے اُنکے دل کو مسخر کرلیا - اور یہ سوچنے لگے کہ کیون بھئی نواب بھلا ایسا بھی کوئی دن ہوگا کہ ہم بھی اسی لیاقت کے ساتھ لکچر دیتے ہونگے - اُنکو اِسکا یقین نہین آتا تھا اور اُنکی راے تھی کہ اس فصاحت کے ساتھ لکچر دینا ہر شخص کا کام نہین ہی اور چونکہ کم استعداد آدمی تھے اُنکو اور بھی مایوسی تھی کہ لاکھ پڑھ جائین اب اس سن مین اِسقدر قابلیت نہ حاصل ہوسکیگی -

نواب صاحب گو کم استعداد آدمی تھے اور بہت پڑھے لکھے نہ تھے مگر بڑے ہی طبیعت دار تھے اگر انھون نے عمدہ تعلیم پائی ہوتی تو آسمان مین تھگلی لگاتے - اُنکو لڑکپن ہی سے بُری بُری صحبت تھی - خوشامدی اور بدوضع آدمی اُنکو گھیرے رہتے تھے - پڑھنے لکھنے کا شغل براے نام تھا ہان کبوتر بازی اور بٹیر بازی مین البتہ بہت وقت ضایع ہوتا تھا اور اُنکی صحبت مین جس قدر آدمی بیٹھتے تھے وہ سب فقرہ باز اور جھوٹے اور بے ایمان تھے - اگر لڑکپن سے عمدہ تعلیم پائی ہوتی تو یہ بے مثل اور بے نظیر رئیس ہونے

اور اُنکی ذکاوت طبع اور جودت خلقی پر اس تعلیم سے جلا ہو جاتی۔ مگر صحبت ہوئی اُن لوگون کی جو تعلیم اور تحصیل علم کے دشمن تھے۔ پھر بھلا کیونکر راہ راست پر آتے اب اگر قمرن اور نازو کی ادا اور نخرون سے مہلت پائین اور عمدہ اشغال کی جانب متوجہ ہون تو فہوالمراد ورنہ۔ ع۔

پھر وہی کنج قفس پھر وہی صیاد کا گھر

دو چار انگریزی خوان دوستون کی صحبت مین دنیا کے حالات سے کچھ کچھ واقف ہو گئے تھے۔ بابو لال موہن گھوش اور بابو سرندر وناتھ بنرجی کے نام سے بھی واقف ہو گئے تھے۔

ممن۔ کیون حضور یہ منشی مہتاب رائے بھی ولایت گئے تھے

نواب۔ ابے ہمین کیا معلوم۔ شاید گئے ہون۔

چھٹن۔ قطع سے تو پایا جاتا ہی کہ نہین گئے۔

نواب۔ ہان اگر گئے ہوتے تو کوٹ پتلون ضرور ہوتا۔

چھٹن۔ کیا کوٹ پتلون مین ہرج کیا ہی۔

نواب۔ کچھ نہین۔ ہم تو کوٹ پتلون کے خلاف نہین ہین

آغا۔ واللہ بہت ہی عمدہ وضع ہی۔

نواب۔ ہمکو تو بہت ہی پسند ہی۔ مردانہ لباس ہی۔

آغا۔ اور جیتی کتنی رہتی ہی۔ یہ نہین دیکھئے۔

مسخرہ۔ اور حضور سر کے اوپر وہ ڈلیا کتنی اچھی معلوم ہوتی ہی۔ اور بعض ٹوپیان تو بالکل جیسے پٹاری کا ڈھکنا ہوتا ہی۔

مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب

اہل اسلام کے ادبار اور حالت زار۔ اِنکی فتوحات زمان باستان اور پچھلی عظمت و شان کی نسبت جو فصیح و بلیغ اسپیچ اور تقریر پر تنویر نواب صاحب نے ینبی تال مین بڑے ذوق اور دلی شوق سے سنی تھی اُسکی نقل نذر ناظرین اولی الابصار کیجاتی ہی۔ وہو ہذا۔

ایہا السامعین۔ جو اسپیچ خاکسار اسوقت عرض کرنیوالا ہی اُسکو ہر بہی خواہ اسلام نوحہ سمجھیگا اور ضرور اہل اسلام کی موجودہ حالت زار اور تنزل و ادبار پر ماتم کریگا کہ ہم کیا تھے اور اب کیا ہین کجا وہ اوج۔ کجا یہ حضیض۔ کجا وہ عروج۔ کجا یہ ادبار۔ کجا وہ اقبال۔ کجا یہ پتلا حال۔

کیا یاد نہین تمھین وہ ایام — جب قوم تھی مبتلائے آلام
وہ قوم جو جان تھی جہان کی — جو تاج تھی فرق آسمان کی
تھے جسکے نثار فتح و اقبال — کسریٰ کو جو کر چکی تھی پامال
گل کر دیے تھے چراغ جسنے — قیصر کو دیے تھے داغ جسنے
وہ نیزۂ خون فشان جو چلکر — ٹھہرا تھا فرانس کے جگر پر
روما کے دھوئین اُڑا دیے تھے — اٹلی کو کنوئین جھنکا دیے تھے
یہ قوم کہ تاج آسمان تھی — اب کوئی گھڑی کی میہمان تھی
اسلام کی جان پر بنی ہی — دم توڑ رہا ہی جان کنی ہی
ماتم تھا یہی کہ آئی ناگاہ — اک سمت سے اک صدائے جانکاہ
دیکھا تو وہان بجاہ و تمکین — آیا نظر ایک پیر دیرین
نالان ہی کہ اب سے بھی تو جاگو — ای خواب گران کے سونے والو
تا چند رہو گے مست و سرشار — اُٹھو کہ سحر ہوئی خبردار
وہ کشتۂ قوم وہ فدائی — اُٹھا لیے کاسۂ گدائی
ایک ایک سے عرض حال کرتا — در در وہ پھرا سوال کرتا
ہر بزم و ہر انجمن مین پہونچا — ہر باغ مین ہر چمن مین پہونچا

حضرات سامعین۔ یہ اشعار آبدار ازان حضرت محمد شبلی نعمانی سے ہین۔ یہ بزرگوار علی گڈھ کے مدرسۃ العلوم للمسلمین کے

پروفیسر عزلی ہین-آپ نے حال مین حضرت نثار لکھنوی مہتمم پیام یار کے اہتمام مین صبح امید نام سے ایک مثنوی لطافت محتوی شائع کی ہو اور اسمین مصنف باوقار اہل اسلام کے سرمایہ ناز و افتخار نے مسلمانون کی حالت موجودہ اور گذشتہ کی تصویر کھینچدی ہو اور واقعی لائق داد و قابل صاد ہو- فرماتے ہین کہ-

با این ہمہ جاہ و شوکت و فر — اقلیم سخن بھی تھا مسخر
ہیئت مین بلند پایہ اسکا — تھا فلسفہ زیر سایہ اسکا
منطق مین ہوا جو گرم جولان — تھامے تھے رکاب مصر و یونان
میدان سخن جو روبرو تھا — فارس کی زبان یہ طرفہ تھا

مگر افسوس صد افسوس کہ ؎

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

اب ہم لوگون کا یہ حال ہو کہ

باطل یہ فدا تو حق سے بیزار — تقلید یہ کس بلا کا اصرار
دیندار برائے نام ہین ہم — وابستۂ رسم عام ہین ہم
ہین رسم و رواج پر فدا سب — تحقیق سے کچھ غرض نہ مطلب
سمجھے نہ ذرا کہ وقت کیا ہو — کس سمت زمانہ چل رہا ہو
نیرنگیون پر نہ کچھ نظر کی — یعنی کہ ہوا ہو اب کدھر کی
کیا پیش ہو کیسی صورتین ہین — کیا وقت ہو کیا ضرورتین ہین
رنگ و روش سپہر کیا ہو — اب طرز خرام دہر کیا ہو
ہین چرخ کی اب نئی ادائین — چلنے لگین اور ہی ہوائین

اب یہی لیل و نہار ہو اور ہماری کاہلی اور ہمارا اصرار زور تقلید یون ہی بڑھتا گیا تو ابھی ہماری حالت اور بھی زیادہ ابتر اور تباہ ہوگی اور ہندوستان کی کل قومین ہم سے گوے سبقت لیجائینگی اور ہم منھ دیکھتے رہجائینگے- افسوس ہو کہ کسی طبقے کے مسلمان ترقی نہین کرتے غریب غربا کے پاس کھانے کو نہین وہ نان شبینہ کو محتاج و درماندہ ہین انسے ترقی کی بھلا کیا امید ہوسکتی ہو- اوسط درجے کے مسلمان سوداگری اور سود اور انگریزی تعلیم کو جو خاص ذریعۂ عروج و ترقی ہین گناہ و کفر قرار دیتے ہین اور امراء اہل اسلام عیش و عشرت اور سستی و کاہلی کے ہاتھ ایسے بک گئے ہین کہ اِنسے امید بہبود رکھنا خیال خام ہو مین بھی لکھنؤ کا ایک امیرزادہ ہون - گو مدت مدید سے وطن چھوٹا مگر ماوا و ملجا وہی ہو مجھے وہان کے امرا کی حالت پر افسوس ہو- باستثنا رچند شہزادگان و عمائد سب کو اسی حال مین پایا ہم لوگون کی زندگی بھی کوئی زندگی ہو- زندگی کا لطف انگریز اُٹھاتے ہین - ہم تو زندگی کو تباہ کرتے ہین باپ دادا پردادا حرام حلال کا روپیہ چھوڑ گئے یا وثیقہ کہین سے بیش قرار مقرر ہو گیا بس اسی مین گلچھرے اُڑاتے ہین اور اصل مین دیکھو تو گلچھرے تو کیا خاک اُڑاتے ہین ہان روپے کو بیکار اور بے مصرف لٹاتے البتہ ہین- اور بیوقوف الگ بنتے ہین- دولت کی دولت لٹائین اور اُلو کے الو بنین یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ- گدھے نے کھیت کھایا پاپ نہ پن - اور ستم یہ ہو کہ جو ذات شریف ہماری دولت کے مزے اُٹھاتے ہین وہی الٹا ہمکو بیوقوف بناتے ہین اور سارے زمانے مین کہتے پھرتے ہین کہ ہم تو فلان شخص کو خوب اُلو بنا بنا کے مال چیرتے ہین مگر ہماری عقل کی آنکھون پر ایسی پٹی بندھی ہوئی ہو کہ ہمین کچھ سوجھتا ہی نہین اور اگر کوئی خیرخواہ دوست ہمکو سمجھائے کہ یار تم بہ کس تباہی کے

جہاز مین گرفتار ہو تو ہم اُسکو اپنا دشمن سمجھنے لگین اور پھر اُسکو اپنی صحبت مین نہ بیٹھنے دین - افسوس ہی کہ ناصح مشفق کو ہم دشمن سمجھ بیٹھتے ہین اور خوشامد خورون اور یاران نانی اور یاران زبانی کی خوشامد اور تملق اور جھوٹی تعریفون پر اسقدر ریجھ جاتے ہین کہ انکی دشمنی ذرا نہین سوجھتی ؎

برے کو ہم بھلا سمجھے بھلے کو ہم برا سمجھے
پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

اِسکے کئی اسباب ہین - منجملہ اِن سببون کے ایک سبب خاص یہ ہی کہ ہماری تعلیم ناقص ہوتی ہی یا یون کہین کہ ہم کو تعلیم دی ہی نہین جاتی ہی - ہم سب عموماً اِس مصرع کے مصداق ہین ع - خود غلط املا غلط انشا غلط -

کوچے کو ہم کونچہ کہتے ہین - ورنہ کے عوض اکثر (والانہ) استعمال کرتے ہین (کہ) یعنی کاف بیانیہ کو (کی) کی طرح پر لکھتے ہین - انگریزی پڑھنے کا بھی اگر شوق کیا تو اے بی سی پڑھکر فاضل ہو گئے - اور جو فرسٹ نمبر ریڈر پڑھ لی تو زمین پر قدم ہی نہین رکھتے - گویا منشی ہو چکے - ظاہر ہی کہ جب ہم بھی گنوارون کی طرح جاہل اور ان پڑھ ہونگے تو ہم اپنی سوسائٹی مین کیا خاک ترقی کر سکینگے - لفاظی اور فقرہ بازی اور شی ہی اور علم شی دیگر - اگر زبان کا (لقلقہ) ہوا تو کیا - خالی خولی فقرہ بازی سے مطلب براری معلوم -

دوسرا نقص یہ ہی کہ ہماری صحبت بڑی خراب ہی - ہماری صحبت مین وہ لوگ بیٹھتے ہین جو ہماری طرح مورکھ اور جاہل ہوتے ہین اور الف کے نام بے بھی نہین جانتے - بلکہ تمام زمانے کے کائیان - اٹھ بار - بدوضع - جعلیے - ذات شریف ہوتے ہین - جو اپنی تمام عمر کاہلی اور سستی اور جعلسازی مین صرف کرتے ہین جو کبھی کوئی کام نہین کرتے بجز اِسکے کہ آج ایک رئیس کی صحبت مین ہین - کل وہان سے نکالے گئے کسی اور کی صحبت مین بیٹھے - دس پانچ روپیہ ماہواری تنخواہ مقرر ہو گئی - دسترخوان پر کھانا کھانے لگے - اِن لوگون کو ہمیشہ یہی فکر رہتی ہی کہ کسی طرح رئیس کو دھوکا دیکر کچھ اینٹھین - شراب خواری یہ سکھائین - بدکردار اور بدوضع عورتین یہ پیش کرین - قمار بازی مین ان کو دخل - چانڈو پلانا یہ سکھائین - مدک کا شوق یہ دلوائین - الغرض یہ حضرات اِس مثل کے پورے پورے مصداق ہین (سب گن پورے - اِنھین کون کہے لنڈورے) اگر کوئی ان سے پانچ انگلیان ملائے تو پوری پانچ پھر اُسکے ہاتھ نہ لگین - ایک آدھ اُنگلی یہ ضرور اُڑا لینگے اِسمین فرق ہی نہین پڑ سکتا - ایسی گھاتین اور وہ وہ داؤن پیچ یاد ہین کہ مارین چارون شانے چت معاملہ پٹ تو پڑ ہی نہین سکتا - اور کم سن رئیسون کو اپنی راہ پر لانا اور جکما دینا تو بائین ہاتھ کا کرتب ہی - یہ تو کوئی اِنکے شاگردون سے سیکھ جائے چٹکیون مین رنگ چڑھا دین اور اپنے رنگ پر لے آئین اور وہ رئیس زادہ انکا دم بھرے - وہ یہی سمجھے کہ ان سے بڑھکر دوست دوسرا پیدا نہین ہوا ہی -

ان حضرات سے ہم لوگون کو بہت احتراز کرنا چاہیے اور حتی الوسع یہ کوشش ہونی چاہیے کہ ہمارے لڑکے اِنکی صحبت سے بچین ورنہ اگر انکی صحبت ہوئی تو بس پھر یہ ضرور جنگ پر چڑھا لینگے اِنکے ادنی ادنی ہتھکنڈے یہ ہین -

ا - پہلے رئیس زادے کو ٹٹولا کہ کتنے پانی مین ہی - پھر اِسکی خوشامد کرنی شروع کی دو ایک مرتبہ لسانی کے ساتھ گفتگو کی - کبھی ہوا کھانے ساتھ گئے - بس قابو مین کر لیا - جب تک

اِس سے روپیہ مل سکا خوب دل کھول کر اُڑایا۔ جب دیکھا کہ
گھر سے نہین ملتا۔ بیوی کا زیور منگوایا اُسکو اونے پونے پر
ٹھیلا۔ سو کا مال پچاس پر اِسکے کوڑے کیے۔ دس رئیس کے
ہاتھ دھرے چالیس خود اُڑائے۔ جب زیور بھی قبضہ مین
رہنے لگا اور ہر طرف سے ناجائز آمدنی کا دروازہ بند ہوا تو
رئیس زادے کو ادھر اُدھر اِس وعدے پر قرض دلوانے کی
کوشش کی کہ جب اِنکے باپ مرینگے تو ادا کر دینگے۔ سو دیجیے
ہزار کا تمسک لکھوا لیجیے۔ دس روپیہ سیکڑا سود دینے پر موجود
الٹی سیفی پڑھ رہے ہین کہ بابا مرین تو بیل ٹہین۔ اکثر لالچی
آدمی پھنس بھی جاتے ہین پچاس دیکے دو سو لکھوا لیے۔
اپنے نزدیک گویا جوا کھیلا۔ ملے تو پچاس کے دو سو اور اگر ڈوبے تو
گھر سے بھی گئے۔ ملنا ملانا اور سو کے دو ہزار ہونا تو بجہنم۔ اکثر
ایسی رقمون کو ڈوبتے ہی دیکھا ہی۔

۲۔ یا یہ کارستانی کی کہ کسی عورت سے عقد کر لیا اور اُسکی
چھوکری رئیسون کے پیشکش کرنے لگے۔ چھوکری بھی قابو مین
اور اِسکی امان بھی۔ نوعمر رئیسون کو بھڑے دینے شروع کیے
حضور پری کی کیا حقیقت ہی۔ اور شوخی کی تو قسم کھانی چاہیے
بجلی تو بیٹھتی ہی نہین۔ بس حضور ہی کے قابل ہی اور سِن
دِن تک سک بات چیت سب طرح اچھی۔ ایک دن حضور
ملاحظہ کر لین نا۔ یہان سے قدم بھر پر بیرونی خندق مین
تو مکان ہی۔ نوعمر رئیس بھلا ایسی باتون پر کیون نہ پھسل
پڑے۔ ع۔ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد۔
گیا اور بلا مین پھنسا۔ متعہ کرا دین نکاح کرا دین۔ کچھ
لکھوا پڑھوا دین۔ جو ستم چاہین ڈھائین۔ اختیار رہی
اگر ہم لوگون کو اچھی تعلیم دیجاے اور ہمارے ہمنشین لائق
اور مہذب اور روشنضمیر لوگ ہون تو ممکن نہین کہ ہم ترقی
نہ کرین اور ہمارے خیالات اعلے درجے کے شایستہ نہو جائین
افسوس ہی کہ نہ تو گھر پر ہمکو فارسی عربی پڑھائی جاتی ہی اور نہ
اسکول مین انگریزی کی تعلیم دیجاتی ہی۔ لڑکپن سے ہم کو
وہ وہ باتین سکھائی جاتی ہین جو ہر آئینہ مضرت بخش ہین۔
پتنگ بازی کے جو پینگ بڑھے تو اُسی کے ہو رہے۔ دو دو
چار چار پانچ پانچ روپیہ اشرفی پیچ لڑ رہا ہی خوشامد خورے
شہ دیے رہتے ہین کہ حضور کا آج تمام لکھنؤ مین نام ہو رہا ہی
کہ اشرفی اشرفی پیچ فلانے رئیس کے ہان لڑ رہا ہی۔ کوئی
کہتا ہی سرکار میدان لڑائیے تو ایسا۔ ملکون ملکون مشہور
ہو گیا۔ رئیس زادہ پھولے نہین سماتا۔ مصاحبون سے
پوچھتا ہی کیون جی بھلا گوہر جان کو بھی خبر ہو گئی ہی کہ ہمارے
ہان اشرفی پیچ بدبد کے لڑ رہا ہی۔ اُنھون نے اور بڑھانا
شروع کیا۔ ای حضور بس یہ سمجھ لیجیے کہ تمام چوک کے کمرے
سونے پڑے رہتے ہین جتنی ہین چھوٹی اور بڑی سب کوٹھون
پر سے حضور کے میدان کی سیر دیکھتی ہین۔ پہر دن رہے سے
چوک کے کمرے سب سونے ہو جاتے ہین اور کوٹھے پرستان
بنجاتے ہین۔ معلوم ہوتا ہی دن رہے ہی سے کئی چاند نکل آئے
ہین۔ ایسا میدان تو جنرل صاحب نے بھی نہین لڑایا تھا
اور حضور یہی رہجاتا ہی۔ روپیہ پیسا کوئی چھاتی پر
رکھ کے تولے نہین جاتا۔ بیرول نے سوگھی دھوم سے
نکالی آج تک نام ہی۔ سارا زمانہ تعریف کرتا ہی کہ کبھی
سوگھیان تو بہت دیکھین مگر یہ کیا کہ بیرول کی سی سوگھی
نہ سنی نہ دیکھی نواب سعیدہ الدولہ بہادر کو خدا بخشے مر گئے
مگر نام چھوڑ گئے۔ آج تک لوگ نیکی سے اور ساتھ تعریف کے

اُنکا نام لیتے ہین تو کہتی اسبب سے - اُنکی فیاضی کے بہ سبب سے اور بہت رئیس بھی مرے مگر کوئی نام بھی نہین لیتا اور جانتا بھی نہین کہ کون تھے اور کون نہین تھے اور حضور کو تو حق تعالیٰ نے وہ ریاست مزاج مین عطا کی ہو کہ تعریف کرنا محال ہو اور کیون نہ ہو پوتڑون کے رئیس ہین یہی باتین تو یادگار رہجاتی ہین ؎

زندہ است نام فرخ نوشیروان بعدل
گفتہ بسے گذرد کہ نوشیروان نمرد

پڑھے لکھے تو یہ لوگ ہوتے ہی نہین اور اگر اکاّ دکاّ کوئی جانتا بھی ہوا تو شدبد - لہذا (بہ سبب سے) اور (زندہ ست) کو زندانست کہنے لگے - شیخ سعدی کو بھی اصلاح دیدی - نوعمر رئیس اِن بھردن مین کیون نہ آئے - ع -

خوشامد ہر کرا کردی خوش آمد

اور جو چانڈو بازی کی لت لگادی تو اور بھی گئے گذرے دن رات بخت واژون کی طرح اوندھے پڑے چانڈو اُڑا رہے ہین - صبح ہو تو اور شام ہو تو - بجز اِس کم بخت چانڈو کے اور کوئی شغل ہی نہین - مکان کثیف - کپڑے میلے - ہر وقت لمپ اور تیل اور افیم کے سَت کا شغل ہی - بیٹھے تو اُٹھا نہین جاتا - لیٹے تو پھر بیٹھنے کی سکت نہین صحبت بھی اِنھین نیچ قوم آدمیون کی رہتی ہی - باتین بھی ہوتی ہین تو وہی جیسی چانڈو خانے مین ہوا کرتی ہین جنکا سر نہ پیر - ہم یہ نہین کہتے کہ ہم اِس سے خود بری ہین - ہر گز نہین ہم بھی کم و بیش اِسی فشن کے آدمی تھے مگر ہان اب یہان آنے سے آنکھین کھُل گئین - مجھے خوب یاد ہی کہ جب کلکتے کی نمایش گاہ دیکھنے مَین گیا تھا تو میرے ساتھ سب جُہلا اور اَن پڑھ آدمی تھے اور اگر پڑھے لکھے دو ایک تھے بھی تو وہی دقیانوس کے وقت کے لوگ - یہان نینی تال مین مین نے ایک مختصر رسالہ دیکھا جسمین کلکتے کی نمایشگاہ کا کچھ تھوڑا سا ذکر مذکور ہی - ایک مقام پر کلون کا ذکر کیا ہی - اور ایسی ایسی مفید باتین لکھی ہین کہ مجھے اب اتنے دن کے بعد افسوس ہوتا ہی کہ مین نے کلکتے مین وہ کلین کیون نہ دیکھین - خدا جانے مجھے وہان کیا ہوگیا تھا - مین نے آنکھین بند کرلی تھین یا میری عقل کی آنکھون پر پٹی بندھی ہوئی تھی غضب خدا کا اتنی بڑی بڑی کلین مجھے نسوجھین - مین نے اُس رسالے مین یہ بھی پڑھا کہ کانچ اور شیشے کے برتن بنانے والے بھی ولایت سے آئے تھے - جو عمدہ عمدہ مصالح اور نئی نئی ترکیبون سے گلاس اور آبخورے اور طرح طرح کے برتن بناتے تھے - خدا کی قسم جو یاد بھی ہو کہ یہ سب سامان کہان تھا حالانکہ پورے ایک مہینے وہان رہا - مگر بارہ برس دلّی مین رہے بھاڑ ہی جھونکا کیے - واہ رے ہم - یہ بھی اُس رسالے سے منکشف ہوا کہ نمایشگاہ مذکور مین کسی شخص نے میدان کے تالاب کے سامنے جہان کلین تھین ایک ایسا بنگلہ بنایا تھا جسمین تین ملکونکی مختلف آب و ہوا کا ایک ہی مقام پر لطف حاصل ہوتا تھا پہلے درجے مین گئے تو معمولی آب ہوا - دوسرے مین گئے تو افریقہ یعنی حبش کی سی گرمی - اِسکے بعد ایک اور درجہ تھا جسمین سردی بہت تھی اور آخری درجے مین گئے تو معلوم ہوا کہ کشمیر کی زمستان دیکھ رہے ہین وہ ٹھٹھرن کہ الامان اب مین جو غور کرتا ہون تو ذرا خیال بھی نہین ہوتا کہ وہ کون بنگلہ تھا یہ مقام قابل دید ہو گا مگر ہم اِس سے بالکل محروم رہے -

وجہ یہ کہ ہم وہان نمایش گاہ دیکھنے تو گئے مگر یہ نہین سمجھتے تھے کہ یہ نمایشگاہ کیون منعقد ہوئی ہی - اِس سے ہمین کوئی

بحث ہی نہین تھی - ہم تو وہان اس فکر مین تھے کہ تمام دنیا کی عورتون کو دیکھین - دن رات یہی جستجو تھی کہ حسین حسین نگانین کہان رہتی ہین - جرمنی کی خوبصورت خوبصورت جھوکریون کا محلہ کون ہی - آج کسی (امٹی ہوس) چلین جسکو خالی گھر کہتے ہین اور جو فسق و فجور کا گھر ہی - مچھوا بازار کی گشت کر رہے ہین کبھی کسی یہودن پر عاشق ہوے - کبھی کسی ارمن کا عشق چرایا - تھیٹرون اور سرکس مین پہونچے - ہوٹل ڈی یورپ مین مزے اڑائے - بجرون پر کلکتے کی کھمٹے والیون کو نچایا - احباب کو انکا ناچ دکھایا - ہمین اپنی اُس حالت پر شرم آتی ہی مگر از ماست کہ بر ماست -

کبھی کلکتے کے کسی باکمال آدمی کی صحبت مین نہ بیٹھے - یہان اخبارون مین تعریفین پڑھتے ہین کہ وہان کے اسپیکر ایسے ایسے زبردست لوگ ہین کہ تمام ہند مین نظیر نہین رکھتے - ٹون ہال مین فلان فلان لائق فائق بنگالی نے جو اپنے وقت کا سحبان وائل ہی نمایشگاہ کے زمانے مین بڑی بڑی دھوان دھار اسپیچین دی تھین - اسپیچون کا سُننا درکنار ہمین یہی نہین معلوم کہ ٹون ہال کس جانور کا نام ہی ہم سنتے ہین کہ وہان کے علما جدید سائنس کی نسبت علمی لکچر دیتے ہین مگر ہمارے نزدیک یہ سب کہانیان ہین - افسوس صد افسوس -

کلکتے کے پُل کی بھی بڑی تعریفین سنتے ہین کہ بڑے مشہور اور نامی انجنیرون نے اپنے فن کے جوہر اُسکی تعمیر مین ظاہر کیے ہین - ہمکو یاد ہی نہین کہ وہ پُل کہان تھا -

اگر ہمارے ہمنشین پڑھے لکھے لوگ ہوتے اور زمانہ حال کی تہذیب سے اُنکو واقفیت ہوتی تو وہ ضرور ہم کو فائدہ پہونچاتے - اور ہمارا کلکتے کا جانا بیکار نہوتا مگر ہمارے ساتھی بیفکری اور عیاشی اور کاہلی مین ہم سے بھی بڑھے ہوے تھے - اور ایک ہم پر کیا فرض ہی - خیر سے جتنے ہندوستانی گئے تھے سب قریب قریب ایک ہی نقشن کے - اور لکھنو والون کو تو نمایشگاہ کا کوئی لطف ہی نہ تھا - وہ تو صرف عورتون کے گوہر حسن کے جوہری بنگئے تھے - باقی الله الله خیر صلاح -

سید احمد خان جو عقل کی بات سکھاتے ہین تو انکو ہماری قوم کے حضرت برا بھلا کہتے ہین - اِنپر یہ اعتراض ہی کہ حج عتبات عالیات کے لیے کیون نہ گئے - ولایت کے سفر اور قیام کو انھون نے حج پر کیون ترجیح دی - آنریبل سید احمد خان کہلانے اور نجم الہند کا خطاب پانے سے دنیا مین نیکنامی ہوئی تو کیا - حاجی حرمین الشریفین ہوتے تو عاقبت سدھرتی - پوچھیے آپ کو اِس جھگڑے سے کیا مطلب ہی - وہ حج کو نہین گئے آپ کوئی قاضی ہین - یہ نہین دیکھتے کہ وہ کشتۂ قوم اپنی قوم کے لیے کیا کر رہا ہی - کن کن حکیمانہ تدبیرون سے اسلام کی حالت کے ترقی دینے مین ساعی بالخیر ہی - اپنی عمر اُس نے بہبودی اسلام ہی مین صرف کی اور اب تک صرف کر رہا ہی - گویا اپنے آپ کو وقف کر دیا - ان باتون پر ہمارے مسلمان بھائی نظر نہین ڈالتے اعتراض بیجا اور مہمل نکتہ چینی کرنے کو موجود اور یہ سر گھٹے ملا اور بھی عظمت اسلام کی گردن پر چھری پھیرنا چاہتے ہین - اور اہل اسلام کو تقلید کے پھندے مین جکڑے دیتے ہین یہ نہین دیکھتے کہ زمانے کا رنگ کیا ہی - اب مسلمانونکی عملداری تو ہی نہین - اب تو ہم ملکہ معظمہ انگلستان کی رعایا ہین اور ہماری عظمت قومی اِس مین ہی کہ اِس عملداری اور اِس زمانے کے مطابق اپنی سوشل حالت مین ترقی کرین نہ کہ اِسکے برعکس

اول جلول اور فضول باتون مین وقت ضایع کرین اور ہندوستان کی اور قومون سے مبتذل ہوجائین -

ہمارے مسلمان بھائی روم مین کیسی ترقی کر رہے ہین - وہان یہ فضول قیود مذہبی نہین ہین کہ عیسائیون کی چھینٹ پڑی اور ناپاک ہوگئے - انگریز کے ساتھ کھانا کھایا اور دین دنیا دونون سے گئے گذرے - یہ مہمل باتین وہان نہین ہین - ان کے خیال ایسے مزخرف اور لچر نہین ہین وہ آزادی کے ساتھ انگریزون اور فرانسیسون اور ہر ملک کے عیسائیون کے ساتھ ایک میز پر کھانا کھاتے ہین جو لوگ زیادہ تر محتاط ہین وہ صرف اسقدر احتیاط کرتے ہین کہ جب انگریزون یا فرانسیسون کے ساتھ کھاتے ہین تو اتنا لحاظ رکھتے ہین کہ شراب اور لحم خوک نہو - بس - مگر یہان تو ہم لوگون کا باوا آدم ہی نرالا ہی - جو اصول ہمنے قائم کرلیے ہین چاہے ساری خدائی کے اصول انکے خلاف ہون اور چاہے کابل اور فارس اور روم سب سے نرالے اصول ہون مگر ہم انکی پابندی اپنے اوپر فرض سمجھتے ہین سب سے زیادہ افسوس یہ ہی کہ مسلمان مسلمان ہی آپس مین کٹے مرتے ہین - سنی شیعون کے جھگڑے ستم ڈھاتے ہین انکو انسے نفرت - انکو انسے تنفر - وہ انکے بدخواہ - یہ انکے دشمن - اب فرمائیے ستم ہی یا نہین کہ مسلمان مسلمان کا دشمن جان - اگر روم اور ایران مین بھی باہم اسی قسم کی عداوت ہی تو بھی افسوس کا مقام ہی - اور یہان ہندوستان مین تو اور بھی زیادہ تاسف وتلہف کا مقام ہی - اور اسپر طرّہ یہ کہ سنی سنی کا دشمن - شیعہ شیعہ کے خلاف - ہفتاد دو ملت قائم کرکے اور بھی رہی سہی مٹی خراب کردی - اگر اہل اسلام مین باہم اتفاق ہوتا تو سبحان اللہ مگر اس پھوٹ سے خدا سمجھے جسنے کہین کا نرکھا - ع -

برا ہو اس پھوٹ کا خدایا کہ اسنے رکھا نہین کہین کا	

اور ان ملّاون نے اور بھی ہمارے نہتر بگاڑ دیئے - ان حضرات نے مذہب کی آڑ مین اپنی جہالت کو خوب رونق دینے کی کوششین کین - اور اسلام کے ساتھ برائی کی - لکھنؤ مین ہم لوگون کی حالت شاید اور بہت سے مقامون کی نسبت خراب ہوگی - اول تو وہان کوئی پیشہ ور نہین ہے اور اگر پیچہ بند یا تارکش یا چکن دوز ہوسے تو کیا صنعت و حرفت کی ترقی کی جانب ہم لوگ ذرا بھی مائل نہین ہوتے - اور تجارت کو عیب سمجھتے ہین - ہماری جہالت نے ہمکو یہ پٹی پڑھائی ہی کہ سوداگری بنیون کا کام ہی - رئیس سوداگری نہین کرسکتا - اگر رئیس ہوکر سوداگری کرے تو اسکی بڑی سبکی اور بیعزتی ہو - رئیس چاہے فاقہ کرکے سو رہے مگر یہ ممکن نہین کہ سوداگری کرے - تجارت جس سے زیادہ شریف پیشہ دنیا کے پردے پر اور کوئی نہین ہی اسکو ہم اپنی جہل کے سبب سے ایک نہایت ہی ذلیل پیشہ سمجھتے ہین اور یہ نہین دیکھتے کہ کسی قوم نے آجتک دنیا کے پردے پر بغیر تجارت کے ترقی ہی نہین کی - جو ملک بڑھا تجارت کے سبب سے - جس ملک کی تجارت کو ترقی ہوئی وہی ملک خوب پھلا پھولا فرانس کی حالت موجودہ اسکی ادنی سی مثال ہی - لوگ سمجھتے تھے کہ جنگ جرمنی کے بعد فرانس تباہ ہوجائیگا مگر فرانس نے جنگ اور شکست کے تھوڑے ہی دن بعد وہ فروغ پایا کہ جرمنی کو بھی گرد کردیا - اب فرانس جرمنی کو کئی بار مول لے کے چھوڑ دے سکتا ہی یہ سب کس کی جوتیون کا صدقہ اور کس کا طفیل ہی - تجارت کا

جن ملکون مین تجارت نہین ہو وہ عسرت کی حالت مین ہین رعایا مفلس - خزانۂ عامرہ معمور نہین - لوگ پریشان حال - اور اِسکے برعکس جن ملکون مین سوداگری کو فروغ کامل ہو وہ رونق پر ہین - انگلستان کی دولت اور مرفہ حالی اور آسودگی اور رعایا کی ثروت اور ملک کی ترقی کا کیا کہنا - اہل لکھنؤ کو عموماً تجارت سے نفرت ہو - اور سوداگری کو صرف مارواڑیون کا حصّہ تصور کرتے ہین - اور یہی وجہ اُنکے افلاس کی ہو - تجارت کے عوض ہمارے شہر مین وہ باتین ہوتی ہین جو ترقی ملکی کی دشمن - خانہ برانداز ترقی آتش زن کالائے آسودگی اور فروغ بازار تباہی و پریشان حالی ہین - مثلاً بٹیر بازی - اِسکا اہل لکھنؤ کو بڑا شوق ہو بڑے نامی وثیقہ دار ہین - بڑے معزز آدمی - صدہا آدمیون کی روٹیان اِنکی بدولت چلتی ہین مگر بٹیر بازی پر جان دیتے ہین - اور پالیون مین بٹیر لیکر مع خدم وحشم پہونچتے ہین - نواب صاحب ہین بڑے نامی گھرانے کے شجرہ تیمور سے ملاتے ہین لیکن بٹیر بازی کا شوق بدرجۂ غایت - انکا بٹیر تمام لکھنؤ مین مشہور ہو پانچ پانچ سو کی بازی بد بد کے لڑاتے ہین - محرر یا متصدی ہو وہ بھی بٹیر باز - سنار ہو لہار ہو وہ بھی بٹیر باز - مہرا ہو وہ بھی بٹیر باز اڈے پر بیٹھے بٹیر تھپھار رہے ہین - ڈولی کاندھے پر بٹیر ہاتھ مین - اِسکے سوا کبوتر بازی کی وہ کثرت ہو کہ الامان - جدھر دیکھیے گو اور کا کی آواز بلند ہو - جہان جایئے چھیپی ہل رہی ہو - گٹّی کی جان غذاب مین ہو - ہزارہا آدمیون کی روٹی اِسی پر ہو - اور یہی نہین کہ کسی خاص قوم کا شغل ہو - نہین - امیر اور غریب اور ہندو مسلمان کسی کی خصوصیت نہین ہو - کسے باشد - دن بھر غل مچایا کرتے ہین - اِسکے علاوہ پتنگ بازی بھی ایک بہت بڑا شغل ہو - میدان بدے جاتے ہین - ہزارون کے وارے ہوتے ہین - پتنگ باز نوکر رکھے جاتے ہین - لڈورے پیچ بدے جاتے ہین - مرغ بازی کا شوق اِن سب سے بڑھا ہوا ہو - گھنٹون گتھے پڑے ہوئے ہین - خون کے تریڑے بہ رہے ہین - پھٹیو کے ٹھٹھ لگے ہوئے ہین - ایک ایک پر دس دس گرے پڑتے ہین - ہنگامۂ محشر بپا ہو - اور اِس چانڈو بازی نے اور بھی رہی سہی مٹی خراب کردی - مدک بازی کا شوق تو شہر مین پہلے ہی سے تھا اور چرس کی بھی گرم بازاری تھی - لو آسمان کی خبر لاتی ہو - سافون کی جن آتی ہو جو آیا بی بی ساقن کے دمون کی خیر - مگر چانڈو بازی نے اِن سب نشون کے کان کاٹے - نجمت واثر دن کی طرح پہلے ہی اندھے ہو گئے -

اب فرمایئے جس شہر مین بیفکرے پن کی اِسقدر گرم بازاری ہو وہان افلاس اور عسرت کیون نہ ترقی کرے - جہان اِتنے اشغال عدوے ترقی قومی ہون وہان ادبار کیون نہ در در اور گھر گھر نظر آئے - نہ کوئی منڈی ہو نہ صناعی - کامدانی اور چکن تو خیر معدودے چند کا پیشہ ہو بھی مگر اِس سے کیا ہوتا ہو کانپور کو دیکھیے تجارت کی بدولت کِس قدر ترقی کی کہ آج ممالک مغربی وشمالی واودھ مین دوسرا شہر اِسکا نقطۂ مقابل نہین ہو -

اگر شعر شاعری کی طرف متوجہ ہوئے تو کیا - اول تو اِس زمانے مین شعر شاعری کوئی کار آمد شی نہین - اور اگر ہو بھی تو اِسمین بھی زمانۂ حال کے مطابق ہم ترقی نہین کرتے - پُرانے ڈھرّے پر چلتے ہین - اور اُسی پُرانی

لکیر کے فقیر ہین - وہی تُک بندی - وہی گل و بلبل کا جھگڑا اور عشق و حسن کی بحث وہی مجنون اور لیلی - فرہاد و شیرین اور وامق و عذرا کے عشق کی کہانی اور سرمے مسّی اور پان اور آواز خلخال اور معشوق کے لب لعل اور بوسۂ روح پرور کا ذکر ندکور - خضر کا تذکرہ اور منصور کا سولی پر چڑھنا - فرمایئے اس سے دنیا یا عقبیٰ کا کونسا فائدہ ہی - بیٹھے ٹُک مین تک ملایا کیجیے - پھر اس سے مطلب -

اب نیچریہ شاعری کی طرف لوگ زیادہ تر مائل ہوتے جاتے ہین اور انکی کوشش یہ ہوتی ہی کہ شاعری کو ایک کارآمد شغل بنائین - غزل کے پڑھنے سے بجز اسکے اور کیا نتیجہ نکلیگا کہ اگر شاعر نے تشبیہ اور رعایت کا پہلو اچھا رکھا ہو تو ایک ساعت کے لیے پڑھنے والے کا جی خوش ہو جائیگا -

مثلاً - میر سه

قصد کعبے کا خیال خام ہی ‖ کچھ نہین وان بھی خدا کا نام ہی

یا مثلاً اسیر مبرور نے کہ اپنے عصر کے میر تھے واقعی کیا خوب فرمایا ہی اور داد سخن دی ہی

تیغ قاتل کو دیا سر جان عزرائیل کو
تنگدستی مین کہان قاصر مری ہمت ہوئی
مفلسی بھی کیا کسی زردار کی دولت ہوئی
جب ہوئی ہمکو تلاش رزق بے منت ہوئی

اس غزل مین کیا کیا شعر نکالے ہین کہ زمین غزل کو رشک آسمان بنایا ہی - اور اس مطلع مین کہ واقعی رد کش مطلع خورشید ہی کسقدر زور طبع بلکہ نور طبع دکھایا ہی -

یا مثلاً جناب حکیم نے جو اسیر مغفور کے خلف اکبر ہین کیا خوب فرمایا ہی -

جو جانور حرام نہین ہی حلال ہی ‖ دیکھو یہ بھینے کے رقیبون کا حال ہی

اور انکے برادر اصغر افضل نے -

آتش ہیچ ہی کہ جھونکے نیند کے سولی پہ آتے ہین

خواجہ حیدر علی آتش آنجہانی نے کہ رشک خاقانی اور غیرت قاآنی تھے کیا موتی بر دئے ہین -

ورد زبان جناب محمد کا نام ہی ‖ قابل درود پڑھنے کے اپنا کلام ہی
زنجیر ہی وہ طرۂ مشکین و دام ہی ‖ شاعر کہا کرین نہین سودائے خام ہی
صبح بہار ہی مجھے ساقی پلا شراب ‖ سب جانتے ہین عید کا روزہ حرام ہی
ہم چشم ترکو سامنے کرتے ہین ابر کے ‖ تم ہنس پڑو تو برق کا قصہ تمام ہی
خلخال پائے یار سے آتی ہی یہ صدا ‖ مرنے سے پہلے وہ جو زندہ کا کام ہی

یہ سودائے شہادت ہی ہمارے سر کو ای قاتل
تری تلوار کا دم بھرتی ہی جو رگ ہی گردن مین
پلاتا میں نہین ہون دوستی سے اُس ستمگر کو
چھری دیتا ہون اپنے ذبح کو مین دست دشمن مین
کھلا زلفون کے لہرانے سے اس رخسار رنگین پر
ارے گل کی نگہبانی کو دو کالے ہین گلشن مین

یا مثلاً ذوق نے سہرے کی شان مین جو جو کلام بلاغت التیام کہا ہی اسکا ایک ایک شعر موتیون مین تولنے کے قابل ہی

آج وہ دن ہی کہ لائے دُر انجم سے فلک
کشتی زر مین مہ نو کے لگا کر سہرا
وہ کہے صل علے یہ کہے سبحان اللہ
دیکھین مکھڑے پہ جو تیرے مہ و اختر سہرا
ایک کو ایک پہ تزئین ہی دم آرایش
سر پہ دستار ہی دستار کے اوپر سہرا

جب لکچر سُنکر گھر واپس آئے تو یون باہم مکالمہ ہوا -

نواب - سبحان اللہ کیا اسپیچ ہی - ہم تو اس اسپیچ پر
عاشق ہو گیا بھئی اور اکثر باتین بندۂ درگاہ ہی کے حسب
حال ہین - ہم بھی تمام عمر ایسی ہی صحبت مین بیٹھے جسمین
یہ نواب صاحب بیٹھے تھے - نمایش گاہ مین اینجانب
بھی اُسی چکر مین رہے تھے جسکا ذکر کیا گیا -

چھٹن - وہ تو اس رنگ کے جتنے آدمی پاؤ گے سب
ایک نفش کے -

آغا - مگر واللہ اس شخص نے خوب ترقی کی ہی ہمنے اِنکو
اکثر رکھی کی مسجد کے پاس دیکھا ہی -

مہراج - اِنکی فصد کھلوائیے -

نواب - تجھ ایسے گدھون کی سمجھ مین یہ باتین آنے کی
ہی - ع - کار بوزینہ نیست بخاری -

مہراج - چہ داند بوزنہ لذات ادرک -

مسخرہ - چہ خوش یہ تو حضور اپنے ہی اوپر پھبتیان کہنے لگے -

نواب - سید احمد خان کی یہ بھی تعریف کرتے ہین اور
وہ قابل تعریف ہین ہی مگر ہم لوگون مین یہ خرابی ہی کہ
عقل کی بات کسی نے کہی اور ہمنے اُسکا ٹیٹوا لیا - چاہے
دنیا بھر کے جعلیے اور دغاباز اور بدمعاش اور جواری اور
کاذب اور تارک الصوم والصلوۃ ہون کس نمی پرسد -
مگر انگریز کے ساتھ کھانا کھایا اور مورد طعن بنگیا - میز کرسی
پر کھاتے ہی کافر ہو گیا - یہ بیچارہ ہماری طرح یہ سب باتین
خود بھگتے ہوے ہی - مگر واللہ شعر شاعری کا توارد ہوتے
سنا تھا کبھی حال اور سوانح عمری کا دوسرے کے حال اور
سوانح عمری سے توارد ہوتے آج ہی دیکھا -

مسخرہ - حضور یہ اِنھون نے سرقہ کیا ہی -

آغا - وہ ایک حضور پر کیا فرض ہی ہم جتنے ہین سب
ایک نفش کے ہین - انکا حال صرف آپ ہی کے حال سے
توارد نہین ہوا بلکہ ہم سب اُسی حال مین گرفتار ہین -

دن عید رات شب برات

اس دلکش تقریر کے سننے سے نواب صاحب کے بہت سے
خیالات بدل گئے - کئی دن تک آغا صاحب اور نواب
چھٹن صاحب اور وہ چارون تربیت یافتہ احباب ذی لیاقت
سے جلسے بہار پر جن اتفاق سے ملاقات ہوئی تھی اس اسپیچ
کی نسبت گھنٹا دو گھنٹے روز باہم گفتگو اور بحث کرتے تھے
اس بحث اور علمی گفتگو سے نواب صاحب اور اُنکے دوستون
کو بڑا فائدہ حاصل ہوا اور آخر نواب صاحب نے صاف
صاف کہدیا کہ لکھنؤ مین نہ ہمارے یہ خیالات ہوتے اور
نہ ایسی عمدہ صحبت وہان ملتی - کیونکہ ہمارا میلان طبیعت
وہان ان باتون کی جانب کبھی ہوا ہی نہین - یہان جو جو
باتین مین نے سنی اور سیکھین اُنسے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ
ہم لوگون کو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہی -

اور اگر ہم اپنی حالت مین ترقی کرنا چاہتے ہین تو ہم پر
فرض ہی کہ اکثر باتون مین شایستہ قومون کی تقلید کرین اب
وہ زمانہ واقعی نہین ہی کہ ہم مسجد کے ملاؤن کے بہکانے
مین آئین اور انگریزی تعلیم کو گناہ سمجھین - اب
بے انگریزی پڑھے کشود کار محال ہی - پرانے خیالات کی
اگر پوری پوری پابندی کرینگے تو کسی مصرف کے نہ رہینگے -
چھٹن صاحب اور آغا صاحب بھی اِنسے متفق الراے تھے
مگر منشی مہراج بلی صاحب دونون لکچرون کے خلاف -
نواب صاحب کے خیالات مین شایستگی اور آراستگی نو

ضرور آ گئی تھی مگر لڑکین سے جن باتون کے عادی تھے وہ
بھلا کہان چھٹ سکتی تھین اور وہ بھی دفعۃً - جب تک
اِنکے تربیت یافتہ احباب نینی تال اِنکے ساتھ رہتے تھے
تب تک تو مزاج مین انتہا کی آراستگی رہتی تھی مگر جب نازو
اور قمرن اور اختر وغیرہ کی صحبت ہوئی تھی تو پھر وہی وارستگی
وہی دھما چوکڑی - وہی پُرانے اشغال - وہی
سب باتین -

ایک روز صلاح ہوئی کہ کل دو تین میل پر چلکے پہاڑ کی
سیر کرین اور دن بھر وہین رہین اور کھانا بھی وہین بنے
اور شام کو واپس آئین - چھولداریان اور شامیانے
جو ہمراہ تھے اُسی روز وہان روانہ کر دیے اور نصب
کرا دیے گئے - دوسرے روز دو گھڑی رات رہے تارون
کی چھانون مین قافلہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتا روانہ
ہوا - منشی مہراج بلی صاحب حسب معمول ڈانڈی پر لدے
اور لوگون کے ساتھ گو گھوڑے تھے مگر پیدل ہی چلنے
کی صلاح ہوئی -

مسخرہ - خدا کرے اِسوقت بھیڑیا نہ نِکلے نہین تو آفت ہی
ہو جائیگی - بھاگنے راستہ نہ ملیگا -

مہراج - (ڈانڈی والے قلی سے) ارے او - کیا شب
کے وقت یہان بھی جنگلی کُتّا بھولا بھٹکا نکلتا ہی -

قلی - ہون - کیا بولا - سیدھا چلا ہی - ابھی دور یہان سے
ہیگا - ہم کو ڈگر کا حال جانا ہوا ہی -

مہراج - من چہ می سرایم و طنبورۂ من چہ می سراید -
ابے گیدی خر سمجھا کہ نہین سمجھا - نرا گیدی ہی ہی -

قلی - گدی - گدی کیا ہو گا - چلا چل - بے گدی چلا ہی -
ایسا ہوتا ہیگا -

مہراج - این! مسخرہ بناتا ہی ہین - ابے عدوے خرد
جنگلی کُتّا تو اِس جنگل مین نہین لگتا ہی کہین - بات سمجھتا
نہین اور اول جلول بکتا ہی -

راوی - ڈانڈی کے قلی سمجھ گئے کہ واہی ہین - ابکی کسی نے
جواب نہین دیا - تو یہ اور جھلّائے اور چونکہ مسخرے نے
بھیڑیے کا نام لیا تھا اور اِنکے دل پر جمی ہوئی تھی کہ رات کو
بھیڑیے کا نام لیا اور وہ آن موجود ہوا اِس سبب سے یہ دل ہی
دل مین خوف کرنے لگے کہ مبادا بھیڑیا آ جاے مگر یہ اِنکو خوب
یقین تھا کہ قافلے بھر مین کسی کو اِنکے ساتھ ہمدردی نہین ہی
لہذا قہر درویش بر جان درویش - خاموش ہو رہے -

تھوڑے عرصے مین تڑکا ہوا تو جان مین جان آئی - اب تو
یہ شیر ہو گئے اور لگے بنکارنے کہ اگر چیتا بھی راہ مین ملتا تو کود کے
ٹیٹوا ہی لیتا - آواز بھی نہوتی ڈھیر کر دیتا - راستے مین سب
بہار جانفزا دیکھکر نینی تال کی توصیف گل و لالہ و آب و ہوا مین
عذب البیان تھے اور قمرن بار بار کہتی تھی کہ نواب! برائے خدا
اب لکھنؤ چلنے کا نام زبان پر نہ لانا - یہ بہار یہ آب و ہوا یہ لطف
وہان کہان - یا اللہ وہ لوگ کیسے بدنصیب ہین جو روپیہ ہوتے
ساتھی نینی تال نہین آتے اور گرمی کے دنون مین وہین
بھاڑ مین پڑے رہتے ہین - اللہ روکھی سوکھی روٹی بھی دے تو
یہان سے جانے کو جی نہ چاہے -

جب ایک پہاڑ کی چوٹی پر داخل ہوے جہان چھولداریان
نصب تھین اور قلۂ کوہ سے دامن کہسار کے رخ نظر کی تو ادھر
پھر ادھر اُدھر کی چوٹیان دیکھین تو اور بھی خوش ہوے
دور تک پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دیتے تھے - اور سب پر سبزہ

اور درخت - چھولداریون سے باہر کرسیان اور دریان اور غالیچے بچھ گئے - اور اپنی اپنی پسند کے موافق سب بیٹھے - جس طرف نظر جاتی تھی طبیعت بشاش ہو جاتی تھی - نو دس بجے ناشتہ کیا - کوئی لیٹا ہوا باتین کرنے لگا - کسی نے لمبی تانی - کوئی بیٹھا حقہ پیتا ہی - مہراج بلی ایک دری پر لیٹے تو نیند آگئی - آغا صاحب کی بھی آنکھ لگ گئی قمرن بھی چھولداری مین جاکے سو رہین - موقع غنیمت نواب صاحب نے نازو کو اشارہ کیا اور وہ بھی گویا موقع ہی تاک رہی تھی اشارہ کرتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئی اور ٹہلنے لگی - نواب صاحب نے دیکھا کہ سب اپنے اپنے دھندے مین مصروف ہین تو پہاڑ کی ایک جانب کو چلے اور نازو کو بھی بلا لیا - جب سب کی نظرون سے اوجھل ہوے تو نازو نے بڑھکر نواب کے کاندھے پر ہاتھ رکھدیا اور کمر لچکاتی اٹھلاتی ہوئی چلی - نواب صاحب اِسقدر مسرور و محظوظ تھے کہ گویا اِنکو کسی نے لکھو کھا روپیہ دے دیا - اور نازو کی زلف عنبر بار سے جو لپٹین آتی تھین اُنھون نے اِنکو اور بھی مست کر دیا - گویا دیوانے کے ہاتھ مین عین جوش جنون کے وقت کسی نے تلوار دیدی - نازو کی طرف دیکھکر بڑی عاجزی سے کہا جانی اپنی خوشی سے کوئی بات ایسی کرو کہ ہمارا جی خوش ہو جاے مگر زبردستی نہین ہی - اِس دلبر شوخ و بیباک نے کہا - تم تو اب پہیلیان بجھوانے لگے - یہ کیا کم احسان ہی کہ تم کو لپٹ کر چل رہے ہین - احسان فراموشی کرتے ہو - اِنھون نے گڑگڑاتے ہوے کہا یہ احسان ہمارے سر آنکھون پر - مگر - مگر کے بعد دوسرا لفظ نہین کہنے پائے تھے کہ نازو نے ادھر اُدھر سناٹا ہو کا عالم پاکر اِنکا سر ذرا جھکا کر دو گالون کے گرم گرم بوسے لیے اور اِنکو جواب دینے کی مہلت بھی نہین ملی تھی کہ ذقن بھر کر دس قدم پر ہو رہی اور کہا بس اب پلٹو - نواب صاحب کو عدول حکمی کی مجال نہ تھی فوراً واپس آئے - یہان دیکھا کہ کچھ تو سو رہے ہین اور کچھ مزے مزے سے لیٹے ہوے باتین کر رہے ہین اور قمرن اور آغا اور مہراج بلی شیری شراب ڈھال رہے ہین - قمرن کو تو سب حال معلوم ہی تھا وہ تو تاڑ گئی مگر اور کسی کو نازو اور نواب کی جانب سے ذرا بھی شک نہ گذرا - اور دو گھڑی دن رہے تک بادہ گساری اور عیش و عشرت اور فقرہ بازی اور سیر کوہ فلک شکوہ کرکے شام کے قبل سوار ہوے اور چلے - نازو اور قمرن کے ہوادار ذرا دور تھے اور کبھی کبھی یہ لوگ گھوڑے اور ٹٹو روک لیتے تھے کہ ہوادار والیون کو کوئی اُڑا نہ لیجائے مگر جس راستے کی طرف سے صبح کو آئے تھے اُسکو بدل دیا تاکہ اور نیا راستہ بھی دیکھ لین - اثناے راہ مین ایک حسینہ و جمیلہ پہاڑن نظر سے گذری - جسنے دیکھا ناوک نگاہ کا گھائل ہو گیا - اور اِس طرح سے نکل گئی جیسے تیر - بلکہ کڑی کمان کا تیر -

آغا - اِسکی ادا دیکھی آپ نے - آنے دارد -

ممن - حضور صحیح ہی واللہ - عجیب آن ہی -

چھمن - اور اِس حسن پر یہ آن -

ممن - چھلاوا ہی چھلاوا - ع -

	بندۂ طلعت آن باش کہ آنے دارد	

نواب - حافظ شیراز ہین - میان جملو - کچھ کہتے چلو -

جملو - حضور راہ مین نامناسب ہی -

نواب - (بدمزہ ہوکر) خیر تو مناسب اور نامناسب آپ ہی سمجھتے ہین شاید -

ممن - یہ تو جملو مین عادت ہی کہ خواہ مخواہ اپنی مشیخت ضرور جتائینگے -

آغا - عدول حکمی ہمکو بھی سخت ناگوار گذرتی ہی -

نواب - اِس شخص کی عادت مین داخل ہی -

جملو - سرکار عرض کرتا ہون - نئی غزل سنیئے -

دوش در حلقۂ ما قصۂ گیسوے تو بود

تادل شب سخن از سلسلۂ موے تو بود

عالم از شور و شر عشق خبر ہیچ نداشت

فتنہ انگیز جہان نرگس جادوے تو بود

بوفاے تو کہ بر تربت حافظ بگذر

کز جہان میشد و در آرزو روے تو بود

نواب - ہم تو اِسکے کلام پر عاشق ہین -

اختر - حضور تغزل مین ایسا کوئی تھا ہی نہین -

بوفاے تو کہ بر تربت حافظ بگذر

کز جہان میشد و در آرزو روے تو بود

نواب - یہان نینی تال مین ان چیزون کی کیا قدر ہی -

ممن - حضور یہان پہاڑی رہتے ہین انکو کیا بحث -

اختر - کوہستانی ملکون مین صرف ایک کشمیر مین تو البتہ فارسی پڑھائی جاتی ہی اور وہان عدالت کی زبان بھی فارسی ہی - باقی گنوار ہین سب -

نواب - ابکی انشاء اللہ کشمیر بھی دیکھینگے -

اختر - انشاء اللہ! انشاء اللہ -

اسنے مین قمرن نے ہوادار سے کہا اے نواب ذری اس اونچی چوٹی کی طرف دیکھنا - افوہ کتنی بلندی پر ہی - وہان سے جو کوئی جھانکے تو پھر بچ نہ سکے گر ہی پڑے - افوہ کچھ ٹھکانا ہی

کیون نواب اِن چوٹیون تک ہم پہونچ سکتے ہین یا نہین - ایک دن وہان بھی چلینگے - اسیر قلی کی ایک عورت بولی کہ اِس سے کہین اونچی اونچی چوٹیان ہین - اِس چوٹی کی کیا اصل و حقیقت ہی - اِسنے اپنی زبان مین اِسطرح ادا کیا کہ قمرن بخوبی اُسکا مطلب سمجھ سکی - کہا نینی تال سے کسقدر فاصلے پر ہین - کہا کوئی آدھ میل ہی کوئی میل بھر - کوئی دو تین میل - پاس ہی پاس ہین - بی قمرن نے اُس عورت سے کہا کہ تم ہماری نوکری کرنا پسند کرو گی - اسنے کہا ہان ہمکو ۸ روز دو تو ہم دن رات رہا کرین - قمرن سے اگر دو روپیے روز بھی مانگتی تو وہ منظور کرلیتی فوراً راضی ہو گئین - اور ایک روپیہ ابھی سے انعام کا دیدیا - یہ تیجو کری بڑی سرخ و سفید اور خوبرو کشیدہ قامت بالا بلند اور چست و چالاک شوخ و بیباک تھی نواب صاحب بھی اسیر ریجھے اور رفقا بھی -

ممن - کیون نیک بخت تمھارے میان کہان ہین -

عورت - ہمارے میان پہاڑ پر ہین - الموڑے پر -

ممن - تمھارے میان کی عمر کیا ہی -

ع - کوئی اٹھارہ برس کے ہونگے -

م - اور تمھارا سن کیا ہی -

ع - سن کسکو بولتے ہین -

م - تم کے برس کی ہو -

ع - (شرما کر) کوئی چودہ برس -

م - تم ہمارے ساتھ عقد کرلو -

مسخرہ - میان ممن کا نام بھی گدھون کی فہرست مین لکھ لیجیے - مگر سر فہرست حضور (منشی مہراج بلی کیطرف اشارہ کرکے) کا نام دوم نمبر پر رکھیے - میان ممن کا نام اول نمبر پر

درج فرمائیے۔

نواب۔ ارے میان وہ سن تو سمجھتی نہین ہی عقد کیا سمجھیگی۔

مسخرہ۔ اور دو چار ترکی لفظ بولو۔

اختر۔ عقد! واللہ کیا پنسیری لفظ بولے ہو۔

نواب۔ قمرن سنتی ہو۔ ممن بھنگیا گئے۔

قمرن۔ خوب سمجھتی ہون۔ وہ بچاری یہ باتین کیا جانے۔

نازو۔ ای عقد تو شہر کی عورتین نہ سمجھینگی۔ ہندنیان کیا سمجھینگی۔ وہ بھونری جانین۔

اتنے مین ایک پہاڑی ٹانگھن سامنے سے نظر آیا۔ ممن نے کہا حضور مجھے تو مرزا صاحب سے معلوم ہوتے ہین۔ پہلے تو کسی نے باور نہین کیا۔ کہا یہان مرزا صاحب کہان اُنکا تو پتا بھی نہین ہی۔ مگر آغا صاحب نے کہا بھئی بیشک مرزا ہی ہین۔ یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ مرزا صاحب نے جُھک کر سلام کیا۔

مرزا۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔ کورنش۔

نواب۔ ایلو۔ ارے یار مرزا تم یہان کہان۔

مرزا۔ حضور کے استقبال کو حاضر ہوا ہی غلام۔ جناب آغا صاحب کی خدمت مین مجرا عرض ہی۔ اخاہ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب بھی ہین۔

مہراج۔ تمنے تو جیسے پہاڑ کا ٹھیکہ لے لیا ہی مرزا صاحب

آغا۔ بھئی انھین کے سبب سے تو ہم لوگون کو بھی شوق ہوا پہلے تو انھون ہی نے پہاڑون کی تعریف کی تھی۔

مرزا۔ حضور کو یاد ہوگا کہ جب غلام نے عرض کیا تھا کہ پہاڑ نو ہزار فٹ بلند ہوتے ہین تو میان کو یقین نہین آیا۔

ممن۔ جی ہان پہلے پہل تو ہمین بھی یقین نہین آیا۔

مرزا۔ آپ اپنی نہ کہین۔ آپ تو کٹے مرتے تھے کہ خداوندا اگر یہان سے کوئی گرے تو کہان جائے۔ مجھے خوب یاد ہی کہ آپ بڑے خلاف ہوگئے تھے آپ کہتے تھے کہ حضور پہاڑی تو وہان رہنے کے عادی ہین وہ کون لوگ ہین جو زمستان مین مزے سے رہتے ہین وہ کون لوگ ہین جو حبش مین رہتے ہین اگر ہم لوگ برفستان مین رہین تو ٹھٹھر کے مر جائین اور اگر حبشیون کے ملک مین جائین تو جھلس جائین یا نہ جُھلس جائین۔ اب تو خیر سب صاحبون نے اپنی آنکھون دیکھا۔

ممن۔ آپ تو کہتے تھے کہ منہ نیچے برستا ہی اور لوگ اوپر سے دیکھتے ہین۔

مرزا۔ کیا کچھ جھوٹ بھی ہی۔

ممن۔ ہم کبھی پہاڑ کاہے کو آئے تھے۔

مرزا۔ اب چینا پہاڑ چلکے دیکھیے گا۔

نواب۔ ہان۔ سُنا بہت اونچا ہی۔

ممن۔ مرزا صاحب ہی نے تو بیان کیا تھا۔

مرزا۔ اب چلکے دیکھیے گا کیفیت۔

ممن۔ خدا گواہ ہی یہان سے جانے کو جی نہین چاہتا۔

مرزا۔ اجی ابھی چینا پہاڑ تو چلکے دیکھیے قبلہ۔

ممن۔ کیا وہان اِس سے زیادہ سردی ہی۔ تو تو قبلہ ہم ٹھٹھر جائینگے۔ ابھی تو راستہ چلنے کی گرمی کے سبب سے سردی نہین معلوم ہوتی۔ جب وہان پہونچینگے تب البتہ ٹھٹھرن ہوگی۔

مرزا۔ کیا ہمین شک بھی ہی کچھ۔

نواب۔ ہمین خوب یاد ہی کہ جب مرزا صاحب نے بیان کیا تھا کہ منہ نیچے برستا ہی اور لوگ اوپر سے دیکھتے ہین تو ممن نے کہا تھا کہ یہ تو کسی پاگل ہی کو یقین آئیگا۔ اور حضرت سچ تو یون ہی کہ ہمین خود بھی شک تھا کہ بادل نیچے اور انسان اونچے اِسکے کیا معنی۔

مرزا۔ حضور یہ تو دو دو من خربوزے بدتے تھے۔
نواب۔ اجی یہ تو ناک ناک بدنے کو تیار ہو جاتے۔
مرزا۔ نکما کر کے نہ چھوڑا ہو اسکو تو سہی۔
نواب۔ اب یہ تو بتاؤ کہ یہان حسن کیسا ہی بھئی ہمکو تو یہانکی عورتین بہت پسند ہین۔
مرزا۔ خداوند ع۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی۔ ملاحظہ فرمالیجیے گا۔ اور آپ نے دیکھی ہی ہونگی۔ حضور کو یہان کتنا عرصہ ہوا۔
نواب۔ یار یہ قلی کی عورتین تو واقعی حسین ہوتی ہین۔
مرزا۔ خداوند بھوک پیاس بند ہو جائے۔

وسان شیخ بھولا یہ اِس بت کو دیکھکر	
سبحہ کہین عمامہ کہین اور عصا کہین	

وہ وہ پیاری پیاری صورتین مٹی کی مورتین ہین کہ انسان دیکھ کے دنگ ہو جائے۔

کر دیے اِس رخ نے حیران سیکڑون	
اور کاکل نے پریشان سیکڑون	

نواب۔ بات چیت کیسی پیاری ہی۔
مرزا۔ جو عورتین الموڑے یا رام گڑھ سے آتی ہین اُنکی بولی کچی ہی مگر جو بریلی مراد آباد علی گڑھ مین رہتی ہین وہ فرفر بولتی ہین یہان ایک عورت ہی واقعی ایسی اچھی اُردو بولتی ہی کہ مین کیا عرض کرون تو وجہ کیا۔ وہ دیسیون مین رہی ہی۔
نواب۔ دیسی کیا معنی۔ آپ بھی دیسی کہنے لگے۔
مرزا۔ ہم لوگون کو دیسی کہتے ہین۔ ہان تو ایک مرتبہ کہنے لگی کہ کیا میرے ہی سر سہرا ہی۔ مین پھڑک گیا۔
نواب۔ تو قابل صحبت ہی۔

مرزا۔ ای حضور کیسی کچھ۔ گدڑی پہنے ہو تو بھی نور برستا ہی حسن کیا بلاے بے درمان ہی۔ گھنٹون صورت دیکھا کیجیے اور سیری نہو۔ غلام نے تو عرض کیا تھا کہ ساری خدائی کی نعمتین ایک طرف اور پہاڑ کا قیام ایک جانب۔ جبتک حضور نے پہاڑ نہین دیکھے تھے تب تک اصلی کیفیت سے واقف نہ تھے اور کوئی لاکھ بیان کرے بیان سے کیا ہوتا ہی یہ تازہ تازہ ہوا اور خوشگوار موسم اور ہاضم پانی اور سبزۂ کوہی اور آب و ہوا شہر مین کہان پائیے۔

نواب صاحب نے کہا ہماری سمجھ مین پہلے نہین آتا تھا کہ ۹ ہزار فٹ کی بلندی پر کوئی کیونکر چڑھ سکتا ہی رسون کی مدد ہوجاتی ہی یا زنجیرین ہوتی ہین مگر اب یہ عقدہ کھُلا کہ اس چکر سے جانا پڑتا ہی بھلا پہاڑ کی چوٹی پر کوئی سیدھا بخط راست کیا جائیگا۔ مرزا صاحب نے اپنی چشم دید ایک روایت بیان کی۔ کہا خداوند ایک مرتبہ ایک نواب صاحب یہان تشریف لائے۔ لکھنؤ کے آدمی ماہو لال کی چڑھائی کو کوہ ہمالیہ سمجھنے والے شاید نواب کجن صاحب کی اولاد سے تھے۔ خیر۔ اُنکے ساتھ کئی مصاحب گئے تھے۔ رئیس آدمی۔ ایک خدمتگار اور ایک مصاحب کو بیر بھٹی مین چھوڑ گئے کہ سب انتظام کر کے آنا۔ اِنھون نے پہلے تو چانڈو کا شغل کیا ایک گھنٹے کے بعد جب نشے گنٹھے تو سواری کی فکر ہوئی۔ اب وہان سواری کہان اور اتفاق سے اُس روز مسافر بھی کثرت سے آئے تھے کہ سواری نہ ملی۔ لوگون سے دریافت کیا کہ کتنی دور ہی۔ کسی پہاڑی نے کہدیا کہ پاس ہی۔ آپ افیم کی پینک مین چل کھڑے ہوے ایک چھوٹی سی چڑھائی چڑھے تھے کہ دم ٹوٹ گیا۔ سانس پھولنے لگی۔ ایک ٹیکرے پر بیٹھکر

سستانے لگے - جب ذرا جان مین جان آئی تو پھر چلے - بیس پچیس قدم جاکے پھر گرے - پوچھا کیون یارو اب کتنی دور ہی - لوگون نے کہا حضرت ابھی تو دس قدم بھی آپ نہین چلے ہین - آپ کو وہ جانا ہی - (انگلی کے اشارے سے دکھا کر) تب تو اِنکے ہوش اُڑ گئے - وہ جانا ہی؟ وہ تو آسمان ہی - اِس نے کہا اور آپ سمجھے کیا ہین - آسمان نہین تو کیا زمین پر جانا ہی - اب ایک ایک کی خوشامد کرنے لگے کہ ٹٹو یا ڈانڈی لادو - وہان ٹٹو اور ڈانڈی کہان - ناچار قہر درویش بر جان درویش - اُٹھے اور خدا خدا کر کے چلنا پڑا اور ایک چڑھائی طے کی - گو پسینے مین شرابور تھے اور بڑی دیر ہانپا کیے - پیاس شدت کی لگی تھی - ایک آبشار سے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو ذرا تسکین ہوئی - پھر چلے مگر پہاڑ کی اِس چوٹی کو دیکھتے جاتے تھے جہان پہاڑی نے اشارے سے بتایا تھا - یا خدا یہ کڑی منزل کیونکر طے ہوگی - آج بُرے پھنسے - خدا ہی پہونچائے تو پہونچین - جی کڑا کر کے پھر اُٹھے چلے تو بدحواس - قلیون کی عورتون نے جو اِنکے آقا کا اسباب لیے جاتی تھین اِنکی بدحواسی دیکھکر ہنسنا شروع کیا - پانچ چھ جوان جوان عورتین اِنکے ہمراہ تھین گو یہ بڑے ہنسوڑ اور ٹھٹھول آدمی تھے مگر اِسوقت جان پر بنی تھی - ورنہ یہ کب چوکنے والے تھے - ہنستے بولتے چہل کرتے آتے - لیکن وہان اِس وقت جان کے لالے پڑے تھے - کس کی ہنسی اور کس کی دل لگی - وہ اِنکو ہنستی تھین اور یہ اپنی حالت زار پر روتے تھے - آخرکار ایک نوخیز جمیلہ نے کہ کپڑے بھی اورون کی نسبت صاف پہنے ہوے تھی آگے بڑھکر اِنسے کہا کہ آؤ مین تم کو کاندھے پر چڑھا کر لے چلون - یہ اُسکی صورت دیکھکر رہ گئے - وہ سب چہل کرتی تھین اور یہ اپنی جان کی خیر مناتے تھے - دوسری عورت جھک کر اِنکے قریب آئی اور ٹوٹی پھوٹی اُردو زبان مین کہا - تم اچھے مردوئے ہو - کہ چل نہین سکتے - دو قدم چلے اور ہانپ گئے - ہم عورتین ہی تم سے اچھے کہ بوجھ لیکر برابر اُترتے ہوے چلے آتے ہین - یہ بیچارے سُنکر خاموش ہو رہے ہر بار اُس چوٹی کی طرف دیکھتے تھے جہان اِنکو جانا تھا اور ہر بار اُسکو آسمان کے قریب ہی قریب پاتے تھے - چلتے چلتے ایک مقام پر اِنکو چکّر آیا اور یہ گر پڑے - اِن عورتون نے اِنکو مدد دی اور اُٹھایا - اُنھون نے ذرا سستا کر ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا اور پھر چلے تھوڑی دیر کے بعد ایک ٹانگھن اِنکو ملا - اِنھون نے سائیس سے کہا کہ بھائی جو تو مانگیگا ہم دینگے - ہمین مینی تال تک پہونچا دے - اُسنے کہا حضور تو کہین کے رئیس معلوم ہوتے ہین - بھلا اِس اونچے پہاڑ پر پیدل کیون آئے - ہم نیچ محنت مجوری کرنیوالے تو تھک ہی جاتے ہین نہ کہ حضور - یہ ٹانگھن ایک صاحب کا ہی اور وہ پاچھو آرہے ہین - نہین تو ہم آپ کو بن دامون پہونچا آتے - اِسمین بھی یہ مایوس ہوے - اب اُن عورتون نے اور بھی بنانا شروع کیا - مگر اِنھون نے کسی کو کچھ جواب نہ دیا اور جواب بھلا کیا دیتے جان پر بنی ہوئی تھی چپ چاپ آہستہ آہستہ جاتے تھے - ہر قدم پر خوف معلوم ہوتا تھا کہ اب گرے اور اب گرے - اب ٹھوکر لی اور اب ٹھوکر لی - کھڈ کی طرف دیکھتے تھے تو روح تھرا اُٹھتی تھی اور پہاڑ کی چوٹی کیطرف رخ کرتے تھے تو کانپ اُٹھتے تھے - بارے خدا خدا کر کے نصف راستہ طے کیا - کچھ دیر سستائے اور پھر چلے - اسی طرح راستے مین ٹھہرتے اور دم لیتے ہوے بڑی دیر مین گورکھا پلٹن کی

چھاؤنی کے پاس پہونچے اب قدم نہین اُٹھتا۔ سانجھیون نے کہا اب تو بہت قریب آ گئے ہین جی کڑا کر کے چلے چلیے۔ کہا اب تو بے پہیے لگائے جنبش کرنا محال ہی۔ اب ایک قدم بھی نہ چلا جائیگا۔ اگر کوئی شخص ڈانڈی لادے تو ایک روپیہ انعام دون۔ اُن عورتون مین سے ایک عورت فوراً دوڑ گئی اور چار کہار اور ایک ڈانڈی لے آئی۔ ڈانڈی پر آپ لدیئے۔ تین دن تک بخار آیا۔ تیسرے روز کھانا کھانا نصیب ہوا۔

نواب۔ یہ اُنکی حماقت کہ پہاڑ پر اتنی دور پیدل چلے۔

مرزا۔ حضور بھگتے بھی تو تکلیف بھی تو اُٹھائی۔

نواب۔ مگر کمال کیا واللہ کمال کیا۔

ممن۔ حضور کرتے کیا۔ چارہ کیا تھا۔

نواب۔ یہ بھی صحیح ہی۔ ع۔

	برسر فرزند آدم ہرچہ آید بگذرد	

مرزا۔ (ہوادارون کو دیکھکر)۔ سرکار کیا نئی بیگم صاحب بھی آئی ہین۔

ممن۔ کیا تمکو یہ حال نہین معلوم۔

نواب۔ (مسکرا کر)، اِنکو کیا معلوم۔

مرزا۔ حضور مجھے کیا معلوم۔ میرے سامنے کی بات تو ہی نہین۔

آغا۔ اِسمین نوابصاحب کی مخدومہ محترمہ ہین۔

نواب۔ اور آغا صاحب کی ہمشیرۂ عزیزہ۔

مرزا۔ (ہنسکر)۔ سرکار حضور کو کہین۔ حضور سرکار کو۔ ہم تابعدارون کو بولنے کا کیا منصب ہی بھلا۔

ممن۔ بھئی اِسمین بہت اچھا مال ہی۔

مرزا۔ حضور ایک جھلک غلام بھی دیکھ لے۔

نواب۔ کیا مجال تلوے تو دیکھ نہ سکوگے۔

مرزا۔ یہ حضور نے خوب کیا۔ بے اِسکے لطف نہین۔ مگر حضور ممن کے وہ فقرے بھی حضور کو یاد ہین کہ جب میان نور نے مجھسے اتفاق رائے کیا تھا کہ سیر کوہستان ضرور فرمایئے تو ممن نے آپ کو پٹی پڑھائی تھی کہ سرکار یہ سب نور اور مرزا صاحب کی لفاظی ہی۔ اول تو حضور سے کوسون کی چڑھائی بھلا کاہیکو چڑھی جائیگی۔ درگاہ تک جاتے ہوے تو آپ ہانپ جاتے ہین نہ کہ پہاڑ کی چڑھائی اور پھر ذرا سی پگ ڈنڈی اور راہ مخدوش اور کوسون منزلون کا نشیب و فراز۔ نیچے دیکھتے ہی آدمی تھرتھرا کے گر پڑتا ہی اور یہ پٹی خوب پڑھائی تھی کہ اگر پہاڑ دلن مین لگے تو بس ستم کا سامنا ہی۔ جل بھن کے کباب ہو گئے اور حضور نے فرمایا تھا کہ ٹٹو پر ہم سے نہ جایا جائیگا۔ پھر اب آج کیون ٹٹو پر چڑھے جاتے ہین آپ۔ حضور کو یاد ہو گا حضور منڈیرین ڈھونڈھتے تھے۔

اختر۔ اور سرکار ممن کے دوست مولوی صاحب کی گفتگو بھی یاد ہی۔ جنھون نے کہا تھا کہ وہان رہنے سے گنٹھیا ہو جاتی ہی اور حضور کو ایسا ڈرا دیا کہ عزم ہی فسخ کر دیا تھا۔

مرزا۔ گنٹھیا نہین گھینگا کہا تھا۔ لاحول ولاقوۃ۔

نواب۔ ہان خوب یاد آیا گھینگا کہا تھا۔

ممن۔ سرکار مرزا صاحب تشریف لائے ہین اب دیکھیے گا روز جوتی پیزار بڑھے تو سہی۔ یہ اِنکا قاعدہ ہی۔

مرزا۔ ہم تو کھرے آدمی ہین صاف گو۔

ممن۔ تم سے بڑھکر بے ایمان کوئی نہین۔

آغا۔ یہ کیا خرافات تقریر ہی جی۔

نواب۔ اور ہمین اِس تقریر سے نفرت ہی۔

چھٹن - ہمارا دم اُلجھتا اور جی گھبراتا ہی -
نواب - اچھا اب اسوقت سے اگر کوئی ڈریگا تو وہ جائیگا -
مرزا - حضور غلام اِس ممن کے جھوٹ اور نمک حرامی کا ثبوت دیتا ہی کہ کسقدر لغو یہ بکا تھا -
نواب - ہان ڈرایا تو اِسنے ضرور تھا - اِسمین شک نہین ہی اور محض لغو اور دروغ -
ممن - سرکار تو جو غلام نے سنا وہ عرض کیا -
اختر - حضور کچھ عداوت تھوڑا ہی تھی -
ممن - تمھارا بیٹا جیے - دیکھو تو سہی -
نواب - حضرت ہمنے یہ سفر دو سبب سے اختیار کیا تھا - ایک آب و ہوا کی لطافت دوسرے عورتون کے حسن کا شہرہ سُنکر -
ممن - حضور غلام نے کیا بُرا کہا تھا کہ دو تین من کوئلے لیتے چلین -
نواب - اِسکا اِسوقت کیا ذکر تھا -
ممن - حضور مجھے یاد آیا کہ میان اختر بہت بگڑے تھے کہ کوئلے لیکر سفر کرنا منحوس ہوتا ہی - شاعرون مین جب ہم کسی کو ضعیف الاعتقاد پاتے ہین تو بڑا رنج ہوتا ہی -
آغا - رنج! ہم تو اِسکے قائل نہین ہوتے -
ممن - جی ہان - شاعری اور ملاگری مین فرق ہی -
مرزا - میان ممن کو ہماری بات بُری لگتی ہوگی -
ممن - (اپنے دل مین) پاؤن تو کھا ہی جاؤن کچا -
آغا - اچھا اب اِس نفسانیت سے کیا مطلب ہی -
نواب - ابکی جسکی طرف سے پہل ہوگی اُسکو ہم نکال دینگے -
آغا - بس اِس بات پر قایم رہیے گا -
نواب - قول مردان جان دارد - اور میان ممن کی نہ کہیے وہ تو مولوی بدر کو پٹی پڑھا کر لائے تھے کہ پہاڑ کی ہوا خراب ہوتی ہی اور خیر سے نینی تال کی صورت بھی کبھی مولوی صاحب نے نہین دیکھی تھی -
راوی - ممن اب تک نواب صاحب کے بڑے مشیر تھے مگر مرزا صاحب کا آنا تھا کہ انکا رنگ پھیکا پڑ گیا -
نواب - تم کو ہمارے آنے کی کیونکر خبر ہوئی مرزا -
مرزا - جی حضور وہان تو ایک ہفتے سے دھوم ہی - غلام الموڑے مین نوکر ہی - رخصت لیکر آیا ہون -
اختر - میان ممن صاحب ذرا اسوقت اُداس ہوگئے ہین -
نواب - آپنے پھر وہی ذکر چھیڑا -
آغا - عجیب شخص ہین آپ بھی - آپکو کسی کے اُدہن ہونے سے کیا واسطہ -
نواب - ہماری گھر مین عورتون نے جا کے یہ گپ اُڑا دی کہ پہاڑ پر بڑی بیماری ہی جو جاتا ہی علیل ہو جاتا ہی اور دست آنے لگتے ہین - عورتون کی عقل کتنی - اُنکو یقین آگیا اب گھر بھر مین کھلبلی مچ گئی - اب مین بیگم سے لاکھ لاکھ کہتا ہون کہ بیگم کے سر کی قسم یہ سب گپ بازاری ہی ہرگز ہرگز اِسکا یقین نہ کرنا مگر وہ مانتی کیے ہین - وہ کہتی ہین ہم سے نہ بہت اُڑو - تمنے اُڑائی ہین تو ہمنے بھون بھون کھائی ہین - وہ کسی طرح مانتی ہی نہین - وہ کہتی ہین کہ یہ نہو ئیگا - قسم کھاؤ کہ پہاڑ کی طرف نہ جاؤنگا -
مرزا - حضور عورتون سے برتاؤ کرنا بہت مشکل ہی -
چھٹن - ہمارے ہان کیا حال تھا - بڑی بیگم صاحب کی بھی یہی کیفیت تھی دو دن تک رویا کین - پھر مجبور ہو کر ہمنے چچی آنا کو بلوایا انھون نے سمجھایا کہ ہمارے دونون دیور

یارسال وہان چھ مہینے تک رہے - جب وہان سے آئے تو بڑی تعریف کی - تب کہین اُنکی تشفی ہوئی -

آغا - ہمارے گھر مین تو نینی تال کا حال سب کو معلوم ہی کوئی معترض نہین ہوا - کیونکہ اکثر ہمنے سفر کیے ہین اور دور دور تک گئے ہین ہمارے ہان تو مساوات ہی -

نواب - ہمکو تو حضرت یہ پہلی ہی مصیبت تھی -

مرزا - حضور مبارک ہو - نینی تال تو پہونچ گئے - پہاڑ پر قیام تو کر لیا -

نواب - ہمارا قصد تھا کہ گھر کے لوگون کو بھی لیتے آئین -

آغا - اب بلوا لیجیے -

مرزا - خداوند - حکم ہو غلام ابھی چلا جائے -

نواب - بھئی بڑی پریشانی اور دقت ہوئی -

مرزا - جو غلام کو پیشتر سے خبر ہوتی تو کوئی دقت نہ تھی -

نواب - اچھا تو چور جانے رہبے کہ اندھیاری -

چھٹن - اگر تم بلواؤ تو ہم بھی بلوائین اپنے گھر سے -

نواب - قصد تو ہی - نیت شب بخیر - اب تو پہونچ گئے ہین حقہ بہت دیر سے نہین پیا - جھولداری نصب کرا دیجائے یا ایک کام کرو - میان حسین علی ذرا کچھ بچھا دو -

حسین علی نے ایک دری بچھائی اور اُسپر قالیچہ اور اُسپر سوزنی اور فوراً ایک پیچوان بھرا گیا اور ایک حقہ - سب بیٹھکر پینے لگے - اِسی کے قریب ہوادار بھی لگائے گئے - حکم ہوا کہ میان جملو کچھ سنائین جملو نے گلا صاف کرکے عرض کیا -

بہ قدرت ضعف مین بھی ہی فغانکو | کہ دے ٹیکے زمین پر آسمان کو
وفا سکھلا رہیگا دل ہمارا | تمھاری خاطر نامہربان کو
بڑی ہی اُس گلی مین نعش دشمن | اُٹھاؤن کیونکر اِس بار گران کو

کہان ہی تاب ناز برق ای کاش | جلا دے آتش گل آشیان کو

نواب - بھئی کیا عمدہ شعر ہوا ہی - اہاہاہا -

مرزا - حضور واقعی خوب کہا ہی - سبحان اللہ -

اختر - ناز برق کون سے - کیا کہا ہی خدا کی قسم -

جملو - حضور سنیے گا -

نہین آتا وہ لیلی وش سکھا دے | کوئی مجنون کا قصہ ساربان کو
دل مضطر کی بیتابی نے مارا | کہان سے لاؤن اُس آرام جان کو
سُن ای مومن یہ ایمان ہی ہمارا | نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

نواب - بیلو یہ مومن خان مومن ہین -

اختر - کیا کلام سحر طراز ہی - ہائے جادو ہی جادو -

سُن ای مومن یہ ایمان ہی ہمارا
نہ کہنا کفر پھر عشق بتان کو

کیا زبان ہی - روزمرہ کتنا پیارا ہی - کیا بول چال ہی - کچھ دیر بیٹھکر نواب صاحب نے حکم دیا کہ اب کوچ ہو - دو چار منٹ مین بستی مین داخل ہوے - مرزا صاحب نے کہا حضور اِسکا نام تلی تال ہی - وجہ تسمیہ اِسکی یہ ہی کہ تال تالاب کو کہتے ہین اور تلی نیچے کے حصے کو - اوپر کے حصے کا نام ملّی تال ہی ہمنے کہا میان کچھ واہی ہو - یہان مہینون سے نینی تال مین چوطرفہ کی چک پھیریان کرتے ہین آپ ہمین ملّی تال اور تلی تال سکھانے آئے ہین -

اتنے مین نواب صاحب کی نظر ایک کمرے پر پڑی - دیکھا تو ایک پری بصد شان دلبری جلوہ فگن ہی نظر اُسپر پڑی -

نواب - آغا صاحب - چہ نسبت - کیون نہ کہو گے -

آغا - آمنے دارد برادر - آمنے دارد -

مہراج - از ناز و معشوقہ من بسیار خوشرو بود -

اختر - ای سبحان اللہ - واہ ری فارسی - معلوم شد بافند گی -

چھٹن - واقعی اچھی صورت ہی - اچھی ادا سے دلربا ہی اور آگے بڑھے تو ایک کمرے پر دو اور صورتین نظر آئین -

نواب - ایک سے ایک بڑھکر ہی - حسن خیز مقام ہی -

اختر - بھئی واللہ اندر کا اکھاڑا ہو نینی تال کیا ہی -

آگے بڑھکر تین چار کمرون پر دو رویہ پریان نظر آئین -

نواب چھٹن صاحب سے کہا یارو ہم تو یہین بستر جمائے دیتے ہین چاہے جو ہو - اب تو قدم نہین اٹھتا - پرستان ہی پرستان - کیا کیا صورتین ہین - جی خوش ہوگیا - خدا مرزا کو سلامت رکھے - یار رونگٹا رونگٹا دعائین دیتا ہی - بندۂ درگاہ تو اب یہان سے نہ جانے کے - نواب و یار اب گھربار تجا بس اب ہم ہین اور یہ مقام ہی - کوئی مر کے جنت پاتا ہی ہمین جیتے جی بہشت مل گئی - بہشت ملے یا نہ ملے - حورون کو تو دیکھ لیا - نواب صاحب اور یہ سب کسی بہانے سے اِس جگہ پر کھڑے ہوگئے اور گھورنے لگے ایک سے ایک پری تمثال زہرہ جمال - یوسف لقا - ماہ سیما اِنھون نے جو دیکھا کہ یہ امیرزادے ہم پر ریجھے ہوے ہین تو اور بھی غرور کی لینے لگین اب کوئی انکی طرف نظر اُٹھاکر نہین دیکھتی اور یہ ہین کہ ٹکٹکی لگائے گھورون پر سوار کھڑے ہین کہ ایک نظر تو دیکھ لین - اِنہین کی دو چار باترون کو اِنھون نے پہلے بھی دیکھا تھا -

نواب - نواب چھٹن صاحب - اِس غرور کو ملاحظہ فرمایا آپ نے - آپ تو لاکھ گھربار چھوڑ دیے مگر یہان ٹھکانا نہین ہی -

آغا - بھائی صاحب ہم تو اِسکے عادی ہوگئے ہین -

گہ دین مین تھا لقب یگانا اپنا - تھے بت سے خفا گاہے صنمون کو ہم نے جانا اپنا - اللہ ری خطا سب دیر و حرم کی خاک چھانی مومن - کیا خاک کہین دیکھا تو کہین نہین ٹھکانا اپنا - جی بیٹھ گیا

مہراج - بعض از ایشان گوش نازومی تراشند -

نواب - یاد رکھیے گا سب صاحب گواہ رہین - آج اِنپر بے بھاؤ کی پڑینگی - دیکھیے تو ذرا دل لگی -

آغا - ہم نہین سمجھے بھئی - کیا اِنکا مطلب کیا ہی -

مسخرہ - مجھے اِنکا فقرہ خوب یاد ہی - بعضے از ایشان گوش نازومی تراشند -

آغا - کیا اِس سے مطلب کیا - ہم نہین سمجھے بھئی -

چھٹن - ارے یار تم تو مسخ ہوگئے ہو - تم بھی اِسوقت مہاراج بلی بنگئے - مطلب یہ کہ اِنہین سے بعض بعض تو نازو کے بھی کان کاٹتی ہین - گوش می تراشند -

آغا - ارے یار پھڑکا دیا - خدا کی قسم پھڑکا دیا -

نواب - بھائی صاحب اب چلیے وہ لوگ تو آپ کی طرف دیکھتی بھی نہین ہین -

آغا - تو ہم بھی اُن عاشقون مین نہین جو لٹو ہوجائین -

مسخرہ - واہ - تو تو اچھے عاشق ہین آپ -

جب پاس وفا اُسے ہمارا نہ رہا
ہم کو بھی خیال دوستی کا نہ رہا
قربان مین کس ادا سے کہتا ہی تمھین
اتنے ہی مین عاشقی کا دعوی نہ رہا

اختر - کیا برجستہ رباعی پڑھی ہی واللہ - ع -

اتنے ہی مین عاشقی کا دعویٰ نہ رہا

مہراج - ہماری طرف سب دیکھ رہی ہین - کیون نہ کھو گے
آغا - یہ اپنی اپنی خوبی قسمت ہی -

اس طالع شور کا تو چارا ہی نہین　　دنیا مین علاج اک ہمارا ہی نہین
اغیار کو نوشجان مے وصل کہ یان　　جز شربت مرگ کچھ گوارا ہی نہین

مہراج - یہ اپنی اپنی قسمت ہی -

ہی مجھپہ نگاہ لطف منظور　　کیا خوب نظر ہی چشم بد دور
خوش کیون نہوں بات ہا پر آج　　ہی اُسکی زبان پہ میرا مذکور
ہون حسن مین بے نظیر اور فرد　　دعوئی ہین مرے جہان مین مشہور

مسخرہ - کیا کہنا - آپکی شکل و صورت ایسی ہی ہی -

گر دیکھے ہی مہراج بلی آئینہ　　اور ڈرتی ہی صورت مبارک پہ نگاہ
ابلیس کے شبہہ مین یہ پڑھتے ہین آپ　　لاحول ولاقوۃ الا باللہ

یہان سے آگے بڑھے تو ایک مقام پر مرزا صاحب نے اِنکو روک لیا - کہا ذرا ٹھہر جائیے گا - اِس کھان کو بھی دیکھتے چلیے گندھک کا سوتا ہی اتنے دن رہ کے اب تک نہین دیکھا - شرم کی بات ہی - نواب صاحب نے کہا - اجی اب چلو بھی - آغا صاحب نے گھوڑے کو اُس طرف موڑا تو کہا بھئی واللہ گندھک کی تو بو آتی ہی - اتنا سُننا تھا کہ سب کے سب اُسی جانب مُڑ پڑے -

آغا - صاف گندھک کی بو آتی ہی - سونگھ لیجیے -
چھٹن - گندھک کی کھان ہی ہی - بو کیسی -
نواب - بھلا اِسکا پانی پیا جاتا ہی کہ نہین -
مرزا - حضور بڑا ہاضم ہی -
نواب - مگر بو ضرور آتی ہوگی -
مرزا - حضور بس یون ہی سی -

نواب - تو ہم روز پیا کرینگے -
مرزا - بندہ تو جب ادھر آتا ہی پی لیتا ہی -
مہراج - اسمین کچھ اسرار ضرور ہی ورنہ گندھک یہان کہان

آغا صاحب نے ایک کٹورا بھر پانی پیا - منشی مہراج بلی صاحب نے بھی ڈانڈی سے اُتر کر تھوڑا پانی چکھا یہان سے چلنے ہی کو تھے کہ دو فتانۂ عالم مہوش اس جماعت کو دیکھکر کھڑی ہوگئین تو آغا صاحب نے پھر آہ سرد بھر کر کہا بھائی صاحب ہم تو اب کافر بنگئے یہ دونون ستمگر مسلمان کش ہین - مجھ سے پرہیزگار کو تمنے کافر کر دیا - نہ نینی تال آتے نہ اِن بتون کا کلمہ پڑھتے - دین بھی گیا ایمان بھی گیا -

وہ نوجوان عابد و زاہد کہ سب جسے　　کہتے تھے مومن اور بہت دیندار تھا
کل ایسے حال سے نظر آیا کہ کیا کہون　　جو تھا سو اُسکو دیکھکے زار و نزار تھا
عبرت کی جا ہی ان صنمون نے کیا خراب　　ملنے سے جنکے معتقد ننگ و عار تھا
بیمار کر دیا شب ہجر بتان نے آہ　　کیا ہوگئے وہ روز کہ پرہیزگار تھا
یا تو ہمین ڈراتے تھے خورشید حشر سے　　یا اپنے سر پہ داغ جنون شعلہ بار تھا
اختر شماری شب غم نے بھلا دیا　　جتنا خیال پرسش روز شمار تھا
ہر ایک کیطرف نگہ بیکسانہ تھی　　کسکی نگاہ لطف کا امیدوار تھا
ہر دم ہوائے آہ سے اُڑتی تھی منہ پہ خاک　　جتنی کہ سر مین گرد تھی دلمین غبار تھا
زخمون سے بسکہ مشک بھرا تھا مین کیا کہون　　عالم بدن کا اُسکے عجب لالہ زار تھا

نواب - اگر آپ کا یہی حال ہی تو آپ گھر بار کو جلد استعفا دینگے -
مہراج - یہ تو جسکو دیکھتے ہین اُسپر انکا دل آجاتا ہی -
چھٹن - جی ہان ہر دیگی چمچے ایسے ہی ہوتے ہین -
مہراج - مگر یار یہ صورتین بھی ایسی ہی ہین -
نواب - لے اب چلیے حضرت - دیر ہوتی ہی -
دو قدم چلے تو جھیل نظر آئی - نواب صاحب نے کہا بھئی

ہزار ہا بار اِس جھیل کو دیکھیے مگر پھر بھی روح سیر نہین ہوتی اور کیونکر ہو۔ چو طرفہ سر بفلک کشیدہ کوہ عرش تمثیل اور بیچون بیچ مین جھیل۔ ایک میل طول نصف میل کے قریب عرض پانی روانی اور موج زنی عجب لطف دکھاتی ہی اور ارد گرد کے پہاڑون کا سبزہ نودمیدہ اور اشجار عظمت بار سے آنکھون کو خضارت و نظارت حاصل ہوتی ہی اِدھر اُدھر پہاڑون پر بنگلون اور کوٹھیون اور مکانون کے دیکھنے سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا یہ عمارتین ہوا مین ٹنگی ہوئی ہین مرزا صاحب نے کہا یہ جھیل پہاڑون کے جوف مین جو واقع ہی تو ادھر اُدھر سرنگ کے ذریعے سے پہاڑ کو اُڑا کر دونون جانب سڑک بنائی گئی ہی۔ شام کو اِس سڑک پر آپ لوگ ذرا ہوا کھاتے ہونگے۔ اور صبح کو بھی ہوا خوری کے لیے یہی مقام موزون سمجھا گیا ہے۔

مرزا۔ حضور وہ لاٹ صاحب کی کوٹھی ہی۔

نواب۔ ہان ہان جی دیکھی ہوئی ہی۔

آغا۔ فلک مقیم ہی کہ کوٹھی ہی۔ اللہ رے بلندی۔

چھٹن۔ اِس سے اونچی تو اور کوئی کوٹھی نہ ہوگی۔

مرزا۔ بس وہ کوٹھی سامنے والی اِس سے اونچی ہی ٹامکن صاحب کی کوٹھی۔ یہ دونون بلند ہین اور ایک وہ کوٹھی دیسم صاحب والی وہ بھی بہت اونچی ہی۔

مہراج۔ اُنپر جاتے ہوے ہمین تو ڈر معلوم ہوتا ہی۔

مرزا۔ چھ گھنٹے کے راستے کی بلندی پر آنکر دس منٹ کی بلندی سے خوف معلوم ہوتا ہی حضور کو۔

مہراج۔ دیکھنے سے ڈر معلوم ہوتا ہی بھائی صاحب۔

نواب۔ اِسمین تو شک نہین۔ بیشک خوف معلوم ہوتا ہی

مہراج۔ اور خصوصاً ناواقف آدمیون کو۔ مگر اب خوف کم ہو گیا ہی۔ یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ ایک زن جادو جمال قیامت خرام چھم چھم کرتی ہوئی اُدھر سے گذری۔ جسنے دیکھا لوٹ ہو گیا۔ آغا صاحب نے تو گھوڑا ٹھہرا لیا اور عاشقانہ اشعار پڑھنے لگے۔

ہلاک جنبش ابرو ہی کس کا
یہ کی کس چشم میگون نے خرابی
جلایا اسطرح کس شعلہ خو نے
یہ فتنہ کس کے قامت نے اُٹھایا
یہ کس دست نگارین کے ہین نیرنگ
یہ فکر باطل آشفتہ سری کی

اسیر حلقۂ گیسو ہی کس کا
کہ ہی خود رفتہ جون رند شرابی
یہ دن دکھلائے کس خورشید رو نے
بلا مین کسکی زلفون نے پھنسایا
کہ رنگ خون بہا کچھ لا رہا ہی رنگ
بلا لائی ہوئی ہی کس پری کی

نواب۔ بھائی صاحب آپ اُلٹے پانون بھاگیے یہان سے

مرزا۔ اور حضور ابھی اِنھون نے اچھی صورتین دیکھی ہی نہین ہین۔

نواب۔ یہ اور ستم ہی۔ سب کو دیکھ چکے ہین جی۔

آغا۔ کیا! کیا اِس سے بھی اچھی صورتین ہین۔ اب خدا کا نام ہی۔

مرزا۔ اجی آپ نے دیکھا کیا ہی۔

ایک ہی جلوے مین بیخود ہوے غش مین آکر
آپنے حضرت موسیٰ ابھی دیکھا کیا ہی

آغا۔ یہ تو قبلہ سب ڈینگ ہی ڈینگ ہی یہ صورتین جو ہمنے اسوقت دیکھی ہین اِنسے بہتر بس باتین ہین جناب اور وہ کون پاتر جو نہین دیکھی۔

زہر ٹپکے ہی نگاہِ یار سے
موت سوجھی نرگس بیمار سے

بھائی صاحب اگر ایسی ہی صورتین ہین تو فرار شریف بندے کا یہین بنے گا بس یہ در ہی اور یہ سر ہی - عشقبازی تو اپنا دین ایمان ہی - ہمارا مذہب بس عاشقی ہی - اور اِس سے بہتر مقام ملنا معلوم - خدا کرے نواب کی ہر آرزو بر آئے وہ اسی کے بدولت یہان آئے اور چین کرتے ہین -

کوّے کی بولی کا بُرا شگون اور خط کا دل خوش کرنیوالا مضمون

عرصہ دراز سے نواب نادر جہان بیگم کا حال معرض بیان مین نہین آیا - یہ امیرزادی عفیفہ نواب صاحب کی سرد مہری کی ازبس شاکی تھین مگر دل ہی دل مین کُڑھا کرتی تھین زبان پر حرف شکایت نہین لاتی تھین کاتِّہ گو دام سے جو تار نواب صاحب کے بھیجا اور پھر دو ایک خط بھی اُنکے اور نواب رونق جنگ بہادر کے نام آئے تو اُنکے دلکو اِس سے ذرا ڈھارس ہوئی مگر خوف یہ تھا کہ مبادا قمرن دل مین جگہ کرے یا نازو اپنا رنگ جمالے - پہاڑنون کی بڑی تعریف سنی تھی کہ حسن و جمال مین فرد اور فقید المثال ہوتی ہین ایسا نہو کسی پہاڑن پر دل آجائے یک نشد دو شد کا نقشہ ہو - اِسی قسم کے خیالات دن رات اِن کے دل مین جاگزین ہوتے تھے مگر اللہ رے ضبط - اُف تک نہین کرتی تھین - اگر کبھی کوئی ہمجولی کہتی بھی کہ تمھارے نواب نے تو اب کی دفعہ بڑا لمبا سفر کیا تو یہ کہکر بات ٹال دیتی تھین کہ بہن مرد سفر کرتے ہی ہین - کلکتے بمبئی سیر کے لیے جاتے ہین شکار کھیلنے کا شوق ہوا تو سال مین تین چار مہینے غائب رہتے ہین - کوئی حج کرنے جاتا ہی کوئی کربلا معلا کی زیارت کو جاتا ہی - اور زیادہ مقدرت نہوئی تو کچھو چھے شریف یا اجمیر شریف لوگ جاتے ہین سنی شیعہ اپنے اپنے عقیدے کے موافق جاتے ہی آتے رہتے ہین - اور یہ پہاڑ تو یہان سے دن بھر ہی کے راستے پر ہی - بریلی پہونچے اور دو تین گھنٹے مین پہاڑ ہی پہاڑ دکھائی دینے لگے - خط تو برابر آتے رہتے ہین خیر صلاح کا حال معلوم ہوتا رہتا ہی - ہمکو بھی دو ایک بار لکھا تھا کہ اگر یہان آنے کا قصد ہو تو ہم زنانے مکان کی فکر کرین ہمنے لکھا جب سب بند و بست ہوجائیگا جیسا لکھو گے ویسا کرینگے اسطرح پر خوبصورتی کے ساتھ بات ٹال دیتی تھین اور اگر کسی برابر والی رئیس زادی نے قمرن کا ذکر کیا تو دو چار رئیسوں کا نام لے دیتی تھین کہ اُنکے دو محل ہین - اُنکے چار محل ہین - کسی نے کسی کو گھر ڈال لیا کوئی کسی سے نکاح کرنیوالا ہی اگر ہمارے میان بھی پہاڑ کے شغل کے لیے کسی کو ساتھ لیتے گئے تو کون ایسا گناہ کیا - اِنکی ہمجولیون کو تمنا ہی رہگئی کہ کبھی اِنکی زبان سے نواب کی شکایت سنین -

ایک روز مہری نے اِنکو اُداس دیکھکر کہا حضور آج دو ایک حال کیا کچھ مزاج بے لطف ہی - سویرے سے مین غور کر کے دیکھ رہی ہون کہ حضور کچھ نصیب اعدا اُداس سی ہین - انھون نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا - ادھر کئی دن سے نواب کا حال نہین معلوم ہوا - اِس سے ذرا تردد سا ہی - خدا جانے کیسے ہین - وہ بولی اللہ نے چاہا تو سب اچھا ہی اچھا ہوگا مگر ہان حضور کو نہ خیال ہوگا تو اور کس کو خیال ہوگا - ایک بات ہی سرکار جو خط روز روز بھیجتا ہی اُسکا خط اگر دیر مین آئے تو بڑا تردد ہوتا ہی اور جو کبھی کبھا مہینے مین ایک دفعہ دو دفعہ خط بھیجتا ہی اُسکا خط نہ آنا ایسا کچھ بہت نہین کھلتا - بس بات ساری اتنی ہی - اتنے مین مہتابی پر ایک

کوا بیٹھکر زور زور سے بولنے لگا۔ مغلانی نے کہ یہ گفتگو سن رہی تھی کہا سرکار کوے کی بولی خط آنے کا بڑا شگون ہی۔ یہ سویرے سے آج کئی بار کائن کائن کر چکا ہی ضرور خط آئیگا۔ ایک اور عورت نے بھی مغلانی کے کلام کی تائید کی۔ کہ ہمنے خود بہت تجربہ کیا ہی اور پورا اُترا۔

ب - ای یہ کوے کے بولنے سے کیا ہوتا ہی۔

مغلانی - یہ بہت اچھا شگن ہی۔ خط لانے کی خبر دیتا ہی جا سرکار کا خط پہاڑ سے لا تو دودھ بتاسا کھلائین ۔ جا جا کے خط لا۔

ب - جیسے کوّا سنتا ہی تو ہی - آدمی متقرر کیا ہی۔

لاڈو - سرکار ایک ہوش بنگالی کل ادھر سے کہتا جاتا تھا کہ ہمارا محلہ مین کوّا لوگ بڑا گول مچایا کال۔

راوی - اِس فقرے نے بیگم صاحب کو لٹا دیا - کئی بار فرمایش کی کہ ہان لاڈو کیا کہتا تھا (کوّا لوگ) - لاڈو بار بار اُسکی نقل کرتی تھی - حضور ایک آدمی سے باتین کرتا جاتا تھا تو باتین کرتے کرتے کہنے لگا کہ (ہمارا محلہ مین کال کوا لوگ بڑا گول مچایا) - بیگم صاحب ہر بار کھلکھلا کے ہنس دیتی تھین - اور گھر بھر مین قہقہے پڑتے تھے۔

نبو - کوّا لوگ! ہم ہوتے تو کہتے - بابو تم بلّی لوگ کو کیون نہین پالتا - ای ہوش تو ہوتے ہی ہین موے۔

لاڈو - اور کل کو کال بڑھا کر کہتا تھا۔

مغلانی - کال پڑے اُسکے گھر مین - ای ہان۔

لاڈو - غل مُنہ سے نہین نکلتا - گول کہتا تھا حضور اِسکی زبان سے سنیے تو بڑا لطف حاصل ہو۔

مغلانی - پھر کوّا بولا - سرکار جو آج خط نہ آئے تو ہمارا ذمہ کوّا بار بار بول رہا ہی۔

لاڈو - ارے جا کے خط تو لا پھر کا نون کانون کرنا۔

مغلانی - کوّا کاہن ہوتا ہی۔

لاڈو - سرکار کا خط آئے تو ہم جانین کوا کیسا ہوتا ہی۔

مغلانی - ہمارے مکان کے پڑوس ایک لالہ رہتے ہین اُنکے لڑکے کا خط کئی مہینے سے نہین آیا تھا - ایک دن وہ بچارے بڑے اُداس بیٹھے ہوے تھے تو کوّا بولنے لگا - اُسنے کہا کاگا بھیّا کی چٹھی لا تو تجھے دودھ کھلاؤن بس ویسے ہی کوّا اُڑ گیا اور دوسرے دن شام کو اجورہ دار خط لے کے آپہونچا - ہم کئی بار آزما چکے ہین۔

لاڈو - بھنا شگن بچار - یہ اِسی کوے پر کہا ہوگا۔

راوی - واہ کیا دور کی سوجھی ہی۔

ب - خط لکھنے مین نواب بڑے کاہل ہین - مگر اِس داروغہ کو کیا ہو گیا - وعدہ کیا تھا کہ روز روز خط بھیجونگا - اُسکے اتنے دن ہو گئے خط کا پتا نہین۔

مغلانی - سب ایک سے ساتھ ملے ہین - ہو حق مین پڑے ہونگے خط لکھنے کی فرصت کہان اور داروغہ جی اہتمام مین رہتے ہونگے - مگر اب کیا اِنی بھی فرصت نہین ملتی۔

ب - (کوّا پھر بولا) اتنی دیر سے کائن کائن کر رہا ہی بر بوج کے پھینک دونگی نگوڑے کے - مطلب کی بات ایک نہین کان کھا گیا مُوا۔

لاڈو - کہتے ہین لوگ اِنکی بولی بھی پہچانتے ہین -

مغلانی - تاجُب (تعجب) کی کون بات ہی - ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ کوئی آدمی اپنی بیوی سے لڑا - بیوی نے دو چار انیڈ ہی بنیڈی سنائین تو مسٹ مار کے چپ ہو گیا

اسپر ایک عورت جو اُسی گھر مین رہتی تھی بہت زور سے ہنستی ہی
اِن میان بیوی دونون کو ناگوار گذرا کہ ہم مین تو لڑائی ہوتی ہی
اور یہ ہنس رہی ہی - تھوڑی دیر مین جب دونون کی گرمی اور
غصہ کم ہوا - غصہ تو حرام ہوتا ہی ہی تو میان نے بیوی سے
کہا کہ یہ عورت ہماری لڑائی پر بیچ بچاؤ کرنے تو نہ آئی کہ ہان
بھئی بیچ بچاؤ کر دین مگر اور اُلٹی ہنسنے لگی اُسکی بیوی نے
بھی اِس عورت سے شکایت کی کہ واہ بوا تم تو بڑی اچھی
معلوم ہوتی ہو - یہ تم ہنسی کیا سمجھ کے تھین - اب تم سے
اور تمھارے میان سے جو جھگڑا ہوگا تو ہم بھی تالیان
بجائینگے - اِس نے کہا نہین مین اِس بات پر تھوڑا ہی
ہنسی تھی - ہنسی تو مین کچھ اور ہی بات پر تھی مگر مین
بتاؤنگی نہین - اِسپر اِن دونون نے بڑی خوشامد
کی کہ نہین بوا ضرور بتاؤ ہم بھی سنین کہ وہ کیا بات تھی
جب بڑی دیر تک خوشامد کی تو لاچار ہو کے اُسکو کہنا پڑا
اُس نے کہا جب تم بہت بگڑی تھین اور یہ بھیگی بلی بنکے
دبک رہے تھے تو اس وقت گھر کا مرغا بولا تھا یا نہین
یاد ہی - میان نے کہا ہمین خیال نہین مگر بیوی نے قبولا
کہ ہان ہمین اچھی طرح سے یاد ہی - بہت تنکے مرغا بولا تھا
اور کئی دفعہ بولا تھا - اور تم مرغی کی طرف دیکھ دیکھ کے
ہنستی جاتی تھین - اسنے کہا ہان ہم مرغے کی بولی سُنکے
ہنسے تھے - تب تو انکو اور بھی وہ ہوا کہ بڑے تاجب
(تعجب) کی بات ہی کہ جناورن تلک کی بولی یہ سن لیتی ہی
کہا خدا کا واسطہ بتاؤ مرغا اپنی بولی مین کیا کہتا تھا -
تب اُسنے سارا حال بیان کیا کہ مرغا اپنی مرغیون سے بہت
اکڑ کے کہتا تھا کہ دیکھو یہ مرد کیسا مرد ہی کہ ایک جوردا

اِس سے نہین دبتی وہ جب ڈانٹ بتاتی ہی تو مردوا بھیگی
بلی بنکے دبک رہتا ہی اور عورت شیر ہو جاتی ہی - بڑے
شرم کی بات ہی کہ مرد ہو کر عورت سے دب جاے - ایک یہ
مرد ہی زن مُرید کہ اسکی عورت اِسپر شیر ہی اور ایک ہم مرد ہین
کہ سولھہ بیویان ہماری ہین اور سولھون چُون نہین کر سکتین
سب حکم مانتی ہین اور سب پر ہم شیر ہین - مرد ہو کے عورت سے
دبے تو چلّو بھر پانی مین ڈوب مرے - تو اِسپر مرغیون نے کہا
وہ مرغیان کون ہوتی ہین جو اپنے مرغون کو دبا لیتی ہین ہمارا
مرغا تو ہمکو کچا ہی کھا لے - اِسی پر ہمین ہنسی آئی تھی -

ب - میان تو سُنکے کٹ گیا ہوگا -

بنو - اور بیوی کی کیا بڑی آبرو ٹرہ گئی ہوگی -

لاڈو - واہ اُس مرغے کی ایسی تیسی جو مرغیون پر ظلم کرے
ہم تو ایسے مرغے کو مارے لاتون کے بولا دین کیا دل لگی
بازی ہی کچھ -

بنو - چل چھوکری بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بنا کسو قصائی
سے پالا پڑیگا تو یہ باتین بھول جائیگی سب -

مغلانی - ہان یہ لاتین واتین سب رکھی رہینگی -

لاڈو - جی تو وہ کوئی اور ہوتی ہونگی - ہم اُن مین نہین ہین
میان کی دم مین موٹا سا رسا - ہم میان کی کیا اصل حقیقت
سمجھتے ہین - میان گر راہ چلتے دیکھے تو ہان بھئی اُسکا کہنا
حق سے ہی اور جو یون چلتے بیل کا سینگ پکڑے تو کوئی دبیل
تو ہم ہین نہین -

ب - نہین نہین - تمھارا دشمن دبیل تم بڑی سرہنگ ہو
سپاہی ہو - مورچون پر لڑنے والی -

اتنے مین ایک مہری خوش خوش زنان خانے مین آئی

یہ انکی بہن کے ہان سے آئی تھی - بندگی کرکے کہا حضور یہ خط نواب صاحب کے نام پہاڑ سے آیا ہو - سب خیر صلاح سے ہین اور شاید حضور کا بھی بلوا ہو - خط بیگم صاحب نے خوشی خوشی لے لیا - اور کہا بی مغلانی کی بات صحیح نکلی - مغلانی تو اب شیر ہو گئی تھی - کہا سرکار لونڈی نے اِتی عمر کی ہو - بوڑھی ہونے کو آئی - کیا اِتا بھی نہین سمجھ سکتی ہون -

ب - اوئی - بوڑھی ہونے کو آئی - شاید ابھی بوڑھی ہوئی نہین ابھی جوان ہی بنی ہوئی ہو -

نبو - ای ابھی تو انکی کوئی بارہ ہی برس کی عمر ہوگی -

مغلانی - مگر حضور سچ کہیے گا کیا ٹھیک بات اُتری ہو جیسے نشانے پر تیر پڑتا ہی جاکے -

ب - اب اِس کوتے کو دودھ ملائی تو کھلاؤ -

مہری - کیا کوا سویرے سویرے بولا تھا -

مغلانی - ہان ہان - بڑی دیر تک بولا کیا - ہم نے کہدیا کہ سرکار آج نواب صاحب کا خط ضرور کرکے پہاڑ پر سے آئیگا - سو وہی ہوا بس

ب - ہم تو اب اسوقت سے کچھ کچھ قائل ہو گئے -

لاڈو - بھلا قبوتر کی بولی کا بھی کچھ شگن ہو یا کوے ہی کا ہو

ابھی یہی باتین ہو ہی رہی تھین بیگم صاحب نے خط پڑھنے کی کوشش کی مگر اِسقدر بدخط لکھا ہوا تھا کہ اُنسے پڑھا نہین گیا گو خط پڑھنے والے ڈیوڑھی پر بہت تھے مگر بیگم صاحب کی خواہش تھی کہ جو شخص خط پڑھے اِسکے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی پڑھتی جائین - اور اِسکے لیے کسی پڑھی لکھی عورت کی ضرورت تھی اور پڑھی لکھی عورت اِنکے محلے بھر مین نہین - بلوائین تو کسکو بلوائین - آخر کار مغلانی نے سوچ کر کہا کہ اسکول کی اُستانی کو بلوا لیجیے - ڈولی بھیجکر اُستانی جی طلب کی گئین - یہ بڑی ہوشیار اور پڑھی لکھی عورت اور مدرسۂ نسوان کی افسر معلمہ تھی خط لیکر پڑھنا شروع کیا -

جناب نواب رونق جنگ صاحب بہادر - بعد تسلیم عرض ہو شکر ہو کہ تا دم تسطیر عریضہ خیریت طرفین حاصل ہو - خاکسار آپ احباب کی دعا سے کوہ نینی تال پر چین کرتا ہو - محمد عسکری اور آپ کے دوست آغا محمد اطہر صاحب بھی خوش ہین اور زیادہ تر لطف اِس سبب سے رہتا ہو کہ منشی مہراج بلی صاحب بھی ہمراہ ہین - یہ طرفہ معجون اور عجیب بزرگوار ہین - اِنکی باتین اور حرکتین سنیے تو مارے ہنسی کے لوٹ لوٹ جائیے نازو اِنکی خوب مرمت کرتی رہتی ہین - یہان کی آب و ہوا کی تعریف کرنا چھوٹا منھ بڑی بات ہو - سردیون مین جو لطف لکھنؤ مین نہین ہوتا وہ گرمیون مین یہان حاصل ہوتا ہو - نی نی غلطم - یون کہنا چاہیے کہ جو لطف گرمیون مین یہان حاصل ہوتا ہو اُسکا عشر عشیر بھی سردی کی فصل مین وہان نہین حاصل ہو سکتا - پنکھے اور خس کی ٹٹی کے نام سے یہان جوڑی چڑھتی ہو - ہردم جاڑا رہتا ہو - ہر وقت اِسطرح کی سردی کہ روح تک اور جگر تک کو سردی پہونچتی ہو - لطف یہ کہ لکھنؤ سے چوگنا کھانا کھاتے ہین اور ادھر پانی پیا اُدھر سب ہضم - پانی کیا چورن ہو یا عرق جامن کہ پتھر تک کو گلا اور پچا دے -

نواب صاحب اب وہ محمد عسکری نہین ہین جو لکھنؤ مین تھے اب اِنکے خیالات بہت اچھے ہو گئے ہین - بُری صحبت سے پرہیز ہو اور ہر شے کو ایک قرینے کے ساتھ کرتے ہین - تفریط و افراط نہین ہو - نازو اور قمرن تو آپ جانتے ہی ہین سائے کی طرح ساتھ آئی ہین - مگر بھائی صاحب یہ کانٹے

آپ ہی کے بوئے ہوے ہین قمرن اب تک نواب صاحب کی مطبوع طبع ہی اور بھائی وہ ہی ایسی ہے ع -

آہو چشم چھلاوے کو ہین چھلنے والے

لیکن اب بیگم صاحب کو بہت یاد کرتے ہین اور عنقریب بلوانے والے ہین - آپ اپنی سالی کو ضرور تسلی دین کہ اب قمرن کا رنگ نواب پر ایسا نہین ہی کہ اُنکو بالکل بھول ہی جائین - بلکہ جب وہ یہان آئینگی تو خود ہی دیکھ لینگی کہ قمرن اِنکی برابری نہین کرسکتی - اِسکی بہن نازو کو بڑا افسوس ہی کہ نواب اب بیگم کو بلانے والے ہین - کئی بار کہہ چکی کہ پھر ہم کو رخصت کر دیجیے - جو اُنکو بلانے کا قصد ہی تو پھر ہمین ہنسی خوشی جانے دیجیے مگر نواب اِن باتون کی پروا نہین کرتے - بیگم صاحب کے لیے قیامگاہ کے قریب ایک کوٹھی سجی جاتی ہی - اِسمین نواب صاحب اور آپکی سالی رہا کرینگی - اور نازو اور قمرن اور ہم سب علیحدہ کوٹھی مین جسمین آج کل رہتے ہین - یہ دونون ملی ہوئی ہین بیگم صاحب کا خط جب آتا ہی تو نواب کی باچھین کھل جاتی ہین -

یہان کی عورتین بہت حسین ہوتی ہین اور نواب ضرور دو ایک کو گھر ڈال لیتے - گو وہ سوا ہندون کے اور کسی قوم کے ہان نہین جاتین لیکن نواب صاحب کے گنگا جمنی ہوادار اور فوق البھڑک وردیان اور جھرپونکی بیش بہا پوشاک اور زیور اور سپاہیون کے زرق برق لباس اور سواری کے ٹھاٹھ اور روپیے کے خیال سے ضرور پھسل جاتین - اور نواب صاحب ہزار ہا روپیہ بلٹا دیتے مگر شکر ہی کہ اب اِنکی صحبت بہت ستھری صحبت ہوتی ہی اور عالم و فاضل اور فہمیدہ و تربیت یافتہ آدمی شریک صحبت ہوتے ہین جنمین دو ایک حکام بھی ہین اور یہ لوگ نواب صاحب کو ہمیشہ صلاح نیک دیا کرتے ہین اب وہ اشغال اِنکے نہین ہین جو پیشتر تھے - زمین و آسمان کا فرق ہی - اب پھرتی اور چستی بھی طبیعت مین زیادہ آگئی ہی وہ کاہلی اور سستی اب نہین باقی رہی - دو ڈھائی گھنٹے روز گھوڑے کی سواری کرتے ہین اور دو تین میل روز پیدل بھی چلتے ہین - بھلا لکھنؤ مین یہ بات کہان تھی - دوپہر کو تو سو کے اُٹھتے تھے - شام کو ہوا کھانے گئے تو ساتھ وہی خراب کرنے والے لوگ صحبت مین بیٹھنے تھے سب بدوضع یہان وہی صحبت کے لوگ جو لکھنؤ مین ہردم ساتھ رہتے تھے راہ راست پر آگئے ہین اور انپر بھی یہان کی صحبت کے تربیت یافتہ آدمیون کا اثر پڑا اور اِنکے خیالات اب شایستہ اور آراستہ ہوگئے - نواب کو بڑا افسوس ہی کہ وہ قمرن کو کیون ساتھ لائے کیونکہ اب اِنکے یہ خیالات ہین کہ انسان کو ایک ہی شادی پر کفایت کرنی چاہیے - اِسکے علاوہ اِنکو اِس امر کا بھی افسوس ہی کہ قمرن ایک نیچ قوم بازاری عورت ہی اور یہان کے کل باشندے اور غمے کے لوگ اور حکام قمرن اور نازو کو نواب صاحب کی بیگم اور سالی سمجھ بیٹھے ہین الغرض تمھارے ہمزلف کو اِس پہاڑ کے قیام اور صحبت نیک نے آدمی بنا لیا - اپنی سالی کو مبارکباد دینا - اور کہہ دینا کہ انشاءاللہ بہت جلد وہ بھی اِس کوہستان کی ہوا کھا رہی ہونگی اور قمرن اور نازو اُنکے پانون دبا رہی ہونگی - نیازمند چھٹن صاحب مغلانی - حضور مبارک - سب کیطرف سے ہم مبارکباد کہے دیتے ہین - کوے کے بولنے سے خط کا خط آیا اور بلوے کا پیام الگ لایا -

اُستانی - کوے کا شگن ہندو بہت مانتے ہین -

لاڈو - حضور لونڈی بھی ہمراہ چلیگی - کہین ایسا نہو کہ ہمکو یہین چھوڑ جائیے -

ب - سُوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ابھی سے چلنے کی تیاریان کرنے لگین -

لاڈو - اب تو ایک اٹھوارے مین پہاڑ پر ہونگے - دیکھ لیجیے گا حضور -

ب - ہان یقین تو آتا ہی کہ بلائین مگر وہ دونون ساتھ ہین - اِنکا ساتھ چھٹنا ہی اب مشکل ہی -

لاڈو - اونہہ وہ موئی منہار نہین بھی ایک کونے مین پڑی رہینگی - وہ ہین کیا مال -

ب - نہین وہ چھٹنکی ضرور مال چیرتی ہوگی - اُسپر نواب کا دل آیا ہی - اور ہی بھی ابھی چودہ پندرہ برس کی اور کامنی بھی ہی

مغلانی - سرکار کی بھی کیا باتین ہین - ہماری لاڈو اُس سے اچھی ہی -

نبو - لاڈو کو تو ہم پہاڑے بھی نہین جائینگے -

لاڈو - یہ کیون ہمارا قصور -

نبو - بیگم صاحب سمجھ گئی ہونگی - کیون حضور -

ب - ہم تو کچھ بھی نہین سمجھے -

نبو - لاڈو داڈو کسی کو ساتھ نہین لیجائینگے حضور - بس سب بوڑھی بوڑھی عورتین خدمت کے لیے چلینگی -

ب - (مسکرا کر) اِس بات کا ہمین ڈر نہین ہی - چاہے لاڈو کو گھر ڈالین چاہے قمرن کو -

نبو - لاڈو کی سی بات قمرن مین کہان پائے -

لاڈو - (جھیپ کر) لاڈو تو ابھی باتین جانتی ہی نہین بچاری - ہان نبو زمانہ دیکھے ہوے ہی - وہ چاہے تو نواب صاحب کو رجھالے -

نبو - نبو بچاری بڑھیا کو سوا اُسکے میان کے اور کون پوچھیگا - ہان جو تیرہ چودہ برس کی کنواری ہو اُسکو البت سب کوئی پوچھینگے -

لاڈو - جب تم تیرہ چودہ برس کی کنواری تھین تو سارا لکھنؤ تمکو پوچھتا ہوگا -

نبو - تو تنکتی کیون ہو -

لاڈو - جبھی اپنی بیتی کہہ رہی ہو -

مغلانی - موئی جوانی پر نبو بھی اچھی -

نبو - اِی نواب سو پچاس مین اچھی ہی -

لاڈو - اپنی بوڑھیا کا صدقہ - ذری شکل تو آئینہ لیکے دیکھو شکل چڑیلون کی ناز پریون کا -

نبو - ہم تو اپنے آپ کہتے ہین کہ ہمکو کوئی بھلا کاہیکو پوچھنے لگا امیر روپیے والے لاڈو کو پوچھینگے کہ ہمکو -

لاڈو - تمہارے پوچھنے والے تمکو پوچھینگے یشا بچی (مشعلچی) خانسامان - باورچی -

نبو - چاہے نگو چاہے لڑو تم اب پہاڑ پر نہ جانے پاؤگی -

لاڈو - جائین اور بیچ کھیت جائین -

مغلانی - اِی تو ابھی سے کاہیکو کٹی مرتی ہو -

ب - خدا واسطے کو - اب ہمارے نواب ایسے گئے گذرے کہ ہر کوئی کو گھر ڈال لینگے - قمرن چوڑی والی کو کیا منھ لگایا کہ اب نبو اور لاڈو اور مغلانی سب جیسے گھر ہی پڑ جاینگے ایسے گئے گذرے -

مغلانی - (ہنسکر) ابلو آئی گئی تمہارے ماتھے گئی - مجھ بوڑھیا کھٹ کو تو اپنے صدقے مین آزاد ہی کر دیا ہوتا - نبو تو بھلا خبر

جوان نہین تو ادھیڑ بھی ابھی نہین ہین۔ ابھی پارسال ہی لڑکی ہوئی تھی۔ مین تو اللہ جھوٹ نہ بلائے چار بیسی سے کسو طرح کم ہو ہی نہین سکتی۔

مہری۔ مغلانی کو بھی سب کے ساتھ سان ڈالا۔

ب۔ مہری تمھاری بیوی بھی چلینگی۔ ہم کہینگے تو اپنی طرف سے ضرور۔ مگر اِس خط سے اور بھی یقین ہو گیا کہ دولھا بھائی نے ہمارے حق مین یہ کانٹے بوئے ہین۔ اچھا سلوک کیا۔ دیکھو لین تو سہی۔

مہری۔ سرکار جو بہار پر قمرن نجاتی تو ہمارے نوابصاحب اِن دونون بہنون مین سے ایک کو ضرور نوکر رکھ لیتے یا چوری چھپے آیا کرتی یا گھر ہی پڑ جاتی۔

نو۔ ہمین اِس بات کا خیال نہین ہی کہ قمرن ساتھ کیون ہی جن لوگون کو اللہ نے دیا ہی وہ ایک جورو پر تو رہ نہین سکتے یہ تو غریب غربا کے لیے ہی۔ مگر ہمکو اِسکا بڑا اندیشہ ہی کہ کہین اُس سے نکاح نہو جائے۔

مغلانی۔ اِسکا میان نگوڑا موجود ہی نکاح کیسا۔ اور ہو بھی جائے تو کیا۔ ہماری قسمت تو وہ لے نجائیگی۔ جن جن کے میان نے دو دو چار چار نکاح کر لیے اُنھون نے آخر کیا کیا جو ہم کرینگے یہ تو اِن مردون نے جو ہر سمجھ لیا ہی پھر اب ہم لوگ اِسکا کہان تک خیال رکھین۔ جو ہونا ہو گا وہ ہو گا۔ مگر جو بلائینگے تو کچھ سمجھ ہی کے بلائینگے۔

یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ نواب رونق جنگ بہادر گاڑی پر سوار تشریف لائے اور دربان نے اطلاع دی کہ نوابصاحب تشریف لائے ہین۔ تھوڑی دیر تک داروغہ صاحب کے بھائی سے گفتگو کر کے اندر تشریف لے گئے۔ معمولی باتون کے بعد یون مکالمہ ہوا۔

ب۔ واہ دولھا بھائی ہمپر بڑا احسان کیا۔ اِس احسان سے ہم کاہیکو کبھی سبکدوش ہونگے۔

رونق۔ چھٹن صاحب تو ہین پاگل اور تم بھی اُس کے فقرے مین آ گئین۔ اتنا نہین سوچتی ہو کہ مین نے کیا کیا وہ میرے مان کے ہین۔ ہم پر تو خود تمھاری بہن تہمت باندھتی ہین کہ نازو کو پیغام بھیجا تھا۔ اپنے بہنوئی کا سا آوارہ مزاج وہ سب کو سمجھتی ہین۔

ب۔ بھائی تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو۔ کہنے سے تو برا مانیے گا مگر ہم تو خدا لگتی کہینگے۔

رونق۔ یہ خواہ مخواہ کسی بھلے مانس پر الزام لگانا ہی۔

ب۔ جی ہان ہم آپ سب کی بھل منسی سے خوب واقف ہین بھل منسی کا نام نہ بدنام کیا کیجیے۔

رونق۔ اب تم کو تو یقین ہی نہین آتا۔

ب۔ ہمکو کیونکر یقین آئے صاحب۔ آپ لوگ تو قرآن کا جامہ بھی پہنین تو بھی ہمکو یقین نہ آنے کا۔ اچھا کھائیے تو قسم کہ آپکے علم یقین مین نہین تھا۔ آپ ہی کے گھر مین تو یہ سب گل کھلا نہ وہان جاتے نہ اُس موئی قمرن کو دیکھتے۔

رونق۔ (مسکرا کر) تو کوستی کیون ہو اُس بیچاری کو۔

ب۔ (ہنستے ہوے) اوئی اُسکی اتنی محبت ہی۔ وہ بیچاری ہی ساری خدائی کی آوارہ۔ کالے سر کا ایک محلے مین نہ چھوڑا بیچاری بناتے ہین۔ ایسی ہی دو ایک اور بیچاریان ہون تو لکھنؤ تباہ ہی ہو جائے۔

رونق۔ اچھا اب تو وہ بیچارہ تمھارے بلانے کی تیاریان کر رہا ہی۔ اب تو بری صحبت سے پرہیز ہی اب تو قمرن

تمھاری لونڈی بنکے رہیگی۔
ب۔ بیچ پی ہزار نعمت پائی۔ ہم ایسی لونڈی نہین چاہتے
ہردم کا ناسور۔ ایسی لونڈیان آپ ہی لوگون کو خدمت
کے لیے مبارک رہین۔ مگر تم لوگون کی طبیعت بھی ماشاء اللہ سے
کتنی سنہری ہی۔ گرے بھی تو کہان جاکے۔ واہ چوڑیُ الی
مچھلی والی۔ کنڈے والی۔ دہی والی۔ گھی بیچنے والی گدن۔
راوی۔ اِس (گدن) کے لفظ پر گھر بھر مین قہقہہ پڑا بیگم صاحب
خود بھی ہنسدین اور نواب رونق جنگ بہت جھینپے۔
رونق۔ مطلب۔ اب ہم۔
ب۔ کیا کیا۔ ہان ہان کچھ کہو صاحب۔ یہ چبا چبا کے
کیون باتین کرنے لگے۔ کچھ پانی مرتا ہی۔
رونق۔ تمھاری بھی کیا باتین ہین۔
ب۔ لیجیے پان لیجیے۔ ہماری تو ایسی ہی باتین ہوتی ہین
رونق۔ گلوری لیتے ہین تو عذر نہین۔ مگر تم اِسوقت ذرا
جھلائی ہوئی ہو۔ ہمین خوف ہی کہ مبادا مرچین جھونکدی
ہون۔ (گلوری لیکر) کھاؤن؟
ب۔ اب یہ اپنے جی سے پوچھو۔ گرمرچین ہم نے ضرور
جھونکی ہین۔ اور سب تیار چین ہین۔
رونق۔ (گلوری کھاکر)۔ یا قسمت یا نصیب۔ یا بخت
ہمین بڑی خوشی ہوئی کہ تم کو بلوائینگے۔ ابکی سال تو ہمارا
جانا نہ ہو سکیگا مگر ہان دوسرے سال ضرور جانیکا قصد ہی
قابل دید مقام ہی۔
ب۔ تعریفین تو بڑی سنتے ہین دیکھین تو معلوم ہو۔
نازو اور قمرن کی بھی کیا قسمت کھلی ہی۔ چوڑیون کا ٹوکرا
لے کے گھر گھر گھومتی تھی اب ہوادارون پر چڑھ کے نکلتی ہین
اللہ کی شان ہی۔ کہان وہ دن تھے کہ پاس نہین بیٹھ سکتی
تھین اور کہان ہم بہار دیکھنے کو ترستے ہین اور وہ گنگا جمنی
ہوادارون پر سیر کو نکلتی ہین۔
رونق۔ ہمکو پورا پورا یقین ہی کہ تم وہان داخل ہوئین اور
وہ دونون نکالی گئین۔ دونون کو دھتا بتا دینگے۔ آثار
سے ہمکو ایسا معلوم ہوتا ہی۔
ب۔ یہ تو سب فقرہ بازی ہی۔ جھمٹن صاحب لکھتے ہین
ابھی تک قمرن کا عشق کم نہین ہوا ہی۔
رونق۔ وہ یہ بھی تو لکھتے ہین کہ بیگم صاحب جلد وہان
آئینگی اور نازو اور قمرن اُنکے پاؤن دبائینگی۔
ب۔ یہ تو اُنکی شاعری ہی۔
رونق۔ نہین شاعری نہین۔ وہ بہت سمجھدار آدمی ہین۔ ہمنے
بھی دو تین آدمیون سے سنا تھا کہ اب محمد عسکری کے
خیالات بالکل بدل گئے۔ اب وہ بالکل سیدھے ڈھرے پر
چلتے ہین۔ اگر قمرن کا عشق باقی بھی رہا تو کیا ہرج ہی۔
وہ بھی ایک علٰحدہ مکان مین پڑی رہیگی۔ اتنا نہین
غنیمت سمجھتی ہو کہ تمکو بلاتے تو ہین۔ تمھارا اقبال تو ہی۔
قمرن کے ہاتھ تک تو نہین گئے۔ یہ کیا کم ہی۔ اپنے پڑوس کا
حال نہین دیکھتی ہو۔ ۱۳ برس سے میان بیوی مین آبدنت
بول چال نہین ہی۔ میان بیوی کی صورت سے اور بیوی
میان کی شکل سے واقف نہین۔ ایک توسفے کی جورو گھر
پڑی ہی۔ اور ایک اُس دومنی کی چھوکری۔ وہ دونون چین
کرتی ہین اور جورو کو ایک مکان رہنے کو دیدیا ہی۔ ایک
سپاہی کی تنخواہ ملتی ہی ایک ماما اور ایک مہری۔ اور پچاس
روپیہ لڑکے کے انور جین دلواتے ہین ورنہ زیور بیچ بیچ کے

کھائین - اپنی پھوپھی اماّن کی نظر بھول گئین کہ چالیس برس تک میان الگ رہے باپ اگر دینے والا نہوتا تو فاقون کی نوبت آجاتی تم وہان جاکے سب پر دخل کرکے مزے سے بیگم بنکے بیٹھو اور کبھی عسکری کو ذرا نہ چھیڑو - قمرن کا تو ذکر ہی نکرو - اسمین انکو بھی لحاظ رہیگا اور بات بھی نہ بڑھنے پائیگی مگر کم سے کم ایک وقت کا کھانا اپنے ہی ساتھ کھلایا کرنا - شام کا کھانا تو وہ وہین کھائینگے یہ تو ہمکو خوب یقین ہی مگر صبح کو تم یہ معمول رکھو کہ گھرہی پر کھائین اور شام کو بھی تم اپنے ہان سے گوشت یا مرغ یا کھیر یا کبھی مرغ پلاؤ یا کباب ایک نہ ایک چیز روز بلاناغہ پکوا کے بھیجا کرو - یہ ایک معمول کرلینا اور کبھی بھولے سے بھی طعن طنز کی باتین نکرنا - اسکا ضرور خیال رہے - جب ملو ہنستے ہوے - اب تو اپنا وقت کاٹھنا ہونا - بس وہ راہ چلنی چاہیے جنمین کوئی خطرہ نہو - سیدھا دُھرا - انکو شکایت کا کوئی موقع ہی نہ ملنے پائے - وہ تو محل مختار ہین - نہ قمرن اس بات کی کوشش کریگی کہ تمھاری طرف سے کان بھرے اور نہ انکو تمھارے خلاف ہونے کا موقع ملے گا

ب - مین نے بڑے غور سے سب باتین سنین اور مین ایسا ہی کرونگی - مگر جب کوئی بلوائے بھی -

رونق - یہ ہمارا ذمہ - اسکے ہم ذمہ دار ہو گئے بس -

مغلانی - ای حضور بلائین اور بیچ کھیت بلائین -

رونق - نہ بلانے کی وجہ کیا -

مغلانی - حضور کو خدا سلامت رکھے کیا کیا . مین اونچ نیچ کی حضور نے سمجھائی ہین کہ واہ واہ - بس یہی چاہیے - بات کو مختصر کرنا چاہیے اور یون چاہیے جتنی بڑھا دیجیے -

رونق - جبدرجان گاتی ہین نا بہ

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے　　طول بھی ہی یہ مختصر بھی ہی

مغلانی - اور کیا - جس بات مین اپنا بس ہی نہین اسکو بڑھانا اپنا ہی نقصان کرنا ہی - اور جو طرح دی تو لحاظ بھی ہا اور اپنا نقصان بھی کم ہوا -

رونق - تم جہاندیدہ ہو - دنیا کا نشیب فراز دیکھا ہی ان باتون کو خوب سمجھتی ہو -

بیگم صاحب نے کچھ دیر تک مشورہ کرکے کہا - دولھا بھائی اگر نامناسب نہو تو ایک خط اسی وقت لکھکے رجسٹری کرکے بھیجدیجیے دیکھین کیا جواب لکھتے ہین - انھون نے کاغذ قلم دوات مانگا اور یون خط لکھا -

مائی ڈیر عسکری - گڈ مارننگ - ارے یار تم پہاڑ پر بھی جاکے کاہل ہی بنے رہے - خط بھی بھیجا تو چھٹن صاحب سے لکھوا کر - اگر خود لکھتے تو شاید حضور کے ہاتھ کی مہندی چھٹ جاتی - لہذا حضور نے چھٹن صاحب کو اپنا سکترا اور میر منشی بنایا - خیر - ع - ہرچہ از دوست میرسد نیکوست - یہ بھی غنیمت ہی کہ یاد تو رکھا - بھائی صاحب آپ پہاڑ پر رنگ رلیان مناتے ہین - اور مزے اڑاتے ہین اور ہم یہان ترستے ہین - مگر پار سال انشاء اللہ اینجانب بھی کوہستان کی سیر کرتے ہونگے نیت شب بخیر - مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ اب آپ کے خیالات مین وہان کی عمدہ اور چیدہ صحبت سے شایستگی زیادہ آگئی شکر خدا - مین نے کئی معتبر آدمیون کی زبانی سنا کہ اب آپ لکھنے پڑھنے اور مطالعہ اخبارات اور کتب بینی کی طرف زیادہ تر مائل ہین - اس سے زیادہ مسرت دلی اور کس بات سے حاصل ہو سکتی - نینی تال کے قیام نے آپکے ساتھ

وہ کیا جو کسی اچھے زبردست مسیحا دم طبیب کی دوا مرض مزمن کے ساتھ کرتی ہی۔

بی قمرن صاحب کا بناؤ کرنا اور سنورنا اور نکھرنا ستم ڈھاتا ہوگا ہماری طرف سے اور نہین تو رخسار انور کے بوسے ہی لے لینا یار تم تو بڑی بڑ دمارے گئے۔ نازو ہی ہمارے لیے چھوڑ دی ہوتی آپ تو میرے دونون میٹھے کہتے ہوے پہاڑ پر چلدیے اور ہمین یہان پھسڈیل چھوڑ گئے۔ قمرن پر واقعی وہان اور بھی جوبن ہوگا۔ یار واللہ بڑا ستم ڈھایا کہ لکھنؤ کی پری کو پہاڑ پر اُڑا لیگیا۔ بھئی وہان سے ایک فوٹو تو کھچوا کے بھیجو۔ مگر نازو اور قمرن دونون کا فوٹو ہو۔ قمرن کی تصویر کھڑی کھچوایئے گا تاکہ قد و قامت کا بھی پورا پورا لطف حاصل ہو اور پتلی کمر کی خوبی بھی نظر آئے۔ مگر مین سوچتا ہون کہ اِنکا فوٹو کھینچ کیونکر سکیگا شوخی کا عکس کہان اُتریگا۔ اور وہ اِنکو اجازت کب دیگی کہ دو منٹ بھی ایک پہلو پر قرار لین۔ کل ہمنے کدرا کو دیکھا تھا ہمارے تو محلے ہی مین رہتا ہی۔ مجھے بڑی ہنسی آئی۔ للتوا پٹوے اور کدرا سے روز چخ چلتی ہی۔ روز جوتی پیزار ہوتی ہی اُسکو لوگون نے خوب یقین دلا دیا ہی کہ للتوا ہی کے پھیر مین قمرن کہین ہی۔ ایک نہ ایک دن فوجداری ضرور ہوگی۔ کہتا ہی یہ للتوا اشارے سے بلایا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ (کمرن جان جرنی اِدھر آؤ۔ گلوری تو سفید پان کی کھاتی جاؤ۔ ہمارے ہاتھ کی گلوری کسو کو نصیب ہوتی ہی۔ اِسی نے اُسکو کہین چھپا دیا ہی) بڑی دل لگی رہتی ہی۔ مگر تمھاری سالی روز قمرن اور نازو کو بُرا بھلا کہتی ہین اور ہمین خواہ مخواہ ہنسی آتی ہی مگر خدا گواہ ہی تمھاری بیوی نے کبھی تمھارے یا قمرن کے خلاف ایک لفظ بھی نہین کہا۔ بلکہ جب کبھی کوئی کچھ کہتا ہی وہ کہتی ہین کہ (قمرن کو ساتھ لے گئے تو کیا گناہ کیا۔ جب ہم جائینگے ہم وہان رہا کرینگے۔ قمرن کو بھی اگر روٹی کپڑا دیا کرین تو کیا ہرج ہی۔ کچھ قمرن کے جانے سے ہماری وقعت تو کم ہو نہین گئی۔ ہم ہم ہی ہین اور قمرن کو نواب لاکھ پیار کرین مگر ہمارا اور اُسکا درجہ ایک نہین ہو سکتا۔ ہمارے نواب فہمیدہ آدمی ہین۔

بھائی واللہ بیگم صاحب گل کے کانٹا ہو گئی ہین مگر تمھارے خلاف ایک حرف بھی سُننا پسند نہین کرتین۔ ہان تمھاری سالی البتہ ذرا تمھارے خلاف ہین۔ اور بہنون بہنون مین کبھی ذرا یون ہی سی چل بھی جاتی ہی۔ وہ بیچاری ہمیشہ تمھارا ہی جنبہ کرتی ہی۔ ایک دن روکر اپنی بہن سے کہا کہ نہ نواب اُس چوڑی والی کو گھر مین ڈالتے اور نہ ہم کو ہمجولیان طعنے دیتین غرضکہ اُنکی حالت رحم کے قابل ہی اور اب اگر تم مین کچھ بھی انسانیت باقی ہی تو بیگم صاحب کو بھی بُلوا لو۔ اِسمین تمھارا کیا ہرج ہی قمرن الگ رہے یہ الگ رہین مگر وقعت کے ساتھ۔ قمرن سے آپکی کوئی وقعت نہین ہی۔ یہ منکوحہ بیوی ہین اور بڑے باپ کی بیٹی۔ شام کا کھانا قمرن اور نازو اور اپنے احباب ہی کے ساتھ کھاؤ۔ ہو سکے اِنھین کے ہان اڑاؤ۔ کیونکہ بیگم بیچاری تو آپ کی بادہ گساری مین شریک ہونگی نہین۔ مگر اِنکو نہ بلانا کیا معنی۔ تمھارا ہرج اِسمین کیا ہی۔

ارے یار منشی مہراج بی صاحب کے دیکھنے کو آنکھین ترستی ہین وہان اِنکے بغیر آپ لوگون کو چین نہ آتا ہوگا۔ اِنکی دو چار حماقتون کا حال تو ضرور لکھ بھیجیے۔ خالی از لطف نہوگا۔ اُنسے کہدینا کہ کاہے واسطے یو بلڈی فول ہمکو خط نہین لکھنے مانگتا ہی کہ گفتہ اند۔

دل اور اسکی گرمی نگہ سرشار — شیشے کا سامنا ہی پتھر سے

چھٹن صاحب کی خدمت مین خط کا شکریہ۔ آغا صاحب کی خدمت مین آداب۔ حضرت اختر السلام علیک بھئی سچ کہنا کیا مصرع موزون ہوگیا ع۔

حضرت اختر السلام علیک

میان ممن اور حضرت جلو صاحب اور مسخر الدولہ چڈا گلخیرو کو سلام کہدینا۔ تم لوگ واللہ سب مزے مین رہے۔ ہمکو رشک ہی خدا کرے مہراج بلی کو وہان استسقا ہوجاے اور نازو اسکو چھوڑکر میرے گھر پڑ جاے۔

رونق جنگ از لکھنؤ

رونق۔ لو صاحب خط تیار ہی۔

ب۔ لائیے ہم پڑھ تو لین۔

رونق۔ اسکی سند نہین۔ ہمنے کچھ مذاق کی باتین لکھی ہین مگر اسکا جواب جو آئیگا وہ ضرور سنا دینگے۔

ب۔ اچھا جیسی مرضی ہو مگر یہ اتنی دیر تک لکھا کیا کیے دفتر کے دفتر رنگ ڈالے۔

رونق۔ کوئی بات ہمنے باقی نہین رکھی۔ کل باتین جو یاد آئین سب لکھڈالین۔ ممکن نہین کہ اُنکے دل پر اثر نہ ہو۔ اثر نہونا کیا معنی۔ پتھر ہو تو پسیج جاے۔

مغلانی۔ تو حضور بس بھیجدیجئیے نہین پھر رجسٹری آج نہوگی پرسون آدمی پھر آیا تھا۔

ب۔ ابھی بہت وقت ہی۔ بارہ بجے سے ۴ بجے تک ہوتی ہی ابھی تو دو بھی نہین بجے۔

مغلانی۔ مین کہتی ہون جبہین رہ نہ جاے۔

لاڈو۔ لفافہ تو لکھ ہی گیا ہی۔ پھر اب کرنا کیا ہی چار آنے روپنے کے ہاتھ دھرپے رجسٹری کرالائے۔

رونق۔ (خط کھولکر) خوب یاد آیا۔ اسقدر اور بڑھا دون کہ (دیگر یہ کہ قمرن اور نازو کو یہ خط ابھی نہ سنانا اور نہ اُن سے یہ کہنا کہ بیگم آنے والی ہین۔ مہراج بلی نامعقول سے بھی نہ کہنا۔ یہ لالہ روغن زرد نازو سے صاف صاف کہدیگا۔ ابھی قمرن سے ذکر کرنا فضول ہی مگر ہان باتون باتون مین یہ ضرور کہتے رہو کہ اب بیگم بھی غالباً آئینگی۔ مذبذب بات سمجھے؟

یہ خط رجسٹری کراکے بھیجا گیا تو اُسکے پانچوین روز وہی مہری جو خط لیکر آئی تھی پھر خوش خوش آئی اور کہا حضور نواب صاحب کے خط کا جواب پہاڑ سے آگیا خاص نواب صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہی۔ بیگم صاحب نے بیقرار ہوکر خط لیا اور جلدی مین کھولا اور پڑھنے لگین۔

اے خضر راہ منزل مقصود الغیاث
چھوٹا ہی مجھ غریب کا مجھ سے دیار دور

بھائی صاحب آپ کا ملطفت نامہ مجھے ملا اور مین نے کئی بار اُسکو پڑھا۔ منشی مہراج بلی کو بھی پڑھکر سنایا۔ بہت بگڑے۔ آپکی ہجو مین کچھ کہنے والے ہین۔ ہوشیار رہیے گا۔ ہم نے جتا دیا ہی۔ میان اختر مصرع پڑھکر خوش ہوے۔ مگر چڈا گلخیرو آپ سے دریافت کرتے ہین کہ آپ تو پہلے بڑھئی کا کام کرتے تھے یہ شاعر کب سے بن بیٹھے۔

اب نینی تال کا حال سنیے۔ ایسی آب و ہوا روے زمین پر کہین نہوگی۔ چاہے آپ مبالغہ سمجھیے چاہے جو کچھ سمجھیے اور نہ اس قطع کی جھیل روے زمین پر کہین پائیے گا۔ کہ آٹھ گھنٹے کی چڑھائی چڑھکے جوف کوہ مین ایک میل کی جھیل کا پانی روانی کے ساتھ جھلک رہا ہی۔ بس یہ سمجھ لیجیے کہ

ہم لوگون کے لیے جنھون نے کبھی پہلے پہاڑ اور ایسے اونچے اونچے کہسار کبھی نہین دیکھے تھے اُنکے لیے تو قبلہ یہ مقام روح افزا واقعی بہشت برین ہی۔

عاشق ہین ہمکو مد نظر کوے یار ہی
کعبے کے حاجیون کو مبارک دیار ہین

عنوان مین جو شعر ہمنے لکھا وہ تو حب الوطنی کا تقاضا تھا ورنہ کجا لکھنؤ کجا نینی تال۔ کجا شال طوس کجا کمر بند مرصع۔

گفتۂ اشرف کجا و قدر قردوسی کہ نیست
با کمر بند مرصع قدر شال طوس را

بھائی جان دنیا کا لطف حاصل کرنا ہو تو انسان سیدھا نینی تال چلا آئے۔ نہ کسی سے پوچھے نہ گچھے۔ بس سیدھا نینی تال پہونچے ع۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست بھئی اگر بہشت اور اصلی بہشت دیکھنا چاہتے ہو تو یہان آؤ اور ذرا پس و پیش نہ کرو۔ روح کو بالیدگی ہوتی ہی واللہ۔ واہ رے نینی تال ع۔ کہ عمر خضر می بخشند زلالش۔

اپنی اور آپ کی سالی کے خیالات ظاہر ہوے۔ دونون کے خیالات ہمارے مفید مطلب ہین۔ آپ کی تحریک اور اصرار کی اصلا ضرورت نہین ہی۔ کوٹھی سج کے تیار ہوئی اور بندے تار آپ کے نام بھیجا اور بیگم صاحب کو بلوایا۔ لاڈو اور نبو اور مغلانی اور محلدار ضرور آئین۔ مین داروغہ کو بھیجدونگا وہ سب انتظام کر دینگے۔ بی قمرن آپ سے خفا ہو گئی ہین۔ جب ملوگے تب منا لینا نازو بھی آپ سے خفا ہین۔ چھٹن صاحب اور آغا صاحب اور ممن کا نیاز۔ عسکری ز بہشت نینی تال

جھیل کی سیر روح افزا اور سمندر کا تذکرۂ دلربا

ایک روز خلاف معمول معشوقۂ پستہ دہان بی قمرن جان کی آنکھ نور کے تڑکے کھل گئی اور بستر استراحت سے آنکھین ملتی اور انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھین تو جھیل کے رخ جہان جہان تشریف لائین۔ مغلانی کہ ہمیشہ سے سحر خیز تھی دوڑی گئی اور ایک جھوٹی سی آرام کرسی رکھکر جھک کے سلام کیا اور کہا یہ آج حضور نے کیا بد پرہیزی کی روز تو آٹھ آٹھ نو نو بجے کی خبر لاتی تھین۔ آج خلاف معمول منھ اندھیرے ہی اُٹھ بیٹھین۔ قمرن نے کہا ہان یون ہی بی مغلانی کہ یون تو یہان ہر دم بہشت کا سا لطف رہتا ہی مگر تڑکے کے وقت تو ہم جانتے ہین ایسا سہانا سمان ہوتا ہی کہ بہشت کی بھی اِسکے سامنے کچھ اصل و حقیقت نہین ہی مغلانی بولی قربان جاؤن حضور تڑکے کا وقت تو سب کہین بھلا معلوم ہوتا ہی۔ یہان تو یون حضور کے بقول ہر دم کیفیت رہتی ہی۔ پھر یہان کا تڑکا انسان کے دل کو کیونکر اِسقدر نہ لبھاے۔ یہی معلوم ہوتا ہی کہ ہوا کے جھونکون کے ساتھ بہشت کی لپٹین آتی ہین۔ قمرن نے منھ دھویا۔ اِنکے منھ دھونے مین لونڈر کی ایک بوتل صرف ہوتی تھی۔ پانی مین جب ایک بوتل لونڈر کی ملائی جاتی تھی تب یہ منھ دھوتی تھین۔ اللہ ری نفاست طبع۔ مزاج کا ستھرا پن ہو تو اتنا تو ہو اور خوش قسمتی مین تو کوئی انکا کیا مقابلہ کر سکیگا۔ کجا لاکھ کی بدبو۔ اور کجا عطر و عنبر کی بوباس اور رایحہ روح پرور۔ ع۔

بہ بین تفاوت رہ از کجا ست تا بہ کجا

قمرن۔ اسوقت طبیعت لہراتی ہی کہ جھیل کی سیر کرین اور بجرون پر سوار ہو کر گھنٹا دو گھنٹے خوب پانی مین ادھر سے ادھر اور اُدھر سے اِدھر فرّے اُڑائین اور کھانا بھی پانی ہی مین کھائین۔

مغلانی۔ قربان جاؤن حضور اب تو آپ بھی خوب ضلع بولنے لگین۔ کھانے کے لیے پانی کیا خوب۔

راوی - اول تو بی قمرن خود کیا کم ہین - اور پھر بی مغلانی کی سلامتی سے ضلع بولنا کیا معنی جگت لڑنے لگینگی - ایک شاگرد تیار کر رہی ہین -

قمرن - نواب کو جگاؤ - آج بے جھیل مین سیر کیے ہوے ہم نہ مانینگے - ذری جگا دو جاکے -

مغلانی - حضور جگا دین جاکے - ہماری مجال ہی بھلا ہم تو اِس قمرے (کمرے) مین قدم نہین رکھ سکتے -

قمرن - تم بُڑھی کھیٹ عورتین جب یہ نخرے کرتی ہو تو ہمین غصہ آتا ہی - منھ مین دانت نہ پیٹ مین آنت اور نخرے اور چونچلے ایسے یاد ہین کہ بارہ برس والی کیا کریگی -

مغلانی - عرض کرون حضور جان بخشی ہو تو عرض کردن یہ جو حضور نے فرمایا یہ تو قاعدے کی بات ہی - بھلا بارہ برس کی چھوکری بیچاری کیا چونچلے جانے وہ نخرے کرنا جانے کیا اور اُسکو ضرورت ہی کیا ہی - ہزارون نخرون کا ایک نخرا تو اُسکے سن دن ہین - نظر پڑی اور مرد عشق عشق کرنے لگا ایک نظر تیر کلیجے کے پار ہوتا ہی - بارہ برس والی کی تعریف تو بھولے پن کی ہی - اِسکے تو اڑھ بننے کے دن ہوتے ہین - ہان بیس بائیس برس کی عمر سے پھر شوخی ضرور ہونی چاہیے پھر بناوٹ کے نخرے بھی لطف دکھاتے ہین اور ہم بوڑھیان کس گنتی مین ہین آج موے کل دوسرا دن - ایک پاؤن قبر مین لٹکائے ہین بیحیائی کا جینا ہی -

قمرن - ہم خود جاکے جگاتے ہین - آج بجرے ضرور جھیل مین چھوٹینگے - چاہے جو ہو - ہم ایک تو مانینگے نہین - قمرن اٹھلاتی ہوئی اُٹھین اور نواب صاحب کے پلنگ پر بیٹھکر لحاف ہٹایا اور جگانا شروع کیا - نواب نواب (ہاتھ ہلاکر) نواب - این! نیند نہوئی وہ ہوگئی - اے اُٹھو اُٹھو بھئی - بہت نخرے نکرو - (گدگداکر) اُٹھو - اُٹھ کھڑے ہو نواب صاحب نے انگڑائی لیکر کروٹ بدل دی اور پھر سونے لگے تو قمرن نے کہا چہ خوش - لو اور سنو - ادھر سے لڑھکے اُدھر ہو رہے - نواب اُٹھتے ہو کہ ہم پانی ڈالین - لاتی ہون پانی - پانی کا نام سُنکر نواب صاحب نے آنکھین کھولدین اور اُنکے آنکھین کھولتے ہی قمرن نے گردن نیچی کرکے اُنکے تکیے پر سر رکھدیا اور نواب صاحب نے سویرے سویرے معشوقہ نسرین بدن کے رخسار تابان کے کئی بوسے لیے - اتنے مین آغا صاحب نے آواز دی - یار نواب تمھین قسم ہی جو باہر نہ آؤ - آج کی صبح بھئی واللہ دیکھنے کے قابل ہی -

نواب - (باہر آکر) سبحان اللہ سبحان اللہ - کیا وقت ہی -

قمرن - جبھی تو ہمنے جگایا - اور آج اتفاق سے ہماری آنکھ چار ہی بجے سے کھُل گئی تھی -

آغا - بھئی ہم تو اِس صبح پر عاشق ہین واللہ -

سمجھے تھے ہم کہ عمر اِسی مین بسر ہوئی
یاد آگیا جو رخ تو یکایک سحر ہوئی

چھٹن - کیا خوب فرمایا ہی واللہ - کیا سحر ہوئی ہی -

اُلجھا رہا مین زلف کے مضمون مین رات بھر
تاریک شب مین ذہن گیا تھا کدھر کدھر

آغا - اچھی طرح یاد نہین ہی -

مشکل کی یہ مہم تھی مگر کی خدا نے سر

نواب - پھر بھائی آج تو کچھ شغل ضرور ہونا چاہیے مہراج بلیا سے رائے لو - دیکھو کیا کہتا ہی -

چھٹن - آج بھئی اپنے ہاتھ سے کھانا پکے اور مہراج بلی سے

پوریان تلواؤ۔

نواب۔ جھیل پر کیا جوبن ہی۔ جی بے اختیار ہوا جاتا ہی کسی ترکیب سے یہ دونون پہاڑ اور یہ جھیل ہمارے باغ مین کوئی لے چلے تو کیا پوچھنا ہی۔

مسخرہ۔ آداب عرض کرتا ہون خداوند۔ اِن دونون پہاڑون کا تو وعدہ معین نہین کرسکتا۔ مگر ہان جھیل کو تو غلام ضرور ہو نجادیگا۔ مگر حضور غلام غریب آدمی ہی۔ باربرداری مین مجھ غریب کے دمڑے اُڑ جائینگے حضور کے تعلق ہی۔ اگر چار مزدور اُٹھا لیگئے تو دو آنہ فی مزدور۔ ۸ ؍ روز ہوئے اور دس دن کی راہ ہی تو پانچ روپیے ہوئے۔ کوئی چھ سوا چھ روپیے مین قبلہ بندہ جھیل اُٹھا لیجانے کا وعدہ کرتا ہی۔

نواب۔ (ہنستے ہوئے) آپ بیدار ہوئے۔

مسخرہ۔ ابھی کہان حضور۔ ابھی تو سو ہی رہا ہون۔

چھٹن۔ اتنے بادشاہ ہمارے اودھ مین ہوئے۔ ایک کو بھی نہ سوجھی کہ پہاڑون کا نمونہ بنواتا۔ کرورون روپیہ بادشاہون نے صرف کرڈالا مگر یہ کسی کو بھی نہ سوجھی اور کون بات تھی۔

مہراج۔ آج تو پینے کا دن ہی یاران۔

	بیکشان مژدہ کہ ابر آمد و بسیار آمد	

آغا۔ آئے حضور آئے۔ کیون کیا سمان ہی۔ سچ کہنا۔ آج کوئی نیا شغل ہونا چاہیے یار۔

مہراج۔ بس اِس سے بڑھکر اور شغل کیا ہوگا۔

ہرگز نمیشود ز سر خود خبر مرا تسنیم بطرز گفت ہست امی مخور مرا	تا درمیان میکدہ سر بر نمیکنم گفتم خموش گوش بہر خر نمیکنم

	من ترک عشقبازی و ساغر نمیکنم صد بار توبہ کردم و دیگر نمیکنم	

چھٹن۔ کوئی عمدہ شغل تجویز کیجیے۔

قمرن۔ ہم بتائین ہماری راے پر چھوڑ دو۔ جب تم سب الگ الگ کہدوگے کہ ہماری راے پر چلوگے۔ اور بلا عذر مان لوگے تو ہم بتائینگے اور وہ بات بتائین کہ تم سب پھڑک جاؤ۔

نواب۔ ہمین بلا عذر منظور ہی۔

چھٹن۔ قس علےٰ ہذا۔

آغا۔ علی ہذا القیاس۔

قمرن۔ اب یہ ترکی اور پشتو مین بھیک تو مانگو نہین صاف صاف کہو کہ ہم قمرن جان کی بات بلا عذر مان لینگے۔

نواب۔ ہم اور چھٹن صاحب آور آغا صاحب نے کہدیا کہ بلا عذر مان لینگے۔

مہراج۔ ہم بھی بشرطیکہ چسکی سے خالی نہو۔ اگر حضور قمرن جان کی تجویز سامیہ گرامیہ مین شغل مے نہین ہی تو بندے کو پذیرائی مین عذر ہی۔

قمرن۔ یہ بھی ہوگا ہمارا تو خود اسوقت جی چاہتا ہی۔ شامبین اور شیری اُڑیگی۔ ممن اور اختر سے بھی پوچھو۔

ممن۔ ہم کیا اور ہماری راے کیا۔ جو سرکار کو منظور ہم کو بسر و چشم منظور۔ ہم تو خانہ زاد لوگ ہین۔

اختر۔ ہمکو تو وہی منظور ہی جو قمرن جان کا حکم ہو۔

قمرن۔ تو بھی بول مسخرے۔

مسخرہ۔ بولتے آپ کے مہراج بلی ہین۔ جی۔

قمرن۔ اب مسخرہ پن نکرواتے دخت۔

نواب۔ پھر وہی گنجی زبان بولین۔

مسخرہ۔ جو منشی مہراج بلی کو منظور وہ ہمکو منظور ہمارے خدا کو منظور۔ ہمنے انھین کی راے پر رکھا۔

قمرن - تو ہماری رائے اب یہ ہی کہ آج بجرون پر سوار ہو کر جھیل کی سیر کرین -
آغا - ہمارا صاد ہی - ہمارا خود جی بُھر بُھر آتا ہی -
مہراج - بھائی جان -

بدریا در منافع بیشمارست	اگر خواہی سلامت برکنارست

شیخ سعدی کوئی لونڈے نہ تھے - بڑے تجربہ کار آدمی تھے جھیل مین جانا اور سیر کرنا کونسی عقلمندی ہی - اور پھر جھیل سی جھیل ہو - بچہ سمندر - آب کثیر - پچاس ہاتھی ڈباؤ - زنجیر پہناے تعر تک آج تک پہونچی ہی نہین - بھلا جان عزیز کو معرض خطر مین ڈالنا کون عقل کی بات ہی - ہم نجانے دینگے عقل کے خلاف ہی -
آغا - قمرن جان کا حکم تو کسی طرح نہین ٹل سکتا -
چھٹن - اور نہ منشی مہراج بلی اُس سے انکار کر سکتے ہین - قول ہارے ہین - دل لگی نہین ہی -
نواب - خدا گواہ ہی - قمرن جان کو خوب ہی سوجھی مزے سے کشتیون پر سوار ہو کر جھیل کی سیر کرین اِس سے بڑھکر لطف اور کہان ہو گا -
اختر - حضور ضرور چلیے - وہ لطف حاصل ہو کہ کل لطفونکو واللہ بھول جائیے - ہمارا ذمہ -
مہراج - کہین وہی مثل نہو کہ

شد غلامے کہ آب جو آرد	آب جو آمد و غلام ببرد

پھر سیر ہو لی جناب بندہ -
آغا - بڑے منحوس آدمی ہو - نواب اگر آج تم نہ چلے نا تو ہم سے بگڑ جائیگی - بس یہ کہدیا ہی ہم نے - اِس ملعون کو آج ضرور چل کے ڈبو دو -

قمرن - انھین کے جان ہی - اور سب فالتو ہین -
آغا - جی ہان بس انھین کو جان کا خیال ہی -
مسخرہ - حضور غلام ایک شرط سے ڈونگی پر سوار ہو گا کہ بھیریا دریا مین نہ نکلے - ہون تو مین کیدان مگر بھیڑیے سے روح فنا ہوتی ہی اگر بھیڑیا نہو تو کیا مضایقہ ہی - یون تو اِنجاب بھی شیر ہین مگر بھیڑیے کے آگے بھیڑ ہین -

من آن رستم گرد روئین تنم کہ دہ باٹر نجتہ را بشکنم

مہراج - بندہ جان کے معاملے مین یارانہ نہین رکھتا -
آغا - آپ کے تو چلینگے جد -
مہراج - منُھ دھو آئیے -
قمرن - (جھلاکر) اسی مارے تو ہم اِن لوگون کے بیچ مین دخل نہین دیتے -
نواب - کون - تم خفا کیون ہوتی ہو - یہ چلے اور اِسکا باپ چلے - تم چپ چاپ دیکھتی جاؤ -
چھٹن - یہ بھاگ جائیگا - اِسپر پہرا رکھیے -
نواب - ممن تمھاری حراست مین ہین -
ممن - ہمسنے تو دونگا نہین - سائے کی طرح ساتھ ساتھ رہون تو سہی - حضور اب ہماری حوالات مین ہین -
اختر - خدا جانتا ہی وہ عمدہ تجویز کی ہی کہ جی خوش ہو گیا - لکھنؤ مین کیا یاد کرتے کہ ایک دن بھی دریا کی سیر نہ کی - آج ضرور چلیے -
مہراج - اور یہ اُبھارنے والے مردک اور معاملہ خراب کیے دیتے ہین

سر بیشہ گمان مبر کہ خالی ست شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

ہر جنگل مین گمان مت لیجا کہ خالی ہو - شاید کہ چیتا سو رہا ہو
اور نکل کے ہیبت کر جاے -

گوچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

جان دینا کون دانشمندی ہو -

نواب - چاہیے جو ہو قبلہ - آپ آج بچ نہین سکتے - یہ یاد
رہے ہم سب جو فعل کرینگے وہ آپ کے باپ کو کرنا پڑیگا -
اور قمرن جان کا حکم تم نہین بجالاتے ہو -

مہراج - تو آپ تو زن مرید ہین اور یہان -

طلب دنیا کی کرکے زن مریدی ہو نہین سکتی
خیال آبروے ہمت مردانہ آتا ہو

چھٹن - اللہ اللہ بڑے مرد کی دم بنے ہین حضور - شان خدا

مہراج - تو جان دینے مین تو قبلہ کوئی مردمی نہین ہو اور
اگر ہو تو آپ لوگ جھیل مین پھاند پڑین ہماری پاپوش سے -

آغا - اجی اس سے حجت کیون کرتے ہو - ایسے گدھے بزدلے
کے منہ کون لگے - اسکو باندھکے لے چلینگے -

مسخرہ - حضور اس سے فائدہ کیا - وہ نہ چلین نہ سہی -

نواب - معلوم ہوتا ہو آپ بھی بانی کے چور ہین -

مسخرہ - خداوند حق پر نظر رکھیے - ہمنے پہلے ہی عرض
کر دیا تھا کہ ہم منشی مہراج بلی صاحب کی راے کے مطابق
کارروائی کرینگے - وہ جھیل کی سیر اور بجرے کی سواری
ناپسند کرتے ہین - بس ہو چکا - اب غلام سے کیا بحث ہو -

قمرن - اللہ جانتا ہو یہ سچ کہتا ہو - اسنے یہی شرط کی تھی
کہ جو مہراج بلی کہینگے وہ مین بھی کرونگا - بس یہ تو بری ہو گیا -

آغا - اور مہراج بلیا نے اس شرط پر منظور کر لیا تھا کہ شغل مے
ضرور ہو - لہذا مسخرہ تو بچ گیا مگر مہراج بلیا کو ہم نہین چھوڑ سکتے

نواب - شغل مے وہان بھی موجود ہو - چاہے جسقدر پیین -
فقط یہی شرط تھی - یہ تو انکار نہین کر سکتے -

سب نے بی قمرن جان کی راے سے اتفاق کر لیا کہ باستثناے
چڈا گلنجیر و اور کسی کو بوٹ پر سوار ہو کر جھیل مین سیر کرنے سے
انکار نہین ہو سکتا - اور منشی مہراج بلی اگر انکار کرین تو انسے
سخت بازپرس کیا جاے - انھون نے منظور کر لیا تھا - جو
شرط انھون نے کی تھی وہ پوری ہو جائیگی - ایک دو بوتلین
ساتھ رکھین اور پیین -

مہراج بلی بہت چکرائے - بوٹ پر سوار ہونے کی جرأت
اپنے مین نہ پائی - ٹھان لی کہ چاہے مر جائین جان جاے
جو کچھ ہونا ہو وہ ہو یہ ممکن نہین کہ ہم دریا یا جھیل یا سمندر کا
سفر کرین - گویا اپنے نزدیک بحر اطلانطک مین جہاز پر جاتے
تھے - لیکن جب انکو یقین ہو گیا کہ یار لوگ کسی طرح نچھوڑینگے
تو سوچے کہ بھاگ چلینگے مگر جائین کہان - سوچے کہ چلو
چل کے چمپا کے مکان پر چھپ رہین -

نواب صاحب نے جب سے ممن کو انپر تعینات کر دیا تھا
ممن نے انکا ساتھ نہین چھوڑا تھا - یہ تو بھول گئے تھے مگر
ممن ایک ہی کائیان - وہ انکو کنکھیون سے دیکھ رہا تھا
کہ یہ بلین اور مین جیرغٹو کر دن نواب نے کہا بھئی ہم سب تو
آسانی سے چل سکتے ہین مگر قمرن جان اور نازو کا چلنا
مشکل ہو - وہان پردہ بھلا کیونکر ہو سکیگا - یہ بڑی ٹیڑھی
کھیر ہو - بی قمرن جان بولو -

قمرن - اے مہری ذری باجی کو جگاؤ - واہ اتنا دن چڑھ گیا
ابھی تلک سو ہی رہی ہین -

مہری - حضور دو باری جگا چکی -

قمرن - ایک بار پھر جا کے جگاؤ۔
مہری - ایلو وہ خود ہی آگئی ہین -
قمرن - باجی جان خوب آئین - یہان بڑے بڑے منصوبے ہو رہے ہین - آج جھیل کی سیر کی تیاریان ہین - مگر تمھارے منشی مہراج بلی بطور رنگ لائے ہین - کہتے ہین ہم اپنی جان نہ دینگے - ہمکو جان پیاری ہی -
نازو نے کہا - ہمکو منھ تو دھو لینے دو - انکی ایسی ہی باتین ہین - بے تکی - منھ دھو کر نازو بھی جھیل کے رخ جاکر بیٹھی اور کہا اب کہو ہم سنتے ہین - جب قمرن نے کل حال بیان کیا تو نازو مہراج بلی پر بہت جھلائی - تم کو بھی اچھی سوجھتی ہی - یہ ہزارہا صاحب لوگ اور میمین روز بوٹون پر سوار ہو کر ہوا کھایا کرتے ہین میسیم اور بیاتمک بیٹھتی ہین اور تم کو جھیل کھا جائیگی - جو بات ہی بزدلے پن کی ہی - واہ کیا عقل ہی - ارے آخر سیر روز دیکھتا ہی نہین - پھر یہ ڈر کا ہیکا ہی جو کانپا جاتا ہی - مہراج بلی چپ چاپ سنتے رہے - چڈ انگلیز و تو تھا نہین کہ ڈپٹ دیتے یا ڈانٹ بیٹھتے - نازو جان سے مقابلہ تھا بڑی سہولت کے ساتھ کہا - جناب سنیے - جس بات مین انسان ضعیف البنیان کو دخل نہین اسمین دخل دینا ضرور دخل در معقولات ہی اور امور زندگانی مین جو جا کر پھر واپس نہین آتی کہ گفتہ اند - ع -

	عمر رفتہ تو نہین ہون کہ پھر آہی نہ سکون	

دخل دادن مصداق چھوٹا منھ بڑی بات ہی بندہ پانی کا چور ہی - جھیل مین بوٹ پر سوار ہونا درکنار اس خیال سے کلیجہ کانپ اٹھتا ہی -

مسخرہ - اور حضور نے تو مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ چڑھے دریاے جھیلم مین گھوڑا ڈال دیا تھا -
اختر - خوب یاد آیا - جی ہان یہ وہی صوبہ دار میجر ہین جنھون نے چڑھے دریا مین گھوڑا ڈال دیا تھا -
نازو - اور اسکا پاٹ تو اتنا بڑا ہی کہ جیسے یہان سے کاٹھ گودام جھیل تو اسکے مقابل مین کچھ بھی نہین ہی -
قمرن - اچھا - نہ چلین - اسمین اصرار کیون کرتی ہو یہ یہین بیٹھے مکھیان مارا کرینگے - انکی جان بڑی پیاری ہی یہ بوٹ پر بیٹھتے ہی مرجائینگے - انکو یہین پڑے رہنے دو -
نازو - مجھے روز بروز اس سے نفرت ہوتی جاتی ہی -
قمرن - اور ہمین آج سے نفرت ہوگئی -
نواب - اور ہمین ہمیشہ سے نفرت ہی -
چھٹن - (زور دیکر) یہ ہی اسی قابل -
مہراج - اگر ہم اسی قابل ہین تو بسم اللہ ہم رخصت ہوتے ہین اگر آپ سب کو ہم سے واقعی نفرت ہی تو ہم رخصت ہوتے ہین - بس اللہ اللہ خیر صلاح -
ممن - خداوند کچھ غلام کو عرض کرنا ہی - حضور کو یاد ہی کہ سرکار نے غلام کو حضور پر تعینات کیا ہی اب غلام تو ہلنے نہ دیگا -
نازو - چلو اب اس بحث سے کیا مطلب تو کل جاتا ہو تو آج جا - چل تجھے دور - دور ہو یہان سے - اب آنے کا نام لیا کتنے تو تو جائیگا - آیا ہی بڑا وہ بنکے - کیا تو نہو گا تو ہم نینی تال چھوڑ کے بھاگ جائینگے - جہان مرغا نہین ہوتا وہان سویرا نہین ہوتا -
مہراج - آپ تو جناب -
نازو - (بہت بگڑ کر) تیری جناب گئی چولھے بھاڑ مین -

مین کیا تیری جنابہ کو لیکر جاٹونگی - مُبرآیا وہان سے جنابہ والا انکو مہراج - نواب یا رمیل کرادو -

نواب - ہم سے آپ نہ بولیے - ہان جی تو اب سامان کا ذکر کرو - ہمنے یہ کہا نازو جان کہ ہم لوگ تو ڈونگیون پر جھیل کی سیر کر سکتے ہین مگر ایسے بجرے یہان کہان سے آئینگے جنمین پردے بھی ہون پردہ نشینون کے لیے تو بڑی دقت ہی اور سردست یہان کوئی انتظام نہین ہو سکتا - تو بہتر ہی کہ ہم سب جائین اور تم لوگ یہان سے سیر دیکھو -

آغا - یا تم کوئی اور تدبیر سوچو -

نازو - یہ جھیل کی سیر کی سوجھی کسے -

آغا - آپ کی بہن بی قمرن جان صاحب کو -

نازو - سچ ہی - اور یہ نہ سوچی کہ ہم تم کیونکر سیر کر سکینگے - وہان ہوادار کہان اور پردہ دار ڈانڈیان کہان - وہان وہی کھُلی ہوئی ناؤ بلکہ چھوٹی سی ڈونگیا -

قمرن بولی باجی جان چاہے ادھر کی دنیا اُدھر ہو جائے آج بے جھیل کی سیر کے کھانا حرام ہی - ہم ایک نہ مانینگے چاہے پردہ ہو چاہے بے پردگی ہو - سمجھ گئین - نازو نے بہت سمجھایا - تم تو بہن ہاری مانتی ہو نہ جیتی بے پردے کے سوار ہو گی تو لوگ کیا کہینگے اور وہ تمکو جانتے ہین جو کہین انکو جو کوئی برا کہیگا تو تمھاری عزت بڑھجائیگی - اور سب یہی کہینگے کہ لکھنؤ کے نواب آئے ہین اُنکے ہان کی بیگمین منھ کھولے ڈونگیون مین بیٹھی ساری جھیل بھر مین ہنڈرہی ہین - واہ کیا عزت بڑھیگی - بات آدمی کو سوچ سمجھ کے کرنی چاہیے نہ کہ بے سوچے سمجھے -

نواب صاحب نے بھی انکی رائے سے اتفاق کرلیا اور کہا اگر ایسا ہی شوق ہی تو یہان کے باشندون سے دریافت کرکے کسی اور جھیل مین چلے چلینگے جہان صاحب لوگ اور ہمچشم سفید پوش نہون وہان تم بھی سیر کرنا -

نازو نے بہن کو سمجھایا کہ نواب جو کہتے ہین صحیح کہتے ہین جھیل مین بھلا پردہ کیونکر ہو سکیگا - تمھاری بیکار کی حجت ہمکو بری معلوم ہوتی ہی - یہ تو بچپنے کی باتین ہین کہ جو ہمنے کہا وہی ہوگا جو ہماری زبان سے نکلے وہ ضرور ہو - یہ بھی کوئی عقل کی بات ہی بھلا - مگر تم ہاری مانتی ہو نہ جیتی - قمرن نے نواب صاحب سے قسم لی کہ اسی مہینے مین کسی روز باہر کی کسی جھیل مین سیر کو چلینگے - مہراج بلی نے جھیل کی سیر سے قطعی انکار کیا - اور سب صاحب نوابصاحب کے ہمراہ گئے اثنائے راہ یہ وہی بیرسٹر صاحب ملے جو نواب صاحب کے دلی دوست تھے - انھون نے انکو بھی لیا اور جن دوست کی کوٹھی مین ٹکے تھے انھین کے بوٹ پر سوار ہوے - اور بیرسٹر صاحب نے اپنے تجربے کا حال یون کہنا شروع کیا

بیرسٹر - ایک سیاح تھے کپتان سرجیمس راس - انھون نے جزیرہ سینٹ ہلنا کے قریب جو سمندر کا عمق دریافت کیا تو زنجیر تیس ہزار فٹ پر جاکے ٹھہری -

نواب - ۳۰ ہزار فٹ یہ کسقدر فاصلہ ہوا

بیرسٹر - کوئی پونے چھ میل کے قریب - کوئی ڈیڑھ گھنٹے مین زنجیر ٹھہری جاکے - اور کپتان ڈنہم نے راس خوش امید کے قریب ۷ میل کے قریب عمق دریافت کیا - ہماچل پربت یعنی یہی کوہ ہمالیہ جو ساری خدائی کے پہاڑون مین سب سے بلند ہی اسکی اونچی سی اونچی چوٹی پانچ میل سے زیادہ بلند نہین ہی تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہی کہ اگر دنیا کے

سب سے اونچے پہاڑ کو بجر اطلانٹک مین کاٹ میل کے ڈال دو تو وہ پہاڑ بھی سما جائین اور کئی میل کی جگہ بھی باقی رہے - اگر موجودہ مقدار آب یعنے جس قدر سمندر ہی اس سے ایک چہارم زیادہ ہو جائے تو ساری دنیا کے غرقاب کرنے کے لیے کافی ہی - ہان دو ایک اونچے اونچے پہاڑ البتہ بچ جائین - باقی سب غرقاب -

نواب - تو بھلا اس جھیل کا عمق کیا ہوگا -

بیرسٹر - واللہ اعلم - مگر اسکے اندر تو ایسے ہی ایسے پہاڑ ہونگے جیسے چوطرفہ آپ دیکھتے ہین -

نواب - تو آپ کے نزدیک اگر چوتھا حصہ پانی کا دنیا مین بڑھ جاسے مثلاً اگر دو کرور سمندر ہین اور اب سوا دو کرور سمندر ہو جائین تو دنیا ڈوب جاسے -

بیرسٹر - بیشک - بس ایک آدھ پہاڑ کی چوٹی تو البتہ دکھائی دے باقی خیر صلاح کے ڈھیر - چوتھا حصہ درکنار مین کہتا ہون اگر آٹھوان حصہ بھی زیادہ ہو جاسے تو بہت سے ملک غرق ہو جائین اور دنیا بھر کی آب وہوا بدل جائے - فصلین بدل جائین -

آغا - یہ کیا وجہ صاحب بہادر -

بیرسٹر - وجہ یہ کہ ابخرۂ مائیہ کی بڑی کثرت ہو جاسے اور بارش لگاتار برسا کرے - اور کل نظم دنیا مین فرق آجاسے - فواکہ اور غلے کی پیداوار پر بُرا خراب اثر پڑے لوگ بھوکون مرجائین -

مسخرہ - یہ تو محالات سے ہی کہ کثرت بارش سے آثار قحط سالی نمایان ہون - کیا مجال -

بیرسٹر - اِسکی کوئی وجہ طبیعی بیان کیجیے -

مسخرہ - نیا کال آجتک سنا ہی نہین -

نواب - آپ بھی کس سے گفتگو کرتے ہین واللہ -

آغا - اِسکو کیا آپ کوئی عالم سمجھے ہین - اِسنے دو چار موٹے موٹے لفظ بک دیے تو آپ سبب طبیعی دریافت کرنے لگے -

بیرسٹر - ہم چکمے مین آگئے تھے جناب -

آغا - ہم تو سمجھ ہی گئے تھے -

بیرسٹر - سمندر کے متعلق ایسی ایسی باتین سناؤن کہ گھنٹون بیچھا نہ چھوڑو - سننے اور پڑھنے کے قابل ہی واللہ -

نواب - کیون صاحب بہادر حضرت نوح کا طوفان تو اِس جھیل مین بھی آیا ہوگا اور یہ سب پہاڑ ڈوب گئے ہونگے -

بیرسٹر - اِسکا حال نہ پوچھیے حضرت - بس گومگو کا معاملہ ہی اِسپر بڑے بڑے معرکے ہو چکے ہین - عیسائی پادری اور پیر پادری اور بڑے جغادری جغادری بشاپ ورلارڈ بشاپ بحث مین ہار گئے ہین - گو وہ اپنی زبان سے اِسکا اقرار نکرین مگر ہارے ضرور ہین -

نواب - مین سمجھا نہین - حضرت نوح کے طوفان کے تو عیسائی بھی قائل ہین - اِنکے ہان بھی انجیل سے ثابت ہی پھر وہ ہمسے خلاف کیونکر ہو سکتے ہین -

بیرسٹر - حضرت اِس زمانے کے تربیت یافتہ تو حضرت نوح کے طوفان کے قائل نہین ہو سکتے ایک علم انگریزون نے ایجاد کیا ہی جسکا نام علم جیالوجی ہی - اِس علم سے اندرونی طبقات ارض کا حال معلوم ہوتا ہی - علماء علم جیالوجی نے اِس امر کی بڑی چھان بنان کی کہ حضرت نوح کے طوفان کی اصلیت کہان تک ہی - مگر بعد تحقیقات انیق وہ سب متفق الرائے ہین

کہ طوفان نوح ڈھکوسلا ہی - اور عیسائی لوگ اس سے بہت چڑھتے ہین -

آغا - مگر سنیئے تو وہ کون لوگ ہین جو علم جیالوجی کے موجد ہین - وہ بھی تو عیسائی ہین نا - اچھا تو پھر آپ نے یہ کیا کہا کہ عیسائی لوگ چڑھتے ہین -

بیرسٹر - یہ موٹی سی بات آپ کی سمجھ مین نہین آئی - مین بہت ہی آسان طریقے سے سمجھا دونگا - علی گڈھ کے سید احمد خان کو آپ مسلمان سمجھتے ہین یا نہین - وہ قرآن مین تاویلات کیا کرتے ہین - مسلمان اُنکی تاویلات سے سخت نالان ہین - حالانکہ وہ خود مسلمان ہین اور سادات ہین -

چھٹن - تو قبلہ ایسے ہی عیسائی وہ بھی ہونگے جو طوفان نوح کا معاذ اللہ بطلان کرتے ہین نقل کفر کفر نباشد -

نواب - وہ مسلمان جو حضرت نوح کے طوفان کا قائل نہ ہو ہرگز مسلمان نہین - اور وہ عیسائی جو نوح کے طوفان کا بطلان کرے کبھی عیسائی نہین کہا جا سکتا -

آغا - ہمارے صاحب بہادر کی ذاتی راے اس امر مین کیا ہی -

اختر - حضور صاحب بہادر کی ذاتی راے آپ ناحق پوچھتے ہین اتنا یاد رکھیے کہ جس شخص نے کوٹ پتلون پہنا اور وہ پھندنے والی لال لال ترکی ٹوپی زیب سر کی وہ مذہب کو ہرگز نہ مانیگا - بے ادبی معاف کیجیے گا - اور جس نے انگریزی ٹوپی جسکو ہیٹ کہتے ہین سر پر رکھی وہ پورا صاحب لوگ ہی -

بیرسٹر - ہیٹ بالکسر ہاے ہوز نفرمائیے - ہیٹ بالفتح کہیے معاف کیجیے گا -

نواب - ہم کو منشی اختر صاحب کی یہ تقریر پسند نہین آئی یہ نہین غنیمت سمجھتے کہ ایک عالم ہمارے ساتھ ہی اور ایسی ایسی باتین وہ بتا رہا ہی جو کبھی نہین سُنی تھین مگر کوٹ پتلون پر اعتراض کرنے کو موجود - افسوس -

آغا - یہی تو ہم لوگون کی جہالت کا نمونہ ہی -

چھٹن - جی ہان - کوٹ پتلون پہنا اور گئے گذرے جنون ہی مالیخولیا ہی - خبط ہی -

نواب - دنیا بھر کے فعل بد کرین کوئی نہین پوچھتا - شراب لنڈھائین - عیاشی خلاف شرع کرین - اور کل منہیات و معصیات سے محترز رہین کس نمی پرسد مگر کوٹ پتلون پہنا اور کافر اور ملحد اور مرتد ہو گئے -

بیرسٹر - یہی تو رونا ہی اور رونا کیا ہی

بُرے کو ہم بھلا سمجھے بھلے کو ہم بُرا سمجھے
پڑین پتھر سمجھ پر ایسی ہم سمجھے تو کیا سمجھے

بندہ تو اسی سبب سے دم بخود رہتا ہی - مین تو بولتا ہی نہین کہ جہلا کے مُنھ کون لگے -

میان اختر پرانے فشن کے مسلمان - گو نواب صاحب کی صحبت مین میان ممن وغیرہ کی بدولت یہ بھی ہر قسم کے جلسے مین شریک ہوتے تھے مگر یہ ممکن نہ تھا کہ کوئی شخص طوفان نوح کا بطلان کرے اور اختر چپ چاپ سُن لین - جب بیرسٹر صاحب نے طوفان نوح کے خلاف راے دی تو یہ آگ ہو گئے اور گو انکو خوب معلوم تھا کہ نواب صاحب مسٹر بیرسٹر کی بڑی خاطر کرتے ہین مگر لڑکپن سے جو تعلیم ہوئی تھی کہ طوفان نوح مذہبی بات ہی اسکے خلاف سنتے ہی آگ ہو گئے -

اب بیرسٹر صاحب کا حال سنیے کہ انکو اور قسم کی تعلیم ہوئی تھی یہ علما ر جیالوجی سے بحث کر چکے تھے اِنکے خیالات

اعلے درجے کے تھے بھلا یہ طوفان نوح کے کب قائل ہوسکتے تھے
نواب صاحب نے اختر کی تقریر سُنکر دل مین بہت بُرا مانا
مگر اختر ایک شریف زادہ تھا اور شاعر آدمی نواب صاحب کی
یہ جرأت نہین ہوسکتی تھی کہ اختر کو ڈانٹین - مگر کسی نہ کسی
پیرائے مین اپنی راے کا اظہار کر دیا - اور گو نوابصاحب
اپنے دوست بیرسٹر کی راے سے متفق تھے مگر صاف صاف
نہین کہ سکتے تھے کہ ع -

بہشت اک باغ اور دوزخ بھی اک شرعی دھڑکا ہی

نواب - صاحب بہادر کبھی طوفان نوح کی نسبت اور کچھ
کہو - تاکہ آپ کی دلیل مسکت خصم ہو -

بیرسٹر - مین اپنی خاص راے اِس بارے مین نہین دیسکتا
کیونکہ عقلی اور علمی دلیل کا جواب جب لوگ گالیان
دینے لگے تو پھر اِس بحث سے فائدہ کیا - افسوس -
مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب - اِن لوگون سے
بحث کرنے مین واقعی افسوس ہوتا ہی -

اختر - خداوند - اگر مذہب یہی ہی کہ گردن مروڑی مرغی
کھاے تو ہم لوگ مجبور ہین -

نواب - ہان صحیح ہی - مگر شراب پینا شاید حرام نہین ہی -
کیون منشی اختر صاحب -

اختر - حضور شراب پینا تو بیشک خلاف مذہب ہی مگر یہ کیا
فرض ہی کہ جو شراب پیے وہ ہر امر مین شرع کے خلاف
کاروائی کرے -

نواب - جب شراب پی تو باقی کیا رہا - گردن مروڑی
مرغی حرام ہی مگر قمار بازی حرام نہین ہی -

چھٹن - عیاشی اور مے نوشی اور چرس کے دم لگانا اور
پرائی بہو بیٹی کو بھگا لیجانا جائز ہی مگر ترکی ٹوپی سر پر رکھی اور
گئے گذرے -

بیرسٹر - حالانکہ ترکی ٹوپی خاص اہل اسلام کی وضع ہی -
ہم لوگ عقل سے تو کوئی بحث ہی نہین رکھتے -

نواب - اور لطف یہ کہ کل مذہبون کا یہی حال ہی راجپوتانے
کیجانب ہندو اکثر اہل اسلام کا چھوا ہوا پانی پیتے ہین اور دہلی
مین بھی رائج ہی - اور ادھر کشمیر اور لداخ کی طرف اہل اسلام کے
پانی سے پرہیز نہین ہی مگر منشی مہراج بلی کو اگر کوئی ہمارا پانی
پیتے دیکھ لے تو غضب ہو جاے -

اختر - جو راسخ الاعتقاد ہندو ہین وہ تو کبھی حشر تک اِس
بات کو جائز نہ رکھینگے - اُنکا مذہب ہی اِس قسم کا ہی -

چھٹن - اور چوک کے کمر دن پر جا کے پان جو کھاتے ہین -

اختر - یون چوری سے ایک فعل کرنا اور بات ہی -

بیرسٹر - قبلہ جب تک اِن لچر باتون کے پھیر مین پڑے رہو گے
تب تک ترقی معلوم - بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے زٹل
قافیے اُڑایا کیجیے - ذرا دنیا کو دیکھیے تو آنکھین کھلجائین پھر بھی
اگر یہی خیالات رہین تو جھک کے سلام کرون -

آغا - اِس جھگڑے پر خاک ڈالیے کوئی دلچسپ ذکر سنلیجیے

بیرسٹر - یورپ کے علمار نے کہ علم و فضل کے نہنگ بحر آشام
ہین سمندر کے اجزاے شور نمک کا تخمینہ کر لیا ہی - ایک محقق کی
راے ہی کہ تمام دنیا کے بحور مین بیس لاکھ اکادن ہزار میل
مکعب نمک ہی - اِس حساب سے اگر سمندر کے کل نمک کو ایک
مقام پر جمع کرین تو کوہ ہمالہ سے صرف ایک تہائی کم ہو -
اور ایک عالم کے تخمینے کے مطابق سمندر مین اسقدر نمک ہی
کہ ہمالیہ پہاڑ سے دو چند ہی -

آغا۔ اللہ ری تحقیقات۔ حق یون ہی کہ اِن لوگون نے آئینہ علم کو جلا دیدی ہی۔

چھٹن۔ جرِّ اثقال اور علم طبیعی مین تو اپنا مثل نہین رکھتے۔

بیرسٹر۔ واقفکار آدمی جنھون نے ساری عمر سمندر ہی مین صرف کی اِنکی عموماً رائے ہی کہ جس سمندر کے پانی کا رنگ نیلگون ہی اِسکا عمق بہت زیادہ ہوتا ہی اور سبزی مائل پانی کے سمندر کم عمیق ہوتے ہین۔

نواب۔ سمندر کی لہرین تو دور تک بلند ہوتی ہونگی۔

بیرسٹر۔ یون تو۔ ع۔ جہاندیدہ بسیار گوید دروغ۔ لوگون نے اِسمین بہت مبالغہ کیا ہی مگر اِسمین شک نہین کہ بائیس چوبیس فٹ تک امواج بحر بلند ہو جاتی ہین۔ کبھی کبھی اِس سے بھی زیادہ بلند ہو جاتی ہین مجھے ایک آلہ علمی دیکھنے کا بڑا شوق تھا جسکے ذریعے سے پانی کے اندر کی اشیا صاف نظر آتی ہین یعنی پانی کے دوربین اِس دوربین کی نَے کا ایک سرا جہاز پر رہتا ہی اور دوسرا پانی کے اندر۔ اور ایک شیشے کا پلیٹ نَے کے اُس حصے مین لگا ہوتا ہی جو پانی مین رہتا ہی۔ اوپر کے سرے سے جب پانی کے اندر نظر ڈالتے ہین تو شیشے کے ذریعے سے تہ آب کی کل اشیا کا عکس ثقبہ عنبیہ پر منعکس ہوتا ہی۔ اِس شیشے کی صفات اِسطرح کی ہوتی ہی کہ پانی کی تہ کی کل چیزون کا عکس اسپر مرتسم ہو جاتا ہی۔ سمندر کے پانی مین روشنی کی قوت ہر ۱۵ فٹ پر نصف رہجاتی ہی اِسی آلے کے ذریعے سے مچھلی والے مچھلی پکڑا کرتے ہین۔ اور جس جانور کی کھال کا کوٹ اسوقت میان اختر پہنے ہین یعنی سیل وہ بھی اِسی آلے سے اکثر پکڑا جاتا ہی۔

اختر۔ تو یہ دریائی جانور کی کھال ہی۔ سمندر کا سفر بھی کتنا دلچسپ سفر ہوتا ہوگا۔

بیرسٹر۔ آپ کے ہندوستان مین نربدا کے بعض مقامون پر پانی مین ایک عجیب و غریب خاصیت ہی کہ فوٹوگرافک کھینچنے کے کل اجزاء اِسمین موجود ہین۔

نواب۔ فوٹوگراف کے اجزاء موجود ہین اِسکے کیا معنی۔

بیرسٹر۔ اِسکے یہ معنی کہ دریاے نربدا مین بعض بعض مقامون کے پتھرون پر درختون یا ستارے یا چاند کی پوری تصویر بنی ہوتی ہی اور وہ تصویر اُس پتھر کا ایک ایسا جزو ہو جاتی ہی کہ مٹائے سے نہین مٹ سکتی۔ واقفکار لوگ اُن پتھرون کو ڈھونڈھ لیتے ہین۔ اور ترش ترشا کر ایک خوشنما اور خوبصورت تصویر انمین دستیاب ہوتی ہی۔ جس درخت کا سایہ جس پتھر پر زیادہ عرصے تک پڑتا ہی اُسی کا عکس اُسپر پنجاتا ہی اور ہمیشہ بنا رہتا ہی چاند اور درختون کی تصویرین زیادہ تر ملتی ہین۔ کیونکہ انھین دونون کا عکس زیادہ دیر تک رہتا ہی۔ کیا قدرت خدا ہی۔

اختر۔ خدا کی قدرت کے آپ بھی قائل ہین۔ الحمد للہ۔

بیرسٹر۔ اور آپ کیا ہمین دہریہ سمجھتے تھے۔ معقول۔ خیر۔

	ہرچہ از دوست میرسد نیکوست	

چھٹن۔ کیون صاحب یہ ہمارے ہان جو چھوٹے چھوٹے کوئی ہتیلی کے برابر برابر پتھر ہین گول اور شش پہلو اور انپر درخت بنے ہوے ہین اور باریک باریک پتیان اور نہ صاف نظر آتا ہی یہ کہین نربدا ہی کے تو نہین ہین۔

بیرسٹر۔ بیشک ہین سچ کیسے گا کیسے خوشنما ہوتے ہین۔

اختر۔ ابھی جو ہم لوگون مین سے کوئی کہتا تو کسی کو بھی باور نہ آتا کہ کجا دریا کا پانی کجا یہ خاصیت۔

نواب۔ تو چانڈوخانے کی گپ کا تو کوئی بھی قائل نہوگا۔

کجا یہ علمی باتین کجا وہ گپ بازاری - اچھا مقابلہ کیا
مانتا ہون واقعی -

آغا - خدا جانے وہان کے پانی کو خدا نے کیا خاصیت بخشی ہی
شان ہی اسکی کریمی کی -

اختر - یہ قدرتی جادو ہی خداوند -

بیرسٹر - نیچرل میجک تو اسکو کہتے ہی ہین - قدرتی جادو
یہ اللہ میان کی قدرت کے ادنی ادنی شعبدے ہین جو انسان
کی سمجھ سے باہر ہین -

اختر - شان خدا ہی - کیا قدرت حق ہی -

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم
وز ہرچہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
ما ہمچنان در اول وصف تو ماندہ ایم

بیرسٹر - انگلستان مین اور ایک انگلستان پر کیا فرض ہی
تمام یورپ مین ہم نے ہندوستان کے سے ضعیف الاعتقاد
آدمی نہین پائے - مگر ملاح البتہ بڑے ضعیف الاعتقاد پائے
بعض بعض باتین ان تک کی قابل تسلیم ہین - مثلاً اگر
صبح کو ملاح قوس قزح دیکھین تو دن بھر پریشان رہین
کہ کوئی نہ کوئی مصیبت ضرور پڑیگی - صبح کی دھنک نحس
سمجھی جاتی ہی - لیکن شب کو جو قوس قزح دیکھین تو مارے
خوشی کے جامے مین پھولے نہ سمائین -

اختر - کیا! رات کو قوس قزح - رات کو ہمنے آجتک دھنک
نہین دیکھی اور نہ کسی کی زبانی سنی -

چھٹن - شب کو قوس قزح - یہ تو نئی بات سنی - کیا رات کو
بھی دھنک نکلتی ہی -

بیرسٹر - بیشک ہمنے خود دیکھی ہی - صبح کو قوس قزح دیکھنے سے
یہ سمجھا جاتا ہی کہ جہاز کو راستے مین بُری بُری آب وہوا سے
دو چار ہونا پڑیگا - پچھوا ہوا جب چلتی ہی تو بارش کثرت سے
ہوتی ہی - طوفان آجاتا ہی - جب صبح کو دھنک دکھائی دے
تو معلوم ہوا کہ پچھوا ہوا چلیگی - اور پچھوا ہوا طوفان کا
پیش خیمہ ہی - شب کو قوس قزح دیکھنے سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ
پروائی ہوا چلیگی - اور بارش نہو گی - اِس سے بڑھکر خوشی
جہازرانون اور جہازوالون کو اور کیا ہو سکتی ہی - دھوپ کی
رنگت سے اکثر باتون کی پیشین گوئی کرتے ہین اور ہمیشہ
صحیح نکلتی ہین اگر غروب آفتاب کے وقت دھوپ زردی مائل
ہوئی تو پیشین گوئی کرتے ہین کہ بارش ہوگی اور اگر بادل
سرخی مائل ہون تو سمجھا جاتا ہی کہ آب وہوا اچھی ہوگی اور
مطلع صاف رہیگا -

مسخرہ - کیون حضور اگر ہمارے ملک کے ملاح جہازون پر
مقرر کیے جائین تو یورپ کے ملاحون کو ہرا دین نا -

نواب - جی بالکل - وہ بیچارے ان لوگون کا بھلا کیا مقابلہ
کر سکینگے - یہ پانی کا راستا دو لوگ ہین -

بیرسٹر - (مسکرا کر) جی اور کیا - وہ لوگ اتنی بڑی بڑی ناوین
کہان سے لائینگے - اور پھر گومتی اور جمنا کا سا گہرا سمندر وہان
کہان - جسمین ایک ہاتھی ڈباو ہوتا ہی -

نواب - (ہنسکر) جی اور کیا - اور ایسے جانور بھلا اُن
سمندرون مین کہان - سنا چند انگلیز و نام کا ایک پانی جانور
گھاگرا مین ہوتا ہی -

اختر - آپ تو واقف ہونگے (مسخرے کیطرف)

مسخرہ - جی ہان خوب واقف ہون - دو پانون سے چلتا ہی

آغا - وہ تو دو پانون سے چلتا ہی مگر اُسکی زبان کترنی کیطرح روان ہی - وہ ہزار پانون سے چلتی ہی -

مسخرہ - رئیسون کو دعا دیتی ہی - امیرون کی دعاگو ہی وہ زبان تو جسقدر چلے اُسی قدر اچھا - مگر ہان میان ممن کی زبان کی طرح نہ چلے جو کاٹ ڈالنے کے قابل ہی -

ممن - یہ ملاحی اچھی نہین حضور -

نواب - ملاحی کیا خوب -

آغا - واقعی خوب کہی - ملاحی کی ایک ہی ہوئی -

مسخرہ - آپ لوگ چھینٹے دیدیکے اِنکو ابھار دیلے -

ممن - یہ آورد ہی - قبلہ آمد نہین ہی -

نواب - نہین بات تو اِنھون نے پیدا کی گروہ آمد کہان ملاحی کا لفظ خوب ہوا -

ممن - غلام تو بس ایسی کہتا ہی - آمد ہو - آورد ان مسخرون کو مبارک رہے -

بیرسٹر صاحب نے کہنا شروع کیا کہ اکثر مقام دنیا کے ایسے ہین جہان بیشتر عالم آب تھا اور رفتہ رفتہ پہاڑ قائم ہوگئے - کشمیر جہان آج کل آباد ہی یہ پہلے بالکل پانی ہی پانی تھا - سمندر - رفتہ رفتہ پہاڑ قائم ہوگئے - اب کوہستان کشمیر کہلاتا ہی - نواب صاحب نے دریافت کیا کہ اِسکا ثبوت آپ کے پاس کیا ہی کہ کشمیر مین پہلے سمندر ہی سمندر تھا - اب وہان کہسار قائم ہوگئے - اُنھون نے جواب دیا کہ ایک ثبوت تو یہی ہی کہ کشمیر کے پہاڑ پر اِس قسم کے جانورون کی ہڈیان نکلی ہین جو سمندر کے سوا خشکی مین رہ ہی نہین سکتے - اور اِس کثرت سے اِن جانورون کی ہڈیان ہین کہ ممکن نہین کہ انسان اپنی کسی ضرورت سے وہان لاسکا ہو - اِس سے صاف ظاہر ہی کہ وہان بیشتر سمندر ضرور تھا - اب وجوہ طبیعی سے پہاڑ ہی پہاڑ ہر طرف نظر آتا ہی آپ لوگون کو شاید یہ نہین معلوم ہوگا کہ دنیاے عتیق کے مشرقی اور مغربی برّ اعظم مین سب سے پہلے آمد و رفت ہمارے آبا و اجداد اہل عرب کے ذریعے سے ہوئی تیس برس کے عرصے مین اہل عرب ہندوستان کے مغربی ملکون مین تجارت کرتے ہوے آئے اور اٹھاسی برس کے زمانے مین ہسپانیہ تک پہونچے - اُس زمانے مین یہ لوگ بالکل وحوش تھے - رفتہ رفتہ چین تک بحیثیت تجار پہونچے اور بحر ہند کے اکثر دور و دراز جزیرون تک یہ لوگ پہونچتے تھے - قہوہ اور نیشکر اور کاغذ اور گھوڑ دوڑ کے گھوڑے اور اکثر قسم کے فواکہ انھین کے بدولت اِس ملک مین آنے لگے تھے -

اہل یورپ نے تھوڑے ہی عرصے مین بڑی بڑی تحقیقاتین کرلین - قطب جنوبی کے کل برفستانی ملک دریافت کرلیے - وسط ایشیا مین بخارا سے دریاے عمان اور چین کی دیوار قہقہہ تک کل مقامون کی تحقیقات کر ڈالی - بحر المردار کی خوب چھان بنان کی - دریاے نائیجر کا مخزن اور رود نیل کا مخزن دریافت کیا - دو ہزار برس سے لوگ اِس امر کی تحقیقات کرتے کرتے تھک گئے کہ کرہ قمر مین پہاڑ ہین یا نہین اِن لوگون نے اپنی عقل دوربین کے زور سے کرہ قمر کے پہاڑ بھی صاف دیکھ لیے - جہازون کے ذریعے سے وہ وہ کار نمایان کیے کہ باید و شاید - اسٹریلیا کے جنگلون تک کی سیر کر آئے جو پیشتر امر محال سمجھا جاتا تھا - آلے وہ وہ ایجاد کیے کہ سبحان اللہ سبحان اللہ - آلات حرب ایسے ایسے ایجاد کیے جاتے ہین کہ الامان - ٹارپیڈو کو دیکھیے - اور اِسکے جواب کو دیکھیے

جسکو اسکا توڑ کہنا چاہیے - بڑی بڑی ترقیان کر رہے ہین
مگر ہم لوگ گھر کے باہر تو نکلتے نہین ہمارے نزدیک یہ بالکل
وحشی اور اُجڈ ہین - اِسکا تو کوئی جواب ہی نہین -
آپ کے ہان کے اچھے اچھے علمار و اللہ اوسط درجے کے
طالب علمون کے سامنے زانوے ادب تہ کرین - مگر تم لوگ
ہرگز نہ مانوگے -

اختر - حضور اِس سے تو ہم کبھی انکار کر ہی نہین سکتے کہ اِن
لوگون نے واقعی بڑی ہی ترقی کی ہے - اللہ ری سوجھ بوجھ
اچھے اچھے علمار کان پکڑین مگر اِنکی عملداری مین دو بڑے
بڑے نقص ہین - ایک تو گرانی بہت ہے - وہ سستا سمان
نہین دوسرے مذہب انگریزی پڑھنے سے جاتا رہتا ہے -
یہ بڑا عیب ہے ہندو ہو خواہ مسلمان - انگریزی پڑھی اور
مذہب غت ربود - یہ خدا جانے کیا سبب ہے فقیر کی دعا ہے
یا کیا ہے - ہمنے آجتک انگریزی خوان آدمی کو نماز پڑھتے یا
روزہ رکھتے اور ہندو کو پوجا کرتے نہین دیکھا اِس سے تو
کوئی انکار کر ہی نہین سکتا -

ممن نے کہا حضور یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی ذرا اِس کشتی کی
طرف تو دیکھیے - ایک پری کس شانِ دلبری سے متمکن ہے
نواب صاحب نے کہا معلوم ہوتا ہے آج کشتیون کی گھوڑدوڑ
ہے - دیکھنے کے قابل ہے - تھوڑی دیر مین معلوم ہوا کہ واقعی
اس روز کشتیون کی دوڑ تھی - جھیل کے ایک کونے سے
دو کشتیان ایک ہی وقت روانہ ہوئین - دونون پر دو صاحب
اور ایک خاتون مہ لقا قمر طلعت - صاحب لوگ کشتی کو دیکھتے تھے
پہلے تو کئی منٹ تک کشتیان بالکل برابر جاتی تھین نواب صاحب
اور آغا محمد اطہر مین شرط ہوئی - وہ کہتے تھے کہ وہ کشتی
پہلے نکل جائیگی جسپر سیاہ ریشم کے کپڑے پہنے ہوئے میم
بیٹھی ہے اور آغا صاحب کہتے تھے کہ وہ کشتی ہار جائیگی اور
دوسری کشتی جیتیگی جسپر سفید کپڑے پہنے ہوئے مس بیٹھی ہے
سب کی نظر اُنھین کشتیون کی جانب تھی - دونون بالکل
برابر جاتی تھین مگر دفعتہً وہ کشتی تیر کی طرح آگے نکل گئی
جسپر خاتون سیہ پوش متمکن تھین اور آخر تک وہی کشتی بڑھی
رہی - اور جب دوڑ ہو چکی تو ایک بندوق سر کی گئی معلوم ہوا
کہ وہ کشتی جیت گئی آغا محمد اطہر ہار گئے -

آغا - بھئی نکل گئی - مگر پہلے ہی معلوم ہوتا تھا کہ ہماری
کشتی تیز رہیگی -

نواب - کیا دل لگی ہے - ہم کچھ بے سمجھے بوجھے تو شرط بدتے
نہین ہین -

ممن - میم ضرور ہر کام مین شریک ہوگی گرجا جائین تو ساتھ
سرکس جائین تو ساتھ - تھیٹر مین جائین تو ساتھ ہر مقام
پر ساتھ ہوتا ہے -

مسخرہ - حضور نے اتنا طول کیون دیا مختصر کر کے کہدیجیے
کہ میم اِن صاحب لوگون کا سایہ ہوتا ہے -

نواب - بارک اللہ - خوب سوجھی -

آغا - بھئی میم کے لیے سایہ کتنا اچھا لائے ہو -

اختر - برجستہ سوجھتی ہے اِس شخص کو -

مسخرہ - ہمین اس خوشامد کی گون نہین -

چھٹن - گون - اے سبحان اللہ - میم کے لیے گون -
یہ بھی اچھی سوجھی

چنڈا گلنجو - ذہین اور ذکی آدمی ہے -

آغا - بڑا طبیعت دار آدمی ہے -

نواب - بھئی اس پہاڑ پر ان لوگون کو چین لکھا ہی عیش اور آسایش اور تفریح طبع کی جسقدر باتین ہین وہ سب اُنکے لیے ازل سے اُتری ہین - گھوڑ دوڑ اور پولو اور کشتی کی بازی اور لان ٹنس اور کرکٹ اور تھیٹر اور عمدہ عمدہ شرابین اور عمدہ عمدہ اغذیہ اور ہردم پریون کا جمگھٹا - پرستان کا لطف

بہشت آنجا کہ آزارے نباشد
کسے را با کسے کارے نباشد

لوگ چاہے اِنکو کافر کہین چاہے جو کہین ہم تو اِنکو جنتی سمجھتے ہین - کِس لطف کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہین ہم کو تو رشک ہوتا ہی واللہ -

مسخرہ - ہر ملکے و ہر رسمی - بھلا ہم لوگون کی عورتین اسطرح تنی ہوئی بے نقاب کشتی پر بیٹھ کے ہوا کھانا پسند کرین -

کیا مجال کئی گھنٹے تک جھیل کی سیر کرکے کوٹھی فرود گاہ کو روانہ ہوے - یہان قمرن اور نازو نے خوش خوش بیان کیا کہ ہم تمھارے بوٹ کو برابر دیکھ رہے تھے اور کشتی کی دوڑ بھی ہمنے دیکھی -

نواب - اچھا اب انصاف سے کہو قمرن بھلا وہان تمھارے پہچانے کا کون موقع تھا -

ق - تم لوگ ذرا ذرا سے معلوم ہوتے تھے -

آغا - یہ اونچی کوٹھی بھی تو ہی -

ق - اللہ جانتا ہی ایسا جی للچا تا تھا کہ بس ہین تو کود ہی پڑتی -

نازو - لے اب کوئی تال ایسا تجویز و جہان ہم لوگ بھی چل سکین وعدہ پورا کرنا ہی -

آغا - ہم تجویز دینگے - خیمے جھولداریان لیتے چلینگے دو دن وہین سیر کرینگے -

ق - وہ تو اپنے مُنھ سے ہان نہین کچھ کہین -

نواب - ہان ہان - اب تو ہمکو بھی چسکا پڑ گیا -

چھٹن - بھائی صاحب بندۂ درگاہ نواب ہر روز شام کو کشتی پر ہوا کھایا کرینگے -

مہراج - خدا ہی خیر کرے -

انجام بخیر ابتدا اگڑی ہی
کشتی سے انہیں اب کنارے لگجاو

گھر گر نہ پڑے کہین بنا گڑی ہی
اُلٹا دریا بہا ہوا گڑی ہی

نشی مہراج بلی کو لوگ اِسوقت ذرا بھولے ہوے تھے مگر اِس ہانک نے سب کو یاد دلا دیا کہ نشی مہراج بلی صاحب کے مزے لیتے ہین -

چھٹن - یہ کِس کونے سے بولے بھئی -

اختر - حضور تو پردے کی بو بو بنے ہوے ہین - ذرا باہر نکلیے - مردون مین آئیے -

مسخرہ - یہ کِس پہاڑ کے کہان سے چیخ اُٹھے -

نازو - اِی باہر نکل مردوے - اوئی ایسی بھی کیا سستی ہی ہاتھ پاؤن کی کاہلی اور منھ مین موچھین جائین -

خدا خدا کرکے منشی مہراج بلی صاحب برآمد ہوے - اور آتے ہی غل مچایا - بھائی ہماری تو ناک مین دم آگیا - بس ایک ذرا سے جھونکے مین معاملہ پلٹ ہی سارا کھیل ہوا کا ہے ہوا نے ذرا دشمنی کی اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائیگا - آیندہ اختیار بدست مختار - ع - من نگویم کہ این مکن آن کن - اگر سیر دل لگی تفریح کے لیے آئے ہو تو اِس کوٹھی مین کِس شے کی کمی ہی - یہ فرمایے - ٹھنڈی ہوا لینے کہین جانا نہین ہی - سردی ہر جگہ موجود - سبزہ دیکھنا ہو - سامنے ہی - بقول شخصے - سبزے کے پہاڑ روبرو ہین - پھولون کی بہ

مد نظر ہو تو یہ سب پھول ہی پھول ہین با کچھ اور سرخ - سبز - قرمزی - نیلے - اودے - آسمانی - داؤدی - کبودی کاہی - عنابی - آبی پستئی معشوقون سے چھیڑ چھاڑ کا شوق ہو - تو یہ دونون کم سن معشوق مستعد ہین - اسپر نواب صاحب نے کہا حضرت دونون کو نہ شامل کیجیے - قمرن اسلیے نہین ہین کہ جسکا جی چاہے ہنسے بولے - نازو جان کو آپ نے اسلیے رکھا ہو تو آپ کو اختیار ہی نازو نے شکایت کی کہ واہ صاحب - ہم اب اس کام کے لیے رہگئے - غریب کی جورو سب کی سلہج - آغا صاحب نے بات کاٹ کر منشی مہراج بلی کو مخاطب کیا - کیون یار یہ تم اتنے ڈرپوک کیون ہو - بھیڑیے سے تم ڈرو - سانپ کا نام رات کو زبان پر نہ لایا چاہو - پانی کے تم چور رہو - اسکا سبب کیا ہی - فرمایا سنیے قبلہ -

رزق ہر چند بیگمان برسد	شرط عقل ست جستن از درہا
گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد	تو مرو در دہان اژدرہا

نواب صاحب جھلا کر بولے بچہ اب کی نہ کشتی پر سوار کرایا ہو تو سہی -

قمرن کی تلاش اور کدرا ہشاش بشاش

چنو کی جورو کا داماد - محمد عسکری کا رقیب نامراد مصیبت اور شامت کا مارا کدرا بیچارہ دن رات قمرن کی یاد مین سر دھنتا اور تنکے چنتا تھا - جن لوگون کو اسکی تباہی اور قمرن کی جدائی اور بیوفائی کا حال معلوم تھا وہ اسکی حالت زار اور پریشانی و انتشار پر افسوس کرتے تھے اور جو لوگ اسکی مصیبت سے ناواقف تھے وہ اسکی صورت اور وحشت اور آہ و فغان دیکھکر متحیر ہوتے تھے کہ یہ کیا ماجرا ہی - چہرہ زرد پڑ گیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے چھ مہینے سے بخار آتا ہی قمرن سی پری جس سے جدا ہو وہ کیونکر نہ مبتلاے بلا ہو - گو اسمین شک نہین کہ قمرن سی مہ پارہ زاہد فریب معشوقہ حور لقا زنکہ خورشید رخسار اس چوڑی والے منہار کے قابل نہ تھی لیکن اگر کسی نیچ قوم یا غریب آدمی کی منکوحہ بیوی رشک بدر غیرت ماہ و مہر ہو تو اسکی جدائی کیون نہ شاق ہو یہ کیا فرض ہی کہ اگر کسی کنجڑے یا منہار دھنیے چڑیمار کی عورت گوری چٹی اور سرخ و سفید رشک خورشید ہو تو امیر آدمی اسکو چھین جھپٹ کر لیجائے - روپیے کے زور سے اس پری کو اڑا لیجائے کدرا غریب پر نواب صاحب نے یہ ستم ڈھایا کہ لکھنؤ سے قمرن کو پہاڑ پر پہونچایا - جہان اس بیچارے کا مرغ وہم اڑ کے بھی نہ پہونچتا - کانپور اور بارہ بنکی سے دور دور جانے کا خیال بھی نگذرتا - کوئی گلی کوچہ کوئی سرا کوئی منڈی کوئی گنج ایسا نہ تھا جہان یہ روز قمرن کی تلاش مین چک پھیریان نہ کرتا ہو - مگر وہ تو کوہ نینی تال نواب فلک کا کی کوٹھی عالیشان مین امیرانہ ٹھاٹھ سے رہتی تھی کجا لکھنؤ کجا نینی تال - پہاڑ کے قیام کا حال اگر اسکو معلوم ہوتا تو پتھرون سے سر ٹکراتا تسلی اسکو صرف اسقدر تھی کہ قمرن لکھنؤ سے باہر نہین گئی ہی اگر پہلے پہل بارہ بنکی یا بیگم گنج یا اور کسی اور قرب و جوار کے قصبے مین گئی بھی ہوگی تو اب لکھنؤ واپس آتی ہوگی - شاید تلاش سے ملجاے اور بخت خفتہ بیدار ہو جاے - سچ ہی دنیا بامید قائم -
ایک روز کدرا کی ماں نے اسکی گریہ و زاری اور انتہا کی بیقراری دیکھکر بادل حزین و آہ آتشین سمجھانا شروع کیا کہ دیکھ بیٹا مین تو تجھ سے کہتی ہی تھی کہ قمرن تیرے گھر مین ٹکنے والی

نہین ہی - مین نے دنیا دیکھی ہی - بال دھوپ مین سفید نہین کیے ہین مین تو پہلے ہی سے جانتی تھی کہ کمرن ہمارے کھاندان کو بدنام کریگی - سو وہی ہوا - اُسکی تو آنکھون سے یہ بات برستی تھی کہ یہ مالجادی ہی ایک میان کی ہو کے نہین رہیگی چلنے مین بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی - بات کرتی تھی تو سو نکھرون سے اور جب کبھی باہر جاتی تھی اول تو مین اُسکو باہر جانے نہین دیتی تھی اور یون ہم تو گریب آدمی ہین - محلون مین گھر گرہستون مین بہو بیٹیون مین نہ جائین تو کار کیونکر چلے جانا ہی پڑتا ہی تو باہر جانے کے پہلے پٹیان جرور جماتی تھی بار بار شیشے کو دیکھتی تھی - اور ہمین یہ تیر لگتا تھا ہم بھی تو کبھی جوان تھے - ایسی ہی بوڑھیا تو مان کے پیٹ سے نکلے نہین تھے - مجال کیا تھی کہ کبھی کُراہ چلین بسواؤن کی طرح بنے ٹھنے کا ہیاو نہین پڑتا تھا - ساس نند کے سامنے بوٹیان پھڑکا پھڑکا کے باتین کرنا تو دور ہی وہ تو ٹسکتی ہوئی راستے مین چلتی تھی - اور مردون سے جو لکھی لڑتی ہوئی - جیسے اچھی بسوائین ہوتی ہین یا محلون کی کوئی مہریان - کہ پان لینے گئی ہین تو تنبولی کی دکان پر بیٹھی گلوریان چبا چبا کے ہنس ہنس کے باتین کرتی ہین گندھی کی دوکان پر تیل لینے گئین تو عطر کا پھویا بھی گھاتے مین لیلیا اور جوڑی جوڑی گوٹ کا پیجامہ پھڑکاتی ہوئی چلین - وہی حال مین اسکا بھی دیکھتی تھی - جو دن یہان ٹک گئی وہی گنیمت تھا وہ بہو بیٹی ہو کر رہنے والی تھی بھلا - توبہ کر بندے - ہمارے کھاندان کو خوب رسوا کر کے چلدی -

اِس تجربہ کار بوڑھی عورت نے قمرن کی شوخی اور لگاوٹ باری چلبلے پن اور اچپلاہٹ اور اُسکے چال چلن کی پوری پوری تصویر کھینچدی - واقعی اسکی راے پیشتر ہی سے تھی کہ قمرن اِس گھر مین - ع -

اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند

اول تو اِسکے فقید المثال حسن و جمال سے اُسکی ساس کو یقین کامل تھا کہ کسی نہ کسی شوقین امیر کسی عاشق تن رئیس کی اِسپر ضرور نظر پڑیگی - پھر یہ بھی جانتی تھی کہ قمرن پرائے مردون سے لگاوٹ کرتی ہی - للتو اسے پیار اور عشق کی باتین ہوتی ہین - راستے مین تماش بینون سے خلقت لُٹتی چلتی ہی اور جسطرف نکل جاتی ہی لوگون کا دل قابو سے جاتا رہتا ہی بے اختیار گھورنے لگتے ہین - اور اُٹھتی جوانی اور بھی ستم کا سامنا تھا - یہ بھی جانتی تھی کہ روپیہ عجب شی ہی - اِسکو خدا نے بڑی قوت دی ہی - بڑے بڑے امیرون کی نیت مین فتور آجاتا ہی - غریب آدمی کی کیا حقیقت ہی - ع -

زر بر سر فولاد نہی نرم شود

اسنے جو کچھ کدرا سے کہا وہ سب صحیح تھا - مگر وہ تو قمرن کے فراق اور وصل کے اشتیاق مین بالکل دیوانہ ہو رہا تھا اپنی مان کی فہمایش کے جواب مین کہا (اما - ہمین بڑا کھیال ہی کہ وہ کیا جانے کیسی ہوگی - اچھی طرح کھاتی پیتی ہوگی یا نہین ہمکو تمکو یاد کر کے روتی ہوگی - اُسکی جان پر بنی ہوگی)

یہ فقرہ کدرا کی زبان سے سننا تھا کہ اُسکی مان آگ ہوگئی اور بہت ہی بگڑ کر کہا - (تیھر ترین ایسی اکل (عقل) پر) تجھکو یہ پھکر پڑی ہی کہ کمرن کھاتی پیتی کیا ہوگی - تو سمجھتا ہی کہ اُسکو پیٹ بھر کھانا نہ ملتا ہوگا اور تن پر لتا نہوگا - ارے گدھے وہ کسی لکھپتی کے پاس ہوگی اور اُسکی آنکھون کا

تارا ہوگی - سونے کا لکما (لقمہ) کھاتی اور دونون وکھت (وقت) تر مال اُڑاتی ہوگی - اِسکے لیے بھاری بھاری جوڑے اور ہجارون کا گہنا تیار کرایا گیا ہوگا - کسی جوہری یا مہاجن کے گھر مین ہوگی تو رانی بنکے رہتی ہوگی اور جو کسی نواب کے یہان ہی تو بیگم صاحب کیطرح کھاتر کرتا ہوگا - تو گیرت دار ہوتا تو اسکی بی ہر جائی ہرڈنگی کا نام نہ لیتا - تجھے گیرت تو چھو نہین گئی ہی تو رو رہا ہی کہ ہاے کمرن کھاتی کیا ہوگی سکھ مین ہوگی کہ دکھ مین ہوگی تجھے ابھی تک یہی یکین (یقین) ہی کہ مجھے اور تجھے یاد کرتی ہوگی ارے نادان وہ تجھکو اور تجھکو بانی بی بی سے کوستی ہوگی - کہ دونون کی کھٹیا مچیاتی نکلے - دونون کو ہیجا (ہیضہ) ہو - گیرت دار ہوتا تو اسکے نام پر لات بھیجتا مین تجھے کہان تک سمجھاؤن - تو تو سٹری سودائی ہو رہا ہی - ہاے تجھے کیا ہوگیا - کمرن گئی چولھے بھاڑ مین میرے آگو جو اُسکا نام لیا تو اپنا سر پھوڑ ڈالونگی اُسکا نام سننے سے میری آنکھون مین کھون اُترا آتا ہی)

کدرا اپنی مان کی اِس تقریر سے جو قمرن کے بالکل خلاف تھی اور بھی رنجیدہ ہوگیا - مان کو کچھ جواب نہ دے سکا مگر منھ پھیر کے رونا شروع کیا - اِسکی یہ حالت دیکھکر ضعیفہ کا دل بھر آیا اور پاس جاکر لڑکے کو گلے لگایا اور مُنھ دھو کر پھر سمجھانا شروع کیا -

ض - بٹیا اب اس رونے دھونے سے کیا ہوگا -

ک - اماں پھر کیا کرون - تمھین بتاؤ -

ض - دوسرا نکاح کرو -

ک - یہ تو نہو سکیگا - یہ تو اماں نہ ہوگا - نہ ہوگا -

ض - یہ نہوگا تو پھر صبر کرو -

ک - صبر تو نہین ہو سکتا -

ض - (جھلاکر) نہ یہ ہو سکتا ہی نہ وہ ہو سکتا ہی تو پھر کنوئین مین جاکے کود یا دریا مین ڈوب مرکم بکھت - رہا پہلے مجھے مار ڈال پھر جو تیرا جی چاہے سو کر - آگ لگے اُس گھر کو جہان کمرن ہو بجلی اُسپر گرے اللہ کرے - نگوڑی رسوا کار سوا کر گئی اور لڑکے کو الگ تڑپا گئی - تڑپے اُسکا کلیجہ اور وہ موا جسکے یہ سارے کانٹے بوئے ہوے ہین کہ مجھے اِس بوڑھاپے مین کہین کا نہین رکھا - ایک لڑکا اتنی عمر مین اور اِسکا یہ حال ہی کہ اللہ دشمن کا بھی ایسا حال نکرے - جیسے برسون کا کوئی ماندا ہوتا ہی بُری دشمناگی کر گئی یہ کمرن ہسے - بٹیا گھر مین پڑے پڑے اور دن رات رونے دھونے سے کیا ہوگا - باہر جاؤ - یارون دوستون مین دل بہلاؤ - کسو سے صلاح لو - کسی سے اونچ نیچ کا حال پوچھو گچھو - کیون اپنی جان گنواتا ہی کدرا -

ک - کہان جاؤن کہان نہ جاؤن -

ض - دو گھڑی باہر جاکے دل بہلا آؤ -

ک - کہان چلی گئی اللہ - کچھ حال ہی نہین کھُلتا -

ض - ہی لکھنؤ ہی مین - باہر نہین گئی ہی -

ک - اب اتنے بڑے ملک مین کہان پتا ملے ایک جھنگا سی جان اُسکی - کوٹھری مین بند کر دیا چلو برسون پتا نہین لگتا کانون کان کوئی نہین سُنتا کہ کہان ہی کہان نہین -

ض - پتا ملے اور پھر ملے - رہا جو کوئی ٹوہی ہو اور گھر مین رونے سے کیا ہوگا -

ک - اچھا جری چلکے للتو اسکے پاس بیٹھین -

ض - ہان جاؤ دل بہلا آؤ بٹیا -

کدرا بیچارہ مصیبت کا مارا قمرن کے اشنا اور اپنے رقیب کے

دل ہی دل مین بد دعائین دیتا ہوا چادر اوڑھکہ باہر گیا تو للتوا نے بآواز بلند کہا آؤ۔ یار کدرا۔ کہان رہتے ہو۔ تمھاری تو صورت ہی اب نہین دکھائی دیتی۔ اور یہ تمکو ہو کیا گیا ہی جیسے کبرستان کا مردہ۔ کمرن تمکو کھا گئی یار۔ ایسی جورو ابھی کھدا نہ کسو کو دے۔ کچھ بتاؤ تا بھی چلا۔ کہان ہی کہان اُسکی امان سے پوچھو۔ ہماری تو سمجھ مین آتا ہی کہ وہی کٹنی ہی۔ ٹھگون کی بوڑھیا)۔ کدرا نے کہا یار کِس سے پوچھین کِس سے نہ پوچھین۔ کیا جانے کِس کے ساتھ بھاگ گئی۔ تم بھی تو کچھ مدد نہین دیتے ہو۔ وہ بولا بھائی ہم بھلا کِس کابل ہین (ورنہ) تو ہمین کو گرفتار کرنے کیو دوڑے گئے تھے۔ بھلا پردیس مین رہ کے کہین ایسا ہو سکتا ہی ایک کام کرو یار پہلے تو اُسکی مان سسری کے پاس چلو۔ اُسکو ٹٹولو جرہی (ذری) کدرا راضی ہو گیا اور یہ دونون ملکے قمرن کی دادی کے ہان پہونچے۔ کدرا اندر گیا للتوا باہر کھڑا رہا۔ کدرا اور اُسکی ساس سے یون باتین ہوئین۔

کدرا (ک) اور ساس (س) ہی۔

ک۔ کہو کچھ حال حوال سنا سنایا۔

س۔ حال حوال تیرا اور اُس مردار کا سر سنا۔ تو پھر میرے سامنے آیا۔ میری پالی پردیسی سیانی لڑکی کو بھگا دیا اور بیچا باتین بناتا ہی۔ ہائے مین نے کِس گھر مین لڑکی دی تھی۔ اِس سے تو بھاڑ مین جھونک دیتی تو ایک ہی مرتبے جل بھن کے خاک ہو جاتی یہ ہر گھڑی کی جلن ہر گھڑی کا کُڑھنا تو نصیب نہوتا۔ کیا کرون اللہ۔

ک۔ ہمارا اِس مین کون کسور ہی لے بھلا۔

س۔ دور ہو میرے سامنے سے۔

کدرا تو جورو کا غلام تھا۔ ساس نے جو ڈانٹ بتائی تو لگا گڑگڑانے للتوا کو اُسکی یہ ڈانٹ ڈپٹ بُری بُری معلوم ہوئی باہر سے اُسنے کدرا کو للکارا۔ ابے تو اتنا دبتا کیون ہی۔ یہ سب اِسی کا پھساد ہی اِسی چڑیل نے کٹنا پا کیا ہو گا۔ اور اب جا بیجا بکتی ہی۔ آگو سو کبھی روٹی نہین کھانے کو ملتی تھی۔ اب ایک عورت نوکر رکھی ہی گوشت دونون وقت آدھ سیر کھانے کو آتا ہی۔ ہمکو سب کھبر ہی۔ ہم ٹوہ لگائے رہتے ہین۔ لڑکی کو لے کے بھگا دیا کٹنا پا کیا اور آپ چین کرتی ہی۔ اور اِسکو اوپر سے للکارتی ہی اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ مین ایسا دماد (داماد) ہوتا تو جھونٹے پکڑ کے اِتی لاتین مارتا کہ کچو مر نکال دیتا۔ سادی کاہے واسطے کی تھی۔ جو یہی کرنا تھا تو لڑکیون کو اپنے آباد یا چوک مین کمرے پر بٹھلا دیا ہوتا بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہی چڑیل۔

اتنا سننا تھا کہ قمرن کی دادی جامے سے باہر ہو گئی اب کدرا کی ساس تو تھی نہین۔ اب تو یہ نواب صاحب اور منشی مہراج بلی کی خوشدامن تھین۔ چڑیل اور مردار اور کٹنی سننے کی تاب کہان۔ للتوا کو خوب کوسا اور گلا پھاڑ پھاڑ کر بہت ہی بُرا بھلا کہا۔ محلے والے اور راہ گیر کھڑے ہو گئے۔ کیا ہی کبھی کیا ہی کدرا اور للتوا نے کہا۔ ہی کیا اِسمین ایک کٹنی مردار رہتی ہی اُسنے اپنی لڑکی کو جسکا نکاح ہو گیا تھا کہین بھگا دیا اور اب لڑتی ہی۔ سامعین و حاضرین دل لگی کرنے لگے۔ بقول نسیم لکھنوی ع۔ لوگون کو شگوفہ ہاتھ آیا۔

وہ سب تو یہ جھگڑا دیکھکر اپنی اپنی راہ لگے اور ادھر قمرن کی مان نے اپنی خادمہ کو بآواز بلند حکم دیا ذری جا کے نواب کے دروغہ کو تو بُلا لا۔ کہنا دو بدماش (بدمعاش) آ کے ہمکو دھمکاتے اور گالیان دیتے ہین۔ ادھر یہ دونون اور اُدھر خادمہ چلی

وہ تو نواب صاحب کی ڈیوڑھی پر پہونچی اور یہ دونون آپس مین باتین کرتے ہوئے اپنے گھر کی طرف چلے۔ للتوا کی دکان پر آکے بیٹھے تو یون باتین ہونے لگین۔

ل۔ (للتوا) ارے یار کادر۔ وہ جو بھائی (صفائی) کا ٹھیکہ جن کے پاس ہو وہ جو منسی باجتے ہین وہ جون تمھارے یہان آئے تھے جب دن رجب دن) کمرن بھاگ کے آئی تھین اُنسے کمرن سے کیا بات چیت ہوئی تھی۔ سو بتاؤ۔

ک۔ وہ چلتے چلتے کمرن سے کہ گئے کہ ہمنے جو کہا ہو وہ یاد رکھنا۔

ل۔ تو اُنکا مکان کہان ہو بے۔ اُنکا پتا لگاؤ چلکے۔

ک۔ وہ تو کہین جھاؤلال کے پل کے پاس رہتے ہین اچھی طرح نہین معلوم۔ للتوا کی ترغیب سے کدرا اُسکے ساتھ ہو لیا گو ایک دفعہ مکان دیکھ آیا تھا مگر اندھیری رات کو گیا تھا۔ صفائی کے ایک چپراسی سے مکان دریافت کرکے دروازے سے آواز دی (ارے بھائی کوئی اِس مکان مین ہو) ایک پٹھان جو دربان تھا اور اُس وقت اندر مین بیٹھا ہوا اپنی روٹی پکا رہا تھا بولا۔ کون ہو بھئی یہ جواب دینے بھی نہ پائے تھے کہ مہری اندر سے نکلی۔ (کو گھبرا رہے ہو)۔ للتوا نے بڑھکر پوچھا منسی جی ہین مہری نے کہا وہ تو پہاڑ کا گئے ہین۔ پوچھا کون پہاڑ۔ کہا اب یہ ہم کا و جانی بھائی۔ اور یہ کہکر اندر چلی گئی دربان سے کدرا نے پوچھا کیون بھائی جوان کس پہاڑ کو گئے ہین اُسنے کہا ہم تو برسون سے اپنے باپ کی عوضی پر ہین نواب عسکری کے ساتھ کسی پہاڑ پر گئے ہین اُنکے آدمیون سے پتا لگیگا۔ محلے کا نام بتا کر کہا اُنکے پھاٹک پر دو شیر بنے ہوئے ہین۔ یہ دونون اِس پتے پر بڑے اور چلتے نواب محمد عسکری کی ڈیوڑھی پر پہونچے۔ شیر دیکھکر سمجھ گئے کہ یہی مکان ہو۔ پھاٹک کے پاس ایک آدمی کھڑا تھا اُس سے پوچھا کیون بھیا نواب صاحب کس پہاڑ پر گئے ہین اُسنے بے اعتنائی کے ساتھ جواب دیا (الموڑے کی طرف) اور یہ کہکر اندر چلا گیا۔ اتنے مین اُسی پھاٹک سے ایک صاحب جو پوشاک اور شکل صورت سے امیرزادے معلوم ہوتے تھے برآمد ہوے۔ پیچھے ایک خدمتگار سفید کپڑے پہنے اور لال لال پتی باندھے ساتھ تھا۔ سمجھ گئے کہ یہ بھی کوئی نواب یا شہزادے ہین مگر اِنسے مخاطب ہونے کی جراٴت نہ ہوئی اور اِنکو کمال استعجاب ہوا کہ وہ خود با این ہمہ امارت اِن سے مخاطب ہوے اور پوچھا تم کون لوگ ہو۔ اور نواب صاحب سے کیا کام ہو) کدرا نے جھک کر زمین دوز سلام کیا اور کہا حضور کچھ کام تھا۔ میرا نام کادر ہو اور منہار ہون۔ کادر منہار سے تو یہ خوب واقف تھے۔ اشارے سے کہا ساتھ ساتھ چلے آؤ جب تھوڑی دور نکل گئے تو للتوا پر غور سے نظر ڈالی اور نام دریافت کیا۔ للتوا کا لفظ سنتے ہی دل مین بڑے خوش ہوے اور سوچے کہ مار لیا ہو۔ کدرا اور للتوا بھی اپنے اپنے دل مین سوچتے تھے کہ یہ کون ہین اور ہمکو اپنے ساتھ کیون لیے جاتے ہین مگر کسی کی چوری تو کی نہین تھی۔ اِنکو خوف کیا تھا جب نواب صاحب اپنے مکان مین پہونچے تو حکم دیا کہ پہرے والے سے کہدو ہماری اجازت کے بغیر کوئی اندر آنے نہ پائے فرش پر بیٹھے اور اِن دونون کو بھی زبردستی پائین فرش بٹھایا۔ اور کہا اب جو دریافت کرنا ہو دریافت کرو۔

کدرا گیگلا اور سیدھا آدمی تھا مگر للتوا بڑا چالاک لونڈا تھا کدرا کو اسنے نہین بولنے دیا کہ مبادا اُلجھ اور نیچ بیچ ہو کوئی اینڈی بینڈی بات مُنہ سے نکل جاے - نواب بڑے آدمی ہین ایسا نہو چوری کی علت مین ماخوذ کرا کے سزا دلوا دین تو اُلٹی آنتین گلے پڑین - نواب عسکری کا نام تو سُن ہی چکا تھا - عرض کیا ہجور میرا بڑا بھائی گوبند نواب عسکری کی ڈیوڑھی پر رونون مین نوکر تھا - جب سے نوابصاحب کے ساتھ پہاڑ پر گیا ہر کوئی چٹھی نہین آئی - ہماری ماں کا کھانا پینا حرام ہے - سو وہی دریافت کرتا ہے کہ جس پہاڑ گئے ہین اُسکا نام کیا ہے -

نواب صاحب لونڈے تو تھے نہین کہ اس لونڈے کے چکمے مین آجانے - مسکرائے - کہا ابے ہمسے اُڑتا ہے کدرا کی طرف مخاطب ہوکے کہا - کیون میان کا در تمھاری چوڑی والی کہان ہین ہمارے گھر مین چوڑیان درکار ہین - بھیجد و گے اسپر للتوا اور کدرا دونون جھکرائے -

ل - ہجور رجو ردا اسکی کہانی -

نواب - صاف صاف حال کہ چلو - اُڑان گھائیان نہ بتاؤ تو ہم تم کو ایسی مدد دین کہ قمرن بھی ملجاسے اور آدھی تمھاری گانٹھ سے بھی نہ جاے -

ل - پھر ہجور کو تو سب معلوم ہی ہیگا -

نواب - قمرن جسکے ساتھ بھاگ گئی ہے اُسکو بھی جانتے ہین اور جہان ہے وہ شہر بھی ہمکو معلوم ہے مگر ایک شرط ہے - اگر ایک شرط مانو تو ہم اپنی طرف سے وکیل بھی کرین اور لاکھون روپیہ بھی لگائین - نہین تو ہمین کیا غرض ہے -

ل - ہجور یہ تو بنی بنائی بات ہے - کوئی اپنا پیارا ایسا اس جمانے (زمانے) مین بہا تو دیتا نہین ہے - ہجور اِسکو مدد (مدد) دین -

ن - ایک شرط کے بغیر ہم مدد نہ دینگے -

ک - ہجور جو شرط کرین منجور ہے -

ل - ہجور سب منجور -

ن - وہ آوارہ تو ہو ہی گئی - اب اُسکے آوارہ ہونے مین تو کوئی شک رہا ہی نہین -

ل - ہجور یہ تو وہ کیا مثل ہے کہ اڈنڈو ناکی چوری نہو رے ٹھو رے - آدمی آنکھ سے عورت کو پہچان لیتا ہے کہ بد ہے یا صاحب تمھارے نیک ہے -

ک - (ہاتھ جوڑکر) نواب صاحب ہم کو آپ اب چلا لیجیے بس اب اور کیا عرض کرے گلام -

ن - شرط یہ ہے کہ ایک اٹھوارے کے لیے قمرن ہماری نوکر رہیگی سوچ لو - گھر مین چوڑی پہنانے کے لیے -

ل - ہجور ایک نہین دو اٹھوارے تک -

ک - اور بلکن چار - دو میری کھاتر سے -

راوی - کیا خاطر ہے - واہ -

ل - ہجور جیتے جی تک ہم سب گلام رہینگے اور وہ لونڈی بنی رہیگی - بس اتنا یاد رکھیے -

نواب - اچھا تو اب ہم کوشش کرینگے - وہ پہاڑ پر ہے مگر تمھارے فرشتے خان کو بھی اسکا پتا نہین ملیگا اور اگر پتا ملا بھی تو وہ امیر تم غریب - تمھارا اُنکا مقابلہ کیا -

ل - جی کہین ہاتھیون سے گنے کھائے جاتے ہین -

ک - ہم سے کچھ بنائے بنتا تو ہم ابھی تک کچھ کر ہی نہ لیتے مگر کیا کرین ہم بے بس ہو گئے ہین -

نواب۔ قمرن تمکو واپس ملے اور نواب عسکری کو جیلخانہ ہو اور وہ جو مہراج بلی ہی وہ بھی سزا پائے اور اُنکے جتنے مددگار ہین وہ سب دھر لیے جائین اور تمکو بھر پور روپیہ دلوا دین۔ قمرن کو لیکے مزے سے چین کرو۔ مگر بے ایمانی نہ کر جانا۔

ک۔ (قدمون پر سر رکھکر) سور ہو جو بے مانٹی کرے۔ بھست (بہشت) ناصیب نہو۔ ہم گریب تو ہین مں سریب جادے (شریف زادے) ہین۔ کمرن ٹرا دھو کا دے گیئن۔

راوی۔ نواب اپنے دل مین ہنسے کہ وہ تو چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئی اور یہ اِس تعظیم سے اُسکا نام لیتے ہین کہ دھوکا دے گیئن) اور کڑی سے کڑی شرط منظور کرنے کو مستعد ہین مگر شریف زادے بنتے ہین۔ یہ کادر کو سونے کی چڑیا سمجھتے تھے اور کئی دن سے اِس فکر مین تھے کہ قمرن کا میان یا اور کوئی عزیز ملے تو عسکری کو نیچا دکھائین اِن کو خوب معلوم تھا کہ قمرن منکوحہ عورت ہی اور نواب محمد عسکری اُسکو اور اُسکی بہن نازو کو بھگا لے گئے ہین اور وہ بھی منکوحہ ہی۔ بس اگر اِن دونون کے میان قابو مین آجائین تو عسکری کو قید کی سزا ہو جائے یہ اِس بات پر تلے تھے کہ نواب محمد عسکری پر کوئی ایسا مقدمہ دائر ہو جائے کہ نواب نادر جہان بیگم کو گواہی مین عدالت مین طلب کرین۔ یہ ایک نہایت ہی بدباطن سیہ قلب حاسد دون نش آدمی تھا جسکو کسی کی عفت یا اپنی آبرو یا شرفا کی تعظیم کا مطلق خیال نہ تھا اور جسکا دامن ہر قسم کے لوث عصیان سے آلودہ تھا۔ اُسکو ہر وقت یہی فکر رہتی تھی کہ کسی کی بہو بیٹی کی عفت مین دھبا اور ناموس مین داغ لگائے۔ اِن ذات شریف کو جو کدر اور للتوا ملے تو گویا شکار ہاتھ آیا۔ اِسدرجہ محظوظ ہوے کہ گویا قارون کا خزانہ پایا۔ للتوا کی طرف مخاطب ہوکر پوچھا کیون بھئی گبھرو تم اِنکے کون ہو۔ اُسنے کہا مین ان کا دوست ہون۔

نواب۔ اِنکے دوست ہو یا اِنکی بیوی کے۔

ل۔ اجی بھلا ہم گریب آدمی۔

نواب۔ کیون جی کادر۔ یہ بھی تمھارے گھر آنا جانا تھا۔

ک۔ ہان یہ تو ہمارے پڑوسی ہی ہین۔

نواب۔ تو یار تمھاری بھی نیت اچھی نہین تھی کیون جی قادر

ک۔ اب ہجور جب عورت بد ہوئی تو اِسکا کون ٹھکانا۔ ہم کسی کو بے دیکھے کیون لگائین۔

ن۔ یہ دہی للتوا ہی جسکی تلاش مین تم کانپور گئے تھے۔ وہی تنبولی کا لونڈا۔

ک۔ جی ہان دھوکے باجی مین لوگون نے ہمین کمبوڈ درا دیا اور یہان اُسکو اُڑا لے گئے۔

نواب صاحب قادر سے پہلے ہی سے واقف ہو گئے تھے مگر صورت آشنا نہ تھے اور جو خدمتگار اِسکے مکان سے واقف تھا وہ اِسوقت لکھنؤ مین موجود نہ تھا۔ اتفاق سے قمرن کے میان سے دوچار ہو گئے۔ شریر آدمی کا قاعدہ ہی کہ جب کبھی اظہار شرارت کا موقع ملتا ہی تو اِسکو ہاتھ سے نہین دیتا۔ بھلا یہ بھلے مانس اِس موقع کو کب ہاتھ سے دینے والے تھے۔ قادر کو رخصت کرنے کے وقت اِنھون نے پانچ روپیے دیے کہ لو اِسکی مٹھائی کھاؤ اور کل اپنے دوست للتوا کو لیکر پھر کو ہمارے پاس آؤ۔ اِسنے جُھک کر سلام کیا اور شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوا۔ تھوڑی دیر کے بعد کچھ سوچ کر خدمتگار کو بلا کر حکم دیا کہ اِن دونون کو بلا لو۔ خدمتگار نے لبیک کر

آواز دی اور یہ دونون واپس آئے - تو نواب صاحب نے بڑی تواضع سے بٹھایا اور کہا - یار کدرا ہمنے تمہارے لکھنؤ کی منہارنون کی بڑی تعریف سنی ہے - کوئی جان پہچان ہو تو لاؤ ذرا دل لگی ہی رہیگی - تمہاری بدولت ہم بھی آنکھیں سینک لینگے - کدرا تو جھینپنے لگا مگر للتوا نے کہا - جب حکم دیجیے حاضر کرین - آج ہی رات کو کوئی آٹھ بجے بھیجیے مُل گھر گرہست ہے دو تین گھڑی بیٹھ کے چلی جائیگی - یہ تو پرلے سرے کے بدمعاش تھے ہی بڑے خوش ہو گئے - کہا جاؤ اور ابھی لاؤ جہان تک جلد ممکن ہو جائے لے آؤ - لینے دینے کا خیال نکرنا - ہم کچھ غریب یا فقیر نہین ہین کہ کسی کو بلائین اور خالی ہاتھ بھیجین - للتوا نے کہا اے ہجور آپ کے یہان جو آئیگا وہ کھوس ہو کے جائیگا روپیہ آپکی اگاڑو کون بڑی بات ہے - تو اب ہجور گھر ہی پر رہین - ایسا نہو وہ بچاری آوے اور نا محروم واپس ہو - مُل ایک بات ہے ڈولی پر آئینگی - اِنھون نے جواب دیا (او نہ جی! ڈولی ہو یا گاڑی چاہے جو ہو) یہ دونون پھر رخصت ہو کر چلے راستے مین کدرا نے کہا ارے یار یہ تو اچھے ملے - روپیے بھی دیے اور وکیل بھی کرنے کو کہتے ہین - کھدا منے اچھا آ کا (آقا) ہم کو بھیج دیا - مُل یہ تو بتاؤ کہ منہارن انکے واسطے کہان سے لاؤ گے - یہ تو بڑے گرما گرم آدمی نکلے - للتوا کھلکھلا کے ہنسا - کہا تم بیٹھے بیٹھے دیکھتے جاؤ ہم ابھی ابھی بند و بست کیے دیتے ہین جی - لکھلؤ اِتنے بڑے شہر مین عورتون کا کال ہے - اِنکو کیا معلوم منہارن ہے یا کون ہے - چلو ہم ایک جگہ لے چلین - ایک عورت ہے - ابھی جوان ہے اور دُبلی پتلی اور رنگت بھی کھلتی ہے اور بڑی چُلبلی ہے -

اور گھر گرہست ہے - بس اِسکو اچھے اچھے کپڑے پہنا کے لیچلینگے اور سکھلا دینگے کہ کہنا مین چوڑی والی ہون - کدرا بہت خوش ہوا - یار تم بڑے اُستاد ہو - بڑے کائیان - اب چلکے اِسکو ٹھیک کر لو -

یہ دونون اِس عورت کے مکان پر گئے - یہ کبڑن کی چھوکری تھی - اپنے میان کو چھوڑ کر میکے مین رہتی تھی اور چوری چوری اِدھر اُدھر جایا کرتی تھی مگر جاتی بو جھبی جگہ - اور وہان بھی اندھیرے اُجالے - موقع محل دیکھکر للتوا نے سیٹی بجائی تو وہ مکان سے نکل آئی - اور ایک گلی کیطرف چلی گئی - یہ بھی اِدھر اُدھر دیکھ کے اُسی گلی مین ہو رہے - جب دونون ملے تو اُسنے شکایت کی کہ واہ آنا ہی چھوڑ دیا - للتوا مسکرایا - چلو آج ہمارے ساتھ چلو - ایک جگہ لے چلینگے - مگر جبری بن ٹھن کے چلو مُنّی (اسکا نام تھا)

منی - ہٹ - ہم کیا کماتے ہین کچھ - جس سے محبت ہو گئی اُسکی اور بات ہے - بے ایمان -

للتوا - ارے اِسمین ہرج کیا ہے -

منی - اے واہ - تمہارے نگیچ نہین ہرج ہے کہ ہمارے نگیچ کوئی سُن لے - کوئی دیکھ لے رسوا ہون -

للتوا - دوانی ہو گئی ہے - کھوس ہو کے آؤ گی - پوچھو اِنسے کیسے امیر آدمی ہین -

کدرا - کر رہی ہین - چلو تو سہی -

منی - (ہنسکر) اے تو وہ اتنے امیر ہین تو ہمکو بھلا کاہیکو مُنھ لگائینگے -

للتوا - اب تکرار مین تو ملاؤ نہین - سام تو ہو ہی گئی ہے ہمارے ساتھ چلی چلو - کسمت کھُل جائیگی - عمر بھر کی روٹیان ہو جائینگی

کدرا - بڑے دل ئے چالانک ہین - چلو تو -

منی - (انگڑائی لیکر) - اب کل چلینگے -

للتوا - اب چلتی ہو یا نکھرے کرتی ہوگی - واہ - اِنھین باتون پر تو ہمین گُسّا آتا ہی بس -

کندن - اچھا ہم آتے ہین -

تھوڑی دیر مین منی ان دونون کے ساتھ چلی اور انھون نے اِسکو راستے مین خوب ٹپی پڑھادی جب مکان کے قریب پہونچے تو ایک اکّا کرایہ کیا اور کدرا کو اکّے کے پاس ٹھہراکر للتوا نے جاکے اطلاع دی کہ آگئی - انھون نے کہا اسوقت یہان سناٹا ہی - لے آؤ - اکّے والے کو دو پیسے دیکے رخصت کیا اور کندن کو لیکے نواب صاحب کے کمرے مین پہونچے

نواب - آؤ - آؤ - ارے یہ تو پانون ننگی ہی -

للتوا - گھر گرھست ہی کہ نہین -

نواب - کیا چوڑی والیان ننگے پانون پھرتی ہین -

منی - ارے صاحب ہم گریب آدمی ہین -

نواب - مگر شکل صورت تو غریبون کی سی نہین ہی -

منی - یہ اللہ کی دین ہی -

نواب - ہمنے تمکو تیس روپیے مہینے کا نوکر رکھ لیا - پندرہ روپیے آدھے مہینے کی تنخواہ آج سے لیجاؤ -

منی - بہت اچھا - ہم حاجر ہین -

للتوا - رئیس ہون تو ایسے ہون -

کدرا - واہ - کیا کہنا ہی -

منی - آپ اِسی سہر کے رہنے والے ہین -

نواب - نہین - ہم پٹنے کے رہنے والے ہین (مسکراکر) اتنے مین ایک آدمی نے کہا لالہ منگلی پرشاد آئے ہین - انھون نے فوراً دروازہ بند کر دیا لالہ تاڑ گئے - کہا - کیا ماجرا ہی بھائی - نواب نے کہا یار اِسوقت نہ ملینگے وہ بولے کیا -

> قصۂ سلسلۂ زلف نہ کہنا بہتر
> پیچ در پیچ ہی خاموش ہی رہنا بہتر

نواب - ارے یار تم بڑے بدگمان ہو -

لالہ - آغاز عشق ہی -

> یارب آغازِ محبت کا بخیر انجام ہو
> شیشے مین اُترے پری پختہ جنون خام ہو

نواب - معلوم ہوتا ہی چڑھی ہوئی ہی -

لالہ - ہمکو تو نہین تمکو البتہ کچے گھڑے کی چڑھی ہی -

> تازہ ہو دماغ اپنا تمنا ہی تو یہ ہی
> اُس زلف کی بو سونگھیے سودا ہی تو یہ ہی

نواب - مزے مین ہو اُستاد -

لالہ - یہان تک آؤ تو یار -

نواب - یار اتو کل ملو -

لالہ - تو کل پھر خود ہی آؤ ہم نہین آسکتے -

نواب - اچھا دوپہر کو آئینگے -

لالہ - لے خدا حافظ -

نواب صاحب نے خدمتگار سے پوچھا یہ بلا ٹلی - یا ابھی نہین ٹلی - عرض کیا - جی ہان چلے گئے - بہت پیے تھے کدرا اور للتوا برآمدے مین خدمتگار سے باتین کرنے لگے اور ادھر نواب صاحب نے منی سے ڈینگ کی لینی شروع کی کہ جو عورت ہمارے پاس آئی وہ نہال ہوکر گئی ادّھی جسکے پلّے نہ تھی وہ ہزارپتی ہوگئی اور دیکھتے ہی دیکھتے - تم اگر اچھی طرح رہوگی تو ہم تم کو ایک روپیہ روز دیتے جائینگے -

کھانا ہمارے باورچیخانے مین کھاؤ اور کپڑا ہم سے لو اور
زیور بھی ہم بنوا دینگے - مگر پہلے چاندی کا - کندن دلمین
خوش ہوگئی کہ سونے کی چڑیا پھنسی ہی - چاندی کے زیور کی
نسبت کہا - (اتنے بڑے ہجارپتی اور چاندی کا گہنا) ہزارپتی
کے خطاب پر نواب بد دماغ ہوجاتے مگر سمجھ گئے کہ گنوارن ہی
ورنہ یہ نہ کہتی کہ ہزارپتی ہوکر چاندی کا گہنا کیا بنوا دوگے
تمھاری شان کے خلاف ہوگا - ادھر یہ باتین ہورہی تھین
اور اُدھر ایک اکا احاطے مین آیا - اور اسمین سے ایک عورت
اُتری - اور برآمدے مین آکے کرسی پر بیٹھی اور پھاٹک بند
کر دیا گیا - خدمتگار نے نواب صاحب کو اطلاع دی
سرکار ساقن آئی ہی ساقن کا نام سُنکر کچھ سوچے - کہا
باہر کی کوٹھری مین بٹھاؤ - ساقن باہر کی کوٹھری
مین بٹھائی گئی -

کدرا - یہ تو بڑے تماش بین نکلے -

للتوا - ایسے ہی تو ہم چہتے تھے - بے کسو بدماس (بدمعاش)
کے ملے مطلب نہین ہو سکتا -

ک - ہان مولوی اِن باتون کو کیا جانے -

ل - بھائی یہ کمران جرور دلوا دینگے -

ک - ارے یہ کمرن بھی دلوا دینگے اور اُسکے آسنا کو جلین بھی
کرینگے - آدمی چلانک ہین نا -

ل - چلانک ہونے مین بھی سک ہی کچھ -

ک - کندن اندر بیٹھی ہین - ساقن یہان ہین - ڈیوڑھ
لگی رہتی ہی یہان - ایک اندر ایک باہر -

خدمتگار - اجی یہان دن رات یہی کام ہی - اندر باہر -
اغل بغل - ہمارے سرکار بڑے بدکار ہین - کیا جانے
اُنکا حشر کسکے ساتھ ہوگا -

ل - تم کتنے دن سے نوکر ہو بھیّا -

خ - ارے ہم اب چھوڑنے والے ہین - ہم ایسی جگہ نوکری
نکرینگے - جب دیکھو گناہ کی بات -

ک - وہ تو تُھرے ایسے اور تم ہو نماجی (نمازی)

خ - چار روپیے کی نوکری مین ایمان دینگے گیا؟

ل - یہی بات ہی بھائی - ایمان بڑی چیج ہی -

ک - یہ کہین نوکر ہین یا وسیکا (وثیقہ) ہی -

خ - اب کیا بتائین کیا ہی - مگر بڑے چالانک آدمی ہین -

ل - ہان چلانک تو معلوم ہوتے ہین -

اتنے مین اندر سے آواز آئی (کوئی ہی) - خدمتگار (حاضر)
کہکر اندر گیا - اور آہستہ سے اِن دونون کو آواز دی - جب
یہ کمرے مین گئے تو نواب صاحب نے کہا ہمنے پندرہ دن کے
پندرہ روپیے پیشگی اِنکو دیدیے ہین - بس اب اِنکو ہم گھر مین
ڈال لینگے - کدرا اور للتوا مسکرائے اور منی رخصت ہوئین
اِنھین کے سامنے حکم دیا گیا کہ ساقن کو بُلاؤ -

للتوا اور کدرا منی کو لیکر چلے تو پھاٹک کے پاس ایک دوسری
عورت کھڑی دیکھی - خدمتگار نے کہا یہ باہر سے آئی ہین
اور نواب صاحب اِنپر بہت ریجھے ہوے ہین - کندن نے
اِسکو غور سے دیکھا سمجھی کہ نواب صاحب ریجھے ہوے ہین تو ضرور
خوبصورت ہوگی - گو اندھیرے مین اچھی طرح صورت نظر نہین
آئی مگر منی نے اپنے دل مین قیاس کر لیا کہ مجھ سے اچھی
نہین ہی - پندرہ روپیے پاکر کندن بہت خوش ہوئی اور
شِرک پر اکا کرایہ کر کے روانہ ہوئی -

پہاڑ جانے کی تیاریان

ایک شب کو نواب نادر جہان بیگم نے خواب مین دیکھا کہ وہ پہاڑ پر نواب صاحب کو اپنے پیارے پیارے ہاتھون کی بنی ہوئی گلوری دے رہی تھین کہ اتنے مین قمرن اتفاق سے آگئی - نواب صاحب کا چہرہ فق ہوگیا اور بیگم نے طیش سے اسپر نظر ڈالی اور وہ کانپ کر اِنکے قدمون پر گر پڑی اور ہکلاتے ہوے کہنے لگی - حضور ہمارا اِس مین کوئی قصور نہین ہی - ہم بیگناہ ہین - اگر قصور ہی تو دو آدمیون کا - ایک ہماری امان کا جنھون نے ہمین شہ دی اور جنکی پرچک سے ہمنے اپنے بیا بتا میان کو چھوڑا اور نواب صاحب کے قدمون کے تلے رہنے لگے - دوسرے نواب کا قصور ہی جو آپ کے ہوتے ساتھی مجھ جوڑی والی پر ایسے فریفتہ ہوگئے کہ اپنے آپے سے گذر گئے - ہماری امان تو شہر مین ہین اور نواب سامنے بیٹھے ہین - اِن دونون سے چاہے جسقدر شکایت کیجیے مگر مین آپ کی جیسی لونڈی پہلے تھی ویسی ہی اب بھی ہون بلکہ اب اور اِس سے زیادہ مین انجان انیلی تھی - اِنکے بس مین آگئی اور امان نے مجھے اور بھی چنگ پر چڑھایا - مین حضور سے چار آنکھین نہین کر سکتی نواب مجھپر فریفتہ ہوے مین اِنکے ہتھے چڑھ گئی - اب مجھے حضور خانہ زاد لونڈی سمجھین - اور میرا قصور معاف کرین آپ کے گھر کی درم ناخریدہ پرستار ہون -

نواب نادر جہان بیگم نے قمرن کی مان سے پہلے شکایت کی (خواب تو تھا ہی) کہ کیون چنو کی جورو تمھین ایسا کرنا لازم تھا کہ اپنی اِس چھوکری کو ہماری سوت بناؤ - اور ہمین سوتیا ڈاہ مین جلاؤ اسنے آنکھین نیچی کر کے کہا بیگم صاحب ہمنے انعام پانے کا کام کیا ہی - آپ کے نواب کا دل ایک گرجن پر آیا تھا اگر اُسکو گھر ڈالتے تو دو روز حال وہ نواب صاحب کو کمل ڈال کے لوٹ لیتی - مین نے جان بوجھ کے قمرن کو بھیجدیا کہ اِس چھوکری پر ریجھینگے تو دولت تو بچ جائیگی مین نے اپنے ننگ ناموس کی ذری سی بھی پروانہ کی اور اِس لونڈی کو خدمت مین بھیجدیا - تو فرمائیے مین نے کیا گناہ کیا - ہم لوگ حضور کی سرکار کے دست نگر - آپ ہمارے داتا - ہم پر جا - بھلا ہم سے ایسی بات ہو سکتی ہی جس سے ہمپر حرف آسکے - کیا مجال - نواب صاحب بیٹھے سُن رہے ہین - اِن سے پوچھیے تو جھوٹ سچ کا حال معلوم ہو جائے -

بیگم صاحب نے نواب سے دریافت کیا کہ یہ کہانتک سچ ہی انھون نے کہا ایک ایک حرف صحیح ہی - اسمین ایک لفظ غلط نہین ہی - بس اِسقدر خواب دیکھکر آنکھ کھُل گئی - اور اِنھون نے بی عباسی کو جگا کر اُس سے خواب کا حال بیان کیا -

ع - رات کو نہ بیان کرنا تھا -

ب - مگر قمرن نے خواب مین وہ تقریر کی کہ واہ -

ع - اے حضور پھر خواب تو ہی ہی - مگر ہمارا تو جی کا کنول کھل گیا اور ہوگا ایسا ہی -

ب - خود کیا الگ ہوگئی نواب اور اپنی مان کو دھر دیا بڑی ایک ہی -

ع - جی ہان - مگر مان [illegible] کہ دادی -

ب - ہی تو دادی ہی مگر مان کہتی ہی اور لڑکیون کو بالا بھی ہی وہ بھی مان ہی سمجھتی ہین - ہمنے تو یہ سب باتین باجی کی معرفت دریافت کین ہین مگر باجی جان سے اِس خواب کا ذکر نکرنا

ع - کیون حضور قمرن کا ذکر کرنا اور اُسکا نام سننا شاق گذرتا ہوگا کہ یہ موئی شغتل کہان سے پہونچ گئی -

ب - بُرا تو دلمین ضرور لگتا تھا مگر اتنا جانتی تھی کہ جب جا کے سامنے کھڑی ہو جاؤنگی یہ مجال اور ڈھٹائی نہین ہی کہ وہ قمرن نگوڑی چوڑہی والی میرے بر رو آئے -

مغلانی - حضور لونڈی تو پھکار پھکار کے کہتی تھی کہ ہماری بیگم صاحب پہاڑ پر جائین اور پھر جائین -

مہری - اور ہم - ہم بھی تو یہی کہتے تھے -

ب - ہان ہان - مگر مغلانی کو زیادہ دُھن تھی -

مغلانی - دُھن کیا معنی حضور - مین تو جنورون کی بولی پہچانتی ہون اُس دن کوّا بولا اور مین جھٹ تاڑ گئی -

مہری - اور وہی بات ہوئی -

ب - جو شی بشر نے دیکھی نہین ہوتی اِسکے دیکھنے کا بھی کیا شوق ہوتا ہی - اب پہاڑ موئے کچھ آفتاب سے اونچے ہونگے

مغلانی - توبہ کیجیے - آفتاب سے اونچی کوئی شی نہین ہی

ب - روز روز دیکھتے دیکھتے ایک معمولی بات ہوگئی مگر پہاڑون کو دیکھکر کیا جانے کتنی خوشی ہوگی -

مغلانی - اور پہاڑ کے رہنے والون کو کچھ نہین - اُن کو یکسان بات ہی -

ب - دیکھین نواب کیونکر ملتے ہین -

مہری - اب بھی کوئی پوچھنے کی بات رہگئی - جو اگر اُنکو بلانا نامنظور ہوتا تو کوئی کی زبردستی اُنسے چل سکتی - یا زبردستی سے تو کوئی اُنسے خط نہ لکھواتا حضور -

ب - ایک تو یہ کہ لوگون کے کہنے سننے سے بلا لیا اور خبر بھی نہ لی الگ مکان لے دیا - چلو بس اللہ اللہ خیر سلا (خیر صلاح) اور ایک یہ کہ بلایا اور خاطر داری سے رکھا -

مغلانی - حضور کو وہم بھی ہی -

مہری - حضور نواب صاحب بھی ہزار غنیمت ہین - اللہ گواہ ہی ہزار غنیمت ہین - اے دیکھتی ہو بُوا مغلانی کیسی ہوا چل رہی ہی کوئی نواب زادہ بھی ایسا ہی جو ایک بیاہتا جورو پر رہے - ہمین تو ایسا کوئی نظر آئی نہین دیتا - کسو کے گھر بھٹیاری پڑی ہی - کوئی نکاحی کو چھوڑ مہری کی چھوکری کو گھر ڈالے لیتا ہی کہین چار چار پانچ پانچ سوتین ہین - آئے دن دال مین جوتی بٹتی ہی - جب دیکھو فساد - تکرار - محل خانہ کیا خاصہ بھٹیار خانہ ہی - نکاحی مہنا متھ مچا رہی ہی دو سوتون مین جھونٹم جھونٹا ہو رہا ہی - اک حشر مچا ہوا ہی کہ توبہ توبہ - آسمان سر پر اُٹھا اُٹھا لیتی ہین -

ب - شریف زادیون کا یہ فعل نہین ہی کہ سوتون سوتون مین جھونٹم جھونٹا ہو - یہ اِنھین نگوڑی چوڑی والیون کنٹرنون مچھلی والیون چھوٹی ذات والون مین جوتی چلتی ہوگی -

مغلانی - سوتیا ڈاہ تو سرکار مشہور بات ہی -

ب - وہ اور بات ہی - سوتیا ڈاہ تو ہونی ہی چاہیے مگر اب اتنا بھی نہین کہ ہل نسی کو چھوڑ دے -

مہری - حضور جو باہر نکلنے والی اور کام کاج کرنیوالی ہونگی اُنکی آبرو خدا ہی بچائے تو بچے - ایک تو بیسے والی نہین ہوتین - دوسرے ہر کوئی کی اُن پر آنکھ پڑتی ہی - جو شکل صورت کی اچھی ہوئی تو روپیے والون نے چہرہ یا سفید بگلے کے پر کے سے دکھا کے بس مین کر لیا - روپیہ بڑی شی ہی - جو باہر نکلیگی اور نوکری کریگی وہ کہان تک بچائیگی

اپنے کو۔ اور جو صورت بھونڈی اور کلوٹی ہوئی تو بھی جوانی پر ضرور اچھی معلوم ہوگی مثل مشہور ہی جوانی پر گدھی بھی بھلی معلوم ہوتی ہی۔

مغلانی — یون تو اچھی اور بُری امیر غریب سب مین ہوتی ہین۔ کیا بڑے آدمی سب نیک اور اُنکی عورتین نیک پارساہی ہوتی ہین۔ اور کیا غریبنین بچاری کوئی نیک نہین ہوتی سب بد ہی ہوتی ہین۔

ب — ای یہ اپنی اپنی طبیعت پر ہی۔ امیر دن مین ایک موا بشیر الدولہ ہی ہی۔ اسکی میت نکلے۔ بہو بیٹیون کو جب دیکھیگا بُری نظر سے۔ بڑا آدمی ہونے سے کیا ہوتا ہی دل صاف چاہیے۔

مغلانی — بس بات تو یہ ہی۔

مہری — تمہارا دل تو صاف ہوگا بوا مغلانی۔

مغلانی — ای چل چھوکری مجھسے کیا ہنستی ہی۔

ب — نہین۔ تیور تو مغلانی کے ابھی تلک ٹھیک نہین پڑتے۔ یہ تو ہم ضرور کہینگے۔

مغلانی — (قہقہہ لگاکر) بندگی۔ یہ خلعت ہمین ملا ہی۔

ب — مین تو اللہ لگتی کہتی ہون۔

مغلانی — حضور نے مجھے چال سے بے چال چلتے کب دیکھا بھلا کوئی کہ تو دے۔

ب — ای نواب اِس عمر مین تھوڑا ہی ہی۔

مہری — بوڑھے مُنہ مہاسے۔

ب — اب تو تمہارے دن حلوا کھانے کے ہین۔

مہری — حلوا تو سرکار کی بدولت روز کھایا کرتے ہین۔ حلوا کیا کوئی نیامت (نعمت) کی مان کا کلیجہ ہی۔

مغلانی — جو نرمال ہم لوگون کو نصیب ہوتے ہین وہ کسو دوسرے کو کہان نصیب ہوسکتے ہین اللہ حضور کو سلامت رکھے۔ حلوا کون بڑی چیز ہی اور دس کو کھلاکے کھائین۔

اتنے مین نواب عفت آرا بیگم کی سواری آئی اور مہریان فنس لیکر زنانے مین داخل ہوئین۔

عفت — اب کب کی تیاریان ہین۔

ب — باجی کب سے ہم بلا رہے ہین آج کوئی چھ دن تو ہوے ہونگے۔ اخاہ! یہ لال پالے ہین۔ اور بھیّا کو کیون نہین لائین۔

عفت — یہ بھیّا کے لال ہین۔ وہ باغ گیا ہی بگڑ جاتے ہوے کہہ گئے تھے کہ خالا جان سے کہنا کہ اُنکے دروغہ کے محلے مین لال بہت اچھے اچھے بکتے ہین ہمکو منگوادین۔

مغلانی — آج ہی لیجیے حضور۔

مہری — کیا بولتے ہین اللہ جانتا ہی کیا بولی ہی۔

مغلانی — جیسے سیٹی بجاتا ہی کوئی۔

عفت — اِنھین سکھاتا کون ہی۔ واہ کیا شان ہی۔

ب — اِنھین اللہ سکھاتا ہی۔

مہری — حضور یہ لال یون ہی پارہ پڑھتے ہین۔ اور جتنے جناور ہین سب عبادت کرتے ہین۔

مغلانی — اِس لال کی بولی سے صاف سنائی دیتا ہی کہ سی پارہ پڑھ رہا ہی۔ من السماء۔ یا رب العالمین۔

مہری — اور دوپہریا کے وخت کیا اچھا معلوم ہوتا ہی کہ درختون کے جھنڈ مین قسم قسم کے جناور ٹہنیون شاخون پر بیٹھے چہکتے ہین۔

مغلانی — حق سرہ۔ حق سرہ کی آواز انکی بولی مین کیسی بھلی معلوم ہوتی ہی۔

عفت - یہ بندر لنگوڑا کسی مرض کی دوا نہین ہے -

ب - اوئی بندر کو بھی کوئی مینا مقرر کیا ہے -

مغلانی - (ہنسکر) جی ہان مینا کی بولی کا کیا کہنا - مینا کی بولی تو ہو بہو بچے کی بولی کی سی ہوتی ہے - جو بھر فرق نہین ہوتا - اور مینا بس ہڑانج کی - ہمارے ابا ایک چکلہ دار کے ساتھ داروغہ ہو کر گئے تھے تو وہ ہر سال دو تین مینا بھیجا کرتے تھے - بس عیب یہ ہوتا ہے کہ زبان اور دُم مین کانٹا نکلتا ہے بس وہ کانٹا مار ڈالتا ہے -

مہری - اور مینا کو کھلاتے کیا ہین -

مغلانی - اوئی اتنا بھی نہین جانتی -

مہری - اے یہی کالن والن کھلاتے ہونگے -

مغلانی - اے واہ تیریالال کو کاکن کھلاتے ہین کہ مینا کو مینا کو بیسن کھلاتے ہین - اُسکو گھی مین تلتے ہین اُسمین لونگ ڈالتے ہین -

عفت - ہان ہان - گوندا دیتے ہین -

مہری - گوندا ہمنے آج ہی سنا - گوندا کسے کہتے ہین - گوند کے میان کو - گوند عورت - گوندا اُسکا مرد -

اِسپر سب نے قہقہہ لگایا - بیگم صاحب نے فرمایا کہ گوندا تو باجی جان ہمنے بھی آج تلک نہین سنا تھا -

اُنھون نے کہا ابھی تمھاری عمر کیا ہے - اور پھر تمنے کبھی مینا پالی بھی نہین ہے - اِس گفتگو مین اصل بات اُڑ گئی - لالون کے ذکر سے جانورون کی بولی اور عبادت کا ذکر چھڑ گیا اور جانورون کی بولی سے مینا اور گوندے کا ذکر ہوا اِسکے بعد عفت آرا بیگم نے یون مکالمہ شروع کیا -

عفت - تو اب کب کی تیاریان ہین -

ب - باجی جان تم بھی چلو -

ع - اب ہم پرسال چلینگے -

ب - پرسال کی پرسال سمجھی جائیگی - ابکی کیا وجہ ہے - ہم دولھا بھائی کو سمجھا لینگے -

ع - وہ کیا کچھ روکتے یا منع کرتے ہین -

مغلانی - اے تو پھر آپ چلتی کیون نہین - بسم اللہ کرکے چلیے نا -

ب - چلو باجی - بے تمھارے ہمارا دل نہین بہلیگا - کیا اب میرا اتنا کہنا بھی نہ مانوگی -

ع - ایک وجہہ (وجہ) ہے -

ب - ہم اجہ وجہ ایک نہ مانینگے - چلوگی تو باجی جان ضرور مگر خوشامد کرواکے -

ع - تمھاری خوشامد کرنے سے ہمین کیا مل جائیگا ؟

ب - مل کیا جائیگا - بعضون کا قاعدہ ہوتا ہے کہ جب دس آدمی خوشامد کرین تو وہ چلین -

مغلانی - اچھا ایک کام کیجیے - فال کھولیے - جو اُسمین نکلے وہ کیجیے - مین تو یہ جانتی ہون -

ب - اچھا لاؤ کتاب - دیوان حافظ لاؤ - کوٹھے پر کمرے کے بائین ہاتھ جو پلنگڑی ہے اِسکے تکیے کے پاس رکھ گئے ہین -

ع - اِس سے فائدہ کیا -

ب - ہمارے دل کی تسلی تو ہو جائیگی -

مغلانی - اے اب ہتے بڑتو کیے نہین -

مہری دوڑ کے کوٹھے پر گئی اور دیوان حافظ جو خاص

شیراز کے کسی خوشنویس کا لکھا ہوا تھا لے آئی جزدان زربفت کا - اور کتاب مطلا و مذہب - بیگم صاحب نے فال دیکھی اور بسم اللہ کہکے کتاب کھولی اور مجلدار نے فوراً اُس صفحے پر نشان کر دیا اور کہا جو اسمین نکلے کہ باجی جان کو ہمارے ساتھ چلنا چاہیے تو اِس کتاب کو چاندی سے تولون انھون نے خود دو چار شعر پڑھے مگر مطلب سمجھ مین نہ آیا تو مولوی صاحب بلوائے گئے - مہریون نے اِنکو پہلے ہی سے پٹی پڑھا دی - انھون نے دیوان حافظ کھولا اور اِس صفحے کے اشعار پڑھے - اشعار یہ تھے -

ابر آذاری بر آمد باد نوروزی وزید
دور مے میخواہم و مطرب کہ میگوید رسید
شاہدان در جلوہ و من شرمسار کیسہ ام
ای فلک این شرمساری تا بکی باید کشید
قحط جود است آبروی خود نمیباید فروخت
بادہ و گل از بہای خرقہ میباید خرید
غالباً خواہد کشود از دولتم کاری کہ دوش
من نمیکردم دعا و صبح آمین مید مید
دامنے گر چاک شد در عالم رندی چہ باک
جامۂ در نیکنامی نیز میباید درید

مولوی صاحب پڑھے لکھے آدمی تو تھے نہین - آپ نے اناپ شناپ بے تکے معنی بتانے شروع کیے فرمایا کہ یہ فال بہت اچھی ہی - اسمین حافظ شیراز فرماتا ہی کہ منہ جھما جھم برستا ہی اور ٹھنڈی ہوا چلتی ہی اور دور جانا ہی -
راوی - دور مے کے اچھے معنی بتائے (دور جانا ہی) -
مولوی - کہ میگوید رسید کے معنی (لوگ اُس دور مقام پر) کہتے ہین کہ اب پہونچین اور اب پہونچین -
راوی - کیا خوب معنی گڑھے ہین -
عفت - یہ تو صاف صاف بتاتا ہی -
ب - دور جانا ہی یہ بھی بتا دیا - اور وہان آمد آمد کا انتظار بھی کر رہے ہین یہ بھی کہدیا -
مولوی - شرمسار بروزن کہسار - اور کہسار پہاڑ کو کہتے ہین تو شاید پہاڑ جانے کی فال ہی اور شاہد جو دوسرے شعر کے پہلے مصرع کے سرے پر ہی اِس سے پایا جاتا ہی کہ کسی عورت کا ذکر ہی - اور کوئی عورت اصرار کرتی ہی کہ پہاڑ پر چلو - اور تیسرے شعر مین ہی (خرقہ می باید خرید) اِسکے یہ معنی کہ سردی کے کپڑے خرید لو -
مہری - واہ کیا اچھی فال نکلی ہی - منہ بھی کہتے ہین وہان روز روز برستا ہی اور سردی بھی بہت ہوتی ہی -
ب - اور اب تو چاندی سے کتاب تولنی تیری مطلب کی بات نکلی -
مغلانی - ای سونے سے اشرفیون سے تولیے - اور تول کے ہم لونڈیون کو دے ڈالیے - ہم مین تقسیم ہو جائے بس -
ب - یہ اپنا مطلب نہین چھوڑتین - اِنکو دیدو -
مغلانی - پھر مطلب ہی اور دینا ہی -
ع - اے اب سنو یا رخصت کر دو - ایک بات کر دو بس -
مولوی - اور پھر کہتا ہی کہ دولت تو اللہ کی دی ہوئی موجود ہی - بس پہاڑ پہونچو - امین کہکے دعا دی ہی -

من نمیکردم دعا و صبح آمین مید مید

یہ بہت اچھی فال نیک ہی اور پھر ایک شعر مین فرماتا ہی کہ جاؤ تو نیکنامی ہی نہ جاؤ تو بدنامی نہین دونون باتون کا

حاکم ہی-

جامۂ در نیکنامی نیز می باید درید

مولوی صاحب تو پانچ روپیے سیدھے کیے اور چلتے ہوے کہ پانچون گھی مین اور سر کڑھائی مین - اور ادھر مغلانی نے خوش خوش کہنا شروع کیا کہ اب تو حجت اور تکرار کا موقع نہین ہی اب تو سردی کے کپڑے اور دو شالے لیجیے اور چلیے عفت آرا بیگم نے کہا اِسمین ایک فی (دفیہ) ہی - اب جب سے یہ حال دیکھا ہی کہ عسکری دولھا اُس منہارن پر ایسے لٹّو ہو گئے تب سے جی کانپتا ہی کہ اگر ہم پہاڑ پر گئے اور وہ بھی ساتھ گئے تو مبادا وہان وہ دوسری بہن اِنکے گلے پڑے وہ دونون بہنین ہم دونون پر دور از حال ستم ڈھائین مغلانی نے اُسی دم بات کاٹی - ستم وہ نگوڑیان ڈھائین اپنے ہوتون سوتون پر - یہ آپ کیا فرماتی ہین - اک قمرن نے کیا اپنے بس مین کر لیا ہماری سرکار کو کہ بس اب جتنی چوڑی والیان ہین سب کی سب امیرون کو اپنے بس اور اپنے قابو مین کر لینگی - اور کیا اِسکی بہن اب ایسی قبول صورت ہو گئی کہ آپ کے ہوتے ساتھی اسکو پیار کرنے لگینگے -

مہری بولی - اے توبہ کرو بوا - چاند سی صورت ہی وہ ایک کیا ہی ہزارون مین حضور ایک ہین - ایک دو مین نہین - مگر بوا اِسکے تو ہم قائل نہین - اچھی صورت اور بُری صورت سے کیا ہوتا ہی - یہ سب کہنے کی باتین ہین - جسپر انسان کا دل آجاے وہی پری ہی اِسمین چاہے مرد ہو چاہے عورت ہمارے مکان کے سامنے گلی مین ایک نعلبند رہتا ہی - اُسکی بیوی کوئی چودہ برس کی ہوگی اور ایسی اچھی شکل گوری چٹی گدرایا ہوا بدن بوٹا سا قد کہ مین کیا کہون اور آنکھین تو ایسی ہمنے دیکھی ہی نہین - کٹیلی - جیسے کہتے ہین موہنی آنکھون مین ہی - اور بدن پر کپڑا ایسا کھلتا تھا کہ اور دس گنا جوبن ہو جاتا تھا اور وہ نعلبند بھی کوئی بیس برس کا ہوگا مگر جورو سے بات نکرے - اُسی محلے مین ایک دائی رہتی تھی لڑکے جنانے والی - کوئی اٹھتیس برس کی ہوگی اور کالی کالی صورت - ہاتھ پانون بھی کالے کالے - ذرا نبی ٹھٹھی البتہ رہتی تھی - یہ نعلبند اُسپر لٹّو تھا - سب کو تعجب تھا کہ چودہ برس کی چھوکری اور ایسی چاند سی بیوی کو چھوڑکے اُس بڑھیا پر جان دیتا ہی - موئی کلوٹی - لوگون نے جو اُس سے کئی مرتبے کہا کہ ارے یہ تیری عقل پر کیا پتھر پڑے ہین تو اُسنے اپنے یارون دوستون سے کہا کہ بھیّا اگر ہمارا اِس عورت سے نکاح نہوا ہوتا تو ہم اِس دائی کو ضرور گھر ڈال لیتے - تو گورے چٹے ہونے سے کیا ہوتا ہی - دل کا آنا بری شے ہی - اور وہ نازو بھی کچھ کم نہین ہی مغلانی نے کہا مین نے اِسکی بڑی بہن کو نہین دیکھا ہی - اور دیکھا تو قمرن کو بھی اچھی طرح نہین ہی بس اُسی دن موچیون کے کونڈے والے دن تو البت دیکھا تھا - وہ تو بڑی گوری ہی - سو پچاس مین ایک ہی - مگر اُنکی ایڑی پر سے صدقے وہ پھوہڑ عورتین ہین -

آدمیت اور شے ہی اور شرافت اور ہی

کتنا طوطے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

بینا طوطے کہین پڑھنے سے آدم ذات بن سکتے ہین حیوان پھر حیوان ہی اور آدم ذات آدم ذات ہی ہی اِنکو بہو بیٹیون کی طرح چلنا تلک تو آتا ہی نہین کہ بہو بیٹیان چلتی کیونکر ہین مگر ابھی کم سن ہی اور صورت ذرا پیاری پیاری ہی بس ریجھ گئے اور دل کا آنا بھی شریت (شرط) ہی -

عفت - وہ دوسری بہن بھی بُری نہین ہی - وہ بھی بڑے بناؤ چناؤ کے ساتھ رہتی ہی - اور اِس سے بڑھکے طرّار ہی -
ب - باجی جان - آپ نے ہمارے حق مین اچھے کانٹے بوئے ہین -
ع - اے بہن اِسمین ہمارا کون قصور ہی - تمھارے میان اُسکو دیکھتے ہی فریفتہ ہوگئے - ہمین جسقدر کا رنج ہی ہمارا دل جانتا ہی یا ہمارا خدا اور نہ ہمین اپنے سیدھے پنے سے یہ شک تھا کہ وہ نازو پر نظر ڈال رہے ہین - مگر اب جو مین سوچتی ہون تو کل باتین مطابق پاتی ہون - پہلے پہل تو شرماتی ہوئی آتی تھی مگر جب سے دیکھا کہ نواب کا دل آیا ہوا ہی تب سے وہ بڑھیا ٹھگون کی بڑھیا جب آتی تھی نازو کو ضرور ساتھ لاتی تھی اور خوب نکھر کے آپ آتی تھین -
جوان عورت - نواب کی نظر پڑ گئی مگر شکر ہی پاک پروردگار کا کہ دور ہی دور تلک رہی - نہین وہ کہان کے بڑے مولوی ہین - وہ اِسکو اور اِسکی بہن دونون کو گھر ڈال لیتے -
مہری مسکرائی - تو اُنکا لمبر ہمارے سرکار سے بھی بڑھا ہوا ہی وہ تو بچارے قمرن ہی پر رہ گئے - یہ گھر بھر کو گھر ڈال لیتے - اِن مردون کو جورون کا بُرا لالچ ہوتا ہی - جو اِنکا بس چلے تو یہ ہزار دو ہزار عورتین کر لین - مغلانی کہ خرانٹ جہاندیدہ تھی ہنسی - اور نواب شجاع الدولہ کا حال کہا کہ اُن کے ستر و سو محل تھے - اتنے مین بیگم صاحب بولین بی مغلانی اب خالی خولی لال کیا پالین - دو مینائین بھی منگوا لو مغلانی بولی مینا نہ منگوائیے - مینا کے کانٹا لگا اور بس مر گئی - بولتی ہوئی مینا کا مر جانا بڑا برا معلوم ہوتا ہی - اتنے دان پڑھاؤ لکھاؤ اور پھر کچھ نہین - خواہی نخواہی کا رنج - جیسے لوگ جو نسر کھیلتے ہین - جو بد بد کے کھیلے تو اپنا ضرر - جیتے تو کیا جواری کہلائے اور ہارے تو بس گئے گذرے - ہر حالت مین جواری - وہ مثل نہین ہی کہ اُن نے کہا آ دبد لو - اُن نے کہا بدے ہماری جوتی - ہم بد کے پاس نہین کھڑے ہوتے رہی مینا کا پالنا بھی ہی - لال سب سے اچھے ایک تو دیکھنے مین اچھے پیارے پیارے - دوسرے بولی تو پھر واہ ہی واہ ہی مٹھی سے برتر جناور اور آواز کتنی دور تلک جاتی ہی - مہین مہین آواز اور سیٹی بجتی ہوئی -
داروغہ صاحب سے کہو کہ کل کوئی بیس پچیس لال ہمکو بھیا کے واسطے لادین - مگر سرخ زیادہ ہون -
مہری - لال تو نام ہی ہی - کیسے پیارے پیارے ہوتے ہین
ب - اچھا کہدو پچاس لائین ہم بھی پالینگے -
مہری - مین عرض ہی کرنے کو تھی -
مہری نے باہر جا کر ڈیوڑھی مین دربان کو حکم دیا کہ (ذری داروغہ صاحب کے بھائی کو تو ہانک دے لو) اُسنے ایک سپاہی سے کہا کہ داروغہ صاحب سے کہہ دو سرکار نے یاد کیا ہی ڈیوڑھی پر آئین - داروغہ صاحب جھپکے کا رومال سنبھالتے ہوئے آئے
داروغہ - کیا حکم ہی بی مہری صاحب -
مہری - (بندگی کرکے) حضور سرکار کا حکم ہی کہ کل تلک اور جو آج ہو سکے تو آج ہی شام تلک اک پچاس لال لادیجیے - مگر سرخ زیادہ ہون -
د - کیا لال پالینگی حضور بہت خوب -
م - تو کیا عرض کر دون جاکے -
د - کہدیجیے ابھی رو پئے کو روانہ کرتا ہون - مگر نیچرے بھی

تو اُنکے لیے چاہیین -

م - جی ہان پنجردن کا بھی حکم دیا ہی -

د - پچاس لال - تو کم سے کم چار بڑے بڑے پنجرے ہونگے اور رفتہ رفتہ انکے لیے قیمتی سامان بھی بنوایا جائیگا -

م - تو سرخ بہت ہون -

د - ایسے سرخ ہون جیسے یہ گال -

راوی - داروغہ صاحب تو نوجوان آدمی تھے سُرخ کو مہری کی طرح سرخ بفتح راے مہملہ صرف مہری کے چڑھانے کے لیے کہا - اور اُنسے چھیڑ چھاڑ شروع کرنے کے لیے اِنکے گالون کی طرف اشارہ کرکے مسکراتے ہوے کہا (ایسے سرخ ہون جیسے یہ گال) -

مہری - اے واہ - ہوش کی دوا کیجیے صاحب -

د - مین نے تو کوئی کلمہ آپکی شان کے خلاف نہین کہا -

م - بس اب زیادہ نہ بڑھیے -

د - قصور معاف فرمائیے -

م - مسکرا کر اندر چلی گئی - اور بیگم صاحب سے کہا سرکار رونا داروغہ صاحب نے بھیجدیا ہی - لال شام تک آ گئے تو کل سویرے آ جائینگے - مگر خوب یاد آیا پنجردن کے لیے کہنا بھولگئی کہ پنجردن کو کہدن - حکم ہوا تین پنجرے اور دو چھوٹے مہری کو چھیڑ خانی کا مزہ - پنجردن کے لیے داروغہ صاحب کے بھائی نے (جواب اسوجہ سے قائم مقام داروغہ ہوے تھے کہ اِنکے بڑے بھائی نواب صاحب کے ہمراہ پہاڑ پر گئے تھے) تو خود ٹوک کر پوچھا تھا - مگر چونکہ آدمی جوان اور خوشرو تھا مہری کو ذرا چھیڑا اور اُنکے گالون کی تعریف کی تو یہ بھی فریفتہ ہو گئی - اور شوق چرایا کہ پھر چلکے دو گال ہنس بول آؤن - باہر گئی اور اِنکی داروغہ صاحب کو ڈیوڑھی کے پاس پہلے کی طرح سے بلوایا نہین بلکہ خود اُنکی تلاش مین باغ کی جانب تشریف لے گئین - داروغہ تو مہوش کے حسن پر خودشید تھا دیکھتے ہی دور سے کہا اب کیا حکم ہی - آؤ آؤ چلی آؤ اور ادھر خدمتگار سے جو قریب کھڑا تھا کہا حقہ بھر لاؤ مگر بھاری تو ہو اور مالی کو بھی رخصت کیا کہ اپنے کام پر جاؤ - اب ایک بی مہری صاحب ہین اور دوسرے داروغہ صاحب - تخلیے کا موقع -

داروغہ - آؤ - برآمدے مین آؤ - دھوپ ذرا تیز ہی -

مہری - (برآمدے مین جاکر) ہم لوگون کو گرمی اور نرم دھوپ سے کیا - کام کاجی آدمی - دھوپ ہو تو خدمت بجا لائین - مینھ برستا ہو تو خدمت بجا لائین - بے عذر آدمی سے -

د - مگر ایک بات ہی - اِس دھوپ سے حضور کے گال اور بھی تمتمانے لگے - اور ان -

م - اے کیا تم جب سے ہمارے گالون کو نظر لگا رہے ہو واہ اپنے گالون کو نہین دیکھتے ہو - ہمارے گالون کو نہ ٹوکا ٹوکا کرو -

د - معاف کیجیے سرکار -

م - مات (معاف) ایک کوڑی نہوگی -

د - اچھا تو پھر ہمکو سزا دیجیے اور اس سے بڑھکر سزا اور کیا ہوگی کہ ہمنے آپکے گالون کو نظر بد لگائی آپ اسکے بدلے ہمارے گال زور سے کاٹ لیجیے - بس اور کیا کیجیے گا -

مہری خلقی شوخ اور چنچل تھی - یہ گرما گرم فقرہ جو سنا تو اُچھل پڑی اور بھڑک اٹھی -

م - چہ خوش کس مزے مین مطلب نکالنا چاہتے ہو -

د - گال کٹواتے ہین کہ مطلب نکالتے ہین -
م - ہم گال کاٹنے سے درگذرے - گال جاکے گھر مین کٹوائیے یا کسی ایسی ویسی کے پاس جائیے -
د - تمھارا کیا سن ہوگا مہری -
م - اے کچھ سٹری ہوے ہین آپ (مسکراکر)
د - یہ حضور بات بات مین بگڑتی کیا ہین -
م - بڑے گرما گرم معلوم ہوتے ہین آپ -
د - عاشق تن ہین - اچھی صورت دیکھی اور پھسل گئے -
م - اوئی کیا پھسلن ہے ایسون سے کون دل لگائے - نت نئی بغل مین -
د - یہ تم جھجکتی کیون ہو - آگے آؤ -
م - کاہیکو آگو آئین -
د - تو اتنا جھجکتی کیون ہو -
م - کیون نہ جھجکین -
د - (پان دیکر) لو پان تو کھاؤ -
م - (بندگی کہکر) اچھا ہم آپ کو اپنے ہاتھ کا پان بھی کھلائینگے - پسینے نہ آئین تو ہمارا ذمہ -
د - ہم آپ کا پان نہ کھائینگے -
م - یہ کاہے سے - ہمنے آپ کا پان کھایا اور آپ نہ کھائینگے یہی انصاف ہے -
د - ہمارا قاعدہ ہے کہ جوان مہری کے ہاتھ کا پان تب کھاتے ہین جب وہ پان دیتے ہی بوسہ لیتی اور دیتی ہے -
م - واہ اچھا قاعدہ ہے آپ کا -
د - اگر آپ کو منظور رہو تو بسم اللہ -
م - بندی ایسے گلوری کھلانے سے درگذری -

د - تم بھی سوچین کہ ایک پان ہی بچا -
م - پان کے ٹکڑے کو تو ہم محتاج نہین ہین - مگر آپکو گلوری کھلواکر اپنے گال کون کٹوائے -
د - کیا یہ کوئی بڑے عیب کی بات ہے -
م - اے نہین - خدا نہ کرے - پرائے مردون سے گال کٹوانا تو عورت کے لیے بڑا جوہر ہے -
د - جوہر تو ہے ہی (نون پر زور دیکر)
م - یہ آج آپ اتنی خرمستیان کیون دکھا رہے ہین سبزی پی لی ہے - کیا -
د - اب انصاف تمھارے ہی ہاتھ ہے - جب تمھاری سی صورت دیکھنے مین آئے تو انسان کا دل ہاتھ سے کیون نجائے - اور اگر معشوق بیوفا ہو تو اور ستم ہے -
م - لے اب ہمین جانے دیجیے دیر ہوتی ہے -
د - ذرا ٹھہرو - باتین تو کرلین -
م - آپکی یہ نٹ کھٹ پنے کی باتین جسے بھائین اُس سے یہ باتین کیجیے - مین بچاری کیا جانون -
د - مار ڈالا جانی اور ابھی کچھ جانتی ہی نہین ہو -
مہری ایک چالاک عورت انکی آتش عشق کے بھڑکانے کے لیے انگوٹھا دکھاکر چلی گئی - انھون نے لاکھ لاکھ پکارا قسمین دین مگر اسنے ایک نہ سنی - پیچھے پھر کر بھی نہ دیکھا -

نہ مڑ کر بھی بیدرد قاتل نے دیکھا
تڑپتے رہے نیم جان کیسے کیسے

ادھر داروغہ صاحب کے دل مین اب یہ فکر پیدا ہوئی کہ کسی ترکیب سے اِس سونے کی چڑیا کو پھانسا چاہیے دل نہایت ہی بیقرار تھا اور انھون نے یہان تک ٹھان لی

کہ چاہے جو ہو گھڑی ڈال لو - اور - ع

ہر چہ باد اباد ما کشتی در آب انداختیم	

کھکے ایک مکان علٰحدہ لیکر مزے سے زندگی بسر کرو -

اُدھر مہری اِس منصوبے مین تھی کہ دارو غہ سے کچھ لے مرو مگر اِس خوبصورتی کے ساتھ کہ کوئی کانون کان نہ سنے - بیگم صاحب سُن پائینگی تو غضب ڈھائینگی اور اگر مان نے سن لیا تو وہ مار ہی ڈالیگی - مغلانی کھڑے کھڑے نکلوا ہی دیگی - اور جو نوابصاحب کو خبر ہوگئی تو وہ بھی فوراً موقوف کر دینگے - اِسکو یہ بھی ابھی تک امید تھی کہ شاید نوابصاحب قمرن کو نکال دین اور یہ محل مین داخل ہو جاؤن اور نوابصاحب اِسکو روز چھیڑا ہی کرتے تھے - اِس پس و پیش مین یہ زنان خانے مین آئین - کہا پانچ پنجرے دن کے سیلے کہدیا ہے - دروغہ جی خدا سے جانے کہان تھے - ڈھونڈھوایا تو ملے - کہا پنجرے بہت اچھے اچھے تیار ہین - لال ابھین آئینگے - حکم ہوا کہ پوچھو چاندی کا پنجرا کتنے مین تیار ہوگا اب اِنکو پھر دارو غہ صاحب سے ملنے کا موقع ملا - باہر جاکر یون گفتگو ہوئی -

م - پوچھتی ہین کہ -

د - یا مار ڈالو یا جلا لو -

م - اوہ مرا کرکے چھوڑ دنگی -

د - ہائے ستم - اوہ مرا کرکے چھوڑ دگی - یہ بیرحمی ! -

م - تم ایسون پر رحم کون کرے -

د - ہم نے کون ایسا قصور کیا ہے صاحب -

م - اے تمکو اِن باتون سے کیا ملتا ہے - ہم بدنام ہو جائین اِسمین تمھاری خوشی ہے ؟

د - بدنامی کیسی - کسی کو کیا معلوم آپس مین کیا باتین کر رہے ہین - چوری چوری اپنے ہنس بول رہے ہین -

م - اور جو ہماری اماں سے کوئی جا کے لگا دے کہ یہ تو اب گھنٹون دروغہ جی سے صحبت گرماتی ہے -

د - تم کہدینا کہ ہم کوئی پردے کی بیٹھنے والی بی بی تو نہین ہین - اندر باہر آنا جانا لگا ہی رہتا ہے اب کوئی کسی سے بات بھی نکرے - بات کرنے مین کیا گناہ ہے آخر - اور جو یون ہی لوگون کی لگائی بجھائی پر دھیان کروگی تو اللہ ہی حافظ ہے -

شام کو دارو غہ صاحب نے ستر لال اور چار بڑے اور دو چھوٹے پنجرے محل خانے مین بھجوائے - بیگم صاحب نے پچاس لال اور دو بڑے دو چھوٹے پنجرے فوراً اپنی بہن کے لڑکے کے لیے بھجوا دیے اور بیس لال اور دو بڑے پنجرے رہنے دیے -

آٹھ بجے کے وقت دارو غہ صاحب ڈیوڑھی مین آکے کرسی پر بیٹھے اور دریافت کیا کہ اب پہاڑ چلنے کا کون دن حضور نے قرار دیا ہے کیونکہ جو خط آیا ہے اُس سے پایا جاتا ہے کہ سرکار نے روانگی کا دن حضور ہی کی راے پر چھوڑ دیا ہے بھائی صاحب یہان نہ آئینگے - کاٹھ گودام تک بندہ ہمراہ رکاب چلیگا اور آدمی سپاہی وغیرہ اور وہان سے بھائی صاحب بھی ہونگے -

بیگم صاحب نے فرمایا ابھی ہم نے دن قرار نہین دیا ہے مگر اب یہان جی گھبراتا ہے - جلدی روانہ ہونگے تم اپنے کیل کانٹے سے لیس رہو - جس روز چلنے کی تیاری ہوگی اُسکے ایک روز پیشتر کہدیا جائیگا -

انھون نے کہا بلکہ دو روز پیشتر - کیونکہ کئی خاص درجون کا انتظام کرنا ہوگا - یعنی ریل کے درجے خاص حضور اور

ہمراہیون کے لیے کرایہ کرنے ہونگے۔

مہری۔جی ہان دو روز پہلے سے اطلاع کر دینگے کہ سب انتظام وقت پر ہو جائے۔

داروغہ۔انتظام تو اور سب لیس ہی فقط ریل کے گردن کا انتظام البتہ وقت پر محال ہی۔

مہری۔جی ہان وہ اپنے بس کی بات تو ہی نہین۔

محلدار۔ہمنے آجتک ریل موئی کی صورت بھی نہین دیکھی کہ کیسی ہوتی ہی۔

مغلانی۔کلکتے تم گئی ہین نہین۔

مہری۔ہم تو سرکار کے ہمراہ سب دیکھ آئے اور کل سیرین کرآئے ہین۔

پہاڑ کا دلچسپ بیان

اِن چار پانچ اصحاب تربیت یافتہ مین سے اور سب صاحب تو کچھ دن قیام کرکے پہاڑ سے اُتر گئے مگر بیرسٹر صاحب ایک خاص ضرورت سے نینی تال ہی مین رہے۔اور ایک روز اپنے دوست کو جو مدت کے قیام لندن کے سبب سے لندنی کہلاتے تھے نواب صاحب کے ہان لائے۔

بیرسٹر۔آپ سے بغلگیر ہوجیے نواب صاحب۔آپ میرے معزز دوست اور بڑے سیاح جہاندیدہ ہین۔کہین ع۔

جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

کی پھبتی نہ کہیے گا۔

نواب۔(معانقہ کرکے) مین آپ کی ملاقات سے نہایت خوش ہوا۔جناب کا اسم مبارک اور وطن۔

بیرسٹر۔آپ کا اسم مبارک حاجی نورالدین صاحب نور لندنی ہی اور دولتخانہ خاص لکھنؤ مین۔مگر عرصہ دراز سے آپ کے والد ماجد نے بنارس مین سکونت اختیار کی ہی سات برس آپ لندن مین رہے اور کئی سال روس اور روم اور فرانس مین۔پہاڑون پر زیادہ تر رہنے کا اتفاق ہوا ہی۔

آغا۔حضرت بندے سے بھی مصافحہ کیجیے۔

لندنی۔(مصافحہ کرکے) جناب کا اسم شریف۔

نواب۔آغا محمد اطہر صاحب رئیس لکھنؤ۔

آغا۔آپ سے کچھ پہاڑون کا دلچسپ تذکرہ سُننا چاہتا ہون۔

چھٹن۔ہم سب مشتاق ہین۔کسی زلزلے کے دیکھنے کا تو اتفاق نہین ہوا۔

بیرسٹر۔کسی زلزلے کا؟ یہ کہیے کہ جان کے لالے پڑ گئے تھے جاپان کے کسی زلزلے کا حال بیان کیجیے۔

ممن۔آپ صاحبون کی ملاقات اور صحبت نصیب کہان ہوتی ہی۔مغتنمات مین سے ہی۔

لندنی۔ایک جزیرہ ہی جاپان۔وہان رہنے کا اکثر اتفاق ہوا ہی۔ایک زلزلہ ایسا سخت وہان میرے ہنگام قیام مین آیا کہ الامان۔کوئی دو بجے ہونگے کہ میری آنکھ کھُل گئی۔تو گرمی اسوقت معمول سے زیادہ معلوم ہوئی۔مین نے اِسکا کچھ خیال نکیا اور برآمدے مین آن کے بیٹھا۔اتنے مین وہ ضعیفہ میرے پاس آئی اور مجھسے پوچھا کہ اِسوقت تم کوئی بات پاتے ہو۔مین نے کہا ہان گرمی ذرا معمول سے زیادہ ہی۔اُسنے کہا مین تو سمجھتی ہون کہ کوئی تازہ مصیبت آنے والی ہی خدا خیر کرے۔اسوقت ایک تو حبس ہی۔دوسرے ہوا بالکل بند ہی۔تیسرے جانور سب دبکے پڑے ہوے ہین اور چوطرفہ سناٹا پڑا ہی۔خدا ہی خیر کرے۔آثار مصیبت صاف عیان ہین کوئی گنہگار ہمارے شہر مین آج آیا ہی مین سمجھا کہ جس طرح

یہ روز نئی نئی مصیبتون اور نئے نئے حادثون کی پیشین گوئی کیا کرتی ہی اُسیطرح آج بھی اسنے بک بک شروع کی مگر اسکی باتون مین مجکو بڑا لطف آتا تھا - اب اِس گفتگو مین کوئی آدھ گھنٹے سے کچھ کم عرصہ ہوا ہوگا کہ اُسنے آسمان کیطرف دیکھکر کہا غضب کا سامنا ہی ستم ہوگیا - بہت بڑی مصیبت آگئی - ابتک وہ مصیبت آنے کی پیشین گوئی کیا کرتی تھی اب اُسنے بدحواس ہوکر کہا کہ مصیبت آگئی اور مین نے جو غور کیا تو واقعی سناٹا نظر آیا - جانور سب خاموش پائے اور ہوا بالکل بند - اور ہم سب کے چہرن پر مردنی اور تیرگی اور افسردگی اور پژمردگی چھائی ہوئی اب مجھے بھی تشویش ہوئی - اور میرے یورپین خدمتگار نے بڑی بدحواسی کے ساتھ جلد جلد مجسے کہا کہ حضور کوئی بڑی مصیبت آنیوالی ہی اتنے مین اِس ضعیفہ کی خوابگاہ کے کمرہ سے بڑے زور سے تھنلک کی آواز آئی اور ضعیفہ نے کہا - لو زلزلہ آتا ہی بڑا زبردست دھونچال ہی اِس حادثے کی آمد آمد کی خبر سُنکر روح پرواز کرگئی اور مین پراسیمگی کے ساتھ کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا - اور میرا خدمتگار رونے لگا - ضعیفہ سے مین نے پوچھا کہ اِس سے بچنے اور محفوظ رہنے کی بھی کوئی ترکیب ہی - مگر اُسنے کچھ جواب ندیا اور دوڑکر صحن مین کھڑی ہوئی اور غل مچاکر مجکو بھی بلایا - مین فوراً دوڑکر اُسکے پاس چلا گیا اور میرا خدمتگار میرے بیگ اور بکس اور پورٹمنٹو اور بستر کمرے سے بڑی پھرتی کے ساتھ اُٹھا لایا - اِس عرصہ مین ضعیفہ کی ایک خادمہ اور ایک خادم نے اُسکا ضروری ضروری اسباب بھی نکالکر باہر رکھا بس حضرت دفعتہً یہ معلوم ہوا کہ جیسے زمین کے اندر ریل چل رہی ہی اور کبھی یہ معلوم ہوتا تھا کہ زمین کے اندر بادل گرج رہا ہی - اسقدر ہراس اور افکار کا ہجوم تھا کہ الامان یا الٰہی یہ بادل مین کیے اندر کدھر سے گھس گیا - ریل گاڑی طبقات ارض کے اندر کہان سے چلنے لگی - خادمہ کے بدن پر تو کنپکپی چڑھ گئی اور ضعیفہ اپنی زبان مین بکمال استقلال دعا مانگنے لگی - اور میرا خادم زار زار رونے لگا - اور میرے قلب کی جو کیفیت تھی اُسکا حال مین کیا بیان کرون ضعیفہ کا کتا ہم سب کی صورت دیکھے اور مارے ڈر کے ہماری ٹانگون مین لپٹا جائے - رفتہ رفتہ گڑگڑاہٹ زمین کے اندر سے بلند ہوتی گئی تو ضعیفہ نے اور زور زور سے دعا کے کلمات ادا کرنے شروع کیے - گویا اللہ میان اِس گڑگڑاہٹ کے سبب سے زور سے چلائے بغیر نہین سُن سکتے تھے -

تھوڑی دیر مین زلزلہ کچھ یون ہی خفیف سا محسوس ہوا پھر کچھ منٹ تک زمین کو جنبش ہوئی - تو مین نے ضعیفہ سے دریافت کیا کہ اب تو کوئی اور تازہ مصیبت نہین آنیوالی ہی کیونکہ مین سمجھتا تھا ع -

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

اُسنے جواب دیا - بس ٹھہرے خدا سے دعا مانگتے جاؤ کہ اللہ اِسی مرتبے کیطرح بچا دے اور اپنا فضل و کرم کرے ابھی مصیبت آئی کہان - بہت بڑی مصیبت تو اب آنیوالی ہی شاید ہی جان بچے امید تو نہین ہی - اتنا سُننا تھا کہ میرے ہوش غائب ہوگئے کہ اب جان گئی مفر محال - پلسے مانند تن جاے رفتن بھاگون تو جاؤن کہان - اور ٹھہرا رہون تو عین مصیبت کے مُنہ مین - یہ سوچ ہی رہا تھا کہ سامنے کچھ دور پر زمین شق ہوئی اور اِس زور سے زمین کو جنبش ہوئی کہ مین گر پڑا اور ضعیفہ اور خادمہ دونون کو غش آگیا - یہ زلزلہ کوئی تین منٹ تک رہا اِسکے بعد دس بارہ منٹ تک زلزلہ محسوس نہین ہوا - اِس عرصے مین ہمنے ان دونون کو اُٹھایا - جب اِنکو ہوش آیا تو ضعیفہ نے سب سے پہلے یہی دریافت کیا کہ کوئی تم مین سے

مرا تو نہین - مگر خادمہ بہت زیادہ بدحواس تھی - تھر تھر کانپتی
اور زرد پڑ گئی تھی اور ہونٹھون پر نیلاہٹ آ گئی تھی اور میرا خادم
سکتے کے عالم مین تھا اور اُسکی کہنی بہت چھلگئی تھی - اسکے بعد
پھر کوئی آدھ گھنٹے تک سکون رہا مگر ضعیفہ نے ہم لوگون کو
ہلنے نہ دیا - تیسرا زلزلہ بہت ہی مہیب اور سخت تھا - اور
کوئی چار بلکہ ساڑھے چار منٹ تک رہا - صدہا مکانات منہدم
ہو گئے - دیوارین جڑ سے کھُد کھُد کے دور گرین اور کڑیان
اور شہتیرین تین تین مکانون کے فاصلے پر زرر زرر سے
گرنے لگین اور پہاڑ کے ٹکڑے کوسون کی خبر لائے - تپھر کا
ایک ٹکڑا کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر گرا - ایک ٹکڑا دو میل
پہونچا اور دھوئین اور چنگاریون اور گندھک کی انتہا
نہ تھی - اِسقدر دھوان ہمنے کبھی کاہیکو دیکھا تھا - تمام
شہر مین دھوان تھا - اور گندھک کے اجزا چو طرفہ
دھوئین کیطرح پھیلے تھے - آتشبازی کے انارون مین اگر
کبھی گندھک ذرا زیادہ ہو تو کیا برا معلوم ہوتا ہے - نکہ
پہاڑ کی چوٹی سے گندھک جلتی بلتی ہوئی منتشر ہو اور
کوسون کی خبر لائے - معاذ اللہ کا مقام ہے توبہ توبہ - جسوقت
یاد آتا ہے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین - کیا بُرا وقت تھا
ہے ہے - تمام شہر مین جدھر جاؤ کہرام مچا ہوا - ہر طرف
لاشین - کوئی دروازے پر مرا پڑا ہے - کوئی چھت کے
ساتھ نیچے آ رہا - کوئی دیوار کے تلے دب کے مرگیا - کوئی
کوٹھے سے گر پڑا اور چل بسا - ہزارہا آدمی سسک رہے تھے
عورتین بچون کے بچانے کو دوڑین تو کوئی لڑکے کے ساتھ
خود بھی کچل گئی - کسی کی ٹانگ پر دیوار گری اسکے صدمہ سے
جان گئی - بہت سے آدمی صدمے کی وجہ سے مرگئے -

اور جو بچ گئے وہ اپنے اعزہ متوفی کو رو رہے تھے - غرضکہ جو
تھا پریشان حال اور سراسیمہ - اور اِس سب پر طرہ اور تازہ ستم
یہ تھا کہ کنوئین خشک ہو گئے - پانی کا کال پڑ گیا - مکانات کے
گرنے سے کنوئین بند ہو گئے نالون تک کا پانی نہ ملا - کیونکہ
عمارتون اور مکانون کے گرنے سے نالے بھی پٹ گئے تھے
ہر سمت شور محشر بپا تھا - الامان - الامان -

پولیس والون نے بڑی جوانمردی اور کارنمایان کیا -
اپنی جان کا ذرا خیال نکیا اور لوگون کے بچانے مین بڑی
مدد دی - ہمارے ملک کے پولیس سے یہ نہو سکتا - انکو اپنی
اپنی جان کی پڑی ہوتی - اب سنیے کہ بعض کمبخت شقی القلب
آدمیون نے جنکو روسیاہ کہنا ثواب ہے یہ حرکت شیطانی کی
کہ مردون کی جیبین ٹٹولنے لگے - اِس شور محشر اور ہنگامۂ حشر
مین ان شقی اور بدکردار ملعونون کو عبرت اور خوف خدا
نہ تھا - اصل کفن کھسوٹ ایسون ہی کا نام ہے -

نواب - خدا کی مار ایسے لعینون پر -

چھٹن - کتے کی موت ایسون کو نصیب ہو تو مین خوش ہون
زندہ پٹوا دے -

ممن - واللہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے -

مسخرہ - ہم تو اپنے لکھنؤ ہی کو روتے تھے - مگر معلوم ہوا کہ
من چہ نقش ام برادر فلان من بسیار نقش ست اور اور مقامات
پر بھی ایسے ایسے حضرات موجود ہین جو لکھنؤ کے بدمعاشون کے
بھی کان کاٹتے ہین لاحول ولاقوۃ -

آغا - ہمین واللہ ابتک یقین نہین آتا کہ انسان اسدرجہ
شقی ہو سکتا ہے -

مسخرہ - سچ کہتے ہین آپ - واللہ سچ ہے -

نواب - ایک حشر بپا ہی - اور اُنکو یہ فکر پڑی ہی کہ مُردے کی جیب ٹٹولین -

مسخرہ - اصل دوزخی -

نواب - دوزخ کو بھی اُنسے شرم آئے - وہ سب دب کے مرگئے ہوتے تو مین خوش ہوتا -

لندنی - اِس قسم کے ستائیس ناہنجارون نے بڑی سخت سخت سزائین پائین -

نواب - مین بہت ہی خوش ہوا غضب خدا کا جو شخص ایسے وقت مین بھی خدا سے نہ ڈرے وہ واجب الرحم نہین ہی بلکہ وہ واجب القتل ہی - ایسا شخص قتل ہونا چاہیے - شرع کی رو سے ایسے لعین کو مدد دینا یا اُسپر رحم کرنا جنت سے محروم رہنے اور دوزخ مین داخل ہونے کی فکر کرنا ہی -

نکوئی با بدان کردن چنان ست	
کہ بد کردن بجاے نیک مردان	

آغا - اُسوقت لوگون کے دلون پر خدا جانے کیا گذرتی ہوگی -

مہراج - مین تو کانپنے لگا -

آغا - کانپنے کی تو بات ہی ہی -

ممن - انسان کی مصیبت اور لکھو کھا آدمیون کی وفات کا حال پر ملال سُنکر اکڑنا کون بڑی مردی اور مردمی ہی - یہ تو نہایت درجے کے شقی القلب و رہزن سنگ دلون کا کام ہی - اور انسان مین اگر انسانیت کا ذرا بھی خیال ہوگا تو ایسے آدمی کو بدتر از بہائم سمجھے گا -

مہراج - جی اور کیا - ع -

بہ نطق آدمی بہتر ست از دواب

مسخرہ - بجا ارشاد ہوا -

عزیز وحق تعالے کبریا ہی

آغا - کیون حضرت آخر کچھ سبب بھی دریافت ہوا کہ یہ وجہ کیا تھی -

اختر - کوئی سبب طبیعی ہوگا -

لندنی - اِس مقام سے کچھ فاصلے پر ایک جھیل ہی اور کوہ آتش فشان یعنی جبال النار سے بھی قریب ہی -

نواب - تو پھر جھیل سے کیا ہوتا ہی -

مسخرہ - جلدی فرمایئے قبلہ - یہان روح فنا ہوئی جاتی ہی

ممن - جھیل تو ایک یہی ہی - سامنے - اور پہاڑ پر ہم لوگ رہتے ہی ہین -

آغا - ہان وجہ تو دریافت ہو جائے - ایسا نہو یہان بھی وہی سامان جمع ہو جائین -

نواب - یہ تو آپ نے اچھی سنائی -

مہراج - جبھی غلام مین نہین اُترا -

سخن دان پرورده پیر کہن		بیندیشد آنگہ بگوید سخن

سننے سے بدن کانپ اُٹھا - جوانمردی رکھی رہی آگ اور پانی اور پہاڑون سے ضرور ڈرنا چاہیے -

مسخرہ - اور بھیڑیے کو بھول ہی گئے - واہ

اسپر بڑا قہقہہ پڑا اور اندر نازو اور قمرن بھی کھلکھلا کر ہنس پڑین

لندنی نے زلزلے کا سبب یہ بیان کیا کہ جو مقامات جبال النار یعنی کوہ آتش کے قریب واقع ہوتے ہین وہان اکثر زلزلے آیا کرتے ہین - زمین یعنی اندرونی طبقات ارض کے اندر اجزاء کبریتیہ یعنی گندھگ کے جز بہت بہت ہوتے ہین اور جب یہ اجزا بوجوہ چند در چند طلب خروج کی کوشش کرتے ہین تو جس مقام سے باہر نکلتے ہین وہان زمین دور تک

منشق ہوجاتی ہی- اور اکثر اوقات کوہ آتش فشان کے اندر ہی اندر پہاڑ کو توڑ کر نکلتے ہین تو اجزاء کوہ یعنی پتھر کے ٹکڑے کوسون کی خبر لاتے ہین-

نواب- کیون صاحب اس سانحہ ہوش ربا مین تو جان و مال کا نقصان کثیر ہوا ہوگا-

لندنی- جناب کئی کرور کا نقصان ہوا-

آغا- شہر مین کتنے آدمی بستے ہونگے-

لندنی- بیس ہزار کی آبادی ہی- اور دامن کوہ مین واقع ہی- ہی پہاڑ ہی پر مگر وہ پہاڑی کوئی دس منٹ کی راہ ہی تو دامن کوہ ہی کہنا چاہیے- اور ان پہاڑونکی چوٹی پر ہمیشہ برف رہتی ہی- بارہون ماس برف رہتی ہی یہان کے باشندے زلزلون کے عادی ہوگئے ہین کیونکہ زلزلے یہان بہت آیا کرتے ہین پیشتر کے زلزلون مین صرف یہ ہوتا تھا کہ عمارتون مین درارین پڑجاتی تھین مگر یہ زلزلہ نہ تھا- اسکو آفت اور بلا کہنا چاہیے آفتاب کا رنگ عجیب قسم کا تھا- اور روشنی کا نام بھی نہ تھا لوگون کے کراہنے اور چلانے کی آواز جگر خراش دل کے ساتھ نوک سنان کا کام کرتی تھی- اور جب زمین کو جنبش ہوتی تھی تو یہی معلوم ہوتا تھا کہ زمین شق ہوئی اور ہم اسکے اندر سما گئے- اور وہ قدرتی قبر بنگئی زلزلے کے وقت زندگی کی طرف سے بالکل مایوسی ہوجاتی تھی- مگر خدا مسبب الاسباب ہی-

آغا- زلزلے کے بعد پھر تو لوگ اپنے مکانون مین رہنے لگے ہونگے-

لندنی- دودن تک میدانون مین پڑے رہے-

آغا- اور کھانے پینے کا تو بھلا کیا ذکر ہی-

لندنی- روٹی کا ٹکڑا تک میسر نہ آیا- دودن کے بعد وہان سے خراب سی روٹی پک کے آئی-

چھٹن- پھر تو اور زلزلہ نہین آیا-

لندنی- خفیف زلزلون کی حرکت موقوف نہین ہوئی- وہان کے باشندے تو مدت سے عادی تھے مجھے جو اس زلزلہ سخت کا تجربہ ہوگیا تو ان زلزلون کی میرے نزدیک بھی کوئی وقعت نہ تھی- کیونکہ جو شخص اس آفت آسمانی کا تجربہ کریگا وہ ان خفیف خفیف زلزلون کو بھلا کیا سمجھیگا

آغا- بھلا کتنے آدمی مرے ہونگے-

لندنی- بندہ تو جو تھے روز بھاگا- مگر سنا تھا کہ کوئی ڈیڑھ لاکھ سو آدمی مرے اور زخمی تو خدا جانے کے ہزار ہوے-

آغا- معاذ اللہ کا مقام ہی-

مہراج- بھائی صاحب- ع-

اگر خواہی سلامت بر کنار ست

ورنہ جان کی خیر نہین-

لندنی- سفر کرنے سے انسان کی آنکھین کھل جاتی ہین آپ کے لکھنؤ والون سے کون کہے- جنھون نے گھر کے باہر کبھی قدم ہی نہین رکھا- ذرا باہر نکلین تو معلوم ہو کہ دنیا کیا شی ہی- انکے نزدیک لکھنؤ سے بڑھکے کوئی شہر ہی نہین ہی اب ہم انسے کیا لڑین کہ یورپ مین جاکے دیکھو تو پھر لکھنؤ کی عظمت کا حال معلوم ہو- اور یون تو- ع-

کس نگوید کہ دوغ من ترش ست

وجہ یہ کہ اول تو اہل لکھنؤ ماچا تو ڑا ایسے ہوتے ہین کہ سفر سے انکو کوئی بحث ہی نہین ہی اور اگر سفر کیا بھی تو

دہی قرب وجوار کے شہرون اور قصبون اور ضلعون مین ملیح آباد چلے گئے - یا بارہ بنکی یا سلطانپور - یا بستی اور گورکھپور دیکھ آئے اب فرمائیے اُنکے نزدیک تو لکھنؤ نمونۂ بہشت برین ہی بلکہ رشک روضۂ رضوان - گو لکھنؤ آبادی اور وسعت اور رقبے کے لحاظ سے بڑے شہرون مین ہی اور اِسمین کبھی شک نہین کہ لکھنؤ مین عمارتین بھی بہت اچھی اچھی بنی ہوئی ہین - چھتر منزل اور ارکین کی کوٹھی اور حسین آباد مبارک اور قیصر باغ وقیصر پسند قابل دید ہین اور بڑا امام باڑہ واقعی اِس معنی کر کے ساری خدائی مین اپنا نظیر نہین رکھتا کہ اتنا بڑا کمرا بلکہ دالان جسکو دالانون کا دادا کہنا چاہیے کہین نہین اور طرہ یہ کہ لداؤ کا کام ہی بے ستون - اور لکڑی کا نام نہین - سب لوہے کا کام ہی مگر دور کیون جائیے ذرا دو قدم بر جبیپور ہی ہو آئیے - دیکھیے تو ایسا بازار اور ایسے خوش قطع دور و یہ مکانات اور دکانین اہل لکھنؤ نے کبھی خواب مین بھی دیکھی ہین - پلٹتے ہوے ذرا آگرے مین اتر پڑیے - تاج بی بی کا روضہ ملاحظہ فرمائیے کہ دنیا کے پردے پر ایسی عمارت کہین نظر نہین آتی دہلی مین دیوان عام و دیوان خاص کیسا بےمثل بنا ہوا ہی کہ دیکھنے سے جی خوش ہو جاتا ہی - مگر اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھین کھونا ہی - پُرانے فیشن کے اہل لکھنؤ کے دلون مین تو لکھنؤ کی عظمت اِسقدر سمائی ہوئی ہی کہ نکل نہین سکتی وہ مرتے دم تک یہی کہتے جائینگے کہ ہفت اقلیم اور ربع مسکون مین جو کچھ ہی لکھنؤ ہی ہی - وہ ابھی تک ہفت اقلیم اور آب حیات اور سد سکندری اور یاجوج ماجوج کے قائل ہین - جس شخص نے یورپ کا سفر کیا ہی اور دنیا کے عجائب و غرائب دیکھے ہین وہ بھلا ان مہمل اور پوچ باد ہوا خیالات کو کب مان سکتا ہی - اہل یورپ نے ہزارون کی وہ وہ تحقیقاتین کی ہین کہ عربی اور فارسی اور سنسکرت کی کتب مین انکا کہین نام و نشان ہی نہ پائیے گا - تو وجہ کیا اِس قسم کی تحقیقات کی جانب ہم اہل ایشیا نے کبھی توجہ ہی نہین کی - سنسکرت ایک جامع زبان ہی - ایسی صرف و نحو ساری خدائی کی اَلسنہ مین نہ پائیے گا اور نہ اِسقدر کسی اور زبان کی شاعری کو وسعت و جامعیت ہی - عربی مین منطق کا علم بہت بڑا علم ہی - فارسی مین پرانی قسم کی شاعری اب تک لطف دیجاتی ہی - مگر جو علوم و فنون نفیسہ اہل یورپ نے اب ایجاد کیے ہین وہ ان السنہ مین کہان -

مگر بڑی خرابی یہ ہی کہ اہل ہنود کو یہ چڑی ہوئی ہی کہ سنسکرت دیوتاؤن کی زبان ہی اور اِنکے دید مین دنیا بھر کے علوم جدید و عتیق موجود ہین اور اہل اسلام یہ ڈینگ کی لیتے ہین کہ عربی سے بہتر کوئی زبان ہو ہی نہین سکتی - اگر ان سے کوئی بحث کرے تو آستین چڑھالین - پھر کس کو بڑی ہی کہ خواہ مخواہ بحث کرے اور لڑائی مول لے - اور اگر ہم سمجھین کہ وہ داب مناظرہ کے موافق بحث کرینگے تو ہم ضرور بحث کرین مگر جب ہم خوب جانتے ہین کہ وہ بحث کے عوض کج بحثی اور مناظرہ کے عوض گالی گلوج پر آمادہ ہونگے تو ہم اِنسے بحث کرنا اپنا ننگ سمجھتے ہین -

نواب - واقعی آپ بڑے قابل اور لائق آدمی ہین - اور جو کچھ آپ کی نسبت ہم سنتے تھے اُس سے بدرجہا بہتر پایا - آپ ہمارے فخر ہین -

آغا - اِسمین کیا شک ہی - کیسے پاکیزہ خیالات ہین -

خدا کی قسم - بیشک ہمارے فخر ہین -

نواب - بیرسٹر صاحب آپ نے فرمایا تھا کہ جناب لندنی نور تخلص کرتے ہین۔ خاکسار آپکا کلام سننے کا بہت مشتاق ہو کچھ فرمائیے حضرت -

بیرسٹر - اب تو سب بھول بھال گئے ہونگے -

لندنی - ایک مدت گذر گئی - شعر شاعری سے کوئی بحث ہی نہین رہی - بیس بائیس برس مین شاید کوئی دس پانچ بار اُردو بولنے کا موقع ملا ہو - پھر فرمائیے شاعری کی مشق کیونکر ہو

نواب - ہان صحیح ہو -

لندنی - اوہ - خدا جانے کی ہزار برس کے بعد اپنے نزدیک آج شعر شاعری کا نام سنا ہو مگر حضرت وہ سیرین کین کہ تمام عمر نہین بھول سکتے ہمنے تو خیر بچیس چھبیس برس تک یورپ کی سیر کی اور ایک معتد بہ حصہ عمر صرف کر دیا - جو صاحبزادے بیرسٹری کے لیے گئے تھے اور جنکو صرف تین سال وہان رہنے کا اتفاق ہوا اُنسے پوچھیے کہ لندن کے قیام کو کیا کہتے ہین - لندن کے نام پر جان دیتے ہین یا نہین ہندوستان کو چاہے آپ لوگ جنت نشان کہیے چاہے جو کہیے وہ بات بھلا یہان کہان - اور یون خالی خولی ڈینگ اُڑانا اور بات ہو -

آغا - جو ولایت سے واپس آتا ہو وہ یہی کہتا ہو -

چھٹن - جی ہان جو آتا ہو وہ کلمہ ہی پڑھتا آتا ہو -

بیرسٹر - قابل دید ہو نواب صاحب -

لندنی - آپ لوگ بے ادبی معاف پڑے پست ہمت ہین خدا نے زردار بھی کیا ہو - جاگیر ہو کل اسباب عشرت و فارغ البالی مہیا ہین مگر اتنی عمر مین ابکی دفعہ نینی تال آنے کا اتفاق ہوا

واہ - افسوس ہو خدا کی قسم افسوس ہو -

چھٹن - ہم تو قبلہ مستعد ہین بشرطیکہ محمد عسکری ہمت کرین چار ہزار ہم بھی صرف کرینگے -

مہراج - اگر سمندر کی راہ نہ چلو تو آنے جانے اور وہان رہنے کے سات سو تک ہم بھی خرچینگے -

مسخرہ - کھیل گئے جان پر -

بیرسٹر - آنے جانے اور وہان قیام کرنے کے سات سو !

مہراج - کیا سات سو تھوڑے ہوتے ہین -

لندنی - آپ جا چکے قبلہ -

مسخرہ - اور شرط تو سنیے سمندر کی راہ اگر نہو -

لندنی - اور نہین کیا بائیسانکل پر جائیے گا -

مسخرہ - پالکی پر چلیے -

بیرسٹر - ہان - تیز بھی جائے اور جوکھم بھی نہ ہو - رنگ بھی چوکھا آئے -

لندنی - دس دس ہزار کمر مین باندھیے اور چلیے سات سو مین کیا ہوگا -

مہراج - کوئی پاگل ہی ہوگا جو صرف زر بھی کریگا اور جوکھم بھی اٹھائیگا -

لندنی - اب سب چلے ہی جاتے ہین -

مہراج - اور ڈوبتے بھی جلتے ہی ہین -

پہاڑ پر لکھنؤ کا لطف صحبت

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ ایک سپاہی نے جو ڈاک لانے گیا تھا کئی خط اور اخبار سامنے رکھدیے اور پڑھتے پڑھتے جناب نواب صاحب نے کہا بھئی اِس اخبار ٹیلیگراف کا ایک مصرع ابھی ابھی نظر سے گذرا ہو ع -

آج بگڑی ہی اُس ستمگر سے

آغا - شگفتہ طرح ہی -

پندرہ بیس منٹ کے بعد اختر نے عرض کیا -

اختر - حضور مطلع عرض کیا ہی -

نہ کہا ایک حرف دلبر سے	سمجھے اللہ اس ہمیمبر سے
نالہ دابر دیدۂ تر واہ	جو ہین گرجتے کہان ہین وہ برسے

لندنی - خوب فرمایا ہی - پوری مثل ایک مصرع مین آگئی - اور یہی لطف ہی - ورنہ اگر مثل کو اپنی طور پر لاکے کہ لدھڑ کردے تو شعر گفتن چہ ضرور - جیسے -

بلند قامتی اپنی سے متہم ہو بغیر

اسکے یہ معنی کہ شہر مین اونٹ بدنام - متہم ہو بغیر بس لدھڑ ہو گیا -

اختر - حضور اِس شعر کو ملاحظہ فرمائیے گا - داد چاہتا ہون آپ سب قدردان ہین - عرض کیا ہی -

عید کیونکر نہ ہو نکالا کام حلق نے مل کے اُسکے خنجر سے

لندنی - سبحان اللہ مل کے کیا خوب فرمایا ہی جی خوش ہو گیا واللہ - کیا عید قربان ہی -

بیرسٹر - واقعی تمثیل شعر ہوا ہی - مل کے لفظ نے جان ڈالدی اور حلق کے لیے کام کیا خوب -

اختر - کیا خوب نگاہ رسا ہی -

لندنی - نواب صاحب خوب پہونچتے ہین واللہ -

اختر - خداوند سنیے گا -

جان لی عشق زلف جانان نے	نہ ٹلی یہ بلا مرے سر سے

آغا - واہ - کیا بلا اور کیا سر کا لفظ ہی -

مہراج - اندر سے - یہ قافیہ تو لائیے قبلہ -

مسخرہ - حضور صفائی کے کُنستر کا قافیہ سنیے گا - سه

خاک دہن یہ گر کنستر ڈال
جا کے کہدیگی وہ خبر صفائی کے کُنستر سے

ممن - واہ - کیا موزون مصرع ہی -

نواب - اِس صنعت کا کیا نام ہی حضرت -

مسخرہ - حضور اِسکو صنعت مہراج بلیہ کہتے ہین -

نواب - مگر فرمایش تو (اندر سے) کی تھی -

مسخرہ - (اندر سے) - سنگ لاخ ہی مگر لگے ہاتھون سن لیجیے

اپنے شوہر کی سنکے ایک نہیق	نکل آئین للائن اندر سے

اِس شعر پر بعض نے زور سے قہقہہ لگایا اور بعض نے ہنسی ضبط کی - مگر منشی مہراج بلی نے سب سے بڑھکر داد دی -

مہراج - یہ شعر خوب ہوا ہی - انصاف شرط ہی -

لندنی - نہیق کے لفظ نے جان ڈالدی -

اختر - اِس شعر کی گدھون تک نے تعریف کی -

نواب - للائن کا لفظ فحش ہی بھئی -

مہراج - یہ کاہے سے - اپنے شوہر ہی کی آواز پر تو باہر نکلین پھر فحش اِسمین کیا ہی -

آغا - نواب سمجھے ہی نہین - ارے بھئی فحش تو تب ہی کہ جب کسی غیر مرد کی آواز پر باہر نکل آئین اور جب اپنے خاص شوہر کی نہیق پہ باہر نکل آئین تو فحش کیا معنی -

مسخرہ - حضور نہیق کے معنی منشی مہراج بلی کے سوا اور کوئی نہین سمجھا - بڑے محقق ہین واللہ -

آغا - ہم کو خود نہین معلوم - ذرا غیاث تو لاؤ جی - غیاث مین نہیق کا لفظ نکالکر کتاب منشی مہراج بلی کے ہاتھ مین دی - پڑھتے ہین تو نہیق بالفتح بانگ خر از منتخب

(شرح نصاب) - کاٹو تو لہو نہین بدن مین - بہت ہی جھینپے اور بُرے جھلائے - اور ادھر اِن سب نے زور زور سے قہقہے لگانے شروع کیے مسخرے نے کہا اچھا صاحب یون سہی -

سنئے آواز میری سیٹی کی
نکل آئین للائن اندر سے

اِسپر اور بھی قہقہہ پڑا - آغا صاحب نے کہا بھئی یہ بہت بڑھ گئی - اسنے میان کی نہیق تک تو خیریت تھی مگر اب یہ سیٹی کی تو کُھلی کُھلی ہونے لگی -

لندنی - جناب منشی اختر صاحب کچھ اور فرمائیے -

اختر - حضرت اب اِس شعر کے سامنے رنگت نہ جمیگی - خیر منشی مہراج بلی صاحب کی فرمایش بندہ بھی پوری کردے (اندر سے) کا قافیہ -

مہراج - بس معاف کیجیے -

اختر - تو خاکسار کو بھی آپ کوئی مسخرہ سمجھے ہوے ہین -

تسلیم - قدردانی عالم بالا معلوم کردم -

مہراج - اِس ملعون مسخرے کی تو شامتون نے گھیرا ہی وہ تو اپنی قضاے کا نوحہ خوان ہی -

مسخرہ - قضاے مین اس (ی) نے کیا لطف دکھایا ہی -

اختر - دیکھیے کیا شعر نکالا ہی -

طالب مدح ہو جو وہ دم ریب
بولے عکس آئنہ سے کے اندر سے

لندنی - (باواز بلند) اندر سے - ای سبحان اللہ کیا خوب فرمایا ہی - ع - بولے عکس آئینے کے اندر سے -

نواب صاحب اور آغا محمد اطہر نے اِس شعر کی نہایت تعریف کی اور منشی مہراج بلی صاحب بھی بہت محظوظ ہوے -

لندنی - مجھے اِسوقت ایسی خوشی ہی کہ بیان نہین کرسکتا اِس کوہستان اور جنگل مین شعر شاعری کا لطف آج ہی حاصل ہوا واللہ - ورنہ کجا نینی تال اور کجا شعر و سخن کا خیال

آغا - ایک شعر میرے بھی ذہن مین آگیا اِسوقت سہ

بے گہر ہوکے یہ صدف نے کہا
آب و دانہ اُڑا مقدر سے

بیرسٹر - واہ واہ واہ کیا آب و دانہ ہی -

لندنی - آب و دانہ تصویر کھینچدی ہی واللہ - گہر کے لیے آب اور اُسکی صورت تو دانے کی سی ہوتی ہی آب و دانہ خوب ہی لائے -

نواب - آغا صاحب بھی بڑے ذکی الطبع آدمی ہین -

آغا - تسلیم - یہ آپ کی قدردانی ہی -

لندنی - ہمنے تو آپکی صحبت مین ایک کو بھی غبی نہین پایا -

ممن - جو خودستائی نہو تو عرض کردن کہ غبی تو اِس صحبت مین رہ ہی نہین سکتا -

اختر - حضور ایک شعر ذہن ناقص مین آیا ہی - امید تو یہی ہی کہ سب صاحب پسند کرینگے -

حال سب میری سخت جانی کا

ذرا غور سے سنیے گا حضور -

لندنی - جان لڑی ہوئی ہی - ع

حال سب میری سخت جانی کا

اختر - حضور

حال سب میری سخت جانی کا
بار رہ کہتی ہی مرے خنجر سے

اِس شعر پر سب پھڑک اُٹھے - دیر تک تعریف کی - اور بار بار پڑھوایا اور دُہرایا -

نواب - کیا کہا ہی منشی اختر صاحب - مرے کے -

لندنی - ایسا لفظ یہان پر آیا ہی جیسے انگوٹھی مین نگینہ -

آغا - روح وجد کرگئی - کچھ آپ بھی فرمائین -

لندنی - دو تین شعر ذہن مین آئے ہین مگر مدتون کا

چھوٹا ہوا ہی - پچیس برس کے بعد ہندوستان مین آیا اور اُن
اُن ملکون مین رہا جہان اُردو بولنے والا عنقا - دو چار
شعر عرض کیے ہین -

نہ بجھا یہ چراغ صرصر سے	آہ سے اور داغ دل چمکا

اختر - بارک اللہ - واللہ خوب ہی فرمایا ہی -
لندنی - عرض کیا ہی -

جلتی ہین میرے دامن تر سے	جنتی وہ ہون جتنی دوزخ ہین

اِس شعر کی بھی سب نے تعریف کی اور داد سخن دی
اسکے بعد لندنی نے کہا -

قطرہ بہتر کہین ہی گوہر سے	اُسکو خوف شکست یہ نہ خوف

آغا - اہاہاہا - نیا مضمون ہی -
اختر - جدت ہی جناب - ع - قطرہ بہتر کہین ہی گوہر سے
لندنی - حضور سکندر کا قافیہ رکھا ہی - عرض کرون -

ٹوٹ کر آئنہ سکندر سے	پاس اُس شاہ حسن کے آیا

چھٹن - ٹوٹ کر کیا خوب محاورہ معنی خیز ہی -
لندنی - مقطع عرض کیا ہی -

اتنو ملجا وٗ آکے انور سے	خیر اب تک جو کچھ ہوا سو ہوا

اختر - واللہ ہزار غنیمت ہی یہ صحبت - بقول مسٹر لندنی کے
یہ پہاڑ اور یہ صحبت استعجاب ہوتا ہی واللہ - مگر واہ رے
لکھنئو جہان اہل لکھنئو جا کے بیٹھے وہین شعر شاعری کا چرچا لیجیے
لندنی - یہ بات تو بھائی صاحب لکھنئو پر ختم ہی -
نواب - کیا شہر ہی واللہ - زبان تو ایسی ہندوستان کے
کسی اور شہر مین ہی نہین یہ محاورات شستہ اور لطف
زبان اور مقام پر کہان - لاحول ولا قوۃ -
مہراج - آج کی صحبت بھی اِس پہاڑ کے سفر اور قیام مین

یادگار رہیگی - بھئی تھوڑی دیر سیر روز شغل ہا کرے
واللہ روح کو فرحت اور تازگی حاصل ہوتی ہی -
مسخرہ - روح کو تازگی تو قبلہ جھیل مین کشتی پر سیر کرنے ہی سے
حاصل ہوتی ہی - ہان فرحت شعر شاعری سے بھی ہوتی ہی -
آغا - ہان تازگی تو اُسی سے حاصل ہوگی -
مہراج - اور جان پرین جائیگی -

آب جو آمد و غلام ببرد	شد غلامے کہ آب جو آرد

لندنی - اب کسی روز یہان سے کچھ فاصلے پر چلکے پک نک ہو
اِسمین یہ ہوتا ہی کہ اپنا اپنا سامان سب لاتے ہین شراب پینے والے
ہوے تو شراب اور نہین تو گوشت روٹی پلاؤ قورمہ جو شے
کھاتے ہوے اپنے اپنے گھر سے لاتے ہین اور ایک جگہ بیٹھکر
کھاتے ہین یا جہان پک نک ہوتی ہی وہان کھانا پکتا ہی اور
شراب کا دور چلتا ہی -
نواب - بہت اچھا مگر بقول آپ کے شہر سے باہر ہو - جہان
بالکل جنگل ہو -
مہراج - ہم بھی متفق ہین -
مسخرہ - مگر ہم متفق نہین ہین بھائی صاحب اور اگر متفق
ہین بھی تو دو شرطون سے ایک تو کوئی رات کو سانپ کا
نام نہ لے دوسرے اُس جنگل مین بھیڑیا نہو -
لندنی - (ہنسکر) کیا نہو ؟
مسخرہ - بھیڑیا نہو حضرت -
لندنی - (بہت ہنسکر) کیا ہمارے بہادر دوست منشی
مہراج بلی صاحب بھیڑیے سے ڈرتے ہین -
مسخرہ - جی نہین - مگر بہادر دوست کی آپنے اچھی پھبتی کہی -
نواب - حضرت منشی مہراج بلی کی روح بھیڑیے کے نام سے فنا ہوتی ہی

بیرسٹر-اتنی بڑی لاش کو بھیڑیا اٹھا لیجائیگا اور یہ ر آنکو سانپ کا نام لینا کس مصلحت سے ناجائز ہی-

مہراج-آپ تو ہین صاحبزادے اور انگریزی خوان اور تین برس ولایت مین قیام کیا ہی-فرنگستان ئے اور ملک دیکھے ہین-بھلا آپ سے بحث مین کون جیت سکتا ہی مگر ایک سوال ہمارا بھی ہی-

راوی-سوال سننے کے سب مشتاق ہوے-کہا ہان ہان بھئی وہ آپ کا سوال کیا ہی-ہم بھی سنین-

مہراج-سوال یہ ہی کہ جان کو عزیز رکھنا لازم ہی یا جان گنوانا لازم ہی-اور درحالیکہ سمندر مین جوار بھاٹا آتا ہی اور جان کا خوف ہی کہ زندگانی کی کشتی معرض خطر مین رہتی ہی تو پھر قبلہ جان شیرین گنوانا کون عقل کی بات ہی آج یہ جہاز ڈوبا-کل وہ غرق ہوا-پرسون فلان جہاز گم ہوگیا سات سو آدمی ایک مین ڈوبے-چار سو آدمی فلان جہاز مین غرق ہوے-یہ جو بنی نوع انسان کی جان مفت مین لیجاتی ہی تو اسکا عذاب کِسکی گردن پر ہی-کہ سعدی گفتہ است

بدریا در منافع بیشمارست		اگر خواہی سلامت بر کنارست

بیچ دریا کے در نفع بے گنتی ہی-اگر چاہے تو سلامتی اوپر کنارے کے ہی-

نواب صاحب وغیرہ تو اِس بے تکی ہانک کے عادی ہوگئے تھے اُنکو تو یہ کوئی نئی بات نہ تھی-مگر بیرسٹر اور لندنی بے اختیار ہنس پڑے-

لندنی-تو یہ کیا مکتب خانے مین آموختہ سنا رہے ہین آپ

بیرسٹر-ترجمہ کتنا فصیح ہی(بیچ دریا کے در)

آغا-ابھی آپ دونون صاحب اِنکے جوہر سے بخوبی واقف نہین ہوے ہین-یہ طرفہ معجون ہین-

مہراج-مین طرفہ معجون ہون اور یہ ہُنر کے بانی ہین-

بیرسٹر-اور بہت خوش ہوگئے-

لندنی-آپ تو واللہ ڈبیا مین بند کر رکھنے کے قابل ہین-

مہراج-(بہت خوش ہوکر)-اجی جناب بندہ کس قابل ہی من آنم کہ گفتہ اند

ہرچہ از دونان بمنت خواستی
در تن افزودی واز جان کاستی

جو کچھ دونون سے ساتھ منت کے چاہا تونے بیچ بدن کے بڑھایا تونے اور جان سے گھٹایا تونے-

اِسپر وہ فرمایشی قہقہہ پڑا کہ بڑی دور تک آواز گئی اور قمرن اور نازو کو بھی معلوم ہوگیا کہ مہراج بلی بنائے جاتے ہین-

نازو-اِسکو سب الو بنا لیتے ہین-

قمرن-وہ باتین ہی ایسی ہین اُنکی-

مغلانی-بڑے سیدھے آدمی ہین اور سمجھتے ہین کہ مین لقمان کا بھی دادا ہون-

نازو-ہمکو جو کوئی اسقدر کا دق کرے تو ہم تو رخ بھی نہ اُسکی طرف کرین-

مغلانی-مگر جب وہ بچارے سمجھین بھی-

ادھر تو مہراج بلی بنائے جاتے تھے ہی ادھر بھی اُنھون نے انکی حماقت کی تعریف کر دی کہ مہراج بلی گو سادہ لوح ہین مگر اپنے کو بقراط سے کم نہین سمجھتے-

مہراج-یہ خواہ مخواہ کی ہنسی ہمین کھلتی ہی-

آغا-(ہنسکر)-ہمین بھی-

لندنی-واقعی کھلا ہی چاہے-بے سبب ہنسنا تو جہلا کا کام ہی

مہراج - خواہ مخواہ کی ہنسی بے وجہ بے سبب -
ایک خوش گلو کی آواز اسوقت جو سنی تو نواب صاحب کو اتفاق سے میان جملو یاد آئے - لوگون سے پوچھا میان جملو کہان ہین بھئی - کیا ابھی تک افاقہ نہین ہوا - پرسون تو ذرا ذرا آرام تھا - ممن نے کہا حضور فضل الٰہی ہی کل تک ذرا ضعف تھا آج صحت ہی - حکم ہو تو بلواؤن اختر نے عرض کیا حضور سنوا دین - یہ دونون صاحب محظوظ ہونگے - نواب صاحب نے حکم دیا اگر انکو تکلیف نہو تو بلوا لیے جائین -

حکم پاتے ہی میان جملو حاضر ہوے - آداب عرض کرتا ہون خداوند - حضور غلام تو خود حاضر ہوتا - یہان شعر و سخن کا چرچا تھا - غلام کا جی خود بھر بھر آتا تھا مگر ذرا ذرا ضعف ابھی ہی - کچھ عرض کرون حضور - فرمایا اگر تکلیف نہ ہو - بیرسٹر صاحب اور ہمارے لندنی دوست کو کچھ سنائیے - کہا تکلیف کیسی پیر و مرشد - اِس ذرا سے کام کے لیے تکلیف - ابھی عرض کرتا ہون - عین راحت ہی -

تیر انیاز مند جو ای نازنین نہین
دونون جہان مین اُسکا ٹھکانا کہین نہین
ہم بوسہ مانگین اور کرے تو نہین نہین
انصاف چاہتا ہی یہ ای نازنین نہین
تیغ برہنہ کب نہین قاتل کے ہاتھ مین
کِسوقت کہنیون سے چڑھی آستین نہین
رخسار بادشاہ ہی دل مجھ فقیر کا
اتنا تفاوت آہین ہی جبین جبین نہین

بیرسٹر - سبحان اللہ - آپ بڑے خوش گلو اور خوش آواز ہین طبیعت کو بہت حظ حاصل ہوا ع

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

لندنی - ہم آپ سے متفق ہین - ہمین تو اِسوقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ گویا ہم لکھنؤ مین بیٹھے ہوے ہین - شعر خوانی غزل خوانی ہو رہی ہی - اشعار تضمین کیے جاتے ہین برجستہ غزلین موزون ہو رہی ہین - کوئی حملۂ حیدری قرأت کے ساتھ پڑھتا ہی - کوئی خوش گلو گا رہا ہی - ہنسی مذاق چہل دل لگی ہو رہی ہی - نواب صاحب کو خدا خوش رکھے کہ اِنکی بدولت ہم اِسقدر محظوظ و مسرور ہوے - مگر ایک بات کی کسر ہی قبلہ -

نواب - وہ بھی کہہ ڈالیے -

لندنی - وہ نہ کہینگے - ابھی آپ سے اِسقدر بے تکلفی نہین ہی -

آغا - یون ہی بے تکلفی ہوتی ہی -

بیرسٹر - کیا کہی ہی - بے تکلفی ہوتے ہی ہوتے ہوتی ہی -

لندنی - حضرت لطف صحبت بے عورت کے محال ہی -

مسخرہ - جس صحبت مین معشوق نہین وہ صحبت کیا -

نواب - اب انگریزی قاعدے کا برتاؤ تو ہم لوگ کر نہین سکتے کہ لیڈیون کو آزادی دیجاے اور وہ بے نقاب مطلق العنانی کے ساتھ باہم ذکور مین اُٹھین بیٹھین - یہ تو امر محال ہی - اب رہا یہ امر کہ بازاری عورتون سے دو گھڑی دل بہلائین وہ وضع کے خلاف ہی - اور آپ انگریزی خوان بزرگوار اسکو صحبت مین جائز نہ رکھینگے -

بیرسٹر - اگر مثل تھیٹر کی رقاصہ کے جسکو ایکٹرس کہتے ہین عورتین ہون تو کیا مضائقہ ہی -

چھٹن - خیر - اب صاف صاف کھل گئے - ہین آدمی رنگین طبع -

بیرسٹر - اور نہین تو کیا آپ بالکل زاہد خشک سمجھ بیٹھے تھے معقول ! -

چھٹن - زاہد خشک نہین - مگر روکھے پھیکے تو ضرور سمجھے تھے اب تشفی ہوگئی - بھئی نواب پھر کوئی معشوق صحبت مین ہونا چاہیے -

نواب - کچھ فکر کیجائیگی -

لندنی - ہمسے تو بہت اُڑیے نہ - آپ نے لکھنؤ سے نکلکر نینی تال دیکھا ہے اور یہان ساری دنیا کی خاک چھانے بیٹھے ہین بس ہمکو وہ اُڑن کھٹولون کی پریان دکھا دیجیے -

نواب - (تجاہل عارفانہ کرکے) کون ؟ پریان -

آغا - یہ اُڑن کھٹولے کیسے حضرت -

لندنی - ہمسے اڑ اُڑن گھائیان - شان خدا -

نواب - بیرسٹر صاحب یہ آپکے دوست کیا کہہ رہے ہین -

بیرسٹر - حضرت مشتاق تو ہم بھی ہین -

اختر - این ایک نشد دو شد -

نواب - آغا صاحب - بولو بھئی - کیا صلاح ہے -

لندنی - بھئی ہم تو بے تکلف آدمی ہین -

آغا - بے تکلف ہی ہونا اچھا ہے - ع -

آرام سے ہین وہ جو تکلف نہین کرتے

آپ کو چون وچرا کا تو کوئی موقع اب ہے نہین -

نواب صاحب نے دیکھا کہ لندنی اور بیرسٹر دونون معزز اور ذی علم اور عالی خاندان آدمی ہین اور کسی قدر بے تکلفی بھی ہوگئی ہے لہٰذا اگر قمرن اور نازو اِنکے سامنے ہون تو کوئی ہرج نہین ہے دوسرے کمرے مین جاکر آغا صاحب اور میان اختر کو بلایا - ان دونون سے مشورہ لیا - اِنھون نے راے دی کہ جب اِسقدر بے تکلفی ہوگئی تو کیا مضائقہ ہے - نوابصاحب نے نازو اور قمرن سے کہا - اِنکو نواب صاحب کے حکم کی تعمیل مین کیا عذر تھا - مگر مغلانی نے صلاح دی کہ (حضور لونڈی کی ایک عرض ہے - بی نازو جان پہلے جائین اور سرکار بعد ازان آئینگی - اور وہ زیور سے آراستہ ہوکر جائین اور یہ سادی وضع مین) نواب صاحب نے یہ بات پسند کی اور کہا جب ہم بلوائین فوراً نازو جان کو نہ بھیجد ینا کہلا بھیجنا وہ نہین آتین - مگر تھوڑی دیر کے بعد بھیجدینا مغلانی نے اُنکی تشفی کی کہ کُل باتین آپ کے خاطرخواہ ہونگی اطمینان رکھیے - نوابصاحب پھر اپنے احباب مین آبیٹھے -

لندنی - کہو بھائی پریون کا جھمگڑا کب نظر آئیگا -

نواب - ابھی سو رہی تھین - جگا آیا ہون - مگر واللہ ہم تم ایسے بے تکلف دوستون کو بہت پسند کرتے ہین - جی خوش ہوگیا -

آغا - میرا جی چاہتا ہے کہ اِن دونون کے پانون دھو دھو کے پیون - کیسے تربیت یافتہ - کیسے متین اور سنجیدہ - کیسے اہل - کیسے زبردست عالم اور منشی - کیسے محقق اور مدقق ہنگام تقریر مُنھ سے پھول جھڑتے ہین - پھر واقفیت ایسی چڑھی بڑھی کہ باید وشاید - اور با این ہمہ غرور ذرا چھو نہین گیا - آپ تو برسون خاص ولایت مین رہ چکے ہین اور پھر کِس طرح بر رہے کہ اعلے درجے کی تعلیم پائی - ایک صاحب بیرسٹر ہوکر آئے - ایک صاحب نے تمام یورپ کی سیر کی سمندر اور پہاڑ اور زلزلہ اور جس امر کی نسبت چاہیے گفتگو کیجیے

کل امور و حالات و اسباب طبیعی دریافت کریجیے۔ یہان تو قبلہ یہ حال ہی کہ انٹرنس کے امتحان مین بھی فیل ہو گئے۔ مگر اپنے کو انگریزی فاضل سمجھتے ہین۔ خودی اور انانیت اِس درجہ کہ زمین پر قدم ہی نہین رکھتے۔ گویا انگریزی کے کل علوم پر حاوی ہو گئے۔

نواب۔ ہمارے آغا صاحب بڑے قابل شخص ہین۔

لندنی۔ بہت لائق آدمی ہین۔ مگر اب جو آغا صاحب کی نسبت مین کلمات توصیف کہون تو شاید۔ ع۔

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

چھٹن۔ ارے یار اب اُن اُڑن کھٹولے والی پریون کو تو بلواؤ۔

بیرسٹر۔ میرے دل کی بات کہی آپ نے۔

نواب۔ کوئی ہی۔ دیکھو۔ بی مغلانی کو ذرا بلالو۔ کہدو کہ تم بوڑھی عورت ہو اور یہان سب ہمارے دوست احباب ہین۔ کوئی غیر نہین پہلے مہری کو بلاؤ۔

مہری۔ حکم سرکار۔

نواب۔ مہری۔ ذرا بی مغلانی کو بلالو۔ یہان چاہے وہ نہ آئین مگر اِس کمرے کے پردے کے پاس کھڑی ہو جائین۔

آغا۔ یہ کیون۔ یہان نہ آنا کیا معنی۔

نواب۔ بھئی یہ اُن مغلانیون مین نہین ہی۔

آغا۔ مین سمجھا نہین۔

نواب۔ اب آپکی سمجھ کو مین کیا کرون۔

آغا۔ آخر یہ مغلانی کوئی آپ کی مخدومہ ہی۔

نواب۔ مسکرا کر۔ ہم کو اِس سے کیا مطلب۔

آغا۔ یہ آخر تم مغلانی اور مہری اور فلانی اور ڈھمانکی سے کیون ڈرتے ہو۔

چھٹن۔ اب اِس بحث سے کیا بحث ہی۔

مسخرہ۔ اِی سبحان اللہ۔ ہمارے نواب چھٹن صاحب بہادر تو اب عربی مین ضلع جگت بولنے لگے اِس لطیفے پر بڑا قہقہہ پڑا۔

نواب۔ یار چھٹن صاحب اچھی کہی۔

آغا۔ خوب سوجھی۔

چھٹن۔ بھئی جُدا اگلنے والی تو ہین۔ اچھی کیون نہ سوجھے مذاق کا تو اُستاد ہی اور برجستہ سوجھتی ہی۔

جب نواب صاحب کو خوب یقین ہو گیا کہ اب بی نازو جان ہر ہفت آرایش سے مزین اور حلیے پیرایش سے مشین ہو چکی ہونگی تو آغا صاحب سے کہا بھئی ہمارا حکم تو کوئی مانتا نہین اب تم مدد حکم دو کہ وہ سب یہان آئین۔ یہ کیا واہیات بات ہی) آغا صاحب نے مغلانی کو بلایا اور کہا کہ اِن کو بلاؤ جب ہم تم سے کہتے ہین تو اُنکو عذر کیا ہو سکتا ہی۔

مغلانی۔ خداوند۔ عذر کیسا۔ مین جاتی ہون اور اُنکو ابھی لاتی ہون۔ وہ فقط ایک بات سے ذری ڈرتی ہین کہ مبادا کوئی صاحب ذری زیادہ پی گئے ہون۔

آغا۔ پینے کا تو بی مغلانی اِس وقت کوئی ذکر بھی نہین ہی۔ یہ تو ایک فضول عذر آپ نے پیش کیا اُن سے کہدو کہ چلی آئین۔

مغلانی۔ ابھی سرکار۔ اسی دم۔

بیرسٹر۔ یہ کانا پھوسی کیا ہو رہی ہی۔

نواب۔ کچھ نہین۔ وہ ابھی آتی ہین۔

مغلانی۔ حضور وہ فرماتی ہین کہ ہم اِسوقت نہین آسکتے

اسوقت معاف فرمائیے۔

بیرسٹر - نواب صاحب سنتے ہین آپ -

نواب - بی مغلانی تم ہماری طرف سے کہو کہ نواب صاحب بلاتے ہین -

مغلانی - خداوند - وہ نہین آئینگی - وہ فرماتی ہین کہ وہان نامحرم لوگ ہین ہم وہان کہان جائین -

لندنی - بھائی نواب تم خود جاؤ اور کہو تو شاید آئین ورنہ امید نہین کہ وہ یہان آنا پسند کرین -

اِس گفتگو کو آدھا گھنٹا بھی نہین ہوا کہ ایکدفعہ چھما چھم کی آواز آنے لگی -

بیرسٹر - ہان !-

نواب - یہ ہان کیا معنی جناب -

لندنی - اِس ہان کے معنی خاکسار سے پوچھیے -

نواب - بسم اللہ - فرمائیے -

لندنی - اسمین تو کوئی فرمانے کی بات نہین ہی اور نہ کوئی عرض کرنے کی بات ہی -

نواب - بی مغلانی - اُنسے کہدو کہ یہان آئین - ہمارے دوست ہمکو طعنے دیتے ہین -

مغلانی - خداوند - وہ حاضر ہین - مگر معشوقون کو کوئی اسطرح بلاتا ہی -

نواب - اِسطرح کیا معنے -

مغلانی - سرکار معشوق کو تو کوئی حکم دیکے نہین بلاتا ہی -

بیرسٹر - نہین - بی مغلانی صاحب - حکم کیسا - نوابصاحب تو فقط یہ کہتے ہین کہ ذرا یہان تشریف لائین -

لندنی - نواب - یار - کئی دفعہ چھما چھم کی آواز ہو کر رہگئی -

نواب - آواز ہو کے رہ نہین گئی وہ صورت آپ کے سامنے حاضر ہوگی -

آغا - نازو جان چلی آؤ -

آغا صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ بی نازو جان چھم چھم کرتی ہوئی اِس کمرے مین آگئین -

نواب - آئیے - یون بیٹھو -

بیرسٹر - اچھی طرح بیٹھو -

نازو - مین خوب بیٹھی ہون -

لندنی - خدا کی قسم نوابصاحب - کیا معشوق ہی حسین مہ جبین - طرار اور طرحدار - اور پھر جوان اور خوبصورت -

نازو - نواب - ہمین کیون بلایا -

لندنی - حضور کو ہمنے بلایا -

نازو - اوئی - اے یہ ہشو کون ہی نواب -

لندنی - ہم ہشو ہین -

نازو - ہشو نہین تو اور کون ہو -

لندنی - نازو جان ہم نے برسون کے اشتیاق کے بعد آپ کو آج دیکھا -

مہراج - اجی حضرت - ذرا سنبھل کے باتین کیجیے گا - جی -

سنبھل کے رکھیو قدم راہ عشق مین مجنون
کہ اس دیار مین سودا برہنہ پا بھی ہی

آغا - منشی مہراج بلی صاحب -

مہراج - نازو جان یہان کیون آئین -

آغا - کیا کوئی ہرج ہی -

مہراج - بیشک ہرج ہی - کہ گفتہ اند -

زنان باردار ای مرد ہوشیار | اگر وقت ولادت مار زایند
از ان بہتر نزدیک خردمند | کہ فرزندان ناہموار زایند

بیرسٹر۔ بی نازو جان صاحب مزاج شریف۔
نازو۔ شکر ہی حضور کا مجاز۔
لندنی۔ نواب صاحب۔ کیا صورت زیبا ہی کہ تعریف کرنا محال ہی واللہ۔
بیرسٹر۔ نواب صاحب کی پسند پر ہمارا بھی صاد ہی۔
عمن۔ حضور نے تو لندھن مین ایک سے ایک نادر صورت دیکھی ہوگی مگر بی نازو جان بھی کچھ کم نہین ہین۔
بیرسٹر۔ انکا حسن بعینہ اطالیہ کی عورتون کا سا ہی۔
لندنی۔ مین کہنے ہی کو تھا۔
بیرسٹر۔ بی نازو جان صاحب۔ ہم آپ کی ملاقات سے بہت ہی خوش اور محظوظ ہوئے۔ نواب صاحب خدا کی قسم جو باتین حسین عورتون مین ہونی چاہیین وہ سب انمین موجود ہین۔
لندنی۔ (نواب سے) یہ اس فن کے نقاد ہین۔
اختر۔ کیون نہین۔
بیرسٹر۔ اب یہ فرمائیے کہ بی نازو جان صاحب ہین کون۔
مسخرہ۔ حضور کا نام بھی اُسی فہرست مین شامل کر لیجیے۔
بیرسٹر سے ایسی بے تکلفی ان لوگون سے نہین ہوئی تھی کہ اپر پھبتیان کہتے اور آوازے کستے۔ مگر مسخر الدولہ بہادر کو اس سے کیا بحث تھی۔ نواب چھمن صاحب نے ہنسکر کہا۔ بھئی عجب بدتمیز آدمی ہی یہ۔ مرد خدا جن لوگون سے تم سے دل لگی ہوتی ہی اُنسے دل لگی کرو۔ جو طرفہ منہہ آنا کون عقلمندی ہی۔ اور جو کوئی بُرا مانے۔

آغا۔ نہین جی بُرا کیا مانینگے۔
بیرسٹر۔ لاحول ولاقوۃ۔ کیا ہم صحبت مین نہین بیٹھے ہین ہنسی مذاق مین کوئی بُرا مانتا ہی۔ ایسا ہی بُرا ماننا ہو تو انسان صحبت مین نہ بیٹھے۔ میرا مطلب یہ تھا کہ انکا مکان کہان ہی۔ یہان کس تقریب سے تشریف لائین۔ قدم کیا ہی۔ کس خوش نصیب کے پہلو کو گرم کرتی ہین رہتی کہان ہین۔
مسخرہ۔ کتنی باتون کو حضور نے مختصر کر دیا۔
لندنی۔ کھل کے بیٹھو بی نازو۔
بیرسٹر۔ مس نازو۔ بھلا شغل بھی کرتی ہو۔
نواب۔ حاضر کرون۔ جو شئ فرمائیے۔
بیرسٹر۔ وائنمز مین سے کوئی شئ منگوائیے۔ اسپرٹ کا تو یہ وقت نہین ہی۔
نواب۔ حضرت بندہ یہ گٹ پٹ نہین پڑھا ہی اُردو مین گفتگو کیجیے۔
نازو۔ اے ہان پشتو مین بھیک نہ مانگو۔
لندنی۔ خوب کہی۔ حاضر جواب اور طرار بھی ہین۔
نواب۔ صاحب یہ ہمارے منشی مہراج بلی کی مطبوعہ اور مخدومہ مکرمہ ہین۔ اور اُنھین کے پہلو کو گرم کرتی ہین۔
بیرسٹر۔ یہ کہیے۔ بڑے خوش نصیب آدمی ہو بھئی۔ واقعی معشوق بنانے کے قابل ہی۔
مہراج۔ بڑے ریاض سے ایسے معشوق ملتے ہین۔

غیر ممکن ہی مرے خون کا ثابت ہونا
میرے قاتل کیطرف سارا زمانہ ہوگا

آنکھ بیچ کھیے گا کیسی بانی ہی۔

واہ ری یاد نرگس مخمور | ذوق رہتا ہی دور ساغر سے

اور ہاتھون کی مہندی کیسی بھلی معلوم ہوتی ہی۔

مہندی ہاتھوںمین وہ لگاتے ہین | خون برسیگا دیدۂ تر سے

میری جان جاتی ہی اِسپر۔ مگر یہ ہمسے ناراض ہا کرتی ہین ہم ہاتھ جوڑے کھڑے رہتے ہین اور یہ۔

مسخرہ۔جوتا لیکے سیدھی ہوجاتی ہین۔

مہراج۔ مذاق دربیش ناآشنایان ولایت رفتہ ہرگز جائز ندارم۔ ایاز قدر خود بشناس۔

آزردہ کی کنند دل محمود را ایاز
نیکو کنند مطالعہ گراین کتاب را

لندنی۔این! کیا۔اِس شعر کا یہان موقع تھا منشی صاحب محمود اور ایاز۔

اختر۔اِس سے اِنکو کوئی سروکار نہین۔

لندنی۔ہان۔شعر لانے سے مطلب ہی تو پھر ہر مقام پر یہ پڑھ دیا کیجیے۔

خالق باری سرجن ہار

بیرسٹر۔یہ گلے سے بھی کچھ کرتی ہین۔

نواب۔خوش گلو ضرور ہین مگر ناچتی ہمیشہ ہین۔

بیرسٹر۔تو حضرت ہمکو اِنکا ناچ دکھلائیے۔

آغا۔ضرور۔مگر یہ تو منشی مہراج بلی صاحب کے حکم کے بغیر نہ ناچینگی۔اُنسے کہیے۔

مسخرہ۔اور وہ بے خوشامد کے مانینگی نہین۔

بیرسٹر۔جناب منشی مہراج بلی صاحب کیا ارشاد ہی۔

لندنی۔ارشاد کیا۔دوستونسے انکار کرسکتے ہین۔

چھٹن۔یہ نہ کہیے یہ بڑے پاجی ہین۔

مسخرہ۔جی نہین۔بڑے تو انکے والد تھے۔یہ تو منجھلے پاجی ہین۔چھوٹے اِنکے بھائی ہین۔

بیرسٹر۔جناب منشی مہراج بلی صاحب پھر کچھ ارشاد فرمائیے

مہراج۔اجی جناب یہ لوگ تو واہی ہین۔بندہ واہی نہین ہی بی نازو جان صاحب کچھ بازارو عورت تو ہین نہین۔گھر گرہست ہین۔منکوحہ ہین۔گانا بجانا کیا جانین۔شریفون کی عورتین ڈومنیان تو ہوتی نہین ہین۔

بیرسٹر۔مگر سنیے تو۔یہ تو آپ نے فرمایا کہ منکوحہ ہین اور یہ بھی خبر ہی کہ آپ کے اِس جرم کی سزا کیا ہی۔

مہراج۔واہ۔کہ می برسد۔

لندنی۔تو معلوم ہوگیا کہ آپ بڑے بیمروت آدمی ہین اک ذراسی بات کہی اور آپ نے ٹال دی۔لاحول ولاقوۃ۔

مہراج۔سن تو لیجیے۔

لندنی۔اجی جاؤ بس۔دیکھ لیا۔

مہراج۔خدا کی قسم کھا کے کہتا ہون۔جو اِنکو ناچنا گانا بجانا بتانا کچھ کبھی آتا ہو۔مگر تم مانوگے تو ہو نہین۔ان شیطانون سے خدا محفوظ رکھے۔ع۔

لعنت بکار شیطان لعنت بکار شیطان

لندنی۔خیر ہم سمجھ گئے۔

بیرسٹر۔اور کہکے بات گنوائی۔

مہراج۔خدا کی قسم اور اپنے ایمان کی قسم واللہ جو یہ ناچنا جانتی ہون۔ناچنا کیونکر سیکھتین۔کسی کی بہو بیٹی بھلا ناچتی گاتی ہی۔

بیرسٹر۔اجی حضرت مجھسے بہت نہ اڑیے۔

لندنی۔آپ نے ہم لوگونکو کوئی لونڈا مقرر کیا ہی۔

مہراج۔مین اب اِنکو کیونکر سمجھاؤن

عجب در دنیست جانم را اگر گویم زبان سوزد
و گر دم درکشم ترسم کہ مغز استخوان سوزد

چہ کنم بابا - حیران گردیدم از دست این شیطانان -

نواب سنیے حضرت - ایک بات ہم بتائین تو ثبوت -

نواب صاحب پوری بات نہین کرنے پائے تھے کہ مہری جو چمکتی ہوئی اندر سے آئی تھی عرض کیا حضور ایک مس آئی ہین - حضور کو بلا رہی ہین - مس کے نام پر سب کے کان کھڑے ہوے - کون ؟ مس آئی ہین ! مس کون ؟ - مہری بولی - سرکار اٹکل سے جانتی ہون کہ پادریون کے یہان کی ہونگی - یہ کیا سامنے کھڑی ہین - پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو واقعی مس کھڑی جھیل کیطرف دیکھ رہی ہی -

نواب - (اٹھکر) بیرسٹر صاحب چلو بھئی ذرا - انگریزی مین گفتگو کرو -

بیرسٹر - چلیے - نیکی اور پوچھ پوچھ -

آغا - ارے یار مجھے چلنے دو - معلوم تو جوان ہوتی ہی -

مہری - جوان ! بُھبا کہیے -

بُھبا کا لفظ کہکر مہری اٹھلا کے چلی گئی اور مس کے پاس جاکے کھڑی ہوئی - نواب اپنے دوست بیرسٹر صاحب کو لیکر مس سے باتین کرنے گئے - آغا نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا (ہاے ہمارے نصیب - بخت خفتہ کب جاگیگا - تنی ہوئی چھو کری ہی - گو ادھر پشت ہی مگر گردن کا گورا پن کہین چھپ سکتا ہی)

اتنے مین نواب صاحب اور بیرسٹر اُس مس کے پاس پہونچے تو بیرسٹر نے آگے بڑھکر گڈ مارننگ کہکے ہاتھ بڑھایا - وہ پلٹی تو نواب صاحب دنگ - دھک سے رہگئے اور ایک دفعہ قہقہہ لگایا - بیرسٹر صاحب کی سمجھ مین نہ آیا کہ اِس قہقہہ کے کیا معنی ہین اور ادھر مس نے بڑھکر ایک لوچ کے ساتھ اِنسے ہاتھ ملایا -

نواب - دل مس بابا - آپ کا مزاج تو اچھا ہی

مس - (مسکرا کر) آو - بہت اچھا ہی -

بیرسٹر - (انگریزی مین) مین آپ کا اسم مبارک دریافت کرتا ہون -

نواب - آپ اسوقت کہان آئین -

مس - دل - ہم بیگم صاحب سے ملنے آیا -

نواب - پھر کمرے مین آئیے چلیے -

نواب بیرسٹر اور مس جو کمرے مین پہونچے تو سب کے سب کرسیون سے کھڑے ہوگئے - پہلے تو منٹ ڈیڑھ منٹ تک کسی نے پہچانا ہی نہین اور دو ایک آدمی شاید پہچان بھی لیتے مگر کسی نے غور کرکے نہین دیکھا مگر جب مس کرسی پر بیٹھین تو آغا صاحب اُچھل پڑے -

آغا - واللہ ہئے اب تک نہین پہچانا تھا -

مہراج - پہچاننا کیا معنی -

چھٹن - صورت تو قمرن جان سے ملتی ہی -

آغا - ملتی ہی اور یہ ہین کون -

ممن - کیا - قمرن جان - مگر - ارے - بھئی واللہ مجھے خود دھوکا ہوا -

اختر - مجھے اب تک دھوکا تھا - بھئی یہ پوشاک کیا زیب دیتی ہی - سبحان اللہ سبحان اللہ -

ممن - واقعی جامہ زیب معشوق ہی -

لندنی - یہ معما ہماری سمجھ مین نہین آیا -

نازو جان نے ہنسکر کہا) پہلے ہم بھی نہین سمجھے تھے - مگر جب یہ قریب آئین تو چال سے سمجھ گئی کہ قمرن ہین - منشی مہراج بلی نے بیرسٹر اور لندنی کو اِس معمے کا حال بتایا تو وہ بہت ہنسے قمرن جامہ زیب تو تھی ہی - جو پوشاک زیب تن کرتی اُسی مین بھلی معلوم ہوتی - مگر اِس بیبیانے لباس اور سائے اور گون مین اور بھی حسین معلوم ہوتی تھی - اگرچہ نازو بھی ہزارون مین ایک تھی - نک سِک سے درست - آہو چشم - پری تمثال - مگر قمرن کے مقابل مین اِسکا حسن ایسا نظر آتا تھا جیسے تارون کی روشنی کے مقابل مین چاند پھیکے - بیرسٹر ہزار جان سے عاشق ہو گئے اور لندنی نے بھی بڑی تعریف کی -

نازو - یہ بی منگلانی نے صلاح دی ہوگی -

نواب - کیا تمکو بھی نہین معلوم تھا -

نازو - نہین اللہ جانتا - ہمکو ذری بھی اطلاع نہ تھی ہمنے تو پہلے پہچانا ہی نہین - مگر جب یہ قریب آئین تو چال سے پہچان لیا اور پھر تو سامنے ہی آکے کھڑی ہو گئین -

قمرن - ین آتے ہی تو تھی کہ بس درزی یہ سب پوشاک لیکے آگیا بس بی منگلانی نے کہا یہی پہن کے جاؤ - درزی سے اِنھون نے اِس پوشاک کے پہننے کی ترکیب دریافت کرلی اور ہمکو پہنا کے یہان بھیجا - تم سب کو دھوکا ہو گیا -

نواب - مگر کیا کھلتی ہی پوشاک -

بیرسٹر - صورت بھی تو خدا نے وہ دی ہی کہ خدا بھی اپنے اِس بندے پر فریفتہ ہو جائے - ملحد بھی خدا کی اِس صناعی کو دیکھکر الحاد سے باز آئے -

بصورتت تو بتے کمتر آفرید خدا	

لندنی - میٹھی نظر دیکھے تو مار ڈالے اور ترچھی چتون دیکھے تو قتل کرے -

قمرن - ہماری آنکھ کے رس مین تلوار کی کاٹ بھی ہی -

نواب - (دنگ ہو گئے کہ قمرن اور یہ گفتگو) کہا کیا خوب - آنکھ کے رس مین دم شمشیر بھی ہی -

لندنی - واہ رے لکھنؤ -

بیرسٹر - بس دو باتین لکھنؤ پر ختم ہین - ایک کا لطف صرف پڑھے لکھے آدمیون کو حاصل ہوتا ہی اور دوسری بات کا لطف ہر فرد بشر کو - ایک زبان دوسرے تراش خراش - بس خاتمہ ہی واللہ -

لندنی - ہاے لکھنؤ یاد آگیا - اب تو مشاعرے کا ہیکو ہوتے ہونگے -

اختر - لاحول ولا قوۃ - وہ جو صحبتین ہم لوگون نے دیکھی ہین وہ اب کہان -

نواب - اب انقلاب ہی قبلہ -

لندنی - وہ مشاعرے کیونکر ہون نہ وہ شاعر نہ وہ قدردان نہ چرچا - اب افسوس ہی کہ بس خالی خولی شاعری اور تک بندی ہی -

اختر - اِسکے کیا معنی - کیا نیچر یہ شاعری پسند ہی -

بیرسٹر - وہی شاعری ہی -

لندنی - اِسمین کیا شک ہی -

مہراج - ولایت ہو آئے ہین نہ - نیچریہ شاعری بھی کوئی شاعری ہی - کیون صاحب نیچر تو بروزن سنیچر ہی نا -

بیرسٹر - جی ہان -

لندنی - ہمکو تو بیچر معلوم ہوتا ہی -

مہراج - اچھا ہی۔
قمرن - اوئی اب تو جھگڑ ہونے لگی - جگت لڑنے لگے -
بیرسٹر - بہت ہنسکر - کیا آدمی ہو واللہ -
مسخرہ - اب بس وہ بگڑ جائینگے - آپ اِنکو آدمی بناتے ہین -
نواب - آدمی آپ خود ہونگے - کوئی اور کہتا تو دھوتی کے باہر ہو جاتے -
بیرسٹر - قصور ہوا قبلہ - نادانستگی مین لفظ نکل گیا - نشی مہراج بلی صاحب آدمی نہین جانور سہی -
مسخرہ - جبھی تو خاکسار نے نہتی کا لفظ باندھا تھا اِنکے لیے -
اختر - الشعرا تلامیذ الرحمن آیا ہی - آپ بھی لسان الغیب ہوے -
نواب - آدمی کیا معنی - یہ آدمی ہین آدمی اِنکے دشمن -

آدمیت اور شی ہی علم ہی کچھ اور چیز
کتنا توتے کو پڑھایا پر وہ حیوان ہی رہا

قمرن - آپ ہی بیرسٹری کا امتحان دیکر ولایت سے آئے ہین (بیرسٹر سے)
بیرسٹر - جی سرکار آپ کی زیارت کا بہت مشتاق تھا -
قمرن - ہم کس قابل ہین - یہ سب آپکی مہربانی ہی مگر ولایت رہکے آپ بھی بالکل صاحب بہادر ہو کے آئے ہین -
نازو - مگر انپر یہ پوشاک کھلتی بھی بہت ہی -
قمرن - ہان ماشاء اللہ سے جامہ زیب آدمی ہین پوشاک کیون نہ کھلے -
لندنی - کتنا اچھا مزاج ہی اور کیسی شستہ تقریر کہ واہ - اور سلیقہ شعور تمیز -
قمرن - ہوئی یہ آپ نے اپنے نزدیک بڑی تعریف کی - اور کیا کوئی گنوارن سمجھے تھے -
لندنی - لکھنؤ مین گنوارن بھی رہکے تمیز دار ہو جاتی ہی -

وکیل کی صلاح

کدرا اور للتوا اور منی جان بہت ہی خوش خوش نوابصاحب کے ہان سے چلے - اور سب روپیہ کھنکانے آئے تھے - منی کی تو گویا جاگیر ہی ہو گئی تھی - تیس روپیہ ماہواری مقرر ہو گیا اور نصف مہینے کی تنخواہ پیشگی ملگئی - اور ایسے امیر کبیر سے ملاقات ہوئی جو حاتم اور فیاض تھا اور دل کا صاف اور سیر چشم - اگر منی کو اِس شخص کی اصلی حالات اور خیالات اور چال چلن سے واقفیت ہوتی تو پندرہ روپیے کو غنیمت سمجھکر آیندہ اِن سے امید بہبود نہ رکھتی - کدرا اِسوجہ سے شاد و خوش و خرم تھا کہ اِنکے ذریعے سے قمرن مل جائیگی اور اِسکی خوشی حق بجانب بھی تھی کیونکہ نوابصاحب کو اِس معاملے مین خود فکر تھی اور وہ چاہتے تھے کہ محمد عسکری اور نواب نادر جہان بیگم دونون اِسی مقدمے مین ماخوذ اور ذلیل ہون - اور نوابصاحب سے اِن کو چندان کد نہ تھی مگر نادر جہان بیگم کے ذلیل اور رسوا کرنے پر اُدھار کھائے بیٹھے تھے - کدرا کے ساتھ سلوک کرنے کا اِنکو ذرا بھی خیال نہ تھا - اور نہ کدرا سے اِن سے کبھی کی جان پہچان تھی - مگر مطلب سعدی دیگر است کا معاملہ تھا - خواہش تو اُنکی یہ تھی کہ چاہے قمرن کدرا کو ملے چاہے نہ ملے - کدرا چاہے جہنم واصل ہو مگر نادر جہان بیگم ایسا نیچا دیکھین کہ عمر بھر یاد کرین اور روتے نہ بنے - اِسی سبب سے اِنھون نے کدرا کو پانچ روپیے بھی بخشدیے اور للتوا سے بھی یارانہ پیدا کیا اور اُنھین کے ذریعے سے ایک عورت بھی بلوائی تاکہ بے تکلف ہو جائین اور کسی طرح کی

جھجک نہ باقی رہے - اور اِس عورت کو پیشگی روپیہ بھی دیدیا
دوسرے روز حسب الحکم نواب صاحب بہادر صبح کو کدرا اور
للتوا آکے ڈٹ گئے - نواب صاحب آرام مین تھے ایک
سپاہی نے کہا ابھی سرکار آرام مین ہین کوئی دوڈھائی
گھنٹے مین آؤ - انھون نے کہا بھائی ہمکو حکم دیا تھا کہ بہت
تڑکے آنا - اِسی بموجب ہم لوگ آئے - اتنے مین خدمتگار نے
اشارے سے اِن دونون کو بلایا - اور سپاہی نے بھی نہین
روکا - گو یہ نواب صاحب تو ساڑھے نو بجے سوکے اُٹھتے تھے
مگر اس روز خدمتگار پر تاکید کردی تھی کہ ہمکو گجر دم جگانا اور
وہ دونون لونڈے جب آئین تو اُنکو جانے ندینا - ٹھہرالینا -
خدمتگار - سرکار وہ دونون حاضر ہین -
نواب - بہتر بٹھاؤ اور کہدو چھوٹی فٹن جلد تیار ہو -
گرٹی گھوڑی جوتے -
مُنھ ہاتھ دھوکر نواب صاحب نے کپڑے پہنے اور باہر آئے
اِن دونون نے جُھک جُھک کے سلام کیا - نوابصاحب نے
پوچھا - کہو منّی ہم سے ناراض تو نہین گئین -
للتوا - واہ ہجور -
کدرا - ہجور بڑی کھش تھی کہ پیشگی پندرہ ٹیلے ایسے امیر کبیر تون
سے ملتے ہین -
للتوا - سام کو مین حاجر کرونگا -
نواب - ضرور - اِسمین فرق نہ پڑے - چلو اب تم کو ایک
وکیل کے پاس لے چلین -
نواب صاحب گاڑی پر سوار ہوے - کوچبان کے پاس
للتوا بیٹھا اور کدرا پیچھے بیٹھا -
نواب - للتوا تم سب حال سرے سے بیان کرنا کدرا ذرا
سیدھا آدمی ہے - تم ہوشیار ہو -
للتوا - اجی ہجور سب حال بلکن اسکی اور اُسکی پیدایس
کا حال تک کہدون -
نواب - بس بس - یہی چاہتے ہین ہم -
وکیل کے مکان پر پہونچے - آدمی سے پوچھا وکیل صاحب
ہین) اُسنے کہا جی ہان ہین - کھٹ کھٹ کرتے کوٹھے پر
چڑھ گئے یہ وکیل مولوی عظمت اللہ صاحب ایک دبلے پتلے
نوجوان اور حسین آدمی تھے - انگریزی شُد بُد ہی جانتے ہین
اُردو اور تھوڑی سی فارسی اِسکول مین پڑھی تھی - قانونی
لیاقت معمولی تھی مگر چالاک آدمی - گھس پیٹھ تین چارسو روپیہ
ماہواری پیدا کرلیتے تھے - اسوقت پتلون اور قمیص پہنے
کرسی پر بیٹھے جرٹ پی رہے تھے - نواب صاحب کو دیکھکر
سروقد تعظیم کی - ہاتھ ملایا - مزاج پرسی کی - کرسی پر بٹھایا -
وکیل - آج خلاف معمول تڑکے تڑکے کہان بھول پڑے ہمنے
تو سنا ہے آپ بارہ بجے سوکے اُٹھتے ہین -
نواب - بارہ تو نہین مگر نو بجے کے بعد تو ضرور اُٹھتے ہین -
وکیل - مزاج تو اچھا رہتا ہے حضور کا -
نواب - شکر ہے جو دم ہے غنیمت ہے - ہر نفسے کہ فرو میرود ممد
حیات ست و مفرح ذات -
وکیل - (مسکراکر) کہیے کیا شغل رہتا ہے -
نواب - شغل - نو بجے اُٹھتے ہین - حمام کرتے ہین گیارہ کے
عمل مین کھانا کھاتے ہین - بارہ کے قریب آرام کرتے ہین -
چار پانچ سے احباب کی صحبت -
وکیل - اور ارباب نشاط کی صحبت کا کون وقت ہے -
نواب - یار ساؤن کو گالی دیتے ہو - خیر بھئی یہ سب باتین

تو ہوا ہی کرینگی - اب یہ بتاؤ کچھ مدد دیتے ہو - ایک سونے کی چڑیا جال مین پھنسی ہی -

وکیل - پھنس گئی یا پھنسنے والی ہی - یا پھنسکے پھڑک رہی ہی کوئی مالدار اسامی -

نواب - ہان مالدار ہی - کیسی کچھ مالدار -

وکیل - بے ہمارے مشورے کے نہ پھانسنا - کیا کوئی گھر گرہست نکل آئی ہی - بیاہتا ہی - بیوہ ہی - کل حال بتائیے -

نواب - محمد عسکری کو آپ جانتے ہونگے - جنکی کوٹھی کے پھاٹک پر شیر بنے ہوے ہین -

وکیل - ہان ہان - لو - اتنے بڑے رئیس ہمارے شہر کے انکو ہم جانتے ہی ہین - آج کل تو شاید پہاڑ پر ہین -

نواب - جی ہان - وہ ایک منکوحہ عورت کو بھگا لیگئے ہین اُسکا میان ہمارے پاس آیا - اور بذریعہ عدالت چارہ جوئی کرنا چاہتا ہی -

وکیل - تو آپکو اِسمین کیا کد ہی -

نواب - ہی کد - مین چاہتا ہون کہ وہ دھرے جائین - اور صرف وہی نہین بیگم صاحب بھی دھرلیجائین تو مین خوش ہون -

وکیل - تو اُسکے میان کے پاس روپیہ ہی ؟ اتنے بڑے رئیس سے مقابلہ کرنا دل لگی نہین ہی -

نواب - اُسکے پاس روپیہ نہین تو ہمارے پاس تو ہی -

وکیل - ہان تو البتہ برابر کی چوٹ لڑیگی -

نواب - شرابخواری اور عیاشی مین تو برق تھے ہی اب لوگون کی بہو بیٹیان بھی نکالنے لگے - دیکھو تو سہی خدا نے چاہا تو کیے کا ثمرہ پائینگے - کلجگ نہین یہ کرجگ ہی اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے - کہ کر دکہ نیافت -

اِنکی بیگم کو جو ہمنے صلاح معقول اور مشورہ نیک دیا تو وہ بھی ہم سے بگڑنے لگین - دو چار شہدون نے اِنکو اُتو بنا رکھا ہی نواب تو اور طرف مشغول ہین - اِنکو تمرن پر لٹو اور مزاج کا آوارہ دوار ستہ پاکر یہ بھی رنگ رلیان منانے لگین -

وکیل - شریف زادیون کو عدالت کے پھندے مین پھانسنا اور مقدمے کی کشمکش مین لاکر ذلیل کرنا شرافت کے خلاف ہی -

نواب - آپکو شرافت اور کمینے پن سے کیا مطلب - آپ مقدمہ لیتے ہین یا پادری بنا کرتے ہین -

وکیل - اچھا تو مجھسے آپ چاہتے کیا ہین -

نواب - بھئی ایک سال سے کچھ زیادہ ہوا کہ نواب محمد عسکری ایک منہار کی چھوکری پر عاشق ہوے تھے - کچھ دن تک تو چوری چوری کسی نہ کسی بہانے سے اُسکو کبھی کبھی بُلاتے تھے مگر رفتہ رفتہ جب عشق کے پینگ بڑھے تو دور کی سوجھی - اور اُسکو گھر ڈال لیا - چند روز کے بعد نینی تال بھگالے گئے - اب وہان گلچھرے اُڑاتے ہین اور اُسکا میان یہان تڑپتا ہی - ایسی پاجی پنے کی حرکت کی -

وکیل - ایک بات کہون نواب صاحب - بُرا تو نہ مانیے گا - آپ کوئی خدائی فوجدار ہین - منہار کی چھوکری کو لے گئے خوب کیا - یہ نیچ قوم عورتین جسقدر ہم شریفون کے تصرف مین آئین مباح ہی - اُس چھوکری کو مین نے دیکھا ہی - لکھنؤ مین تو اُس شکل صورت کی عورت ہمنے نہین دیکھی -

نواب - بھئی خدائی فوجدار نہین - ہمارا اِسمین مطلب ہی اُستاد -

وکیل - اچھا آپ یہ جانتے ہین کہ جب نواب محمد عسکری

اِس منکوحہ عورت کو لے بھاگے تو وہ کسکی حفاظت مین تھی
لگدے بازی نہ کیجیے گا۔ تحقیقات کر کے فرمایئے۔

نواب۔ مجھے کچا چٹھا معلوم ہے۔ اُسوقت وہ اپنے خاوند کے گھر تھی۔

وکیل۔ اپنے خاوند کے حفاظت مین تھی۔ سِن کیا ہوگا۔

نواب۔ بس یہی کوئی سترہ اٹھارہ برس کا۔

وکیل۔ بس اور کیا۔ ایسی خوبصورت عورت ہمنے توآجتک نہین دیکھی۔ دونون بہنین حسین ہین۔

نواب۔ خاوند کے مکان سے وہ عسکری کے ہان چلی گئی اور اب پہاڑ پر اُنکے ساتھ ہے اور اٹھارہ برس سے زیادہ سِن نہین ہے۔

وکیل۔ (ذرا تامل کر کے) تو یہ جرم لے بھاگنے کا نہین ہے آیا ذہن اقدس مین۔ یہ لے اُڑنے یا پھسلا لیجانیکا جرم ہے۔

نواب۔ کیا۔ لے بھاگنے کا نہین ہے۔ پھُسلا لیجانے کا ہے اِسمین اُسمین فرق کیا ہے قبلہ۔ ارے بھئی ہم تمھارے ہان کی لونڈی کو لے بھاگے تو کیا اور پھُسلا لے گئے تو کیا۔ ایک ہی بات ہے۔ جیسے یون ناک پکڑی ویسے وون۔

وکیل۔ فرق فقط جلی پیسنے کی میعاد کا ہے۔ لے بھاگنے اور پھُسلا لیجانے اور لے اُڑنے مین قانوناً بہت فرق ہے۔

نواب۔ قانون بندہ نمیداند۔ قانون کے تو نام سے ہمیشہ نفرت رہی۔ یہ آپ جانیے۔ ہمتو کسی کے لے بھاگنے اور بھگا لیجانے کو ایک سمجھتے ہین۔

وکیل۔ اچھا نواب صاحب اُس عورت کو مجبور کر کے یا کسی طرح دغا بازی کر کے یا دغا بازی کی تحریک سے بھگا لے گئے ہین یا وہ خوش خوش گئی۔

نواب۔ جی خوش وخرم گئی۔ اِسکی قسمت کھُل گئی۔ وہ تو دعا مانگتی ہوگی کہ کدرا پر آسمان پھٹ پڑے یا بجلی گر پڑے۔

وکیل۔ بھلا وہ چھوکری عدالت کے روبرو اپنے میان کی سی کچھ کہیگی۔

نواب۔ ارے نہین بھائی۔ میان بھڑدے کو پاسئے تو زندہ چبا جائے۔ وہ تو شاید نکاح ہی سے انکار کر جائے۔

وکیل۔ اگر نکاح ثابت نہوا تو یہ جرم پھسلا لیجانے کا اور لے اُڑنے کا بھی نہین چل سکتا۔

نواب۔ پھر۔ دو جرم تو بیکار ہو گئے۔ لے بھاگنے اور اُڑا لیجانے کے جرمون مین ایک بھی اسپر عائد نہین ہو سکتا۔ اور ہم یہ چاہتے ہین کہ نواب اور قمرن اور اسکی بہن او مہراج بلی اور نادر جہان بیگم سب پھنسین۔ اور بیگم صاحب ضرور چیز عثو ہون۔ اگر کسی انگریز بیرسٹر کی ضرورت ہو تو بسم اللہ۔ محنتانہ دیا جائیگا۔ مگر نواب نیچا دیکھے تو دوا روپیہ کی کیا حقیقت ہے۔

وکیل۔ اِس عورت کے سوا نواب کے ساتھ اور کون کون گیا ہے۔

نواب۔ بہت سے آدمی گئے ہین۔ نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر۔ منشی مہراج بلی۔ ممن۔ اختر۔ محمد جمال الدین عرف جملو۔ نازو۔ قمرن۔ خدمتگار۔ سپاہی۔ بروٹنے۔ محلدار۔ مغلانی جہری۔ یہ وہ۔ بہت لوگ ساتھ ہین۔

وکیل۔ اِس منہارن کا کیا نام ہے۔

نواب۔ عرض کیا نہ۔ قمرن۔

وکیل۔ ہان قمرن۔ بی قمرن۔ نازو کی بہن قمرن جان اچھا نام ہے۔ جتنے آدمی نواب صاحب کے ساتھ گئے ہین

اِن سب کو مدعی علیہ کر دینا مناسب ہوگا۔ تاکہ نوابصاحب کوئی گواہ نہ دے سکین مگر حضرت ہم پھر یہی کہینگے کہ بیگم بیچاری نے کیا گناہ کیا ہی۔ اِسکو خواہ مخواہ آپ کیون ذلیل کرینگے۔ اول تو یہ ممکن ہی نہین کہ کوئی شریف زادی ایسے معاملے مین اپنے میان کی اعانت کرے۔ امیر شریف درکنار ایک غریب عورت بھی تو سوت کے نام سے جلتی ہی بھلا بیگم صاحب اور محمد عسکری کو مدد دیتین کہ قمرن گھر پڑ جاے۔

نواب۔ بھائی اب تم اِس بارے مین کچھ نکہو باقی مدعی علیہ بنانے کو۔ یہ تمکو اختیار ہی۔ سب کو مدعی علیہ بناؤ۔ مگر بیگم ضرور پھنسے۔

وکیل۔ اچھا مگر۔

نواب۔ اگر مگر کی سند نہین ہی بھائی صاحب۔ ایکہزار روپیہ آپ کو علٰحدہ بیگم کے پھانسے کا دونگا۔

وکیل۔ (ہنسکر) تو بیگم صاحب کے ایسے خلاف ہوگئے اچھا بہتر۔ ہمکو کیا۔ مگر چونکہ شریف کے ساتھ ہمدردی کرنا مقتضاے شرافت ہی لہذا دو تین بار آپ کو فہمایش کردی۔

سمجھانے سے تھا ہمین سروکار ۔۔۔ اب مان نہ مان تو ہی مختار

اب یہ فرمایئے کہ کل محنتانہ کیا دیجیے گا۔ ابھی تو ہم نواب محمد عسکری کے نام ایک نوٹس حسب ضابطہ بھیجینگے اگر نوابصاحب اور اُنکی بیگم دھمکی مین آگئے اور آپکا مطلب حسب دلخواہ نکلا تو بہتر۔ ورنہ خدا نے چاہا تو سب جیلخانے مین ہونگے۔

نواب۔ تمھارے مُنہ مین گھی شکر۔ خدا کرے ایسا ہی ہو سر دست آپ کو دو ہزار نذر کیے جاینگے۔ ایک ہزار پیشگی محنتانہ اور ایک ہزار بیگم کے لیے جو تدبیر مناسب ہو کیجیے۔

وکیل۔ بندہ بے عذر آدمی ہی۔ مگر مقدمے کی حیثیت سے یہ محنتانہ بہت کم ہی۔

نواب۔ اگر خاطر خواہ کارروائی ہوئی تو واللہ خوش کر دونگا بندہ کنگال نہین ہی آج سہ پہر کو ڈھائی ہزار روپیہ پہونچیگا حساب دوستان در دل۔

وکیل۔ جب چاہیے بھیجیے کچھ جلدی نہین ہی۔

نواب۔ تو اب کیا کرنا چاہیے۔

وکیل۔ ذرا اُس عورت کے خاوند کو بلوا لیجیے گا۔ اُس سے بھی کچھ حالات دریافت کرونگا۔

نواب۔ وہ تو ہمارے ساتھ آیا ہی۔ وہ اور اُسکا ایک دوست دونون باہر کھڑے ہین۔

وکیل۔ قمرن کے عشق نے آپ کو اِس مقدمے مین پیروی کرنے پر مجبور کر دیا۔ مگر کیا کھراما لی ہی کہ مین کیا کہون۔

نواب۔ ہمنے تو قمرن آجتک دیکھی ہی نہین۔ عشق کیسا۔ مگر بیگم سے البتہ خار کھایا ہوا ہون۔

وکیل۔ اچھا تو اِن دونون کو بلوا لیجے۔ ابھی سویرا ہی کوئی موکل بھی نہین آیا ہی۔ جو کچھ دریافت کرنا ہی دریافت کرین (خدمتگار سے) دیکھو نواب صاحب کے ساتھ دو آدمی آئے ہین۔ باہر گاڑی کے پاس کھڑے ہونگے۔ اُنکو بلوا لیجے۔

خدمتگار اِن دونون کو بُلا لایا۔ دونون نے وکیل کو جُھک جُھک کر سلام کیے۔ وکیل نے اِن دونون کو سر سے پانون تک بُرے غور کے ساتھ دیکھا۔ اتنے مین نوابصاحب کے سامنے خدمتگار نے پیچوان لگایا اور خاصدان رکھدیا۔ آپ نے گلوریان چکھین اور حقہ گڑگڑانے لگے۔

وکیل۔ (للتوا کی طرف اشارہ کرکے) یہ تو کوئی ہندو کا لونڈا معلوم ہوتا ہی۔

ل۔ ہان ہجور یہ کدرا ہمارے پڑوسی ہین۔ اور ہم تو للتوا تنبولی ہین۔

وکیل۔ (مسکرا کر) تم اِنکے پڑوسی ہو۔ اور وہ قمرن اُنکی جورو ہی یہ لونڈا تو نمکین ہی۔ کیون نوابصاحب۔ بچہ تمکو بھی قمرن کے جانے کا افسوس ہوگا جب پڑوس مین رہتے تھے تو آتے جاتے قمرن کو چھیڑتے ضرور ہوگے۔ سچ سچ بتا دینا بھئی قمرن کے بے چھیڑے رہتے ہو یہ ہم نہ مانینگے۔

للتوا۔ ہجور ہم اِسکو اپنے سگے بھائی سے بڑھکے سمجھتے ہین اور محلہ بھر جانتا ہی۔

وکیل۔ اپنا مطلب نہ چھوڑا اُستاد۔ بڑے بھائی بناکے دل لگی کا رشتہ قائم رکھا۔ تمھارا کیا نام ہی۔

کدرا۔ ہجور ہمارا نام کادر ہی۔

وکیل۔ قادر سے کادر ہوے اور کادر سے کدرا بنگئے تم سنی ہو یا شیعہ۔

کدرا۔ ہجور ہم سنت جات (جماعت) ہین۔

وکیل۔ اور تمھاری جورو قمرن؟

کدرا۔ اجی صاحب کمرن سسری تو ہمکو ہر طرح سے تباہ کرگئی روپے سے پیسے سے سب طور تباہی کرگئی۔ اب ہم کیا بتائین سرکار۔

وکیل۔ (ہنسکر) ارے قمرن شیعہ ہی کہ سنی اِس بحر طویل سے کیا واسطہ ہی کہ تباہ کرگئی اور قتل کرگئی۔

کدرا۔ ہجور ہمکو یہ نہین معلوم تھا کہ کمرن ایسی خراب ہی۔

وکیل۔ یا الٰہی۔ مرد خدا قمرن شیعہ ہی یا سنی ہی بس اِسکا جواب دو فقط۔

کدرا۔ ہجور ہم وہ دونون سنت جات ہین۔

وکیل۔ نکاح پڑھانے کون آیا تھا؟

کدرا۔ ہمارے محلے کے پاس ایک کاجی کموکھان رہتے ہین اُنھین نے پڑھایا تھا۔

وکیل۔ قاضی کموخان کیا کام کرتے ہین۔

کدرا۔ جی۔ یہی گنڈا تابیج (تعویذ) کرتے ہین اور اُنکا لڑکا پارچے والی گلی مین چکن کی ٹوپیان بیچتا ہی۔

وکیل۔ نکاح کے گواہ کون ہین۔

ک۔ دو گواہ تھے۔ ایک ناؤ کھیراتی۔ اور ایک بچجو (نجو) ماتمی

وکیل۔ مہر کیا ٹھہرا تھا۔

کدرا۔ ہجور کرورون لاکھون روپیے کا مہر تھا۔ اِسکی تو کوئی تعداد ہی نہین ہی۔

وکیل۔ لاکھون کرورون!

کدرا۔ ہجور پاؤ بھر کو دون مہر ٹھہرا تھا۔

نواب۔ بھئی یہ تو ہمنے بھی سنا ہی کہ ان چھوٹی قومون مین مہر یہی رواج ہی۔ مطلب اِسکا یہ کہ جسقدر گنتی مین پاؤ بھر کو دون ہو وہی تعداد مہر کی ہوگی۔

وکیل۔ بھلا تم یہ بتا سکتے ہو کہ مہر موجل تھا یا معجل۔

نواب۔ اجی یہ گنوار آدمی کیا جانے اور اِس فضول تقریر سے فائدہ کیا۔

وکیل۔ بجا ارشاد ہوا۔ فضول تقریر کی ایک ہی کہی ع۔

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

شیخ کیا جانین سابُن (صابون) کا بھاؤ۔ آپ چودھراین سے گفتگو کرنا جانیے۔ حیدر جان کے سوز کی تعریف کیجیے۔

ارباب نشاط سے قارورہ گرمائیے - قانون سے بھلا آپ کو کیا بحث ہی -

نواب - درست - قارورہ گرمائیے یہ آپ کے اعظم گڑہ کا محاورہ ہوگا - بارہ برس دلّی مین رہے مگر بھاڑہی جھونکا کیے بھئی سچ یون ہی کہ نکاح کے بارے مین جو کچھ آپ نے کہا ہی وہ تو سب درست ہی مگر یہ معجل اور خدا جانے کون الم غلّم فقرے جو تمنے کہے یہ تو بندۂ درگاہ کی سمجھ مین کبھی نہ آئے -

وکیل - یہ سب علم دریاؤ ہی (قادر کی طرف مخاطب ہوکر) کیون میان کدرا - اگر قاضی کموخان اور ان دونون گواہون سے پوچھا جائیگا تو سچا سچا حال بتا دینگے یا اُدھر کچھ لے دیکے انکار کر جائینگے -

للتوا - نہین ہجور - کاجی کموکھان تو بڑے ایمان کے آدمی ہین - لاکھ روپیہ ہو تو اُسپر بھی لات مارین - گریب ہین تو کیا ہوا - کھیراتی ناؤ بھی رئیس ہی اور بجھو ماتمی کے لڑکے نے کمسریٹ مین آلو کا ٹھیکہ لیا ہی - ایمان اپنا کوئی نہ کھوئیگا ہم ان سب کو پنچایت کرکے ٹھیک کرینگے -

وکیل - ہان اگر گواہ ہی گڑبڑا گئے تو پھر کیا ہو سکتا ہی - گواہ پکے ہونے چاہیین - آٹھون گانٹھ کمیت - صاف صاف کہدین کہ نکاح ہوا تھا اور جو لے دے کے اُدھر ملگئے تو گیا لذرا

للتوا - گواہی کو تو ہم ہجارون آدمی لاکے کھڑے کردینگے جو پوچھیے وہ بتا دین - جو سکھا پڑھا دیجیے بس وہی توتے کی سی بولی رٹ لینگے اور کہدینگے - اِس بات سے ہجور بے پھکر رہین -

وکیل - خیر وقت پر دیکھا جائیگا (نواب صاحب کی طرف مخاطب ہوکر) اب حضور تشریف لیجائین - بندہ نوٹس کا مسودہ تیار کرکے شام کو کچہری سے پلٹتا ہوا آپ سے ملیگا - مگر شاید آپ کے عیش مین مخل ہون آپ تو ہر وقت کنھیا بنے رہتے ہین -

نواب - واہی ہو - تمسے کوئی پردہ ہی خدا کی قسم مین تمھین اپنے بھائیون کے برابر سمجھتا ہون -

وکیل - اچھا تو پھر ایسے وقت بلوائیے کہ کوئی معشوق زرین کمر بھی ہو -

نواب - آپ کی بھی کیا باتین ہین واسد - میان جب جنا آؤ کوئی نہ کوئی معشوق وہان پر ضرور ہوگا - ع -

یہ فردین جتنی ہین اُنپر ہماری بھی نشانی ہی
اور ایک معشوق پر بند رہنے والے نہین -

مجنون نہین کہ ایک ہی لیلی کے ہو رہین
رہتا ہی اپنے پاس نیا اک نگار روز

یہان تو قبلہ معشوق ہی کو اپنا دین و ایمان سمجھتے ہین تمام عمر اِسی مین بسر ہوئی -

عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن
آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے

وکیل - جین لکھا ہی -

نواب - لطف زندگی بندہ ہی اُٹھاتا ہی -

وکیل - حق ہی - اِسمین کیا شک ہی -

نواب - اور پھر یہ نہین کہ کوئی اُلّو بنا کے ہم سے کچھ وصول کرلے یا آج کل کے لونڈون کی طرح ہم آنکھ بند کرکے دولت لٹا دین -

وکیل - مین خوب جانتا ہون - آج کل کے لونڈون کی نہ کہیے باپ کے مرتے ہی بس روپیہ لٹانے کا لگا لگا دیا - ادھر

بقول آپ کے آنکھ بند کرکے لٹانا شروع کیا اندھا دھند چاروں کھلکھس ہوگئے - آپ تجربہ کار اور پختہ مغز ہین تمام عمر عیش مین بسر کی اور ہمیشہ دو چار معشوق ضرور ہم پہلو رہے مگر ہر شے قاعدے کے ساتھ کی -

نواب - ہان نواب آپکے نزدیک کون جرم اُنپر قائم ہوا - بھگا لیجانے کا یا -

وکیل - ابھی تک ہمنے کوئی پکی تجویز نہین کی ہی مگر دفعہ ۴۹۷ - اور ۴۹۸ - تعزیرات ہند کا جرم تو صاف صاف اُنپر عائد ہوسکتا ہی اور اُنکی بیگم اور رفقا پر دفعہ ۱۰۹ - تعزیرات ہند کے مطابق اِس جرم کی اعانت کرنا ثابت ہوجائیگا -

نواب - اِن دفعات کا کیا منشا ہی - ہم تو قانون وانون جانتے نہین - بقول آپ کے ہم تو ارباب نشاط کے قانون سے خوب واقف ہین - خلاصہ خلاصہ مطلب اِن سب دفعات کا بتا دیجیے -

وکیل - غیر شخص کی عورت منکوحہ سے زنا کرنا یا اُسکو بہ نیت جماع حرام سے اُڑنا یا پھسلا لیجانا - اِن دفعات کی رو سے یہ باتین بڑی سخت جرم ہین -

نواب - جانے نہ پائے - پھانس لو بس - لے اب ہم تو رخصت ہوتے ہین قبلہ - شام کو آپ کے منتظر رہینگے -

وکیل - (استادہ ہوکر مصافحہ لیا) والسلام -

قادرا اور للتوا سنے بہت جُھک کر وکیل کو سلام کیا -

وکیل - تو وہ روپیہ اگر اِسوقت میرے کچہری جانے کے قبل بھجدیجیے تو بڑا مطلب نکلے -

نواب - (مسکرا کر) بہت اچھا - ابھی لیجیے -

وکیل سے رخصت ہوکر نواب صاحب مکان پر آئے - للتوا اور کدرا سائے کی طرح ساتھ ساتھ تھے - اور راستے بھر نواب صاحب کی تعریفین کرتے آئے - نواب صاحب نے مکان پر پہونچکر کدرا سے کہا یار دیکھو ہم تمھارے لیے کیا کیا پاپڑ بیل رہے ہین - ایسا نہو وقت پر ہمکو دھوکا دیجاؤ - قمرن تمکو دلوائے دیتے ہین اور تمھارے رقیب نواب عسکری کو ایسا نیچا دکھائین کہ عمر بھر یاد کرے اور جس جس نے تمھارے ساتھ بدسلوکی کی ہی سب کو جیلخانہ ہو تب سہی - مگر قمرن کی نسبت جو اقرار ہی وہ نہ بھولنا - ڈھائی ہزار روپیہ تھوڑی رقم نہین ہی - تین توڑے ہوے - اِس زمانے مین ڈھائی ہزار مین دو دو پریان خط غلامی لکھنے کو تیار ہوجائین قمرن کی کیا حقیقت ہی -

کدرا - ہجور کمرن ہجور کی لونڈی اور مین ہجور کا گلام - مگر جب ملے بھی -

نواب - ہلی داخل ہی -

للتوا - گریب پرور کمرن کو آپ اپنی عمر بھر کی لونڈی سمجھیے کدرا کی مجال ہی کہ نکل جائے -

کدرا - (قدمون پر گر کر) اللہ مجھے جہنم مین ڈال دے جو مین جری بھی اُجر (عذر) کردن -

نواب - نازو کا میان کہان ہی -

کدرا - اجی وہ تو آپ ہی اِسکو چھوڑ دھس ہی - نا جو تو پہلے ہی سے کھراب (خراب) ہی -

نواب - اُسکے میان کا پتا تو لگاؤ -

کدرا - اچھا - ملے تو حاجر کردن -

للتوا - ہم لے آئینگے ہجور - ابھیم (افیم) بہت کھاتا ہی -

تھوڑی سی گھلوا کے پلوا دینگے۔

نواب - بس بس۔ تم یہان لے آؤ تو ہم اُسکو ٹھیک کرلین انھیم ہی بلانا ہی نہ۔ تم اِسکو ڈھونڈھ کے لے آؤ۔

للتوا - کل ہی لیجیے۔

نواب - دیکھو تو سہی کہ کیا ہوتا ہی۔ (نتھو خان خدمتگار کو بلاکر) ڈھائی ہزار روپیہ لالہ سے لیکر مولوی عظمت اللہ وکیل کے ہان ابھی ابھی بھجوا دو۔ تین سپاہیون پر لیجاؤ اور لالہ کو بھی ساتھ بھیجو۔

تھوڑی دیر مین للتوا اور کدرا ان سے رخصت ہوے اور باہر آکے کدرا مارے خوشی کے للتوا سے لپٹ گیا۔ بھائی للتوا اب کمرن ملجائیگی۔ جب اللہ کو اچھا کرنا ہوتا ہی تو چھپت پھاڑ کے دیتا ہی۔ نہ جان نہ پہچان۔ مدد کو مہجود (موجود) ہوگئے۔ یار انکو آپ اِسمین کد ہوگئی ہی۔ اِتا روپیہ دیکھتے دیکھتے کھٹ سے بھیجدیا۔ اب کمرن آئی داکھل ہین۔

للتوا بھی بہت خوش تھا۔ اِسکی دو گھڑی کی دل لگی گئی۔ محلہ سونا ہوگیا۔ قمرن کی نظارہ بازی کو ترسنے لگا مکان پر پہونچکر للتوا رخصت ہوا۔

شبراتن

کدرا بہت خوش خوش گھر مین آیا۔ اِسکی مان نے جو اسکو اسقدر ہشاش بشاش پایا تو بہت مسرور ہوئی۔ کیونکہ قمرن کے جانے کے بعد کدرا بہت افسردہ و پژمردہ رہتا تھا اتنے عرصے کے بعد جو خوش پایا تو خود بھی خوش ہوئی۔ اور دونون مین یون مکالمہ ہونے لگا (کدرا - ک - اور اُسکی مان م یہ اشارہ اِس مکالمے مین رہیگا)۔

ک - اماں کمرن کا پتا لگا۔

م - ہان - کس محلے مین ہی۔

ک - آمان وہ تو پہاڑ پر گئی ہی۔

نواب رونک جنگ نہین ہین۔ اِنکے ساڑھو بجگا لیگئے ہین۔

م - ہان! بُرا بدجات نکلا۔ مرے موا۔

ک - ایک نواب ہمکو کل ملے تھے۔ آج پھر اُنھین نے ہمکو بلوایا تھا۔ وکیل کے پاس لے گئے اور ہماری طرف سے مکدمہ (مقدمہ) لڑوائینگے۔

م - ارے لڑکے یہ نواب نواب سب ایک ہین۔ تجھ سے ملکے اور ٹوہ لیکے تجھی کو دھروا دینگے۔

ک - اری امان تو عورت جات۔ یہ باتین کیا جانے۔

م - دیکھ لینا کدرو وہ سب ملکے تجھے دھروا دینگے۔

ک - جوجی چہے تو تو بھی ایک روج (زرا) چل۔

م - بیگم اندر بلوائین تو جاؤن۔ یون مردانے مین ہمارا کون کام ہی۔

ک - اچھا ہم کل کہینگے۔

م - ذری جا کے شبراتن کو تو بلا لا۔ وہ سب رئیسون کو جانتی ہی۔

کدرا جا کے شبراتن کو بُلا لایا۔ اُسکی مان نے شبراتن سے کہا۔ بہن اِس مردار کمرن کا حال اب معلوم ہوا ارے وہ تو نواب عسکری کے ساتھ نکل گئی ہی۔

شش - کون عسکری۔ اہ وہ شیرون والی کوٹھی۔

ک - ہان ہان کھالا وہی۔

ش - وہ تو پہاڑ پر ہین۔ میرا سب جانا ہی۔

م - وہی بجگا کے پہاڑ پر لے گئے۔ اللہ کرے پہاڑ اُنپر بھٹ پڑے۔ اِسی اتھوارے مین لاش نکلے۔

ش- مین تو اُنکے گھر مین دو مین باجی (باری) چوڑیان پہنا آئی ہون -

م- کیون بہن وہ نواب اِنکے کون ہین جو- کیا جانے کیا نام ہی- بتا کہ را-

ک- وہ جو مٹیا برج سے آئے ہین- جنکے یہان بھی مکان ہین اور منڈی کے پاس رہتے ہین -

ش- وہ جو گل مچھے رکھاے ہین - وہ اِنکے بھائی بند ہین- ہم اُنکو جانتے ہین - بڑے بد آدمی ہین ایک دن ڈیوڑھی مین ہمکو بھی گانسا تھا موے نے مین نے زور سے غل مچایا (دیکھو یہ راستہ روک کے کھڑے ہو گئے)- بس نانی ہی تو مر گئی-

م- کیون بھیّا مین کیا کہتی تھی- ارے لڑکے تو بڑا سیدھا ہی جورو اکی جورو اکھو بیٹھا اور اب پھر اُنھین لوگونکے دم دھاگے مین آتا ہی- مین تجھے کہان تلک سمجھاؤن- مین تو ہار گئی تجھے یہ کیا ہو گیا ہی-

ش- کیا- کیا اب کوئی بات اور ہوئی -

م- وہی نواب اسکو ایک وکیل کے پاس لیگئے- اور اسکو سیدھا سادہ دیکھکے پٹی پڑھادی کہ تو ہماری سی کہنا ہم نالش کرکے اِس نواب سے تجکو کمرن دلوا دینگے-

ش- ارے تو بڑا گدھا ہی کا در- وہ تو بھائی بند ہین جو عسکری نواب ہین وہ وہ ہین - وہ تیری سی کہینگے کہ اپنے بھائی کی سی- کہین اُسکے جعل مین نہ پھنسنا- ای بہن بڑا شور (مشہور) جھنجھا لیا ہی- جھوٹی گواہی مین جھوٹی قسم کھانے مین اُسکو ذری عار نہین اور پرائی بہو بیٹی کا بھگا لیجانا اسکا حال نپوچھو- اب اسنے بخت (وقت) بھی دو ایک بیٹھی ہی ہونگی- بڑا گنہگار ہی- ایسے آدمی کی تو عبادت بھی اللہ نہین مانتا کہ یہ گنہگار عبادت کرکے مجھے دھوکا دیتا ہی مین اِسکے دھوکے مین نہ آؤنگا-

م- بول اب بول- کھبردار اب سے بجا نا-

ش- ای بھیا وہ تکو پھانس کے جہنم بھجوا دینگے-

م- اِسکو مین کیونکہ سمجھاؤن -

ش- اور ابھی تلک کمرن کی یاد نہین بھولے ہو-

م- یہی تو مین سر پیٹتی ہون کہ اب اِس چڑیل کا نام نہ لے جون ہوا سو ہوا-

ش- ای ہان اب اور رسوا کرنا ہی-

م- ایک تو یون ہی وہ حرامجادی داگ لگا گئی- اب تکو بھی پھنسوانے کے منصوبے ہو رہے ہین-

ش- ہاتھ پاؤن بچائے رہو بیٹا- کمرن گئی بھاڑ مین ای بہن اب اِنکا دوسرا نکاح کر دو- کمرن موئی کو آگ لگاؤ جس گھر مین کمرن ہو وہ اُجڑ جائے خدا کرے -

م- تمھارا بیٹا جیے- مین تو اِسکو سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی

ک- اب تو ایک رئیس نے ہماری پیٹھ پر ہاتھ رکھا ہی -

ش- اُسکے بھرے مین نہ آنا- وہ بڑا موذی ہی-

م- ارے کہین وہ تجکو قید نکرا دے -

ش- اُسنے سیکڑون گھر گھالے ہین -

ک- ہم کو وہ اِس محبت سے مانتا ہی جیسے کوئی لڑکے کو مانتا ہی-

ش- کل کو وہ کہیگا کہ اپنی بہن کو لاؤ- لیجاؤ گے- وہ اِس ڈھب کا موذی ہی- اِس شہر مین اُسکو کون نہین جانتا تم تو ابھی لڑکے ہو اور سیدھے اور گیگلے- واہ اچھے اچھون کو

کھڑے کھڑے نخاس مین بیچ لے تم کیا تھی ہو - بڑے بڑے نواب زادے اِس سے جیت نہین پاتے اِسکے کاٹے کا منتر تو ہی ہی نہین -

م - اچھے گھر بیانا (بیعانہ) دیا بیٹا -

ش - ایک بس کی گانٹھ ہی -

ک - اچھا ایکدن ہمارے ساتھ وہان تلک چلی چلو -

ش - دور کرو نگوڑے کو - میری بیزار جاتی ہی مین ایکدفعہ جاکے پچھتائی - اب سے آئی گھر نئے آئی - بندہی درگذری - اُس موذی کی پرچھائین سے اللہ بچائے - وہ کوئی بھلا آدمی ہی کیا

ک - ہا بھی دروتّے پر جھومتا ہی -

ش - وہ ایک ہا تھی نہین پورا فیلخانہ اُسکے ہان سہی پھر اِس سے مطلب - نا بھیّا ہم نہ جائینگے - مگر تم ذری ہاتھ پانون بچائے رہنا -

ک - اجی ہم ہاتھ پانون بچائے ہوے ہین وہ تو کمرن پر جان دیتے ہین -

ش - اخاہ! اب مین سمجھی - ارے یہ کمرن کے پھیر مین ہو گا - معلوم ہوتا ہی پہلے سے کچھ سانٹھ گانٹھ ہی - مگر بھائی کیا آپس ہی مین کٹ مرینگے - ابھی تو دو ہی تین پشت کا فرق ہوا ہو گا -

م - یہ بھی دھوکا دیا ہو گا بہن -

ش - اُس سے کچھ تاجب (تعجب) نہین ہی کمرن کے پھیر مین ہو تو بھی تاجب نہین - اِسکو پھانستا ہو تو بھی تاجب نہین - کوئی اور مطلب گانٹھتا ہو تو بھی تاجب نہین -

م - پھر ایسے کے پاس جانا کیا -

ش - اچھا تم نشان خاطر رہو بہن ہم جا کے سب حال دریافت کر کے تمسے کہینگے -

م - میری بہن - ہم پر بڑا احسان کرو گی -

ش - اے واہ احسان کی کون بات ہی - آدمی ہی آدمی کے کام آتا ہی - جو اتّا سا کام بھی ہمسے نہ نکلے تو نالت ہی -

م - ہان بھلے آدمی اِسکو مانتے ہین - باجی کیا مانینگے وہ مثل ہی نا کہ اصل سے کھتا (خطا) اور کم اصل سے وفا نہین -

ش - اب ہم کل آئینگے - کمرن کا حال اتّا تمنے سنا ہی کہ وہ نواب کے ساتھ پہاڑ بھاگ گئی اور اُسکی بہن نا جو بھی تو اُدھر نہین دکھلائی دی -

ک - وہ دونون چلی گئین - اب ان نواب بجّو نے ایک وکیل ہماری طرف سے کھڑا کیا ہی کہ اُنکو پہاڑ پر کید (قید) کر ڈالے اور بیگم کو بھی پھنسوانے کی صلاح ہو رہی ہی -

ش - تو پھر انکی بیگم پر اسی موذی کاٹے کا دانت ہو گا دیکھو مین سب باتین ٹھیک ٹھیک دریافت کر آؤنگی نشان خاطر رہو - انکی بیگم تو صورت شکل کی بہت اچھی ہین اِس موذی نگوڑے کا دانت ہونا کوئی تاجب (تعجب) کی بات نہین ہی - یہ تو اِسکی ہمیشہ کی عادت ہی - بیگم اور کمرن کے ذکر سے تو ہمارا ابھی ماتھا ٹھنکا کہ کدرا پیچ کھتا ہی - جو اِسکو اِس بات کا یقین ہو جائے کہ کمرن اِسکو ملجائیگی تو جبار یا پانچ ہزار ملٹنا اِسکے آگو کوئی بڑی بات نہین ہی - اِسمین تو دل کا بڑا چالانک ہی - اچھی صورت پر جان دیتا ہی - چاہے کھوسن اور گدن ہو چاہے چمارن ہو - کوئی ہو - جوان ہو چاہے ادھیڑ - مگر صورت اچھی ہو - اب مین کہان کی بڑی جوان ہون - اڑتیسوان برس ہی - چار بچون کی مان ہو چکی مجھی کو گانسنے کو ڈیوڑھی مین چھپ رہے -

ک - بھلا کھیر - ہماری بات سچ تو مانی -

ش - اب ہمکو کچھ کچھ یقین آتا چلا -

م - اچھا بہن تو تو ہنڈی پانی اونچا کرکے پھر جو کمرن ایک کی بغل سے دوسرے کی بغل مین جا بیٹھی تو اس کم بخت (بدبخت) کدرا کو کیا ملیگا -

ش - اسی سے پوچھو -

ک - وہ نواب تو جہل کھانے جائینگے -

ش - نہ کوئی جہل کھانے جائیگا نہ کوئی قید ہوگا - توڑون کے منہ کھول دینگے - عملہ سب اُنسے ملجائیگا - تم منہ دیکھتے رہجاؤگے - ہاتھیون سے کوئی گنے کھاتا ہی مزے سے دوسرا نکاح کرلو - چلو چھٹی ہوئی - کمرن کو جہنم مین ڈالو -

م - مانو تو واہ واہ -

ش - نہ مانو تو واہ واہ -

م - نہ مانو تو واہ واہ - بس ہم تو یہ جانتے ہین مگر نہ مانو گے تو ضرور پچھتاؤگے -

اُس روز تو شبراتن کدرا کی مان کے دلمین شک ڈال کے چلی گئی مگر دوسرے روز تڑکے ہی تڑکے آئی اور اپنی تحقیقات کا حال بیان کیا کہ مین کوئی چھ سات گھر گئی اور نواب عسکری کی ایک محلدار سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ جو نواب کا در کا مقدمہ لڑاتے ہین اُنسے اور عسکری سے رشتہ تو ضرور ہی اور پہلے یارانہ بھی بڑا گہرا تھا مگر اب کچھ دن سے کھٹ پٹ ہی - آمد رفت بھی نہین کدرا کی مان نے کہا تم کو کسی نے دھوکا دیا ہوگا جو آمد رفت نہوتی تو وہ نواب اسکو پھاٹک پر کیون ملتے - کدرا نے اِسکی تصدیق کی کہ بیشک محمد عسکری کے پھاٹک پر ملے تھے اور اندر سے آتے تھے

شبراتن نے جواب دیا - ہان ہان معلوم ہی مگر اندر زنانے مین نہین گئے تھے باہر ہی سے ٹوہ لے کے چلے گئے تھے اُنسے لکھنؤ مین کسی رئیس سے نہین بنتی - سب ان سے ناراض اُنکے نام سے بیزار ہین وہ مقدمہ اس باسبب سے لڑوا رہے ہین کہ نواب عسکری کو ذلیل کرین اِسمین لکھوکھا روپیے ادھر اُدھر سے خرچ ہونگے - ایسا ویسا مقدمہ نہین ہی اِس مین تو کادر اگر ہوشیار رہوتا تو کچھ لے مرتا - مگر اِس سے یہ کہان ہوسکتا ہی - اِسکے لیے کوئی آٹھون گانٹھ کمیت چاہیے -

کدرا جمائی لیکے بولا اجی ہم کو نہ روپیہ چاہیے نہ پیسا ہمکو کمرن ملجائے بس کروڑون روپیہ ملگیا - کدرا کی مان اِس فقرے پر بہت خفا ہوئی - واہ رے بیحیا - وہ تو چھوڑ کے جلدی یہ ابھی کمرن ہی کمرن پکارتا ہی - کروڑون روپیہ اِسکے آنے سے کہان سے ملیگا -

شبراتن بھی اِسکی اِن باتون سے جلی ہوئی تھی بولی - ابکی تو چوک یا امین آباد مین ایک کمرا اسکو لے دے - بس پھر روپیہ وہ بھلا چنگا کما دیگی -

ک - اجی تو پھر اب یہ بھی تو نہین ہوسکتا کہ کوئی جورو اکو لیجائے اور ہم چپ بیٹھے رہین -

ش - جو چاہو سو کرو -

م - (کدرا کی مان) دوسرا ہوتا تو کمرن کا نام نہ لیتا -

ش - کوئی عورت ادھر ادھر دیکھ بھال کے نکاح پڑھوا لو چلو چھٹی ہوئی -

ک - اور ان نواب کو کیا منہ دکھاؤن -

ش - تو پھر ایک کام کرو - جو کمرن ملجائے تو پھر اب گھر سے باہر نہ نکلنے دینا -

ک - اجی دہلیج (دہلیز) کے باہر کدم (قدم) رکھے تو کوچ کاٹ ڈالون -

م - اہاہاہا - بڑے سپاہی - جس دن بھاگ کے آئے تھے تو یہ ہیاؤ نکا نہین پڑتا تھا کہ اچھی طرح بات تو اُس سے کرین - اب کونچے کا دم داعیہ ہی - دوسرا ہوتا تو مارتے مارتے ہاتھ پانوُن ڈھیلے کر دیتا -

ش - اے وہ پھر نکل بھاگیگی - ہم غریب آدمیون کے گھر مین رہنے والی نہین ہی اور اب تو یہ گھر اُسکو پھاڑ کھائے گا رکھتا

ک - ابکی ہم جنجیر ڈالدینگے - ہاتھون مین -

ش - انگریزی عملداری ہی - ہتکڑی بیکڑی الٹا دل لگی نہین ہی - جب جور وا مرد سے یون نہ دبی تو ہتکڑی اور بیکڑی سے کیا ہوگا - مرد کا آنکھ کا اشارہ بہت ہوتا ہی - اچھا بہن اب رخصت ہوتے ہین - بندگی -

تجربۂ سیاحت کے دلچسپ چٹکلے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قمرن جان نے نوابصاحب سے بڑا اصرار بلیغ کیا تھا کہ ایک دن ہمکو بھی اس جھیل کی سیر کی اجازت دو تاکہ کشتی پر بیٹھکر ہم بھی دو گھڑی سیر چشمہ سار کرین مگر چونکہ کشتیون پر پردہ ہونا امر محال تھا لہذا نواب صاحب نے ٹالدیا اور وعدہ کر لیا کہ کسی روز نینی تال کے باہر کسی جھیل کی سیر کرا لائینگے - تاکہ سیر کی سیر ہو اور تنہائی کا لطف بھی حاصل ہو چنانچہ حسب مشورۂ احباب یہ امر قرار پایا کہ بھیم تال کی سیر کرین کہ نینی تال سے قریب بھی ہی اور وہان صاحب لوگ بھی نہین رہتے اور جنگل اور ہو کا عالم ہی - اور سب احباب و رفقا کے علاوہ بیرسٹر اور لندنی بھی ہمراہ تھے -

لندنی نے راستے مین پہاڑون اور اپنی سیاحت کا دلچسپ بیان چھیڑا تو سب کو لطف حاصل ہوا پہلے اُنھون نے (کوہ مونٹ بلینک) کا ذکر کیا مگر علمی اصطلاحون کے سبب سے کسی کو یہ ذکر بھلا نہ معلوم ہوا - پھر اُنھون نے مسخرے کی فرمایش سے بھیڑیون کا ذکر شروع کیا تاکہ منشی مہراج بلی کو چھیڑین - لندنی نے کہا ہمنے کئی لڑکے ایسے دیکھے ہین جنکو بھیڑیا رات کے وقت اُٹھا لے گیا اور وہ بھیڑیے کے بھٹے مین پرورش پاتے رہے ایک لڑکا جسکی عمر کوئی دس برس کی ہوگی بھیڑیے کے بھٹے سے پکڑا گیا - چوپایون کی طرح دو ہاتھ اور دو پانوُن سے چلتا تھا - اور کچا گوشت بڑی خوشی سے کھاتا تھا کتے کی طرح ہڈیان چباتا تھا اور پانی بھی کتے کی طرح زبان سے پیتا تھا - لڑکون کے ساتھ رہنے اور کھیلنے سے اُسکو نفرت تھی تاریک گوشے مین جا کے چپ چاپ بیٹھتا تھا اور کپڑا ادھر پنہایا اور اُسنے پھاڑ کے پھینکدیا - جب اِسکے سامنے کھانیکی کوئی شے رکھی جاتی تو پہلے سونگھتا تھا اگر بو بُری نہ معلوم ہوتی تو کھا لیتا تھا ورنہ پھینکدیتا تھا - مگر بول نہین سکتا تھا - اشارون سے اپنا مطلب رفتہ رفتہ بتانے لگا تھا -

مسخرہ - خدا کرے ہمارے منشی مہراج بلی صاحب کو بھی بھیڑیا اُٹھا لیجائے تو دل لگی ہو -

اختر - تاکہ یہ بھی اپنی بولی بھول جائین - اور چوپایون کیطرح سے چلنے لگین -

نوابصا - آپ لوگ خواہ مخواہ ہمارے دوست کو بد دعا دیتے ہین - یہ کیا بات ہی -

لندنی - اتنے بڑے مرد کو بھلا بھیڑیا کیونکر اُٹھا لیجائیگا - پیٹھ پر لاد کیونکر سکیگا - دل لگی ہی کچھ -

نواب - نینی تال کا حال بھی اسیطرح لوگون سے بیان کیجیے گا

اسکا ذکر بھی ایک دلچسپ ذکر ہوگا۔

لندنی۔ آپ لوگون کو تو ان باتون کا شوق نہیں ہی اور بندے نے تمام عمر اسی مین صرف کی۔ اول تو یہ فرمایئے کہ یہان تال کتنے ہین۔ یا ہم سے سنیئے۔ نینی تال اور بھیم تال اور مالوا تال تو اول درجے کے تال ہین۔ نوکچیا تال۔ سات تال یہ دو درجہ دوم کے ہین۔ اور کھرپا تال اور سوکھا تال اور کھرپا تال اور دھوبی تال وغیرہ ادنی درجے کے تال ہین۔ یہ فرمایئے کہ نینی تال کو نینی تال کیون کہا۔

مہراج۔ اب یہ کون جانتا ہی۔

لندنی۔ ہم تو جانتے ہین۔ نہ جاننے کی ایک ہی کہی یہ جو مندر سامنے نظر آتا ہی یہ نینا دیبی کا مندر ہی۔ اور اسی دیبی کے نام سے اِس کل پہاڑ کو نینی تال کہنے لگے۔ یعنی نینا دیبی کا تالاب۔ اِس جھیل کا طول ۴۷۰۳ فٹ یعنی ایک میل سے کچھ کم اور عرض ۱۵۱۸ فٹ۔ آپ کو یہی نہین معلوم ہوگا کہ اِس پہاڑ کی اونچی چوٹیون کی بلندی کسقدر ہی۔ تریا کنت چوٹی ۸۱۴۴ فٹ۔ شیر کی ڈانڈی اور المابھی اونچی چوٹیان مین دیوپاٹا ۷۹۸۹ فٹ۔ ایار پاٹا ۷۷۲۱ فٹ چینا ۸۵۶۸ فٹ یہ چوٹی سب سے اونچی ہی۔ اِسپر سے بہت دور کی چیزین نظر آتی ہین۔

نواب۔ حضرت آپ بڑے محقق ہین واللہ۔ اِس پہاڑ مین نمک کے اجزا زیادہ ہین اور چونے کے اجزا بھی ہین۔ جھیل کی تہ مین بھی پہاڑ ہی پہاڑ ہین اور اکثر لوگون کی راے ہی کہ ایار پاٹا پہاڑ کے ٹکڑے کٹ کٹ کے اِسمین گرے ہین اور اِسی پہاڑ کا چونا بھی گرتے گرتے اِسمین جم گیا ہی۔ یہ جھیل جہان آپ اِسوقت دندنا رہے ہین کوئی چھ میل نینی تال سے ہی نینی تال کی نسبت اِسکی بلندی ۱۹۰۰ فٹ کم ہی۔ اِس جھیل کا طول ۵۵۸۰ فیٹ ہی اور عرض ۱۴۹۰ فیٹ اور ۸۷ فٹ عمق ہی۔ یہ اور سب جھیلون مین بڑی ہی مگر عمق مین سب سے کم ہی۔

اِسکے علاوہ ایک مالوا تال ہی۔ یہان سے ۵ میل ٹھیک پورب کی طرف۔ کالسانڈی بھی اِسکے پاس ہی۔ اور یہ پہاڑ کی چوٹیان جو جھیل کے اردگرد آپ دیکھتے ہین یہ کوئی ۳۰ ہزار فٹ جھیل کی سطح سے اونچی ہین۔ یہ سلیٹین جو اسکول کے لڑکون کے پاس دیکھتے ہو اِسکا پتھر بھی اِسمین کہین کہین ملتا ہی۔ اِسکا طول ۴۴۸۰ فٹ ہی اور عرض ۱۸۳۳ فٹ۔ مگر عمق بہت زیادہ ہی کوئی سوا سو فٹ کے قریب۔

نوکچیا تال کا نام اِسوجہ سے نوکچیا ہی کہ اُسمین نو گوشے ہین بھیم تال کے جنوب و مشرق کے کونے مین کوئی ڈیڑھ میل کے فاصلے پر واقع ہی اِسکے اردگرد چھوٹی چھوٹی پہاڑیان ہین ایک میل کے فاصلے سے یہ جھیل بہت چھوٹی سی معلوم ہوتی تھی مگر نینی تال مین آ کے معلوم ہوا کہ یہ ایک سو بیس فیٹ ہی۔

اختر۔ کیون صاحب فٹ اور فیٹ مین کیا فرق ہی کبھی تو آپ فٹ کہتے ہین اور کبھی فیٹ۔

لندنی۔ فیٹ جمع ہی فٹ کی۔ اُردو مین واحد اور جمع دونون کے لیے فٹ ہی بولتے ہین۔

نواب۔ تو چلیے دو دو دن اِن سب تالون کی سیر کرائین۔

آغا۔ حضور اب یہان سے سات تال چلیے۔

نواب۔ سات تال کیا۔ کیا سات تالاب ہین۔

لندنی۔ جی ہان۔

نواب۔ بھلا یہان سے کسقدر فاصلہ ہوگا۔

لندنی - یہ کیا سامنے ہے - کوس بھر سے بھی کم اسکے چارو طرف پہاڑ ہین اور یہ پہاڑ بڑے ڈھالو ہین - اِسکے عمق کا حال مجھے نہین معلوم مگر دو مقام پر زنجیر جو ڈالی تو ۵۸ - فٹ پر زنجیر منتہائے تعر تک پہونچی - نینی تال مین جو گندھک کا چشمہ ہے وہ بھی قابل دید ہے کوئی طبیعی سبب اِسکا ضرور ہے - مگر ہماری سمجھ مین نہین آتا -

اختر - گندھک کی بو دور تک آتی ہے -

ممن - گندھک ہی ہے - بو کیا معنی -

چھٹن - پانی بہت ہاضم ہے -

نواب - مگر بو کرتا ہے -

لندنی - ایسی بو تو نہین ہے کہ انسان پی نہ سکے ہم نے تو کئی بار پیا - اگر دو چار روز عادت ڈالے تو ناگوار نہ گذرے مگر کیا خدا کی شان ہے واللہ -

نواب - ع - بسیار سفر باید تا پختہ شود خامی -

اختر - اب تو حضور لکھنؤ مین سوا چند روز کے زیادہ نہ رہا جائیگا اتنی عمر ہم لوگون نے ضایع کردی - افسوس - ع -

صد حیف کہ عمر رفت و ہشیاری نیست
دردا کہ طبیب خویشتن داری نیست

لندنی - ہم تو یہی صلاح دینگے کہ یورپ کی سیر بھی ضرور کیجیے خوش ہو کے آؤگے -

آغا - ہم تو تُلے ہوے ہین -

چھٹن - ہم بھی - کوئی کل چلتا ہو - ہم اِسوقت مستعد مین ابھی اِسی دم -

نواب - اچھا بھئی ایک مہینے کے اندر ہی اندر چلو -

نازو - ذری اِس موے مہراج بلیا کی تو کوئی صورت دیکھے کیا پھٹکار برستی ہے جیسے سیکڑون جوتیان پڑی ہین - ارے یہ تو روپیہ کسکے واسطے جوڑتا ہے - کھانے والا کون ہے - کل موا آج دوسرا دن - چھاتی پر رکھکے لیجائیگا سب ولایت جانے کی (ہامی) بھری مگر یہ نہ بولا نہ بولا - بولنا کیسا منھ پر ہوائیان چھوٹنے لگین -

قمرن - ای ہان یہ آخر تم ولایت کے نام سے ڈرتے کاہیکو ہو یہ اِتنا روپیہ اور دولت کردگے کیا - ہے کون - یہ کھائیگا کون داماد کو آٹھ دس ہزار دیدو - باقی دل کھول کے خرچ کرو مزے سے - یہ اِتی کنجوسی کاہیکو کرتے ہو -

نازو - یہ کمبخت نہ کھائیگا نہ کھلائیگا -

نواب - لندن کی عمارتین کیسی ہین -

لندنی - لندن کی عمارتونکا حال بھلا ایک گھنٹے یا دو گھنٹے مین بیان ہوسکتا ہے - لاحول ولا قوۃ ایک مقام پر دو عمدہ عمدہ عمارتین بنی ہین ایک مین اندھے اور اندھیان تعلیم پاتی ہین - اور ایک مین بہرے اور گونگے - مرد عورت دونون کی تعلیم ہوتی ہے -

نازو - اِسمین تو شک نہین کہ یہ انگریز لوگ بس ناذاللہ (معاذاللہ) خدائی کرتے ہین -

اختر - ذہن مین بات نہین آتی کہ اندھے اور گونگے کیونکر تعلیم پاتے ہین - واہ ری اُستادی -

لندنی نے پھر سلسلۂ سخن شروع کیا - کہ آپکے ملک مین بعض اندھے گانے کے ذریعے سے اپنا پیٹ پالتے ہین - سورداس بیٹھے گا رہے ہین - لکھنؤ کا سورداس چکارا بجانے مین برق ہے مگر پڑھنے لکھنے کا چرچا کجا - کسی سے کہیے کہ اندھے اور گونگے بہرے پڑھے لکھے ہوتے ہین تو باور نکرے

ایک عمارت وہان ایسی ہی کہ بدوضع عورتونکی پرورش ہوتی ہی
مسخرہ - ای نہین حضرت - بدوضع عورتون کی پرورش ہوتی - یعنی کسبیان پالی جاتی ہین -
راوی - زور کا قہقہہ پڑا اور لندنی نے اِسکی تشریح یون کی
لندنی - اِسکے یہ معنی نہین کہ کسبیان تیار کیجاتی ہین - لاحول ولاقوۃ - کسبیان تو وہان ہین ہی نہین - اِسکے یہ معنی کہ جو عورتین بدوضع ہوجاتی ہین وہ جب اپنی غلطی پر نادم ہوتی ہین تو اس عمارت مین آکے رہتی ہین اور اِنکے ضروری اخراجات اُسی کارخانے سے دیے جاتے ہین جبتک کامل ثبوت نہین ہولیتا کہ وہ بدوضعی ترک کردینگی اور راہ راست پر آجائینگی تب تک وہ وہین رہتی ہین اور جب تک انکے لیے کوئی معزز ذریعہ حصول معاش نہین پیدا کرلیتے تب تک انکو کہین جانے نہین دیتے - کتنی اچھی بات ہی - آپ کے ملک مین بھی ایسا کوئی کارخانہ ہی - یہ انگلستان ہی کے لوگونکو خدا نے شرف دیا ہی - ہندوستانیون مین یہ ہمدردی کہان یہان تو اِن باتون سے کوئی تعلق ہی نہین کبھی کسی کو ہنسے یہ کہتے آجتک سنا ہی نہین کہ کسبیون اور بدوضع عورتون کو راہ راست پر لانے کے لیے کوئی کارخانہ قائم کرنا چاہیے -
نواب - جب تو ساری خدائی مین راج کرتے ہین اور پھر اِس شان کے ساتھ - اِس طنطنے کا دوسرا بادشاہ ہفت اقلیم مین نہین ہی -
اختر - کیونکر لندن دیکھین یا خدا - روپیہ پاس نہین اور نہ کوئی ایسا فیاض نظر آتا ہی کہ دو چار ہزار روپیہ دیدے -
مسخرہ - بمبئی مین جاکے تجارت کرو - لکھپتی ہوجاؤ گے سہل تو لگتا ہی -

لندنی - لندن مین ایک عمارت ہی (ہوائیٹ ٹاور) یعنے قصر ابیض - سفید محل یا منار سفید - اِس سے پرانی عمارت لندن مین نہین ہی کوئی نو سو برس بلکہ اس سے بھی زیادہ کی بنی ہوئی ہی -
چھٹن - کیون صاحب یہ تاج بی بی کا روضہ بنے ہوے کتنے دن ہوے ہونگے -
بیرسٹر - تاج بی بی کا روضہ - کوئی - اکبر کا سنہ ۱۶۰۵ مین انتقال ہوا - تو تاج بی بی کے روضے کو کوئی ڈھائی سو برس سے کچھ زیادہ ہوے ہونگے -
چھٹن - اور اِس منار سفید کو ایک ہزار برس کے قریب ہوا - اُفوہ -
لندنی - لندن کے تھیٹر قابل دید ہین بلکہ دید ہین نہ شنید ہین - اور لطف یہ کہ پرائیوٹ تھیٹرون مین شرفا برابر ایکٹ کرتے ہین انگلستان کی سی دولت و ثروت دنیا کے پردے پر کسی ملک مین نہین ہی -
اور عیش و عشرت بھی دولت و ثروت کے ساتھ لازم و ملزوم ہی - دل بہلانے اور تفریح طبع اور دو گھڑی کی دل لگی اور ہنسی مذاق اور چہل کے لیے تھیٹرون سے بہتر اور کوئی مقام نہین ہی - اول تو صورتین ایسی زیبا اور زاہد فریب کہ دیکھتے ہی انسان کے خرمن صبر پر بجلی گرے عقل تو ایک نگاہ کے ساتھ رخصت ہوجاتی ہی - یہ جی چاہتا ہی کہ چاہے جیلخانہ بلکہ پھانسی بھی ہوجائے تو کچھ پروا نہین ان پریون کے گال ضرور چوم لے -
نواب - واللہ - یہ حسن !!!
اختر - تو عاشق تن حسن پرست آدمی کے لیے تو پڑا قیامت کا

سامنا ہی - ہمارے حضور پر تو روز سو دو سو روپیہ جرمانہ ہوا کرے

نواب - تسلیم - واللہ کیا تعریف کی ہی -

لندنی - اور تھیٹرون مین سب سے زیادہ دلچسپ تھیٹر ہیمارکٹ کا ہی - ناچ اور گانا یہان کی پری پیکر ایکٹرسون پر ختم ہی - یہ تھیٹر بھی بہت پرانا ہی ایک دفعہ اس مین آگ لگ گئی تھی جسکے سبب سے عمارت کو صدمہ پہونچا تھا - مگر ۱۸۲۰ء مین اسکی مرمت کر دی گئی کوئی تین ہزار آدمی کے بیٹھنے کی جگہ ہی - مگر ٹکٹ دل لگی نہین ہی - پندرہ روپیہ فی کس - سات روپیہ فی کس - تین ساڑھے تین سے کم تو ہی ہی نہین - مگر بہشت کو زاہد بھول جائے اگر وہان جائے مین کیا عرض کرون -

نواب - بہت جی للچاتا ہی -

اختر - حضور تنہا خوری نہ فرمائیے گا -

چھٹن - بھئی ہم اور آغا صاحب اور منشی مہراج بلی تو اپنے پاس سے خرچ کر سکتے ہین -

آغا - آپ اور نواب عسکری اور مہراج بلی تو مالدار آدمی ہین - موٹی آسامی - مگر بندہ غریب آدمی ہی - ہان آنے جانے کا خرچ دے سکتا ہون اور ایکسو روپیہ ماہواری خرچ کر سکتا ہون -

نواب - منظور - ایک کام کیجیے - ہم اور آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور مہراج بلی اور نازو جان اور قمرن جان اور ممن اور منشی اختر اور ایک خدمتگار ایک مہری ایک مغلانی اتنے آدمی چلین اور داروغہ صاحب اور خرچ کی نسبت یہ بندوبست ہو کہ کھانے پینے جہاز کے کرائے اور مکان کے کرائے اور ریل کا جو خرچ ہو اسکے آٹھ حصے کیے جائین پانچ حصے ہمارے ذمے - اور دو حصے چھٹن صاحب کے ذمے اور ایک حصہ مہاراج بلی کے ذمے اور سو روپیہ ماہواری جو آغا محمد اطہر دین وہ سواری کے کرائے کے لیے رکھا جائے - باقی رہے تھیٹر وغیرہ - جو جائے اپنا خرچے -

چھٹن - منظور بسر و چشم منظور -

آغا - سو روپیہ ماہواری کے علاوہ اپنا سفر خرچ ہم اپنے متعلق کیے لیتے ہین -

مہراج - اجی سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا - ہان صاحب وہان کے تھیٹرون کا ذکر کیجیے - کہانکا جھگڑا نکالا ہی -

نازو - موئے کنجوس مکھی چوس - روپیے کا نام سنتے ہی جان کھسک گئی کیا بات ٹالی ہی - اور ابھی خالی خولی باتین ہین - کوئی گلا نہین ریتتا کہ روپیہ رکھدے - کھوند توڑو نکے منہ - کوئی یہ نہین کہتا - فقط گپ ہی گپ اُڑ رہی ہی اور اِس موئے کنجوس کی جان کھسکی جاتی ہی -

نواب - ہمارے دل کی بات کہی -

مہراج - بندہ اِس زبانی داخلہ کا قائل نہین ہی قبلہ جب چلنے کا عزم بالجزم کیجیے گا تو ہم آپکے سامنے بسا دینگے جی - کنجوس کوئی اور ہوتے ہونگے - جب چاہیے آزمائیے -

چھٹن - حضرت آپ نے جو دلچسپ ذکر تھیٹر اتھا وہ ختم کیجیے -

لندنی - اِس تھیٹر کے اسٹیج کی چوڑائی کوئی اسی فیٹ ہی یہ ملکہ معظمہ کا تھیٹر کہلاتا ہی - انگلستان کے تھیٹرون کے ایکٹر ایسے ایسے ہو گئے ہین کہ تمام دنیا مین انکے نقطۂ مقابل نہ تھے - اور اِنکے لیے مصنف اور ڈراما لکھنے والے بھی ایسے ایسے زبردست منشی اور شاعر گذر گئے ہین کہ نظیر نہین رکھتے تصویر کھینچدی ہی - مین کہان تلک انکی توصیف کرون ع

کہان تک کیجیے توصیف اُنکی خوش بیانی کی

مگر خرابی یہ ہو کہ اکثر تھیٹرون مین آگ لگ جاتی ہو - اور (روائیل اٹالین اپرا) جل گیا - ڈروری لین تھیٹر جل گیا - روائیل لائسیم تھیٹر - سرے تھیٹر مین آگ لگ گئی - اسٹلی تھیٹر مین بھی آگ لگ گئی - چھوٹے بڑے امیر غریب مرد عورت ہر درجے اور ہر طبقے کے لوگ تھیٹر دیکھتے ہین - ہم لوگون کو وہ تھیٹر نصیب کہان - آنکھین کُھلجاتی ہین - اول تو تھیٹر یون ہی پرستان ہوتا ہو - جدھر دیکھیے پریان ہی پریان نظر آتی ہین - جو ہر رشک حور - پھر اسپر طرہ یہ کہ جو چھوکریان ایکٹر ہین ہوتی ہین اُنکی ادا - اُنکی مستانہ چال - اُنکی لگاوٹ اُنکی نظر غلط انداز - انکے عشوہ روح افزا - اُنکے غمزہ جانفزا سبحان اللہ سبحان اللہ ؎

پر بزاد و پر برو و پری خو　　غلط گفتم پری شرمندۂ او

نواب - یار لندنی - بھئی اب ہم کو دل سے لگی ہو کہ واللہ پر لگاکے لندن اُڑ جاؤن - ہاے لندن واے لندن ؎

چہ لندن انتخاب ہفت کشور　　قسم خوردہ بخاکش آب کوثر

چھٹن - بھائی نواب - اگر ایسا ہی تمھارا دل آیا ہو تو بسم اللہ پھر آہ و زاری کیسی - کمر کسو اور چلو - مہراج بلی تو ہو نہین کہ روپیہ خرچتے جان گھسکتی ہو - بہت صرف ہوگا بہت صرف ہوگا پچاس ہزار صرف ہوگا - اچھا تو کون بڑی بات ہو - بیس ہزار عسکری دین اور دس ہزار ہم دیتے ہین اور چھ ہزار یہ مہراج بلیا دے اور چار ہزار آغا سے لو -

آغا - ہم حاضر ہین - دو ہزار تو ہم پیشگی دیتے ہین - اب اسوقت اسی دم - مگر واللہ نواب نہ چلیگے تو رنج ہوگا -

چھٹن - ہم دس ہزار سے زیادہ دیتے مگر بھائی صاحب نے تمرن آپ کی میان ممن آپ کے - اختر آپ کے - مہری مغلانی یہ وہ سب آپ کے - تو بیس ہزار کچھ زیادہ نہین ہین -

نواب - بھائی مین تینتیس ہزار دونگا - تم سات ہزار دو اور یہ کتر بیونت تو تم ہی نے نکالی - مین تو ایک ادھی کسی سے نہین چاہتا - تم سے اور ہم سے کوئی تکلف ہو لندنی نے اس وقت لندن کا وہ حال بیان کیا کہ ہمارا جی خوش ہوگیا -

لندنی - ملکہ معظمہ جہان رہتی ہین اُسکو انگریزی مین بکنگھم پیلس کہتے ہین - ۱۸۲۵ء مین اسکی تعمیر ہوئی تھی اسمین چار سنگی تصویرین ایسی بنی ہوئی ہین کہ واہ وا واہ ایک تو عاقبت اندیشی کی مجسم تصویر کھنچی ہو - دوسری امید تیسری خیرات - چوتھے استقلال طبع - پتھر کی تصویرین بنی ہوئی ہین مگر ذرا بھی غور کرکے ایک ناواقف دیکھے تو صاف ظاہر ہوجائے کہ یہ عاقبت اندیشی ہی بہت مشکل ہو - پتھر کو اس طرح تراشے کہ انسان کے خیالات کی پوری پوری واقفیت حاصل ہوجائے - تصویر کھنچ جائے - اگر امید کی سنگی تصویر بنائے تو اس پتھر کی تصویر کے دیکھنے ہی سے معلوم ہوجائے کہ واقعی امید ہی کی صورت ہو -

نواب - سبحان اللہ - آپ واقعی نہایت ہی قابل آدمی ہین - مگر بھائی لندنی اگر تم ہمارے ساتھ چلو تو کیا ہرج ہو -

لندنی - قبلہ - ہم تو آزادمنش لوگ ہین - مگر خدا کا فضل ہو کہ عمر کا ایک معتدبہ حصہ خاکسار نے یورپ ہی مین صرف کیا - مگر اتنا مین ضرور کہونگا کہ اگر آپ مجھے ساتھ لے چلتے ہین تو دو شرطین ہین -

مہراج - مین اب تک آپ کو بڑا ہی عقلمند سمجھتا تھا مگر اب

چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

اختر - خاکسار اِس مصرع کے معنی یہان پر نہین سمجھا یہ میری عقل کا قصور ہی -

مہراج - بندہ کہ گفتہ است صحیح ست مگر افسوس کہ - گفتہ اند

ہر کہ دانا کند کند نادان | لیک بعد از خرابی بسیار

ہمین میگویم کہ جان عزیز از مال نیست و مال ہیچ نیست کہ گفتہ اند -

عزت کے اگاڑو مال کیا ہی کیا ہی
تکرار ہی - کیا ہی کیا ہی کیا ہی کیا ہی

نواب - بھائی آپ کو تو چڑھ گئی مگر ایک بات ہی منشی مہراجبلی کی سی قابلیت تو ہم مین نہین ہی - اگاڑو بھلا اِنکے سوا سے کون کہیگا - فرماتے ہین - ع -

عزت کے اگاڑو مال کیا ہی کیا ہی

اختر - مگر نواب صاحب یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب کا تو ہرگز نہین ہی -

راوی - اختر تو ان باتون سے خوب واقف تھے وہ خوب جانتے تھے کہ مہراج بلی کی جسقدر تعریف کیجایئگی اُسیقدر وہ خوش ہونگے - اور یہ بھی منشی اختر صاحب خوب ہی جانتے تھے کہ مہراج بلی سے صاف صاف کہنا کہ تم بڑے عقلمند آدمی ہو فضول ہی - لہذا نواب صاحب کیطرف مخاطب ہو کر کہا کہ (یہ شعر منشی مہراج بلی صاحب کا تو ہرگز نہین ہی) منشی مہراجبلی آگ ہو گئے - اور میان اختر کا منشا یہی تھا کہ مہراجبلی صاحب ذرا اکبڑین -

مہراج - تو جناب اگر یہ شعر میرا نہین ہی تو شاید میان اختر کا ہوگا

آغا - شعر تو بیمثل ہی (مسکرا کر) اب یہ بحث کہ یہ کسکا شعر ہی - اب ہم کیونکر عرض کر سکتے ہین کہ جناب منشی مہراجبلی صاحب کا شعر ہی - مگر اِس سے کوئی انکار نہین کر سکتا کہ شعر عمدہ ہی - تکرار نے کیا لطف دیا ہی کہ سبحان اللہ -

مہراج - آپ قدر دان ہین -

نواب - (مہراجبلی کے بنانے کے لیے) واقعی کیا شعر کہا ہی -

مہراج - اور مین قسم کھا کے کہہ سکتا ہون کہ مین نے بے سوچے بے سمجھے یہ شعر عرض کیا تھا -

اختر - حضور آپ چاہے توپ دم کر دیجیے - مگر بندہ ایک بات ضرور عرض کریگا - یہ شعر آپ نے جناب منشی صاحب برجستہ نہین کہا -

مہراج - ہان - تو مین علم غیب پڑھا ہون شاید - خاکسار نے یہ شعر برجستہ نہین عرض کیا - خیر - ہمکو یہی خوشی کیا کم ہی کہ آپ نے اِس شعر کو پسند تو کیا -

چھٹن - نہ پسند کرنا کیا معنی -

مہراج - تمھارا بیٹا جیے - ارے یار مین تو وہ شعر کہدون کہ اختر اور اختر کا باپ تعریف کرے اور عسکری کے دربار مین اختر ہی ہی جو کچھ ہی -

اختر - حضور اسوقت خاکسار پر بڑے مہربان ہو گئے ہین شاعر تو ضرور ہین مگر جناب منشی مہراج بلی صاحب کے مقابل مین مین کیا چیز ہون -

مہراج - واہ - مگر ہمارے شعر پر اعتراض آپ ہی نے جڑا تھا اور خدا کا شکر ہی کہ اب تم ہی انکار کرتے ہو -

آغا - منشی مہراج بلی - بھائی تمھاری شاعری کے تو ہم سب قدر شناس ہین یہ شعر تمنے ایسا کہا ہی کہ بے مثل ہی مگر

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

نازو - مین سوچتی ہون یا اللہ جو لوگ یہین پیدا ہوتے اور یہین رہتے ہین وہ مرتے کیونکر ہین -

بیرسٹر - یہ سچ کہتی ہین -

لندنی - فضا تو واقعی ایسی ہی ہو کہ مردے کو زندۂ جاوید بنا دے -

نازو - موت کا تو کوئی سامان یہان نظر ہی نہین آتا -

قمرن - نواب کرورون روپیہ بھی ہمکو ملے تو یہ خوشی اسکی نہو جو یہان آنے سے ہوئی -

نواب - ایک تم پر کیا فرض ہو جانی - سب کا یہی حال ہو ہم اپنے احباب لکھنؤ سے بھلا اس سمان اور بہار کا حال زبان سے کیونکر ادا کر سکتے ہین -

اختر - محال ہو - یہ وہ شی ہو کہ جبتک انسان خود اپنی آنکھ سے ندیکھے کبھی لطف نہین حاصل ہو سکتا - مطلب تو سمجھ مین آہی جائیگا مگر یہ لطف بہار کہان حاصل ہو سکتا ہو -

نواب - بیشک - یہ حظ بغیر دیکھے ہوے خالی کسی کی تعریف کرنے سے حاصل نہین ہو سکتا -

مہراج - شنیدہ کے بود مانند دیدہ -

نازو - اب یہان ہمت نہ ہارنا -

قمرن - دریا مین گھوڑا تو چھوڑ دیا تھا اور اُس پار ہو گئے تھے - جب جانین کہ اِس جھیل مین کود پڑو اور پار ہو جاؤ -

مہراج - اگر جان لینی ہو تو یون ہی صاف صاف کیون نہین کہدیتین کہ اِس جھیل مین ڈوب مر -

نواب - یار خدا کے لیے ہم لوگون کا عیش منغص نکرنا یہان تو آپ بچ سکتے نہین - چاہئے لاکھ ہاتھ پانون مارو -

مہراج - تو ابھی سے کاہیکو جھگڑا مول لیتے ہو - سوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -

نازو - تو اپنے منھ سے (ہان) بھر دے بس -

مہراج - اچھا تو مجھے غور کر لینے دو - اونچ نیچ تو دیکھ لینے دو یہ جان کا معاملہ ہو -

اختر - بیش از مرگ واویلا -

مہراج - آپ لوگ تو گھر سے فالتو ہین -

چھٹن - بچہ آج اچھی طرح سے تمھاری شامتین آگئی ہین -

مہراج - بھائی جان ابھی تو کھاؤ گے پیو گے - آرام کرو گے سستاؤ گے - جب سیر کا وقت آئیگا تب البتہ سمجھا جائیگا -

نازو - ہمین شرم آتی ہو کہ ہمارے میان اور ایسے بُزدلے -

نواب - ڈوب مرنے کی بات ہو مہراج جی -

مہراج - ڈوب مرنے کے تو سامان ہی ہین -

اِس حسرت اور بیکسی سے مہراج جی نے کہا (ڈوب مرنے کے تو سامان ہی ہین) کہ گویا جھیل موت کا مُنھ تھا - اِس برجستہ جواب کو سب نے پسند کیا -

چھٹن - بھئی کیا برجستہ جواب دیا ہو -

نواب - ہمارا بھی دل خوش ہو گیا - لے مانگ اب کیا مانگتا ہو - بول -

مہراج - یہی مانگتا ہون کہ آج اِس جھیل مین جانے پر مجبور نہ کیا جاؤن - (زور سے قہقہہ لگا کر) کیون چل گیا چکما یارون کا کہ نہین -

نازو - اسنے کہا کہ آج جھیل مین جانے کو زبردستی نکرنا اچھا آج نہین کل سہی -

آغا - ہان یار آج کا لفظ تو تمنے کہا ہو -

نواب - آج نہ سہی - کل کیا کروگے -
مہراج - چلو ایک ہی دن جان بچی -
نواب - چکما ہو گیا بھائی صاحب -
اختر - گہرا چکما ہو گیا -

منشی مہراج بلی صاحب سے چہل کر کے سب جا کے درختون کے سائے مین ایک ٹیلے پر بیٹھے - جہان جھولداریان اور شامیانے نصب تھے - کوئی کرسی پر بیٹھا - کوئی مونڈھے پر اور بعض بعض بے تکلف آدمی ہری ہری دوب ہی پر بیٹھ گئے -

نواب صاحب نے پھر اس پر فضا مقام کی تعریف کی کہ قدرت خدا کا بہین نمونہ صحرا اور کوہسار ہے - اسمین ذرا شک نہین کہ

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست وہمین ست وہمین ست

اسی کی شان مین صادق آتا ہے - نازو جان نے واقعی کیا خوب کہا تھا کہ یہان کے رہنے والے مرتے کیونکر ہین مرنے کے سامان یہان کہان سے بہم پہونچتے ہین یہان تو ہر شے زندہ ہی کرنے والی ہے - یار بار بار خیال ہوتا ہے کہ لکھنو کے احباب کو یہ مقام دلکش کسی طرح سے دکھا دیتے واللہ اگر امراء لکھنو ایک بار یہان آجائین تو پھر ہر سال گرمی کے دن اسی پہاڑ پر بسر کرین - ابھی تو انکو عشر عشیر کیا معنی کروڑوین حصے سے بھی اس لطف کی واقفیت نہین ہے جو پہاڑ پر انسان کو حاصل ہوتا ہے وہ بسم اللہ کے گنبد مین بیٹھے ہوے ہین -

جھٹن صاحب کی راے ہوئی کہ اور کوئی شخص آئے یا نہ آئے نواب رونق جنگ بہادر کو تو ضرور بلواؤ - لکھ بھیجو کہ اگر زندگی کا حظ اٹھانا چاہتے ہو تو سیدھے یہان چلے آؤ - بخط راست - ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے - جو دم یہان گذرتا ہے ہزار غنیمت ہے -

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

ہم تو لکھنو جا کے قیام و سیر کوہستان کی تعریف کے پل باندھ دینگے اور بھاٹ بنینگے - نواب خدا تجھے سلامت رکھے یار تیری بدولت یہ پہاڑ دیکھنے مین آیا - نازو بھی جھٹن صاحب سے ہمصفیر ہوئی کہ اسمین تو شک ہی نہین کہ نواب کی وجہ سے ہم سب یہان آئے - کیسے کیسے باندھنو لوگون نے باندھے تھے اور کیا کیا بے پر کی اڑاتے تھے کہ توبہ ہی بھلی - پہاڑ پھٹ پڑتا ہے اور آدمی دب جاتے ہین اور جھیل مین لوگ ڈوب جاتے ہین اور دست آتے ہین اور کیا ہوتا ہے اور کیا ہوتا ہے ایسا ڈرا دیا تھا کہ نام سننے سے کلیجہ کانپنے لگتا تھا کہ یا اللہ وہان کیونکر زندگی ہوگی - اب یہان آئے تو سب جھوٹ پایا - اور یہ ممن نے اور بھی ڈرا دیا تھا -

ممن اس بارے مین جھینپا ہوا تو تھا ہی نازو کے اس فقرے پر اور بھی جھینپا اور سخت ذبیسل ہوا - بات یون بنائی کہ ہمکو کچھ پہاڑ سے عداوت تو تھی ہی نہین - لوگون کی زبانی سنی سنائی کہتے تھے - کہ سرکار کو اذیت اور تکلیف نہ ہو - کچھ بدنیتی سے تو کہتے نہ تھے - اور یون سمجھنے کو جسکا جو جی چاہے وہ سمجھے - ہم تو خود اس سبب سے کہتے تھے کہ ایسا نہو پہاڑ پر جا کے سرکار دور از حال پریشان ہون - اسمین کون گنہگاری کی

بات ہی- ہم کچھ علم غیب تو پڑھے نہ تھے - راست دروغ بر گردن راوی- یہان آکے جو دیکھا تو کچھ اور ہی سمان ہی-

نواب- کیون جناب سمندر مین جب پہلے پہل آدمی سوار ہوتا ہی تو خوف تو نہین معلوم ہوتا-

لندنی- جب پہلے پہل انسان جہاز پر سوار ہوتا ہی تو ایسی کیفیت حاصل ہوتی ہی کہ مین کیا عرض کرون- بعض بعض کا جی کسی قدر مالش کرنے لگتا ہی مگر دو ایک دن ہم کو تو سمندر کی بیماری نے نہین ستایا- جدھر دیکھو پانی- بس نیچے پانی اور اوپر آسمان-

نازو- ای تو کہین کنارا دکھائی دیتا ہی؟

لندنی- کنارہ وہان کہان-

بیرسٹر- سمندر کو بھی کوئی گومتی سمجھے ہو-

نازو- اوئی مارے ڈر کے آدمی کا بُرا حال ہو جاے- الغارون پانی بلا

قمرن- اور جناور بھی لاکھون ہی ہونگے - بھلا جہاز پر تو چوٹ نہین کرتے-

لندنی- نہین - مگر پانی مین اُبھرتے ہین اور صاف دکھائی دیتے ہین- جو لوگ جہاز رانی کا پیشہ کرتے ہین اُنکی عمر پانی ہی مین گذر جاتی ہی مگر جب جہاز بندر مین پہونچتا ہی تو دو تین دن تک ان لوگون کی عجیب حالت رہتی ہی- جہاز پر ہری ہری ترکاری اور تازی تازی مٹھائی اور ہر قسم کا گوشت کہان نصیب ہوتا ہی- خشکی پر اُترے اور ہری ہری ترکاریان کثرت سے کھانے لگے اور شراب خواری کی انتہا ہی نہین - بوتل پر بوتل اُڑتی ہی- جہاز پر کہان پائین اور وہان اگر پیین تو معاذ اللہ جہاز کی خیر نہ رہے - جیسے ریل کے ڈرائیور پی کے ریل کو لڑا دیتے ہین- جہاز سے اُترے اور بوتلین خریدین دن رات غین پڑے ہین - ہوش کسے ہی- اور بڑے بڑے لڑاکے - ادنی ادنی قسم کے شرابخانون مین جا جا کے بدمست ہو کے لڑتے ہین - کپتان یعنی ناخدا تک کئی دن تک بدمستی مین بسر کرتے ہین - اُنکا پیشہ بڑی پھرتی اور چالاکی کا پیشہ ہی- ہر وقت جان ہتیلی پر رہتی ہی-

نازو- تو پھر ایسی نوکری کیون کرتے ہین-

قمرن- ای ہان جان بوجھ کے جوکھم مین پڑنا کس نے کہا ہی-

نواب- کوئی نوکری ایسی تو بتاؤ جسمین آدمی کبھی مرتا ہی نہین ہی کہ بس وہ نوکری کی اور گویا آبحیات پی گیا-

نازو- ایک تو یہ کہ آدمی اپنی موت مرے-

لندنی- اپنی اور پرائی موت کیسی ہوتی ہی-

مہراج- اجی موت سے کہین مفر نہین ہی-

نازو- پھر تو اِس تال سے کیون ڈرتا ہی-

مہراج- کہان کی بات - کہان کا تذکرہ - ہمارا ذکر ضرور بیچ مین لائینگی - یہ بات وہ بات لا مورے ہاتھ-

آغا- سوال تو کیا اچھا-

اختر- سچ کہا کہ اگر موت سے کہین مفر نہین ہی اور تم اِس سے واقف ہو اور تم پر کیا فرض ہی ایک بچہ تک جانتا ہی تو پھر تال اور جھیل سے خوف ہی کیا-

مہراج- مرگ مفاجات کے معنی جانتے ہو-

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد
تو مرد در دہان اژدرہا

اختر- بس ایک شعر اِنکے ہاتھ لگ گیا ہی-

بات ہوئی اور تو مرد دردہان اژدرہا۔ کسی نے کچھ کہا کہ تم بودے ہو اور بزدلے ہو اور جان کی حفاظت کا خبط ہی تمکو اور انھون نے کہنا شروع کیا۔ ع۔

گرچہ کس بے اجل نخواہد مرد

مسنخرہ۔ حضور انکی کیبا راس معلوم ہوتی ہی۔ جو اسمین فرق ہو تو میرا ذمہ۔

آغا۔ ہمین اتفاق ہی۔ سانپ کا نام رات کو لینا گناہ ہی بھیڑیے سے اسقدر ڈرتا ہی کہ معاذ اللہ۔ اتنی بڑی لاش کو بھیڑیا اُٹھاکے کہان لیجائیگا۔ مگر بزدلا ہی۔ دریا دیکھکر لرزہ آتا ہی۔ مرد کا ہیکویہ عورتون سے بھی بدتر ہی۔

اب کوئی ۹ بجے کا وقت تھا۔ باورچی تو پہلے ہی سے بھیجدیے گئے تھے۔ کھانا تیار ہوگیا تھا۔ خاص بردار نے عرض کیا حضور خاصہ تیار ہی۔ حکم ہوا نکالا جائے ہری ہری دوب کے قدرتی فرش زمردی پر ایک دری بچھادی گئی اور کسپر چاندنی اور وہین سب نے ملکر کھانا کھایا۔ کھانا کھانے کے قبل نازو جان نے جمائی لی تو منشی مہراج بلی نے اختر سے کہا حضرت ہمارے معشوق نے جمائی لی ہی اسکے یہ معنی کہ بے جام بادۂ احمر کھانے کا لطف نہ آئیگا۔ نواب چھٹن صاحب نے کہا کیون بی نازو جان صاحب۔ دور بھی چلیگا۔ نازو تنک کر بولی اِسکو تو جنون ہی ہمین اگر اسوقت جی چاہتا تو ہم جمائی اور انگڑائی کاہیکو لیتے صاف صاف حکم کیون ندیتے۔ کہ کھانے کے ساتھ شراب بھی ہو۔ ہمین کیا کسی کا ڈر پڑا تھا۔

مہراج بلی نے مسکراکر کہا (من بھائے مُوڑ یا ہلائے۔ رکھدو تو ابھی بوتل کی بوتل صاف کرجائین اور اِس انکار کو ملاحظہ فرمائیگا۔ چونکہ سردی بہت تھی اور اِس تال کی سیر کو اسلیے آئے تھے کہ خوب کھائین پیین سیر کرین لطف زندگی اُٹھائین لہذا سب کا جی بھر بھر آیا۔ اور سب کے پہلے چھٹن نے آدمی کو حکم دیا کہ شری اور ہوسکی لاؤ۔ نواب صاحب نے بھی اتفاق راے کیا کہ بھئی اب یہان تو اِسی لیے آئے ہین کہ کھیلین کودین کھائین پیین۔ بے سرور گٹھے ہوے کیا لطف حاصل ہوگا خاک دس منٹ کے عرصے مین سب سرخوش و تر دماغ ہوگئے اور میان جلو نے لحن باربدی سے اور بھی سب کو محظوظ کیا۔

ہاتفی از گوشۂ میخانہ دوش
گفت ببخشند گنہ می بنوش

عفو الٰہی بکند کار خویش
مژدۂ رحمت برساند سروش

این خرد خام بہ میخانہ بر
تا مئ لعل آوردش خون بجوش

عفو خدا بیشتر از جرم ماست
نکتۂ سربستہ چہ گوئی خموش

مہراج۔ جرم ماست غلط ہی (جُرم) بلا اضافت فرمائیے قبلہ جرم ماست یعنی جرم از ماست۔ از ماست کہ بر ماست۔

اختر۔ نہین حضرت۔ جرم مین اضافت ضرور چاہیے۔ یعنی خدا کا عفو میرے جرم سے زیادہ ہی بلا اضافت تو فضول ہوجائے گا

نواب۔ منشی اختر صاحب کا بھی نام لکھ لیجیے آپ بحث کرتے ہین۔

کھانا کھانے کے بعد لندنی نے پھر سلسلہ سخن شروع کیا۔ بھیڑیے کا خوف تو خیر دل لگی کی بات ہی اور انتہاے بزدلی مگر ہان جنگلون مین اگر انسان شیر سے دوچار ہو اور استقلال مزاج قائم رکھے تو اُسکو البتہ ہم سورما سمجھین۔ ایک مرتبہ کپتان پورٹر کے ہمراہ فیروز پور کی طرف دامن کوہ مین کئی دن تک بڑے گھنے جنگلون مین مجھے رہنے کا اتفاق ہوا۔ سنا تھا کہ ان جنگلون مین شیر لگتے ہین۔ ایک دن کپتان صاحب اپنے خیمے مین اخبار پڑھ رہے تھے اور مین

خیمے کے باہر کرسی پر بیٹھا ہوا خط لکھ رہا تھا - اور کوئی چھ بجے کا وقت تھا - مگر بدلی اور کالی کالی گھٹا کے سبب سے تاریکی بہت ہوگئی تھی اور جنگل بھی گھنا تھا - اور چاروں طرف پہاڑ ہی پہاڑ - چوکیدار نے صاحب سے کہا - خداوند شیر ابھی ابھی پہاڑ سے اُترا اور اِس جنگل مین گھس گیا ہی - معلوم ہوتا ہی رات کو نکل کے ستائیگا - اگر بندوق دیجیے تو دو ایک فیر کردون - کپتان صاحب نے اپنی بندوق بھری اور مین نے اپنی دونالی بندوق جو بھری ہوئی یس رکھی تھی اُٹھالی اور چپ چاپ منتظر رہے - ہمارے ساتھ چار گھوڑے تھے اور دو ہاتھی اور کوئی دس شکاری - بڑے مشہور گلچلے ہم باتین ہی کر رہے تھے کہ جنگل مین کھڑ کھڑاہٹ ہوئی اور صاف معلوم ہوا کہ کوئی جانور کسی جانور کے پیچھے دوڑتا ہی - بس اتنے مین ایک بہت موٹی تازی بھینس نکلی اور بے تحاشا دوڑی - اور اُسکے پیچھے شیرنی - بس شیرنی نے ایک جست بھری اور بھینس کو تھپیڑ دے کے گرا دیا - اور ادھر کپتان صاحب کی بندوق دغی - دائین کی آواز ہوتے ہی شیرنی پھر جنگل کی طرف چلدی اور اپنا شکار نہ کھا سکی - اگر بندوق کہین چھلتی ہوئی بھی اُسپر پڑ جاتی تو آگ بھبوکا ہو کے ہماری طرف لپکتی مگر بندوق خالی گئی اور وہ مہربانی کر کے جنگل کے رخ تشریف لے گئین - اب یہ خوف پیدا ہوا کہ رات کو شیرنی اپنا شکار کھانے کو ضرور آئیگی لہذا ہمنے خوب آگ روشن کردی اور جس مقام پر بھینس پڑی تھی وہان بھی روشنی کردی اور ایک مرتبہ کپتان صاحب کے گھوڑے سے کوئی پانچ چھ گز کے فاصلے پر شیر لیٹا ہوا تھا انھون نے شیر کو دیکھکر گھوڑے کی باگ روک لی کہ اتنے مین بندے کا گھوڑا بھی پہونچا اور دو ہاتھی بھی آ گئے - ان ہاتھیون پر چار پانچ شکاری بیٹھے تھے - ہم دونون بھی گھوڑون سے اُتر کر ہاتھی پر سوار ہوے اور گھوڑون کو تھوڑے فاصلے پر ہٹا دیا اور کپتان صاحب نے گولی چلائی - گردن پر پڑی اور شیر تڑپ کر اُٹھا اور (ہاؤ) کر کے دوسرے ہاتھی کیطرف لپکا - ہاتھی نے زور سے لات دی تو ذرا ہٹا یا اور زخم بھی کھایا تھا - جھلا کے ہاتھی کا اگلا پانون نوچ لیا کہ صاحب نے دوسرا فیر سر کیا اور وہین ٹھنڈا ہوگیا -

نواب - کیون صاحب شملے مین زیادہ لطف ہی یا یہان -

لندنی - شملہ پہاڑ واقع ہی یعنی اُسکی کل آبادی مسطح زمین پر ہی - اور نینی تال کے بنگلے اور کوٹھیان مسطح زمین پر نہین بنی ہین - ہر بنگلے کے اوپر ایک نہ ایک چوٹی یا پہاڑ ہی - اسی سبب سے تو انگریز اِسکو ایک عظیم الشان جیلخانہ کہتے ہین - ایک بہت بڑے سیاح نے جسکا نام دی بال ہی اپنی دلچسپ اور ضخیم کتاب مین ایک مقام پر لکھا ہی کہ جو لوگ ہندوستان مین سیر کرنے آتے ہین اُنکو مین یہ صلاح ضرور ضرور دونگا کہ کشمیر اور شملہ اور نینی تال اور منصوری کی ضرور سیر کرو - اگر اعلے درجے کی فضاے روح افزا دیکھنا چاہتے ہو تو کشمیر جاؤ - اور شملہ اور نینی تال کی سیر کرو اور منصور دیکھو - مگر مجھے نینی تال زیادہ تر اِس وجہ سے پسند ہی کہ ایسی جھیل کسی پہاڑ پر نہین ہی - یون تو دار جیلنگ کیا بُرا ہی - شملہ کی بلندی کچھ کم نہین ہی بڑا بلند کوہستان ہی منصوری کی قدرتی بہار بھی قابل دید ہی مگر نینی تال کو اِس جھیل نے بہشت کر دیا ہی -

نواب - کشمیر بھی گئے ہونگے آپ -

لندنی - ایسا پہاڑ اور ایسا لطف اور ایسی بہار اور اسقدر لطف سبزی ساری جہان کے پہاڑون مین نہین ہی کشمیر کا تو نام ہی نہ لیجیے -

اگر فردوس بر روے زمین ست
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

نواب - برف کے پہاڑ بھی دیکھنے کو جی چاہتا ہی - دور سے تو دیکھے ہین -

اختر - عجب لطف حاصل ہوتا ہی کہ جی خوش ہو جاتا ہی واللہ سبز بون سفید سفید چوٹیان چلی گئی ہین -

نواب - آپ کے ہندوستان مین ہزارون چیزین دیکھنے کے قابل ہین - مثلاً نربدا کے کوہ سنگ مرمر - عجب چیز ہی واللہ - یا سمبھلپور - یا کوئیلے کی کھانین سمبھلپور دریاے مہاندی پر ایک خوشنما چھوٹا سا قصبہ ہی - اور ادھر اُدھر پہاڑ ہین - رودبار اور کہسار دونون کا لطف اسکے پاس ایک گانون ہی - جھونن نام ہی - اسمین ایک کان ہی - راجہ نے اس کان کو چھپا دیا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ برٹش گورنمنٹ کے حکام اپنا تصرف کرلین - مگر وہ کھان چھپ نہ سکی - اس کھان مین کام ہو رہا تھا جب بندہ درگاہ مسٹر دب کے ساتھ دہان داخل ہوے -

نواب - بڑے سیاح ہو بھئی -

بیرسٹر - جہانیان جہان گشت -

چھٹن - جب تو دنیا بھر کا حال معلوم ہی -

مہراج - سفر بھی خوب شی ہی -

لندنی - اسمین سرمہ ملتا ہی - مگر کوئی لائق عالم جیالوجی نہ ملا - اور کوئی ایسا آدمی بہم نہ پہونچا جو معدنیات کے کام سے کلی واقفیت رکھتا ہو اور اپنے فن کا اُستاد ہو - اس سبب سے اس کھان کے کام مین کامیابی نہین ہوئی اب شاید کچھ ترقی کی ہو - راے گڑھ کے کوئیلون کی کھانین دیکھین -

نواب - بھئی ادھر کی دنیا اُدھر ہو جاے مگر بندہ ضرور ولایت جائیگا -

چھٹن - ہم تو شریک ہین - ابھی مستعد ہین صاحب - ہان مہراج بلی کو راضی کیجیے -

آغا - اور ہم بھی راضی ہین - روپیے لیے ہوے حاضر - تیار جب حکم ہو فوراً بسا دین -

نواب - کیدن مہراج بلی -

نشی مہراج بلی نے جمائی لی اور جھیل کی طرف دیکھکر کہا ڈنگیت راے کے تالاب سے کوئی دس گنی ہوگی -

مسخرہ بولا بھئی خوب ٹالا - واہ اُستاد کیون نہو بات تو ایسی ٹالتے ہو کہ جسکا حق ہی - چمڑی جائے دمڑی بچائے -

تین گھڑی دن رہے جھیل کی سیر کی تیاریان ہوئین - چار بوٹ جھیل مین موجود تھے - نشی مہراج بلی صاحب سے کہا گیا کہ قبلہ تشریف لے چلیے - نازو نے بھی للکارنا شروع کیا - قمرن نے بھی غل مچایا مسخرے نے بھی بنانا شروع کیا - جب دیکھا کہ مہراج بلی کسی طرح منظور ہی نہین کرتے تو لندنی نے انکا ہاتھ پکڑا اور کہا بندے کو آپ سے کچھ عرض کرنا ہی علیحدہ لیجاکر کہا آپ ایک کام کیجیے یہ سب تو شہدے ہین ہم ایک معقول صلاح دین اُسکو مانیے - آپ کہیے کہ ہم بے پیے ہوے نجائینگے - پی لین تو جھیل نہین سمندر کے باپ مین چلنے کو مستعد ہین - یہ سب اس بات پر راضی ہو جائینگے تم ذرا زیادہ

پی جانا۔ خود ہی نہ لیجائینگے ۔چلو مطلب حاصل ہوگیا۔

یہ صلاح منشی مہراج بلی کو بہت پسند آئی - کہا واللہ کیا بات بتائی ہے۔ لے بھئی نواب اگر ہمکو ہنسی خوشی لیجلنا چاہتے ہو توہم اس شرط سے چلتے ہین کہ ہوسکی کی بوتل کھلواؤ اور ہمکو اپنے ہاتھ سے پلاؤ۔

مسخرہ ۔نازو نہ پلا دین آپ کو۔

نازو ۔ہٹ مونڈی کاٹا۔

ممن ۔صلاح تو اچھی ہے - بوتل غلام حاضر کرتا ہے۔ مگر ایسا نہو کہ پی کے انکار کر جاؤ۔

اختر۔ دل لگی ہے انکار کرنا۔

ممن نے بوتل کھولدی۔ مہراج بلی پی تو گئے مگر مقدار سے کہین زیادہ چڑھا گئے۔ پہلے آواز مین لکنت پیدا ہوئی اور پھر یہ کیفیت تھی کہ اُٹھے اور گرے - پانون قابو مین نہین تھوڑی دیر مین بیہوش ہوگئے اور نواب صاحب کے حکم سے ایک خدمتگار اور ایک سپاہی نے انکی لاش کو لادکر ایک بوٹ پر ان کو لٹا دیا - اِسکے بعد سب یکے بعد دیگرے کشتیون پر سوار ہوے اور ہوا کھانے لگے ۔

نازو۔ واہ کیا لطف ہے۔

قمرن ۔مردہ آئے تو جی اُٹھے۔

آغا۔ یہ فرحت بھلا شہر مین کہان روح پا سکتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ

یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ نازو جان اور قمرن جان اتنی بڑی جھیل مین بوٹون پر سوار ہوکر اس لطف اور امارت کے ساتھ سیر کرتی تھین۔ مہراج بلی کی لاش دیکھ دیکھکر جو طرفہ سے قہقہہ پڑتا تھا دو گھنٹے جھیل کی سیر کا لطف اُٹھا کر بوٹون سے اُترے۔ اور چونکہ اندھیرا ہوگیا تھا لالٹینین روشن کی گئین منشی مہراج بلی کو اب اسقدر ہوش تھا کہ پانون پانون بے کسی کے سہارے چلتے تھے۔

نازو۔ نواب کو خدا سلامت رکھے - یہ ہوس بھی آج نکل گئی تال مین بھی سیر کرلی۔

مسخرہ - اجی حضور مہراج بلی صاحب - وہ دیکھیے بھیڑیا جھاڑی سے نکلا - ارے بھاگ -

بھیڑیے کا نام سُنکر مہراج بلی کانپنے لگے - تو نواب نے اُنکے ہاتھ مین ہاتھ دیا اور مع الخیر چھولداریون مین پہونچ گئے۔

وکالت کے رکانے

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل نے نواب صاحب سے وعدہ کیا تھا کہ مین شام کو کچہری سے پلٹتے ہوے آپ سے ملونگا - اور مختانے کا بھی ایک خوبصورتی سے تقاضا کر دیا تھا کہ اگر روپیہ اسوقت بھیجدیجیے تو بڑی مہربانی ہوگی۔ مختانے کے ڈھائی ہزار تو نواب صاحب نے آتے ہی بھیجدیے اور مولوی عظمت اللہ صاحب کی دعوت اور تفریح طبع کے لیے دو نامی نامی طائفون کے پاس کھچڑی بھی بھیجدی اور خاص بز کو بلا کر حکم دیا کہ آج بہت بھاری مرغ پلاؤ پکاؤ اور انناس پلاؤ بھی ہو - دو چار صاحب آئیوالے ہین - زیادہ بھیڑ نہو گی لیکن کھانا پر تکلف ہو - یہ حکم دیکر نواب صاحب نے آرام کیا۔

اب ادھر کا ذکر سنیے کہ کدرا شبراتن کے رخصت ہونے کے بعد للتوا کی دکان پر گیا اور شبراتن کی کُل سرگذشت کہ سنائی للتوا اپنی رائے دینے ہی کو تھا کہ اتنے مین ایک برف والے نے آواز دی (ملائی کی برف) - جب قریب آیا تو للتوا نے کہا ارے ادھر آ - او ملائی والے - کہان رہتا ہے بے - دکھائی نہین

پُرتا آج کل - کیا بچہ کسی سے پھنسے ہو - ہر کچھ جرور - کچھ دال مین کالا کالا ہی - اُسنے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا یار کیا بتائین ایک سونے کی چڑیا پھنس گئی تھی مگر نکل گئی ہاتھ سے یار ایسی پری ہی کہ ہم کیا کہین - للتوا کے سر کی قسم آج تک ایسی ایک نہین دیکھی اور کرورپتی عورت - کوئی بہت ہو چودہ برس کی اور دھان پان - اور جب پان کھاتی ہی تو گلے سے سرخی جھلکتی ہی -

للتوا نے گڑگڑا کر کہا - تو یار ہمکو بھی دکھادو بھائی ہم ندکے (صدقے) ہوجائین پھر ہمارا تمھارا دوستانہ کب کام آئیگا - وہ اپنی آشنا تم نے ہم کو دکھائی تھی کہ نہین - ہمنے کون وہ بات تو نہین کی کہ دوستانہ مین تم ہم سے سکایت کرتے - اسکو بھی دکھادو -

اُسنے کہا ارے بھائی اب کہان - وہ تو ٹکے کے پچھواڑے والے مکان مین رہتی تھین - وہ بڑا مکان ہی نہین اِس ٹکیے کے پچھواڑے - وہین رہتی تھین - بیگم تھین لاکھون کا کھرچ (خرچ) اور وہ جو تم کو دکھلائی تھی اُس دن وہ بھی ایک دن وہان ملی تھی نوکر چاکر آدمی لونڈیان وہ بیگم ہی ہی - مگر اب وہ کیا جانے وہان سے کہان اُٹھ گئین ہم تو تڑپتے ہین بھائی - ادھر ہم نے آواز لگائی ملائی کی برف اور ادھر اُٹھ گلی کی طرف کی کھڑکی کھول کے سینچون کے پاس کھڑی ہوگئین سینچون سے بلائین لیتی تھی اور ایسی چلبلی بیگم کہ اب مین تم سے کیا کہون - اب تو وہان پرندہ بھی پر نہین مار سکتا - جو کی پہرا ہی ہم تم کس کھیت کی مولی ہین - اچھے اچھے وہان پھٹکنے نہین پاتے - گردن ناپی جاے ایک دن میری بلائین لے کے اپنی تصبیر (تصویر) ہمکو دکھائی ہم نے کہا جان صاحب یہ ہم کو دیدو ہم اپنے پاس رکھینگے - بولی بیجا اگر ایسا نہ ہو کہ کسی کو دیڈالے - بڑی سونے کی چڑیا ہاتھ سے نکل گئی - اب ہر دم وہی تصبیر (تصویر) دیکھا کرتے ہین بس - (تصویر دکھاکر) دیکھو کیا تصبیر (تصویر) ہی -

للتوا تصویر دیکھکر دنگ ہوگیا - اور کدرا گو گو کھا تھا مگر للتوا کی صورت سے وہ بھی سمجھ گیا کہ اسکو یہ تصویر دیکھکر بڑی حیرت ہوئی - کہا یار ہم کو بھی دکھلاؤ مگر للتوا نے تصویر نہین دکھائی اور برف والے سے کہا یار ہم اِس بیگم کا پتا لگاوینگے - تم یہ تصویر ہمارے پاس رکھ جاؤ تو ہم اپنی ماں کو ایک جگہ بھیج کے پتا لگائین - مین بھی اسپر عاشک (عاشق) ہوگیا مگر تم ڈرنا نہین - ہم تم بھائی بھائی ہین برف والا چکما کھا گیا - اور تصویر للتوا کے پاس رکھکر رخصت ہوا اور چلتے وقت اِس قدر کہ گیا کہ جو پتا لگا دو اُستاد تو پھر ایسی ایسی کلپھی (قلفی) کھلاؤن کہ یاد ہی تو کرو - جب برف والا نظر سے اوجھل ہوا تو للتوا اور کدرا مین بہت چپکے چپکے یہ باتین ہونے لگین -

للتوا - بھلا پہچان تو یہ کسکی تصبیر (تصویر) ہی -

کدرا - ارے! یہ تو کمرن ہی - کمرن -

للتوا - کمرن کو ہم ایسا نہین جانتے تھے جی - یہ تو بڑی کھسمی (خصمی) نکلی - مگر لونڈا برف والا بھی نکھلا اوسیج دھج کا گبھرو ہی -

کدرا - یہ حرامجادی سب پر عاسک ہوجاتی تھی - بڑی بدنکلی -

للتوا - اب ہم سے ہم کہتے ہین - کوئی بیس دفان (دفعہ) تو ہمارے گال کاٹ لیے تھے اور ہم حبیب کے رہجائین

کہ محلے کا واسطہ ہی کوئی دیکھ لے تو کہے باجی ہی۔ ہم نے تصبیر تم کو اِس سبب سے اُس وکنا (وقت) نہین دی کہ تم بکٹ اٹھو

کدرا۔ کھوب کیا۔

للتوا۔ اچھا لے اب چلکے یہ ٹوہ لگاؤ کہ اِس ٹبرے مکان مین کون آن کے رہا تھا۔

ک۔ چلو۔ لگے ہاتھون پوچھ آئین۔

ل۔ نواب صاحب سے یہ سب کہنا ہوگا جی۔

کدرا اور للتوا باتین کرتے ہوئے چلے۔ وہان پہونچے تو پھاٹک پر سپاہی اور تزک و احتشام اور لوگون کی بھیڑ بھاڑ دیکھکر جرأت نہ ہوئی کہ کچھ دریافت کرین دہان سے بے نیل مرام واپس آکے دونون شبراتن کے پاس گئے اور کدرا نے کل امور بیان کرکے قمرن کی تصویر دکھائی۔ شبراتن تصویر کو ٹبرے غور سے دیکھکر ہنسی۔ کہا بیگم صاحب اور شہزادی بنکے تصویر کھنچوائی ہی مردار نے اور کیون ہم کیا کہتے تھے کہ وہ چین کرتی ہوگی اور سونے کا لقمہ کھاتی ہوگی۔ کدرا نے اِن سے درخواست کی کہ بس اتنا پتا لگا دو کہ اِس مکان مین کون بیگم آکے ٹکی تھی۔ شبراتن اُسی وقت گئی اور للتوا کی دکان پر آکے کل حال یون کہا۔

نواب عسکری اِسی مکان مین کمرن کو لیکے رہے تھے برف والا لونڈا ٹھیک کہتا تھا۔ اب وہ اُسکو اور اُسکی بہن نازو کو پہاڑ پر لے گئے ہین۔

للتوا۔ چلو یار اب نواب صاحب کے پاس چلو۔

کدرا۔ جرور۔ ہم تو تیار ہی ہین۔

للتوا۔ تم وہان نہ بولنا تم مالا (معاملہ) کھراب کردوگے۔

ک۔ ارے ہم آپ ہی نہ بولینگے۔

ل۔ کمرن کی تصبیر دیکھ کے اور بھی تڑپ جائینگے نواب۔ دیکھو تو سہی۔

ناظرین کو خیال ہوگا کہ جب نواب صاحب کے ہان بی قمرن جان اپنے میان سے بھاگ کر رہی تھین تو فضلے فضلے نامے ایک برف والے گبھرو پر کہ خوبرو اور نمکین تھا قمرن ہزار جان سے عاشق ہوگئی تھی اور اُس سے کہتی تھی کہ چاہے مجھے چنا کھانے کو ملے چاہے آدھا پیٹ کھانا پاؤن مگر مجھے تیرے ساتھ رہنا گون ہی۔ اور کالاکھون روپیہ گون نہین ہے ع

مرا گدا اے تو بودن ز سلطنت بہتر

یہ برف والا جو للتوا کا دوست تھا وہی فضلے ہی ناظرین کو یہ بھی یاد ہوگا کہ قمرن نے اپنی تصویر بھی فضلے کو دی تھی یہ وہی تصویر تھی جو للتوا نے باتون باتون مین برف والے سے ہتیالی تھی۔ یہ بھی ناظرین باتمکین کو غالباً یاد ہوگا کہ قمرن کی منھ بولی بہن جسکو دگانا کہتی تھین قمرن کے ملنے کو اُسکے پاس آئی تھی اور فضلے برف والے اور اِس دگانا سے کبھی آشنائی تھی۔

خیر تصویر لیکر للتوا اور کدرا خوش خوش نواب صاحب کے ہان چلے کہ ایک اور ثبوت نواب کو دینگے اور قمرن کی تصویر بھی دکھائینگے شام کو مکان پر پہونچے تو اور دن کی نسبت ذرا صفائی اور تزک اور اہتمام زیادہ پایا اِن کو دیکھتے ہی نواب صاحب نے اشارے سے بلایا اور کہا مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل کے ہان ڈھائی ہزار روپیہ تو تمھارے سامنے ہی بھیجدیا تھا اب آج رات کو اُنکی دعوت ہی۔ کھانا پکوایا ہی جلسہ بھی ہوگا۔ یہ سب تمھاری بدولت لٹا رہا ہون۔ گن مانوگے یا بھول جاؤگے۔

ک - (قدمون پر گر کر) ہجور غلام ہون -

نواب - یاد رکھیے گا -

ک - (ہاتھ جوڑ کر) ہجور تا بے جندگی (تا بہ زندگی)

نواب - وکیل صاحب کی بڑی خوشامد کیا کرو -

ل - ہجور ہم تو ہجور کو جانتے ہین -

ک - اوپر کھدا اور نیچو آپ -

نواب - بڑا لسان لونڈا ہے بے تو -

اتنے مین مولوی عظمت اللہ صاحب کا آدمی نوابصاحب کے نام ایک رقعہ لیکر آیا - رقعے کا مضمون یہ تھا - عالیجناب نوابصاحب - ڈھائی ہزار روپیہ مرسلۂ سامی پہونچا ممنون ہوا - اسوقت حضوری کا ارادہ تھا مگر کئی امر مانع ہوے - آج کوئی دس بجے جی مالش کرنے لگا - کھانا بھی نہین کھایا کچہری چلا گیا - کمشنری مین ایک بڑا مقدمہ تھا - چار گھنٹے برابر ٹانگون پر کھڑا رہنا پڑا - کئی بیرسٹر و نیسے مقابلہ تھا - وہان سے سب جج کے اجلاس مین آیا - یہان دو مقدمے جیتے - اب تھک تھکا کر گھر آیا تو دن بھر بعد کھانا کھایا اور وہ بھی پرہیزی - کم روغن شوربا اور چار پھلکے - دن بھر بعد جو کھانا کھایا اور وہ بھی ہاتھ روک کے اور کئی گھنٹے کی قانونی بحث سے الگ شل ہو گیا تو اب آرام کو جی بہت چاہتا ہے - اس وقت معاف فرمایئے کل انشاء اللہ ضرور حاضر ہونگا - مجھے واللہ اِس غیر حاضری کا سخت افسوس ہے - مقدمے کی جانب سے آپ مطمئن رہین - رگید ڈالونگا - کل صبح کو ملونگا - نیت شب بخیر - خاکسار عظمت اللہ وکیل

رقعہ پڑھکر نواب صاحب نے مولوی عظمت اللہ وکیل کے آدمی سے کہا - ارے میان تم نے تو اسوقت غضب ہی ڈھایا ہمنے بڑے اہتمام سے کھانا پکوایا - ناچ کے لیے دو تین طائفونکو کچہری بھیجی - منتظر بیٹھے تھے کہ مولوی صاحب آتے ہونگے کہ آپ یہ رقعہ لائے - اچھا پھر اب تو مجبوری ہے قلم دوات کاغذ لاؤ بھئی جواب لکھدین - جواب رقعہ یون لکھا -

حضرت مولانا - بھائی تمنے اِسوقت غضب ڈھایا ارے میان دور از حال آج ہی تمکو بھی بیمار ہونا تھا خاکسار یعنے آپ کے تابعدار نے ناچ کی تیاری کی ہے - طائفے گھڑی دو گھڑی مین آتے ہونگے فرہ کرکرا کر دیا - اب آپ جانتے ہین بندہ کیا کریگا - جلسہ موقوف - مجرے کا جو ہو وہ لو اور جلد و کل بشرط خیریت انشاء اللہ پھر ہی لطف ہو گا - ع -

ہر کسی را بہر کارے ساختند

ہمکو اسی کام کے لیے خلق کیا ہے - مگر ایک امر مین حیرت ہوتی ہے کہ ابھی اِس نئی جوانی ہی مین آپ کا یہ حال ہے کہ ذرا جی مالش کیا اور کمزور ہو گئے -

کل صبح کو آپ کیون تکلیف کرین - بندہ خود حاضر ہوگا آپ کو تکلیف دینا ہرگز گوارا نہین ہے - سویرے بندہ خود حاضر ہوگا اور مقدمے کی نسبت آپ نے اطمینان دیا ہے ارا شکریہ ادا کرتا ہون -

سپردم بتو مایۂ خویش را	تو دانی حساب کم و بیش را

حررہ ننگ انام - نواب برائے نام

خط دیکر وکیل صاحب کے آدمی کو روانہ کیا اور ادھر کدرا اور للتوا کی جانب مخاطب ہوے -

نواب - کہو کوئی تازہ خبر -

ل - ہان ہجور - کمرن کو ہجور نے دیکھا ہے -

نواب۔ نہین کہان دیکھا مگر تعریف البتہ سنی ہی کہ بڑی حسین عورت ہی۔

ل۔ ہجور ہمارے پاس ہی کمرن۔

نواب۔ کیا! کیا پہاڑ سے بھاگ آئی (اپنے دلمین۔ ارے غضب یہ کیا ہوا)۔

ل۔ بھاگ نہین آئی۔ ہدا ہمارے پاس ہی (تصویر دیکھ) یہی کمرن ہی سرکار۔

نواب۔ (تصویر کو بغور دیکھکر) یہ تو دوسری نورجہان ہی اللہ اللہ چوڑی والی اور اسقدر حسینہ۔ یہ نور عالم افروز یہ تو جورو بنانے کے لائق ہی۔

ک۔ ہجور لونڈی کہیے۔ یہ ہجور کی لونڈی بنکے رہیگی۔

ہدا ہجور چاند مین دھبا ہی اِسمین دھبا نہین ہی۔

نواب۔ واقعی۔

می شنیدم کہ راحت جانی	چون بدیدم ہزار چندانی

واہ واواہ۔ کیا شکل ہی۔ زاہد فریب۔ بھئی اب تو اگر ایک لاکھ روپیہ بھی بلٹے تو کیا مال ہی مگر کدرا تم اِس سے اب ہاتھ دھو بیٹھو۔

ک۔ ہجور۔

نواب۔ ہجور و جور نہین۔

ل۔ سرکار مالک ہین۔ گلام کو کون بات کا اُجر ہو سکتا ہی بھلا۔

نواب۔ کمرن کیا پری ہی پری۔ واہ ری صورت زیبا عاشق ہو گیا۔

اگر کوئی اور کدرا اور نواب صاحب کی یہ تقریر سنتا تو کدرا کو اسقدر مارتا کہ بیدم کر دیتا۔ نواب تو کمرن کے حسن کی تعریف کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اب تو کمرن سے ہاتھ دھو بیٹھو۔ اب یہ ہماری بیوی ہو کے رہیگی۔ اور کدرا ہجور ہجور کہہ رہے ہین اور فرماتے ہین کہ ہجور اِسکو اپنی لونڈی بنائین۔ واہ کوئی پوچھے کہ مردک جو کمرن تیری ہو کے رہیگی نہین تو تو یہ پاپڑ کاہیکو بیلتا ہی۔ لعنت بھیج۔ جیسے اُن نواب کے پاس رہی ویسے اِنکے پاس رہی۔ تجھے دونون باتین یکسان ہین اور للتو اپنا مطلب گانٹھتا تھا۔ اِسکو اِس سے کیا بحث تھی کہ کمرن یہان رہے یا وہان رہے۔ اُسکو تو یہ فکر تھی کہ نواب سے چار پیسے ملین اور اگر اِسی دل لگی دل لگی مین کمرن پھر محلے کو آباد کرے تو ازین چہ بہتر۔

نواب۔ کادر۔ یار کمرن ہمکو دیدو۔

ل۔ ہجور اسکے بس مین ہو نہ جب۔

نواب۔ ایک لاکھ روپیہ خرچونگا۔

ل۔ کھدا (خدا) سلامت رکھے۔

نواب۔ ہم کوئی کنگال نہین ہین۔

ل۔ دم گنیمت (غنیمت) ہی۔

نواب۔ تو جو مانگیگا وہ تجکو بھی دونگا۔

ل۔ ہجور نے جب سے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا مین بادشا ہو گیا بس ہجور۔

نواب۔ ارے میان کدرا کوئی اور چوڑی والی دکھاؤ۔ کیا کمرن کی سی کوئی اب نہین ہی۔

ک۔ ہجور کمرن سی تو دنیا مین نہوگی چاہے ڈھونڈھ لیجیے۔

نواب۔ کل صبح کو ہم تم سے دو ایک باتین دریافت کرینگے۔ دیکھو تو ہوتا کیا ہی کل تم لوگ بہت سویرے آؤ۔

ل۔ بہت اچھا۔ گجر دم لیجیے۔

ک - تڑکے آجائینگے -

ل - ہجور رسا رئیس اِس ہمارے شہر مین کوئی نہین ہی - کیا بات ہی -

نواب - ارے دور دور نہین ہی -

ل - ہان ہجور -

ک - ہجور کل وکیل کے پاس چلینگے -

ل - کیا بکتا ہی گدھے - اور بلانے کا ہیکو ہین - یہ گنوار ہی سرکار -

نواب - (مسکراکر) مگر تو بڑا طرار ہی ہاے قمرن وُ اے قمرن

وصل حبیب حاصل عمر عزیز ہی
وہ گل ملے تو ہجر کا ہو خار خار دور

گھر بیٹھے نظارہ ہو گیا -

طور پر حضرت موسی نے تجلی دیکھی
بام پر یار نے دیدار دکھایا مجکو

ہوش ٹھکانے نہ رہے واللہ -

اُڑتے ہین ہوش تیرے دیکھے سے اے پری رُو
ممکن نہین حواس خمسہ بشر سنبھالے

ل - اب ہم لوگ کل آئینگے -

ک - ہان اب ہجور بھی آرام کرینگے -

نواب - آرام تو اب بے قمرن کے دیکھے محال ہی - انشاءاللہ - چاہے جو صرف ہو جاے -

ل - کمی کس بات کی ہی ہجور -

ک - اللہ کا دیا سب ہی -

نواب - اچھا اب تڑکے آجاؤ -

دوسرے روز کدرا اللتوا کو لیکر وکیل کے ہان پھر گئے -

وکیل - نواب صاحب کی خدمت مین تسلیم -

نواب - ول صاحب بہادر - مزاج کیسا ہی -

و - کل سے بہت بُرا حال ہی -

ن - خدا خیر کرے - کیا ماجرا کیا ہی - بخار تو نہین ہی خدانخواستہ ڈاکٹر کو بلاؤ صاحب -

و - نہین - نیچر پر چھوڑ دونگا -

ن - نیچر - یعنی طبیعت - آپ تو وہی نیچریہ لفظ بولتے ہین چہرے سے بخار نہین پایا جاتا -

و - شب کو خفیف سی حرارت تھی -

ن - تو بھائی حکیم کو بلائیے -

و - کل آپ کے ہان نہ جانے کا بڑا رنج ہی - آپ نے اسقدر تکلف کیا تھا مگر کیا کرین طبیعت پر اختیار نہین بیماری کو کیا کرے کوئی -

ن - کل بڑی بے لطفی ہوئی اور آپ آج پھر آپ رنگ لائے پرسون انشاءاللہ -

و - آپ کے مقدمے کی نسبت -

ن - یہ وقت نہین ہی - مقدمہ ہوا ہی کریگا - آپکی طبیعت اچھی ہو جائے مقدمہ تو ہوتا ہی رہیگا - مگر ایک بات آپ سے کہنے کے قابل ہی - قمرن کو آپ نے دیکھا ہی ؟

و - جی نہین - سنا ہی کہ بڑی حسین ہی -

ن - (تصویر دکھاکر) یہی بی قمرن ہین -

و - ہی تو بھگا ہی لیجانے کے قابل - یار اسمین شک نہین کہ عسکری مزے کرتا ہی - بڑے خوش قسمت ہین واللہ کیا شکل کیا صورت ہی -

ن - بس یہ تصویر ہی دکھانے آئے تھے ہم اور آپ کے

مزاج کا حال بھی دریافت کرنا تھا۔

و۔ (تصویر کی پشت دیکھکر) یار ایک کام کرو یہ تصویر جان اینڈ کمپنی کے کارخانے کی ہی۔ جان اینڈ کمپنی لکھنؤ و منصوری۔ آپ جان کے پاس جائیے اور یہ تصویر لیتے جائیے کہیے گا محمد عسکری نے ایسی بارہ تصویرین اور مانگی ہین۔ وہ قطعی انکار کریگا کہ یہ عورت کی تصویر ہی۔ ہم نہ دینگے۔ آپ اصرار کیجیے گا۔ کہ نواب صاحب نے نینی تال سے منگوائی ہی اگر آپ نہ دینگے تو وہ مجھسے خفا ہونگے۔ جب وہ نہ مانے تو آپ کہیے گا کہ اچھا پھر ہمکو آپ ایک خط ہی لکھدیجیے کہ جبتک نواب محمد عسکری کا خط یا تحریری حکم نہ آئیگا ہم تصویر نہ دینگے اسکو وہ منظور کرلیگا۔ وہ خط آپ لے آئیے۔ تیرا کام دیگا فوراً جائیے۔ مگر بخط راست یہین آئیے گا نواب صاحب بہت خوش ہوے کدرا اور للتوا کو انھین کی ڈیوڑھی پر بٹھا گئے کوٹھی مین جاکے پوچھا صاحب ہین۔ چپراسی نے کہا ہان ہین اتنے مین جان صاحب باہر نکل آئے اور نواب کو بڑے تپاک کے ساتھ کوٹھی مین لے گئے اور پہلے تصویرین دکھائین نواب صاحب نے اکثر تصویرین پہچانین۔ یہ مرزا سلیمان قدر بہادر شاہزادے ہین۔ یہ تصویر گورنر صاحب کی ہی۔ یہ لکھنؤ کے تحصیلدار کے لڑکے پنڈت اقبال کشن کی تصویر ہی آپ کے ہان کی تصویرین تمام ہندوستان مین مشہور ہین ایسی صفائی بھلا اور کارخانے مین کہان۔ برسون ہم بھی تصویر کھنچوانے آئینگے۔

یہ کہکر نواب صاحب نے تصویر نکال کر دکھائی۔

ن۔ یہ تصویر نواب محمد عسکری نے کھنچوائی تھی بہار پر سے ایک درجن اور منگوائی ہی۔

جان۔ ہان۔ نواب عسکری مرزا۔ ول۔ مگر ہم بے انکے حکم کے نہین دے سکتے۔

ن۔ ہمارے پاس تو خط آگیا ہی۔

ج۔ جبتک انکی تحریر ہمارے پاس نہ آئے تب تک ہم کسی طرح نہین دے سکتے۔

ن۔ ہان ہان قاعدے کے خلاف آپ کیونکر کرسکتے ہین مگر ہمسے وہ بگڑ جائینگے۔

ج۔ تو آپ انکو لکھیے۔ وہ ہمکو لکھ بھیجین تو ہمکو کوئی عذر نہوگا

ن۔ خرابی یہ ہی کہ وہ سمجھینگے کہ ہم آپ کے پاس آئے نہین اور گھر بیٹھے ہی لکھدیا کہ وہ بے حکم کے نہین بنا دیتے۔

ج۔ تار دیدیجیے۔

ن۔ جی نہین۔ اچھا ایک کام کیجیے آپ ہمکو ایک چٹھی اس مضمون کی لکھدیجیے کہ ہم بے محمد عسکری کے حکم کے یہ تصویرین نہین بھیج سکتے جان صاحب نے یہ صلاح منظور کرلی اور خط اُنکے نام لکھدیا انھون نے خط لیا شکریہ ادا کیا اور رخصت ہوے۔ اور سیدھے وکیل کے مکان پر پہونچے اسوقت مولوی صاحب ایک تاریک کمرے مین آرام کررہے تھے اور باہر سے آدمی پنکھا کھینچ رہا تھا۔ یہ بے تکلف چلے گئے اور کہا کیا دور از حال طبیعت یا دہ بے لطف ہی

و۔ جی نہین۔ ڈاکٹر صاحب آئے تھے۔ کہ گئے ہین کہ آج کچہری نہ جاؤ اور کوئی کام نہ کرو۔

کہیے کیا بات چیت ہوئی۔

ن۔ (خط دیکر) انگریزی مین ہی۔

وکیل نے خط کھول کر پڑھا۔ اور ترجمہ سنایا۔

بخدمت ہز ہائنس نواب محمد عسکری صاحب بہادر۔

آج آپ کے دوست ہمارے پاس وہ تصویر لائے جو آپ نے

ہماری کوٹھی مین کھنچوائی تھی جسدن دو عورتین آپکے ساتھ آئی تھین اور آپ نے فرمایا تھا کہ یہ ناچتی ہین اُنمین سے جو بہت کم سن تھی اُسکی تصویر آپ کے دوست نے دکھائی اور کہا کہ آپ نے ایک درجن تصویرین منگوائی ہین - عورت کی تصویر ہم اِسطرح پر کسی اور کو نہین دے سکتے - ہان اگر آپ حکم دین تو ہم بارہ تصویرین اُتار دین اور جسکو آپ لکھین اُسکو حوالہ کر دین -

ہمنے ملکۂ معظمہ کے لباس عروسی کی کئی تصویرین آجکل تیار کی ہین اگر اجازت ہو تو ایک درجن وہ بھی بھیجدین اب آپ پہاڑ سے کب اُترینگے -

و - کیون کیا سوجھی ہی

ن - اِس سے کیا مطلب نکلیگا -

و - یہ بھگا لیجانے کا ثبوت دیا جائیگا - آپ دیکھتے جایئے کہ کیا کارروائی ہوتی ہی -

ن - بھئی بہت دور کی سوجھتی ہی -

و - تسلیم - روٹیان ہی اِسپر ہین -

ن - اب آپ آرام کیجیے - باقی حال اب کل کہونگا - اسوقت سمع خراشی خلاف عقل ہی مگر اب آرام ہی کیجیے گا -

و - آداب عرض کرتا ہون -

ن - تسلیم -

و - ذرا کل قمرن کے میان کو لیکے صبح کو آجایئے گا اُس سے اور بھی کچھ دریافت کرنا ہی - اور اُس لونڈے کو بھی لے آیئے گا ان دونون بہنون مین زیادہ حسین کون ہی -

نواب - نازو کے نسبت قمرن حسین ہی - یون تو دونون مہ پارہ اور پری چہرہ ہین مگر قمرن مین جو بات ہی وہ لاکھون کروڑون عورتون مین نہو گی -

وکیل - آپ تو کہتے تھے کہ قمرن کو ہمنے دیکھا ہی نہین ہی صرف تصویر دیکھی ہی اب اِن دونون کے حسن کا فرق بتاتے ہو -

آپ کی بھی واللہ کچھ عجب باتین ہین - اگر اجلاس پر آپ گواہی مین طلب کیے گئے تو مقدمہ بلٹا ہی دیجیے گا -

نواب - قمرن کو دیکھا یا نہین دیکھا - للتوا اور کدرا سے تو یہی کہا ہی کہ ہم قمرن کی صورت سے بھی واقف نہین ہین اور اِن دونون کو یقین آگیا - ہم سوچے کہ ایسا نہو ہم بھی جھپیٹ مین آجائین - اِس سے الگ ہی الگ رہ کے کارروائی کرنا اچھا - باہمہ و بے ہمہ -

و - تو ہمکو کل امور سے مطلع کر دو صاحب -

ن - اجی مقدمہ تو چھڑنے دو -

و - ہم کہتے ہین ایسا نہو کوئی بات فروگذاشت ہو جائے آپ ابھی وکالت کے رکانے کیا جانین - تصویر والے کی کتنی بڑی گواہی ہی اور کسقدر معتبر - اول تو یورپین - دوسرے مالدار تیسرے نامی گرامی اور مشہور مصور - وہ جھوٹ کیون بولیگا - مگر جب اُسکو معلوم ہو گا کہ چکما دے کے خط لکھوا لیا اور ہاتھ کٹوا لے گئے تو سر ہی پیٹے گا اور بہت اُچھلے کودیگا کہ گہرا چکما کھا گیا -

ن - نازو کے میان کا بھی پتا لگاتا ہون -

و - ہمنے تو آپ سے کئی دفعہ کہا - دفعتہً ایسا چھاپا مارو کہ جو جو ہمراہ گئے ہین انٹی سے چیونٹی تک سب مدعا علیہ سب باندھے جائین - کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے - اور دو دو جرم - ایک نالش نازو کے میان کی جانب سے اور ایک

کدرا کی طرف سے - تو قمرن تو نواب محمد عسکری کے ساتھ بھاگی ہو اور نازو کیسکے ساتھ گئی ہو-

ن- وہ جو بینو نسپل کے ممبر ہین - منشی مہراج بلی-

و- (ہنستے ہوے) ارے وہ بڈھا - یہ ٹرے جس اسکو بھی دھر دادو - مالدار بھی ہو - اجی روتے تو بن ٹرے نہین-

ن- انشاء اللہ

و- قمرن آپکے بتے چڑھی - چین کیجیے مگر ایسا نہ ہو کہ کوئی حضور کے بھی استاد نکلین - اِسسے ذرا بچے رہیے گا-

ن- لاحول ولا قوۃ - افراسیاب خان کی تو مجال نہین ہو کوئی ترچھی نظر تو دیکھ لے-

و- یہ نہ کہیے - رہے تو آپ سے - نہین تو سگے باپ سے اور پھر ایسی کم سن عورت اور چھوٹی قوم اور اِسقدر حسین اسکا رکنا محال ہو اور یاد رکھیے گا-

چون در بر دیگرے نشیند	خواہد کہ ترا دگر نہ بیند

ن- آپ ابھی صاحبزادے ہین اور ہمنے زمانہ دیکھا ہو - یہ وکالت نہین ہو - اِسکے رکانے آپ جانتے ہین اور تماش بینی کے رکانون سے ہم خوب واقف ہین اچھا رخصت

للتوا اور کدرا دونون کو تو نواب صاحب نے راستے ہی سے رخصت کیا اور گھر پہونچکر تھانے کے سب انسپکٹر کو جنکے ساتھ یہ اکثر سلوک کرتے تھے بلوایا - کہا کہدینا ایک ضروری کام ہو ذرا کھڑے کھڑے چلے آیئے انھون نے کہلا بھیجا کہ مین اِسوقت کاکوری سے تھکا ماندہ چلا آتا ہون - ابھی کمر بھی نہین کھولی ہو صبح کو حاضر ہونگا - مگر نوابصاحب کو اسقدر تاب کہان گاڑی پر سوار ہو کر تھانے پہونچے تھانہ دار دوڑ کر گاڑی کے پاس آیا - کیا ایسا ضروری کام تھا حضور مین ابھی کاکوری سے چلا آتا ہون اور بہت خستہ ہون اگر حکم ہو تو دونوالے کھا کے حضور کے ساتھ ہی ساتھ چلا چلون نواب صاحب نے کہا یہان بجز ماش کی دال اور موٹی موٹی روٹیون کے اور کیا کھاؤ گے اور ذلیل قسم کا گوشت - یہی سپاہی کی غذا ہو - آج چلو ہم کو رئیسون کے گھر خاصہ کھلوائین کہ نئے دانت آجائین تھانہ دار اِنکے خود چلے آنے سے بہت جھیپا ہوا تھا فوراً گاڑی پر بیٹھ گیا - راستے مین نواب صاحب کمردن کو دیکھ دیکھکر بیڈھب بیڈھب سوال کرنے لگے -

ن - یہ کون آکے ٹکی ہو بھئی-

ت - (تھانہ دار) گوالیار سے آئی ہو خوش گلو بھی اور خوش رو بھی ہو-

ن - تو پھر آج اِسکا گانا سنوا دین-

ت - آج نہین - اب کسی اور دن پر رکھیے آج کھانا کھلوائیے مگر معمولی کھانا بندہ نہ کھائیگا - عمدہ پکوائیے - چاہے دس بج جائین-

ن - عمدہ سے عمدہ کھانا کھاؤ - یہ کیا بات ہو - یہ کون ہو یار - کیا اچھی چھوکری ہو-

ت - یہ نخاس سے اب یہان آکے رہی ہو-

ن - اِسی کو بلوائین - جو مرضی ہو-

ت - یہ کاہے کے واسطے - کون ضرورت ہو-

ن - اہاہاہا - یار اب تو بہت سی نئی نئی صورتین نظر آتی ہین - ایک سے ایک بڑھ چڑھکر یہ بھی خاصی ہو اب ایک دن باغ مین جاکر اِن سب کو انشاء اللہ بلوائینگے

یہ سبز پوش کون ہی جی۔

ت - (مسکراکر) حضور نے مجھے کوئی گُٹنا سفر کیا ہی۔ مجھے جو ٹُٹون بدمعاشون کا حال پوچھیے۔ پولیس کی کارروائی دریافت کیجیے۔ یہ کون ہی وہ کون ہی۔

ن - اِسی باعث سے تو تھانہ دارون سے ہم یارانہ پیدا کرتے ہین۔

مکان پر پہونچکر نواب صاحب نے اپنا مطلب بیان کیا بھئی تھانہ دار ایک مطلب تمسے ہی۔ اور کچھ نہین۔ ہم فقط صلاح چاہتے ہین۔ ہمارے ایک جانی دشمن ہین نواب محمد عسکری۔ سمجھے۔ وہ ہماری گھات مین رہتے ہین ہم انکی تاک مین کہ موقع ملے تو دھر وادین اب ہم کو اُنکے ذلیل کرنے اور نیچا دکھانے کا خوب موقع ملا ہی وہ ایک منکوحہ عورت کو بھگا کے پہاڑ چلے گئے ہین کوئی کارروائی ایسی بتاؤ کہ فوراً پھنس جائین بٹ نہ پڑے۔

ت - منکوحہ عورت ہی۔ وہ عورت انھین کے ساتھ پہاڑ پر ہی اور میان اُسکا۔

ن - وہ بیچارہ یہان تڑپا کرتا ہی اور پریشان ہی۔ ہمارے پاس اکثر آتا جاتا ہی۔

ت - معلوم ہوتا ہی وہ عورت خوبصورت ہی اور آپ کی بھی مطبوع طبع لہذا اُسکے میان سے آپ نے یارانہ پیدا کیا۔ خیر۔ اچھا تو اسکو یہ مشورہ دیجیے کہ وہ کل ایک رپٹ ہمارے تھانے پر لکھوا دے کہ اسکی منکوحہ بیوی کو نواب عسکری بہ ایما اپنی بیگم وفلان فلان کے میرے گھر سے بہ نیت مجرمانہ لے بھاگے۔

ن - ہان۔ یا کہو کوئی وکیل کر دین۔

ت - بے سود ہی۔ اکیل وکیل کیا بنا لینگے ہم کیا کم ہین اپنے دل کی فوج کے آدمی۔ اور کون ایسا لمبا چوڑا مقدمہ ہی جو وکیل کی ضرورت ہو۔

ن - وہی ہم سوچے کہ آپ سے دریافت کرین۔ فوجداری کا مقدمہ آپ سے کہان جا سکتا ہی۔

ت - بس اس سے بڑھکر اور کوئی تجویز ہی نہین ہی۔ آیا ذہن اقدس مین۔ فوراً گرفتار ہو جائین۔ تیر بہدف مگر اتنا از برائے خدا فرما دیجیے کہ حسین ہی یا نہین۔

ن - ارے بھئی حسین نہوتی تو لکھو کھا روپیہ ہم کاہے کو تباہ کرتے۔ حسین کی تو کوئی اصل وحقیقت نہین ہی لاکھو دو لاکھ مین ایک ہی۔

ت - یہ وجہ ہی! مین تو کہتا ہی تھا۔

ن - تصویر دکھا دون۔ لوٹ جاؤ گے واللہ۔

ت - ضرور دکھائیے۔

نواب صاحب نے تصویر اُنکے ہاتھ مین دیدی تو تھانہ دار صاحب پھڑک گئے۔ کہا صاحب یہ کسکی تصویر ہی۔ یہ تو کسی بڑے گھرانے کی بہو بیٹی معلوم ہوتی ہی۔ للہ بتائیے تو یہ ہی کون۔ واہ وا۔ حسن کیا خدا کی دین اور خدا کی شان ہی حسن اور شے ہی۔ اسکو حسن نہین کہتے۔ اسکو شان معبود کہتے ہین اب یہ کروڑون روپیے کی دولت اللہ نے اس عورت کو بخش دی ہی۔

ن - اور یہ چوڑی والی ہی۔

ت - (متحیر ہوکر) - واللہ - مگر نطفہ ضرور کسی شریف یوسف جمال کا ہی۔

ن - تو اسکے پھانسنے کی فکر ہی۔

یہ باتین ہوتی ہی تھین کہ ایک کانسٹبل نے آکے کہا حضور بڑی واردات ہوگئی - ایک جگہ ڈانکا پڑا - دو تین آدمی مارڈالے گئے - کچھ لوگون کو پاسیون نے گرفتار کرلیا ہے - تھانے مین جمائو ہے -

ت - خدا جانے کیا بکتا ہے - گاڑی جلد تیار کروائیے - اب مین رک نہین سکتا -

ن - کہدو گاڑی فوراً تیار رہے اور باورچی کو حکم دو کہ جو کچھ پک گیا ہو فوراً ایک آدمی گاڑی پر جائے تھانہ دار صاحب کے ہان دو تین آدمیون کا کھانا پہونچاؤ -

تھانہ دار تو رخصت ہوگئے اور ادھر انھون نے اپنے پرانے دوست کو جنکے ساتھ یہ مکتب مین پڑھے تھے گاڑی بھیجکر بلوایا - یہ اب روینیو ایجنٹی کا کام کرتے تھے - اور نواب صاحب سے بالکل مخلے بالطبع - بڑی بے تکلفی - بڑا یارانہ - بڑی دوستی - اور دونون کو باہم محبت تھی - نواب صاحب نے سوچے کہ اُنسے بھی مشورہ کرنا لازم ہے - دیکھین یہ کیا صلاح دیتے ہین - وکیل نے اور راستہ بتایا - تھانہ دار نے اور ہی صلاح دی اِنسے بھی راے لے لین -

روینیو ایجنٹ تو انکے یار تھے ہی گاڑی پہونچتے ہی روانہ ہوے - اور آتے ہی غل مچانا شروع کیا - نواب او نواب - ارے نواب ہوت - ملتے ہی دو دو چونچین ہوگئین - انھون نے کہا ہم رخصت ہوتے ہین صاحب - تمھارے گھر پر آئین اور ستائے جائین - بلواؤ دو ایک کو - اب ہندہ تڑکے تک جانے اور سونے اور سونے دینے والے کو کچھ کہتا ہے - کل تعطیل ہے قبلہ کھانا بھی یہین کھائینگے اور سب باتین بھی ہونگی - نواب صاحب نے کہا معقول اچھے آئے کھانا بھی کھائینگے سب باتین بھی ہونگی ڈھنی بھی دینگے - ایسی تیسی آپکی - مگر یہ نہ پوچھا کہ بلایا کس کام کے لیے تھا کھانے اور گھورنے کی سوجھی اسکے بعد انھون نے نواب محمد عسکری کا حال کہہ سنایا اور جو جو امور تھانہ دار اور وکیل سے نہین کہے تھے وہ بھی بے تکلفی کے سبب سے کہدیے - روینیو ایجنٹ نے غور کرکے کہا یہ تمکو کیا شامت ہے - آخر تم کوئی خدائی فوجدار ہو - قاضی ہو کہ شہر کے اندیشے مین دُبلے ہو - آخر ہو کون - اول تو کسی شریف زادی پر نظر بد ڈالتا ہی آپ کا پاجی پن ہے -

نواب صاحب نے مسکراکر جواب دیا اب آپکی خواہش ہے کہ میرے ہاتھ سے پٹیے - بڑے پارسا بنکر آئے ہین - زمانے بھر کا بدمعاش - جب تم ایسے شہدے لچے پارسائی کی لیتے ہین تو غصہ آتا ہے - ع -

بر عکس نہند نام زنگی کافور

روینیو ایجنٹ نے مقدمے کا حال بغور سنکر کہا میری راے مین تو ایک درخواست صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین دیدیجائے کہ فلان عورت کو نواب محمد عسکری صاحب اور انکی بیگم غرض ناجائز کے لیے بھگا لے گئے ہین اور اسکو بطور ناجائز روک رکھا ہے - جب درخواست حسب دفعہ ۵۵۱ ضابطۂ فوجداری ایکٹ ۱۰ سنہ ۱۸۸۲ء کے دیجائیگی - بس درخواست گذرتے ہی صاحب مجسٹریٹ ضلع فوراً پولیس کے نام حکم جاری کردینگے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے حوالے کردیجائے

ن - تو آپکی یہ راے ہے -

ر - اِس سے سہل ٹکا اور دوسرا ہو ہی نہین سکتا -

ن - ہان - مگر وہ ذلیل تو نہونگے -

ر - بیشک ذلیل نہ ہونگے - تم طوالت کی کارروائی پسند کرتے ہو اور ہم اختصار اور اپنا مطلب نکالنا

پسند کرتے ہین۔
ن۔ اچھا تو بعد غور کارروائی ہوگی۔
ر۔ اور کون کون ساتھ گیا ہی۔
ن۔ طول سے ہمین کوئی مطلب نہین۔ ہمارا تو مطلب صرف یہ ہی کہ عسکری ذلیل ہون۔ بیگم عدالت مین بلوائی جائین اور قمرن اُسکے میان کو ملجائے۔ بس۔
ر۔ اور آپکے محل مین جلوہ افگن ہو۔ یہ اصلی مطلب اُڑا گئے۔ کیون استاد۔ اور دل لگی ہو کہ قمرن سیدھی اپنے میان کے ہان جائے اور آپکو اُسکا میان اُلو بناتے۔
ن۔ دو دن پہلے سے وہان پہرا بٹھیگا۔
ر۔ اچھا پھر سہل ترکیب تو یہی ہی۔ اگر قمرن کی خواہش اور اُسکا عشق بھی ہی تو اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی غور کرلو۔ جلدی شیطان کا کام ہی۔
نواب صاحب کی عقل دنگ تھی کہ کِسکی راے کے مطابق چلون اور کِسکی صلاح کو دستور العمل بناؤن۔ جو ہی ایک ہی ڈھرّا بتاتا ہی۔ کوئی کچھ صلاح دیتا ہی کوئی کچھ۔ اگر جلدی مین کوئی کارروائی کر بیٹھین تو خوف ہی کہ مبادا بیوقوف بنین قمرن بھی ہاتھ سے جائے اور نازو بھی ہتّے نہ چڑھے اور مفت مین بدنام اور ذلیل وخوار ہون سوچتے سوچتے سوچے کہ شہباز خان انسپکٹر کو بلائین جو اس تھانہ دار کے افسر تھے اور فوجداری کے معاملات مین بڑا دخل رکھتے تھے اٹھارہ برس سے انسپکٹری کے عہدے پر نیکنامی کے ساتھ مامور تھے اور تین سال تک ممالک مغربی وشمالی مین کورٹ انسپکٹری کرچکے تھے اور دو تین بار قائم مقام اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی رہے تھے۔ انپر نواب صاحب کا احسان بھی تھا کہ ایک مرتبہ یہ اِس جرم مین ماخوذ ہوئے تھے کہ حوالات مین ایک آدمی کو اسقدر پٹوایا تھا کہ اُسکا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ نواب صاحب نے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرکے بیرسٹر مقرر کیے اور اُنکو صاف چھڑوا لائے۔ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ شہباز خان کو بلوائین کہ حسن اتفاق سے وہ خود ہی آگئے۔
نواب۔ بڑی عمر ہوگی خان صاحب مین اسوقت آپکو یاد ہی کرتا تھا۔ خوب آئے۔
خان۔ حضور بھلا ہم غریبون کو کیون یاد کرنے لگے اتنے جلسے ہوے۔ اتنی دعوتین ہوئین۔ ہم کو کبھی جھوٹون بھی نہ کہلا بھیجا۔
نواب۔ بھائی صاحب آپکی شکایت میرے سر آنکھون پر مین کیا کرون اکیلا آدمی۔ اور مزاج مین بے پروائی مگر خیر یہ شکایت تو دوستون مین ہوا ہی کرتی ہی اور شکایت اُس سے ہوتی ہی جسپر کچھ دعوی ہوتا ہی مگر آپ یہ فرمائیے کہ آپکی انسپکٹری ہمارے کب کام آئیگی۔ بقول شخصے گھر کی انسپکٹری اور ہم ذرا ذراسی بات کو ترسین۔ مانا کہ آپ بڑے نامی گرامی انسپکٹر ہین اور کئی ضلعون مین کپتان صاحب بھی رہ چکے مگر ہمکو کیا۔
خان۔ اول تو مین ہون ہی کس قابل۔ اور اگر کوئی کام میرے تعلق کا ہو تو فرمائیے بسر وچشم بجا لاؤن۔ مین للو پتو کرنے والا آدمی نہین ہون۔ اور کسی سے شاید للو پتو کرون بھی مگر آپ سے جھوٹ نہ بولونگا یہ تو مین کہہ نہین سکتا کہ جان تک قربان کردونگا۔ یہ تو یاوہ گوئی ہی انسان کو اپنی جان بڑی عزیز ہوتی ہی مگر ہان یہ ضرور کہونگا

کر نوکری جاتے تو جوتی کی نوک پر ہی میری خوش قسمتی کہ مین آپ کے کسی کام آسکون - اب آپ بے تکلف فرمائین کہ میرے سپرد کون خدمت حضور کرینگے -

ن - آپ نے تو حضرت شیر کے شکار کا سامان کیا ہی اور مین ایک چوہیا کے شکار پر بھی نہین جاتا - مین تو صرف ایک صلاح چاہتا ہون -

خ - تو پھر اتنی لمبی تمہید آپ نے کاہیکو کی - اصل مطلب فرمائیے -

ن - تو پھر صاف صاف عرض کرتا ہون کہ نواب محمد عسکری نامے ایک صاحب کسی چوڑی والی کو جو منکوحہ عورت ہی بھگا لے گئے اور اُسکی بہن نازو کو کہ وہ بھی ابھی کم عمر اور پاکیزہ طلعت عورت ہی بھگا لے گئے اور وہ بیچارا جسکی منکوحہ بیوی قمرن ہی روتا اور سر دھنتا ہی - اب کوئی ایسی تدبیر سوچو خان صاحب کہ عسکری اور اُنکی بیگم دونون کو قید ہو جائے - اور قمرن اُسکے میان کو ملجائے -

خان - چوڑی والی منکوحہ عورت تھی اور وہ نواب محمد عسکری کے ساتھ بھاگ بھی گئی - پھر آپکو کیا آپ پرائے پھٹے مین پانون ڈالنے والے کون -

ن - بھئی ہماری دلی خواہش ہی کہ بیگم اور نواب دونون ذلیل اور خوار ہون -

خ - حضور خود نواب زادے ہین - تعجب ہی کہ آپ کی ایسی خواہش ہی -

ن - بھئی تم کوئی میرے مولوی صاحب یا اتالیق ہو - جو صلاح پوچھون وہ بتلایئے -

خ - بندے کی صلاح یہ ہی کہ قمرن ہی نہین بلکہ جس قدر چوڑی والیان اِس شہر مین ہین اُن سب کو اگر محمد عسکری بھگا لیجائین تو بھی آپ نہ بولین -

ن - اب آپ زیادہ خیر خواہی نہ دکھایئے -

خ - نواب صاحب اب بال سفید ہو چلے ہین اب ذرا یہ ہوس کم کر دیجیے -

ن - یہ نہوئیگا ؎

هوس از سرم یک سر مو نرفت
سیاهی ز مو رفت داز رد نرفت

خ - پھر اگر آپ کی یہی خواہش ہی کہ نواب اور بیگم دونون کو قید کرا دیجیے تو خوب یاد رکھیے کہ پھر لکھنؤ مین آپ کا قیام محال ہو جائیگا - یہ جتنے نواب زادے اور رئیس ہین سب آپکی بوٹیان نوچ نوچ کر اور تکے تکے کرکے چیلون کو دینگے کہ آپ نے ایک رئیس زادے کی آبرو مٹادی اور سشن سپرد کرا دیا اور اُس بیچاری بیگم کا کیا قصور ہی - وہ سوتیا ڈاہ کی آگ مین جلتی ہوگی -

ن - انسپکٹر صاحب ہائے یہی تو غضب ہی کہ آپکو معاملے کی اصلیت کی تو خبر ہی نہین ہی اور ہم کو ڈپٹنے لگے - یہ مین خوب جانتا ہون کہ آپ خلوص دل اور نیک نیتی اور خیر اندیشی کی نظر سے میری بھلائی کے لیے کہتے ہین مگر بھائی اصل امر سنو تو عسکری مردود کا نام نہ لو - وہ حرکت ناشایستہ اِس سے سرزد ہوئی ہی کہ جسقدر دشمنی اِنکے ساتھ کیجائے بجا ہے -

خان - یہی نا کہ چوڑی والی کو لے بھاگا - پھر یہ تو آپ رئیسون کا شرف اور جوہر ہی - حضور کب اِس سے خالی ہین -

ن - تو اپنی جورو کو اپنی گتنی تو نہین بناتا ہون -

خ - این ! واللہ - اِنکی بیوی نے گتنا پا کیا -

ن - جی - ابھی آپ کو بسنت کی بھی خبر ہی - جس طرح وہ چھٹے سانڑ بنے پھرتے ہین اُسیطرح وہ بھی کسی پر بند نہین ہین اور وہ مردود چشم پوشی کرتا ہی فرمایئے جس شخص کی بیوی اپنے میان کے لیے عورتین پھانس پھانس کے لائیگی وہ خود کیسی ہوگی -

خ - لاحول ولاقوۃ - واللہ میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے اِسوقت - دونون پر لعنت -

ن - مین ہی اکیلا اِس مقدمے مین تھوڑا ہی پیروکار ہون کل شہزادے اور رئیس کوشش کر رہے ہین کہ ان دونون کو ذلیل کرین اور سات سات برس کے لیے قید کرادین تاکہ آیندہ کے لیے سدباب اور لوگون کو عبرت ہو ورنہ غضب ہوجائیگا غضب خدا کا بیوی اور میان کی کٹنی بنے -

خ - مجھے خود نفرت ہوگئی - جن عورتون کو لوگ گھر مین ڈال لیتے ہین وہ تک دوسری عورت کو دیکھکر لڑتی جھگڑتی ہین - کھانا نہین کھاتین کوستی ہین - نہ کہ بیاہتا بیوی

ن - ہمنے کئی آدمیون سے صلاح لی ہی - مگر سب نے مختلف رائین دین - اِسکا میان تو ہمارے بس مین ہی جو کہو کرے -

خ - بھلا کِس کِس سے حضور نے مشورہ لیا اور اُنھون نے کیا کیا کہا - خاکسار بھی سنے -

ن - مولوی عظمت اللہ صاحب وکیل کی راے ہی کہ بموجب دفعہ ۴۹۷ و ۴۹۸ - تعزیرات ہند کارروائی کرنا قرین مصلحت ہی اور ہمارے دوست ریونیو ایجنٹ فرماتے ہین کہ حسب دفعہ ۵۵۱ (ایکٹ ۱۰ - ۱۸۸۲ء) صاحب مجسٹریٹ ضلع کے اجلاس مین درخواست دینی چاہیے مطلب حاصل ہوجائیگا اور تھانہ دار صاحب بھی آپ کے ماتحت اُنکی راے ہی کہ قمرن یعنی اِس زن منکوحہ کے شوہر کیجانب سے تھانے پر رپٹ لکھا دیا جاے کہ اُسکی منکوحہ جورو کو نواب محمد عسکری بہ ایماے اپنی بیگم کے اِسکے گھر سے بہ نیت مجرمانہ لے بھاگے -

خان - بس یہی راے سب مین چوکس ہی - توتے کی طرح رٹ کے قانون کا امتحان دینا اور شی ہی اور دل و دماغ سے ایک بات کرنا شی دیگر ہی -

مولوی عظمت اللہ صاحب نے جو دو دفعہ بتائین یہ نہ سوچے کہ یہ دونون اُن جرائم کے متعلق ہین جنمین مجرم ضمانت پر رہا ہو سکتا ہی - اور راضی نامہ بھی ہو سکتا ہی نواب عسکری ایک امیر والا تبار ہین - ضمانت دینا اور راضی کرا لینا کون مشکل بات ہی - جسقدر ضمانت طلب ہوگی فوراً دیدینگے اُنکے ادنی ادنی سے دوست دیدینگے اب رہا راضی نامہ اِس منہار کے لونڈے کا راضی کرنا کون مشکل ہی - ع -

	زر بر سر فولاد نہی نرم شود	

وہ سمجھیگا بیوی گئی بلا سے ہزار دو ہزار روپیہ تو مل گیا وہ تو بلکہ اسی کو غنیمت سمجھیگا اور جو کہین یہ خون دانتون مین لگ گیا تو عجب نہین کہ پھر دوسری شادی کرکے کسی اور رئیس کو پھانسے اور اُسکو سکھا دے کہ تو اِس رئیس کے گھر پڑ جا چین کر اور مجھے کچھ لے مرنے دے اِس سے تو آپکا خاک بھی مطلب نہ نکلیگا مفت کی خفت ہوگی اور بدنامی گھاتے مین اور محمد عسکری سے الگ جوتا چلیگا - یہ صلاح تو فضول ہی -

ن - (مسکراکر) بندہ ڈھائی ہزار پوچ چکا ہی آپ فضول بتاتے ہین -

خ - آپ اپنا گھر لٹادین تو بندہ کیا کرے - باقی رہی درخواست حسب دفعہ ۵۵۱ - ضابطہ فوجداری - اُس سے کیا ہوسکیگا

صاحب ضلع محمد عسکری کے نام ایک حکم بھیجدینگے کہ عورت کو اسکے شوہر کے حوالے کر دو۔ نواب صاحب اسکو کہین چھپا دینگے اور صاف انکار کر جائینگے کہ ہمارے ہان کوئی عورت نہین ہی۔ منہار جھوٹا ہی۔ وہ چوڑی والی ہمارے پاس نہین ہی اور نہ ہم جانتے ہین کہ کہان ہی چلیے اللہ اللہ خیر صلاح۔ بس دفعہ لیے ہوے اسکا میان چاٹا کرے پھر کیا ہو سکتا ہی۔ اُلٹے لینے کے دینے پڑینگے۔ پولیس اِیمین کچھ نہین کر سکتا۔ زور تو وہان چل سکے جہان عورت روپوش نہ ہو گئی ہو۔ اور جو اِنھون نے عورت ہی کو بھگا دیا تو کوئی کیا کر سکتا ہی۔

ن۔ تو پھر آپ کی کیا راے ہی۔

خ۔ بس ہمارے تھانہ دار کی راے سب سے بہتر ہی۔ اُسکا میان تھانے پر رپٹ لکھوا دے کہ اُس شخص کی زوجہ منکوحہ کو نواب محمد عسکری اپنی بیوی اور فلان فلان کی اعانت سے بہ نیت مجرمانہ بھگا لے گئے ہین۔ بس۔ یہ جرم البتہ قابل دست اندازی پولیس ہی۔ نہ ضمانت ہو سکتی ہی اور نہ راضی نامہ۔ ادھر رپورٹ گذری اور اُدھر پولیس نے اپنی کارروائی شروع کر دی۔ پولیس والون کو کچھ تھوڑا بہت چٹا دیجیے گا۔ انشاء اللہ سب درست ہو جائے گا۔

ن۔ مگر مولوی صاحب نے تو لے بھاگنے اور پھسلا لیجانے یا لے اُڑنے کی نسبت ایک بڑی اُلجھی ہوئی تقریر کی تھی۔ اُنکی راے مین یہ دونون جرم قائم نہین ہو سکتے۔

خ۔ کیا! یہ کیون۔ آخر کوئی وجہ بھی۔

	ولیکن چو گفتی دلیلش بیار	

ن۔ اُنکا بیان ہی کہ عورت کی عمر چودہ برس سے زیادہ کی ہی لہذا اسے بھگانے کا جرم نہین ہو سکتا۔

اور چونکہ وہ عورت نواب ہی کی سی کہیگی لہذا پھسلانے یا اُڑا لیجانے کا ثبوت مشکل ہی۔ آپ کیونکر ثابت کر سکینگے کہ محمد عسکری اُسکو بہ نیت جماع پھسلا لے گئے یا لے اُڑے۔

خ۔ اجی جناب یہ سب بکھیڑا پیچھے ہوا کریگا۔ بالفعل تو اہل پولیس سب کو گرفتار کر کے بڑا گھر دکھا دینگے۔ پھر فہمیدہ خواہد شد۔

ن۔ یار ترکیب تو خوب ہی۔ ایک تو حوالات دوسرے مارے خوف کے جان پر بنیگی۔ تیسرے کدر ا پر اُنکے روپیے کا زور بھی نہ چلنے پائیگا۔

خ۔ ہماری تو قبلہ یہی راے ہی۔

ن۔ نیت شب حرام۔ صبح کو پھر غور کر لیجیے گا ایسا نہ ہو کہ اُلٹے چور کوتوالے ڈانڈے۔ بات سمجھ بوجھ کے بعد غور و تعمق کرنی چاہیے اور جو عجلت مین کوئی کارروائی کر بیٹھیے تو یکے نقصان مایہ و دیگرے شماتت ہمسایہ۔

	چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی	

اچھا اب آپ کو دیر ہوتی ہی۔ بہت سمع خراشی کی معاف فرمائیے گا۔ ہم پھر آپ سے ملینگے۔

خ۔ آپ کیون تکلیف فرمائیے گا۔ بندہ خود حاضر ہو گا کچھ آپ کے تکلیف کرنے کی ضرورت نہین ہی۔ کل ہی انشاء اللہ ملونگا۔ اول وقت بشرط فرصت حاضر ہونگا۔

	ادبار ہندوستان	

یہان تو ہنڈیا پک رہی تھی کہ نواب محمد عسکری کو کسی ترکیب سے پھانسو اور بیگم صاحب کو ناکردہ گناہ قید کرائیگی

فکر معقول عمل مین لاؤ اور مہراج بلی پرناز و کے میان کی جانب سے مقدمہ دائر کراؤ - اور ممن اور اختر اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر کو بھی پیٹ لو - دگیل کو فراقی مختانہ دیا گیا رنیو ایجنٹ سے مشورہ لیا تھانہ دار کو گانٹھا انسپکٹر بلائے گئے - کدرا اور للتوا سے سانٹھ گانٹھ کی اور یہ سب بیچارے عسکری کی جان ناتوان پر ستم ڈھا رہے تھے یہ نواب جو عسکری کے درپے آزار تھے جب انھون نے دیکھا کہ بیگم صاحب کا بیان انسپکٹر شہباز خان کے خلاف ہی تو یون بگڑی بات بنائی اور فقرہ چست کیا کہ نواب عفت آرا بیگم نے گنڈاپے کا کام کیا تھا - اِس بہتان پر خدا کی مار اور شیطان کی پھٹکار -

اب ادھر کا حال سنیے کہ محمد عسکری کے ہان کبھی گو اسکا سان گمان بھی نہ تھا کہ لکھنؤ مین ایک ذات شریف یہ کانٹے بو رہے ہین - انھون نے جو لنڈنی اور بیرسٹر کو پایا تو ان سے علمی باتین اور دلچسپ تذکرے سننے شروع کیے -

نواب - ہان حضرت لنڈنی کچھ فرمائیے - بلبل کا چہکنا ہی اچھا معلوم ہوتا ہی - کیون قبلہ آپ کلکتے کی نمایش گاہ مین بھی گئے تھے -

لنڈنی - چہ خوش ایسی سیر کسی نے کاہیکو کی ہوگی - مگر ہندوستان کا ادبار اس سے بھی عیان تھا ہائے ہندوستان وائے ہندوستان تیری حالت پر افسوس ہی -

نواب - ذرا لطافت بیانی سے ذکر نمایش گاہ فرمائیے -

لنڈنی - ذرا خوش بیانی ہو اور اصل مین پند نامہ سنیے -

پلا جام ای پیر مغ خم کی خیر	
	امیرون کا میلا ہی رندون کی سیر

وہ ساقی نے جھٹک صراحی سے کی	
	بس اب آڑ مین دخت رز رہ چکی
یہ جلوے حقیقت مین ہین یادگار	
	یہ دلکش تماشے یہ نقش و نگار

جس محل عظمت نوامان اور ایوان عالیشان مین ہندوستان جنت نشان کی اشیاء غریبہ و نادرہ رکھی تھین اسمین جانے کے لیے ایک بڑا اونچا پُل بنا تھا - کسی شاعر نے اسکی توصیف مین کیا خوب فرمایا ہی -

بنا ہی پل یہ دلچسپ و نفیس و خوشنما ایسا
کہ جسکے وصف کا بحر جہان مین شور ہی غل ہی
صراط اُسکے حسد سے شکل ہی ہی تڑپتا ہی ہر دم
گہر سے بڑھکے اسکی آبرو ہی واہ کیا پل ہی

اختر - بےمثل رباعی ہی - پل کے لیے بحر جہان اور بحر کے لیے شور اور ہائی سبحان اللہ - اور گہر کے لیے آبرو اور صراط کا لفظ بھی بےمثل ہی واللہ -

لنڈنی - اس محل معلے کا پھاٹک جو ایک مہاراجہ فلک بارگاہ کا عطیہ تھا ایسا خوشنما اور نفیس بنا ہوا تھا کہ واہ وا واہ - یہ دلکش اور رفیع دروازہ پھاٹک جو خوش اسلوبی اور کام کی نزاکت اور کمال صنعت کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر ہی ہندوستان کی قدیم صناعی اور والیان زمان باستان کے عہد دولت مہد کی کمال صنعت کی یاد دلاتا تھا - ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ اس ہندوستان نے فن تعمیر مین بھی علم وحدت اُٹھایا اور کوس لمن الملکی بجایا تھا - اگر اس پھاٹک کے عوض سومنات کے مندر کا صندلی پھاٹک ہوتا تو اور بھی زیادہ موزون تھا -

ازنقش ونگار در و دیوار شکستہ	
	آثار پدیدست صنادید عجم را

اگر رسوم ہندوستان کے مطابق اس پھاٹک پر توپخانہ ہوتا تو خالی از لطف نہ تھا۔ شان ایوان دونی ہو جاتی اور نوبت کی ٹکور عجب لطف دکھاتی۔ نور کے تڑکے بھیرون اور بھیروین رنگ جماتی۔ دوپہر کو سارنگ کی صدا شہنائی سے آتی۔ شام کو گوری کا راگ۔ پچھلے پہر بہاگ۔

سب سے زیادہ مفید وہ درجہ تھا جسمین کلین رکھی تھین۔

چھٹن۔ کلون کا حال ہم مین سُننا چاہتے معشوقون کے دلچسپ تذکرے فرمائیے کہ دل بہلے۔

لندنی۔ وہ تو ہم سمجھے تھے اُس نواب نے اپنی اسپیچ مین بہت صحیح راے دی تھی کہ ہمارے اہل وطن آرایش اور ظاہری نمایش کی جانب زیادہ تر متوجہ تھے۔

جو ہوٹل اور میخانے نمایشگاہ مین تھے اُنمین مختلف اقسام کی شراب ناب اور پیاری پیاری بوتلین اور سنہری رپہلی رنگ برنگ کی چٹھیان دیکھکر منھ مین پانی بھر آتا تھا اور دل بے اختیار ہو جاتا تھا کہ اسی دم جام بادۂ خوشگوار لنڈھائین۔ اور وہ جو فرنگی سیمین اندام سن پریان ساقی کا کام دیتی تھین اور ہنس ہنس کر ادا سے دلربا سے ساغر شراب گلفام دیتی تھین اُنکی طرحداری اور نزاکت کا کیا کہنا۔ یہ اصنام بادہ فروش بڑی لگاوٹ باز اور ستم کوش قیامت کبر نے سے دوش بدوش تھین۔ میخانون کے مالکون نے چُن چُن کے سیکڑون ہزارون مین چھنٹی ہوئی پریان اس کام کے لیے مقرر کی تھین کہ جا بجا دکانین جمائین اور اپنے دست سیمین سے جام مے پلائین۔ ہندوستان کے امرا نوجوان کو یہ میکدہ پرستان چھوڑ کر بھلا کلون کی جانب کب توجہ ہوتی۔

ایک دکان پر ایک ناظورۂ میفروش رخ پر نور پر نقاب فرنگی ڈالے ہوے ایک ادا کے ساتھ شراب ارغوانی جام نورانی مین انڈیل کر بادہ نوشون کو دیتی تھی اور سیم و زر ایک طرف دل ہی چھینے لیتی تھی۔ چہرہ رشک گلاب اور اُسپر نور کا نقاب چھن چھن کے نور برستا تھا اور ایک عالم ترستا تھا ؎

عالم فریبیان جو یہی ہین حجاب مین
معلوم فتح باب کشود نقاب مین

ایک اور میخانے کی عشوہ گر زرین کمر مس کی چوڑیان دیکھکر ہم نے دریافت کیا کہ یہ نئی گڑھت کی چوڑیان آپ نے انگلستان سے منگوائی ہین یا ہندوستان مین بنوائی ہین۔ تیکھی چتون کرکے فرمانے کیا ہین (یہ مصنوعی آرایش و زیبایش ہندوستان کی عورتون کو زیبا ہے۔ ہماری ولایت کی پریون کی چاندی سی کلائی اور قدرتی دست حنائی کو چاندی کے زیور اور منہدی کی کیا ضرورت ہے۔ ہمنے کہا پھر آپ نے اس آرایش کو کیون پسند کیا) فرمایا (چاندی کی چوڑیان اس سبب سے پہنین کہ چاندی ہمارے جسم سیمین کے مقابل مین ماند نظر آئے) ہم نے کہا پھر ایک پھول بھی جوڑے مین رکھ لیجیے کہ گلاب بھی شرما جائے۔

ایک قتالۂ عالم کشیدہ قامت مہر طلعت حسینہ کی دکان حسن منزل پر بہار طبع جنٹلمینون کا بڑا جماؤ رہتا تھا۔ ایک نوجوان رعنا شمائل نے برانڈی کی چسکی لگائی تو فرط جوش سے اُسپر کچھ ایسی طبیعت آئی کہ فوراً ہیرے کی انگوٹھی اُس عالم فریب طاؤس زیب کو عطا فرمائی۔ کئی فرنگیون نے

اِس جادو جمال کو گلدستے نذر کیے اور اِس گلبدن نے بے تکلف لے لیے۔

پھر فرمایئے جہان یہ سامان عشرت مہیا ہون وُہان ہندی روسا نوجوان کو کلون کی طرف کہان توجہ ہو سکتی ہی۔ اول تو تعلیم نہین۔ دوسرے مزاج مین عشرت پسندی تیسرے صحبت خراب۔ چوتھے مصاحب اور کارپرداز ایک سے ایک بڑھکر۔ جہان اپنے مذاق کے موافق عیش و عشرت کی کوئی چیز نظر آئی وہان تو دل لگا کر جم گئے باقی الحمد الحمد خیر صلاح۔

ان آزادون کے دل کو شوق آسایش پسندی ہر دمین کچھ دیر تک ٹھہرے جہان ٹھنڈی ہوا پائی۔

نواب۔ ایک ہمکو دیکھیے۔ گو ہم کوئی والی ملک راجہ مہاراجہ نہین ہین۔ مگر خدا نے کھانے بھر کو ضرور دیا ہی اور اُسکی کرپی کے صدقے سے دس کو دیکر کھا سکتے ہین مگر مزاج مین وہی لاؤبالی پن ہی۔

بیرسٹر۔ رنگین مزاج اور عیاش لوگ اور شرا بخوار اور آوارہ طبیعت انگریزون اور فرنگیون مین بھی ہین مگر اول تو عالم و فاضل پڑھے لکھے ہوتے ہین۔ ہم لوگونکی طرح جاہل مطلق نہین ہوتے دوسرے عیش و عشرت کے علاوہ دنیا کے حالات سے اُنکو خوب واقفیت ہوتی ہی اور اپنے کام اور پیشے مین سُستی نہین کرتے۔ اگر دو گھڑی یار باشی اور عشرت اور ناچ رنگ مین وقت صرف کرینگے تو دو گھڑی اپنے تعلقات پر بھی نظر ڈالینگے۔ تاجر ہین تو پہر دو پہر محنت کر کے اپنے ایجنٹون اور اہلکارون کے کام کو جانچینگے اور اُنکو ہدایت کرینگے اور دو چار گھڑی یہ بھی غور کرینگے کہ تجارت کو کن کن وسائل سے ترقی دین اگر علاقہ دار ہوے تو ترقی زراعت کی تدبیرین عمل مین لائینگے دو گھڑی مطالعہ کتب ضرور کرینگے۔ اخبار ضرور پڑھینگے اِسکے برعکس ہم ہندی جو عیش مین پڑتے ہین تو بس اُسی کے ہو رہتے ہین۔

اختر۔ کیا خوب بات فرمائی ہی حضور۔

لندنی۔ نواب صاحب کے ہان ہمنے فوق البھڑک اشیا اور سونے چاندی کے برتن اور تزک و طمطراق کی باتین دیکھین غنچہ دہن معشوق بھی دیکھے۔ کھانا بھی اعلیٰ درجے کا نفیس کھاتے ہین۔ شرابین بھی نمبر اول کی پیتے ہین۔ ناچ رنگ کا بھی شوق ہی مگر کتب خانہ درکنار ایک کتاب نام کے لیے بھی نہین ہی۔

بیرسٹر۔ یہ تو واقعی بڑے شرم کی بات ہی۔

لندنی۔ اخبار کوئی آتا ہی نہین۔

بیرسٹر۔ اور لندن مین کوچمین اور ادنیٰ مزدور اور خادمہ تک اخبار خریدتے ہین۔

اختر۔ اخبار تو آتے ہین۔ مگر لکھنؤ کے پتے سے آتے ہین۔

بیرسٹر۔ بدشوقی کا تو یہی ایک ثبوت ہی۔ ہم اگر دس دن کے لیے کہین جاتے ہین تو اُسی پتے سے اخبار منگواتے ہین۔

لندنی۔ کون کون اخبار آتا ہی قبلہ۔

ممّن۔ ای حضور بمبئی پنچ آتا ہی۔ اخبار نامدار اور بوڈھانہ گز آتا ہی۔

لندنی۔ لاحول ولاقوۃ۔ اِن ایسے رئیس کو ایران اور اطلاع اور الجوائب اور قسطنطنیہ وغیرہ اخبارات عرب و روم و ایران خریدنے اور منگوانے چاہیین اور ہندوستان کے اعلیٰ اعلیٰ اخبار نہ کہ ایسے ویسے ٹکلیجے اخبار۔ جنکو کوئی

ٹے کو بھی نہین پوچھتا بھلا اِن اخبارون سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا-

بیرسٹر- اصل یہ ہر کہ شوق ہی نہین ہر جی- یہ کیون نہین صاف صاف کہتے ہو-

نواب- آپ صحیح فرماتے ہین- اتنے آدمی اور یہ سامان امارت خدا کے فضل سے ساتھ ہر مگر کتاب کا نام نہین اور تربیت یافتگی کا دم بھرتے ہین - اور وہ جو دھیلے اخبار آتے بھی ہین تو پوچھیے پڑھتا کون ہر اُس روز کوئی چار مہینے کے بعد وہ اخبار ایک دوست سے ملا تھا- یہ تو ہمارے شوق کا حال ہر-

چھٹن- وہ ایک تم پر کیا فرض ہر- ہم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین-

لندنی- پھر اِسکی اصلاح کیجیے- یہ کون مشکل بات ہر-

نواب- اچھا جو کتاب کہیے وہ ہم پڑھا کرین-

لندنی- اُردو کے عمدہ عمدہ میگزین اور اخبار اور اعلی خیالات کی کتب نو تصنیف منگوایئے ہم ایک فہرست لکھدینگے-

بیرسٹر- اور انگریزی شروع کر دیجیے-

مہراج- واہ بوڑھے طوطے پڑھین قرآن-

اختر- ابھی سے بوڑھے ہو گئے-

چھٹن- پاگل ہر جی- اگر نواب عسکری پڑھنا شروع کرین تو ہم بھی پڑھا کرین-

بیرسٹر- یارباشی اور عیاشی اور میخواری اور شکار اور گپ اور فقرہ بازی اور سیر و سیاحت ایک کو نچھوڑیئے مگر اعتدال کے ساتھ ہر شی اچھی ہوتی ہر ع-

	جو خال اپنی حد سے بڑھا وہ مسا ہوا	

سب کچھ کیجیے مگر تہذیب کے ساتھ- اب اتنے دن سے ہم سے آپ سے ملاقات ہر ہمنے ایک دن بھی نہ دیکھا کہ آپ نے اپنے علاقے کا ذکر کیا ہو- یا کسی گماشتے نے آپ کو کوئی تحریر علاقے کی نسبت بھیجی ہو- یہ عقل کے سراسر خلاف ہر-

نواب- سچ کہتے ہو واللہ- از ریاست کہ ریاست-

اختر- اب اصلاح کیجیے- ما مضیٰ ما مضیٰ- جو کچھ ہوا وہ ہوا اُسکو رفت وگذشت کیجیے- آیندہ را احتیاط-

مہراج- یہان تو قبلہ یون ہی گذر گئی اور یون ہی گذر جائیگی ؎

	عمر ساری تو کٹی عشق بتان مین مومن آخری وقت مین کیا خاک مسلمان ہونگے	

نواب- ہندوستان کی اشیا جہان رکھی تھین وہان بھی آپ گئے تھے-

لندنی- ضرور گیا تھا- کیا خوب سوال کیا ہر- اِس ایوان عظمت نشان مین داخل ہوے تو کریم کارساز کی بندہ نوازی کا شکر یہ ادا کیا کہ ہمارے ملک مین اس گئے گذرے پن کی حالت مین بھی ایسے ایسے ہنرور کاریگر موجود ہین کہ جس طرف نظر جاتی ہر ایک سے ایک بڑھکر چیز دیکھنے مین آتی ہر مجھے خوب یاد ہر کہ اُس پھاٹک کے اندر گذرتے ہی دو بڑے بڑے قد آدم سے بھی بلند حلبی آئینے لٹکے ہوے تھے- اِس مقام پر البیلی اور چھیل چھبیلی ناز فروشان ستم کوش ناز دلربایانہ سے آئینے مین رخ انور دیکھکر بالون کو سنوارتی اور حسن شوخی جلوہ پر اتراتی تھین- ایک بھولی بھالی سیدھی سادی بوڑھی جبشن نے اپنے ساتھ کی ایک طرحدار حسینہ سے کہا- اے ذری دیکھو تو سکندر خانم یہ سامنے ہو بہو تمھاری ہی شکل کی ایک عورت کھڑی ہر- سکندر خانم مسکرا کر

بولین اونی اب آنا بھی نہین دکھائی دیتا - اری بوا یہ دھوکے کی ٹٹی ہو - لکھنؤ کی محل خانی زبان کا لطف آگیا واہ۔

اختر - ٹٹی کیا خوب - آئینے کے لیے ٹٹی -

چھٹن - مگر سکندر خانم - یہ نام ایجاد بندہ ہو -

نواب - یہ تو ہم پہلے ہی سمجھ گئے تھے - یہ دونون شیشے ہمکو بھی یاد ہین - پھاٹک بھی یاد ہو - پل بھی یاد ہو اور وہ ولایتی ساقنین بھی یاد ہین -

مہراج - تو وہی نہ یاد ہونگی -

لندنی نے کہا حضرت آپ کو شاید یاد ہوگا کہ پھاٹک کے چارون طرف اندر کے رخ ایک حلبی شیشہ آویزان تھا - بیچ مین کھڑے ہوکر جو طرفہ اپنے کو دیکھ لیجیے اِس مقام پر اکثر آدمی بڑی چاہ سے اپنی صورت دیکھتے تھے اور لطف یہ کہ ہر شخص اپنی صورت دیکھ دیکھکر خوش ہوتا تھا۔ کم سن دلیچ خوبرویان بنگال اور فرنگ کی گلرخان جادو جمال اگر اپنے حسن پر اترا تین اور آئینے مین اپنا جھمکڑا دیکھکر بل کی لیتین تو تعجب کا مقام نہ تھا - اللہ نے اُنکو حسن کی دولت عطا کی ہو - خوبرو بنایا ہو - پیاری پیاری صورتین دی ہین - خدا کی اِس دین پر اُنکو جسقدر غرور ہو بجا ہو ؎

	بیجا نہین حسینون کی یہ لن ترانیان اے غافلو یہ حسن امانت خدا کی ہو	

مگر ہمین بے اختیار ہنسی آتی تھی جب ہم دیکھتے تھے کہ بد صورت بد قطع اور بد قوارہ سیاہ فام چیچک رو آدمی آئینہ دیکھکر اپنی کلوٹی کلوٹی صورتون پر ناز کرتے تھے ایک آدمی ایسا سیاہ جیسے اُلٹا توا - کالا کوئلا اور خیر سے کوئی عضو درست نہین - اونٹ اونٹ تیری کون کل سیدھی - مگر بیچون بیچ مین کھڑے ہوکر بڑے تکبر کے ساتھ اپنی صورت دیکھنے لگے اتفاق سے اُسوقت ٹیابرج کے چند اہل لکھنؤ بھی کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے - آوازے کسنے شروع کیے

۱ - گناہگارون کا منہ عقبیٰ مین کالا ہوگا اِس لعین کا منہ دنیا ہی مین کالا ہوگیا -

۲ - ہولی کے بھائی میان ہلکا نے صورت دکھائی -

۳ - ڈھاک کا جلا ہوا کویلا ہو -

۴ - آدمی ہو کہ تنبا کو کا پنڈا -

۵ - اِس کالی کالی صورت پر یہ غرور اور جو کہین اللہ نے خدا نخواستہ کہین اچھی صورت دی ہوتی تو زمین پر قدم ہی نہ رکھتے -

ایک روز بڑی دل لگی ہوئی ایک کشیدہ قامت حور طلعت بنگالن جسکی نگاہ اشارت آشنا اور مستانہ چال سے معلوم ہوتا تھا کہ اُدماتی ہو ایک آئینے کے قریب کھڑی ہوکر مانگ کو نزاکت کے ساتھ سنوارے لی - ہاے ؎

	دل وجان زلف دوتا مانگے ہو مانگ اب دیکھیے کیا مانگے ہو	

چمپئی رنگ پر چمپئی دوپٹے نے جوبن کی آگ کو اور بھی بھڑکا دیا تھا - اس گلگون قبا شیرین ادا کے قریب ایک بھدے بھدیسل بد قطع جینی صاحب بھی آنکے کھڑے ہوگئے واللہ آنکھ بلکہ قوت باصرہ تک کو صدمہ پہونچا - کجا اِس نازنین کا جمال مبین - کجا اِسکی صورت زشت قابل نفرین - اُدھر حسن گلو سوز ادھر کالا بھجنگا ہفتے کا روز - وہ از سر تا پا عالم نور یہ دمدار لنگور (چینیون کی چوٹی کمر تک ہوتی ہو)

وہ شوخ و چالاک - ادھر چپٹی ناک -

کلکتے کی نمایشگاہ ایک ایسی چیز تھی کہ ہندی اُس سے بڑے بڑے فائدے اُٹھا سکتے تھے - خصوصاً زراعت اور تجارت پیشہ لوگ - اب آپ ملاحظہ فرمائیے کہ یورپ کے تاجر اشتہار چھپوانے اور اپنی کوٹھیون کے مشتہر کرنے اور حتی الوسع شہرت فرید دینے مین کسقدر کوشش بلیغ اور سعی موفور کرتے ہین - ہر تاجر اور اُسکے گماشتے کے پاس ہزار ہا اشتہار اور کتابین چھپی ہوئی موجود ہین اور کاغذ ایسا چکنا کہ عروسان فرخار کے گال شرما جائین - لوح کی تیاری سبحان اللہ سبحان اللہ - ایسی مُطلا و مذہب کہ نظر نہین ٹھہرتی - کہین سرخ حروف کہین سبز اور کہین شوخ نیلگون اور وہ چمک اور صفائی کہ جی خوش ہو جائے اخبارون کی رائے اور سرٹیفکٹ اور اشیاء کی خاص خاص خوبیون کا ذکر مذکور اور اُسکی صفت الغرض کل امور بالتشریح درج ہوتے ہین اور جو سفید پوش اُدھر سے گذرتا ہی اُسکو ایک کتاب مفت نذر کرتے ہین - سو مین پچاس تو پڑھینگے اور پچاس مین بیس تو کم سے کم خریداری کرینگے - پھر فرمائیے کتنا فائدہ ہوا -

اِن سوداگرون کے اکثر رسالون اور اشتہارون کے کاغذ واقعی ایسے بیش بہا اور خوشنما ہوتے ہین کہ دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین اگر تصویر بنائی ہین تو نادر سے نادر اور اعلےٰ سے اعلےٰ -

یہ لوگ رسالون اور اشتہارون کے چھپوانے اور اُنکے مشہور کرنے کے فوائد لاتعد سے بخوبی واقف ہین مسٹر ہالوے صاحب مرحوم نے جنکی گولیون اور مرہم کے اشتہار اعلےٰ سے لیکر ادنےٰ اخبار تک اور ساری خدائی کے پرچون مین درج ہوتے تھے پہلے ۱۸۳۰ع مین اشتہار چھپوائے تھے اور بڑے استقلال دلی کے ساتھ اشتہار برابر چھپواتے گئے یہان تک کہ ۱۸۴۲ع مین اُنکا اشتہارون کے طبع کی اجرت مین پچاس ہزار روپیہ صرف ہوا اور ۱۸۴۵ع مین ایک لاکھ تک نوبت آئی ۱۸۵۱ع مین دو لاکھ ۱۸۵۵ع مین تین لاکھ اور آخر آخر مین سوا چار لاکھ روپیہ سالانہ صرف انطباع اشتہارات کی اجرت مین وہ صرف کرتے تھے اور اِسی کی بدولت وہ کروڑپتی ہو گئے کہ دنیا بھر کے اخبارون مین اُنکی گولیون اور مرہم کے اشتہار چھپا کرتے ہین - اگر اِس فیاضی اور استقلال کے ساتھ مختلف اخبارات دیار و امصار دور و دراز مین اشتہار نہ چھپواتے تو اتنی شہرت بھی نہ پاتے اور نہ اِسقدر زردار ہو جاتے

مگر افسوس ہی کہ ہمارے اہل وطن اِسکے فوائد بیشمار سے بالکل ناواقف ہین اور اِسی عدم واقفیت کے سبب سے اُنکا اور ملک کا بڑا نقصان ہوتا ہی اور ایک خسارہ صریحی یہی ہی کہ اس ملک کے جو باکمال صناع ہین اور جو کاریگر اپنے اپنے فن مین ملکہ رکھتے ہین وہ کماحقہ مشہور نہین ہونے پاتے اُنکو معدودے چند ہی آدمی جانتے ہین اور اِسی سبب سے وہ اپنے کمال کا کماینبغی فائدہ نہین اُٹھا سکتے ہم کو افسوس ہوا کہ محمد ابراہیم عینک ساز لکھنؤ شریک نمایشگاہ نہین ہوئے اگر وہ یہان آتے اور یہان اس مشہور نمایشگاہ مین عینکین اور چشمے اور تال اور بلور اور پتھر لیکر ایک دکان مین بیٹھتے اور لوگون کو اُنکے کمال کا حال معلوم ہوتا تو ہندوستانی ہزار ہا عینکین خرید لیتے -

کیا سبب ہی کہ لکھنؤ کے کلّن خان یہان نہین آئے -

یہ مصنوعی جواہرات ایسے بناتے ہین کہ نقل کو اصل کر دکھاتے ہین - اِنکے بھی ہزارہا قدردان یہان پیدا ہوجاتے یہ مصلحت بین وکفایت اندیش لوگ اِنکے مال کے اچھے دام لگاتے -

لکھنؤ کا سورداس اگر چار آنہ ٹکٹ لگا دیتا تو اپنے چکارے کی بدولت بہت کچھ پیدا کر لیتا اور ہزارہا تماشائی بصد شوق اِس جادو فن کا چکارا سُننے جاتے اور محظوظ ہوکر آتے -

گو اس درجۂ عظیم الشان مین جہان ہندوستان کی اشیاء نمایش کے لیے رکھی تھین بہت سی عمدہ عمدہ صنعتین نظر آتی تھین مگر ہر در و دیوار سے حیرت برستی تھی کہ زمانہ قدیم مین جو ترقی اس ملک نے ہنر اور صناعی مین کی تھی وہ اب مبدل بہ تنزل ہوگئی - اوج اقبال سے حضیض ادبار کی نوبت آئی - روضۂ تاج محل یعنی تاج بی بی کے روضے کی کئی مختلف اقسام سے صناعون نے نقل اُتاری تھی جسکے دیکھنے سے ہندوستان کی قدیم صنعت اور ترقی ہنر نظرون کے سامنے پھر جاتی تھی اور افسوس ہوتا تھا کہ اللہ اللہ ایک وہ زمانہ تھا کہ اِس ملک کے صناعان ہنر پرور نے ایسی ایسی عدیم السہیم عمارتین بنوائی تھین کہ آج تمام روے زمین پر ممتاز محل یعنے تاج بی بی کا روضہ اپنی نظیر نہین رکھتا - یا اب ایک زمانہ ہے کہ صرف نقل اُتارنے کو عین کمال اور کھلونے بنانے کو بہت بڑا ہنر سمجھتے ہین -

یورپین اشیا کے درجون پر نئی دولھن کا سا جوبن تھا وہی جوانی اور شباب اور اُمنگ کا عالم اور ہندوستانی اشیا کے درجون سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی زمانے مین اسپر بھی عجیب عالم تھا اور خداداد جوبن مگر وہ دن لد گئے ؎

وقت پیری شباب کی باتین
ایسی ہین جیسے خواب کی باتین

وہان اُمنگ اور جوش جوانی اور روز افزون ترقی ہے اور یہان انحطاط کا زمانہ ؎

لُٹ گئے ہوکے مُسن زلف معنبر والے
بل کی لیتے ہی ہے بال وہ گھونگھر والے

اِس نمایشگاہ سے ہمکو یہ سبق سیکھنا چاہیے کہ اگر اہل یورپ کی جدید سائینس اور ہندوستان کے علوم قدیم دنون سے بموّد اے خذ ما صفا دع ما کدر عمدہ عمدہ اصول اخذ کرین اور انکو عملاً کام مین لائین تو اب بھی اس ملک کی صناعی کا ستارہ چمک سکتا ہے -

ذرے کا بھی چمکیگا ستارہ | قائم جو زمین و آسمان ہے

ہندوستان کی خوش طالعی کا آفتاب اُسی وقت نصف النہار پر ہوگا جب مغربی علم و شایستگی کے ذریعے سے ہم اپنے علوم شریفہ و فنون نفیسۂ زمان باستان کو ترقی دینگے اور جب اِس ملک کی تجارت دن دونی رات چوگنی ترقی کریگی اور زراعت کے اصول نوی و جدید پر ہمارے ملک کے کاشتکار اور زمیندار حاوی ہوجاوینگے -

نواب - آپ نے جو کچھ فرمایا بندے نے بڑے غور سے سنا حق یون ہے کہ آپ واسد ڈبیا مین بند کر رکھنے کے قابل ہین -

چھٹن - اِنکا ایک ایک فقرہ پندنامہ تھا -

اختر - بلکہ ایک ایک لفظ -

محسن - سچ کہتے ہین کہ ؎

تا ترا عقل و دین بیفزاید	ہمنشین تو از تو بہ باید

نواب - اب اگر کسی ملک مین نمایشگاہ منعقد ہو تو ہم آپ کے ہمراہ رکاب ضرور چلین ورنہ یہ مفید مفید باتین بھلا ہمکو کیونکر معلوم ہو سکینگی -

مہراج - علم بھی کیا خداداد دولت ہی -

نواب - ایسی دولت ہی کہ اِسکو زوال ہی نہین - ثروت کو زوال ہی - حسن کو زوال ہی - جوانی کو زوال ہی اگر زوال نہین ہی تو اِسی دولت علم کو ہی - جبھی تو علمانے کہا ہی کہ علم دولت لازوال ست -

اختر - حضور شرف المرء بالعلم والکمال لا بالنسب والمال -

نواب - نہین عالی خاندانی سے تو شرف ضرور ہوتا ہی مگر علم کو اُسپر بھی ترجیح ہی -

مہراج - اب یہ علم ہی کی باتین ہین کہ ہزارہا آدمی نمایشگاہ مین گئے تھے مگر یہ علمی باتین اور مفید امور ایک کے ذہن مین بھی نہ آئے صرف نمایش کی چیزین دیکھ لین کہ یہ کل ہی یہ تیپر ہی یہ گھوڑا ہی یہ گاڑیان ہین - بس چلیے ختم شد اور جو مزاج مین ذرا وارستگی ہوئی تو میخانون کی بھی سیر کر لی مگر جو اصلی مطلب انعقاد نمایشگاہ سے تھا وہ انگریزون ہی کو حاصل ہوا - اور اِس ملک کے باشندون کو بھی ہوا مگر اُنکی نسبت کم بلکہ بہت کم -

لندنی نے پھر بیان کرنا شروع کیا کہ ہمارے ایشیا مین چینیون کی صناعی بھی یادگار زمانہ ہی کیونکہ یہ لوگ یکتاے روزگار ہین - یورپ کو تین باتون پر ناز ہی - ایک یہ کہ چھاپے کا ہنر اُنھین نے ایجاد کیا - دوسرے بارود بنانا اُنکی اختراع ہی - تیسری مقناطیسی کمپاس کے موجد ہین مگر معتبر کتب تاریخی سے یہ امر مسلم الثبوت ہی کہ اِن تینون اختراعات بدیع کے موجد اہل چین ہی تھے - اکثر تاریخی واقعات اِس امر کے شاہد ہین کہ جن جن باتون کی ایجاد پر علماء یورپ کو افتخار و مباہات ہی اُنکے موجد سب کے پہلے چینی ہی تھے اور ایشیاے کوچک اور بحر قلزم کی راہ سے سیاحون اور تاجرون نے ان امور مفید کا یورپ مین چرچا پھیلایا - اور مشرق ہی سے ان باتون کا حال اہل مغرب کو معلوم ہوا - یہ امر بخوبی پایہ اثبات کو پہونچگیا ہی کہ دسوین صدی مسیحی مین چینی صرف بارود ہی سے شایستگی مین بدرجہا بڑھے ہوے نہین تھے بلکہ قدیم زمانے کے یونانیون اور رومن تک سے قصب السبق بڑھی لے گئے تھے بارود کی ایجاد مین چینیون نے اور کل ملکون سے سبقت کی گو اسکے استعمال سے بخوبی فائدہ نہین اٹھاتے تھے مقناطیسی کمپاس سے اہل یورپ نے صرف تیرھوین صدی مسیحی کی ابتدا مین واقفیت حاصل کی چینیون سے اہل عرب نے اسکا استعمال سیکھا اور اہل عرب سے یورپ والون نے - چینیون کو مقناطیس کی قوت جاذبہ کا حال اُس زمانے مین معلوم تھا جب یورپ کے باشندے لفظ مقناطیس بھی نہین جانتے تھے -

نواب - مین سوچتا ہون کہ آپ آدمی ہین یا کتب خانۂ علم و فضل - اللہ ری واقفیت -

اختر - حضور سیاحت اور تجربے اور مطالعہ کتب و اخبارات سے یہ بات حاصل ہوئی ہی -

چھٹن - بھائی عسکری یار اب یہ بیفکراپن اور لہو و لعب چھوڑ کر پڑھنے لکھنے کی جانب توجہ کرنا چاہیے -

مہراج - ہمارا بھی صاد ہی - بہت کھیل چکے - اب ادر جانب مخاطب ہونا چاہیے -

آغا - سب زبانی داخلہ ہی - آپ لوگ کچھ بھی نہ کرینگے - باتین بہت اور کام کم -

لندنی - مگر خیر اب خیال تو ہونے لگا -

اِن سب کے دلون پر لندنی کی تقریر کا بڑا عمدہ اثر پڑا -

خاتونان فرنگ کی ملاقات

دو سیم اندام گلفام خاتونان فرنگ ڈرائنگ روم مین آئین قمرن اور نازو انکو دیکھکر سرو قد استادہ ہوئین اور جسطرح لندنی نے سکھا دیا تھا اُن دونون ماہرویان فرنگ سے ہاتھ ملایا - یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ قمرن اور نازو نے اپنے گورے گورے ہاتھون سے کسی پریچہرہ ولایت زا سے مصافحہ کیا ہو - چونکہ یہ دونون بھی حسین و مہ جبین تھین اور اُسوقت لباس گران بہا اور زیور و جواہر سے آراستہ اور مشین ہوکر شان شہزادگی دکھاتی تھین لہذا ان میمون کو انکے دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی - نازو نے جرأت کرکے مکالمہ شروع کیا - یہ دونون کم سن اور خوش مزاج تھین - ایک مرزاپور کے جوائنٹ مجسٹریٹ کی بیوی - کوئی اکیس برس کا سن - بڑی عالی خاندان عورت - دوسری لکھنؤ کے ایک فوجی افسر کپتان کی میم اور کسی بڑے نامی جنرل کی صاحبزادی - کوئی چوبیس برس کی عمر - مگر حسینہ و جمیلہ ایسی کہ تمام شہر مین اُنکے حسن کی دھوم تھی - اور اِنکے میان کپتان صاحب بھی بڑے خوش رو جوان رعنا شمائل زیبا خصائل تھے اور اِس شعر کے مصداق ؎

غالب اِن سیمین تنون کا عشق ہی | چاہنے والا بھی اچھا چاہیے

مجسٹریٹ کی میم نے نازو جان کے سوال پر ایلس ہوپ نام بتایا اور کپتان کی میم نے میری ڈیل - قمرن کی شان رعنائی و برنائی اور حسن گلو سوز کی دونون نے تعریف کی مگر انگریزی زبان مین باہم - اور نازو کی نمکینی اور شیرین ادائی کی بھی معترف ہوئین - اور یہ دونون اپنے دلون مین ان گلچہرگان فرنگ کے حسن خداداد کی مداح تھین کہ ؎

کیا خداداد حسن پایا ہی | آپ اللہ نے بنایا ہی

مسز ڈیل پر بار بار قمرن کی نظر پڑتی تھی کہ کِس شان سے کرسی پر متمکن ہین اور کیا حسن شوخی جلوہ ہی ؎

عجب انداز سے بیٹھا ہی وہ ماہ
کہ کرسی پر گمان آسمان ہی

میری (ڈیل) ہم الموڑے صاحب کے ساتھ گیا تھا -

نازو - ہمارے زہے نصیب کہ آپکی ملاقات ہوئی -

لندنی - (پردے کے باہر سے انگریزی مین ترجمہ کردیا)

میری - (ہنسکر) او - ول - آپ کا مہربانگی -

قمرن - حضور کے ملک مین عورتین زیور نہین پہنتین -

میری - تھوڑے تھوڑے - بردش جو آپ - (لندنی سے باواز بلند) انگریزی مین سمجھا دیجیے کہ جگنو اور ایک قسم کی چوڑیان اور کانون کا ایک زیور اب پہنا جاتا ہی مگر اسقدر رواج نہین ہی کہ سب عورتین پہنین - جواہرات کا استعمال ہی مگر بہت کم -

نازو - (ایلس کیطرف اشارہ کرکے) کیا آپ اُردو نہین جانتین -

میری - بہت تھوڑا - بیرا اور پانی اور پنکھا اور کوئی اور حاضری اور انڈا اور گاڑی اور روپیہ اور پیسا اور صاحب اور میم صاحب اور مس بابا اور بابا لوگ اور آیا اتنے لفظ یہ جانتی ہین - بس -

(سب چاروں کی چار قہقہہ لگاکر ہنسین -

میری - ابھی انکو یہان آئے چھ مہینا نہین ہوئے ہین

نازو - جبھی ہماری بولی نہین جانتین -

قمرن - آپ نے تو ولایت کے اسکولون مین تعلیم پائی ہوگی

لندنی - (انگریزی مین باہر سے سمجھا دیا) -

میری - او یس - ہم اور یہ سب وہان اسکول مین تھا آپ کا ملک مین اسکول لڑکی لوگ کا نہین تھا - اب تھوڑا تھوڑا اسکول ہی -

نازو - ہم لوگون مین پردے کی قید اسقدر کی سخت ہی کہ باہر تک نہین نکل سکتے ہین -

راوی - لندنی نے مسز ڈیل کی تقریر کا اُردو مین یون ترجمہ کیا (میم صاحب فرماتی ہین کہ ہمکو اسکا بڑا ہی افسوس ہی ہمارے ملک مین میان بیوی کا ہردم ساتھ رہتا ہی - گرجا گھر ساتھ جائینگے - میلے جائینگے تو ساتھ - ہوا کھانے مین ساتھ - تھیٹر مین ساتھ - دعوت مین ساتھ - سفر مین ساتھ - میان بیوی کبھی جدا نہین ہوتے -

نازو - یہ بہت اچھی بات ہی -

میری - ہان اچھا بات ہی - ہر گھڑی ساتھ -

نازو - آپ کی ولایت مین پردہ نہین ہونا -

لندنی - (ترجمہ کرکے) میم صاحب فرماتی ہین کہ ہماری ولایت مین پردہ بالکل نہین ہی اور ہمین افسوس ہی کہ آپ کے مرد آپ کو قید مین رکھتے ہین اور آپ کہین جانے آنے نہین پاتین - اگر ہمکو یہ معلوم ہو جائے کہ ایک ہفتے تک بھی ہمکو اس ڈرائنگ روم اور اس کوٹھی کے احاطے کے باہر نہین جانا ہوگا اور اپنے گھر کی کھڑکیان بھی ہر وقت بند کرکے بیٹھنا پڑیگا تو ہمکو خفقان ہو جائے -

قمرن - جی ہان اسمین کیا شک ہی -

نازو - عادت کی وجہ سے ہم لوگون کو نہین کھلتا - مگر آپ میم صاحبون کو ہم سیر کرتے ہوئے دیکھتے ہین تو ہمین یہ قید کھلتی ہی اور جی بھر بھر آتا ہی کہ ہم بھی ہوا کھائین -

لندنی - (ترجمہ کرکے سمجھایا) سچ کہتی ہین -

میری - مگر کلکتہ کے بر میو لیڈی لوگ برابر سب کے سامنے جاتا آتا ہی -

لندنی - کلکتے مین آزادی زیادہ ہی کیونکہ وہان کے لوگ تربیت یافتہ بھی زیادہ ہین - بمبئی مین بھی عورتونکا پردہ کم ہی اور مرہٹون مین تو پردہ ہی ہی نہین -

میری - آپ تاج محل دیکھنے گیا تھا -

نازو - جی نہین - تاج محل کیا یہان پہاڑ پر کوئی جگہ ہی ہمنے نہین سُنا -

میری اور ایلس دونون ہنس دین اور نازو اور قمرن کو بہت ہی جھینپنا پڑا -

میری - (انگریزی مین) تم سمجھین ایلس - انھون نے کیا کہا -

ایلس - (انگریزی مین) ہان پہاڑ کا لفظ مین سمجھی - یہ پوچھتی ہین کہ کیا تاج محل اس پہاڑ پر کوئی مقام ہی - (مسکراکر) اسقدر ناواقف ہین -

میری - تاج محل آپ کے ملک کا ایک بڑا مشہور عمارت ہی آگرہ مین اسکے دیکھنے کو سب صاحب لوگ جاتا ہی -

مغلانی - ہان سرکار تاج بی بی کا روضہ ہی نہ -

میری - یس یس - تاج بی بی کا روضہ -

نازو۔ ہان نام سُنا ہی (بناوٹ کی راہ سے)

میری۔ یہ بوڑھا عورت کون کام پر۔

نازو۔ یہ مغلانی ہین۔

لندنی۔ (انگریزی مین سمجھا دیا)

اتنے مین نواب محمد عسکری صاحب ڈرائنگ روم مین تشریف لائے اور بی مغلانی سے کہا کہ آیا کو بلاؤ۔ آیا حاضر ہوئی۔ ان دونون کو سلام کیا۔ نواب صاحب نے حکم دیا کہ میم صاحب کی تواضع کے لیے شامپین لاؤ۔ آیا نے پہلے ایک چھوٹی سی تپائی جو ازبس خوشنما تھی حاضر کی اور اُسپر ایک سبز رنگ پوشش ڈالدی اور پھر شامپین پینے کا سامان لاکر رکھا۔ اور اُسکے بعد شامپین حاضر کی اور پردے کے باہر دوسرے کمرے مین جو خدمتگار تعینات تھا اُسکو بوتل دی اُسنے بوتل کھولکر اسکے حوالے کی۔

میری۔ آپ کا نام کیا ہی اور یہ آپ کی کون ہین۔

نازو۔ میرا نام نازو خانم ہی اور اُنکا نام قمرالنسا بیگم ہی۔ یہ میری چھوٹی بہن ہین۔

لندنی۔ (انگریزی مین) یہ قمرالنسا بیگم مسٹر نواب محمد عسکری ہین اور نازو بیگم صاحب ہمارے نوابصاحب کی بڑی سالی ہین۔

میری۔ (خوش ہوکر)۔ او آئی سی۔ آپ کو بھی شامپین ہمارے ساتھ پینا ہوگا۔

نازو۔ اِس سے تو ہمکو معاف کیجیے گا۔

قمرن۔ ہم اِسکے عادی اور خوگر نہین ہین۔

نواب۔ نہین نہین۔ میم صاحب کی خاطر سے تھوڑی ضرور پینی ہوگی۔ مہمانون کی خاطر کرنی چاہیے۔

قمرن۔ جیسا کہو۔ میم صاحب کی خاطرداری ہمپر فرض ہی

نازو۔ ہم آپ کے شریک ہونگے۔

نواب صاحب شامپین کا سامان کرکے دوسرے ڈرائنگ روم مین جہان کپتان روز صاحب متمکن تھے تشریف لے گئے اِس کمرے مین صرف نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر صاحب اور لندنی اور پیر شیر صاحب تھے۔ کپتان صاحب نے کہ ایک بڑے زندہ دل خوش خلق ذی مروت اور ملنسار فوجی افسر تھے نوابصاحب سے بکشادہ پیشانی ہنس ہنس کے تقریر کی۔ لندن اور پیرس کی سیر کے علاوہ اپنے قیام و سیاحت روم و خاص قسطنطنیہ کا بھی ذکر خیر کیا۔ اور اِنکے ساتھ اِس بے تکلفی سے پیش آئے کہ کبھی کوئی انگریز دوست اِس بے تکلفی کے ساتھ اِنسے نہین پیش آیا تھا۔

نواب۔ مین آپکی ملاقات سے نہایت ہی خوش ہوا۔

کپتان۔ او۔ ہم آپ سے جو تھے پانچوین لکھنؤ مین ضرور ملاقات کریگا۔ آپ چھاؤنی کیطرف کبھی آتے ہین۔

نواب۔ روز ہوا کھانے نکلتا ہون۔

چھٹن۔ تیسرے چوتھے چھاؤنی جانے کا بھی اتفاق ہوتا ہی۔

آغا۔ جہان باجا بجتا ہی وہان روز پہونچتے ہین۔

کپتان۔ او۔ بینڈ سینڈ۔ وہ تو ہمارا کلب گھر ہی۔

چھٹن۔ اب تو آپ کی خدمت مین نیاز حاصل ہی ہوگیا ہی اب برابر ملا کرینگے۔ مگر یہ آپ نے اُردو کہان سیکھ لی۔

کپتان۔ ہمکو صاحب زبان سیکھنے کا بڑا شوق ہی۔ ہمنے فارسی مین امتحان دیا انعام پایا۔ پشتو اور پنجابی بھی ہم بول لیتے ہین۔ اُردو کے امتحان مین بھی انعام پایا۔ اور اپنے کالج مین ہمنے لاطینی اور یونانی اور فرنچ پڑھی تھی اور ترکی زبان بھی ہم بول لیتے ہین۔

آغا - کیا بات ہی اور ایک ہم لوگ ہین -
چھٹن - شرم آتی ہی صاحب کے سامنے -
لندنی - جناب اگر ان باتون کو ہندوستانی بھائیون سے کہیے تو گالیان دینے لگین - برا بھلا کہین -
آغا - ہفت زبان سے بھی بڑھ گئے -
لندنی - روس مین ہمنے دیکھا کہ بہت کم شریف زادے ایسے ہین جو پانچ پانچ چھ چھ سات سات زبانین نہ جانتے ہون -
بیرسٹر - یورپ کی اور کسی قوم کو زبان سیکھنے کا اسقدر شوق نہین ہی جسقدر روسیون کو ہی -
آغا - پھر یہ انکو وحشی کیون کہتے ہین -
کپتان - روسیون مین ایک بڑا خاصیت یہ ہی کہ وہ زبان سیکھنے کے بعد اسطرح پر بولتے ہین کہ گویا انکا مادری زبان ہی -
چھٹن - یہ کیا کچھ کم ہنر ہی -
کپتان - بیشک بڑا ہنر ہی -
چھٹن - پھر آپ لوگ انکو وحشی کیون بتاتے ہین -
کپتان - ول - تعصب - مگر وہ لوگ ذرا وحشی زیادہ ہی وہان کے شہرون کے باشندے بہت پڑھے لکھے آدمی ہین مگر دیہات اور موضع کا باشندہ عموماً یا جاہل ہوتا ہی یا کم پڑھا لکھا - ہان شہرون کے باشندے ایسے کوئی نہونگے جو کئی زبانین نہ بول سکتے ہون اور تین چار زبانون سے تو عموماً سب واقف ہین -
چھٹن - لکھنؤ مین آپ کسی صاحب کو ہمارا اتالیق مقرر کردین ہم انگریزی پڑھنا چاہتے ہین مگر ولایتی ہو -
کپتان - ول - پہلے پہل تو کسی ہندوستانی سے پڑھیے گا جب کچھ سیکھ لینا تو پھر ہم اپنے آپ سبق دیگا - بہت جلد انگریزی آجائیگی -
چھٹن - نواب واللہ میرے دل مین شوق پیدا ہو گیا - بڑے شرم کی بات ہی کہ ہم لوگ کچھ جانتے ہی نہین -
ڈیڑھ گھنٹے کے بعد یہ دونون مہوش خاتونان فرنگ رخصت ہوئین اور نازو اور قمرن جو زیور پہنے تھین انکے نام اور قطع کا طرز انسے پوچھ پوچھ کر لکھ لے گئین -

حسن گلوسوز

آغا محمد اطہر صاحب نے رنگین پردے کے باہر سے آواز دی بی قمرن جان صاحب حضور کا تو سنگار ختم ہی نہین ہونے آتا ہی - آپ کی سادگی ہی ہم غریبون کے قتل کو کیا کم ہی کہ اسپر یہ آرایش اور طرہ ہی ع -

خدا جانے یہ آرایش کریگی قتل کس کس کو

آپ کی آمد آمد کا ہمارے نوابصاحب کو جسقدر انتظار ہی جسقدر محلات مین جہان پناہ کے آنے کا انتظار ہوتا تھا بی مغلانی کی مشاطگی آج ہماری جان ناتوان پر ضرور ستم ڈھائیگی - کسی نہ کسی عاشق صادق کی جان ضرور جائیگی مغلانی نے کہ ایک مشہور حاضر جواب عورت تھی اندر سے قہقہہ لگا کر کہا اے حضور ابھی تو منہدی ہی لگائی جاتی ہی - اور آپ نے ہتھے ہی پر ٹوک دیا - جو بات حضور کے دل مین ہی وہ ہمارے ناخنون مین ہی - ہم تاڑ گئے کہ آپ ہماری سرکار کو منانے آئے ہین کہ نوابصاحب کے روبرو سرخرو ہو جیسے کہ روٹھے ہودن کو منالائے - آغا نے انکی لفاظی اور ظرافت اور جگت بازی کی بڑی تعریف کی - واہ بی مغلانی واہ ضلع جگت مین تم بھی اپنا مثل نہین رکھتین منہدی کے لیے

ناخن اور بتّے پر ٹوکنا اور سرخرو خوب ہی سوجھتی ہو واللہ سے اب اسی بات پر قمرن جان کے ہاتھ کی ایک گلوری تو کھلوا دو مغلانی بولی عرض کیا تھا کہ حضور بیڑا اُٹھا کے آئے ہین کہ سرکار کو مناکے لیجائینگے - بنگلے فیض آباد مین آپ کی نال گڑی ہو یا لکھنؤ مین سپاری رام کے باغ مین گڑی ہو قمرن جان تو اب بے جھمیان کے نہ جانے کی - عمدہ عمدہ مال انکے لیے کسی دساور سے منگوائیے یا خالی خولی چبا چبا کے باتین ہی کرنا یاد ہی - نوابصاحب اور کل رفقا مغلانی کی جادو بیانی سُنکے عش عش کر رہے تھے کہ گلوری کے لیے بیڑا اُٹھانا - اور بنگلے فیض آباد اور دساور اور چبا چبا کے باتین کرنا کتنے منجھے ہوے لفظ ہین - اور جھمیان کے پان نے کیا مزہ دیا ہی غضب کی سوجھ بوجھ ہی - بیرسٹر کو اِس جگت بازی کا لطف نہ تھا مسکراکر کہا اور تو خیر مگر یہ سپاری رام اچھا نام گڑھا گیا ڈلی رام اور سپاری نام اور سروتے خان اور کتھے پرشاد اور چونا بیگ - یون تو جو چاہیے اول جلول گھنٹون بکتے جایئے - مگر ہان گلوری کے لیے جھمیان کا پان البتہ لطف دیتا ہی اور بیڑا اُٹھانا بھی اچھا محاورہ ہی - مگر یہ سپاری رام تو بھرتی ہی - سپاری رام بھی کوئی نامون مین نام ہی بھلا منشی مہراج بلی نے اِس اعتراض کی تردید کی اور کہا آپ کے فرمانے کی بات ہی - سپاری رام کا باغ لکھنؤ مین ایک مشہور باغ تھا - اب بھی چار دیواری اور کچھ درخت باقی ہین - کیون میان اختر) میان اختر نے انکی تائید کی (جی ہان سپاری رام کا باغ یاسین گنج جاتے ہوے راستے مین پڑتا ہی - کسی زمانے مین وہان بڑے جلسے رہے) ممن اور نواب چھٹن نے بھی اِنسے اتفاق کیا کہ ہان ہان جی سپاری رام کا باغ لکھنؤ مین کون نہین جانتا) -

اتنے مین عروس پری چہرہ مہ پارہ بی قمرن جان چھم چھم کرتی ہوئی برآمد ہوئین - اُسوقت اِنپر وہ عالم تھا کہ رضوان اگر دیکھتا تو حورون کو اس رشک پری پر سے نچھاور کر دیتا - سر سے پاؤن تک سفید پوش - بالکل سادی وضع سفید ململ کا باریک ڈوپٹا دودھ کا دھویا سفید پاجامہ جیسے بگلے کا پر محرم آب رواں سفید مثل برف - گو قمرن کو عنفوان شباب اور جوش جوانی اور طبیعت کی اُمنگ اور دل کی گرمی کے سبب سے گرم لباس کی حاجت نہ تھی تاہم مغلانی نے یہ دور اندیشی کی کہ بینی تال کی جگر ٹھٹھرانے والی سردی سے محفوظ رکھنے کے لیے دوشالہ اُڑھا دیا - مگر وہ بھی سفید - زیور بھی بہت کم پہنے تھین نہ وہ پور پور چھلے - نہ وہ جڑاؤ کڑے - صرف کانون مین کرن پھول اور بانون مین چھڑے - گلو سے مصفا مین جگنو رشک گوہر شب چراغ تھا - ناک مین سنہری کیل جس سے لالے کے دل مین داغ تھا - ابریشم ابیض کی بیش بہا جُرّاب - ریلا ٹاٹ بافی بوٹ موتی کی سی آب تاب مگر زلف چلیپا کی سیاہی کی جھلک قدرت کی بہار دکھاتی تھی شب دیجور اور صبح پرنور ایک مقام پر نظر آتی تھی -

گو قمرن جان کوئی اجنبی عورت نہ تھین - نوابصاحب کے ہان کا چوہا چوہا انیٹی سے چیونٹی تک اُنسے واقف - گویا گھر کی مالکن بنی ہوئی تھین - مگر با اینہمہ زبان حال سے کل حاضرین یہی کہتے تھے کہ آج اِس قتالہ عالم پر وہ عالم ہی کہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی - ہمارے لیے یہی عید ہی کہ اِس سادگی پر قربان ہو جائین - سراداے جانستان اور عشوۂ شیرین سے بیساختہ پن برستا تھا - چھما چھم کرتی شوخی کے ساتھ قدم

دھرتی آئین اور نواب صاحب کے پہلو مین متمکن ہوئین - زلف عنبر بار کے رائحۂ روح پرور نے نواب محمد عسکری کو ایسا مست کر دیا کہ دل بے قابو اور بے اختیار ہو گیا ؎

گالے کے کاٹنے کی لہر آنے لگی بے اختیار
سونگھنا اُس گیسوِ مشکین کا مجکو سم ہوا

نواب - میان ممّن بھئی ایک سو روپیہ اِسوقت مغلانی کو ہماری طرف سے انعام دلوا دو - داروغہ صاحب کو بلاؤ اور کہو ابھی ابھی دیدین - ایسی چابکدست کامل فن مشاطہ بھی کسی نے نہ دیکھی ہو گی - مغلانیان بھلا یہ بات کیا جانین انکو اِسمین ایک قسم کا ملکہ حاصل ہی -

آغا - نواب آپ کے قدمون کی قسم حُسن کی ایک تصویر سامنے مجسم کھینچدی ہی - بلکہ حسن مجسم بھی واللہ صدقے ہو جائے -

نصابِ حسن در حدِ کمال ست
زکاتم دہ کہ مسکین و فقیرم

چھٹن - مین اتنی دیر سے اپنے دل مین یہی سوچ رہا تھا کہ یہ وہی قمرن ہین یا پرستان سے کوئی پری سچ مچ اُتر آئی ہی -

مہراج - کالا دانہ منگواؤ صاحب -

نواب - ع - زیور ہی سادگی ترے رخسار کے لیے -

اختر - تعریف نہین ہو سکتی - یہی معلوم ہوتا ہی کہ نبی نوع انسان مین خدا نے ایک نئی قسم کا مخلوق خلق کر دیا ہی - اب تک قیامت عالم سُنا کرتے تھے مگر آج دیکھنے مین آئی ؎

چھوڑتا عاشق شید انہین بے قتل کیے
تیغ عریان کی طرح حسن ہی عُریان تیرا

ممن - حضور بی مغلانی آداب عرض کرتی ہین -

مغلانی - سرکار یہ انعام حضور کی قدر دانی ہی - مگر لونڈی کی اِسمین بھلا کیا کارستانی ہی - قمر النسا بیگم کو اللہ نے وہ حسن دیا ہی کہ چاہے جس رنگ مین ہو انسان کی عقل دنگ ہو جائیگی کہ یہ عورت ہی یا بچہ حور - زیور ہو تو نورٌ علےٰ نور - ہو تو سادگی ہی کروڑ زیور ہی - چاہے جیسی پوشاک پنہا دیجیے یہ وہ جامہ زیب ہین کہ لباس پر اِنکے حسن سے چوگنا پچگنا دس گنا جوبن ہو جائے - بندی تو اُلٹے سیدھے کپڑے سینا جانتی ہی یہ بیگم صاحب کے حسن ہی کی ساری کرامات ہی پھر بھی حضور نے مجھپر اتنی مہربانی کی یہ ریاست کی بات ہی -

چھٹن - تمنے اِسوقت ہم سب کو بن دامون مول لے لیا -

مغلانی - حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین -

نواب - سچ کہتے ہین - ہمارا صاد ہی -

آغا - اور ہمارا بھی - قمرن جان کے حسن مین تو کوئی شک ہی نہین کر سکتا - لاکھون کرورون مین ایک - مگر تمھارے سلیقے مین بھی شبہہ نہین ہو سکتا -

مغلانی - قدر دانی ہی آپ رئیسون کی -

نواب - بی قمرن جان - تم نے تو اِسوقت وہ غضب ڈھایا ہی کہ ہمارا دل ہی جانتا ہی -

قمرن - اِی یہ تم لوگ معشوقون کو کوئی قصائی یا جریا ریا ڈاکو سمجھتے ہو کیا - جب دیکھو یہی کہتے ہو - غضب ڈھایا - ستم بپا کیا - مار ڈالا - سُنتے سُنتے کان پک گئے -

نواب - کیا خوب - قتل کا قتل کرو اوپر سے باتین بناؤ ڈاکو اور کیسے ہوتے ہین - وہ تو مال ہی کو تاکتے ہین تم لوگون کا پہلا نشانہ دل پر ہوتا ہی اور وہ نشانہ جو کبھی بھولے سے بھی نہ چوکے - تیر بے خطا دل لیکے اب یہ سوال ہی کہ ہمکو ڈاکو کیون کہتے ہو -

اختر - کیا خوب فرمایا ہی حضور نے قتل بھی کرین اور اوپر سے پیر بھی پوچھین کہ ہمین قاتل کیون کہتے ہو - ع

کشتہ ہی سو جان سے دل نرگس خونریز کا
سر کو سودا ہی تری زلف بلا انگیز کا
نشہ مین دکھلا کے آنکھین قتل کرتا ہی وہ ترک
کام کرتی ہی شراب تند تیغ تیز کا

چھٹن - اسوقت کسقدر سادگی وضع مین ہی - سفید ململ کا دوپٹا اور آب رواں کی محرم اور پانوں مین چھڑے مگر واللہ آج اور دنون سے کہین زیادہ جوبن ہی -

نواب - واللہ قمرن آجتک مجھے کبھی اسقدر بھلی معلوم ہی نہین ہوئی تھین - آج تو اُنھون نے جیتے جی مار ڈالا - دین کا رکھا نہ دنیا کا -

قمرن - پھر وہی بات کہی - دنیا تو دنیا اب ہم دین کے بھی رخنہ انداز قرار پائے - واہ کتنے منصف ہو - ماشاء اللہ -

راوی - مغلانی کی صحبت اور تعلیم سے اب بی قمرن بھی محاورہ دان اور گویا ہو گئین -

اختر - وہ جو سنا کرتے تھے کہ - ع

قتل عشاق کیا کرتے ہین
بت کہین خوف خدا کرتے ہین

وہ اسوقت اپنی آنکھون دیکھ رہے ہین -

چھٹن - یہ غلط ہی - قتل تو نہین اسوقت تو روح کو انکی صورت زیبا دیکھکر بالیدگی ہوتی ہی -

آغا - بالیدگی ہوتی ہی کہ سانپ کلیجے پر لوٹ رہے ہین -

قمرن - (مسکرا کر) آپ لوگون کی بھی کیا باتین ہین واللہ ایک کہتا ہی قتل ہو گئے - دوسرا کہتا ہی جلا لیا تیسرا کہتا ہی سانپ نے کاٹا - ناگن ڈس گئی - کوئی بچھو بنائیگا - یا میرے اللہ - مگر کہین باولا کتا نہ کسی کو کاٹے - اتنی ہی خیریت ہی کہ باولا کتا نہ کسی نے بنایا - یہ مہربانی کیا تھوڑی ہی یہ تم لوگون کو آج ہو کیا گیا ہی -

چھٹن - سچ سچ بتا دین اسوقت ہم سب کا جی یہ چاہتا ہی کہ تمکو نواب سے چھین کے لے بھاگین اور نہین تو کم سے کم دو چار ہزار بوسے تو لین -

قمرن - اوئی ! دو چار ہزار - دو چار نہین - دو چار ہزار تو گالون کا خدا ہی حافظ ہی -

چھٹن - چاہے جو کچھ ہو - جی تو یہی چاہتا ہی کہ بوسے لیتے لیتے ایک صبح سے دوسری صبح کر دین -

قمرن - نواب یہ دیکھو ایسے بد ہین تمھارے دوست تمھارے ہی معشوق پر بری نظر ڈالتے ہین -

نواب - تو جان من تم اسقدر نکھار کیون کرتی ہو - ع

قتل عاشق از خود آرائی مکن

قمرن - ای نواب کل سے اُتنے توے کی کالک مل لیا کرین آخر کیا نیت کیا ہی - مین تو اسوقت بالکل لٹی ہوئی بیٹھی ہون اور تم کہتے ہو مار ڈالا - قتل کر ڈالا لوٹ لیا - یہ کیا دہ کیا -

اختر - حضور الڑھ پنے کی بدولت ابھی انھون نے اپنے کو پہچانا ہی نہین ہی کہ مین ہون کیا شی - ع -

اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز

قمرن - یا اللہ آج سب کے سب ہمین بنانے لگے - یہ بڑھاوے دے دے کے ہمین آزماتے ہو کہ کتنے پانی مین ہی -

اختر - بڑھاوے ڈرھاوے نہین - خدا آگاہ ہی تم ایک جواہرات کا ایسا ٹکڑا ہو جسکا مول سارے جہان کے جوہری

نہین لگا سکتے - انمول -
ممن - جیسے کوہ نور ہیرا ہی -
آغا - بھئی حسن بھی جادو ہوتا ہی جادو - بلکہ حسن ہی کو سحر حلال کہنا چاہیے -
قمرن - بشرطیکہ نیت بھی حلال ہو -
مہراج - خوب کہی (آغا کی طرف مخاطب ہوکر) آغا صاحب اندرین وقت این مہرو درسادگی حسن خودش کمال جمال ظاہر میکند کہ مردم گرفتار طرۂ تابدارش - و مرغولہ موئیست کہ عشاق قتیل خنجر ابروے آبدارش - ؎

قتل عشاق نمودہ قمرن
خواہر خرد جناب نازو

راوی - شعر سنتے ہی سب نے بے اختیار ہوکر قہقہہ لگایا -
آغا - کیا برجستہ شعر فرمایا ہی -
اختر - مگر بیشتر تو آپ نازو کو جنابہ کہا کرتے تھے - اب جناب کہنا شروع کیا - وہ ایک ہی بات ہی -
چھٹن - اِس بلند پروازی کو ملاحظہ فرمائیے -
نازو - اسکے معنی کیا ہوے - قمرن کا نام اور اپنا نام تو ہمنے سُن لیا اور قتل کا لفظ -
نواب - بس یہی مطلب کی بات تھی -
آغا - آئیے بی نازو جان صاحب آپ ہی کی کسر تھی -
مسخرہ - حضور غلام نے بھی کچھ عرض کیا ہی -

کیوڑی دال اُسمین سیر بھر اُرد
ٹھرّیکے گھڑیکا تلچھٹ اور دُرد
سفرا شکنی اک دوا ملا دی
یعنی نبو کترے افشرد
نسخہ جب ہو چکا یہ تیار
ہاتھ آئی ہمارے کیا ہی اک برد
وہ یہ کہ نظر پڑی بعد آن
مہراج بلی کی خواہر خرد

اِن اشعار تمسخر بار پر اور سب نے تو بآواز بلند قہقہہ لگایا مگر مہراج کو سخت غصہ آیا اور مسخرے کو مارنے دوڑے تو نازو نے بڑھ کے روک لیا اور کہا ہمارا ہی خون پیے جو غصہ تھوک نہ دے - دیکھو ہم نے کیسی سخت قسم دی ہی - بس پھر مہراج بلی کی کیا طاقت تھی کہ چون و چرا کرتے دل مین خوش ہو گئے کہ خیر اسی بہانے نازو جان سی پری نے سب کے سامنے قسم تو دی مگر ظاہر داری کے لیے ذرا ذرا بگڑے -
مہراج - (ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرکے) مار ڈالونگا ابھی لاش پھڑکتی ہوگی - نابکار - نامعقول -
آغا - اِسوقت بہت زوروں پر ہین -
چھٹن - شیر ببر کا بھائی معلوم ہوتا ہی -
مسخرہ - (دور ہٹ کر) کیا کہا نازو کا بھائی معلوم ہوتا ہی ایسا نہ کہو بھائی صاحب -
مہراج - (بناوٹ کی راہ سے) نازو جان پیاری ذرا ہم کو چھوڑ دو پھر دل لگی دیکھو - نامعقول -
نواب - اچھا منشی اب جانے دو یار - مضے مامضے -
مہراج - واہ - مضے مامضے کی ایک ہی کہی - کیا مامضے فرمایہ - سگ پلید - مردم نالائق - ع -

سفلہ چو جاہ آمد وسیم و زرش

مسخرہ - واہی واہ -

جوتیون کا ڈھیر کوئی پانچ سیر
منشی مہراج بلّی بر سرش

نواب ۔ تم بھی دانا آدمی ہو کے کس نادان کے منھ لگتے ہو۔

ع ۔ دو عاقل را نباشد کین و پیکار ۔

مہراج ۔ تو وہ کیون لڑتا ہی ۔

نواب ۔ وہ تو عاقل نہین ہی ۔ وہ تو مسخرہ بنکے چھوٹ جائیگا ۔

مہراج ۔ ہان یار سچ کہا ۔ اب غصّہ فرو ہو گیا جناب ۔

نازو ۔ (دھول لگاکر) اور غصّہ کرتا تو کیا بنا لیتا مونڈی کاٹے مجال تھی ہم سے چھڑا کے چلا جاتا ۔ اتنی طاقت ہی ۔ اب اتنا سا کہا نہ مانیگا ۔

چھٹن ۔ اِس دھپ نے بڑا مزہ دیا واللہ ۔

مسخرہ ۔ حضور سنیے گا ۔

شوخی سے اک دھول جماہی تو دی
بر سر مہراج بلی خواہر شس

مہراج ۔ (غلط ۔ خواہر اور سر کا قافیہ نہین آتا ۔

اختر ۔ جب اپنا قافیہ تنگ ہوا تو یون آئے ۔

نواب ۔ نازو جان آج تو تمہاری بہن چوتھی کی دلھن اور چودھوین کے چاند کو شرماتی ہین ۔

نازو ۔ اِنکو تو ہمنے آج یہی صلاح دی تھی کہ اب تم روز ایسی سادی وضع مین رہا کرو ۔ کتنی بھلی معلوم ہوتی ہی چاند مین داغ ہی اسمین داغ نہین ۔ جواہرات آج اِسپر سے نچھاور کر دو تو زیبا ہی ۔

نواب ۔ ہم تو جان تک قربان کرنے کو مستعد ہین ۔

نازو ۔ کیا بکتے ہو واہیات ۔ جان تمہارے دشمنون کی جائے ۔ مگر اِس سفید لباس مین سچ مچ کی پری معلوم ہوتی ہی

آغا ۔ ہم سب جانین رونمائی کو لیے ہوئے ہین ۔

نازو ۔ یون تو اپنی بہن اپنے بھائی کو کون بُرا کہتا ہی

گر تعریف وہ کہ سب تعریف کرین ۔

مسخرہ ۔ بھائی کی رعایت اچھی رکھی ۔

نازو ۔ دُر مونڈی کاٹے اب اِنسے چھیڑ خانی کریگا تو تو جانیگا دل لگی ہو چکی بس ۔

ایک تو قمرن کی ہر ادا یون ہی دل و دین کے تاخت و تاراج کرنے کو کیا کم تھی ۔ دوسرے آج اِس سادگی کی وضع نے اور بھی شیرین حرکات کر دیا تھا ۔ مسکرا دی تو عاشق زار کے خرمن صبر و قرار پر بجلیان گرائین اور مانگ پر نظر پڑی تو ع ۔ دل و دین زلف دوتا مانگے ہی ۔ کے مفہوم کا مصداق ہوئے اور رخ گلرنگ اور موے عنبر بو کی سیاہی نے روز روشن اور شب تار کو ایک جگہ دکھایا ۔ چتون ذرا ترچھی کی تو گویا صفون کی صفین درہم و برہم ہو گئین ۔

آغا صاحب الگ تیر نگاہ کے زخمی تھے ۔ چھٹن صاحب دل ہی دل مین کہتے تھے کہ عسکری بھی کیا بیدار بخت ہی کہ ایسی پری اُسکے ہمخوابہ نازنین ہی ۔ اختر دل و جان سے شیدا ۔ ہمن ایک ایک ادا پر فدا ۔ مہراج بلی تک بُری نظرون سے دیکھتے تھے انتہا یہ کہ قمرن اپنی صورت زیبا پر خود ہی فریفتہ تھی اور خلق خدا والہ و شیفتہ ۔

نواب ۔ قمرن آج جی چاہتا ہی تمکو جواہرات مین تولین ۔

قمرن ۔ سب سنا ہوا ہی ۔ (افسردہ دلی کے ساتھ)

نواب ۔ یہ تم آج ٹھنڈی سانسین کیون بھرتی ہو جانی ۔

قمرن ۔ از برائے خدا اب ہمین جانی کہکے نہ پکارنا ۔

نواب ۔ کیا ! یہ تمھین آج ہو کیا گیا ہی ۔

قمرن ۔ (تنک کر) ۔ جی ہمین سودا ہو گیا ہی ۔ اب ہماری فصد کھلوائیے ۔ دیر نہ لگائیے ۔ جنون کا دورہ ہی ۔

نواب - (ہنسکر) ہان معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہی-
قمرن - بس ہٹو ہمسے یہ ٹھنڈی گرمیان نہ کرو-
چھمن - بھئی یہ آہستہ آہستہ کیا باتین ہو رہی ہین-
آغا - کچھ کھٹ پٹ ہو گئی-
اختر - عاشق و معشوق مین بے نوک جھونک کے مزہ ہی نہین آتا لطف اِسی مین ہی کہ ایک روٹھے دوسرا منائے-
چھمن - واللہ میرے دل کی بات کہی ہی-
مہراج - میری زبان سے چھین لے گئے-
نواب - اب کوئی آپ لوگونکے مارے باتین بھی نکرے چہ خوش-
مہراج - شوق سے - شوق سے باتین کیجیے صاحب اِن میٹھی میٹھی باتون کو کون روک سکتا ہی-

اتنے مین قمرن اٹھ کے اپنے خاص کمرے مین چلی گئی اور کوئی بہانہ کرکے نواب عسکری صاحب بھی وہین پہونچے اِنکو دیکھکر قمرن نے ڈرائنگ روم کیطرف کا پردہ گرا دیا- اور بے اختیار نواب صاحب سے لپٹ کر رونا شروع کیا اب یہ متحیر کہ یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہی - اب تک تو زانو سے زانو بھڑائے مزے مزے کی باتین کر رہی تھین - دفعتہً کون ایسی بات یاد آئی کہ دل بھر آیا - اور وہان سب کے سامنے ناگوار ہوا - اور یہان دیکھتے ہی گلے لگا کے زار زار رونے لگی اُنھون نے گلے بھی لگایا اور آنکھون اور رخسارون کے بوسے بھی لیے اور سمجھایا بھی مگر قمرن پر کچھ اثر نہ ہوا - بلکہ جسقدر یہ پیار کرتے اور سمجھاتے تھے اُسیقدر اور زیادہ آنسو اُس بت ناز آفرین کی چشم بیمار سے اُمڈے آتے تھے-

اب ناظرین خود غور کر سکتے ہین کہ جس پیاری پیاری صورت جس عروس یاقوت لب ناظورہ خورشید رخسار پر انسان مرتا ہو - جسکے عشق کا دم بھرتا ہو - جس رشک مسیحا پر انسان کی جان جاتی ہو اُسکو اگر مصروف بکا و زاری دیکھے تو دل پر کیونکر نہ صدمہ جانکاہ ہو - لب پر کیونکر نہ آتشین آہ ہو - اور خصوصاً ایسی حالت مین جب معشوقہ ماہ سیما عاشق بے ریا و باوفا کے گلے مین گورے گورے ہاتھ ڈالکر لپٹ لپٹ کر روئے اور حرف مطلب زبان پر نہ لائے - جبکہ فہمایش اُسکی آتش تپ دروں پر روغن کا کام کرتی ہو- نواب صاحب نے خود بھی اپنی معشوقہ سیم بدن کے گلوے مصفا مین ہاتھ ڈال دیے تھے اور دونون عاشق و معشوق اِسطرح لپٹے تھے کہ ؎

تو من شدی من تو شدم من تو شدم تو من شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

لیکن دونون بے حس و حرکت - نواب سکتے کے عالم مین کہ یہ ہو کیا رہا ہی - اور قمرن کی آنکھون سے تار اشک جاری - نواب صاحب کا دل اِسقدر بھر آیا کہ یہ خود بھی رونے لگے - اِنکی گریہ وزاری دیکھکر قمرن نے اِنکے آنسو پونچھے اور اِسکے بعد اپنے اشک پونچھکر ایک بوسہ روح پرور دیا تو نواب صاحب کے قالب بیجان مین از سر نو جان آئی معشوقون کی جنبش لب مین بھی عجب تاثیر ہی کہ قالب پژمردہ مین جان تازہ آگئی - اور پھر لطف یہ کہ بے طلب بوسہ ملا بے مانگے بوسہ جانفزا دیا - سچ ہی بن مانگے موتی ملے اور مانگے ملے نہ بھیک - ؎

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت تمھین خدا دے

نواب - قمرن - منھ دھو ڈالو ذرا-
قمرن - فائدہ! اِسوقت تمھاری خاطر سے دل پر ضبط کیا

تمکو روتے دیکھکر دل پر ٹھیس سی لگی - اِس سے یہ نہ سمجھنا کہ بس اب ہم رو چکے - ہمارا قلب گواہی دیتا ہو کہ عمر بھر ہم کو رونے دھونے ہی مین صرف ہوگی - دل اُمڈا آتا ہو -

نواب - مجھے اِسوقت ایسی حیرت ہو کہ بیان سے باہر - اور تمھارے رخسار تابان پر اشک دیکھکر میرا دل بھر آیا - مگر اتنی جرات کہان سے لاؤن کہ اِس گریہ وزاری کی وجہ دریافت کرون -

قمرن - آپ ہی ظلم کرو اور آپ ہی وجہ دریافت کرو -

نواب - کیا اندھیر ہو -

قمرن - اندھیر! اندھیر سا اندھیر ہو -

نواب - تم دیکھ لینا قمرن اگر تمنے کچھ دیر تک وجہ مخفی رکھی اور ہمین اِس گریہ وزاری کا سبب نہ بتایا تو خدا گواہ بخار چڑھ آئیگا -

قمرن - میری نبض پر ذری ہاتھ رکھو -

نواب - (نبض پر ہاتھ رکھکر) افوہ! گرم ہو -

قمرن - بدن کی کیا اصل حقیقت ہو جب دل ہی پھُنک رہا ہو تو بدن کی کون کہے - افسوس (ٹھنڈی سانس بھرکر) کتنی بُری گھڑی تھی -

نواب - بھلا اِس سے کیا فائدہ قمرن - رورو کے تمنے یہ نوبت اپنی پہونچائی کہ بدن گنگنا ہو - ہاتھ پانْون جلتے ہین -

قمرن - یہ تو دیا نہ کہ بندا پھیکا ہونا درکنار یہان تو قلب ہی پھُنکا جاتا ہو - بخار کا تو علاج بھی ہو مگر ہمارے درد دل کا علاج کون کریگا -

نواب - اچھا اب ہم نہ پوچھینگے - تمکو اور ہمکو دونون کو صدمہ ہوتا ہو - اب کسی اور وقت - لے چلو مُنھ دھو ڈالو اور باہر ذرا ٹہلو کہ فرحت حاصل ہو -

قمرن - ہاے - نواب - فرحت اور میرے لیے - میرا مُنھ ہی

خدا نے اِس قابل نہین بنایا ہو (آبدیدہ ہوکر) خدا جانے ہمارا حشر کیا ہوگا - ہمین اپنا انجام بخیر نہین نظر آتا - ہمارا قلب گواہی دیتا ہو کہ ساری عمر ہمین رونے دھونے ہی مین بسر کرنی ہوگی - جو اللہ کی مرضی -

نواب - کوئی عارضہ معلوم ہو تو اُسکا علاج کیا جائے - درد ہو درمان کی فکر کرین - کوئی فکر ہو اُسکو دور کرین - مگر جب کچھ حال ہی نہ معلوم ہو تو انسان کا کیا بس چلے -

قمرن - بخار ہو تو آلو بخارا بھیون - کھانسی آتی ہو ملہٹی بیون - زکام ہو بنفشہ کام آسکے جوشاندہ ہو درد ہو اُسکا علاج کیا جاے مگر درد دل کا علاج کیا کروگے -

نواب - ہمارے امکان مین ہو یا نہین -

قمرن - (آبدیدہ ہوکر) ضرور ہو -

نواب - اب تھوڑی دیر کے لیے ذرا ضبط گریہ کرکے صاف صاف بتاؤ -

درمان ہو کہ درد لادوا ہو

قمرن - نہین لادوا تو نہین ہو مگر کیا جانے کیا سبب ہو کہ (رو کر) ہمین ـــــ ایسا معلوم ہوتا ہو ـــــ کہ ـــــ کہ

نواب - (آنسو پونچھکر) ذرا ضبط کرو - ابھی ابھی ہوا جاتا ہو کسی نے کچھ کہا ہو تو ٹکڑے ٹکڑے نکال دون -

قمرن - ہمارا دل گواہی دیتا ہو کہ ہماری عمر روتے ہی کٹیگی -

نواب - ہمارا کہا مانو - ذرا ہوا مین چلکے ٹہلو -

قمرن - ابھی تو یہی کہتے ہو کہ ہوا مین چلکے ٹہلو - اب کوئی ایک اتھوارے مین کہوگے کہ بس ٹہل جا -

نواب - (کچھ سمجھکر) - یہ کیون - جسپر انسان کا دل فدا ہوتا ہو اُسکو کوئی یہ کہتا ہو - تمھاری جگہ تو کلیجے مین ہو -

قمرن - جسپر دل فدا ہوتا ہی اُسکو کوئی سوتیا ڈاہ سے جلاتا نہین ہی - دل فدا کرنیوالے اور ہی ہوتے ہین -

نواب صاحب کے دل مین تو چور تھا - اِنکو شک گذرا کہ شاید نازو نے قمرن کے کان ہماری طرف سے بھر دیے ہونگے اور کہدیا ہو گا کہ نواب ہم پر کتراتے ہین - دل کا چور کبھی کیا بُرا ہوتا ہی - قمرن کا مطلب کچھ اور ہی تھا - اور نواب نامدار کچھ اور ہی سمجھے - جواب دینے مین اک ذرا اُلجھن سی ہوئی - مگر سوچ سمجھ کے کہا - سنو قمرن جان یہ سچ ہی کہ جہان چار برتن رہینگے وہان ضرور کھڑ کینگے مگر عقل سے کام لینا بہتر ہی - جو انسان مل جل کے رہ سکے تو باہم کھٹ پٹ کیون ہو - یہ تو تم بھی جانتی ہو کہ ہماری تم پر جان جاتی ہی - یا اِسمین بھی شک ہی -

قمرن نواب صاحب کیطرف نظر کر کے تھوڑی دیر تک گھورا کی مگر نواب صاحب جھینپے ہوے تھے کیونکہ اُنکے دلمین شک پیدا ہو گیا تھا کہ نازو سے جو ہمنے بوسہ بازی کی اسکا حال قمرن کو معلوم ہو گیا ہی لہذا اُنکا جھینپنا حق بجانب تھا - تھوڑی دیر کے بعد قمرن نے کہا نواب پہلے تو مجھے بیشک یقین تھا کہ تم مجھپر فریفتہ ہو مگر اب مین سمجھ گئی کہ تمھارا عشق برے نام تھا - سچا عشق نہ تھا - مجھے تمنے جوان اور خوبصورت دیکھکے گھر مین ڈال لیا - اور چودہ پندرہ برس کی چھوکری کو جو نزاکت مین دھان پان اور حسن مین گلاب کے پھول کی سی ہو اُسکو بھلا کون چھوڑ دیگا ہمکو تمنے ہماری اُٹھتی جوانی اور گورے گورے گال اور ہماری نازکی کے سبب سے پسند کیا - اتنے دن اپنی پسند کی بدولت چین کیا ہماری جوانی کا اتنا حصہ تمھارے نصیبون مین لکھا تھا مگر اب تمھارے دلمین وہ چاہ نہین ہی جو پہلے تھی - اگر وہی چاہ باقی رہتی تو تم بیگم کو ہرگز ہرگز یہان بلوانے کا قصد نہ کرتے - ہمارا جوبن لوٹ کے اب یہ ستم ڈھاتے ہو -

نواب صاحب اِس تقریر سے کسیقدر خوش اور کسیقدر افسردہ دل ہو گئے خوش اسوجہ سے ہوے کہ نازو کے عشق اور چھیڑ چھاڑ کا حال قمرن پر نہین کھُلا اور افسردہ اس سبب سے کہ بیگم کو یہ اپنی سوت سمجھتی ہی - بکشادہ پیشانی جواب دیا کہ یہ تمھاری راے بالکل غلط ہی کہ تمھاری چاہ اب ہمارے دل سے جاتی رہی تمھارا جوبن وہ جوبن ہی جو دن دونی رات چوگنی ترقی کرتا ہی لوگ تو اس منصوبے مین ہونگے کہ تمکو بھگا لیجائین - چھین لیجائین کلیجے کو چیر کے تمکو رکھ لین - فی بوسہ پر گنے کے پر گنے بخش دین - مہینون چوما کرین اور سیر نہ ہون تمھاری صورت وہ کافر صورت ہی کہ دیکھتے ہی بے اختیار جی چاہتا ہی کہ گلے لگا لے - تم بھی کوئی ایسی ویسی چیز ہو تم کو ابھی تک اپنے حسن کی قدر ہی نہین - اُس نے اُسوقت سچ کہا تھا کہ ع -

اپنے جوبن سے نہین یار خبردار ہنوز

اور آج تو اگر تمھارا حقیقی بھائی بھی دیکھ پائے تو واللہ بُری نظر ڈالے - نظر بد سے دیکھے - آج کا سا تو کبھی پہلے جوبن تھا ہی نہین - آج تو وہ جوبن ہی کہ ساری خدائی دل و دین دونون سے ہاتھ دھو بیٹھے - مگر سه

عشق کہتا ہی تجھے رام اُس بت وحشی کو کر
حسن کی غیرت اُسے سمجھاتی ہی رم کیجیے

اور یہ تمھارا خیال بالکل غلط ہی کہ بیگم کے آنے سے تمھارا کوئی حرج ہو گا - بوسہ لیکر کہا جانی سچ کہتا ہون تمھاری جگہ

کلیجے مین ہی - اسکو خوب باور کرو - ہمارے دل کو تم اپنا غلام درم ناخریدہ سمجھو مگر اسکو تم کیا کروگی کہ عاشق کے دل کی آجتک معشوقون کو قدر کرتے دیکھا ہی نہین - عاشق کے دل کی سی بے وقعتی اور کسی شی کی دنیا مین نہین ہوتی ؎

پسند طبع محبوبان دل عاشق نہین ہوتا
نظر مین کب کسی کی چڑھتی ہی جو چیز سستی ہی

بیگم الگ رہینگی - تم الگ رہوگی - نہ انکو تم سے واسطہ نہ تم کو انسے سروکار -

قمرن وہ تو ہمین مثل ایک بیسوا کے سمجھینگی -

نواب - خواہ مخواہ سمجھینگی - آخر تمھارا انکا ساتھ ہی کیون ہونے لگا - یہ تمکو بیٹھے بٹھائے سوجھی کیا - بس اتنے ہی کے لیے یہ رونا دھونا تھا - کیون دل کا اسوقت عجیب حال تھا - سوچتا تھا کہ یا خدا یہ بیٹھے بٹھائے قمرن کو ہو کیا گیا - اور سچ کہون ع -

بگاڑ بھی نہین انکا بناؤ سے خالی

تمھارے روٹھنے اور ہچکیان لینے مین بھی مزہ آتا تھا اور تمھارے لپٹ جانے سے اور بھی وہ چند کیفیت حاصل ہوئی - گال اور بھی سرخ ہوگئے تھے اور رخ رنگین پر قطرات اشک جیسے برگ گل پر شبنم - اور آنکھین پیشتر سے کہین کٹیلی معلوم ہوتی تھین ؎

دم نکلتا ہی نگاہ چشم مست یار پر
نشہ کا ڈورا ہاے جان ہی اس بیمار پر

مگر خدا کے لیے اب یہ غضب نہ ڈھانا - اور اپنے دل سے یہ بات نکال ڈالو کہ بیگم کو تم سے سوتیا ڈاہ ہوگی -

قمرن - وہ بات کیون نہ کرو کہ ہمکو بیگم طعنے نہ دے سکین -

نواب - وہ بیچاری اس طبیعت کی عورت ہی نہین ہی -

قمرن - بیچاری! بڑی بیچاری ہی - ہم کو پائے تو کچا ہی کھا جائے - انکے نزدیک بیچاری ہی - اچھا وہ نہ بولین سہی وہ بڑی نیک ہی سہی مگر انکی طرف کی اور عورتین تو ضرور روز طعنے دیا کرینگی - اور ہمسے سہا نہ جائیگا -

نواب - کیسی نادانون کی سی باتین کرتی ہو - تم سے کوس بھر تو انکی کوٹھی ہوگی وہان سے وہ طعنے دینے آئینگی - کیا سر پھرا ہی انکا - ان باتون کو دل سے اپنے نکال ڈالو اور ہمکو اپنے حسن کا عاشق زار سمجھو - جب تک دم مین دم ہی قمرن ہمسے جدا نہین ہوسکتین -

قمرن - ہم ایک منٹ بھی تمھارے ساتھ نہین رہ سکتے ہان نکاح پڑھوا لو تو عمر بھر باعزت و آبرو سے بسر کردین -

نواب - (نکاح کے لفظ پر چونک کر) نکاح!

قمرن - ہان نکاح - کیون نکاح نہ کہون بھونری کہون بھونری پھیروگے - ہندو ہو - نکاح کے لفظ پر تم اتنا چونکے کاہے سے - اگر نکاح ہوجائے تو پھر عمر بھر کے لیے ہم تمھارے اور تم ہمارے - پھر کوئی ہمین تیریا یا بیسوا یا کسبی تو نہ کہہ سکیگا اور تمھارا اس مین کوئی کسی طرح کا حرج بھی نہین ہی -

نواب - مگر تم سے پردے مین رہا جائیگا -

قمرن - آپ سے آپ رہینگے -

نواب - یہ پردے کی تخ جو لگی ہوئی ہی -

ق - آپ کی بھی کیا باتین ہین - اے اب کون سی ایسی بے پردگی کرتی ہون - واہ کیا باتین کرتے ہو - اب اس سے

بڑھکر اور کیا قید ہوگی - کہین پیدل آتی ہون جاتی ہون تو
تم ہی کہو ہر دم تمھارے ساتھ ساتھ رہتی ہون کہ نہین -
نواب - پھر اتنی بھی آزادی نہو گی کہ آغا صاحب یا نواب
چھٹن صاحب یا ممن اور اختر کو منھ دکھا سکو -
ق - ممن اور اختر اور نجتر سے ہمین کیا مطلب ہے اور ہم
کسی کو کاہے کو منھ دکھانے لگے - نکاح کے بعد پھر شرع کی
پابندی ہوگی - اور وہ بن نکاح کے تم کہو تو مین آج سے
باہر نہ نکلون - کسی کو منھ نہ دکھاؤن -
ن - اچھا تو پھر اب نکاح کی تیاری ہو جائے -
ق - (خوش ہوکر) - بس - مزے رہین (بوسہ لیکر) دونون
میان بیوی چین کرین - جب میان بی بی راضی تو کیا کریگا
قاضی (گلے مین ہاتھ ڈالکر) ہم بوسہ لین اور تم جواب
ندو - کیون جی یہ بے اعتنائی !
ن - کیا مجال (بیشمار بوسے لیکر) ایک نہین ہزار -
ق - ابھی کسی سے اسکا ذکر نہ کرنا -
ن - آج مین اس بات پر غور کرونگا -
ق - اچھا - اونچ نیچ سوچ لو -
ن - اب نکاح ہی ہو جانا اچھا ہے - تم سچ کہتی ہو روز روز
کا جھگڑا کیون رہے - جب میان بی بی بنکر رہ سکتے ہین
تو مفت کی بدنامی اُٹھانے سے فائدہ -
ق - خود ہی سوچو -
ن - ایک بات بتاؤ گی - سچ سچ بتاؤ تو پوچھین -
ق - سچ سچ بتائینگے -
ن - یہ آج تم پر جوبن کہان سے اسقدر پھٹ پڑا ہے -
ق - ای ہٹو بھی - گھڑی گھڑی نظر لگاتے ہو - ہم تو
آج اپنے نزدیک بہت سادی وضع کرکے آئے تھے نواب
مگر تمھاری پسند - ہمسے کہو روز یون ہی رہا کرین -
ن - بھلا خیر حضور کا مزاج تو بر سر آشتی آیا - مین تو سمجھا تھا
کہ تمنے بوریا بندھنا اُٹھایا اور بھاگین -
ق - اوئی ! اور بھاگ کے جاتی کہان -
ن - مین نے کہا شاید کوئی اور بھنگڑا ملگیا ہو -
ق - (نواب صاحب کے ہونٹھون پر دہنے ہاتھ کی تین اُنگلیان
مار کر) لگے واہی تباہی بکنے - تمسے بڑھکر اور کون بھنگڑا ہوگا جی
جیسے خود ہر دیگی چمچے ہو ویسا ہی سب کو سمجھتے ہو - بھنگڑا ملگیا
ہوگا ! اُس بھنگڑے کی میت نکلے -
ن - اُس روز تم اُس فرنگی کے لونڈے کو بہت پر گھور رہی تھین -
ق - (بہت تنک کر باہر چلدین) اب ہم نہ بیٹھینگے -
باہر آکر نواب صاحب نے ناز و سے کہا - بی ناز و جان صاحب
ہم کو آپ سے کچھ عرض کرنا ہے - ذرا ادھر برآمدے کی طرف آؤ -
دل لگی نہین کرتے ایک بڑی ضروری بات ہے - ناز و اٹھلاتی ہوئی
اُٹھی تو منشی مہراج بلی نے دل لگی کی راہ سے ٹوکا -
مہراج - کہان پرائے مرد سے باتین کرنے چلین - بیٹھو -
ناز و - (مسکرا کر) اے دور ہو - بڑا وہ بنکے آیا ہے -
مہراج - کیا ! تم نہ مانو گی - میان کے سامنے پرائے نامحرم
مرد کے ساتھ جوان عورت کا تخلیے مین جانا کیا معنی -
ناز و - (انگوٹھا دکھا کر) چہ خوب - گزی ذری خرخر (جیب
گیدی خر) تو بولنے والا کون -
مہراج - کیا - یہ تو زرزری بولنے لگی - نواب بگڑ جائینگی
پرائی عورت کو تم تخلیے مین لیجانے والے کون ہو جی -
نواب - اپنی عورت کو نہ سمجھاؤ - تم کس سے راضی ہو

نازو۔(مسکراتی ہوئی) تم سے۔
مہراج ۔اور میان سے؟
نازو۔میان تو نکھٹو ہی۔
اختر۔اور لو۔میان نکھٹو بنگئے۔نواب صاحب سے راضی ہین اب آپ کیا کوئی قاضی ہین۔
مہراج ۔ آج تو ہم نازو جان کو لے بھاگینگے۔نواب کی بدنیتی اور نازو کی بیوفائی کا حال کھُل گیا اگر اب ہم نے نازو کی حفاظت نہ کی تو یہ بد وضع ہو جائیگی۔
نازو ۔رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے۔
مہراج ۔ ایسی بیوی ہم نے آج تک نہین دیکھی کہ میان کے سامنے آشناؤن سے اختلاط کرتی ہی۔طلاق دیدونگا۔
مسخرہ ۔اور کہین وہی نہ آپ کو عاق کر دین۔
نواب۔ بولے بولے۔اِنھین کی کسر تھی۔
مہراج ۔دُم کی کسر تو اب بھی اِنھین ہی۔
اِس فقرے پر منشی مہراج بلی بہت نازان ہوے۔کہکر اکڑکے ادھر اُدھر غرور کے ساتھ دیکھنے لگے۔لوگون نے اِنکی خواہش دیکھکر بڑی تعریف کی۔
ممن۔جڈ اگلنجیر و بھی جھیپ گئے۔
اختر۔کیا کہی ہی۔کسر کے بلے دُم خوب سوجھی۔
مہراج ۔(اکڑتے ہوے) تسلیم۔
آغا۔ بھئی اِسوقت تو پھڑکا دیا۔
مہراج ۔(ہنسکر) یہ قدر دانی ہی حضور کی۔
چھٹن۔ بند کر دیا۔اب جواب نہین سوجھتا۔
مہراج ۔(بہت خوش ہوکر) لاجواب بات ہی۔

مسخرہ ۔اِسمین کیا فرق ہی۔اور اِس سے بڑھکے لاجواب بات اور کیا ہوگی کہ بیوی مُنہ کے سامنے کہتی ہو کہ ہمارا میان نکھٹو ہی۔ہم دوسرے سے راضی ہین۔
مہراج ۔ یہ بے تکی ہی۔
چھٹن۔ بالکل۔بالکل ہی بے تکی۔
آغا۔ اِسکو رونلے کہتے ہین۔
ممن ۔منشی مہراج بلی صاحب کا لطیفہ اِس قابل ہوتا ہی کہ کتاب مین ٹانک رکھے اور پھر مزاج مین تعلّی نہین۔
مہراج ۔تسلیم۔بھائی صاحب پھر شاگرد بھی تو بہت بڑے شخص کے ہین۔جانتے ہو کِسکے شاگرد ہین۔
مسخرہ ۔دل لگی تو ہو چکی۔منشی مہراج بلی کی لیاقت سے آپ لوگ واقف نہین ہین۔یہ بڑے اُستاد کے شاگرد ہین حضور۔
آغا۔ہم بھی سنین حضرت۔کیا کسی بڑے استاد بے بدل سے تلمذ ہی۔اُن بزرگوار کا نام تو لیجیے۔ہم بھی سنین۔
مہراج ۔جڈ اگلنجیر و کو ہمارے کل امور سے واقفیت معلوم ہوتی ہی یاد ہی کِس ڈپٹ سے مشاعرون مین پڑھتا تھا۔
مسخرہ ۔آپ کو تلمذ ہی جناب مرحومی خواجہ کمند ہوا سے۔
اِسپر بڑا فرمایشی قہقہہ پڑا اور منشی مہراج بلی کہ ابتک اکڑ رہے تھے بہت ہی خفیف و ذلیل ہوے۔تو مسخرے نے کہا اور پڑھنے کا حال نپوچھیے قبلہ۔اِس ڈپٹ سے پڑھتے تھے کہ دھوبیون کو دھوکا ہوتا تھا کہ ہمارا گدھا چھوٹ گیا۔اور آواز ایسی نازک اور ملایم جیسے نوبت کا بچھا ہوا دھونسا ع

جیسے دھونسا نگوڑا نوبت کا

ادھر یہ قہقہہ بازی ہوتی تھی اور اُدھر نواب صاحب اور نازو تخلیے مین لطف مکالمۂ شیرین اُٹھاتے تھے اور قمرن

نواب صاحب کے وعدہ نکاح سے خوش ہوکر منگلانی کے ساتھ ساتھ جھیل کے رخ ٹہلتی اور باتین کرتی تھی۔

نوابصاحب جب نازو کو علیحدہ لیگئے تو پہلے قمرن کی درخواست نکاح کا ذکر چھیڑا اور جب نازو کو بھی اس امر کا ساعی پایا تو یون چھیڑنا شروع کیا (مگر ایک شرط سے نکاح ہوگا۔ اور وہ یہ ہی کہ قمرن اور نازو دونون کے ساتھ نکاح ہوگا۔ منظور ہو تو اچھا ورنہ اختیار ہی)۔

نازو۔ ضرور۔ بلکہ ہم اپنے محلے کی دو چار اور بھی کمسن کمسن گوری چٹی چھوکریان لے آوین سب کے ساتھ ایک سہرے سے نکاح پڑھوالو۔

نواب۔ (گلے لگانے کی کوشش کرنے لگے) ادھر آؤ۔

نازو۔ بس دور ہی دور سے باتین کرو۔ موا عیبی۔

نواب۔ (گلے لگاکر بوسے لیتے ہوے) عیبی ہین ہم ایک تو کیون جی ہم عیبی ہین دو بوسے کیون جی تین چار دبے (نتھا) نازو تڑپا کر چھڑا کے الگ ہٹی۔ گالون پر زرد زرد سے بوسون کا نقش ابھی تک باقی تھا اور اس چھینا جھپٹی مین دو تین چوڑیان بھی ٹھنڈی ہوگئی تھین اور دوپٹا سر سے سرک گیا تھا اور نازو ذرا ذرا ہانپنے لگی تھی۔ ذرا دم لیکے بڑی شوخی کے ساتھ کہا (ہماری چوڑیان لیکے ٹھنڈی کرڈالین۔ اللہ کرے ہاتھ ہی ٹوٹین بہت چل نکلا ہی یہ تجھے ہوا کیا ہی۔ خدا ہی خیر کرے۔ ایک ہی تو سیر کردی ابھی پیٹ نہین بھرا) نواب صاحب نے پھر بوسہ بازی کی فکر کی مگر نازو نے ڈانٹ بتائی۔ کچھ پاگل ہوا ہی گیا۔ یہ ہوا جاتی اگر قمرن دیکھ لے نہ۔ تو عمر بھر بات نہ کرے) نواب صاحب نے ہاتھ جوڑکر کہا اچھا نازو ہمارا ہی مردہ دیکھے جو بوسہ نہ لے۔ ایک ادھر ایک اُدھر۔ بس) نازو نے قریب جاکر نواب کے رخسار انور کے دو بوسے لیے۔ ایک اس طرف ایک اُس طرف۔

نازو۔ اب ٹھنڈک پڑی۔

نواب۔ دو اور دو تو ٹھنڈک پڑے۔

نازو۔ بس اب تجھے دور۔

نواب۔ تو قمرن کو اتنا سمجھا دو کہ پھر پردے مین رہنا پڑیگا۔ باہر نہین نکلنے پائینگی۔

نازو۔ اور کیا اب پردے مین نہین رہتے۔ کیسی پاگلون کی سی باتین کرتے ہو۔ ارے پردے مین تو رہتے ہی ہین اب اور کیا قید مین رکھوگے۔ چکی پسواؤگے۔

نواب۔ نازو کردرتی ہوجاؤگی۔

نازو۔ آپ اپنے چہرہ شاہی اپنے پاس رہنے دین کردرتی کردینگے۔ ارے ایک بات ہمنے سُنی ہی کیا بیگم آنے والی ہین سچ بتانا۔ نوابصاحب نے جواب دیا۔ ہان یقین تو ہی مگر ابھی کچھ ٹھیک نہین ہی۔ اور اگر وہ آئین بھی تو تمھارا ہمین کیا حرج ہی۔ انکا مکان۔ انکا کارخانہ۔ ان کے آدمی نوکر چاکر الگ۔ تمھارا مکان آدمی الگ۔ لکھنؤ مین آخر وہ تھین یا نہین۔ پھر وہان کیا تھا اور یہان کیا ہی۔ جیسے یہان ویسے وہان۔ مگر قمرن کی طرح تم نے بھی وہی خبط کا سوال کیا۔ تم ہر طرح اطمینان رکھو۔ مین صرف قمرن ہی پر عاشق نہین ہون بلکہ قمرن سے بڑھکر تم پر فریفتہ ہون ادھر کی دنیا اُدھر ہوجائے مگر تم دونون نہین چھٹ سکتی ہو تم اور قمرن دونون معشوق ہو۔ اگر وہ بھی منظور کرلے تو ہم تمھارے ساتھ بھی نکاح پڑھوانے پر مستعد ہین۔

نازو تو نواب صاحب کو سونے کی چڑیا سمجھکر پھانسنا چاہتی ہی تھی دل مین تو خوش ہوئی مگر ظاہر داری کے لیے بولی۔ نہین نواب۔ ایسا نہ چاہیے۔ اتنی بھی کیا بیحیائی۔ کوئی ایسا بھی بیحیائی کا جامہ پہنتا ہی۔ اور نکاح ہمارا تمھارا ہو کہان سکیگا۔ ایک بہن کے ساتھ نکاح ہو سکتا ہی۔ دونون بہنین جیتی جاگتی موجود اور دونون کے ساتھ نکاح۔ واہ واہ ایسا کہین ہو سکتا ہی بھلا۔ ہمکو تو اسکا یقین نہین آتا۔ اور اس عرض کی کون سی ضرورت ہی ہنستے بولتے ہو ہی جو چاہی کرتے ہی ہو۔ بس اتنا کیا تھوڑا ہی۔ تو اچھا پھر اب نکاح اگر منظور ہی تو بسم اللہ کرکے پڑھوا لو۔ دیر کیون کرتے ہو۔ ابھی چھوٹے گھوڑا چھوٹے۔ ہی کہ نہین؟

نوابصاحب نے کہا ہم کل سویرے یا آج شام کو غور کرکے اسکا جواب دینگے۔ ہمارے نزدیک تو اب نکاح ہو ہی جائے تو بہتر ہی۔ مگر تم اپنے قول سے نہین نکل سکتی ہو۔ یہ بات یاد رکھنا۔ میری جان جاتی ہی تم پر۔ کلیجے پر سانپ لوٹتے ہین نازو نے انکے گالون پر ہاتھ پھیر کر کہا۔ ہان ہان گھبراؤ نہین نکاح تو ہو جانے دو۔

یہ میٹھی میٹھی باتین کرکے یہ سالی بہنوئی الگ ہوے۔

تین چار گھڑی دن رہے نواب صاحب اور بیرسٹر اور آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب یہ چار آدمی ہوا کھانے پیدل چلے تو محمد عسکری نے دن کی سرگذشت اور قمرن کی درخواست اور اپنے نیم راضی ہونے کا حال انکو کہہ سنایا اور صلاح لی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔

آغا۔ ہم تو نکاح کی صلاح نہ دینگے بھائی صاحب۔

چھٹن۔ یار ایسی پری تو کرورون روپیے بھی خرچنے سے شیشے مین نہین اتر سکتی۔ اسکو تو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے ایسی طلعت زیبا پائی ہی کہ اس اسٹیشن مین ایک مس تو اسکو پہونچتی نہین۔ اور یہان پر کیا فرض ہی قبلہ۔ دور دور تک اس شان اور آن بان کی ایسی دھان پان اور پستہ دہان نوخیز طرار و تیز شوخ نمکین اس ادا سے شیرین کی نہو گی۔ نکاح پڑھوا لو تو اور بھی پختگی ہو جائے۔

نواب۔ بولو یار بیرسٹر۔

بیرسٹر۔ ہم صلاح نہ دینگے۔ اول تو دو بیویون کی صلاح ہم کبھی دیوین ہی گے نہین۔ ایک مرد ایک عورت قانون قدرت کے مطابق ہی۔ اہل عرب کو اسکی ضرورت آنحضرت کے وقت مین ہو گی مگر ہندوستان کی آب و ہوا مین تو کوئی ضرورت نظر نہین آتی۔ اسکو بھی جانے دیجیے یہ نکاح شرعاً اور قانوناً ناجائز ہی۔

نواب۔ وجہ۔ اسکا کیا سبب۔

بیرسٹر۔ شوہر اسکا موجود ہی۔ آپ نکاح کرنے والے کون ہان اسکے شوہر کو کچھ دے لے کے راضی کرو تو کیا مضایقہ وہ فارغخطی لکھدے تو عقد مین لائیے اور کھلم کھلا گلچھرے اڑائیے۔ کس نمی پرسد۔ مگر اسکے بغیر ہرگز ہرگز جرأت نہ کیجیے گا ورنہ دھر لیے جائیے گا۔

آغا۔ ہان جی نکاح تو شرعاً ہو ہی نہین سکتا۔

چھٹن۔ یہ بڑی بری تخ ہی۔ یہان پر ہم بھی قائل ہو گئے بیشک اسکا میان موجود ہی۔

آغا۔ پھر بھلا شادی اور نکاح اور عقد یعنی چہ۔

نواب۔ ظاہر ہی۔ مگر ہمین اسکا بالکل خیال ہی نہین رہا تھا۔ واقعی شرعاً اس قسم کا نکاح ہرگز جائز نہین ہو سکتا۔

بیرسٹر - اب آپ ایک کام کیجیے - اِنکے میان کو کچھ دے لیکے اُس ملعون سے فارغخطی لکھوا لیجیے - بس پھر کوئی بھی کھٹکا نہ رہے - ع -

	نے غم ذرد نے غم کالا	

چھٹن - اِسکا بندوبست ہم کر دینگے -

نواب - بشرطیکہ وہ کم بخت مان لے -

چھٹن - آپ کی بھی کیا باتین ہین واللہ - میان یہ روپیہ عجب شی ہی - ع -

	زر بر سر فولاد نہی نرم شود	

آغا - کیا فرق ہی - ستار عیوب اور قاضی الحاجات ہی -

نواب - اچھا تو یار چھٹن صاحب پھر بھائی کوئی بندوبست کرنا چاہیے - ایسا بندوبست کردو کہ فارغخطی وہ لکھدے بس - پھر ہم اور قمرن جان تمام عمر لطف کے ساتھ ہنسی خوشی بسر کرین -

چھٹن - بڑے خوش نصیب ہو یار - ایسی پری پیکر جمیلہ ہر فرد بشر کو نصیب نہین ہو سکتی - اِسکے لیے بڑا نصیبا چاہیے - نہین تو واللہ رشک ہوتا ہی -

آغا - ایک اِنکے لیے بھی تجویز دو نواب -

نواب - اچھا بھئی یہی شرط ہو جائے - یہ کدرا مردود سے فارغخطی لکھوا دین اور ہم اِنکے لیے ایک پری جسم معشوق تجویز دین -

چھٹن - قمرن ہی کی سی ہو -

نواب - ایسی ہو کہ دیکھے سے بھوک پیاس بند ہو جائے -

چھٹن - تو سلامت رہ میرے بانکے چھیلا نواب سے

	تو سلامت رہے ہزار برس	

	ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

بیرسٹر - مگر ایک بات میری سمجھ مین نہین آتی کہ قمرن کا میان کیا سو رہا ہی - یا اُسے سانپ سونگھ گیا - یا جورو سے استعفا لے لیا ہی - یہ سکوت اور خاموشی کیسی -

آغا - اب وہ کیا بولیگا - تہ بدا -

نواب - جی اور کیا - کھا بدا بس -

بیرسٹر - جی - اِس بھروسے بھی نہ رہیے گا - وہ تو کہیے خیریت یہ ہی کہ قمرن کا کوئی رئیسون مین عاشق نہ تھا - ورنہ معاذ اللہ تو بہ ہی بھلی ناکون دم کر دیتا -

چھٹن - بہت بڑا جرم ہی صاحب دل لگی ہی کچھ -

بیرسٹر - کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لیجانا کیا دل لگی ہی - ابھی اِسی دم تو سب کے سب گرفتار ہوتے ہین - مگر شکر ہی کہ اُدھر سے کوئی منکتا ہی نہین - آپ کو چاہیے تھا کہ احتیاطاً دو ایک آدمی ایسے مقرر کر آتے جو اُسکے میان کے حالات لکھتا رہتا -

نواب - آپ لوگون نے تو اِس وقت بہت ڈرا دیا - پھر اب شاید کدرا کسی رئیس کو جانتا ہو اور اُسکو لالچ دے کہ قمرن کو حضور کے سپرد کر دونگا - تو قمرن کی طمع سے انسان روپیہ بلٹانے پر بھی راضی ہو جائیگا - مگر چاہے جو ہو قمرن اب ہم سے نہین چھوٹ سکتی -

چھٹن - ہرگز نہ چھوڑنا - بھولے سے نہ چھوڑنا -

نواب - قمرن جان کے ساتھ ہی -

بیرسٹر - ایک کام کرو صاحب - بالفعل تم تو اپنے تئین بری کرنے کی فکر مین خالی خولی رہا کرو - اور قمرن جان کو ہمارے سپرد کر دو کہ ہم اِنکو منصوری کے پہاڑ پر لے جائین اور

وہان سے کوشش کرین کہ فارغخطی دیدیجاے - امانت مین خیانت ہو توجبھی کہیے گا -

نواب - (مسکراکر) ہم تو جانتے ہی تھے کہ آپ کے سے بھلے مانس ملین تو ہم قمرن کو اُنکے سپرد کردین - اول تو آپ جوان آدمی خیانت کا خوف ہو ہی نہین سکتا - پھر مذہب کے پابند کیسے کچھ - نماز قضا ہی نہین ہوئی کبھی اور اس سے بہتر آدمی کہان ملیگا -

آغا - اور یہ بھی کیا خوب فرمایا ہی کہ اگر امانت مین خیانت ہو توجبھی کہیے گا - بس ہوگیا -

چھٹن - ہمین اسپر ایک نقل یاد آئی - ایک صاحب نے اپنے پڑوسی سے جو سیدھے سادے آدمی تھے کہا کہ بھائی صاحب آپ کی بیوی ہم کو کسی قدر بد وضع معلوم ہوتی ہین کیونکہ مین کئی دن سے دیکھتا ہون کہ وہ دن بھر تاک جھانک کیا کرتی ہین اگر ہمارا کہا مانو تو ایک کام کرو کہ اُنکو تو اطلاع ندو اور ہمکو اتنی اجازت دو کہ کوئی عورت بھیجکر ہم سلام پیام شروع کرین اور جب وہ ہمارے ہان آنے پر راضی ہوجائین تو ہم تمکو بُلوا کے اُنکو گرفتار کرادین - پڑوسی نے کہا بہتر ہی مگر اسکا کیا ثبوت ہی کہ آپ ایمانداری کے ساتھ کام کیجیے گا اور امانت مین خیانت نہ ہونے پائیگی وہ بولے بھئی جب خیانت ہوگی تب ہی شکایت کرنا - یہ سیدھے سادے تو تھے جھپ سے راضی ہوگئے مگر کچھ سوچ سمجھکر بیوی سے بھی صاف صاف کہدیا اُسنے اِنکی عقل پر بہت نفرین کی اور کہا تم بھی کتنے سیدھے ہو - یہ تو اُس سے پوچھا ہوتا کہ جب امانت مین خیانت ہوگی تو پھر کہو نگا کیا اِسکے معنی کیا کہ امانت مین خیانت ہو توجبھی کہنا - ویسی ہی بات آپ نے بھی کہی -

بیرسٹر - اچھی بات اور صلاح دینا ہمارا کام تھا - ماننا نہ ماننا آپ کے ہاتھ ہی -

نواب - (مسکراکر) بندہ کمال شکرگزار ہوا کہ میری بلا آپ اپنے سر لیے لیتے ہین - ایسے احباب صادق کہان ملینگے تو پھر اب تیاری کرون -

آغا - (ہنسکر) ضرور تیاری کیجیے - اگر امانت مین خیانت ہو توجبھی کہیے گا - کیا بات کہی ہی -

جب ہوا کھاکر اور مشورہ کرکے یہ سب کوٹھی مین داخل ہوے تو دیکھا قمرن اور ناز و بناؤ چناؤ کرکے اِنکی آمد کی منتظر کھڑی ہین - نواب صاحب کو دیکھتے ہی قمرن نے مسکراکر کہا (یہ آج اتنی دیر کہان رہے - رہے کن سَوتنیا کے اور کدر سبان آئے نہ سجیا مور) قمرن اِس بات کی بصد شوق منتظر تھی کہ نواب صاحب اب صاف اقرار کرلین کہ نکاح ہوجائیگا اور کل پرسون تک مین نواب محمد عسکری صاحب کی بیاہتا بیوی بنجاؤن اور اُنکی جائداد کی مالک اور وارث شرعی قرار پاؤن اور اگر مجھسے کوئی لڑکا پیدا ہو تو وہ کل جائداد منقولہ وغیر منقولہ کا وارث بن بیٹھے اور بعد وفات نوابصاحب اِنکی بیگم صرف روٹی کپڑے کی مستحق ہون اور میرا لڑکا لکھ پتی اور رئیس ہوجائے - اِن خیالات سے قمرن نے نوابصاحب کو اپنی اداؤن اور لگاوٹ سے اور بھی زیادہ فریفتہ اور شیفتہ کرنا شروع کیا تاکہ خوب رِجھین - فوراً اِنکے لیے چاء منگوائی اور بڑی محبت سے جسمین بناوٹ زیادہ تھی پلائی اور اپنے ہاتھ سے گلوری کھلاکر برآمدے مین کرسی پر بیٹھین اور اُنکو بھی بٹھایا اور گھُل گھُل کے باتین کرنے لگین

سچ بتانا نواب اِسوقت اتنی دیر تک کہان رہے ۔ ہمین تو کچھ دال مین کالا کالا نظر آتا ہی ۔ کسی سے آنکھ لڑ گئی معلوم ہوتا ہی ۔ اتنے مین مغلانی بی قمرن کی رضائی لیکر آئین ۔

مغلانی ۔ ای رضائی اوڑھ لیجیے سرکار ۔ اللہ نہ کرے جو کہین دور از حال سردی پیوست ہو جائیگی تو بہت تکلیف دیگی

نواب ۔ یہ تمنے اِنکو کیا سکھا دیا بی مغلانی ۔ کہتی ہین آج اتنی دیر تک کہان رہے ۔ کسی سے آنکھ تو نہین لڑی ہی ۔

مغلانی ۔ مین بچاری بھلا اِنکو کیا سکھلاؤنگی ۔ اِس سن مین عورتین سائے سے بھی خار کھاتی ہین کہ کہین سایہ عورت بنکے ہمارے میان کو رجھا نہ لے ۔ جوانی باؤلی اسی سے تو کہا ہی حضور ۔

ن ۔ پوچھتی ہین کیا کسی سے آنکھ لڑی ہی ۔

م ۔ ہان مجھسے بھی فرماتی تھین کہ موتی سے آنکھ لڑی ہوگی ۔

ن ۔ موتی کے لیے لڑی کیا خوب ۔

م ۔ بندگی ۔ حضور قدردان ہین ۔

راوی ۔ مغلانی بہت تیز فقرہ کہ گئی ۔ نواب صاحب ایک پاتر پر بہت ریجھے ہوے تھے ۔ جسکا نام موتی تھا کمسن اور حسین اور نازک بدن معشوق ۔ اور گو انھون نے قمرن اور مغلانی سے چھپایا تھا مگر آخر کار مہراج بلی کی بیوقوفی سے کھُل ہی گیا ۔ آج موقع پاکر مغلانی نے یہ طعنہ دیا ۔ اور نواب صاحب نے کہ چالاک اور تیز فہم آدمی تھے مغلانی کی تعریف کرکے (کہ موتی کے لیے لڑی کا لفظ کیا خوب کہا ہی) بات ٹال دی ۔ مگر اتنا سمجھکر کہ قمرن کو موتی کا حال معلوم ہو گیا ہی ۔ جب بی مغلانی رضائی دے کر چلین تو نواب صاحب نے حکم دیا کہ ذرا نازو جان کو بھیجدینا ۔

نازو فوراً آئین اور یہ بھی ایک آرام کرسی پر متمکن ہوئین اور اِن تینون مین یون باتین ہونے لگین ۔

قمرن ۔ باجی جان اب کل پرسون سے ہمکو تمکو پردے مین رہنا پڑیگا ۔ پردے کی بوبو بننیگے ۔

نازو ۔ اور کیا اب بے پردے رہتے ہین ۔

قمرن ۔ نہین اب سوا اِنکے اور کسی کو منھ نہین دکھانا ہوگا ۔ اب بڑی بڑی قیدین ہونگی ۔

نازو ۔ جب سے اِنکے یہان آئے تب سے کہان باہر نکلے اور ہمکو اِسکا شوق بھی نہین ہی کہ مردون کو منھ دکھائین ایک درگیر اور محکم گیر ۔ اور پھر یہ بھی ہمین دعوی ہی کہ ہم کو جو مرد دیکھ لیگا وہ ہم پر لٹو ہو جائیگا ۔ ایک جھلک ہماری دیکھ لیا چاہے بس پھر برسون اُسکے کلیجے پر سانپ لوٹین تو ہمارا ذمہ ۔ جوانی پر تو گدھی بھی بھلی معلوم ہوتی ہی ۔ نہ کہ ہم ایسی پریان ۔

قمرن ۔ اپنے منھ آپ میان مٹھو ۔

نواب ۔ ہماری تو رائے یہ ہی کہ تم دونون کے ساتھ نکاح پڑھوا لین ۔ کہان کا جھگڑا ۔

نازو ۔ ہٹ بڑا بھوٹر ہی تو ۔

قمرن ۔ ہی تو اچھا ۔ بہنین کی بہنین اور سوت کی سوت مگر پھر باجی ہمسے لڑا کرینگی ۔

نازو ۔ کیا بکتی ہو واہیات ۔

نواب ۔ کہا مانو تم دونون کے ساتھ عقد ہو جائے تو بڑا لطف ہو ۔ دونون بہنین ایک ساتھ رہین ۔

قمرن ۔ ہم تو راضی ہین ۔ منظور نہین کرلیتین باجی ۔

نازو ۔ ہم کچھ تمھاری طرح پاگل تو ہین نہین ۔

قمرن - ای کیا ہرج کیا ہی -

نازو - اچھا پہلے چھوٹی بہن کے ساتھ نکاح ہولے - پھر سمجھا جائیگا - دو بہنین بھی کہین سوت بنکے رہی ہین -

نواب - خیر یہ دل لگی تو ہو چکی اب یہ بتاؤ کہ کیا کرنا چاہیے وہ بات ہو کہ سانپ مرے نہ لاٹھی ٹوٹے -

نازو - مطلب یہ ہی کہ ہم چاہتے ہین کہ جسطرح ہمنے قمرن کو تمھارے سپرد کر دیا ہی اسیطرح تم بھی اب پکّے طور پر اسکو اپنی لونڈی سمجھکر اپنے ساتھ رکھو تمکو اللہ نے اتنا بڑا رئیس کیا ہی - اللہ اور دے تمھاری ریاست دیکھکر امّان نے بے غذر ساتھ کر دیا - نہین تو کوئی اپنی آنکھون کی پتلی نکال کے کسی کو دیدیتا ہی بھلا - ہزارون رئیس ہم دونون کے پیچھے گردگھمّاتے تھے - جو مانگتے وہ دیدیتے مگر جب تمکو اچھی طرح جانچ پرتال لیا تو بے غذر ساتھ بھیجدیا مگر عورت کا کوئی اعتبار نہین اور پھر وہ عورت جو ابھی اچھی طرح جوان بھی نہوئی ہو - ابھی چودہ پندرہ برس کا سن ہو اُسکا کیا اعتبار ہی گو یہ ہماری بہن ہین تو کیا ہوا ہم تو اللہ لگتی کہینگے - ہمین ابھی انکا اعتبار نہین ہی -

قمرن - (تنک کر) کیا باجی جان کیا -

نازو - برا مانو بہن چاہے بھلا مانو -

ق - اور اپنا اعتبار ہی تمکو -

ن - ہمین اپنا اعتبار بھی نہین ہی - ابھی کوئی اٹھارہ اُنیس برس کا گبھرو ملے تو کیا عجب ہی کہ ہم بھاگ جائین بشرطیکہ چہرے پر ملاحیت ہو - دیدار و ہو - پھر ہمین کوئی روک بھی سکے - جسنے ایک کو چھوڑا وہ بستر کریگی اور بستر چھوڑیگی - ہان جو نکاح ہو جائے تو پھر قمرن کہان جا سکتی ہین - پھر تو تمھارے بس مین ہو گئین اس سے ہمارے نزدیک نکاح ہی کرنا بہتر ہی نواب - آیندہ جو تمھاری راے ہو - ہم تمھارے بھلے کے لیے کہتے ہین - نہین تو ہمین کیا - ہمارے گاہک سیکڑون ہزارون موجود ہین - جہان جا کے کھڑے ہو جائینگے اچھے اچھے رئیس اپنی آنکھین بچھائینگے - جب تک ہماری جوانی اور یہ حسن باقی ہی عاشق اور رنگیلے جوان ہمارے غلامون کے غلام بنے رہینگے -

نواب - اسمین تو کوئی شک ہی نہین کر سکتا کہ تم دونون بہنین زاہد فریب ہو - تمھاری عالم فریبی مین جو شک کرے وہ کافر بلکہ اکفر - اور اسمین بھی شک نہین کہ تمھارے چاہنے والے بھی بہت سے پیدا ہو جائینگے مگر یہ بھی یاد رہے کہ یہان سے نکلین اور دو کوڑی کی وقعت ہو گئی -

نازو - ہاے اسی سے تو کہتی ہون کہ وہ بات کرو کہ بگی پوری ہو جائے - پھر ہم جیسے جکڑ جائین -

نواب - بس پھر اس سے بڑھکر پختگی اور کیا ہو گی کہ دلمین ٹھان لو کہ یہان سے نجائینگے - ہو گیا -

نازو - (چڑھانی ہوئی) ہو گیا - ہو گیا - ہو کیا خاک گیا ابھی تو قمرن اُس کبوتر کی سی ہی جو اُڑا کرتے ہین - جس ڈھابلی پر جی چاہا بیٹھ گئے اور جب نکاح ہو جائیگا تو جیسے پر کاٹ کے ڈربے مین بند کر دیا -

نواب - اسمین ایک بات ہی نازو جان -

نازو - وہ بھی کہ ڈالو - حسرت کاہیکو باقی رہجائے -

نواب - نکاح تو نہین ہو سکتا -

نازو - یہ کاہے سے - میان بی بی راضی تو کیا کریگا قاضی -

نواب - جس عورت کا نکاح ہو جاتا ہی اُسکا نکاح دوسرے

مرد کے ساتھ بے طلاق کے شرعاً ناجائز ہی - کدرا کم بخت کا جو ڈر لگا ہوا ہی -

قمرن - کیا ابھی تک جیتا ہی اللہ کرے جنازہ نکلے موے کا -

نواب - آمین - کہین اُسکے مرنے کی خبر آئے تو ہم مسجد مین گھی کے چراغ جلائین - خدا کرے کہین مرے کم بخت -

نازو - یہ بات جو تمنے کہی یہ ہمارے ذہن مین آگئی نکاح نہین ہو سکتا - کدرا کے جیتے جی نکاح نہ ہو سکیگا پھر - اب کیا صلاح ہی -

نواب - کسی طرح اُس ملعون کو راہ پر لائین تو بڑا مطلب نکلے کچھ روپیہ لیکے فارغخطی لکھدے تو بس یک سوئی حاصل ہو جائے - پھر خوب گلچھرے اُڑین -

نازو - پھر اُس کم بخت کو کہین لے دیکے راضی کرو -

نواب - اب مقصد یہ ہی کہ کسی معتبر آدمی کو لکھنؤ بھیجین اور اس کدرا سور کے بچے کو راضی کرکے فارغخطی لکھوائین تو ہم سمجھین کہ بڑے عذاب سے نجات پائی -

نازو - وہان کا حال تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتا کہ وہ کر کیا رہا ہی - چھوڑ ہی بیٹھا کہ کسی منصوبے مین ہی یا مر گیا - کسی کو لکھو تو - اپنے اُنکو لکھو کیا نام ہی نواب رونق جنگ بہادر کو کہ کدرا اب کرتا کیا ہی اور کس پھیر مین ہی -

قمرن - اُسکا تو تیجا بھی ہو گیا -

نازو - اللہ کرے نہوا ہو تو اب ہو -

نواب - دیکھو خبر آیا ہی چاہتی ہی -

اس تقریر کے بعد نازو اور قمرن کسی بہانے سے اُٹھ گئین اور نواب صاحب اور لوگون مین جا کے بیٹھے مغلانی سے نازو نے جا کے کہا - بی مغلانی وہ تو معاملہ ہی اور کا اور ہو گیا - نواب تو بیچارے اب راضی ہین کہ نکاح ہو جائے مگر نکاح تو ہو نہین سکتا - میان کی موجودگی مین نکاح کیونکر ہو سکتا ہی اب صلاح یہ ہی کہ اُس موے کدرا کو کچھ دے لے کے اِس بات پر راضی کرین کہ وہ فارغخطی لکھدے کہ ہم کو قمرن سے کوئی واسطہ نہین ہی - جہان چاہے جائے اور جسکے پاس جی چاہے رہے اور جو چاہے کرے ہمسے کچھ واسطہ نہین ہی نہ یہ ہماری جورو اور نہ ہم اِسکے میان -

مغلانی نے اِس بات سے اتفاق کر لیا - کہا ذہان مین خود دھوکا کھا گئی - اب بات میرے ذہن مین آئی - نکاح کیونکہ ابھی ہو سکتا ہی - فارخطی ہی بہتر ہی)

قمرن - تم نہ لکھنؤ چلی جاؤ مغلانی اور اُس مونڈی کاٹے کو سمجھا کے لکھوا دو - خرچ نواب صاحب کرینگے اور تم جا کے اُسکو راہ پر لاؤ -

مغلانی - مین تو اچھی طرح سے جانتی بھی نہین ہون کہ وہ کون ہی مگر ہان نواب صاحب کہین تو کیا مضائقہ ہی مگر آپ ذرا اِنکو موتی پاتر سے بچاتے رہیے گا مین کئی آدمیون سے سُن چکی ہون کہ جسدن یہان کے سیٹھ جی کے ہان جلسہ تھا تو نواب صاحب اُسپر بہت لوٹ تھے - رات بھر لٹو رہے - کوئی کہتا ہی کہ اُسکے ساتھ اُسکے گھر گئے تھے اور صبح کو بڑی فجر وہان سے آکے سیٹھ جی کے گھر پر بھیر وین سُنی - اور کوئی کہتا ہی سو روپیے مہینا مقرر کرکے اُسکو نوکر رکھنے والے ہین - کیا جانے اِسمین جھوٹ ہی سچ کیا ہی - مگر موتی کی شکل صورت ایسی ہی کہ نواب اُسپر لوٹ ہو گئے ہون تو کیا تعجب ہی -

نازو نے کہا دیکھو دریافت کیے لیتے ہین - نواب کو بلوا بھیجا

اور پردہ ہٹا کے دوسرے کمرے مین لے گئی جہان لمپ ابھی تک نہین جلا تھا اور بالکل اندھیرا پڑا تھا۔ نازو نے اُنکا ہاتھ پکڑکر کہا ہمارے سر پر ہاتھ رکھکر ایک بات کی قسم نو کھاؤ نواب صاحب نے ہاتھ چھڑا کر نازو کو پیٹ کے بوسہ لیا اور کوچ پر بٹھا کر کہا لے اب مطلب بیان کرو۔

نازو۔ تو یہ گال ہمارے کیا مفت کے پائے ہین۔ اب ہم فی بوسہ ایک اشرفی لگا دینگے بس جتنے بوسے چاہو لیا کرو۔

نواب۔ اچھا یون ہی سہی۔ منظور۔ ہان تم کیا کہتی کیا نھین۔ کوئی نیا حکم آیا ہی کیا۔

نازو۔ اب تمھاری شامتین آئی ہین۔ بڑا نواب کی دم بنا ہی قمرن خدمت کو موجود مین چوما جاتی کو مستعد۔ پھر اب یہ حرص کاہے کی ہی۔ جوڑی تمھارے پاس موجود ہی ایک سواری کی گھوڑی دوسری کوتل۔

نواب۔ کوئی ملعون ہی یہ پہیلی سمجھا ہوگا۔ مین تو پہلے ہی تاڑ گیا تھا کہ کوئی حکم آیا ہی۔

نازو۔ (گالون پر آہستہ سے تھپڑ لگا کر) کیا اُڑان گھائیان بتاتا ہی۔ ہمسے بھی فقرہ بازی۔ کیون جی وہ موئی موتی کون ہی تمھاری۔

نواب۔ یہ بات مین تو پہلے ہی سمجھا تھا۔ تم اسکو کیا کہتی ہو بیوقوف بڑی نادان ہو۔

نازو۔ اور اُلٹا ہمین کو نادان بناتا ہی۔

نواب۔ تم ہو پاگل۔ تمھین خبط ہو گیا ہی۔ پکا جنون بلکہ مالیخولیا۔ موتی ہندو ہم مسلمان۔ اِس پہاڑ کی ریت رسم ہی سے تم ناواقف ہو۔ اگر یہان کی کوئی پاتر خالی بیٹھنے تک کو آئے تو ذات باہر کر دیجائے۔ یہان بڑی چھوت مانی جاتی ہی۔ اگر یہان کا کوئی ہندو کسی مسلمان عورت کو نوکر رکھے تو کوئی اُسکے ہاتھ کا پانی نہ پیے۔ اور جو کوئی پاتر مسلمان کی نوکری کرے تو برادری سے خارج ہو جائے۔ موتی بھلا ہماری نوکری کریگی۔ مگر تم کو تو لڑنے سے مطلب ہی۔ ذرا بات سُن پائی اور بہن کیطرح سے لڑنے کو موجود۔

نازو۔ اچھا ہمارے سر پر ہاتھ رکھو۔

نواب۔ نازو کے سر کی قسم سچ کہتا ہون۔

نازو۔ پھر یہ خبر کیون اتنی اُڑ گئی۔

نواب۔ اب لوگون کی زبان کو کوئی کیا کرے۔ مگر یہ اِدھر کی اُدھر اُدھر کی اِدھر لگاتا کون ہی ہم اِسی حیرت مین ہین۔ یہ کون ذات شریف ہین۔ ہم تو ڈھونڈھ لگائینگے۔

نازو۔ تم ہمارے سر پر ہاتھ نہ رکھتے تو ہمین ہرگز یقین نہ آتا۔

نواب۔ قمرن کو بھی معلوم ہو گیا ہی جا کے سمجھا دو جی۔ کیا کیا فقرہ باز لوگ ہین۔ موتی کے حسین ہونے مین شک نہین بڑی حسین عورت ہی۔ اور ابھی بہت کم سن ہی مگر ہم چاہین بھی تو وہ کب آسکتی ہی۔

نازو۔ اچھا تو اب اگر تمھاری رائے ہو تو بی مغلانی کو داروغہ یا ممن کے ساتھ لکھنؤ بھیجدو۔ وہ وہان جا کے گدرا کو راہ پر لائین۔ اِنسے بڑھکے اور کوئی اِس کام کے قابل نہین ہی آج نہین تو کل یہ روانہ ہو جائین بس۔ دو چار روز مین فارخطی (فارغخطی) اُس سے جا کے لکھوا لائین۔

نواب۔ عورتون کی بھی کیا عقل ہوتی ہی۔ مغلانی بھلا اِن باتون کو کیا جانے۔ اور فارغخطی کو کیا سہل سمجھی ہو کہ گئین اور لکھوا لائین۔

نازو نے اِس تقریر کا حال مغلانی اور قمرن سے بیان کر دیا اور اُنھون نے اتفاق کر لیا۔

چہ میگوئیان

نواب ہلال رکاب مع زندہ دل احباب اولی الالباب و مصاحبین و رفقا و مہوشان گل اندام و ماہ سیما کوہ فلک شکوہ نینی تال پر گلچھرے اُڑاتے اور رنگ رلیان مناتے تھے۔ سب سے زیادہ نازو اور قمرن کی چاندی تھی پہننے کو زربفت و اطلس و کمخاب تاقم و دیبا پرنیان و حریر۔ نت نئی پوشاک۔ دن بھر مین اٹھارہ جوڑے بدلتی تھین۔ کبھی صندلی رنگ کا دوشالہ۔ کبھی جامہ وار کی رضائی۔ کبھی ریشمی لباس زیب بدن۔ کبھی سادگی مین پھبن۔ کبھی زیور گران بہا سے آراستہ۔ کبھی سیم بدن مسون کی وضع وہی شمی اور اسکرٹ اور گون۔ کبھی مردانہ لباس چُست گھٹنا اور مین کمر توئی کا صراحی دار دگلا اور سنگے دار بانکی ٹوپی۔ پانون مین ٹاٹ بافی بوٹ۔ معلوم ہوتا تھا کوئی خوبرو امرد پر برو گبھرو کھڑا ہی۔ کبھی بھاری ساری ٹری لاگت اور تیاری کی زیب جسم مصفا الغرض انکے لیے چین ہی چین لکھا تھا۔ کھانے کو اعلےٰ سے اعلےٰ۔ لذیذ سے لذیذ اطعمہ خوش ذائقہ روز نئی فرمایش ہوتی تھی۔ آج بی نازو جان صاحب کا جی چاہتا ہی کہ اناناس کا پلاؤ کھائین۔ قمرن النسا نے پہاڑی مرغ کا قورمہ پکوایا ہی۔ بی مغلانی نے پرول کا دلما سرکار کے لیے تیار کرایا ہی۔ آج قمرن شامی کباب کھائینگی۔ بی نازو جان کی خاطر سے بانس کی کوپل کا اچار اور نورتن چٹنی منگوائی گئی ہی۔ نینی تال کی جھیل مین مہاشیر مچھلی پکڑی جاتی ہی اور زمین مین دفنا کے بی قمرن کے لیے پکوائی جاتی ہی شرابین اعلی قسم کی اُنکے لیے ٹی ٹری تھین۔ شامپین پانچ پانچ روپے بوتل اسپارکلنگ موزیل۔ اسٹل ہاک۔ آیا پانا۔ شری۔ رائبرٹسن پورٹ۔ کیور ریسو۔ ہزار ہا روپیے کی شراب ناب۔ اور اُسکا سامان سب بیش قیمت۔ ہر قسم کی شراب کے سفید سفید گلاس اور جام ارغوانی۔ سواری کے لیے گنگا جمنی ہوادار اور سُکھپال جنکے دیکھنے سے آنکھون کو خیرگی ہو۔ اور سواری جس طرف سے جگمگاتی ہوئی نکل گئی یہ معلوم ہوا کہ عطر روح پرور کے قرابے لنڈھائے گئے ہین۔ ہر ہفتے مین لکھنؤ سے عطر اور خوشبودار تیل پارسل ہو آتا تھا اور انگریزی عطر بہار ہی پر خاص مارسن کمپنی کی کوٹھی سے لیا جاتا تھا۔ خدمت کے لیے سلیقہ شعار عورتون کی کمی نہ تھی۔ سب خوش پوش و خوبرو۔

الغرض نواب نامدار کی بدولت یہ دونون چین کرتی تھین اور شہزادیون کی طرح رہتی تھین۔ گھر بھر کی مالک بنی ہوئین جو جی چاہے خرچین جو چاہین کھائین جو چاہین پہنین۔ کھانے پینے کو شراب و کباب۔ پہننے کو اطلس و کمخاب۔ رہنے کو کوٹھی عالیشان لطافت بار۔ سواری کو سونے چاندی کے ہوادار۔ بغل گرمانے کو نواب محمد عسکری کا سا جوان طرحدار۔ ؎

عروسی کی شب کی حلاوت تھی حاصل	فرحناک تھی روح دل شادمان تھا
مشاہد جمال پری کی تھین آنکھین	مکان وصال اک طلسمی مکان تھا
حضوری نگاہون کو دیدار سے تھی	کھلا تھا دہ پردہ کہ جو درمیان تھا
کیا تھا اُسے بوسہ بازی نے پیدا	

کمر کی طرح سے جو غائب دہان تھا
حقیقت دکھاتا تھا عشق مجازی
نہان جسکو سمجھے ہوے تھے عیان تھا

مگر افسوس کہ یہ سب سامان عشرت جلد درہم برہم ہونیوالا ہی - جمعیت خاطر اور انبساط و نشاط کے عوض زلف کی سی پریشانی ہونیوالی ہی ایک ذات شریف نے لکھنؤ مین بیٹھے بیٹھے عجب گل کھلایا ہی - نواب محمد عسکری جو ان گلبدنونکو ساتھ لائے تو ان حضرت کے دلمین یہ بات کانٹے کی طرح کھٹکی - اور وہین سے وہ جوڑ توڑ کیے کہ الامان والحفیظ انکو اس عشرتکدۂ نینی تال مین یہ کیا معلوم تھا کہ وہان کیا ہنڈیا پک رہی ہی ع

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی

ایک روز حسب معمول نوابصاحب کے ہان انکے لائق فائق دوست حضرت لندنی علوم نفیسہ کی تعریف اور ہندوستانکی پست ہمتی اور ادبار کا دلچسپ ذکر کر رہے تھے اور سب حاضرین جلسہ ہمہ تن گوش ہوکر سن رہے تھے انھون نے کہا علم جر اثقال سے جو ایک مفید اور فیض بخش علم ہی ہملوگ اسقدر ناواقف ہین اور اسکی تحصیل اور ترقی کی طرف اس درجہ کم توجہی کرتے ہین کہ ایک ادنی سی کل بھی سمجھ مین نہین آتی - یہان بھونڈی شاعری اور تاریخ گوئی مین تمام عمر ضایع کردیجاتی ہی - تدبیر خنجر مین اور تحریر خنجر مین اور بانی مین پتھر اور دانی مین پتھر - یہ پتھر ہماری عقل پر پڑے ہوے ہین - خط غبار مین قطعہ لکھنے پر مرتے ہین ہندوونکے پنڈت اور مسلمانون کے مولوی فضول اور بیکار باتون مین تمام عمر ضائع کرتے ہین جس سے کوئی فائدہ دنیوی مستخرج نہین ہو سکتا عقبیٰ کا حال خدا جانے - ای کاش ہمارے ملک کے شعرا اور تاریخ گو اور منطقی اور فقیہ اور کب اور نیاے شاستر کے علما امور مفید کی جانب بھی توجہ کرتے جر اثقال و ریاضی مین دستگاہ تامہ بہم پہونچاتے تو اُنکے ملک کو کیا کچھ فائدہ ہوتا - لکھنؤ کے اُس تیلی گھر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ نہ ہندوستان کو منطق و فقہ اور شعراے گرانمایہ کی چندان ضرورت ہی نہ منطق اور فقہ اور نیاے اور ویاکرن جاننے والون کی زیادہ حاجت ہی - ہان اِس قسم کے لوگون کی البتہ ضرورت ہی بلکہ اشد ضرورت ہی جو کلون کے کام کو بخوبی سمجھین - اور اُنکو اس ملک مین ترقی دین - وسیلہ رفاہ ہی تو یہ ہی اور ذریعۂ فلاح ہی تو یہ ہی اِس تیلی گھر کو جو مین نے لب آب گومتی دیکھا تو جی بہت ہی خوش ہوا - اگر لکھنؤ والے عقل کی آنکھین کھولکے دیکھین تو اِس کاغذ کی کل کو دل سے زیادہ عزیز رکھین - کبوتر بازی اور مرغ بازی اور بٹیر بازی اور تینگ بازی اور اسی طرح کے اور امور فضول سے عشق ہی مگر اِس نیفرسان کل کیطرف سے غافل ہین - مگر وہان تو خیال ہی کہ لالہ خیالی رام نے ایک بیسوا کی مسجد کی تاریخ جو کہی تھی سه

بجز ابش سجود خاص و عام ست
فلک گفتا کہ این بیت الحرام ست

اِس سے ہماری تاریخ بڑھ جائے اور سلمان ساوجی نے جو ایک مصرع مین سو مادۂ تاریخ نکالے تھے اُس سے ہمارا کلام گوے سبقت لیجائے -

اب رہی ہماری یونیورسٹیون کے بی اے اور ام اے کی لکچر بازی اور مضمون نویسی وہ گورنمنٹ کے پولیٹیکل امور پر اعتراض

جتانے اور نکتہ چینی کرنے سے فرصت نہین پاتے وہ اِس
فکر مین کہ پارلیمنٹ کی ممبری پائین وعنوان شعار اپنے پیشہ
و بکنام نیک پیدا کرین - طویل وعریض آرٹیکل لکھین -
اور گورنمنٹ کو خوب ہی آڑے ہاتھون لین -

پرانے فیشن کے ہندوستانی اور ہی ڈھنگ مین ہین -
وہی اُدھیڑبُن مین ہین - وہ یاجوج اور ماجوج اور
سد سکندری اور جن اور پریون اور چیونٹی کے بتنگڑ کی
چکر مین پڑے ہین اور اگر ہندو ہین تو کھانے پینے کے
پرہیز کا خبط - دنیا بھر کے فعل بد کرین مگر کسی کے ساتھ کھایا
اور گئے گذرے - اِس جنون نے اُنکو کہین کا نہین رکھا
انکے ہان کے پنڈت بندۂ زر - لالچ کے پتلے - طمع کے
ہاتھون بکے ہوے - اور زمانۂ حال کی ضرورتون سے
آنکھین بند کیے ہوے - منو جی نے یون لکھا ہی - اور
یاگ ولک کا یہ واکھ ہی - کوئی پوچھے یاگ ولک اور منو جی
کے وقت کی باتین اب کہان چل سکتی ہین - مگر وہ ابھی تک
منو اور یاگ ولک کی واکھ کی گا رہے ہین - دنیا مین جو
نئی نئی ترقیان ہو رہی ہین اُنسے بالکل ناواقف -

افسوس تو انیہ ہی کہ اب بھی ۔۔۔ ہین گم شدۂ رہ ترقی
جلوے جو دکھا رہا ہی ادبار ۔۔۔ اوہام غلط مین ہین گرفتار
اتنک بھی جو بے خبر ابھی ہین ۔۔۔ گو اپنے ہین پھر بھی اجنبی ہین
سچ یہ ہی کہ جب قضا آپڑی ہی ۔۔۔ پکڑ قدیم کی اُنکو کیا پڑی ہی
تو قوم شکستہ حال ہو جائے ۔۔۔ برباد ہو پامال ہو جائے
یا ورنہ کوئی نہ چارہ گر ہو ۔۔۔ ہو خوار تو اور خوار تر ہو
ہر ایک کے دل پہ بار ہو کر ۔۔۔ مٹ جائے ذلیل و خوار ہو کر
یہ سب ہو پر انکی ضد نہ جائے ۔۔۔ حق بات کبھی نہ دل مین آئے

گو قوم پہ لاکھ آفتین آئین ۔۔۔ ممکن ہی کہ یہ ذرا بدل جائین
جاتے نہین وہم باطل انکے ۔۔۔ پتھر سے بنائے ہین دل انکے
اتنے جو نہ کج خیال ہوتے ۔۔۔ کیون آج شکستہ حال ہوتے
اے مدعیان حب اسلام ۔۔۔ پھر دن مین تو اب کرو نہ آرام

دعوے ہین تو کچھ ہنر دکھاؤ
ہمت کے قدم ذرا بڑھاؤ

پروفیسر محمد شبلی نعمانی کا یہ کلام بالکل حسب حال اہل اسلام
ہی مگر اب اہل ہنود و اہل اسلام دونون کی حالت ایک ہی
مگر زعم اور دعوی وہی ہین کہ ہیچمدان دیگرے نیست پدرم
سلطان بود - ہم ایسے اور ہم ایسے - تمام عالم کے علوم
کے عالم - ساری خدائی کی صفائیون کے موجد - تہذیب
مین دنیا بھر کی قومون کے کان کاٹنے والے - ع -

ہر فن مین ہین استاد ہمین کیا نہین آتا

اس دعوی اور پدرم سلطان بود کے خیال نے کہین کا
نہ رکھا - ایسا ڈوبا کہ تھل بیڑا ہی نہین ملتا - ابھرنا معلوم
لیکن دھرم کا ادھرم مین جو لی بیزار کو موجود - ہندو و
مسلمان مین جانی دشمنی - سُنی شیعہ کٹے مرتے ہین - الغرض
ادبار کی جتنی باتین ہین وہ سب ہماری گھٹی مین پڑی ہین اور
اقبال کے جسقدر افعال ہین اُن سب سے ہمین کلی نفرت
اور قطعی عداوت ہی - پھر فرمایئے ہم کیونکر ترقی کر سکتے ہین

ادراک حال ما زنگہ میتوان نمود
حرفے ز حال خویش پریشان نوشتہ ایم

کجا بود منزل کجا تا ختم - جوش طبع کے سبب سے اسقدر بہک گیا
حق یون ہی کہ اس کا نفی کل سے جو لکھنؤ مین چل رہی ہی
بڑے بڑے فائدے متصور ہین مگر اہل لکھنؤ چشم بینا سے کام لین

نہین لیتے - اِس گفتگو مین بی قمرن جان مخل ہوئین آکے
نواب صاحب سے کہا ذرا اب ایک جوہری آیا ہی - ہمین کچھ
جواہرات نہین خرید دیتے - نواب صاحب مع حوالی موالی کے
ڈرائنگ روم مین گئے مگر جوہری بڑا گران فروش تھا سودا نہ پٹا
صرف ایک انگوٹھی اُنھون نے قمرن کو خرید دی اور جوہری
اٹھنی کرکے رخصت ہوا مگر نواب صاحب کے دربار مین جواہرات
کا ذکر شروع ہو گیا -

اختر - حضور ہمنے تو جو جواہرات نواب ناظم بنگالہ کے دربار مین
دیکھا واللہ دیدہ ہی نہ شنیدہ ہی - دریاے نور نام کا ایک ہیرا
دیکھنے مین آیا کہ پھڑک گیا بس - یہ کوہ نور کا جواب ہی -
اِسکے اردگرد ہیرے جڑے ہین - کوہ طور پہ پتھر پڑے ہین -
اِس فن کے مبصر صراف جوہر شناس کہتے ہین کہ ہیرے کی
اتنی بڑی قطبی دیکھی نہ سُنی - نہایت ہی شفاف -

مسخرہ - نواب ناظم مرشد آباد کے ہان کا ایک مالا ہمنے بھی
دیکھا ہی ہیرے اور پنے کا مالا - عمی مادرزاد کی آنکھون کا
اُجالا - اُسکے اُستاد کاریگر نے ہیرا بالکل موتی کی قطع پر تراشا ہی
اور اپنے فن مین کوس لمن الملک بجایا ہی -

مہراج - واہ میان مسخرالدولہ میرزا رجب علی بیگ سرور بنگئے -

مسخرہ - جواہر خانۂ شاہی کی ہر الماری گوہر پرور تھی - کان
زر وجواہر تھی - موتی بدخشان تابدار - لولوے شاہوار -

اختر - اور خداوند ایک گلوبند مرصع مین کمال کیا ہی کہ سونا
نہین دیا ہی - یاقوت کو تراش کر چھوٹے چھوٹے سوراخون
مین تار سے بندش کی ہی اور داد کمال دی ہی -

نازو - ہم سے اِس موے بے ایمان نے کہا تھا کہ ہیرے کی
دو نایاب انگوٹھیان تمکو دینگے سو آج تک دیتے ہی ہین

مہراج - کہدیا سمجھا دیا کہ -

نازو - اپنا سر کہدیا ہی - موا جھوٹا - اُٹھائی گیرا - سارے
زمانے کا جھوٹ بولنے والا - یہ دونگا وہ دونگا - لینا ایک
نہ دینا دو - وعدے بڑے لمبے چوڑے کرنے جانتا ہی -

اختر - کنجوسی کا بس اِنپر خاتمہ ہی -

نازو - کنجوسی نہین کمینہ ہی موا -

چھٹن - اُسدن جب ہم لوگون کی دعوت کی تھی تب اُنکی
کیفیت دیکھنا کوئی اور بیوی سے گلنچپ جو ہوئی وہ سننے کے
قابل تھی - بڑا مزا آتا تھا - کھانا تو بہ ہی بھلی -

مہراج - کیا حرامزادے لوگ ہین - کھائین بھی اور غرائین
بھی ایسون کو کھلانا بھی پاجی پن ہی -

ممن - اور گھی مصالحہ کا نام بھی نہ تھا -

نازو - ایسا جھوٹا دیکھا نہ سُنا -

مہراج - اچھا جان من - زمرد کے دو بازو تمھاری نذر
کرینگے - تم بھی کیا یاد کروگی کہ ہان کسی رئیس سے ملاقات
ہوئی تھی -

نازو - (جھلاکر) اللہ جانتا ہی جو اِس وضع کی فقرہ بازی
کی تو تو جانیگا - تیری بات کا اعتبار کسکو ہی - کچھ ہیرے
کی انگوٹھیان دین - کچھ کرن پھول بنا دیے اب بازو
دینے کا وعدہ ہی - جھوٹا بے ایمان -

مہراج - اچھا پھر دیکھ ہی لوگی -

نازو - (گالون پر دوہتڑ لگاکر) موئی کا تا !

مسخرہ - آواز کم ہوئی - تڑاقا نہوا -

مہراج - ادھر آؤ تو مین تڑاقے کی آواز سُنا دون -

مسخرہ - تو آپ میری نازو جان ہین -

نواب - یار مُنھ کی کھاتے ہو اُستاد -

اختر - اِسوقت تو منشی مہراج بلی پر چھا گئی واللہ -

ممن - حضور وہ بھی جواب دینگے -

نازو - گھر کی ٹیکی اور باسی ساگ -

مہراج - دون پھر جواب -

نازو - اپنی بڑھیا کا سِر دابا -

مسخرہ - اِنکی بیوی تو بڑھیا ضرور ہی ہوگی -

نازو - ارے ابکی لکھنؤ مین چلکے ذری اپنی جورو تو دکھادے آئے جوڑیان پہنانے کے بہانے بلانا -

مہراج - واہ جیسین جوتا ہی چلنے لگے -

نازو - ہوگی کوئی کھر کنجی سی - کالی کلوٹی - جیسے اُلٹا توا کیسی ہی کیسی - گوری ہی کالی -

چھٹن - لکھنؤ مین تو یہ کہتے تھے کہ صورت بالکل گوری سانپن کی سی ہی - اِسکو چھپاؤ اُسکو نکالو - اُسکو چھپاؤ اِسکو نکالو - بالکل ایک سی صورت ہی -

نازو - (قہقہہ لگاکر) ہان کہا ہوگا - اِس سے کوئی تعجب نہین ہی - کیون رے مہراج بلیا - کہا تھا تونے -

نواب - اچھا نازو جان تم اِسسے اتنا پوچھو کہ اِنکی بیوی کی چال کس قطع کی ہی - بس اور کچھ نپوچھو -

مہراج - اچھا تو اِسمین عیب کیا ہی - ہان ہمنے تو کہا تھا کہ ہماری بیوی کی چال اور طرز خرام بعینہ ایسی ہی جیسے اُس چھوکری کی چال ہی جو چھتر منزل کی کچہری مین حقے اور چلمین بھر بھر کر بلاتی ہی -

نازو - (زور سے قہقہہ لگاکر) نصیبا کو کہتا ہی -

نواب - اُسکا نام نصیبا ہی -

نازو - ہان - ہمارے ہی وہان تو رہتی ہی -

آغا - کیا اچھی مثال دی ہی -

نازو - ہم کہتے ہین اِسکی جورو اُسنے تو کیا اپنے دل مین کہے

چھٹن - خوب جھنپائے اِنکو -

آغا - مگر اِنکی باتون سے خوش تو بہت ہوتی ہوگی -

چھٹن - واہ - کیون نہین - مسخرالدولہ سے تو پوچھ لو نہ -

آغا - ارے ہان خوب یاد آیا -

اتنا کہنا تھا کہ مہراج بلی سیخ پا ہوے اور لگے گالیان دینے

اُو بلڈی نول - کاہے واسطے ہمکو چھیڑنے مانگتا - بدمعاش بر شما قہر باری و برق بر خرمن دل تو افگندن کردہ خرمن ندکور نماکہ از دل عبارت بود بسوزاند - واز لباس جسمانی شما تار تار شدہ رود کہ فصحاے شیراز گفتہ اند کہ رباعی -

اۓ زبردست زیردست آزار	گرم تا کے بماند این بازار
بچہ کار آیدت جانداری	مردنت بہ کہ مردم آزاری

مرنا تیرا اچھا زیادہ کہ آدمی کا ستانے والا ہی تو -

نازو نے نوابصاحب سے بہت اصرار کیا کہ اِس تقریر کا منشا ہماری سمجھ مین نہین آیا - کیا اِنکی بیوی کو مسخرے نے دیکھا ہی یہ اِسقدر جھینپا اور جھلایا کیون ہی - نوابصاحب وجہ بیان کرنے کو تھے کہ مہراج بلی آگ ہوگئے اور جھلا کر اُٹھ کھڑے ہوے

نواب - اچھا بیٹھو بیٹھو - نہ کہونگا واللہ نہ کہونگا -

چھٹن - بھئی دق نکرو بیچارے کو -

آغا - مضیٰ مامضیٰ - جو ہوا وہ ہوا -

مسخرہ - ہم تو اپنے مُنھ سے کچھ کہتے بھی نہین -

آغا - خواہ مخواہ دق کرنا ہمین نہین اچھا معلوم ہوتا -

ہوا جو کچھ سو ہوا بس گذشتہ را صلواۃ
کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

نازو - تم لوگ ہمارے میان کو دق کرتے ہو جی -
مہراج - خدا کی قسم مین یہان سے چلا جاؤنگا اور یہ مسخرہ مردک میرے ہاتھ سے ایک دن پٹیگا - ع

ہی سانپ کے مُنھ مین اُنگلی دینی

مسخرہ - کیا برجستہ مصرع پڑھ دیا ہی -
آغا - بالکل چسپان اور موزون ہی - گلزار نسیم کا مصرع ہی اور مصرع برجستہ وہی ہی - جسکو مصرع تُلا کہتے ہین -
نازو - تو ہمکو دکھا دوگے - اپنی گھر بسی ہمکو بھی دکھا دو کچھ مرد تو ہو نہین کہ ڈر دوگے کہ لے بھاگون یا بے عزت کر ڈالون -
مہراج - وہ اس فشن کی ہین ہی نہین -
آغا - عمر کیا ہوگی -
مہراج - (سادگی کے ساتھ) ہماری ہی عمر ہوگی -
مسخرہ - بہلوٹی کا کون ہی -
مہراج - کیا واہی سا معلوم ہوتا ہی کچھ پاگل -

بھم کا گولا

پھر دوسرے ہاتھ جیب و گریبان کو ہو نوید

پھر سے لگے پاؤن خار مغیلان کو ہو نوید

کہسار کو خوشی ہو بیابان کو ہو نوید

پاکوبیون کو فرد ہو زندہ دلونکو ہو نوید

پھر مین جنون کی سلسلہ جنبانیون مین ہم

نواب صاحب اِس فکر مین تھے کہ نازو اور قمرن کو کسی ایسا کامل فن رقاصہ ولایت زا سے انگریزی ناچ سکھائین جو کہ میمون کیطرح تھرکنا اور کولھا پھڑکانا اور کمر کا ہلانا بتائین مگر یہ تجویز ہی نہ تھی کہ تھوڑی دیر مین خود ٹگنی کا ناچ ناچینگے چھمّن صاحب بہادر کو شوق چرایا کہ ہارمونیم بجانا خود بھی سیکھین اور نازو جان کو بھی سکھائین - مگر یہ علم ہی نہ تھا کہ گھڑی دو مین مر لیا باجیگی منشی مہراج علی مچھلی کے شکار کا سامان خریدنے والے تھے - ع

مچھلی کو کیا خبر تھی کہ پانی مین شست ہی

اِسی طرح سب اپنی اپنی طبیعت کے موافق کسی نہ کسی دھُن اور اُدھیڑ بُن مین تھے - سب خوش و مسرور - غم و الم کافور رنج و تشویش منزلون دور کہ یکایک گلستان طرب پر ابر غم چھایا اور برق ستم نے خرمن عیش کو خاکستر بنایا - اور نابدار ان اشعار حسرت بار کے مصداق بنے - ؎

آزاد مثل سرو تھے بستانیون مین ہم

افتادہ شکل خار بیابانیون مین ہم

وارستہ ہو کے پھنس گئے نادانیون مین ہم

پابند جون دہان ہین پریشانیون مین ہم

یارب ہین کسکی زلف کے زندانیون مین ہم

جبکہ ایکبار روز نواب نامدار معشوقہ گلعذار عروس غنچہ دہان نازو جان سے خلوت مین ہمآغوش رہوس و کنار تھے اور وہ عروس آہو چشم و دلارام رم کی لیتی تھی - ِانکا فرط شوق سے ہاتھ بڑھانا اور اُسکا پھرتی کے ساتھ ہاتھ ہٹا لینا - اِنکی آتشین آہ اور اُسکی جادو بھری نگاہ - اِنکا ہاتھ جوڑ کر کہنا کہ ایک بوسے کو نہ ترساؤ - اُسکا جواب دینا کہ منھ دھو آؤ - اِدھر تیانہ - اُدھر ناز - اِدھر مستی و دست درازی - اُدھر نہین نہین کی ناز کہنا آوازی - اِدھر یہ خوشامد کہ ایک بوسے کے عوض دینار و درم لو - اُدھر یہ لجاجت کہ ٹھہرو ذرا

چھری کے نلے دم ہو۔ اِنکا بیقرار ہو کر بگڑنا۔ اُسکا جوبن پر اکڑنا۔ یہ نرگس چشم فتان کے زنجیر۔ وہ حسن خداداد پر مخمور ادھر جوش جنون کی جولانی۔ اُدھر غرورِ شباب وجوانی۔ الغرض عاشق ومعشوق مصروف ناز دنیاز تھے۔ در عشرت باز تھے کہ دفعتہً خدمتگار سلیقہ شعار نے پردہ زرنگار کے باہر سے بہ ادب آواز دی (حضور محمد جعفر صاحب لکھنؤ سے آئے ہین اور آپ کے ساڑھو کا خط لائے ہین) (حیرت ہوئی کہ محمد جعفر کیدن آئے ہین اور یہ خط کیسا لائے ہین)۔ نازو کے گال پر ہاتھ پھیر کر باہر نکل آئے۔ محمد جعفر نے جھُک کر آداب عرض کیا۔ اُنھون نے جواب دیا اور پوچھا خیر باشد۔ تم یہان کہان کہان کہا پیر ومرشد ذرا کمر کھول لون تو سب حال عرض کردن مگر تخلیے مین کہنے کی بات ہی۔ اِس جواب سے اِنکی پریشانی اور دوچند ہوئی کہ خدا خیر کرے۔ اُسی مقام پر فرش پر بیٹھ گئے۔ محمد جعفر کا نام سُنکر اور سب صاحب بھی جمع ہوگئے۔ آغا صاحب نے پوچھا کیونکر آنا ہوا بھئی۔ مہراجبلی نے بوکھلاہٹ کے ساتھ کہا اتنا بتا دو کہ خیریت تو ہی۔ اِس سوال کا جواب سُننے کا ہر فرد بشر ہمہ تن گوش تھا کہ محمد جعفر نے افسردگی کے ساتھ آہستہ سے کہا (خط سے معلوم ہوجائیگا۔ ابھی تک تو خیریت ہی ہی مگر خیر نظر نہین آتی شر کی صورت پیدا ہوگئی) یہ کلمہ ملال انگیز سُنکر سب کے منھ پر ہوائیان چھوٹنے لگین۔ چہرون کا رنگ فق ہوگیا۔ یا خدا خیر کیجیو۔ اللہ بُری گھڑی سے بچائے۔ یہ کلمات دعائیہ سب کے ورد زبان تھے۔ مگر ہوش پران تھے۔

محمد جعفر نے خط اپنے بیگ سے نکالکر نواب محمد عسکری صاحب کو دیا۔ اُنھون نے پھاٹک پر آدمی بٹھایا کہ بے اطلاع کوئی نہ آنے پائے اور نواب رونق جنگ بہادر کا خط سر بمہر کھولا اور سب کو پڑھکر سُنایا۔

برادر والا تبار سلامت۔ محمد جعفر کو تمھارے پاس مع اِس خط کے روانہ کرتا ہون۔ اور خدا سے دعا مانگ رہا ہون کہ ریل ملجائے کیونکہ وقت تنگ اور بندہ مارے پریشانی کے حیران ودنگ ہی۔ یہان ایک نیا گُل کھلا ہی۔ قمرن کے میان اِس قادر کم بخت نے تھانے پر رپوٹ لکھائی ہی کہ نواب محمد عسکری باغوار آغا محمد اطہر ومنشی مہراج بلی داختر اِس شخص کی منکوحہ عورت کو لے اُڑے۔ پہلے کچھ دن لکھنؤ مین اُسکو رکھا اور بعد ازان بخوف تشہیر وہ سب لوگ پہاڑ پر بھگا لے گئے ہین اور نینی تال مین مقیم ہین۔ مجھسے منشی مہراجبلی کے ہمقوم بجرنگ بلی نے جو محرر تھانہ ہین اسوقت آکے بیان کیا تو ہوش اُڑ گئے۔ سُنا کہ کوئی رئیس درپے آزار ہی اور اُسی نے کدرا کو تیار کیا ہی اور روپیہ بھی خرچتا ہی۔ بجرنگ بلی بڑا بھلا مانس آدمی ہی اُسنے کدرا کو بہت سمجھایا مگر تھانہ دار نے جو طرف ثانی سے گنٹھا ہوا تھا بجرنگ بلی کو مجبور کیا۔ حکم حاکم مرگ مفاجات بیچارے کو طوعاً وکرہاً لکھنا پڑا۔

منشی مہراجبلی اور آغا محمد اطہر کی اعانت اِس سبب سے درج رجسٹر کرائی گئی ہی کہ اُنکو تم بطریق گواہ نہ پیش کرسکو بجرنگ بلی نے یہ بھی کہا کہ اِس جرم سنگین مین سات برس کی قید سخت ہی بھائی صاحب یہان ہم سب کے ہوش اُڑے ہوے ہین مگر خدا کارساز وبندہ نواز ہی۔ اُسکی کریمی پر بڑا بھروسا ہی وہان اپنے معتبر احباب اور وکیلون سے مشورہ لو اور اگر مناسب ہو تو قمرن اور نازو کو کہین بھیجدو۔ مجھے اِسقدر وقت نہین ملا کہ دوستون اور وکیلون سے مشورہ کرتا

مگر بہت جلد مفصل خط لکھونگا۔ آپ وہان کیل کانٹے سے بس ہردم ہوشیار رہیے۔ بجرنگ بلی کی صلاح ہی کہ اگر مسماۃ کا کسی اور شہر مین بھیجنا نہ ممکن ہو تو اُنکو روپوش کر دیجیے اور خود اُنسے علیحدہ رہیے کیونکہ یہان سے کوئی سب انسپکٹر اسکی تحقیقات کے لیے ضرور روانہ ہوگا۔ اور وہ آپ کے مکان پر قمرن کی تلاش مین ضرور پہونچیگا۔ بہت ہوشیار رہیے اور سب سے بڑھکر یہ ہوشیاری ہی کہ وہ دونون الگ رہین تاکہ اگر پولیس والے اُنکو ڈھونڈھ بھی نکالین تو تم پر تو آنچ نہ آنے پائے مین محمد جعفر کو روانہ کر کے ابھی ابھی سوار ہوا ہون۔ اور ٹوہ لیتا ہون۔ کہ یہ کون ذات شریف گدڑ اکو اُبھار رہے ہین۔ شاید قمرن یا نازو کے کوئی چاہنے والے ہون کیونکہ ان دونون ستم کوش کافر کیش نوجوانون کا حُسن آشوب دوران اور بلائے جان ہی۔ مین پہلے ہی سمجھتا تھا کہ ع۔

بارہ خواہد شد ازین دست گریبانے چند

ہر بات مین کافر کی اک آن نکلتی ہی
وان آن نکلتی ہی یان جان نکلتی ہی

سو حسن اُبلتے ہین سونا برستے ہین
ای صل علی تجھ مین کیا شان نکلتی ہی

دلبر مین ادائین بھی دلکش ہین جفائین بھی
اک آن ستمگر مین ہر آن نکلتی ہی

بے طرح چبھی جی مین ای داغ پلک اسکی
یہ پھانس کوئی دل سے نادان نکلتی ہی

یہ موقع شعر شاعری کا نہ تھا مگر اسوقت اُن دونون کی کافر صورتین یاد آگئین دوسرے ایسے موقعون پر گھبرانا اور انتہا سے زیادہ پریشان ہونا ٹھیک نہین ہی۔ تدبیر سے کام لینا چاہیے۔ تار کے ذریعہ سے خبر برابر بھیجتا رہونگا مگر اشارے لکھونگا۔ جس تار مین میرا نام ہو اُسکو اچھی خبر سمجھنا اور جسمین شوکت کا فرضی نام ہو اُسکو خبر بد سمجھنا۔

آغا صاحب اور ہمارے دوست مہراج بلی کو کہنا کہ گھبرائین نہین۔ چھٹن صاحب خوب بچ گئے۔ خوش قسمت آدمی ہین۔

خاکسار نواب رونق جنگ از لکھنو مورخہ۔

یہ خط پڑھتے ہی نواب صاحب کے ہاتھ پانون پھول گئے خرمستیان سب بھول گئے۔ مہراج بلی کا جسم تھر تھر کانپنے لگا آغا محمد اطہر کا چہرہ زرد ہوگیا۔ چھٹن صاحب سکتے کے عالم مین۔ اختر مثل تصویر خاموش۔ سنجو افسردہ دل۔ ممن کے ہاتھ پانون سرد ہوگئے۔ جلو نے آہستہ آہستہ کچھ دعا پڑھنی شروع کی گھر بھر مین ماتم۔ نازو اور مغلانی پردے کے پاس سے خط کا مضمون سُن رہی تھین۔ گو مغلانی نے لاکھ لاکھ سمجھایا کہ قمرن سے ابھی نہ کہیے مگر نازو نے کہ خود ناکردہ کار تھی سب رو رو کر کہہ سُنایا معشوقہ نسرین بدن بی قمرن نے جو یہ خبر وحشت اثر سُنی تو معاً چہرہ زرد ہوگیا۔ دل سرد ہوگیا۔ رنگ رو باختہ رخسار رعنا کی وہ رعنائی نرہی۔ عشوے مین وہ کج ادائی نرہی اور ایک منٹ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ غشی کی حالت طاری ہوگئی۔ فوراً لخلخہ بنوایا اور سُنگھایا گیا جب ہوش آیا تو ہاتھ پانون یخ کے سے سرد۔ تھوڑی ہی دیر مین لرزہ آگیا پلنگ پر لٹایا۔ لحاف اُڑھایا۔ اُسپر رضائی ڈالی۔ اُسپر دوشالہ اُسپر طوس۔ مگر مارے سردی کے اسطرح کانپ رہی تھی جیسے کسی شخص کو برفستان مین ایسے وقت برہنہ کر کے چھوڑ دو جب ہوا سے سرد زور زور چلتی ہو۔ مغلانی پلنگ پر ایک

جانب تھی اُدھری دوسری جانب - ناز و بیچاری سکتے کے عالم مین کھڑی تھی اس خیال مین محو اور غرق کہ یا اللہ اب کیا ہوگا اب مشکلین کیسی جائینگی - جیلخانہ ہوگا - وہان چکی پیسنی پڑیگی - مرد بھی بہت سے ہونگے - بیعزت کرینگے - بے آبرو کرینگے - اور جب قید سے چھوٹ کے آئینگے تو جدھر جائینگے اُدھر اُنگلیان اُٹھینگی کہ یہ وہی ہین جو قیدخانے مین تھین - میان کو چھوڑ کے بھاگ گئی تھین - کوئی کہیگا موئی بسوائین ہین نوج ایسی کسی کی بہو بیٹی ہو - کوئی پاس کھڑا ہونے دیگا شریفون کے ہان جانے نہ پائینگے - بڑا فضیحتا ہوگا - ذلت و رسوائی ہوگی - اِس سے تو اگر زمین پھٹ جائے اور ہم اُسمین دھنس جائین تو ہم خوش ہمارا خدا خوش - کسی کو اب ہم کیا منہ دکھائینگے - یا اللہ پہاڑ ہم پر پھٹ پڑے اور ہم اُسکے نیچے کچل جائین - اب نہ ہم کسی کو دیکھین اور نہ کوئی اور ہمکو دیکھ سکے وہ بُری بُری گھڑی تھی جب ہماری بدبختی ہمکو یہان لائی - اِس کدرا موئی کا ٹے پر آسمان بھی نہین پھٹ پڑا اُسکو ہیضے نے بھی چٹ نہ کیا - اُس موے کا جنازہ نکلے تو کیسی عید ہوجائے -

ان خیالات جگرخراش مین جن سے انسان کا سینہ پاش پاش ہوجاتا ہے ناز و بیچاری جسنے کبھی پیشتر کوئی ایسا صدمہ نہین اُٹھایا تھا اِسقدر غرق اور محو تھی کہ قمرن کی بیماری اور تیمارداری سے بالکل غافل ہوگئی تھی مغلانی کہ پختہ مغز اور تجربہ کار عورت تھی نشیب و فراز زمانہ دیدہ سرد و گرم جہان چشیدہ اُدھر قمرن کی تسلی بھی کرتی جاتی تھی اور اِدھر ناز و کی حالت زار اور از خود رفتگی و انتشار سے بھی غافل نہ تھی - جب اُسنے دیکھا کہ ناز و خیالات پریشان مین غرق ہے تو زور سے کہا کہ اے حضور اِدھر آئیے - بہن کو ذری تشفی دیجیے سمجھائیے - خدا کو یاد کیجیے وہی گاڑھے وقت کام آتا ہے ذرا دل کو مضبوط رکھیے - نہین تو سب کے ہاتھ پانون بھول جائینگے - اور ابھی دور از حال مصیبت کا سامنا ہوگا، ناز و نے جو قمرن کی یہ حالت دیکھی تو اِس خیال پریشان سے گویا چونک پڑی نواب صاحب اُدھر تو اپنی ذلت کے خیال سے پریشان حال تھے اُدھر قمرن کی سخت بیماری اور انتشار طبیعت اور جوڑی اور تمام جسم کی کنپکپی دیکھکر اور بھی سراسیمگی کی حالت مین تھے کبھی قمرن کی تشفی کرتے تھے کبھی مغلانی کی خوشامد کہ بی مغلانی ہماری مدد کا یہی وقت ہے - کبھی آبدیدہ ہوجاتے تھے کبھی ناز و کی طرف نظر حسرت ڈالکر ٹھنڈی سانسین بھرتے اور وہ انکو دیکھکر آٹھ آٹھ آنسو روتی تھی - مصاحب سب بدحواس سراسیمہ - آقا کی پریشانی سے خود سخت پریشان تھے - اور دست بدعا کہ جناب باری سرکار پر رحم کرے اور یہ بُری گھڑی پھر خدا نہ دکھائے اِسوقت ہم لوگون کے دلون پر جو گذرتی ہے اُسکا حال خدا ہی جانتا ہے - مگر ع -

	دُکھ بو جھہ نہین کہ بانٹ لیجے	

خدا مسبب الاسباب ہے -

مہراج بلی گو خود بدحواس تھے کہ تا زدگی پھیر مین ہم بھی دھر لیے جائینگے اور تمام عمر کی کمائی اور باپ دادا کی جمع اِس مقدمے مین اہلکارون اور وکیلون اور پولیس والونکی نذر ہوگی مگر نواب صاحب اور کُل اہل جلسہ کی بدحواسی اور سراسیمگی دیکھکر اُنھون نے خدمتگار بھیجکر بیرسٹر کو بلوایا - انکو سب سے زیادہ یہ خیال تھا کہ روپیہ خرچ کرنا پڑیگا - چمڑی جائے مگر دمڑی نجائے - سب سے زیادہ افسوس اِسی کا تھا

کہ سرمایۂ اندوختہ سے ایک رقم نکلجائیگی - ایک دفعہ سوچے کہ روپوش ہوجاؤ اور کل جائداد اپنی بیوی کے نام لکھدو اور جب ہلڑ دور ہو جائے تو پھر نازو جان کو بلالو - اور مزے سے رہو - اور لوگ تو سب اپنے اپنے خیالات مین غرق تھے کہ خدا نواب صاحب کی عزت بچائے - بیگم صاحب کی آبرو پر نہ آنے پائے - ہم سب قید سے بچین - کہین یہ مصیبت دور ہو - مگر منشی معراج بلی صاحب اسی فکر مین تھے کہ کسی ترکیب سے روپیہ بچے -

اِن سب کی اس حالت بدحواسی مین بیرسٹر صاحب بھی تشریف لائے خدمتگار نے فوراً عرض کیا (خداوند بالسٹر صاحب آتے ہین) نوابصاحب نے پھاٹک پر اُنکا استقبال کیا تو اُنھون نے دیکھا چہرہ بالکل اُترا ہوا ہی - اور بہت ہی گھبرائے ہوے ہین -

نواب - بھائی اب کیا ہوگا - بڑا ہی غضب ہوگیا -

بیرسٹر - کیون کیون خیر باشد -

نواب - اب زہر کھالینے کے سوا اور کوئی چارہ نہین -

بیرسٹر - خدا خیر کرے - کیا کوئی خون ہوگیا ہی -

آغا - آیئے اندر آکے بیٹھیے تو عرض کرین -

ممن - حضور خدا ہی بچائے تو بچین ورنہ اب کوئی چارہ نہین ہی - بہت بُرے دھر لیے گئے -

نواب - ہوش ٹھکانے نہین ہین - ہمارے تو ہاتھ پانْون بھول گئے ہین کہ یا اللہ اب کیا ہوگا -

کوٹھی کے احاطے مین کرسیان بچھی تھین - وہین بیرسٹر نے نواب محمد عسکری اور آغا صاحب اور ممن کو بٹھایا - کہ اتنے مین دو ایک خدمتگار اور ایک باورچی اور نواب چھٹن صاحب بیرسٹر کا نام سُنکر دوڑے آئے - اور سب نے ایک دم سے بکمال بدحواسی اپنی اپنی ہانک لگائی - کہرام سا مچا ہوا تھا اور ایک حشر بپا تھا -

بیرسٹر - بھئی تم لوگون کے تو ہاتھ پانْون بھول گئے ہین - آخر کیا بات کیا ہی ایک ایک آدمی بولو - سب کے سب ایک دم سے بول رہے ہو یہ ہلڑ کیون مچادیا -

نواب - بھائی ہمارے تو ہوش ٹھکانے نہین ہین - ہاے غضب -

آغا - جناب اسمین تو سات برس کی قید ہم سب کو رکھی ہوئی ہی اس سے ہم کانپ اُٹھے ہین -

ممن - اور جرمانہ بھی نہین - قید ہی -

بیرسٹر - بھئی تم لوگ واقعی اپنے ہوش مین نہین ہو - سات برس کی قید کیسی اور جرمانہ کیسا - وہ جرم کیا ہی - یہ کچھ نہین بتاتے کہ آفت کیا آئی ہی -

چھٹن - آج نواب رونق جنگ بہادر کا آدمی آیا ہی اور لکھنو سے ایک خط لایا ہی - اُسمین لکھا ہی کہ قمرن کے شوہر کدا نے تھانے پر رپٹ لکھائی ہی کہ نواب عسکری اُس شخص کی منکوحہ جورو کو بہ اعانت بیگم صاحب و آغا محمد اطہر و منشی معراج بلی بھگالے گئے اور بہ نیت حرام اُس تیرہ برس کی منکوحہ عورت کو پہلے لکھنؤ مین رکھا اور پھر کوہ نینی تال پر لے گئے - اور اُنھون نے یہ بھی لکھا ہی کہ یہ معاملہ سنگین ہی - اِس جرم مین سات برس کی قید بامشقت ہی -

راوی - نواب چھٹن صاحب ہنوز اپنا بیان ختم نہ کرنے پائے تھے کہ قید بامشقت کا لفظ سُنکر محمد عسکری کی آنکھون سے بے اختیار آنسو نکل پڑے اور اپنے آقاے والا تبار کو

روتے ہوے دیکھکر کل خدام وحاضرین موجودہ نے دھارین مار مار کر رونا شروع کیا اور پھر ایک کہرام مچگیا۔

بیرسٹر نے ایکی مرتبہ ذرا آواز بلند سے سب کو ڈپٹ دیا کہ بات سُننے دو جی۔ یہ کیا عورتون کی طرح روتے ہو رونے سے کیا ہوگا۔ اِسکے دفع دخل کی فکر کرنی چاہیے۔ اِس گریہ و بکا سے بجز اسکے کہ اور پریشانی بڑھے کوئی فائدہ نظر نہین آتا۔

آغا۔ تو سات برس قید سخت بامشقت کا جرم ہی۔ اور ہم سب دھر لیے جائینگے۔

ممن۔ حضور لکھا ہی کہ کل پولیس سے گرفتاری کا وارنٹ جاری ہوگا اور۔ بڑی بُری ہوئی۔

بیرسٹر۔ گھبرائیے نہین۔ سات برس کی قید کیسی۔ اِس جرم کی تین دفعہ ہین۔ ۳۶۳۔ اور ۴۹۸۔ اور ۴۹۷ پہلی دفعہ تو عائد نہین ہو سکتی کیونکہ قمرن کی عمر چودہ برس سے زائد ہی۔ سترہ اٹھارہ برس کا سن ہی۔ ہان دفعہ ۴۹۷ اور ۴۹۸۔ البتہ عائد ہو سکتی ہی۔

آغا۔ کیا سزا ہی۔

بیرسٹر۔ سزا تو تب ہو جب جرم ثابت ہو جائے، ۴۹۷ مین ۵ برس کی میعاد ہی اور ۴۹۸ مین ۲ برس کی۔

نواب۔ کیا کم ہی۔

بیرسٹر۔ تو جب ثابت ہو جائے نہ۔ اور ثبوت کیا دل لگی ہی۔

آغا۔ خالی جرمانے ہی پر ٹلے تو سمجھین کہ ع۔

رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت

بیرسٹر۔ مگر اِسمین خالی جرمانہ بھی ہی۔ حاکم کی رائے پر ہی۔

نواب۔ جرمانہ تو پچاس ہزار بھی ہو تو کیا ہی۔ مگر قید کا نام سننے سے روح فنا ہوتی ہی۔

بیرسٹر۔ ایک بات اور بتا دین آپ کو۔ اِسمین راضی نامہ بھی ہو سکتا ہی۔ کدرا کو دو چار ہزار دیکے راضی کر دو۔

چھٹن۔ مگر نواب رونق جنگ لکھتے ہین کہ کوئی نواب صاحب کدرا کے شریک ہوے ہین۔ اور یہ سب اُنھین کے کانٹے بوئے ہوے ہین۔

آغا۔ اِس نکلچے چھوٹے آدمی کو یہ باتین کہان سے سوجھتین کوئی ذات شریف ضرور اُسکے شریک ہین۔

نواب۔ کون صاحب ہین۔ کوئی بڑا مفسدہ پرداز معلوم ہوتا ہی۔ ہمارا ایسا کون دشمن ہی۔

ممن۔ دو ہی باتین ہین خداوند۔ یا تو کوئی حضور کا دشمن پیدا ہو گیا۔ یا کوئی قمرن کے چاہنے والون مین ہین۔

بیرسٹر۔ ہان اِسمین دو شقین ہین۔ قمرن سے دریافت کیجیے کہ رئیسون مین انکے عاشق زار وہان اور کون بزرگوار تھے۔

آغا۔ اُنسے کہیے اب صاف صاف بتا دین۔ شرمائین نہین۔

چھٹن۔ آپ بھی آغا صاحب بعض اوقات آنکھ بند کر کے باتین کرتے ہین۔ قمرن بیچاری کا حال دیکھ چکے کہ غش آگیا اور اب جوڑی مین کانپ رہی ہی۔ لاکھ لحاف اور دُھسا اور دوشالہ اُڑھایا مگر لرزہ نہین جاتا یہ موقع اُن سے پوچھنے کا کون ہی۔

بیرسٹر۔ کیا! قمرن کو غش آگیا۔ اُن سے صاف صاف دفعتہً کہا کیون۔ اب کیا حال ہی۔

نواب۔ محمد جعفر کے آتے ہی یہان کہرام مچگیا۔ سب بدحواس ہو گئے۔ قمرن بیچاری کی بُری حالت ہو گئی۔

ممن۔ اب تک کانپ رہی ہین۔

آغا۔ نازو بیچاری کا چہرہ سفید ہو گیا ہی۔ جیسے برسون کا

بیمار کوئی ہوتا ہی۔

بیرسٹر۔ چلیے وہین چلکے بیٹھین۔

یہان کے سب حوالی موالی کوٹھی کے اندر گئے۔ بیرسٹر نے دیکھا کہ قمرن پلنگ پر لیٹی ہوئی ہی اور اوپر سے کئی چیزین اُڑھائی گئی ہین اور مغلانی اور مہری پلنگ پر بیٹھی ہوئی چارون طرف سے لحاف وغیرہ کو دباتی ہین مگر قمرن برابر کانپتی جاتی ہی اور نازو اپنی بہن کے سرھانے کے نیچے فرش پر بیٹھی چپکے چپکے رو رہی ہی۔

نواب۔ کیا مصیبت کا وقت ہی۔ مین سوچتا ہون کہ قمرن کا تو یہ حال ہی۔ اسوقت نو دس آدمی خدمت کو موجود ہین تھوڑی دیر مین جب گرفتار ہو جائینگی تو کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ ارے بھئی اول تو قمرن گرفتار نہین ہو سکتی ہی۔ دوسرے یہ ضمانت کا مقدمہ ہی۔ لاکھون کی ضمانت تمھاری ہو سکتی ہی۔ بدحواس کیون ہوے جاتے ہو مین تو موجود ہون۔ مجسے بڑھکے تھانہ دار قانون جانتے ہین۔ ابھی تو بالفعل آج کچھ بھی نہین ہو سکتا۔ آج اگر وارنٹ لے کر تھانہ دار روانہ بھی ہوا ہوگا تو کل پہونچیگا۔ ریل اب دس بجے پہونچتی ہی۔ وہ کاٹھ گودام سے یہانتک اُترکے تو آنہ جائیگا اگر آج ہی چلا ہی تو کل کہین شام کو یہان پہونچیگا۔ اسوقت تو کوئی بدحواسی کی بات نہین ہی۔ سوچیے غور کیجیے کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ اور بدحواسی مین تو معاملہ اور بدتر ہو جائیگا۔

نواب۔ نازو جان۔ نازو۔ دیکھو بیرسٹر صاحب تم سے کیا پوچھتے ہین۔

نازو۔ (چونک کر) بندگی۔ کیون حضور اب ہمارا کیا حشر ہوگا۔

بیرسٹر۔ کچھ نہین جی۔ گھبراؤ نہین۔

نازو۔ حضور کوئی وکیل کر دیجیے۔

آغا۔ وکیل! اور سنو۔ اری خدائی بھر کے وکیلون کے نوبر وکیل ہین۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ اِنسے بڑھ کے وکیل اور کون ہوگا جنکی چار پانچ ہزار روپیہ ماہواری کی آمدنی ہی۔

نواب۔ یہ بھی ہماری خوش نصیبی ہی کہ بیرسٹر صاحب یہان اِسوقت موجود ہین ورنہ بڑی مصیبت پڑتی۔

چھٹن۔ معاذ اللہ! مصیبت سی مصیبت!!!

اختر۔ حق تعالے اپنا رحم وفضل کرے۔

نازو۔ (بیرسٹر کے قدمون پر گر کر) حضور اوپر ہمارا اللہ ہی اور نیچے آپ۔

بیرسٹر۔ ہان! ہان! یہ کیا غضب کرتی ہو۔

نازو۔ اب اِسوقت آپ ہی کا بھروسا ہی سرکار۔

بیرسٹر۔ یہان سے تابہ لندن لڑونگا۔ جان حاضر ہی۔

نواب۔ بڑی تشفی ہوئی آپ کے کہنے سے۔

آغا۔ جلا لیا صاحب۔

نواب۔ مین سمجھا تھا کہ بس اب وارنٹ آیا اور پولیس والون نے گرفتار کیا اور قمرن عمر بھر کے لیے چھٹین اور ہم قید ہوے۔

بیرسٹر۔ نا صاحب۔ ابھی کل شام تک آپ بیفکر رہین۔

نازو۔ اور اُسکے بعد؟ (بعد اذان) ۔قید۔

بیرسٹر۔ تم اور قمرن قید نہین ہو سکتین۔

یہ فقرہ سُنکر قمرن ذرا کلبلائی۔ اور کانپتے ہوے لحاف اور دوشالے اور طوس کے اندر سے بہت آہستہ سے پوچھا بی مغلانی یہ کون بولتا ہی۔ اسپر کُل حاضرین کو عموماً اور محمد عسکری اور نازو کو خصوصاً دلی خوشی حاصل ہوئی

سب کے سب پلنگ کے پاس جاکر پوچھا کیا کہتی ہو قمرن جان -
مغلانی - بہت رسان سے کچھ بولی تھین -
نازو - (سر کے پاس جاکر) بہن قمرن - کیا کہتی ہو -
قمرن - (بہت آہستہ سے) - یہ کون بولتا تھا -
نازو - پوچھتی ہو کون بولتا تھا -
مغلانی - اے حضور ہمارے سرکار سرہانے کھڑے پوچھتے ہین کہ اب طبیعت کیسی ہو - جواب دیجیے -
قمرن - ذری پاس بلاؤ -
نوابصاحب نے فرش پر بیٹھکر سرہانے سے طوس اور دوشالہ ہٹایا اور تھوڑا سا لحاف اُلٹ کر کان قریب لیجاکے کہا (جانی اب کیسی ہو) -
قمرن - (بہت آہستہ سے) اب رونا بھی نہین آتا -
نواب - گھبراؤ نہین قمرن جان - روئین تمھارے دشمن -
قمرن - نہین - اب رونے تک کی طاقت نہین رہی - اب کیا ہوگا جی - قید ہوجائینگے (رو رو کر) نواب یہ کیا ہوگیا -
نواب - بیرسٹر صاحب کچھ کہتے ہین -
بیرسٹر - (قریب جاکر) بی قمرن جان مزاج کیسا ہو -
قمرن - سرکار کچھ نہ پوچھیے - اب تو اللہ کرے آنکھ موند لین - بس حضور ہی لوگون کا سہارا ہو (آبدیدہ ہوکر) ہمکو بن دامونکی لونڈی سمجھیے - قید خانے مین (رو کر) کبھی کبھی خبر لیا کیجیے گا (بہت روئی)
بیرسٹر - آپ کو اگر قید ہو تو ہم بیرسٹری کا پیشہ چھوڑ دین -
قمرن - تم سلامت رہو - اللہ تمھین اسکا اجر دے -
باجی جان یہ کیا کہہ رہے ہین - ہمارے سرکار -
نازو - بہن گھبراؤ مت - یہ سچ کہتے ہین - ذمہ لیتے ہین اپنا

قمرن - قسم تو کھائین -
بیرسٹر - خدا کی قسم کھاکے کہتا ہون کہ آپ کو اور نازو جان کو قید نہوگی - اگر آپ دونون مین سے کسی کو قید ہو تو ہمکو پاجی اور چمار سمجھیے گا -
قمرن - اور نواب ؟
بیرسٹر - اب تم آنکھین کھول کے اچھی طرح ہمسے باتین کرو تو ہم صاف صاف بتائین - قسم کھاکے کہتا ہون کہ تمھارا بال تک بیکا نہوگا -
نواب - قمرن جان - ذرا دل کو ڈھارس دو -
نازو - قمرن ذرا دل کو مضبوط رکھو پیاری -
قمرن - (گردن تکیے سے اُٹھاکر) مین بیٹھنا چاہتی ہون
مغلانی نے فوراً گول تکیہ پیچھے لگا دیا اور اُسکے پیچھے ایک اور تکیہ رکھا اور سب کے پیچھے خود جاکے بیٹھی تاکہ قمرن سہارے سے بیٹھے اور ایک جانب مہری کو بٹھایا -
قمرن - (آہستہ آہستہ) یا اللہ اب کیا ہونا ہو -
بیرسٹر - خدا گواہ ہو نہ تم قید ہوگی نہ نازو -
قمرن - بڑی ڈھارس ہوئی حضور -
نازو - اور نواب صاحب ؟
بیرسٹر - انپر اگر مقدمہ ثابت ہوگیا تو قید یا جرمانہ - مگر یقین تو ہو کہ جرمانہ ہی ہو -
قمرن - (روتے ہوے) ہو ہو پھر یہ تو کچھ نہوا - ہماری ہر طرح خرابی ہو - حضور کوئی ترکیب نکالیے - مین لونڈی ہو جاؤن عمر بھر لونڈی بنی رہون -
بیرسٹر - تم پھر روئین - بس اب مین نہ بولونگا -
قمرن - اے حضور دل روتا ہو - کہان تک ضبط کرون

بیرسٹر۔ ہم تمھارے نواب کو بھی بچا لینگے۔

نازو۔ (بیرسٹر کی جٹ چٹ بلائین لیکر) مین صدقے حضور۔

بیرسٹر۔ مگر یہ بتاؤ کہ اگر نواب بھی بال بال بچ جائین تو کیا انعام دوگی۔

نازو۔ ای حضور بھلا ہم اس قابل ہین۔

قمرن۔ باجی کو آپ کے سپرد کر دینگے (مسکرا کر) بس۔

راوی۔ اتنی دیر کے بعد قمرن کو مسکراتے ہوے دیکھکر نواب کی باچھین کھل گئین۔ نازو کا جی خوش ہو گیا۔ مغلانی بولی اللہ کرے اسی طرح ہنستی بولتی رہین۔ مہری نے کہا آمین اللہ۔ کل حاضرین جلسہ خوش ہو گئے کہ قمرن ہنسین۔ معشوقون کی ادائین بھی کیا کرامات ہی ذرا آنسو بہائے تو گھر بھر مین ایک قسم کا کہرام مچگیا اور ذرا زیر لب تبسم کیا تو گھر بھر کشت زعفران بنگیا۔

بیرسٹر۔ تو اپنی باجی جان کو ہمارے سپرد کر دیجیے گا۔

قمرن۔ بیشک۔ قول دیچکے۔

مہراج۔ ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔

راوی۔ اسپر بڑا قہقہہ پڑا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ کوٹھی پر ماتم کدہ کا دھوکا ہوتا تھا اور اب قہقہے پر قہقہے پڑ رہے ہین۔

بیرسٹر۔ آپ کی باجی جان کو ہمنے قبول کیا۔

مسنخرہ۔ ہم دیکھتے ہین ایک مقدمہ اور دائر ہوا چاہتا ہی

آغا۔ (قہقہہ لگاکر) آپ بولے۔

نواب۔ کہی اچھی۔

مہراج۔ سچ کہتا ہون ابتو دفعہ سے بھی ہم واقف ہو گئے حسب دفعہ ۴۹۸ ہم بھی ایک ہت بلیتی داغ دینگے کہ نازو جان زوجۂ منکوحہ کو بیرسٹر صاحب بدنیتی کے ساتھ لے بھاگے۔

مسنخرہ۔ اور عمر دس ہی برس لکھوایئے گا۔

ان باتون پر قمرن پھر مسکرائین۔ مگر انکے مسکرانے سے بھی ضعف ظاہر ہوتا تھا اور کیون نہوتا۔ دھان پان معشوق صدمۂ جگر دوز نہ برداشت کر سکین غش آگیا۔ اسکے بعد جوڑی نے آنتین تک ہلا دین۔

نواب۔ بھائی صاحب پہلے نازو جان تو حامی بھرین۔

بیرسٹر۔ کہیے بی نازو جان صاحب۔ تمھارا حرج کیا ہی۔ مہراج بلی بوڑھے آدمی۔ ہم جوان۔ تمھاری جوڑ کے۔

نازو۔ ای تو تمکو تو انعام سے مطلب ہی نا۔ انعام ہم تجویز کر دینگے۔ وہ پری چہرہ عورت تجویز دون کہ جواب نہین رکھتی ع

جوابے ندارد کمند ہوا

مسنخرہ۔ آپ ہی کے استاد کی کوئی چھچھوکری تجویز کی ہی حضور منشی مہراج بلی صاحب۔ کمند ہوا کا نام آگیا۔

اس کمند ہوا کے فقرے پر بڑا قہقہہ پڑا۔ یہان تک کہ گھر کے جن لوگون کو ابتک بیرسٹر صاحب کی تقریر اور قمرن کی میٹھی میٹھی باتون اور نازو کی شیرین بیانی اور مہراج بلی کی دل لگی بازی اور مسنخرے کی چھیڑ چھاڑ سے واقفیت نہ تھی اور جو ابتک باہر بیٹھے ہوے سوچتے تھے کہ نواب صاحب بیچارے مفت مین دھرے گئے انکو یہ قہقہہ سنکر سخت حیرت ہوئی کہ اول تو ایسی خبر بد سنی کہ سنگین مقدمۂ فوجداری ہی اور وارنٹ جاری ہی دوسرے قمرن کی بیماری اور حالت غشی طاری۔ بھلا یہ قہقہے کا کون موقع ہی۔

بیرسٹر۔ تو بی نازو جان صاحب آپ ہمین منظور کرتین

قمرن۔ ہم انکی طرف سے حامی بھرتے ہین جی۔

نازو - تو بس وہ تو حامی بھرتی ہی ہین بہن کیطرف سے -

نواب - اِسکی سند نہین ہی -

نازو - تو ہم اپنے مُنہ سے حامی بھرین -

قمرن - اور ہم جو کہتے ہین یہ کچھ ہوا ہی نہین - نازو جان خود کہین تو سند ہی - دولھن کہین اپنے منہ سے بھی کہتی ہی

بیرسٹر - بے دولھن کے قبولے تو نکاح ہو ہی نہین سکتا -

قمرن - تو نکاح کے وقت قبول دینگی -

نازو - ہم اپنی خالہ جان کی لڑکی کو تجویز دینگے - حسنا کو دیکھکے پھڑک جاؤ -

مسخرہ - تو یہ کہیے - ع -

این خانہ تمام آفتاب ست

اس مصرع نے لٹا دیا - پھڑکا دیا سب لوٹن کبوتر بنے ہوے تھے - آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری دفعی ہنستے ہنستے بیتاب ہو گئے - مہراج بلی ہنسی کو ضبط کرتے ہین اور ضبط نہین ہو سکتی نواب چھٹن صاحب دانتون کے تلے انگلی دباتے ہین اور ضبط خندہ نہین کر سکتے - مگر قمرن اور نازو نہین سمجھین کہ یہ سب ہنسے کس بات پر - مغلانی تو صحبت یافتہ تھی ہی صاف سمجھ گئی مگر مسکرا کے بات ٹال دی -

نواب - خدا چُھدا انگلچر و کو خوش رکھے کہ ہمکو خوش کر دیا - اور دو گھڑی ہنسا دیا - ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اختر - غنیمت ہی - یہ بھی ہزار غنیمت ہی -

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

مہراج - واللہ سچ کہتے ہین -

غنیمت جان لو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی

نازو - اچھا ہم راضی ہین - ہمارا کیا نقصان ہی مگر اسکی بوڑھو کو لیکے ہم کیا کرینگے - یہ ابھی جوان گبھرو ہین اور گورے گورے گال - ہاتھ پاؤن اچھے - تو ہم راضی ہوے مگر بارسٹر صاحب حسنا کو دیکھو تو گھٹنون عشق عشق کرو - تصویر ہی تصویر - خیر صلاح سے جو منظور ہو تو دکھا دونگی - لوٹ ہو جاؤ گے -

قمرن - ایسی آنکھین اور ایسی پتلی کمر تو دیکھی ہی نہین -

بیرسٹر - کوئی لڑکا ڈر کا ہی کہ نہین -

قمرن - ای وہ ابھی خود لڑکا ہی -

بیرسٹر - چوڑیان پہنتی ہوگی -

نازو - ایک وثیقہ دار کے پاس نوکر ہی -

مسخرہ - تو آپ کا مکان کا ہیکو چکلہ ہی -

قمرن - دُر مونڈی کاٹے -

نازو - تیرے ہان کی سب چکلہ مین بیٹھتی ہونگی -

مسخرہ - حسنا ایک وثیقہ دار کے پاس نوکر ہین - وہ کون ہین خالہ جان کی لڑکی - دلبر پھوپھی امان کی نواسی ہین - وہ ایک خانسامان کے گھر پڑ گئی ہین - چھٹن چچا زاد بہن ہین - انپر ایک جوہری کا لڑکا مرتا ہی - سنتے سنتے کان پک گئے -

قمرن - بہرا ہو جا تو - کھٹیان پڑ جائین -

نازو - اندھا ہو جا موئے -

مسخرہ - منشی مہراج بلی دیکھو کیا کہتی ہین -

مہراج - جس مسخرے کو کہتی ہین وہ سنئے -

نازو - یا اللہ جو اسی طرح عمر کٹ جاتی جسطرح ابتک کٹی ہی

تو کیا بات ہی - مگر جسطرح اسوقت خدا اگاڑھے وقت آڑے آیا اُسی طرح اب بھی مدد کو آئیگا - یہ کسکو امید تھی کہ ہوقت یہان ہم قہقہے لگاتے ہونگے -

نواب - جو بیرسٹر صاحب نہ آئین تو ایک آدھ کی جان پر بھی بن آئے - اب کل تک ہنس بول لین پھر خدا مالک ہی - جو اُسکی مرضی ہو -

قمرن - نواب ایک بات صاف صاف بتادو - گر پڑ تو ضرور ہی ہمپر تو ضرور آفت آئی ہی مگر اتنا بتادو کہ ہم تم ایک جگہ رہینگے یا الگ ہو جائینگے (آبدیدہ ہوکر) اور کسی پولیس والے کے ہتے پڑینگے اور اُسکی گھڑکی اور جھڑکی سہنی پڑیگی یا سیدھے قیدخانے بھیجے جائینگے -

بیرسٹر - قمرن جان اگر تشویش کی کوئی بات ہوتی تو مین اسطرح غافل نہ رہتا - تمکو نوابصاحب سے کچھ دن علیحدہ تو ضرور رہنا پڑیگا مگر اعزاز کے ساتھ پولیس والا درکنار وہان پرندہ پر نہ ماریگا - اور قید قید تم اب تک پکارے جاتی ہو ہمنے قسم بھی کھائی اور تم باور نہین کرتین -

نازو - تو پھر اب بند و بست کردو - جب دوڑ آجائیگی تب پھر کیا ہوگا -

بیرسٹر - ہمنے کل امور پر غور کر لیا ہی بھائی صاحب - اچھا آپ ایک کام کیجیے - اپنے دوست کو بلوائیے جنکی یہ کوٹھی ہی وہ یار باش آدمی ہی - اُس سے بڑا مطلب نکلیگا - اُن سے ایک مکان لیجیے اور نازو جان اور قمرن اور مغلانی اور کل خادمہ اور اُنکے ساتھ کی لٹ بہر کو وہان بھیجدیجیے اور آپ مزے سے دندنائیے - آغا صاحب کو یا ممن کو دو چار اپنے سپاہیون کے ساتھ اُسی مکان مین رکھیے - اور ایک آدمی لکھنو ابھی بھیجیے کہ نواب رونق جنگ فوراً تار دیدین کہ آج انسپکٹر روانہ نینی تال ہوا - صاف صاف نہ لکھین کچھ علامتین بتادینگے ہم - اور ایک آدمی کاٹھ گودام پر تعینات کیجیے کہ ذرا پولیس والے کی ٹوہ ہو اور فوراً گھوڑا پھینکتا ہوا دوڑ آئے اور وہین سے تار دے دے کہ بڑا موٹا شکار لاتا ہون - شکار ملگیا - انسپکٹر یہان کے اہالیان پولیس سے ملکر فوراً آپ کی کوٹھی پر آئیگا آپ مزے سے بیٹھے رہیے گا - کیسی قمرن - کہان کی نازو - دنیا نہین - پھر وہ ادھر اُدھر تحقیقات کر کے اپنا سا مُنھ لیکر چلا جائیگا - دن مین یا رات مین چپکے سے ایک دن قمرن اور نازو کو جاکے دیکھ آیا کرنا - اس سے بہتر تدبیر اور کیا ہوگی - تم خاموش ہی بیٹھے رہو - ہم بھگت لینگے مگر اس رئیس کی مدد کے بغیر کچھ نہوگا - انکے ذریعے سے یہان کے پولیس والون کو بھی گانٹھ لو -

نازو - صلاح تو اچھی دی ہی -

قمرن - اور جو اُنکو ہمارے مکان کا سراغ ملجائے تو کیا ہو -

بیرسٹر - کچھ بھی نہو - اول تو سراغ ملیگا کیونکر اور ملے بھی تو کیا ہوگا - اب بہت وہم نکرو -

نواب - ممن جاکے سیٹھ جی کو ہماری طرف سے سلام دو اور کہو کہ ہمکو آپ سے ایک بڑا ضروری کام ہی - اگر فرصت ہو تو تکلیف کر کے تشریف لائیے ورنہ بندہ خود حاضر ہو - مگر بڑی عجلت کا کام ہی -

ممن - ابھی روانہ ہوا حضور -

بیرسٹر - اب ایک بات ہی نواب صاحب - اُنسے سب امور پوست کندہ کہنے پڑینگے - چھپانا نہین -

آغا- ہان ہان اب چھپانے کا موقع نہین ہی اور وہ تو خود بارباش رئیس ہی اُسدن دس طائفون کا ناچ دکھادیا ایک مرتبہ باتون باتون مین فوراً چودہ طائفے بلوالیے رات بھر دھماچوکڑی مچی-

قمرن- بارسٹر صاحب کی اِس صلاح سے ہماری جان مین جان آئی- ہی ہی مین سوچتی ہون یا اللہ جو یہ نہوتے تو ہم کیا کرتے- مین تو ادھموئی ہی ہوجاتی-

بیرسٹر- یہ احسان یاد رکھیے گا- وہ انعام ہمکو دینا ہوگا-

مہراج- جی- مُنہ دھو رکھیے-

قمرن- اجی تم ہم سے لینا-

مہراج- ہان حُسنا کو اُنکے حوالے کردو-

بیرسٹر- حُسنا وُسنا مین نہین جانتا- مین تو نازو کو انعام مین لونگا- ہمارا اُنھین پر دانت ہی-

نازو- اجی ہم راضی ہمارا خدا راضی-

مہراج- (دل لگی مین مُنھ بناکر) جو مین جانتا کہ تم ایسی ہرجائی ہو تو گھر سے نکال باہر کرتا غضب خدا کا میان کے مُنھ پر صاف صاف کہہ رہی ہی کہ ہم پرائے مرد سے راضی ہین- نہوئی نوابی-

نازو- اور جو مین جانتی کہ تو ایسا نکھٹو ہی- سچّے پَل پر کا بُدھا تو اپنی جوانی کھونے کو تیرے پلّے نہ بندھتی ہمکو یہ لونڈا (بیرسٹر کیطرف اشارہ کرکے) پسند ہی-

اِسپر لوگون نے بڑا قہقہہ لگایا مگر مغلانی کہ بڑی تجربہ کار عورت تھی سوچی کہ وقت بھی کیا شے ہی- خدا نکرے کہ کسی پر وقت پڑے- یہ وہی نازو ہین جو اُسوقت بیرسٹر کے قدمون پر گر پڑی تھین اور حضور اور سرکار کہتی تھین اور وہی نازو اب اُسی بیرسٹر کو لونڈا بناتی ہین- پہلے تو یہ خوف ہوا تھا کہ اب دونون بہنین قید ہوجائینگی- ہاتھ پاؤن پھول گئے اب جو یقین کامل ہوگیا کہ قید نہوگی تو ذرا تشفی ہوئی اور بیرسٹر کی صلاح سے اور بھی تسلی ہوگئی-

مہراج- یہ تو سب ہوا- اب یہ فرمایئے کہ اِس مقدمے مین صرف کرسو ہونگے- بڑا خیال تو یہ ہی-

نازو- اے مُدمونڈی کاٹے موے کنجوس-

قمرن- چمڑی جائے دمڑی نجائے-

نواب- ایسے کنجوس پر لعنت خدا-

چھٹن- یہ کنجوس نہین کہلاتے یہ بدبخت بدنصیب لوگ ہین

قمرن- یہان تو جان پر بنی ہوئی ہی انکو اِسی کی فکر پڑی ہی کہ کرسو خرچ ہونگے-

آغا- وہ پچاس ہزار خرچ ہون تو کیا بات ہی-

مہراج- تو بندہ تو غریب آدمی ہی-

نواب- واللہ ہی آغا صاحب ایک لاکھ تو اِسکے پاس نقد ہی ہی اور تین چار سو روپیے ماہواری کی گانؤن کی آمدنی ہی اور سود الگ اور باغ اور دوکانون اور کوٹھیون کا کرایہ غلّے کی تجارت الگ کرتا ہی- تیل الگ بیچتا ہی مگر صبح کو دال ماش اور روٹی اور شام کو پوری ترکاری- بس-

دال ارہر کی بے نمک پھیکی جسمین خوشبو ذرا نہ تھی گھی کی	

آغا- دنی ایسے ہی لوگون کو کہتے ہین-

چھٹن- دنی سے بھی بدتر ہی-

نازو- ای بڑا مکھی چوس ہی-

آغا- کیا فکر پیدا ہوئی ہی- گلچھرے اُڑاؤ گے- پرائی بہو بیٹی

بھگا لاؤ گے اور جب مصیبت پڑیگی تو ادھی خرچی نجائیگی -

نازو - ہندو پھر ہندو ہی ہی -

نواب - نہین صاحب - ایسی بھی بڑے بڑے رئیس ہوتے ہین ایک لالہ دلی چند ہین - ایک بریلی کے لالہ لچھمین نراین ہے - انکا سا البتہ نہین دیکھا جیسے مہر اپنا جنا

اتنے مین سیٹھ جی آئے - نازو پردے مین چلی گئین تو سیٹھ جی صاحب ڈرائنگ روم مین بلوائے گئے -

نواب - سیٹھ جی صاحب - مین نے تکلیف دی ہی اسوقت

سیٹھ - جی نہین - تکلیف کیسی -

گماشتہ - ہم لوگون کو یہ افسوس ہی کہ ہم حاضر نہین ہو سکے - حضور ہمارے مہمان ہین - اور کچھ نہین ہو سکتا تو خیر اتنا ہی سہی - جو حکم ہو بجا لائین -

نواب - دیکھو جی عطر لاؤ اور لونڈے لاؤ اور الایچی چکنی ڈلی منگواؤ - اچھی طرح بیٹھیے -

سیٹھ - چکنی سپاری کا کچھ چورا ہمکو کسی مشہور دکان سے منگوا دیجیے ہم تو بے تکلف دوست ہین -

نواب - واہ یہ آپ کیا فرماتے ہین - آپ کی بدولت جو آرام ہمنے پایا واللہ اُسکا شکریہ ادا کرنا محال ہی - آپکی تکلیف دہی کا اسوقت یہ باعث ہی کہ مجھے تخلیے مین آپ سے ایک ضروری امر مین مشورہ لینا ہی - سیٹھ جی نے کہا بہت اچھا اور اُنکا گماشتہ اُٹھنے ہی کو تھا کہ نواب چھٹن صاحب نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور سیٹھ جی سے کہا کہ اگر یہ آپکے معتمد ہون تو کیا مضائقہ ہی اُنھون نے اپنے گماشتے کی بڑی تعریف کی کہ (یہ ہمارے والد کے وقت کے ہین اور کل کاروبار ہماری کوٹھی کا انھین کے ہاتھون ہوتا ہی - کوئی راز ایسا نہین ہی جو انکو نہ معلوم ہو

انسے کوئی امر چھپا ہوا نہین ہی آپ جو کچھ تخلیے مین مجھ سے فرمائینگے مین انسے بے تامل کہدونگا اور یہ اُس راز کی مجھسے زیادہ قدر کرینگے - آپ میری ذمہ داری پر بے تکلف فرمائیے

نواب چھٹن صاحب نے یون کہنا شروع کیا سیٹھ جی ہم لوگون کا یہان کوئی عزیز یا رشتہ دار تو ہی نہین جو کچھ ہین عزیز رشتہ دار بھائی بند - دوست سب آپ ہی ہین - یہ کہنا تو جھوٹی بات ہی کہ جب آپ ہمارے شہر مین آئینگے تو ہم آپ کی خدمت مین حاضر رہینگے اور اس احسان کا معاوضہ کرینگے یہ تو سب جنین جنان ہی مگر اسمین شک نہین کہ اگر آپ کے اس پہاڑ پر کوئی مصیبت ہم پر پڑے تو سوا آپ کے اور کس سے مدد لین - فرمائیے -

سیٹھ - کیون خیریت ہی مصیبت کیسی -

چھٹن - شرم آتی ہی کہتے ہوے -

سیٹھ - (مسکراکر) مین سمجھ گیا مگر وہ بات تو نواب صاحب کسی طرح ممکن نہین ہی - اور یون جان تک حاضر ہی -

چھٹن - آپ میری درخواست سمجھے ہی نہین -

سیٹھ - مین خوب سمجھا نواب صاحب - وہ بات محال ہی اور جو حکم ہو - چڑیا کا دودھ تک حاضر کردون - وجہ یہ ہی کہ یہان کی پاتریں مسلمان کے پاس نہین جاتین -

نواب - این ! کیا ! معقول !!!

چھٹن - پتھر کا دیا واللہ - اجی جناب کیسی پاتر یہان آپ پر دو بنی ہوئی ہی سیٹھ جی - ہمارے دوست نواب محمد عسکری صاحب جو آپ کے مہمان ہین انسے ایک خطا سرزد ہو گئی - لکھنؤ مین ایک شخص انکے پاس ایک جوان خوبصورت عورت کو لایا کہ یہ بن بیاہی ہی اور اسکا کوئی والی وارث بھی نہین ہی اور

محتاج بھی ہی - نواب صاحب نے جو اُسکو دیکھا تو ہزار جان سے عاشق زار ہو گئے اور جوان آدمی تو ہین ہی اُسکو نوکر رکھ لیا -

سیٹھ - خوب کیا ہم بھی یہی کرتے بلکہ ہم تو پہاڑ پر اُس کو لے آتے کسی کی بیاہتا نہین تو پھر کیا حرج ہی -

چھٹن - (مسکراکر) لو عسکری یہ تو تمھاری جوڑ کے نکلے بھئی واللہ سچ کہتے ہو کہ ہم بھی یہی کرتے -

نواب - جی خوش ہو گیا واللہ - ابتک تو ہمین یہ معلوم ہی نہ تھا کہ آپ ایسے رنگین طبع آدمی ہین - بے تکلفی کے بغیر کیونکر معلوم ہو -

سیٹھ - تو کیا اُس عورت کو آپ یہان بلوانا چاہتے ہین -

چھٹن - ہان چاہتے تو ہین مگر اب یہ سُننے مین آیا کہ اُسکا شوہر بھی موجود ہی -

سیٹھ - یہ روگ ہی - مگر کیا کسی بھلے مانس کی لڑکی ہی -

چھٹن - اجی نہین - چوڑی والی ہی -

سیٹھ - بُلوا لیجیے -

چھٹن - اور جو اُسکے میان نے وارنٹ جاری کرا دیا -

سیٹھ - آپ بلوائین تو سہی -

چھٹن - وہ یہان نینی تال مین موجود ہی -

سیٹھ - پھر چین کیجیے - اور اگر کوئی خوف ہو تو ہم سے فرمایئے ہم بندوبست کر دینگے - ہمکو تو اپنا خادم سمجھیے جس امر کی ضرورت ہو فقط اشارہ بھر کافی ہی - مین حاضر کر دونگا مجھسے تو کوئی امر آپ ہرگز نہ مخفی رکھین -

چھٹن - جناب آپ سے مخفی رکھین کوئی بیوقوف ہین آپ کے بھروسے تو ہم یہان پڑے ہین - اصلیت یہ ہی کہ نواب صاحب تو اُسکو بے وارثی چھوکری سمجھتے تھے اور ایسی حسین ہی کہ لاکھ دو لاکھ مین ایک - اِسکو آپ مبالغہ نہ سمجھے گا - واقعی ایسی صورت زیبا پائی ہی کہ ہم نے تو قبلہ آجتک نہین دیکھی - اب سنتے ہین کہ اُسکا میان موجود ہی اور اُسنے تھانے پر جا کے رپٹ لکھوا دی اور وہان سے وارنٹ جاری ہوا ہی اب ہم یہ نہین چاہتے کہ آپکی بدنامی ہو کہ آپ کی کوٹھی مین ایسے بدمعاش لوگ آپ کے مہمان ہو کر ٹکے جنکے نام فوجداری کے ایسے سخت جرم مین وارنٹ آیا - تو اب التماس یہ ہی کہ کوئی کوٹھی یا مکان ایسا تجویز کر دیجیے جہان ہم اُس عورت کو چھپا دین انسپکٹر یہان آکے تلاشی لیگا - عورت کا پتا نہ ملیگا بس اپنا سا مُنھ لیکر چلا جائیگا ہم آپکا یہ احسان تمام عمر نہ بھولینگے -

سیٹھ - ایک مکان نہین دس - جان تک آپ کے کام آئے تو حاضر ہی - مکان کی کیا حقیقت ہی - مین ابھی ابھی اِسکا بندوبست کیے دیتا ہون - آپ مطمئن رہین (گماشتے کیطرف مخاطب ہو کر) اِسکا بندوبست فوراً کرنا چاہیے -

گماشتہ - اب آپ نواب صاحب سے باتین کیجیے اور اُنھین کے پاس بیٹھیے - مین دو گھنٹے بعد آؤنگا اور سواریان یہان سے اپنے ساتھ لے جاؤنگا - دو گھنٹے کے اندر ہی اندر سب بندوبست ہو جائیگا -

چھٹن - ایسے ہی کارندون پر تو آقا اپنی جان تک قربان کر دیتے ہین - اِسوقت جی بہت خوش ہوا -

نواب - سیٹھ جی آپ اِس بارے مین بھی بڑے خوش نصیب ہین ایسے کارندے قسمتون سے ملتے ہین -

چھٹن - اورنگ زیب کو اگر ایسا کارندہ ملتا تو اپنا وزیر مقرر کرتے - جی خوش ہو گیا -

گئی تھی۔ فوراً رخصت ہوا اور ادھر نوابصاحب نے سیٹھ جی
اور اُنکے کارندے کی بڑی دیر تک تعریفین کین۔ اور بار بار
سیٹھ جی کے احسانات بیحد کا شکریہ ادا کیا۔
سیٹھ۔ نواب تھانہ دار لکھنؤ سے وارنٹ آپ کے نام لائیگا
اور وہ کوٹھی مین تلاشی لیگا۔ اور یہان پہلے ہی سے فکر
ہو گئی ہو گی۔
چھٹن۔ جی ہان۔ بس بات اسمین اتنی ہی ہی کہ ان عورتونکو
وہ یہان نہ پائے۔ جرم سارا اتنا ہی ہی۔
سیٹھ۔ اور ہمکو صورت تک نہ دکھائی۔
نواب۔ آپ سے کوئی تکلف نہین ہی۔
چھٹن۔ حسین علی۔ ذرا بی نازو جان کو بلانا۔
سیٹھ۔ آپ کے لکھنؤ کے نام غضب کے ہوتے ہین۔
نواب۔ (مسکراکر) آپ کے پہاڑ کی صورتین کیا بُری
ہوتی ہین۔
سیٹھ۔ اب لکھنؤ کی صورتین دیکھین تو مقابلہ ہو سکے۔
نواب۔ دیکھیے دیکھیے اب تو آپ سے بے تکلفی ہی ہوئی ہی
اتنے مین بی نازو جان چھما چھم کرتی ہوئی بڑے ٹھسے سے
اُس ڈرائنگ روم مین جہان یہ سب بیٹھے تھے آئین۔ سیٹھ جی
اس گل اندام زیبا خرام کو دیکھکر بہت خوش ہوے۔
سیٹھ۔ بھلا یہ بات یہان کہان۔
چھٹن۔ حضرت آپ انپر لٹو ہین اور ہم آپکی پہاڑنون پر
جان دیتے ہین۔ سچ تو یون ہی۔
سیٹھ۔ یہ تو قاعدے کی بات ہی مگر حق یون ہی کہ یہ چال
ڈھال یہ طرز خرام یہ رنگین ادائی یہان کے معشوق
جانتے ہی نہین۔

چھٹن۔ یہ صحیح فرماتے ہین آپ۔
نواب۔ بھئی حضرت یا دولت حسن لیجیے یا یہ لیجیے۔
سیٹھ۔ ہمکو یہ کیا معلوم تھا کہ آپ لوگ ایسے رنگین طبع
ہین۔ نہین تو ہم سے آپ سے گہری چھنتی۔
نواب۔ بھئی کیا جی خوش ہوا ہی انکی ملاقات سے۔
چھٹن۔ دو تین بار آپ کے ہان ملے جلے مین تو ذرا ذرا
بے تکلفی ہونے لگی تھی۔ اور بس۔
سیٹھ۔ خیر۔ اب اس بلا سے نجات پائیے تو سمجھا جائیگا
یا زندہ صحبت باقی۔
اس بات چیت مین دو گھنٹے گذر گئے اور کسی کو معلوم بھی
نہوا۔ مگر گماشتہ اپنے وعدے پر حاضر ہوا۔ نوابصاحب نے
چاہا کہ نازو کو ہٹا دین مگر سیٹھ جی نے منع کیا اور کہا آنے دیجیے
اس سے کیا پردہ ہی۔ کارندہ مذکور آیا تو نوابصاحب نے بکمال
اشتیاق کہا کہ کہیے کیا بندوبست ہوتا ہی۔ اُسنے عرض کیا حضور
(بندوبست ہوتا ہی کیا معنی) ایک اشارہ کافی تھا۔ اتنی
دیر مین تو پلٹن بھر کا بندوبست ہو جائے۔ ایک عورت کے
رہنے کا بندوبست کرنا کون مشکل ہی۔ اسکے بعد سیٹھ جی کی
طرف مخاطب ہو کر کہا (ایارپاٹے مین لال کوٹھی کے پاس
بنگلہ تجویز ہوا ہی اور اُسمین سب سامان لیس ہی ایک طرف
ہندوستانی۔ ایک طرف انگریزی۔ اور ایک بہشتی
اور اُسکی جورو اور دو خادمہ اور دو سپاہی اور
دو چوکیدار متقرر کر دیے ہین۔ جس وقت جی چاہے
اُسوقت یہان سے لے چلیے۔ نواب صاحب نے انکی
مستعدی کی بڑی تعریف کی مگر نازو کی طرف جو دیکھا تو
چہرہ اداس پایا۔ معاً تاڑ گئے کہ انکے دل پر سخت صدمہ

ہوا- اور خود اُنکا دل بھی بھر آیا کہ نازو اور قمرن کو اِس چاہ اور عشق کے ساتھ اِسقدر زرِ کثیر صرف کر کے لائے اور یہان اب اِسدرجہ مجبور ہو گئے کہ وہ الگ رہین اور ہم الگ -

چھٹن صاحب نازو اور محمد عسکری دونون کے دلون کا حال سمجھ گئے - اور یون سیٹھ جی سے ہمکلام ہوے -

چھٹن - ابھی اِسوقت تو کچھ جلدی نہین ہی-

سیٹھ - ہان اگر کل انسپکٹر پہونچیگا تو ابھی کیا جلدی ہی کل کوئی چار بجے تک فرصت ہی اور آتے کے ساتھی تو یہان دراتا ہوا آنہ جائیگا- کہین ٹکیگا- کِسی سے ملیگا- لوگون سے دریافت کریگا- جب اِس کوٹھی کا پتا لگائیگا تب تو آئیگا-

گماشتہ - آج رات کو کوئی چار بجے تڑکے لے چلیے ایسی کیا جلدی ہی - اور اُسوقت کوئی دیکھیگا بھی نہین - آیندہ جو مرضی ہو- ایک دفعہ آپ یا اور کوئی صاحب چل کے دیکھ لین تو بہتر ہو- جو کسر ہو نکال دیجائے-

نواب - ابھی نہین صاحب-

چھٹن - سب یہیں ہی ہوگا-

نازو - کیا جانین کیا قسمتون مین بدا ہی-

نواب - ہان حضور خوب یاد آیا سیٹھ جی صاحب ہم چاہتے ہین کہ ایک معتبر آدمی کاٹھ گودام مین بٹھا دیا جائے کہ اگر کوئی پولیس افسر ریل سے اُترے تو فوراً وہان سے تار بھیجدے-

سیٹھ - اور جو وہ وردی نہ پہنا ہو-

نواب - اگر ہوشیار آدمی ہوگا تو قطع وضع چال ڈھال سے سمجھ جائیگا- اور تار بھیجدیگا-

سیٹھ - تار مین صاف صاف مطلب تو نہ لکھا جائیگا-

نواب - جی نہین - دو تار یہان سے لکھدیے جائینگے - دونون آر فیٹ - اگر کسی پولیس والے کو دیکھا تو فہو المراد ایک تار بھیجدیا - اور اگر نہ دیکھا تو دوسرا تار بھیجدیا - ہم یہان سمجھ جائینگے -

گماشتہ - تو ایک کام کیجیے - دو آدمی تو ہم اپنے بھیجتے ہین اور ایک آدمی آپ اپنا بھیجیے - تین ہوشیار آدمی ہون تو مطلب نکل آئے - مگر اُن تینون کو روانہ کر دیجیے - ریل پر ہمارا ایک آدمی نوکر ہی - اُس سے بھی مدد ملیگی -

چھٹن - لے بھلا اِس پہاڑ اور جنگل پر ہمین ایسی مدد کس سے ملتی - اِس عنایت اور مستعدی سے کون پیش آتا کہ بات منھ سے نکلی نہین اور کُل سرانجام ہو گیا-

نواب - ع - شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو-

گماشتہ - تو جیون رام اور بیچن خان کو مقرر کر دیجیے اور ایک آدمی آپ تجویز دیجیے -

نواب - ممن کو بھیجدو چھٹن صاحب -

چھٹن - مین کہنے ہی کو تھا-

گماشتے نے ممن کو ساتھ لیا اور نواب صاحب سے کُل امور دریافت کر کے دو قسم کے تار لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور ایکسو کا نوٹ اور پچاس نقد لیکے چلے - گھر پر جا کر جیون رام اور بیچن خان کو حکم دیا کہ تیار ہو کر فوراً آؤ اور تینون کو روانہ کر دیا -

سیٹھ جی نواب صاحب سے رخصت ہو کر سیدھے تھانے پر پہونچے اور انسپکٹر سے صاف صاف کہدیا کہ ہمارے مہمان عالیشان اور دوست صادق نواب محمد عسکری صاحب کے نام منکوحہ عورت کے بھگا لانے کے جرم مین لکھنؤ سے وارنٹ گرفتاری لیکر کوئی افسر پولیس صبح شام آیا چاہتا ہی آپکو

اسمین مدد دینی ہوگی - وہ رئیس آدمی ہین اور بڑے عزت دار رئیس اعظم - اور ہمارے مہمان ہین - اگر یہان اُنکی بے آبروئی ہوئی تو آپ کا ذمہ - انسپکٹر نے کُل امور دریافت کرکے کہا کہ اگر کوئی انسپکٹر یا سب انسپکٹر یا ہیڈ کانسٹبل آئیگا تو کپتان صاحب سے ضرور مشورہ کریگا - اور ہمارے پاس ضرور ہی آئیگا اور ہمکو کُل حال ضرور ہی معلوم ہوجائیگا - ہم فوراً آپکو اطلاع دینگے - مگر ایک کام کیجیے اگر نواب صاحب کسی کو بیج میح بھگا لائے ہین تو اُس عورت کو نواب صاحب کی کوٹھی سے کسی اور مکان مین ٹھہرا دیجیے - بس کچھ بھی نہوگا - جب تلاشی مین کوئی عورت گھر مین نہ ملیگی تو نواب صاحب کو ہرگز ہرگز کوئی گرفتار نکر سکیگا - مہمان کی مدد کرنا آپ پر فرض ہی مگر بندے نے آپکو دوستانہ صلاح دی ہی - کسی اور پر اس امر کا اظہار نہونے پائے - کیونکہ یہ میرے منصب کے خلاف ہی - اور اگر کوئی دوسرا مجھسے اس قسم کی بات کہتا تو مجھے ناگوار گذرتا مگر آپکے کام کے لیے دل وجان سے حاضر ہون - جب کوئی بات معلوم ہوگی فوراً آدمی بھیجدونگا - کہ آپ ہوشیار رہین -

سیٹھ جی نے کہا صرف اسیقدر عنایت کو بندہ کافی نہین سمجھتا مین آپکو نواب صاحب کے پاس لیچلونگا اور آپکو اُنکی تشفی کرنی ہوگی - انسپکٹر نے جواب دیا کہ عرض کیا نہ مین نے کہ آپ کے کام کے لیے بندہ دل وجان سے حاضر ہی - چلو فرمائیے بسر وچشم منظور - اور یہان پہاڑ پر ٹہرگے سے ہر معاش تو ہین نہین کہ فوراً گواہی دینے کو مستعد ہوجائین کہ انسپکٹر صاحب بھی اُن نواب کے ہان جاتے تھے آپ کی اگر یہی مرضی ہی تو بندہ حاضر ہی -

سیٹھ جی اپنے دوست انسپکٹر صاحب کو لیکر اُسیوقت کوٹھی پر گئے اور آغا محمد اطہر صاحب سے کہا کہ ذرا نواب چھٹن صاحب کو اطلاع کر دیجیے - سیٹھ جی کا نام سُنکر نواب محمد عسکری صاحب اور چھٹن صاحب دونون باہر نکل آئے اور ایک اجنبی کو دیکھکر خدمتگار کو اشارہ کیا کہ پردہ کرادو اور اِن دونون کو گول کمرے یعنی ڈرائنگ روم مین لائے -

سیٹھ - نواب صاحب سے ملیے جناب -

انسپکٹر - (بغلگیر ہوکر) مزاج انور حضور کا -

نواب - الحمد للہ - جناب کی تعریف کیجیے -

سیٹھ - (کان مین) نینی تال کے پولیس انسپکٹر -

نواب - (کسیقدر سہم کر) بجا ارشاد -

سیٹھ - مین اِنکو لے آیا ہون کہ آپ سے اِنسے ملاقات ہوجائے - عجب خلیق آدمی ہین - پولیس مین تو ایسے افسر کہین پانیے ہی گا نہین - ذرا اظہار تحشم نہین - اور حکومت کا غرور تو چھو ہی نہین گیا ہی -

نواب - ہمپر تو ایک مصیبت پڑی ہی جناب انسپکٹر صاحب

انسپکٹر - خدا آپکی مصیبت دور کرے - ٹبرا نہج ہوا داللہ مگر انشاءاللہ کچھ نہوگا -

چھٹن - جب آپ ہی اپنی زبان مبارک سے ایسا فرماتے ہین تو پھر کیا ہوگا - سب اچھا ہی اچھا ہوگا -

انسپکٹر - آپ کی تعریف کیجیے -

نواب - آپ میرے بھائی ہین - نواب چھٹن صاحب بہادر آپ بھی لکھنؤ کے بڑے نامی رئیس ہین -

انسپکٹر (مصافحہ کرکے) زہے نصیب کہ ایسے ایسے معزز رئیسون سے ملاقات ہوئی - حضور ہرگز نہ گھبرائین -

جو حضور کا ذرا بھی بال بیکا ہو تو مجھے توپ دم کر دیجیے مگر ہان اُن مسماۃ کو کسی اور مکان مین ٹھہرا دیجیے بس جو کوئی آئیگا بھنبھنا کے رہجائیگا۔

نواب۔ اب تو قبلہ ہمارے عزیز بزرگ مشورہ کار بھائی سب آپ لوگ ہین اور سیٹھ جی صاحب کی عنایتون کا تو ہم شکریہ ادا ہی نہین کر سکتے۔ ہمسے یہ تھوڑا ہی ذکر کیا تھا کہ آپکے پاس جاتے ہین۔ مطلق نہین۔ ہم سے کہا ذرا مکان تک جاتا ہون اور ابھی ابھی واپس آتا ہون۔ وہان سے آپکو ہماری تشفی کے لیے لے آئے۔

انسپکٹر۔ نواب صاحب یہ ایسے رئیس ہین کہ اپنی نظیر نہین رکھتے۔ بس اپنی آپ ہی نظیر ہین۔ بڑی خوبیون کے آدمی ہین۔ اور جان نثار دوست۔ ایسے دوست کہان پائیے۔ جب کوئی آپکے ہان وارنٹ لیکر آئے تو آپ صاف کہدیجیے گا کہ ہم کسی کو نہ بھگا لائے نہ لے بھاگے نہ اڑا لیگئے ورنہ یہ ہماری وضع ہی۔ یہ کسی ہمارے دشمن کی سازش سے وارنٹ جاری کرایا گیا ہی۔ ہمکو اصلا خبر نہین کہ یہ کون عورت ہی اور کہان رہتی تھی۔ مکان حاضر ہی آپ ایک ایک کونے کو دیکھکر اپنی تشفی کر لیجیے۔ مگر جسنے ہمپر یہ تہمت لگائی ہی اُس سے ہم سمجھ لینگے۔ آپ تو اپنا فرض منصبی ادا کرنے آئے ہین۔ آپ بھی مجبور ہین۔

نواب۔ حقہ ملاحظہ فرمائیے۔ خاصدان لاؤ۔

چھٹن۔ آپکی صلاح کے مطابق ہم لوگ کاربند ہونگے۔

نواب۔ خدا کرے اُسوقت سیٹھ جی بھی یہین ہون۔

سیٹھ۔ اب کیا بے فیصلہ ہوے کہین جا بھی سکتا ہون کھانا کھانے تو بیشک ضرور جایا کرونگا اور باقی تمام شب حاضر رہونگا۔ مجھے اب چین کہان۔

نواب۔ یہ تو ہماری بڑی خوش نصیبی ہی۔

چھٹن۔ خوش نصیبی سی خوش نصیبی۔

انسپکٹر۔ نواب خاکسار رخصت ہوتا ہی۔

چھٹن صاحب نے کہا ذرا تامل فرمائیے کوتوال صاحب۔ بندہ ابھی حاضر ہوتا ہی۔ یہ کہکر ڈرائنگ روم سے دوسرے کمرے مین گئے اور وہان سیٹھ جی کو بلایا۔

چھٹن۔ اِنکو کچھ دینا چاہیے۔

سیٹھ۔ آپ کو اختیار ہی مگر لینے دینے والے تو یہ ہین نہین۔

چھٹن۔ دس اشرفیان نذر کیے دیتے ہین۔

سیٹھ۔ بہتر۔ کیا حرج ہی۔

چھٹن صاحب نے نازو سے دس اشرفیان لین اور جب انسپکٹر صاحب محمد عسکری سے رخصت ہوکر اُس کمرے کے اندر سے چلے تو نواب چھٹن صاحب نے دس اشرفیان دیکر کہا (یہ آپکی دعوت ہی)۔ انسپکٹر نے اشرفیان لیکر کہا (اسکی کیا ضرورت تھی حضور۔ ہمارے اور آپکے درمیان مین ایسا تکلف بیجا ہیے)

چھٹن۔ مسلمانون مین رد دعوت چہ معنی دارد۔

انسپکٹر۔ خیر۔ آپکا حکم۔ نواب بندہ آپ سے بھی رخصت ہوتا ہی۔ آپ مطمئن رہین۔

انسپکٹر صاحب رخصت ہو گئے۔

انسپکٹر کے آنے اور تشفی دینے سے اِن سب کی جان مین جان آئی نواب صاحب محظوظ۔ چھٹن صاحب خوش۔ آغا محمد اطہر شادان و فرحان۔ قمرن اور نازو کو بھی بڑی تقویت ہوئی مگر مہراج بلی اِس چکر مین تھے کہ دس اشرفیان جو

محمد عسکری نے انسپکٹر کو دی ہین انہین کہین ہم سے بھی تو نہین کچھ وصول کیا جائیگا - چپکے سے آغا محمد اطہر کے کان مین کہا (آغا صاحب یہ دس اشرفیان تو ترچی رستم حوالے کردی اور ابھی بسم اللہ بھی شروع نہین ہی - نواب محمد عسکری تو صاحب ثروت ہین وہ چاہئے جسقدر دولت لٹائین مگر ہم بیچارے غریب آدمی کیا کرینگے - ہمارا تو کہین بھی ٹھلیٹر انہین ہی - ذرا نواب صاحب کو تم بھی سمجھا دو کہ سوچ سمجھ کے خرچ کرین ابھی بڑے بڑے مرحلے باقی ہین آیندہ جو سب کی رائے ہو - مگر بھائی صاحب بندہ غریب آدمی ہی - مجھ غریب پر رحم فرمایئے گا - مین اس خرچ مین اُدھڑ ہی جاؤنگا)

ہمارے حاتم دوران منشی مہراج بلی صاحب آغا محمد اطہر سے یہ دُکھڑا رو رہے تھے کہ خدمتگار نے لاکے تار دیا اور مہراجبلی نے بیرسٹر صاحب کے حوالے کیا - یہ تار مہراج بلی کے نام منجانب عصمت اللہ بھیجا گیا تھا جو اِنکے گانون کا کارندہ تھا - بیرسٹر نے تار پڑھا - نواب صاحب نے کہا حضرت لفظی ترجمہ کیجیے گا - انھون نے کہا (مرسلہ عصمت اللہ از لکھنو بنام منشی مہراج بلی مینونسپل کمشنر - نینی تال کوٹھی سیٹھ صاحب - "کالا دیو دو دن تک روانہ نہو گا یہان ہی اندر سبھا مین ناچیگا کیونکہ بھیڑیا اور تان سین شکار پر ہین"

نازو - خیریت تو ہی - جلدی بتاؤ نواب -

آغا - ہان ہان بہمہ وجوہ خیریت ہی -

نواب - تو کالا دیو تو تھانہ دار سے مراد ہی -

بیرسٹر - تان سین شاید پولیس کے کسی حاکم سے مطلب ہو

مہراج - پولیس کے سپرنٹنڈنٹ تو آجکل وہان طامسن صاحب ہین

بیرسٹر - بس بس مطلب آگیا -

نواب - اور بھیڑیا چہ معنی دارد -

بیرسٹر - بھیڑیا انگریزی لفظ نہین ہی جناب - یا تو تار والے کی غلطی ہی یا لکھنے والے کی - یا کوئی اشارہ ہی - صاف بی ایچ ای آر آئی اے لکھا ہوا ہی - کسی اور پولیس کے صاحب یا مجسٹریٹ کا نام لیجیے -

مہراج - سیٹی مجسٹریٹ فریزر صاحب ہین - وولف فریزر -

بیرسٹر - (قہقہہ لگاکر) بھئی کیا خوب تار لکھا ہی واللہ - وولف کے معنی بھیڑیا - خوب ہی لکھا ہی -

اِس تار سے سب خوش ہو گئے - ایک تو بندوبست پختہ اور انتظام کامل کے لیے دو دن اور مل گئے - دوسرے بلا جبتک ٹلے غنیمت ہی - تیسرے تار کا مضمون مذاق انگیز اور دلچسپ تھا معلوم ہو گیا کہ صاحب مجسٹریٹ اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس دونون شکار پر گئے ہین - بیرسٹر نے سمجھا کہ چونکہ نواب صاحب ایک رئیس اور شہزادے ہین اِس سبب سے پولیس والے مناسب سمجھے کہ اپنی برأت کے لیے مجسٹریٹ یا اپنے حاکم اعلیٰ سے بھی اجازت لے لین - تو دو دن تک تو کافی مہلت ہی - آیندہ جو ہونا ہوگا وہ ہوگا -

مسخرہ - کالے دیو کے لیے اندر سبھا اچھی لائے -

نازو - تو خبر دور از حال بُری تو نہین ہی -

آغا - آپکی بھی کیا عقل ہی بی نازو جان صاحب -

مسخرہ - مگر ایک بات پر کسی صاحب نے غور نہین کیا -

مہراج - وہ حضور فرمائین -

آغا - بس کہہ ہی ڈالیے قبلہ -

مسخرہ - منشی مہراج بلی کے نام تار اور بھیڑیے کا ذکر -

اسپر بڑے زور سے قہقہہ پڑا - اور لوگ لوٹنے لگے کہ بھئی کیا بات پیدا کی ہی - خوب سوجھی - مہراج بلی نے خود بھی داد دی اور دیر تک تعریف کیا کیے کہ (اندرون این وقت مسخرہ سرکار مثل عالی نعمت خان مسخرہ پن نمودہ داد بلاغت ربود) - واہ اُستاد - کیا غت ربود ہی - اور نعمت خان عالی کو عالی نعمت خان کہکے نام کو اچھا رد گردان کر دیا ہی -

مسخرہ - بندگی - داد تو دی - اندرون این وقت کتنی شستہ فارسی ہی - جیسے خاص الخاص ایرانی بولتے ہین -

مہراج - بندہ ٹھیٹھ بولتا ہی -

مسخرہ - بیشک - آگے تو حضور نبی جی بھیجو بولتے تھے اب سُنا کو ڑی لانے لگے مگر دور کی مشق ابھی نہین کی ہی شاید -

مہراج - شما ہندی مردم چہ دانستن کنند کہ گفتہ اند - ع -

فارسی ہمسے کہی جاتی نہ اُردو کی طرح

یہ چہل ہو ہی رہی تھی کہ ممن ایک اور تار لایا - یہ نواب صاحب کے نام تھا - ابکی پھر سب ہمہ تن گوش ہو گئے کہ سنین کیا خبر ہی بیرسٹر نے پڑھنا شروع کیا -

بنام نواب محمد عسکری بہادر - نینی تال -

مرسلۂ رونق جنگ - از لکھنؤ -

کل اور پرسون مجھے چھُٹی نہین - پرسون تک غالبًا آپ کے سپاہیون کی وردی روانہ کرونگا - گھر مین خیریت ہی - میری بندوق آپ کے دوست فریزر صاحب شکار پر لیگئے ہین - اِس تار سے اور بھی تسلی ہوئی - سمجھ گئے کہ سپاہیون کی وردی کا نسٹبلون سے مراد ہی -

جب قمرن کہ خواب ناز مین تھین بیدار ہوئین تو نازو نے منھ چوم کے کہا بہن دو تار آ گئے ہین کہ کل اور پرسون ابھی وہان سے پولیس کے لوگ نہ آئینگے - قمرن خوش ہو کر اُٹھ بیٹھی تو منشی مہراج بلی صاحب نے یون ظرافت کی مٹی خراب کی -

مہراج - نازو کے بوسہ لینے پر حسد ہوتا ہی - کاش ہماری بھی اتنی قسمت کی رسائی ہوتی -

نازو - تم بھی بہن بنا لو تم بھی چوم لو -

اِسپر ایسا قہقہہ پڑا کہ تمام کوٹھی گونج گئی - اور مہراج بلی سخت خفیف اور بہت ہی ذلیل ہوے -

مہراج - کہکے پچتائے - لاحول ولا قوۃ -

نازو - بہن کہکے چوم لے -

مہراج - چلو بس اب بکو نہ واہیات (جھنجھلا کر) چار آدمیون مین ذلیل کرتی ہو - کوئی میان سے اِسطرح سے پیش آتا ہی -

نازو - نکھٹو میانون سے یون ہی پیش آتے ہین -

مہراج - واہیات بات!

نازو - اب مین اک دھپ نہ دون کہین -

مسخرہ - لاتون کا آدمی باتون سے نہین مانتا -

قمرن منھ دھو کر دیر کے بعد اِن سب مین آ کے بیٹھی اور مہراج بلی کی باتون پر کسیقدر متبسم ہوئی تو اختر نے خوش ہو کر کہا -

وہ آئے خندہ پیشانی کہین سے	تبسم ہی عیان چین جبین سے
ملے کیا کوئی اُس پردہ نشین سے	چھپائے منھ جو صورت آفرین سے
شفا ہو عیسی گردون نشین سے	ہماری بندگی پہونچے یہین سے
شب وعدہ مدد کر اے نزاکت	قسم ٹوٹے نہ میرے نازنین سے

اُف آج کا دن بھی کیا ستم کا دن تھا شام کو نازو اور قمرن اور اِنکی سب خادمہ اُس کوٹھی مین بھیجدی گئین

جو تمرن کے روپوش ہونے کے لیے تجویز کی گئی تھی۔

خانہ تلاشی

تین دن کے بعد کوتوال لکھنؤ مع انسپکٹر نینی تال و برقندا[ز]
ہمراہ لیکر نواب محمد عسکری صاحب کی کوٹھی مین آیا۔ انسپکٹر نے
خدمتگار سے کہا نواب صاحب سے کہو ایک ضروری بات
آپ سے دریافت کرنی ہی ذرا یہانتک قدم رنجہ فرمائیے
یہان تو چوہا چوہا واقف تھا کہ پولیس والے تلاشی لینے کو
آیا چاہتے ہین۔ نواب صاحب نے حکم دیا کہ اِن لوگون کو
آنے دو۔ دونون افسر رپ رپ کرتے ہوے کوٹھی کے
اندر داخل ہوے۔ اور کانسٹبلون کو باہر بٹھادیا۔ کرسیون پر
نواب محمد عسکری صاحب اور نواب چھٹن صاحب اور آغا
محمد اطہر اور لندنی اور بیرسٹر اور مسخر الدولہ اور مہراج بلی اور
سیٹھ جی بیٹھے ہوے تھے اور شطرنج ہو رہی تھی۔

انسپکٹر۔ جناب نوابصاحب۔ آپ لکھنؤ کے کوتوال ہین اور
یہان اِس غرض سے آئے ہین کہ اب مین کیا عرض کرون۔

نواب۔ فرمائیے فرمائیے۔

آغا۔ ارشاد۔ مطلب فرمائیے۔

چھٹن۔ آخر کچھ معلوم تو ہو جناب۔

کوتوال۔ کدرا کو آپ جانتے ہین جناب نوابصاحب۔

چھٹن۔ مجھسے ارشاد ہوا کچھ۔

کوتوال۔ مین پہچانتا نہین ہون۔ نواب محمد عسکری صاحب
کِنکا نام ہی اُنسے کچھ کہنا ہی۔

نواب۔ فرمائیے۔ عسکری بندے کا نام ہی۔

کوتوال۔ آپ کدرا سے بھی واقف ہین۔ قادر نام چوڑی والا

نواب۔ قادر چوڑی والا! قادر چوڑی والا کون۔

کوتوال۔ آپ اُس سے واقف ہین یا نہین۔

نواب۔ کچھ اور پتا اُسکا دیجیے۔ چوڑی والے سے اور مجھسے کیا سرکار حضرت

کوتوال۔ کسی چوڑی والی سے کبھی ملاقات تھی۔

نواب۔ لاحول ولاقوۃ۔ آخر اِس تقریر سے آپ کا منشا
کیا ہی۔ میری کچھ سمجھ مین نہین آتا۔

انسپکٹر۔ اصلیت یہ ہی کہ کوئی منہار ہی کدرا نام اُسکی
جُروا کو کوئی ذات شریف ٹانج لے گئے۔ سو اُسنے رپٹ
لکھوا دی کہ نواب محمد عسکری اُس شخص کی بیوی کو لے بھاگے
اور اب پہاڑ پر اُسکو بھگا لے گئے ہین۔

نواب۔ (بہت ہنسکر)۔ واللہ۔ چھٹن صاحب تمھین واللہ
ذرا سنو تو۔ شطرنج تو رہنے دیجیے قبلہ۔

چھٹن۔ کیا کیا حرامزادے لوگ ہین۔

نواب۔ یہ لطیفہ سُنا آپ نے آغا صاحب۔ کدرا کوئی
پیدا ہوے ہین جنکی بیوی کو مین بھگا لایا ہون اور ذات
کے منہار ہین۔

آغا۔ لاحول ولاقوۃ۔ ایسی عالی خاندان عورت آپ کو
کہان ملتی۔ کیا کیا حضرات ہین۔

لندنی۔ یہ آخر ہین کون صاحب۔

نواب۔ کوئی ہمارے مہربان پیدا ہو گئے ہونگے۔ تمھین
واللہ اِس پاجی پنے کو تو دیکھو کہ کدرا منہار کی جروا کو مین
بھگا کے یہان لے آیا ہون۔ اِسقدر غصہ اسوقت ہی کہ
اپنی بوٹیان نوچنے کو جی چاہتا ہی۔

انسپکٹر۔ مجھے خود حیرت تھی کہ یہ کیا ماجرا ہی۔

لندنی۔ لاحول ولاقوۃ۔ کیا کیا بدمعاش لوگ اس دنیا
مین پڑے ہین۔ آخر آپ کو کسی پر احتمال ہوتا ہی۔

نواب - اب مین کسکا نام لون -

بیرسٹر - (کوتوال سے) اچھا تو آپ اب کیا کارروائی کرنا چاہتے ہین - اور آپ کو حکم کیا ہی -

کوتوال - ہمین حکم ہی کہ ہم سب کو گرفتار کر لیجائین -

بیرسٹر - یہ خبر محض غلط ہی اور رپٹ جھوٹی لکھوائی گئی ہی آپ کوٹھی مین تلاشی لے لین -

کوتوال - بہت اچھا - مگر وہ تو تھانے پر دھاڑون دھاڑ روتا تھا - ہاے قمرن ہاے قمرن کہہ کہکر - اور منشی مہراجبلی کی سازش بتاتا تھا -

آغا - جھوٹا مکّار -

چھٹن - وہ ہین کون ذات شریف -

نواب - مین تو حضرت ایک مدت مدید سے بیمار پڑا ہون اور انسپکٹر صاحب بھی دو ایک بار وقت بیوقت آئے - مگر اب اِسوقت بجز اِسکے کہ غصّے کو ضبط کرون اور کیا چارہ ہی

کوتوال - واقعی اگر غلط رپٹ لکھوائی تو آپ پر بڑا ستم ڈھایا مگر اُسکے قول سے تو ثابت ہوتا تھا کہ آپنے قمرن کو پہلے ایک مکان لے دیا - پھر اُسکو یہان بھگا کے لے آئے واللہ اعلم -

لندنی - اجی حضرت آپ اپنا منصبی فرض ادا کیجیے - جہان جہان دیکھنا منظور ہو - دیکھ لیجیے -

آغا - مگر اتنا تو فرما دیجیے کہ یہ قمرن کون نیک بخت ہین جنکا نام دوبار آپ لیچکے ہین -

کوتوال - جی یہ مسماۃ قمرن اُسی کدرا کی عورت کا نام ہی یہ منشی مہراج بلی کون صاحب ہین -

مہراج - وہ کل یہان سے چلے گئے -

کوتوال - (انسپکٹر سے) آپ نے اُنکو دیکھا تھا - اُنکے ساتھ تو کوئی عورت نہ تھی - اُنھین کی سازش لکھی گئی ہی - اور وہ یہان سے چلدیے - بھلا کیون صاحب یہ مہراجبلی کہان کو گئے ہین -

مہراج - جناب اُنکو کُتّے نے کاٹا تھا تو کُگرال گئے ہین -

کوتوال - خوب - ہان - ہی دال مین کالا کالا - اچھا اب بندہ تو فرض منصبی ضرور ادا کریگا - تلاشی دلوائیے - اِسی کوٹھی مین نواب صاحب بہادر رہتے ہین نا -

بیرسٹر - تلاشی دلوائیے کیا معنی - کوٹھی کھلی ہوئی ہی - دیکھ لیجیے - عورت کوئی سوئی نہین ہی -

کوتوال - صاحب بہادر کی تعریف کیجیے -

چھٹن - جناب بیرسٹر صاحب -

کوتوال - ہان - جبھی - آداب عرض کرتا ہون -

بیرسٹر - تسلیم - آپ اپنی تشفی کر لیجیے -

کوتوال - (کانسٹبل کو پکارکر) کیہر سنگھ اِس کوٹھی مین دیکھ لو کوئی عورت ہی کہ نہین - اور للتوا کو بلالے کہ وہ شناخت کرے - مجھے خود افسوس ہی کہ ایک ایسے رئیس کے ہان مین اِس کام کے لیے آیا - مگر مجبوری ہی -

نواب - آپ کا اِسمین کیا قصور ہی بھلا -

چھٹن - مگر بقول نواب صاحب کے - واللہ اسقدر غصہ ہی کہ ہمارا ہی دل جانتا ہی -

مہراج - یہ ہی کس پاجی کا فعل -

آغا - کیون صاحب یہ اِس دہی والی کی شناخت کو میان للتوا کون صاحب تشریف لائے ہین -

کوتوال - یہ کدرا کے دوستون مین ہی -

آغا۔ آپ کو کوتوال صاحب اِس مقدمے کا کچھ حال معلوم ہی۔ ہم لوگ تو لکھنؤ مین چلکر دریافت ہی کر لینگے مگر آخر یہ کن بزرگوار کی کارستانی ہی۔

کوتوال۔ حضرت ہمکو تو صرف اتنا ہی معلوم ہی کہ ہمارے افسر نے ہمسے کہا کہ کمر کسو اور اوڑھنا بچھونا ساتھ لو اور نینی تال کی ہوا کھاؤ۔ اور کدرا دو دفعہ ہمارے سامنے تھانے پر آیا اُسنے رپٹ لکھائی کہ نواب عسکری صاحب اُس شخص کی بیوی کو بہ اغواء منشی مہراج بلی و فلان فلان بہ نیت حرام اُڑا لے گئے ہین۔ اور زار زار رونے لگا کہ قمرن ہاتھ سے گئی اور میرے قدمون پہ گر پڑا۔ بندہ حسب الحکم وہان سے روانہ ہوا۔ للتو تنبولی کو کدرا نے مسماۃ قمرن کی شناخت کے لیے ساتھ کر دیا۔ بس۔

سیٹھ۔ انسپکٹر صاحب اِن لکھنؤ کے لوگون سے خدا بچائے اب آپ دیکھیے کہ نواب صاحب اتنے دن سے یہان ہین اور مجھسے اور آپ سے ایک دم کی جدائی نہین ہوتی مگر اَمرن قمرن کا آج ہی نام سُنا۔ کر تو ڈر اور نکر تو غضب خدا سے ڈر۔

انسپکٹر۔ مجھے سخت استعجاب ہوا کہ اتنے بڑے رئیس اور یہ حرکت اور عورت بھی کون کہ منہارن۔ لاحول ولا قوۃ۔

نواب۔ شدنی امر۔ لکھا یون ہی تھا کہ اِس پہاڑ پر یہ تہمت ہمپر لگائی جائیگی۔ یہ بات بھلا کیونکر ٹلتی۔

کوتوال۔ کچھ نہین۔ آپ کو اِسکا ہرگز نہ خیال کرنا چاہیے جب آپ کا دامن بے لوث ہی تو کیا پروا ہی۔

اتنے مین کیور سنگھ کانسٹبل نے آکے عرض کیا (صوبیدار صاحب ارے یہان تو کہین عورت کا نِسن ہونا ہیں ہی) مُدا ایک ڈوپٹہ البتہ پڑا ہی۔ تو ن یہ حاجر ہی۔

کوتوال۔ ڈوپٹا تو عورت کا ہی۔ یہ کہان سے آیا نواب صاحب

نواب۔ کیا!

مسخرہ۔ ای حضور یہ میرا دوپٹا ہی۔

کوتوال۔ معقول! آپ مجھے پاگل بناتے ہین۔

بیرسٹر۔ تو کیا اِس دوپٹے سے آپ اپنے وارنٹ کی کارروائی کرنے والے ہین؟ ۔

کوتوال۔ جی نہین۔ مگر۔

بیرسٹر۔ اگر مگر اِسمین ایک نہین چل سکتا۔ ایسے ایسے اگر دو ہزار دوپٹے بھی ہون تو کیا۔ رئیس کی کوٹھی ہی امیر کا گھر ہی۔ نواب ہین شہزادے ہین۔ سب قسم کے لوگ آتے ہین ارباب نشاط بھی آتے ہین۔ طائفے بھی آتے ہین ناچ بھی ہوتا ہی۔ اگر کسی کا دوپٹا رہگیا تو اِس سے دفعہ ۳۶۳ عائد ہو گئی؟ ۔ ع۔

این خیال ست و محال ست و جنون

کوتوال۔ اب بندہ بیرسٹر تو ہی نہین اور نہ بیرسٹرون کا مقابلہ کر سکتا ہی۔ یہ تو خاکسار نے عرض بھی نہین کیا کہ دفعہ ۳۶۳ کے مطابق کارروائی کرونگا۔

بیرسٹر۔ آپ کو کوتوال صاحب اب یہ کارروائی کرنا مناسب ہی کہ لکھدیجیے کہ مسماۃ قمرن نواب صاحب کی کوٹھی مین نہین ملی نواب محمد عسکری صاحب کو قطعی انکار ہی۔ وہ کہتے ہین کہ ہم نہ کدرا کو جانتے ہین نہ قمرن کو۔ اُنکے ہان تلاشی لی گئی تو کوئی عورت کوٹھی مین نہین ملی۔ بس چھٹی ہوئی۔ اب رہا یہ امر کہ دوپٹا آپ نے پایا۔ پھر اِس سے کیا ہوتا ہی میرے ہان ایک زنانہ دوپٹا نکلے مجھے آپ پھانس لیجیے گا۔

کوتوال۔ جی نہین جناب خاکسار نے تو پہلے ہی عرض

کر دیا تھا ناکہ بیرسٹر صاحبون سے بندہ مقابلہ نہین کر سکتا۔ آپ نے جو فرمایا وہ قانون کے مطابق ہی۔ اُسکی کارروائی ہوگی۔ مین کیا اتنے بڑے رئیس کے خلاف ہو سکتا ہون؟ اور پھر جب کہ وہ بیجرم ہین۔

چھٹن۔ یہ آپکی شرافت ہی۔

آغا۔ ہان صاحب خود شریف زادے ہین۔

مہراج۔ انکو خود افسوس ہی کہ کسی بدنصیب آدمی نے خواہ مخواہ نواب صاحب کے پیچھے یہ لم لگا دی۔

سیٹھ۔ اچھا پھر اب یہ معاملہ ختم بھی ہو گا یا اسکا لسر کا چلا ہی جائیگا۔ ارے صاحب تحقیقات ہو چکی۔ دیکھ بھال ہو چکی تلاشی ہو چکی۔ اب کیا باقی ہی۔

کوتوال۔ آپ خفا نہون۔ بندہ رخصت ہوتا ہی مجھے کچھ بل نجائیگا۔ میری گرہ سے کچھ نجائیگا۔ تسلیم۔

لنڈنی۔ حقہ تو پیتے جایئے کوتوال صاحب۔

کوتوال۔ مگر سیٹھ جی صاحب بگڑ جائینگے۔

بیرسٹر۔ نہین صاحب۔ بگڑ جانا کیا معنی۔ اب آپ ہی کے ہان کوئی شخص وارنٹ لے کے آئے اور تلاشی آپ کے گھر کی لے اور چوطرفہ ڈھونڈھے کہ وہ منکوحہ عورت کہان ہی جسکو آپ بھگا لائے ہین تو آپ خوش ہونگے۔

کوتوال۔ ہان یہ تو صحیح ہی۔

انسپکٹر۔ حضور نواب صاحب۔ اب ایک نئی بات عرض کرتا ہون۔ مین نے آج کوتوال صاحب کی دعوت کی ہی اور یہان سب سے بڑھکر دعوت یہ ہی کہ پہاڑ کا جنگلی مرغ پکوا کے کھلائے۔ اگر آپ کے ہان کوئی مرغ موجود ہو تو آج مجھی کو دیدیجیے۔

سیٹھ۔ آپ کے ہان تھا۔ کل اُسکا قورمہ پکوا کے چکھ گئے مگر ابھی مین بندوبست کیے دیتا ہون۔ کوئی ہی۔ دیکھو سپاہی کو بلاؤ۔ رام سکھ۔ دو بندوقین اُٹھا لو۔ اور شکاری چھیدا کو ساتھ لو اور جھاؤ خان کو اور شیرا اور گیندا ان دونون کُتّون کو اور تین یا بو اصطبل سے لیکے چلے جاؤ جنگل اور مرغ کا شکار کر لاؤ۔ بھئی آج اپنے دوست لکھنؤ کے کوتوال صاحب کی دعوت کی ہی تو حضرت پھر آج پوری دعوت ہی۔ شام کو ہمارے گھر پر کھانا کھائیے گا۔

کوتوال۔ خاکسار کو مطلق عذر نہین ہو سکتا۔ مگر بندہ تو انسپکٹر صاحب بہادر کا مدعو اور مہمان ہی۔

سیٹھ۔ انسپکٹر آج آپکی مع آپ کے مہمان کے دعوت ہی۔

انسپکٹر۔ ایک شرط ہی۔ جنگلی مرغ ضرور ہو۔

سیٹھ۔ بھئی کیا آدمی ہو واللہ۔ ایک مرغ! شکاری ایک چھوڑ۔ دو دو گئے ہین۔ سپاہی ساتھ گیا ہی۔ دو کُتّے گئے ہین۔ مرغ کی بھی اب کمی ہی۔ کوتوال صاحب آپ دعوت منظور کیجیے۔

کوتوال۔ نہ منظور کرنا کیا معنی۔ بسر و چشم منظور۔ مگر ایک بات خاکسار عرض نہین کر سکتا۔ اگر۔

سیٹھ۔ فرمایئے صاحب۔ تکلف نہ کیجیے۔

تکلف سے بری ہی حسن ذاتی
قبائے گُل مین گُل بوٹا کہان ہی

کوتوال۔ اگر ہم غریبون کے ساتھ کھانا کھانا خلاف شان نہو تو حضور بیرسٹر صاحب کو بھی تکلیف دیجیے۔ مسلمان مسلمان تو سب ایک ہین۔ چاہے بیرسٹر ہو اور چاہے ایک غریب کانسٹبل ہو۔

بیرسٹر- بندہ ناخواندہ مہمان حاضر ہوگا-

کوتوال- نہین حضور یہ بُرا ماننے کی بات نہین ہی- ہم غریب سپاہی اور آپ کو اللہ نے وہ رتبہ دیا ہی کہ آپ سشن جج اور ہائی کورٹ کے جج ہو سکتے ہین اور ہوے - تو ہم کو آپ کے سامنے زبان کھولتے ہوے شرم آتی ہی - مگر حضور بھی مسلمان ہین اور خاکسار بھی- اور نوابصاحب بہادر تو شہزادے ہین-

نواب- بھائی صاحب- اپنا تو اصول ہی اور ہی- واللہ جس مسلمان نے جُھک کے آداب عرض کیا اُس سے بندۂ درگاہ کبھی اسقدر خوش نہین ہوے جسقدر اُس مسلمان سے خوش ہوے جو تین روپیہ ماہواری پاتا ہی مگر (سلام علیکم) کہتا ہی اِسی قسم کا ہمنے کوتوال صاحب کو بھی پایا-

کوتوال- بندہ کفش پا ہی-

نواب- مگر- دوپٹے پر آپ نے بھی بہت زور دیا تھا قبلہ-

کوتوال- خداوند- اب مین کیا کہون - واللہ ہی یہ سب اِن کانسٹبلون کے دکھانے کے لیے تھا اور ان حضرت کے دکھانے کے لیے جو بغلی گھونسا انسپکٹر صاحب بیٹھے ہوے ہین کہ اِنکو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ یہ کوتوالی نہین جانتا- ورنہ خاکسار کیا اتنا بھی نہین جانتا کہ اِس دوپٹے سے کیا ہو سکتا ہی- لاحول ولا قوۃ- ایک عورت کا دوپٹا گھر سے نکلا- پھر اِس سے کیا ہوتا ہی- نکلا کرے ایک نہین دس- دس نہین بیس دوپٹے نکلین اِس سے ہوتا کیا ہی- مگر فرض منصبی- بس اور کچھ نہین-

بیرسٹر- یار کوتوال صاحب- بھئی ایکبات پوچھتے ہین-

کوتوال- حضور تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین- یار کوتوال کے کیا معنی- خاکسار کو اگر پندرہ بیس برس مین کوئی عہدہ سے عمدہ عہدہ خوش قسمتی سے مل سکتا ہی تو انتہا سے انتہا مین اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ یا شاید پولیس کا کبھی سپرنٹنڈنٹ ہو جاؤن مگر بیرسٹر صاحب تو بھولے سے کبھی یہ عہدہ قبول نہ کرینگے- آپ لوگ ہم مسلمانون کے فخر و افتخار ہین- اب یہ امر کہ یہ مقدمہ کیونکر دائر ہوا اور کیا ہوا اور وہ قمرن کون ہی اور کدرا کون ہی اِسکا حال خاکسار کو اچھی طرح نہین معلوم- مگر اتنا سُنا تھا کہ کوئی بڑے بُڈھے نواب صاحب آپ کے دشمن ہین اور وہ تُلے ہوے ہین کہ آپکو ذلیل کرین اور دو لاکھ روپیے اسمین خرچ کرنا چاہتے ہین- کدرا مردود کی بھلا یہ کیا وقعت تھی کہ اُسکی رپٹ لکھانے پر ایسی سخت کاروائی کیجاتی- ایسے ایسے پچاسون رپٹ لکھاتے ہین مگر اُنکی سُنتا کون ہی- ؎

کس نمے پرسد کہ بھیّا کون ہی
ایک ہی یا ڈیڑھ ہی یا پون ہی

مگر اُسی نواب نے اسمین کدرا کی طرف سے بہت روپیہ خرچ کیا- سات ہزار تو ایک وکیل کو دیئے- یہ ایک ادنی سی رقم ہی- اور کوئی دو ڈھائی ہزار ایک برت والے کو دیئے کہ وہ گواہی دیگا کہ قمرن کو نواب محمد عسکری صاحب ایک مکان مین بیٹھے لیگئے تھے- اور وہان وہ کسی بوڑھی عورت کے ساتھ رہی- اور پھر پہاڑ پر بھگا لے گئے- مجھے کُل حال اچھی طرح نہین معلوم ہی اور یہ میرے منصب کے بھی خلاف ہی مگر ہمارے حضور بیرسٹر صاحب جب نواب محمد عسکری بہادر کو طرفدار ہین تو خاکسار کیون کوئی بات چھپائے اُس نواب کو خاکسار نے نہین دیکھا نہ اُنکے نام سے واقف ہی- مگر

مجھسے اتنا کہا گیا تھا کہ اگر کل کارروائی ٹھیک اُتری تو ایک ہزار روپیہ نواب تمکو دینگے - گو خاکسار تو ایمان کا پابند ہی مگر حضور روپیہ وہ شی ہی کہ انسان کو چوندھیا دیتا ہی - لیکن ہمارے فخر اور ہم سب مسلمانون کے افتخار جناب بیرسٹر صاحب بہادر کی موجودگی مین تو خاکسار کی کیا مجال ہی کہ زبان تک ہلا سکے مگر ایک بات اور بھی ہی - ع -

	بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہی	

لیکن خاکسار اِس موقع کو کسی طرح چھوڑ نہین سکتا ہمارے حضور بیرسٹر صاحب سے اور دہلی بھیت کے کپتان صاحب سے ملاقات ہی - اگر یہ ایک چٹھی اِسوقت لکھدین تو واللہ بندہ اِسوقت پورا انسپکٹر ہو جائے -

نواب - تو بھئی بیرسٹر صاحب اِن بیچارون کی سفارش کردو -

چھٹن - حضرت یہ تو فرض ہی آپ پر -

بیرسٹر - ہان مین اُنکو تو خوب جانتا ہون اور یہ بھی مجھے یقین ہی کہ میری سفارش بیکار نہین جاسکتی مگر مین ان بزرگوار سے نہین واقف ہون کہ یہ کون صاحب ہین مین اُنکے نام خط لکھون تو اُسمین کیا لکھون - مجھ سے یہ امید رکھنا کہ جھوٹ لکھدون کہ مین اِن صاحب کو عرصہ دراز سے جانتا ہون اور یہ بڑے راستباز اور بڑے لائق افسر اور پولیس کے نامی گرامی کوتوال ہین یہ امید تو کبھی پوری نہین ہوسکتی - کیونکہ کبھی اِن سے پیشتر مجھ سے ملاقات بھی نہین ہوئی تھی - مین آپ کو کسی طرح کا دھوکا نہین دینا چاہتا - مین آپ کی سفارش کر نہین سکتا - کیونکہ مین آپ کا نام تک نہین جانتا کہ کون ہین اور آپ کا چال چلن کیسا ہی اور پولیس افسر آپ کس قابلیت کے ہین -

نواب - اچھا تو ایک دوست کی خاطر سے اگر آپ کوئی کلمہ توصیف لکھدین تو اِسمین کیا مضائقہ ہی -

چھٹن - اچھا تو اب اِس بحث کو بھر طے کیجیے گا -

سیٹھ - ہان مناسب تو یہی ہی - اور اِسمین بحث ہی کیا ہی بیرسٹر صاحب کو ہم لوگ رفتہ رفتہ مجبور کرینگے تاکہ وہ سفارشی چٹھی لکھدین -

آغا - اور ضرور لکھدینگے صاحب -

چھٹن - نہ لکھنا کیا معنی -

کوتوال - خداوند - خاکسار تو ایک ذرہ بیمقدار ہی - مگر بیرسٹر صاحب کی ایک چٹھی پر میری تمام زندگی کا دار و مدار ہی کہ مین فوراً انسپکٹر ہو جاؤنگا - اور ایسے ایسے شہزادون کی ڈیوڑھی پر آکر اگر اِس انسپکٹری سے بھی ہم محروم گئے تو قبلہ - ع -

	ہم بھی کیا یاد کرینگے کہ خدا رکھتے تھے	

مجھے فقط ایک چٹھی دہلی بھیت کے کپتان صاحب کے نام حضور لکھوا دین -

نواب - بیرسٹر صاحب - بھئی اب ہم سب لوگ ملکے آپ کو مجبور کرینگے - اور آپ کو سفارشی چٹھی لکھنی ہوگی -

سیٹھ - آپ کا اِسمین حرج ہی کیا ہی -

آغا - بیرسٹر صاحب - اب تو آپ کو چٹھی ضرور لکھنی ہوگی -

سیٹھ - اچھا تو ابھی تو کوتوال صاحب بھی یہان ہی ہین کل غریبخانے پر آپ سب صاحبون کی دعوت ہی -

نواب - ہماری دعوت نہین ہی - آپ نے تو فقط انسپکٹر صاحب اور کوتوال صاحب اور بیرسٹر صاحب کی دعوت کی ہی - بندہ نہین حاضر ہوسکتا - اور نہ نواب چھٹن صاحب آئینگے اور

نہ آغا صاحب آسکتے ہین۔

سیٹھ۔نواب محمد عسکری صاحب بھی آئینگے اور آغا محمد اطہر صاحب کو بھی آنا ہوگا اور نواب چھٹن صاحب بھی قدم رنجہ فرمائینگے۔مین صبح کو سب صاحبون کی خدمت مین خطوط دعوت کے بھیجدونگا۔

بیرسٹر۔ مگر میرے نام اگر انگریزی مین نہ خط آیا تو مین نہ آؤنگا یہ یاد رکھیے گا۔

سیٹھ۔حضور کے نام انگریزی مین لٹر آف اِنوٹیسن جائیگا تب تو آئیے گا۔اچھا اب انسپکٹر صاحب کو بھی رخصت کیجیے اور کوتوال صاحب بیچارے بھی رخصت ہون۔ گھر کھوئین بڑی دیر سے کیسے بندھے بیٹھے ہین۔حضرت اب رخصت مگر کل ماحضر غریب خانے ہی پر تناول فرمائیے گا۔

کوتوال۔ای حضور نخریہ۔

انسپکٹر۔کل کی دعوت کا پورا پورا سامان ہو چکا ہی۔

کوتوال۔ رئیس کی بھی کیا بات ہی۔چٹکیون مین سب سامان بس ہی۔شکاری بھیجدیے۔آدمی بھیجدیے دو کتے بھی ساتھ کردیے۔ اب یہ انتظام تو جناب انسپکٹر صاحب واللہ ہم کہ پولیس کے باپ سے بھی نہین ہو سکتا۔

انسپکٹر۔اسمین کیا شک ہی ہمارے پاس شکاری کہان اور تین گھوڑے ہم اِسوقت کہان سے لاتے اور سیٹھ جی صاحب جو انتظام کرینگے وہ ہمسے کہان ممکن ہی۔

اِس تقریر کے بعد انسپکٹر اور کوتوال لکھنؤ رخصت ہوے اُنکے جاتے ہی بیرسٹر نے مہراج بلی سے سخت شکایت کی کہ آپ نے اپنا نام کیون چھپایا۔آپ نے بہت بڑی غلطی کی خاموش ہی رہے ہوتے۔ یہ کہنا کیا فرض تھا کہ یہان سے منشی مہراج بلی صاحب چلدیے۔خواہ مخواہ ایک شک پیدا کردینے سے کیا فائدہ تھا۔وہ تو کہیے یہ کوتوال بھی غرضمند تھے۔ورنہ یہ امر کہ منشی مہراج بلی یہان اب تک تھے اور اب غائب ہو گئے شک پیدا کرنے کے لیے کافی تھا۔اور کیا آپ سمجھتے ہین کہ کوتوال تحقیقات نکریگا۔وہ ایک ہی کائیان پولیس افسر مجھے معلوم ہوتا ہی اِسکی باتون پر نجائیے پرلے سرے کی گانٹھ ہی۔

نواب۔ تو بھئی اِسکو کچھ دے لیکے راضی کرنا چاہیے۔ کیونکہ مثل مشہور ہی کہ ع۔

گر حسے جو مرے تو زہر کیون دو

چھٹن۔کل سو روپیہ اُسکے پاس بھیجدو۔

آغا۔ ہماری بھی یہی رائے ہی۔

بیرسٹر۔خدا کے لیے جلدبازی تو نہ کرو۔ایک آدھی اِسکو نہ دو۔اب آپ میری رائے پر چلیے۔جو بندہ عرض کرے وہ کیجیے

شب کو یہ سب شریک دعوت ہوے اور دوسرے دن انسپکٹر لکھنؤ دو آدمیون کو خفیہ تحقیقات کے لیے تجویز کر کے لکھنؤ روانہ ہوا۔دوسرے دن نواب صاحب مع احباب قمرن کے دیکھنے کو چلے اور دروازے پر پہونچکر نواب صاحب نے خاصدان سے دو گلوریان نکالین اور مکان کے اندر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ قمرن بہت اُداس پلنگ پر بیٹھی ہوئی ہی اور حسرت بھری نظرون سے در و دیوار کو دیکھ رہی ہی۔یہ خود بھی قمرن کی پلنگڑی پر بیٹھ گئے اور رخسار تابان سے زلف سیاہ ہٹا کر یہ شعر پڑھا ؎

رخ رنگین ہین وہ زلفون سے چھپانے والے

خلق کو چاند گہن ہین وہ دکھانے والے

یہ کہکر ایک گلوری قمرن کے لب لعل کے پاس لے گئے اور اصرار کیا کہ ہماری خاطر سے یہ گلوری ہمارے ہاتھ سے کھا لو - مگر قمرن نے کہ صید الم اور نخچیر تیر غم تھی ہاتھ سے گلوری ہٹا دی - اسیر میان اختر نے یہ شعر حسب حال کہا - ؎

لال ہین آپ ہی لب سرخی پان دور رہے
نازکی کہتی ہی یہ بار گران دور رہے

نواب صاحب نے جو معشوقۂ ناز آفرین کو اسقدر ملول و افسردہ دل پایا تو قریب جاکر گلے لگایا اور کہا جانی یہ تو خوشی کا وقت ہی کہ آئی بلا ٹل گئی - اسوقت یہ اداسی اور حسرت کیسی ہمارا ہی خون پیے جو یہ گلوری نہ کھا جائے - جب قسم دی تو قمرن نے ذرا منھ کھول دیا اور نواب صاحب نے اپنے دست مبارک سے گلوری کھلا دی اور کہا از برائے خدا ہنسو بولو - یہ چپ کیون ہو ہنستے ہی گھر بستے ہین ؎

شیرین ہی دہن کرو شکر خند	ہنسنے مین تمھارے اک مزا ہی
کیا جسم ہی صاف اُس پری کا	گویا قد آدم آئینا ہی

اختر نے انکو صلاح دی کہ حضور اب اسوقت دور چلے تو لطف ہو - اللہ نے اپنا فضل و کرم کیا - وہ موذی کو تو ال بھی دفان ہوا - ع -

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

ہماری تو یہی صلاح ہی کہ آج خوش روزہ کیجیے -

تو بہ کا نہ در ہو بند یارب
جب تک در میکدہ کھلا ہی

نواب چھٹن صاحب اور آغا صاحب کو بھی بلوائیے - اور جام پر جام لنڈھائیے اور دونون پریون کو بھی بلوائیے - ؎

ساقیا بر خیز و در دہ جام را	خاک بر سر کن غم ایام را

یہ صلاح اُنھون نے بہت پسند کی اور خدمتگار کو حکم دیا کہ دو بوتلین شامپین اور دو بوتلین برانڈی کی لے آؤ اور آدھی درجن سوڈا اور ریک می آپ - اور نواب چھٹن صاحب آغا محمد اطہر صاحب اور منشی مہراج بلی صاحب اور بیرسٹر صاحب کو سلام دو - کہو بہت جلد آپ سب کو بلایا ہی - تشریف لیچلیے خدمتگار حکم پاتے ہی روانہ ہوا اور آدھ گھنٹہ بھی نہ گذرنے پایا تھا کہ احباب صادق مع سامان عشرت جمع ہو گئے اِس عرصے مین گو نواب صاحب نے بی قمرن جان کی بڑی خوشامد کی مگر ہجوم افکار اور غایت انتشار کے سبب سے اُنھون نے کسی بات کا جواب ندیا - ناز و خواب نازمین تھین مغلانی کی زبانی معلوم ہوا تھا کہ دو گھنٹے تک آٹھ آٹھ آنسو روکر ابھی آنکھ لگی ہی - لہذا جگانا مناسب نہ سمجھے - جب احباب موافق اور دوستان صادق جمع ہوے تو نواب صاحب نے آغا صاحب کو مخاطب کر کے کہا بھائی یہ تو بولتی ہی نہین چہرے کی کچھ عجب ہی رنگت ہو گئی ہی - اور جیسے کوئی کھویا ہوا ہوتا ہی وہ کیفیت ہی -

آغا صاحب نے پاس بیٹھکر سمجھانا شروع کیا - قمرن جان اب تو گاڑھا وقت ٹل گیا - اب تو ہنسنے بولنے کا وقت ہی ایک تمھاری افسردگی سے گھر بھر مین افسردگی چھا جائیگی باتین کرو ہنسو بولو - دیکھو نواب صاحب تمھاری پریشانی اور افسردگی دیکھکر کسقدر افسردہ خاطر ہو گئے ہین -

قمرن نے ضبط گریہ کر کے آہستہ سے جواب دیا آغا صاحب ہنسی تو تب آتی ہی جب جی انسان کا خوش ہوتا ہی - اور جب دل پر سیکڑون طرح کے صدمے ہوتے ہین تو ہنسی نہین رونا آتا ہی - مجھے اپنی مصیبت سے زیادہ افسوس یہ ہی کہ

نواب بیچارے ہماری بدولت ایک بلامین دور از حال پھنس گئے - دل کی دھڑکن کو ہم کیا کرین - سمجھے تھے کہ تمام عمر نواب کی بدولت چین کرینگے - یہ کیا معلوم تھا کہ دو ہی دن مین تفرقہ پڑجائیگا اور کھایا پیا سب ناک کی راہ نکلے گا - مگر جو اللہ کی مرضی ہو - اپنا کیا چارہ ہی - مجبور ہی - ع -

آدمی لاچار ہی تقدیر سے

آغا محمد اطہر نے اپنے رومال ریشمی سے قمرن کے رخ گلگون سے اشک پوچھے اور کہا سُنو قمرن جان تشویش کا مقام تو بیشک تھا مگر اب تو وہ کوتوال بھی چلدیا اور وہ لونڈا جو تمھاری شناخت کے لیے ساتھ آیا تھا وہ بھی چلا گیا - اب کیون مغموم و ملول ہو - اور نواب صاحب سے بھلا تم چھوٹ سکتی ہو - نواب رونق جنگ بہادر کو لکھ کے بھیجا ہی کہ اگر دس ہزار روپیہ بھی خرچ ہو تو خرچ کرو اور راضی نامہ دلوادو اور فارغخطی لکھوا لو - میان اختر بھی دور چلے - آج ہی تو بادہ نوشی کا دن ہی - بہت بڑی بلا سے نجات پائی - نازو جان کو بھی جگادو - مغلانی نے ادب کے ساتھ عرض کیا حضور -

سرھانے میر کے آہستہ بولو
ابھی ٹک روتے روتے سوگیا ہی

ابھی آنکھ لگی ہی - دو تین گھنٹے اشکون کا تار بندھا رہا ہی تو بیوی سے (قمرن سے) کہتی ہون کہ خوب کھُل کے رو ڈالین کہ دل پر کا بخار تو چھنٹ جائے - یہ بس چپ چاپ بیٹھی ہین - آنکھین پھیر پھیر کے حسرت کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتی ہین اور بولتی ہین نہ چالتی ہین - تھوڑی سی اِسوقت ضرور پلا دیجے - یہ تقریر سُنکر آغا صاحب نے اصرار کیا کہ نازو کو ضرور جگا دو - اور حسب الارشاد مغلانی نے نازو جان کو جگا دیا - نازو انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی اور ان سب کو دیکھکر دوپٹے کو سنبھال کر اوڑھا اور پلنگ سے اُٹھکر کرسی پر قمرن کی پلنگڑی کے پاس بیٹھی اور سامان میکشی مہیا دیکھکر کسی سے پوچھا نہ گچھا ایک جام مین برانڈی اُنڈیلی اور سوڈا ممزوج کرکے قمرن کو دیا اور کہا بہن لے ہماری خاطر سے اسے پی جاؤ - مگر قمرن مثل پیکر تصویر بے حس و حرکت خاموش بیٹھی رہی - جب نواب صاحب اور آغا محمد اطہر اور منشی مہراج بلی نے بہت اصرار کیا تو قمرن جان نے آغا صاحب کے ہاتھ سے برانڈی پی لی اور فوراً نواب صاحب نے گلوری کھلادی اِسکے بعد نازو نے بھی مُنھ دھوکر ایک جام شراب ناب پیا اور دور چلنے لگا - اختر نے شعرخوانی شروع کردی -

ہی شیشۂ سبز گرم قلقل
طوطی مستون کا بولتا ہی

مہراج بلی بولے - قمرن جان یہ چپ بیٹھنے کی سند نہین ہی بلبل کا چہکنا بھلا معلوم ہوتا ہی - خاموشی اور سکوت سے ضرور طبیعت پر ایک قسم کا بار ہوگا اور اُس سے خواہ مخواہ اور زیادہ انتشار ہوگا - اور اب تو خدا کے فضل سے انتشار اور پریشانی کا کوئی موقع بھی نہین ہی - قمرن نے بہت سہولت کے ساتھ جواب دیا (منشی جی مین کیا کرون - لاکھ لاکھ دل کو سمجھاتی ہون مگر بے قابو ہوا جاتا ہی)

انھون نے کہا دیہ کاہے سے - تشویش کی جو بات تھی وہ تو اب منزلون دور ہوگئی - اب دل کاہے سے بے قابو ہوا جاتا ہی - دل کو سمجھاؤ مضبوط رکھو - تمھارا بال بیکا

نہونے پائیگا - اُس گُرگ لدھے کی کیا اصل اور حقیقت ہی کہ رئیسون کے منھ لگیگا - یہ لوگ ہزار ہا تدبیرین کرینگے تم کو تو کوئی خوف ہی نہین ہی - جب نواب محمد عسکری اور ہم سب دوڑ دھوپ کر رہے ہین تو وہ چوڑی والا کیا کر سکتا ہی ہنسو بولو - چین کرو - نواب رونق جنگ بہادر کو لکھ ہی بھیجا ہی وہ سب بند وبست کر لینگے -

اِس تقریر سے قمرن کو ذرا تشفی ہوئی اور نواب صاحب سے کہا ہمنے آج سویرے سے کچھ کھایا نہین ہی - اگر کوئی شی کوٹھی مین تیار ہو تو منگواؤ - باجی جان بھی بھوکی ہین ہمارے ہان آج سناٹا ہی - نواب صاحب کو بڑا رنج ہوا کہ صبح سے یہ لوگ بے آب ودانہ ہین فوراً روٹی کو حکم دیا کہ کوٹھی پر جاؤ اور باورچی سے کہو کھانا بہت جلد لائے - تکلف کا موقع نہین ہی - اگر کوئی شی تیار ہو تو فوراً لے آئے اور اگر کوئی شی تیار نہو تو حکم دو کہ بہت پھرتی کے ساتھ پکائے - روٹی نا حکم پاتے ہی روانہ ہوا مگر نواب صاحب نے ممن کو بھی دوڑا دیا کہ جاکے وہان بند وبست کرو اور کھانا جلد بھجواؤ -

مہراج - نازو جان ہمارے قریب کرسی لاؤ -

نازو - (کرسی کھسکا کر) سُنا تمھارا نام بھی لکھا گیا ہی -

مہراج - ہان ہم بھی پھانسے گئے ہین کہ ہماری سازش سے قمرن کو نواب صاحب بھگا لائے ہین -

نازو - اور آغا صاحب کا نام بھی تو لکھوایا ہی -

آغا - نواب چھٹن صاحب کے سوا ہم سب کو سان لیا ہی ہم پر البتہ مہربانی کی ہی - اور باقی سب کو دھر دیا ہی -

نازو - یہ کس موئے نٹ کھٹ کے کانٹے بوئے ہوئے ہین؟

مہراج - سمجھ مین نہین آتا کچھ -

نازو - کون دشمن پیدا ہو گیا - آسمان پھٹ پڑے مونڈی کاٹے پر - میت نکلے موئے کی - جیسا ہم بگناہون کو ستایا ویسا اللہ اُسکے بال بچون کو ستائے - ایسی جگہ گردن ماری جائے جہان پانی نہ ملے موئے کو -

مغلانی - سرکار کیے کی سزا پائیگا - کہ کردکہ نیافت جو کسی کے واسطے کنوان کھودیگا وہ اندھیرے اُجالے آپ اُسی کنوین مین گریگا - بلک بلک کے نہ مرے تو ہمارا ذمہ - ہماری آہ کا تیر کوئی خالی جاتا ہی -

قمرن - جیسا وہ بغلی گھونسا نکلا ویسا اللہ کے گھر سے اُسے دو دگا لگیگا - از غیبی - ہمارا رونگٹا رونگٹا بد دعا دیتا ہی -

آغا - ایسے مفسد دن کا انجام ہمیشہ بُرا ہی دیکھا -

قمرن - جب اِس موئے کا انجام بُرا دیکھین تو جانین -

نازو - نواب رونق جنگ کو لکھو تو کہ یہ فساد کا پتلا کون ہی کدر ا ہین یہ دم واعیہ کہان -

آغا - خط گئے ہین - تار گئے ہین - ہم کیا کوئی دقیقہ اُٹھا رکھینگے - ایسا دق کرینگے کہ جینا دو بھر ہو جائے -

قمرن - میرا بس چلے نہ تو منھ کالا کرکے گدھے پر سوار کرا کے سارے شہر مین ہنڈواؤن نگوڑے کو -

نواب - تم چُپ چاپ تماشا دیکھتی جاؤ -

آغا - مگر واللہ سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کن ذات شریف نے گل کترے ہین - ایسی کس سے دشمنی ہی -

بیرسٹر - قمرن ایک بات پوچھین سچ سچ بتاؤگی بُرا تو نہ مانوگی نہین وعدہ کرلو کہ سچ سچ بتا دونگی -

قمرن - یا اللہ اب کتنی تو ہون - اور کیونکر کہون -

بیرسٹر - لکھنؤ مین کسی رئیس سے تم سے تو رسم نہ تھا جسکو

رشک ہوا ہو کہ ہمارے معشوق کو نواب بھگا لے گئے

قمرن - باجی جان کے سر پر ہاتھ رکھکر کہتی ہون کسی سے رسم نہین تھی - ابھی ابھی تھوڑے ہی دن سے تو ہم باہر نکلنے لگے تھے -

آغا - ستم ڈھاتی ہو قمرن - تمھاری اِس صورت نے ہزارون ہی کو مجنون اور دیوانہ بنا دیا ہوگا -

رخ کو قرآن کہے زلف سیہ کو کالے
مکر سے شیخ تو حیلے سے برہمن دیکھے

اختر - زلف کے لیے کالے کا لفظ کیا خوب آیا ہی -

فزون برش مژہ مین ہی خنجر کی دھار سے
ابرو کی تیغ بھی نہین کم ذوالفقار سے

یہ آپ کی بھوون کی شان مین عرض کیا ہی نازو جان لطف

نازو - بندگی مہربانی حضور کی -

اختر - اِسوقت تم پر عجب حسن ہی نازو جان -

ہی سایہ چاندنی اور چاند مکھڑا
دوپٹا آسمانی آسمان ہی

نازو - اِسوقت بڑے عاشق تن بنگئے آپ (ہنسکر)
اللہ اللہ - ذری قطع تو دیکھیے کوئی -

اختر - اس ہنسی کے صدقے ؎

گر پڑے پھولون کے خرمن پہ یکایک بجلی
ناز سے ہنسکے جو تو جانب گلشن دیکھے

اپنی صورت جو دکھائے کہین وہ ماہ لقا
لب پر آجائے فرشتون کے دہن صلِّ علیٰ
ہو کے بیتاب کہین ایسا نہ دیکھا چہرا
نور کا کیا ہی خدا نے یہ بنایا پتلا

ہی یہ بیشک چمن حسن کا شمشاد کوئی
نہین انسان ہی یقیناً ہی پریزاد کوئی

سر سے تا سینہ اگر وہ کہین عریان ہو جائے
صبح کی چھاتی پھٹے چاک گریبان ہو جائے
رشک قندیل فلک قبۂ پستان ہو جائے
دیکھے گر زاہد اُسے تارک ایمان ہو جائے

پیٹ کو دیکھکے تم پیٹ کو پکڑے ہی پھرو
ناف جو دیکھو تو گرداب الم مین ڈوبو

مہراج - اب ہمسے آپ سے پکڑ ہوا چاہتی ہی -

اختر - اسوقت تو قبلہ بہرہ کھلا ہوا ہی -

عاج سے بھی کہین شفاف ہین رانین انکی
ساق باصفا ہین مثل شمع کافوری

مسخرہ - اور جو یون کہو تو کیسا -

عاج سے بھی کہین شفاف ہی نازو کی ران
صاف کہتے ہین کہ مہر اُجلی ہی شیطان

مہراج - دُت تیرے مسخرے کی -

اختر - نواب بہادر - اب تو بی نازو ہمارے حوالے کر دیجائین -

پیر شہر - معقول - ہوش کی دوا کیجیے -

نازو - (ترچھی چتون سے) کچھ تو اُتو نہین ہو گیا ہی

اختر - نخچیر -

اختر - ہان پھر اُسی طرح گھور کے دیکھ لینا -

کیون صرفہ نگاہ مری جان ہو گیا
اک تیر اور مین ترے قربان ہو گیا

رندان بے ریا کی ہی صحبت کسے نصیب
زاہد بھی ہم مین بیٹھکے انسان ہو گیا

قمرن نے نواب صاحب کو جو خاموش بیٹھا دیکھا تو اپنے ہاتھ سے جام بادۂ خوشگوار دیکر کہا کہ بس بے غذر اڑا جاؤ نواب صاحب یہ کہکر پی گئے کہ تمھارے ہاتھ سے زہر بھی پینے مین مزہ آئے۔

کیونکر اسکی نگہ ناز سے جینا ہوگا
زہر دے اسپہ یہ تاکید کہ پینا ہوگا

قمرن کے ہونٹھون کی جانب اشارہ کرکے کہا۔

اے لب یار جلا دے دل کو
واسطہ اپنی مسیحائی کا

مہراج۔ یار داب اس سیکشی کی کچھ انتہا بھی ہے۔ اب ختم کیجیے۔
آغا۔ اس کافر نے ہم مسلمانون کو بھی نامسلمان کردیا۔
چمن۔ اس کافر پر تو بہتان ہے مگر ہان قمرن اور نازو ان دونون کی گردن پر ہمارا خون ایمان ہے ؎

کبھی مسجد مین جو وہ شوخ پریزاد آیا
پھر نہ اللہ کے بندون کو خدا یاد آیا
جلوہ گر کعبۂ دل مین ہے وہ بت اے زاہد
سچ کہے بیشک یہان عشق خدا داد آیا

نازو۔ اللہ کرے اسوقت ذری بادل گھر کے آئے تو اور بھی لطف ہوجائے یہ دو دن جس مصیبت مین کٹے ہین اللہ دشمن کو بھی نہ دکھائے۔ اب تو آج ذری ہنس بول لین پھر تو جو لکھا ہوگا وہ ہووے ہی گا۔
آغا۔ ہان لطف میکشی جبھی ہے کہ پانی پڑتا ہو۔
اختر۔ آیا ہی چاہتا ہے۔

صحن گلشن مین ہے مے پینے کا ساقی جب لطف
پڑتی ہو کوئی کوئی ابر گہر بار کی بوند

زاہدا چشمۂ کوثر ہو مبارک تجھکو
ہمکو کافی ہے مے خانۂ خمار کی بوند

نواب۔ بھئی اسوقت میان جملو کو تو بلاؤ۔ بے اُنکے صحبت کا مزہ کرکرا ہے۔ اور ممن سے تاکید کرو کہ کھانا جلد بھجوائین اور خود بھی آئین۔ اچھے جاکے بیٹھ رہے۔ ع۔

ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد

میان جملو حکم پاتے ہی پہونچے۔ حکم ہوا کہ کوئی چہچہاتی غزل سناؤ۔ اور خوب خوش الحانی کے ساتھ۔ اُنھون نے کہا پیر و مرشد سردی تمام رگ و پے مین پیوست ہوگئی کوئی گرمانیوالی دوا دیجیے تو الاپون پھر۔ بیرسٹر نے استعجاب کے ساتھ پوچھا (کیا آپ بھی اس رنگ مین ہین) چھٹن صاحب بولے واہ میان جملو۔ ع۔

بارے ہمارے دین مین حضرت بھی آگئے

میان جملو چسکی لگا کے تیار ہوگئے اور الاپنے لگے۔

حضرت دل آپ ہین جس دھیان مین
مر گئے لاکھون اسی ارمان مین
عشق جس کشتی کا ہو تو ناخدا
وہ نہ آئے کس طرح طوفان مین
اُس سے پوچھو تم مری آشفتگی
زلف کہدیگی تمھارے کان مین
میرے مرنے کی خبر سُنکر کہا
واقعی کچھ بھی نہین انسان مین
گر فرشتہ وش ہوا کوئی تو کیا
آدمیت چاہیے انسان مین
دل کی قیمت ایک نگہ ہے اے صنم

آگے جو آئے ترے ایمان مین

کس نے ملنے کا کیا وعدہ کہ داغ

آج ہو تم اور ہی سامان مین

اتنے مین میان ممن صاحب تشریف لائے اور کارگزاری جتانے لگے - حضور تورمہ ہی اور روغنی روٹی اور سویرے کے دو کباب بچے ہوے تھے - کھانے کے قابل تو ہی نہین مگر جلدی مین کیا کیا جاے - قمرن بولی یہان تو آتشین قل ہو اللہ پڑھ رہی ہین اِنکو قابل اور ناقابل کی سوجھتی ہی - پِٹ بھرا ہی نا - ایک تو یون ہی مارے رنج کے کھانا نہین کھایا گیا - دوسرے شراب سے اور بھی گھرچن ہونے لگی -

قمرن اور نازو نے تورمہ اور روغنی روٹی ہزار غنیمت سمجھکر کھائی اور کھاتے ہوے چُسکی بھی لگائی - اور ممن کو دعائین دین کہ عین بھوک کے وقت تورمہ روٹی اور کباب اِسقدر جھٹ پٹ بہم پہونچائے - یہ صبح کے کباب اِنکو نعمت سے بڑھکر معلوم ہوتے تھے اور تورمہ تو گرما گرم تھا ہی کھانا کھاکے ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیا تو قلب کو ذرا تسکین ہوئی - مغلانی نے کہا حضور یہ کڑاکے کا فاقہ بہت بُرا ہوتا ہی اور مُنھ بھی جُھٹّارا تو اِس موئی سے - کالے پانی نے اور کلیجا کُھرچنا شروع کیا - بارے اتنا اچھا ہوا کہ گوشت روٹی کھالی اور دو نوالے کھاکے پانی پی لیا - اب شام تک چُھٹّی ہی -

نازو - اچھا یہ بتاؤ کہ اب کیا صلاح ہی -

نواب - اب رونق جنگ کا خط یا تار یا آدمی آے تو کوئی راے قائم کرین - سیٹھ جی کی بدولت یہ عالیشان مکان مل ہی گیا ہی - کوتوال صاحب دفان ہو ہی گئے - یہان اُنکو ناکامی ہوئی - مگر دو آدمی چھوڑ گئے ہین کہ خفیہ طور پر نگرانی کرین اور دیکھتے بھالتے رہین -

نازو - اوئی - ابھی یہ زخ لگی ہی ہوئی ہی -

قمرن - مین تو دھکا سے رہگئی باجی جان -

نازو - تو اب کیا ہوگا - اور جو لکھنؤ چلو تو کیسا -

قمرن - اے واہ وا - تم بھی کیا آنکھ بند کرکے باتین کرتی ہو باجی - عین قضا کے مُنھ جائینگے !

بیرسٹر - بے وہان جائے تو بنیگا بھی نہین کچھ -

قمرن - وہان بھلا کہان سے چھپ سکینگے -

بیرسٹر - ایک کام کرو نواب - اِن سب کو مراد آباد اُتار دو الموڑے ہوتی ہوئی مراد آباد چلی جائین - پہلے سے بندوبست کرلو - اگر کوئی معتبر دوست ہو تو اُسکے ذریعے سے انتظام کرنا چاہیے - اور جب تک یہ شورش لکھنؤ مین باقی رہے تب تک یہ مراد آباد مین رہین -

چھٹن - ہمارے گرنٹ مین کیون نہ رہین - ممن اور میان اختر کے ساتھ مراد آباد ہوکر کانپور مین اُترین اور وہان سے اُناؤ ہوتی ہوئی ہمارے گرنٹ مین اُتر پڑین کانون کان کسی کو خبر نہ ہوگی - مگر ہان اُناؤ کے اسٹیشن پر نہ اُترین - کانپور سے بھر فنس یا بہلی پر جائین فنس کی ڈاک لگوا دی جائیگی -

بیرسٹر - یہ تدبیر سب سے بہتر ہی - آپ لوگ تو کاٹھ گدام کیطرف سے اُترین اور یہ مراد آباد کی جانب سے اور پھر آپ اور یہ کانپور مین ملین اور وہان سے اِنکو چھٹن صاحب اپنے گرنٹ پر لیجائین اور آپ اور ہم سب لکھنؤ پہونچین مگر سواے ہمارے آپ کے اور نہ کسی کو معلوم ہو اور اگر

قمرن اور نازو کی ایسی ہی اشد ضرورت ہوگی تو فوراً آسکتی ہین - کون مشکل بات ہے -

قمرن کے دل پر اِس تقریر نے تیر کا کام کیا - نواب صاحب کی جدائی اور صحبت عشرت کی مفارقت ازبس شاق تھی نواب صاحب کیطرف دیکھکر بڑی حسرت سے کہا - کیون جی نواب اب ہم چوطرفہ مارے مارے پھرینگے - کیا جانے کہان کہان ٹھوکرین کھانی بدی ہین - پہاڑ پہاڑ راستہ ہوگا تم ساتھ نہین - فقط ہم عورتین عورتین اور میان اختر اور ممن یہ دونون بھی سفر کے کچھ ایسے بڑے مشاق نہین اور پہاڑ کا سفر - اور اُسمین تنہائی اور اتنا بڑا صدمۂ جدائی - یہ ہنا کیا ہے میرے اللہ کچھ سمجھ مین نہین آتا یہ دونون کبھی تو میرزا پھوپا ہین - اختر بیچارے کے تو ہاتھ پانون خود ہی پھول جائینگے اور یہ میان ممن کس مرض کی دوا ہین - جملو کو شعر گانے اور سننے سے مطلب ہے مسخرہ تو موا مسخرہ ہی ہے - مہراج بلی کے ساتھ ہم کبھی بھولے سے بھی نجائینگے اُنکو دن دوپہرے بھیڑیا اُٹھالیجائیگا سانپ نظر آئیگا - درختون پر بھوت دکھائی دینگے - یہ ہم عورتون سے بدتر ہین - اِس سے بہتر یہی ہے کہ تن تبقدیر جو ہونا ہوگا وہ ہوگا سیدھے راستے سب ملکے چلو -

نواب صاحب نے اِنکو سمجھایا کہ جانی جان بوجھ کے جیتی مکھی تو آدمی نہین نگل سکتا - اِسمین کوئی شک نہین ہے کہ کاٹھ گودام مین ضرور دو ایک آدمی اپنے چھوڑ گیا ہوگا کہ آخر نیچے اُترینگے تو اِسی طرف سے - بس یہین مل لینگے تو خواہ مخواہ دیدہ و دانستہ سانپ کے منھ مین اُنگلی دینی کون عقلمندی ہے - ہان یہ البتہ ہو سکتا ہے کہ ہم سب مراداباد کی طرف سے چلین کہ راستے مین تم کو خوف بھی نہ معلوم ہو - یا یہ کرین کہ مین یا چھٹن صاحب یا آغا محمد اطہر بھی تمھارے ساتھ جائین - اور سب سے بہتر یہ ترکیب ہے کہ سیٹھ جی سے چار پہاڑی جوان لین - مسلح - ہتیار بند - جو راستے سے خوب واقف ہون اور اختر اور ممن اور دو اپنے سپاہی اور ایک رونا اور آغا صاحب یا چھٹن صاحب کو بھیجدین - مزے مین مراداآباد پہونچ جاؤگی ناحق اِسقدر ڈرتی اور کانپتی ہو سونا اُچھالتے اُس پہاڑ پر لوگ چلے جاتے ہین -

بیرسٹر - ارے بھئی اِسکا فیصلہ تو نواب رونق جنگ کے خط آنے پر ہوگا - ابھی سُوت نہ کپاس کوری سے لٹھم لٹھا -

نازو - افوہ! بڑی مصیبت کا سامنا ہے -

قمرن - مصیبت سی مصیبت ہے -

مغلانی - مولا اپنا فضل کرے - ع -

یا علی مشکلکشا مشکل کشائی کیجیے

قمرن - معلوم یہ ہوتا ہے کہ جتنا ہنسے نہ تھے اُتنا رونا پڑیگا

مغلانی - اے دور از حال بیوی - یہ کیا زبان سے نکالتی ہو علی مشکلکشا سب مشکل آسان کردینگے - اللہ کو یاد کیے جائیے -

قمرن - اللہ کو نہ یاد کرینگے تو پھر کسکو یاد کرینگے -

ادھر قمرن اور مغلانی مین یہ گفتگو ہوتی تھی اور اُدھر بیرسٹر نواب کو اشارہ کرکے دوسرے دالان مین لے گیا اور کہا مین نے قمرن اور نازو کی وجہ سے صاف صاف نہین بیان کیا کہ اُنکو ابھی سے کیون ڈرا دون - مگر خوب یاد رکھیے کہ یہ مقدمہ ضرور دائر ہوگا اور قمرن اور نازو اور آپ سب کو عدالت مین جانا پڑیگا یہ آپ کا خیال خام ہے کہ نازو اور قمرن مراداآباد مین رہین اور یہان رہین اور وہان رہین

تا بکے۔ بات چھپی نہین رہ سکتی اور اب دق جنگ کے خط
اور آدمی کا انتظار کرکے آپ سیدھے لکھنؤ چلیے اور وہان
دفع دخل کیجیے اور دیکھیے کہ وہ کون پاجی آدمی ہی جو آپکے
ساتھ دشمنی کر رہا ہی اور لوگون سے کہ سنکر اُسکے میان کو
راہ پر لائیے جب ایک ہزار چہرہ شاہی نے گھن کا دودھ کا
دھو یاد کھایئے گا تو ایک کیا اگر سو قمرن ہون تو چھوڑ دے
اب یہان تضییع اوقات کرنا ہماری راے کے خلاف ہی۔
آیندہ جو آپ کی راے ہو ع۔

مصلحت بین و کار آسان کن

قمرن سے ابھی تذکرہ نہ کیجیے کہ وہ ایک نازک بدن
عورت ہی۔ اُسکے شیشۂ دل پر ٹھیس لگیگی۔ مگر غور کرکے
کوئی ایسی بات نکالنی چاہیے کہ لکھنؤ تک ہنسی خوشی پہونچ
جائیے پھر وہان سمجھ لیا جائیگا۔ قمرن کو اکیلے چھوڑنا
بھی صلاح نہین ہی اور کاٹھ گودام سے ساتھ لیجانا بھی
خلاف مصلحت ہی۔

ضعف و اختلاج قلب

شب کو دس بجے اُسی کوٹھی مین جہان قمرن فروکش تھین
کمیٹی کی گئی کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ نواب چھٹن صاحب نے
راے دی کہ بہت بُری جو کچھ ہو اب یہ ہی کہ نوابصاحب کی
قمرن کو پولیس والے دیکھین اور قمرن کو لکھنؤ ساتھ لیجائین
اور نواب صاحب بھی ضمانت دیکر لکھنؤ جائین۔ اس سے
تو بہتر یہی ہی کہ قمرن اور نازو کو فوراً کسی جانب سے
روانہ کر دیجیے اور انکے ساتھ کافی جوکی پہرے والے ہون
اور دو ایک معتبر اور ہوشیار آدمی بھی اُنکے ہمراہ جائین تاکہ
راستے مین کوئی فتور نہ پڑنے پائے۔ بیرسٹر نے انکی راے سے
اتفاق کر لیا اور باہمی مشورے کے بعد یہ صلاح ہوئی کہ آج ہی
تارون کی چھاؤنی مین نازو اور قمرن المؤڑے کے راستے
مراد آباد جائین اور وہان سے کانپور ہوکر نواب چھٹن صاحب
کے گرنٹ مین رہین اور نواب محمد عسکری صاحب لکھنؤ چلے جائین
جب قمرن کی حاضری کی ضرورت لاشد ہو اسوقت تار بھیجکر
قمرن کو بُلوا لین۔ چھٹن صاحب اور ممن اور اختر اور
دو سپاہی اور دو ردونے اور مغلانی وغیرہ ساتھ جائین اور
سیٹھ جی اپنے دو وفادار آدمی دین۔ اسی صلاح پر
کمیٹی ختم ہوگئی اور قطعی راے قائم کر لی گئی۔

قمرن کو نواب صاحب کی جدائی اور غیر مردون کے ساتھ
پہاڑ کا سفر کرنا از بس شاق تھا۔ اور نازو جان بھی اس
صلاح سے آزردہ خاطر تھین کہ نوابصاحب کو تنہا چھوڑ کر
چلے جانا شاق تھا۔ اور کیون شاق نہ ہوتا یہ چین یہ آرام
یہ عیش و عشرت یہ چہل پہل اور دل لگی اور دولت و ثروت
اور امارت کہان نصیب ہوگی۔

راجب سے اس کمیٹی کا حال ان دونون نے سُنا تھا
بہت ہی بے چین اور بیقرار تھین۔ مگر یہ بھی دیکھتی تھین
کہ اسکے علاوہ اور کوئی تدبیر ہی نہین اور نواب صاحب
اپنی آبرو کو بھی بچانا چاہتے ہین تمام رات چھوٹے بڑے سبکو
جاگتے اور صلاح ہی کرتے گذری۔

سیٹھ جی نے اپنے گماشتے کو مقرر کر دیا کہ چار بجے کے قبل
سب سامان سفر لیس رہے اور اختر نے ایک فہرست لکھدی
کہ ان ان اشیا اور ادویہ کی ہمکو راستے مین ضرورت ہوگی
اُسی کے مطابق گماشتے نے انتظام کر دیا۔

تین بجے شب کے جب چلنے کی تیاریان ہونے لگین تو قمرن

اپنے دل مین سوچی کہ اب قضا کا سامنا ہی - اسقدر عرصہ دراز سے راحت اور آرام کی خوگر ہوگئی ہون - اب وہ آرام وہ راحت دل وہ سرور قلب وہ حکومت وہ چین چان خوش گذران بالکل خواب و خیال ہوجائیگا - پلاؤ اور قورمہ اور مرغ کے کباب اور متنجن اور بریانی کہان کھانے کو ملیگی - وہی مٹھا اور اُبالی دال اور ساگ بھر نصیب ہوگا - یہ مغلانی اور مہری اور محلدار اور ماما اور چھچھو کہان خدمت کو نصیب ہوگی - جوڑیون کا ٹوکرا لیکر گھر گھر گھومنا ہوگا یہ پدادار اور تھیسے کی سواری کجا - یہ نوتی البھرک پوشاک یہ زرق برق لباس یہ زربفت واطلس نت نیا جوڑا اب کسکے گھر سے لائینگے - کبھی ہیمون کی گون اور سایہ - کبھی بھاری ساری کبھی بیگمات اور امیرزادیون کی سی تراش خراش اور وضع و لباس - اب وہی موٹا پاجامہ اور میلا دوپٹا گھر مین اور باہر نکلین تو سفید سادوپٹا یا رنگا ہوا اوڑھ لینا کدرا کا مکان پھاڑ کھائیگا اُسکی صورت دیکھی نہ جائیگی ساس مردار سے یون ہی جوتی بیزار ہوتی تھی انکو اُٹھتے جوتی اور بیٹھتے لات - بات بات پر طعنے دیگی اور دم بھر بھی نہ بنیگی - گلے بن جایا نجائیگا - اِس سے تو موت ہی آجائے تو اچھا کہان اتنے بڑے نامی گرامی نواب کی صحبت کہان یہ صورت کہان رہنے کو عالیشان کوٹھیان سجی سجائی - کہان کدرا کا جھونپڑا اور ٹوٹی چٹائی -

ان خیالات سے قمرن کا دل بھر آیا اور چونکہ اتنے عرصے سے راحت اور ناز و نعم کی خوگر ہوگئی تھی ضبط نکر سکی اور پھر غشی طاری اور وہی پہلی سی بیماری ہوگئی - مگر ابکی غش کی حالت پہلے مرتبے سے ذرا زیادہ سخت تھی

نواب صاحب نے میان اختر سے کہا کہ حضرت یہ بار بار غش آنا بے سبب نہین ہی آپ تو حکیم سید محمد خان صاحب کے مطب مین برسون لکھنؤ مین تجربہ حاصل کر چکے ہین - ذرا تشخیص مرض تو کیجیے کہ اِسکا سبب کیا ہی -

اختر نے مریضہ کی حالت بغور دیکھکر کہا پیر و مرشد غشی ہی اِسمین کوئی شک نہین ہوسکتا - الغشی ہو حالۃ تتعطل معہا الحس والحرکۃ لضعف القلب - ضعف قلب کے سبب سے غشی کی حالت پیدا ہوجاتی ہی - حس و حرکت اُس سے بیکار ہوجاتی ہی - انسان حس و حرکت نہین کر سکتا - یہ تعریف اُنپر صادق آتی ہی - کھیرا کاٹ کر سنگھایئے اور عطر بدن مین مل دیجیے -

مغلانی نے دو کھیرے کاٹے اور مہری دو ٹکڑے قمرن کو سنگھانے لگی اور عطر بھی دوپٹے مین خوب ملا گیا اور ایک سفید ریشمی رومال کو معطر کر کے قمرن کے گلوبند مصفا مین باندھ دیا اِس سے ذرا ذرا تشفی قلب ہوئی -

آغا صاحب نے میان اختر سے دریافت کیا کہ ضعف قلب جو باعث غشی ہوا اُسکا کیا سبب ہی - اُنھون نے جواب دیا الغشی اسبابہ نوعان - غشی کے اسباب دو نوع کے ہین - احدہما تحلل الروح وثانیہما اختناقہ - غشی کا ایک سبب تو تحلل روح ہی اور دوسرا سبب اختناق روح ہی - اختناق یعنی گلوگیر شدن - اور سبب اول کی بھی تین قسمین ہین والاول منہا ثلثۃ انواع - ایک قسم تو استفراغ کثیر ہی جسمین مادہ زیادہ نکل جاتا ہی احدہا الاستفراغ الکثیر - وثانیہا السرور واللذۃ المفرطۃ لان القلب ینبسط فوق عادتہ فیتحلل الروح - یعنی دوسری قسم سرور اور لذت کا

زیادہ ہونا کیونکہ قلب منبسط ہوتا ہی اپنی عادت سے زیادہ اسیلیے روح تحلیل ہوتی ہی۔ واختناق الروح نوعان۔ اور اختناق روح کی بھی دو قسمین ہین۔ احدہما الابتلار بافراط وخاصتہ من الشراب۔ پہلی قسم امتلار کا زیادتی کے ساتھ ہونا اور خصوصاً شراب سے۔ وثانیہما غم اوخوف مفرط۔ دوسری قسم وفور غم کا ہونا اور خوف زیادہ ہونا۔

نواب۔ تو اسکو آپ کیا تجویز کرتے ہین۔

چھٹن۔ وفور غم کے سبب سے صدمہ ہوا۔ اور غم مین بھلا کون شک کرسکتا ہی۔

اختر۔ اسمین شک نہین ہی کہ یہ اختناق الروح کی دوسری قسم ہی۔ اسمین لخالخ اور اشربہ مبردہ کشراب الحماض والتفاح والنیلوفر والرمان بمارسان الشور وماء النیلوفر وماء الورد او بجلیب بزر بقلہ بالمفرحات الباردۃ الیاقوتیۃ والکافور وغیرہا۔ یہ سب مفید ہین۔ مین دو نسخے لکھتا ہون ایک لخلخے کا اور ایک شربت کا۔ سیٹھ جی صاحب یہ دونون تیار کرادین تو مہربانی ہوگی۔

سیٹھ۔ بہت خوب (نسخے لیکر خدمتگار کو دیے اور کہا) جلد تیار ہوکے آجائین (شیخ جی سے کہو دوائین سب خود دیکھ کے لین)۔

مہراج۔ بہت سخت غشی تھی۔ ابھی تک کلی افاقہ نہین ہی۔

آغا۔ قلب اس صدمے کی برداشت نکرسکا۔

نواب۔ اول تو صدمہ جانکاہ۔ دوسرے نزاکت۔ تیسرے عیش مین جسنے زندگی بسر کی ہو اُسکو یہ صدمہ برداشت کرنے کی تاب کہان۔

چھٹن۔ واقعی بڑی سخت مصیبت ہی۔

نواب۔ مصیبت سی مصیبت ہی۔

سیٹھ۔ نواب تو تڑکا ہوگیا اور تڑکا نہ بھی ہوتا تو اس حالت مین بھلا سفر کی کون صلاح دیتا۔

مہراج۔ بھلا اور جو فرض کیجیے کہ مخبری ہو اور پولیس کو دریافت ہو جاے تو یہ حالت کیا معنی اس سے بدتر حالت مین جانا ہوگا۔ اُس سے تو یہ اچھا ہی۔

بیرسٹر۔ ڈاکٹر کے سرٹیفکٹ پر منحصر ہی۔ مگر سول سرجن شاید نہ سرٹیفکٹ دین۔ بہرکیف نواب صاحب کے مکان مین تو یہ نہین ہین۔ بس پھر کیا۔ اب تو آج دن بھر طبیعت کا رنگ دیکھ لیجیے۔

چھٹن۔ مگر ہوئی بُری۔

بیرسٹر۔ کیسی کچھ بُری ہوئی جناب۔

مہراج۔ سارا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا۔

بیرسٹر۔ کھیل تو پہلے ہی بگڑ گیا۔ یہ کہیے کہ سارا منصوبہ خاک مین ملگیا۔ اب یہ وقت پہاڑ پر رہنے کا نہین ہی۔ یہ وقت لکھنؤ مین دوڑ دھوپ کرنے کا ہی۔

سیٹھ جی کا آدمی لخلخہ اور شربت تیار کراکے لایا اور اختر کے حکم کے بموجب شربت چٹایا گیا اور لخلخہ بھی بار بار سنگھایا گیا تو فی الجملہ افاقہ ہوا۔ اسکے بعد نسخے مین کچھ اور تغیر وتبدل کیا اور کوئی دس بجے غشی سے نجات ملی۔

اس عرصے مین ان لوگون مین کسی نے منھ ہاتھ دھویا۔ کسی نے حمام کیا۔ کوئی جھرنے پر نہانے گیا اور چونکہ سب پریشان اور پژمردہ اور افسردہ دل تھے نواب صاحب نے صرف ارہر کی کھچڑی اور بورانی پکوائی مگر سراسیمگی کی وجہ سے وہ بھی اچھی طرح نہ کھائی گئی۔ اختر سے دریافت کیا گیا کہ اب حالت کیسی ہی

اُنھون نے علے رؤس الاشہاد بیان کیا کہ یہ غشی بھی ایسی تھی کہ واقعی اگر اسمین کوئی جاننے والا اور نباض ہوتا تو جان لیتا کہ یہ مرض کہان تک بر سر فساد اور منجر ہوگیا ہی اب نبض کی یہ کیفیت ہی کہ کبھی تو زاید اقطار ثلثہ مین ہی یعنی طویل عریض مشرف - اور اِسی نبض کو عظیم کہتے ہین اور کبھی ناقص ہوجاتی ہی اقطار ثلثہ مین یعنی قصیر اضیق منخفض اور اِس نبض کو صغیر کہتے ہین اور کبھی قوی معلوم ہوتی ہی اور کبھی ضعیف

والقوی ان یصدمہ العرق الاصابع بقوۃ وان غمز علیہ لم یبطل حرکتہ بل یدخل فی لحم الاصابع ویدفعہ عن نفسہ بقوۃ وہذا انما یدرک عند الانبساط - یعنی قوی نبض اُسکو کہتے ہین کہ رگ کا اُبھرنا انگلیون مین بزور معلوم ہو اور اگر نبض کو دابین تو حرکت اُسکی نہ باطل ہو بلکہ نبض انگلیون مین داخل ہوتی ہوئی معلوم ہو اور انگلیون کو اپنے زور سے ہٹا وے اور یہ کیفیت انبساط کے وقت ہوتی ہی - اور ضعیف اِس نبض کے برخلاف ہوتی ہی یعنی

ان لا یصدمہ الاصابع و ان غمز علیہ لم یدخل فی لحم الاصابع ولم یدفعہ عن نفسہ - انگلیون مین نبض کا اُبھرنا صدمے کے ساتھ نہ معلوم ہو اور اگر اُسکو دابین تو انگلیون مین نہ داخل ہو اور اُسکو نہ ہٹا سکے -

قمرن نے مغلانی سے کہا کہ مجھے اِسوقت سونے کو بہت جی چاہتا ہی - اِن سب سے کہدو کہ ذری رسان رسان باتین کرین - جسمین ہماری آنکھ لگ جاے - مغلانی (بہت اچھا) ابھی اچھی طرح نہ کہنے پائی تھی کہ یہ سب اُٹھ کھڑے ہوے اور اختر اور ممن کو وہین چھوڑ کر اپنی کوٹھی مین آئے تاکہ ایک تو قمرن آرام سے سوئین - دوسرے اپنی کوٹھی فرودگاہ سے ہر دم غائب رہنا بھی خلاف مصلحت تھا - اختر نے ان سب کے سامنے شربت چٹا دیا اور کلی کرا کے کہا اب آرام کیجیے - یہ شربت نہایت ہی مقوی دل و دماغ ہی - نواب صاحب بوسہ لیکر روانہ ہوے - کوٹھی مین آئے تو تار آیا -

(احباب کی راے ہی کہ اب آپکا فوراً چلا آنا مناسب ہی - اتنے مہینے وہان رہ چکے - اب گھر اور جاگیر کے انتظام کے لیے جلد چلا آنا مناسب ہی - بیگم بہت گھبراتی ہین - اُنکے نام اپنی خیریت کا تار بھیجدیجیے)

اِسی کے ساتھ تار گھر کے چپراسی نے ایک اور لفافہ دیا - جو منشی مہراج بلی کے نام عصمت اللہ نے بھیجا تھا -

(یہان بُری بُری افواہین اُڑ رہی ہین - اور لوگ درپے آزار ہین - اِسوقت آپ کا یہان ہونا بہت ضروری ہی - کل مسٹر پورنر صاحب اٹارنی ملے تھے - اُنھون نے بھی یہی صلاح دی ہی - اب آپ فوراً چلے آیئے ورنہ بات بڑھجائیگی - جواب جلد میرے نام عنایت کیجیے تاکہ تسلی ہو)

بیرسٹر - اب سب آپکو یہی صلاح دیتے ہین کہ لکھنؤ واپس آیئے -

نواب - آپ کی کیا صلاح ہی -

بیرسٹر - ہماری بھی یہی راے اور یہی صلاح ہی -

آغا - علی ہذا القیاس ع -

صلاح ما ہمہ آنست کان صلاح شماست

کیون میان مہراج بلی -

مہراج - پھر اب خدا کا نام لیکر کوچ بولدو -

نواب - بسم اللہ جب سب کی یہی صلاح ہی تو کوچ ہی

بہتر ہی - یار پہاڑ پر لطف تو خوب اُٹھائے مگر اُستاد ایک
بات ہی - چلتے چلاتے بُری ہوئی -
مہراج - بہت بُری ہوئی قبلہ - بہت ہی بُری ہوئی -
آغا - اب بھی بات نہ بڑھے تو فبہا ورنہ معاذ اللہ -
نواب - آپ بھی تو معین اور مغوی لکھے گئے ہین -
آغا - جی ہان - خوردہ نہ بردہ ناحق درد گردہ -
نواب - ارے بھئی آخر دل لگی چُہل تو کرتے تھے - مذاق
مین تو شریک تھے - گھورتے تو تھے -
آغا - تو یہ اُسکی سزا ملی -
چھٹن - ہم تلوہ بچگئے حضرت -
مہراج - مین نہ دھروا دونگا قبلہ کہ پہلے دن چھٹن صاحب ہی
کے مکان پر بی ناز و بلوائی گئی تھین - اور مین اپنی لاعلمی
ظاہر کرونگا کہ حاشا مین کچھ نہین جانتا - بندہ ہیچ نمیداند
بندہ را خبری نیست کہ ناز و کیست و قمرن کدام ست و بر کہ
مقام می ماندہ و او چہ صورت دارد و این چہ شکل داشتہ من
فقیر درویش را با ناز و و قمرن زنکہ ہاے چہ کار بار -

حاجت بہ کلاہِ تتری داشتنت نیست
درویش صفت باش و کلاہِ تتری دار

آغا - دونون مصرعون مین تتری - آپکی ایسی کی تیسی -
نواب - انجام بخیر ہو تو بات ہی ورنہ یہ سب مذاق اور دل لگی
بھول جائیے گا جناب ع -

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

بُری گھڑی سے خدا بچائے - بُری گھڑی اللہ کبھی نہ دکھائے
اب اِس پریشانی کو دیکھیے کہ پردیس کا تو واسطہ - اپنا نہ پرایا
انسان کو جنون نہو جائے تو تعجب ہی - پھر یہ کیا کم ستم ہی کہ

قمرن جان بیچاری کی یہ ردی حالت ہی - غش پر غش
آتے ہین اور جرم ایسا سنگین کہ سات برس قید سخت با مشقت
اُف کلیجا دہل جاتا ہی خدا کہ یا الٰہی یہ مصیبت کیونکر رفع ہوگی
مہراج بلی بھی سانے گئے - آغا صاحب کی ٹنگڑی بھی لی -
اختر کو بھی پھانس لیا - عالمگیر قتل ہی -
خدمتگار نے ڈاک حاضر کی - سب کے پہلے نواب رونق جنگ
کے بیرنگ خط کو اُنھون نے کھولا - اور بڑے شوق سے پڑھا
مائی ڈیر نواب محمد عسکری بہادر - نینی تال مین تو یار تمنے
یہ بڑی کارستانی کی کہ اُس موذی کو قمرن اور نازو کا پتا ہی
نہ معلوم ہوا - کوٹھی مین جو طرفہ دیکھا کہین پتا ہی نہین -
اب نازو اور قمرن ہون تو کچھ کارروائی کر سکے - جب وہی
نہین تو کارگزاری کیسی -
یہان بجرنگ بلی سے ڈھکوارتا تھا کہ اُن لوگون نے نازو
اور قمرن ہی کو نہین چھپا دیا بلکہ منشی مہراج بلی کو بھی غائب
کر دیا - اُسکو وہان کسی گرگے نے یہ سمجھائی ہی کہ نازو اور قمرن کو
لیکر منشی مہراج بلی لکھنؤ پہونچے اور روپوش ہین - مین نے
بجرنگ بلی کو سمجھا دیا کہ تم اِن لوگون کو اور بھی زیادہ گمراہ
کردو اور کہو نازو اور قمرن بیشک لکھنؤ داخل ہو گئی ہین
تاکہ وہان تم کو کارروائی کرنے کا کامل موقع ملجائے -
اب آپ بخط راست روانہ لکھنؤ ہون - اِسی مین خیر ہی ورنہ
اور کسی مین خیر نہین - وہان کا قیام اب محض فضول ہی
فریزر صاحب آجکل سٹی مجسٹریٹ ہین اُنسے بھی آکے ملیے
آپ کو پوچھتے بھی تھے - مگر اُنسے اِسکا ذکر کرنا بندہ
نامناسب سمجھا -
کد را کہتا پھرتا ہی کہ امین کمرن کو ایک لاکھ پر بیچتا ہون

یعنی نواب صاحب لاکھ روپیہ دین تو فارغخطی لکھدے - اسکے یہ معنی کہ دھڑے پر آجائے تو عجب بھی نہین - گو ابھی لاکھ روپیے کی فرمایش ہی مگر عجب نہین کہ دو چار سو پر راضی ہوجائے - ٹکے کی اوقات - اُسکو یکمشت چار پانچ سو کی رقم کیا زہر ہی -

مفصل حالات سے اطلاع دیجیے بلکہ کسی آدمی کے ہاتھ خط لکھکر بھیجیے - یہان بجرنگ بلی کے سبب سے کُل حالات معلوم ہوتے جاتے ہین - مین برابر ٹوہ مین رہتا ہون - اور ہر بات کا دفع دخل کرتا ہون مگر ابھی تک یہ نہین کھُلا کہ کون ذات شریف در پردہ ہماری تخریب کے درپے ہین اتنا سُنا ہی کہ کوئی نواب صاحب ہین - نام بھی معلوم ہوجایا چاہئے - بس پھر اللہ دے اور بندہ لے - عمر بھر کو یاد کرے کہ ہان اچھے گھر بیعیانہ دیا تھا -

منشی مہراج بلی صاحب کی خدمت مین تسلیم - خبر ہی نازو کے میان کی بھی تلاش ہو رہی ہی - حالانکہ اُسکا کہین پتا ہی نہین ہی مگر دو ایک ذات شریف کسی ایرے غیرے پچلیان کو اُسکا مصنوعی میان بناکے اُسکی جانب سے بھی نالش داغنے والے ہین مگر اِس کارروائی مین منھ کی کھائینگے -

آغا محمد اطہر صاحب کی بھی فکر ہو رہی ہی کہ اُنکو بھی پھانسین ایک نواب چھٹن صاحب تو البتہ بچگئے - انکی رتی بلند ہی انپر جو کھم نہین آئی - اور کسی کو نہ چھوڑا - مگر ایک بات یاد رکھئے - کہین یہ سمجھکر کہ اب تو کوتوال تحقیقات کرکے چل ہی دیا اب کیا خوف ہی ایسا نہو کہ آپ پھر قمرن کو اپنے مکان مین داخل کیجیے - اِس موقع پر آپ کو بڑی احتیاط سے چلنا چاہیے - عاصی رونق جنگ الخ

اِسکے بعد مہراج بلی نے بجرنگ بلی کا خط جو بذریعہ رجسٹری آیا تھا پڑھکر سُنایا -

جناب قبلہ و کعبہ - یہان کے حالات ناگفتہ بہ ہین اور مخالفون کی شورش بحد سے ہی - وہ لوگ اب آپ کی بھی فکر مین ہین مگر ع -

دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست

یہان خبر مشہور ہی کہ نازو اور قمرن کو لیکر آپ لکھنو مین آگئے ہین - ذرا بہت ہوشیاری سے آئیے گا - مسماۃ کا ساتھ لانا خلاف عقل ہی - بعد ملاحظہ خط چاک فرمائیے -

فدوی بجرنگ بلی -

بیگم صاحبہ کی پریشانی

آج صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے
دور بیجا کے چمن سے پر بلبل کترے

نواب نادر جہان بیگم تو اِس فکر مین تھین کہ پر لگا کر اڑ کے مینی تال پہونچین - نواب کو عرصہ دراز سے نہین دیکھا ہی اُنسے ملین - قمرن اور نازو کا رنگ پھیکا کرین - پہاڑ کی سیر سے سیر ہون - کبھی اپنے دولھا بھائی نواب رونق جنگ بہادر سے اصرار کرتی تھین کہ تم بھی چلو اور ہماری بہن کو بھی اجازت دو - کبھی رشتے کی اور عورتون سے وعدہ کرتی تھین کہ تمکو بھی لے چلینگے - غرضکہ نواب کی اتنے دن کی جدائی اور سوتیا ڈاہ کے صدمون کے بعد اب خدا خدا کرکے عیش و طرب سے دوچار ہونے کو تھین مگر برق حوادث نے یکایک خرمن عشرت کو جلا دیا عیش و عشرت اور خوشی و شادمانی مبدل بہ رنج والم ہوگئی -

نواب نادر جہان بیگم ناز و نعم پر وردہ رنج و الم کی خوگر نہین اگر خوگر ہوتین تو خیر بقول داغ -

شادی و غم ہم کو یکسان ہوگئے
آہ سے غمگین نہ خوش ہین واہ سے

غم بھی برداشت کرلیتین - مگر کچھ ایسی خبر بد انھون نے سُنی کہ چہرے کا رنگ فق اور کلیجہ شق ہوگیا - یعنی ایک روز صبح کو بیگم صاحب فہرست لکھ رہی تھین کہ کون کون آدمی ہمراہ جائیگا اور کس کس شی کی وہان ضرورت ہوگی گھر کی ملازم عورتین اور پاس پڑوس کی دو چار شریف زادیان جو اِنکے ہان آتی جاتی تھین غور سے سنتی تھین کہ دیکھین کس کس کو ہمراہ لیجاتی ہین کہ دفعتہً دربان نے باہر سے آواز دی اور مہری نے آکے عرض کیا کہ نواب عفت آرا بیگم کی فنس آئی ہی اور معاً مہریان فنس کو محلسرا کے اندر لے آئین بیگم صاحب نے جو اپنی بہن کے چہرے پر نظر ڈالی تو اُداس پایا - کھٹک گئین کہ کچھ دال مین کالا کالا ضرور ہی مگر اِسقدر تاب و توان اور جرأت اپنے مین نہ پائی کہ سبب دریافت کرین - مغلانی مہری پیش خدمت خواص سب بشرے سے تاڑ گئین کہ کوئی سنانی ضرور سنینگی - مغلانی نے نواب عفت آرا بیگم کی طرف مخاطب ہوکر کہا - حضور کا مجاز کیسا ہی اللہ اپنا فضل کرے یہ آج دشمنون کے چہرے پر اُداسی کیون پائی جاتی ہی - یا اللہ خیر کیجیو -

عفت - اللہ تمھاری دعا کو تاثیر دے -

راوی - اِس فقرے پر اور بھی سب کھٹکے -

مغلانی - سرکار -

عفت - ہوش ٹھکانے نہین ہین -

راوی - اب اِن سب کو اور بھی یقین ہوگیا کہ کوئی بُری بُری خبر سننے والے ہین اور یہ بھی یقین ہوگیا کہ نینی تال سے کوئی خط آیا ہوگا کیونکہ اگر نواب عفت آرا بیگم کے ہان کوئی بات ہوئی ہوتی تو وہ خود نہ دوڑی آتین نادر جہان بیگم کو اپنے ہان بُلواتین - درد دل سُناتین - اُنکا خود آنا اِس بات پر دال تھا کہ نینی تال مین کچھ گل ضرور کھِلا ہی -

عفت - مگر گھبرانے سے کیا ہوتا ہی - ہوگا وہی جو اللہ کو منظور ہی - اُسکی کریمی کے صدقے وہ بڑا کارساز ہی -

مغلانی - سچ ہی حضور فضل اور کرم کرتے ہوے اُسے ایک پل کی دیر نہین لگتی -

بیگم - نینی تال مین تو خیریت ہی -

عفت - جان اور مال پر تو جوکھم نہین ہی مگر آبرو کو اللہ بچائے مقدم عزت اور آبرو ہی -

بیگم - اب کہہ ڈالو باجی جان -

ع (عفت) کیا کہون بہن -

مغلانی - حضور آنا بتا دین کہ ہماری سرکار کہان ہین -

ع - ہین تو ابھی نینی تال ہی ہین مگر اِس موئی چوڑی والی قرن کے میان نے بڑا اودھم مچایا ہی -

مغلانی - اللہ خیر کرے -

ع - اُسنے یہان چوکی پر لکھا دیا ہی کہ میری جورو کو نواب عسکری صاحب زبردستی بھگا لے گئے -

مغلانی - کِسو نے بہکا دیا ہوگا - پھر اب کیا ہوگا -

ع - اب سُنتی ہون یہان سے کوتوال جائیگا -

ب - دولھا بھائی کو بلوائیے - میرے قلب کا اِسوقت عجب حال ہی - کسی طرح چین نہین آتا ہی دل پہلو مین گھبراتا ہی

ع - وہ خود آتے ہونگے -

مغلانی - ہان اُنسے یہ تو پوچھ بین کہ چوکی سے جو کتوال (کوتوال) گیا ہو وہ وہان کیا کریگا -

ع - وہان تلاشی ہوگی - اور جو قمرن ملی تو اُسکو گرفتار کر لائینگے -

مغلانی - مگر یہ تو نوابی مین بات تھی - اب تو جو کوئی عورت کہدے کہ ہم فلان سے راضی ہین تو جسکے ساتھ چاہے رہے سہے - کوئی نہین پوچھتا -

ب - یہ کنواری بن بیاہی کے لیے ہو جو بالغ ہو بیاہتا نہین کہ سکتی - مین سوچتی ہون کہ یا اللہ جو کہین نصیب اعدا قید ہو گئے تو -

راوی - پورا فقرہ نہ کہنے پائی تھین کہ آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور جون جون عورتین اِنکو سمجھاتی تھین کہ اللہ پر شاکر رہیے ذرا دل کو قابو مین رکھیے اور بھی پھوٹ پھوٹ کے روتی تھین -

ع - بہن اِس سے کیا ہوگا - اور دل کو زیادہ دُکھ ہوگا مگر ہونی بہت بُری -

بیگم صاحب نے ایک آہ سرد کھینچی اور لیٹ رہین - طرح طرح کے خیالات اِنکے دل مین جگہ پانے لگے - اور بہت ہی پریشان تھین - اِسی حالت اضطرار خاطر و پریشانی مین نیند آگئی - تو نواب عفت آرا بیگم اور سکینہ خانم (محلّے مین رہتی تھین) اور مغلانی اور کئی اور عورتون مین باتین ہونے لگین - عفت آرا نے اپنی بہن کی پلنگڑی سے ذرا دور ہٹ کر کہا کہ بڑے غضب خدا کی تو یہ بات ہو کہ دشمنون کے کان بہرے

اِسمین خدانخواستہ خدانخواستہ (بہت آہستہ سے) سات برس کی قید ہو - سات برس کی قید کا نام سُنکر سب کانپ اُٹھین اور تھرتھرانے لگین کہ خدا خیر کرے اپنے اپنے خیالات اور اپنی اپنی مِلّت اور عقیدے اور صحبت کے اثر کے مطابق سب منتین مانگنے لگین -

۱ - پیر دیندار کا کونڈا -
۲ - بابا فرید کا چلّا -
۳ - سید احمد کبیر کا جھاندا -
۴ - مشکل کشا کا دونا -
۵ - ہٹیلے کا مرغا -
۶ - شیخ سدو کا بکرا -
۷ - شہید کا ملیدا -
۸ - بی بی کی پوڑیا -
۹ - پریون کا طبق -
۱۰ - خواجہ خضر کا دیا (ناؤ چڑھتی ہو)
۱۱ - حضرت عباس کی حاضری -
۱۲ - سید سالار کے آکھوے (آنٹے کے پکتے ہین)

الغرض - ع -

	فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مگر حضرت عباس کی حاضری اور مشکل کشا کے دونے کی منت زیادہ مانگی گئی تھی -

اتنے مین نواب رونق جنگ بہادر کے آنے کی خبر ہوئی جو پردہ کرتی تھین وہ پردے مین ہو گئین ایک شہ نشین مین نواب صاحب فرش مکلف پر بیٹھے - سُنا بیگم صاحب ابھی روتے روتے سو گئی ہین - اِنھون نے اپنی بیوی سے

شکایت کی کہ تمنے نادر جہان بیگم سے صاف صاف کیون بیان کر دیا - تسلی دبنا در کنار صاف صاف کہّا جتھا کہ سُنایا فقط اتنا کہنا کافی تھا کہ قمرن کے میان نے تھانے پر لکھوا دیا ہی اور پولیس والے تحقیقات کو جاتے ہین مگر اُنکو اطلاع دیدی گئی ہی - وہ ہوشیار ہو رہینگے اور قمرن اور نازو کو ہٹا دینگے - بس کچھ بھی نہو گا -

عفت آرا بولین (اِی ہمارے تو حواس درست نہین ہین اور جھوٹ بولنے سے کیا فائدہ - ہم نے بس ایک بات تو پوشیدہ رکھی ہی - یہ نہین بتایا کہ خدا نخواستہ اُنہین دشمنون کے لیے قید بھی ہی - مگر اُنھین نے خود ہی پوچھا اور قید کا لفظ کہتے ہی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور روتے روتے سو رہین - تم کو کئی بار پوچھا اور کہا اُنکو بلاؤ تو ہمکو تسلی ہو - ہمنے کہا اب آتے ہی ہونگے - اب آنکھ لگ گئی ہی - جگانا نامناسب ہی - کیا کوتوال دوڑے کے گیا ہی -

رونق - ابھی نہین - مگر -

ع - تم قسم کھا کے سچ سچ بتاؤ کہ اب کیا ہونا ہی -

رونق - ہونا کیا ہی - کچھ نہین - تار اور خط اور آدمی بھیج ہی دیا ہی - دمبدم خبر پہونچتی جاتی ہی - قمرن اور نازو کو اُنھون نے اپنی کوٹھی سے ایک اور مکان مین بھیجدیا ہی - وہان جو کی پہرا رہتا ہی - کسی کو کانون کان خبر بھی نہونے پائی اور قمرن اور نازو کھٹ سے الگ ہو گئین - اب کیا خوف ہی - ڈر تو سارا یہی تھا کہ مبادا قمرن اور نازو نواب کی کوٹھی مین پکڑی جائین - اِسمین بڑا ہی فضیحتا ہوتا اور جرم ثابت ہو جاتا - پھر کچھ بھی بنائے نہ بنتا - اب کیا ڈر ہی - کوتوال صاحب آئے ہین - آئین - سر آنکھون پر - تلاشی لینگے - بسم اللہ - قمرن کو آپ جانتے ہین کون قمرن ؟ حاشا ر ! ہم نہین واقف ہین - نازو کہان ہی - کیسی نازو - یہ آپ کیسی بہکی بہکی باتین کرتے ہین کوتوال صاحب - نازو اور قمرن کون اور ہماری کوٹھی سے کیا واسطہ - اپنا سا مُنہ لیکر رہجائینگے - اب شہر مین اِدھر اُدھر دریافت کرینگے وہان کون جاتا ہی -

ع - تم بھی کیا باتین کرتے ہو - کیا گلُھیا مین گڑ پھوڑا ہی یہان سے وہان تلک کون نہین جانتا کہ قمرن اور نازو دونون نواب صاحب کے ساتھ گئین ہین -

رونق - اگر سب کے سب جانتے ہوتے تو ابتک قمرن کا میان یون چُپ چاپ بیٹھا رہتا -

ع - اب کیونکر بات پھوٹی -

رونق - دیکھو یہ بھی دریافت ہو جائیگا -

ع - اور جو کوتوال وہان یہ پوچھ بیٹھے کہ آپ کے ساتھ جو عورتین رہتی تھین وہ کہان چلی گئین -

رونق - کیسی عورتین - ہمارے ساتھ کوئی عورتین نہین آئی تھین - اور یون رئیس کی ڈیوڑھی ہی امیر کا گھر ہی انعام لینے گانے ناچنے سب ہی قسم کے لوگ آیا کرتے ہین - رئیس کا دل دس پانچ روز ٹکا لیا - بیچ کے معاملون مین آپ خلل دینے والے کون

ع - تو قمرن اگر اُنکی کوٹھی مین گرفتار ہو تو جرم ہی اور جو کہین اور پکڑی جاے تو کوئی جرم نہین ہی ؟

رونق - پھر صرف اتنا ہی کہ اگر نازو اور قمرن بلکہ نازو سے کوئی بحث نہین ہی اگر قمرن نواب صاحب کے مکان مین ملے تو نواب مجرم ہین اور اگر قمرن کہین اور

ملے تو پولیس والے اُسکو اپنی حراست مین لکھنؤ لے آئین۔

ع۔ اگر اُنکو نہ لکھا ہو تو اب لکھ بھیجو۔

رونق۔ تار پر تار اور خط پر خط گئے ہوے ہین اور آدمی بھی بھیجا گیا ہی۔

راوی۔ یہ اُسوقت کا ذکر ہی جب لکھنؤ سے سب انسپکٹر روانہ نینی تال ہو چکا تھا مگر وہان کا حال کچھ نہین معلوم ہوا تھا۔ نواب رونق جنگ نے کئی دن تک اپنی بیوی سے یہ راز چھپایا تھا مگر آخر کار مصلحت اسی مین دیکھی کہ کچا چٹھا کہ سنائین۔

ع۔ (آبدیدہ ہو کر) ہمارے قلب کو تو تب تشفی ہو جب ہم عسکری دولھا کو اپنی آنکھون دیکھین چاہے قمرن اُن سے چھن جائے چاہے جہنم مین جائے مگر اُنپر آنچ نہ آنے پائے۔

رونق۔ وہم کی دوا تو لقمان کے پاس بھی نہ تھی۔ وہم کا تو کوئی علاج ہی نہین ہی۔ مگر میرے نزدیک اِسمین کچھ ہونا ہوانا نہین ہی۔ اگر نواب عقل سے کام لین اور قمرن کو اُسکے میان کے گھر جانے دین اور اُسکے میان کو روپیے سے خوش کر دین تو اِس سے بہتر کیا ہی اور اگر اُسپر ایسے ریجھے ہوے ہین کہ ایک دم بھر بھی جدا نہین ہو سکتی تو کسی مکان مین اِسقدر چھپا کے رکھین کہ کسی کو کانون کان خبر ہی نہ ہونے پائے مگر بہتر تو یہی ہی کہ اب زیادہ فضیحتا نہ اُڑائین اور اُسکے عشق کو تہ کر رکھین اور یہ بات دل لگی نہین ہی۔

ع۔ چاند سی جورو گھر مین موجود ہو کر ذرا سی بات کے لیے اپنی جان اور اپنے عزیزون کی جان گھلانا کسنے بتایا ہی۔

رونق۔ اپنی بہن کی ذرا تسلی کرتی رہنا۔

ع۔ اور میری تسلی کون کریگا۔

رونق۔ یہی تو تم عورتون کی جہالت ہی بھلا گھبرانے اور رونے پیٹنے سے کیا ہو سکتا ہی۔ تدبیر وہ کرنی چاہیے کہ مطلب براری ہو۔

اتنے مین نواب نادر جہان بیگم کی آنکھ کھُلی۔ خواصون نے عرض کیا کہ نواب رونق جنگ تشریف لائے ہین۔ مضطرب و بیقرار ہو کر پہلی بات اِنسی یہی پوچھی کہ (اِسکا انجام کیا ہونا ہی) رونق جنگ نے کہ فہمیدہ اور دور اندیش آدمی تھے نہایت سہولت کے ساتھ جواب دیا کہ (ایسے تردد کا مقام نہین ہی بہن کسی کم بخت دشمن نے اُسکے میان کو ورغلایا ہی وہ ہیچ قوم باجی آدمی ہی۔ ٹکے کی اوقات۔ بھلا اُسکے کیے کیا ہو سکتا ہی۔ ہان روپیہ البتہ صرف کرنا ہو گا اور یہ کوئی بڑی بات نہین۔ چاہے دس ہزار روپیہ بلبٹ جاے تو کیا پروا ہی۔ اب تو ایک بات ہو گئی۔ اب جس بلا مین بالفعل مبتلا ہین اُس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ مین نے تو تمھاری بہن کو سمجھا دیا کہ نواب عسکری کو لکھ بھیجا ہی کہ قمرن کو اپنے مکان مین نہ رکھو۔ کوتوال جب قمرن کو نہ پائیگا تو واپس آئیگا۔ بس چلو ختم شد سزیدے بران نیست کہ کوتوال صاحب کی کچھ خدمت کر دیجائیگی۔ ع۔

این ہم اندر عاشقی بالاے غمہاے دگر

بیگم صاحب نے آبدیدہ ہو کر فرمایا کہ دولھا بھائی اگر دس ہی ہزار پر بلا ٹلتی ہی تو بلا سے مین خود ہی یہ روپیہ اپنے پاس سے دیدونگی مگر کسی اور پر آنچ نہ آنے پائے۔ دس ہزار اُنپر سے نچھاور کر دونگی مگر کسی طرح اُنکو اب یہان بُلوا لو۔ میرا دل گھبراتا ہی۔ جی بے قابو ہی کہ یا اللہ کیا ہو گا۔ عورت کا واسطہ

اور پھر بیاہی عورت - اونچ نیچ قوم - عزت آبرو کسی کے ساتھ بھاگ جانے اور پکڑ آنے اور ناشدنی ناشائستہ ہونے کا ذری لحاظ نہین - ایسی ہرجائی کے ساتھ بدنام ہونا کیسا کم بے آبروئی ہی - ہمین اللہ موت بھی نہین دیتا - زہر کھانے کو جی چاہتا ہی - کہ تھوڑی سی سنکھیا کھا کے مر جاؤن - اگر کوئی اور ہوتی تو خیر مگر یہ چوڑی والی کے ساتھ بدنام ہونا اِس سے زیادہ ذلت اور کیا ہوگی - سچ یون ہی کہ اِن باتون کا نتیجہ یہی ہوا کرتا ہی - بُرے کام کا بُرا انجام اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا - مگر آیندہ کے لیے احتیاط چاہیے - اور اب آپ لوگ یہ بند و بست کیجیے کہ کسی طرح بات اور نہ بڑھنے پائے اور جو ذلت ہوئی ہی بس اُتنی ہی رہے

رونق - تم خاطر جمع رکھو -

ع - اب مین اُنکو سمجھا دونگی -

ب - باجی مین کیا کہون آپ سے -

رونق - تم ذرا بھی نہ گھبراؤ بہن - ہمارا ذمہ ہی جو کچھ بھی ہو ہاتھ کٹوا ڈالون -

ب - مین تو کچھ کہتی بھی نہین ہون - اندر ہی اندر پُھک رہی ہون - دل ہی دل مین - مگر کرون کیا - آج یہ طیاری کر رہی تھی کہ نینی تال کِس کِس کو ساتھ لیکر جاؤن یہ فہرست لکھ رہی تھی کہ بس یہ آئین - اِنکی صورت دیکھتے ہی مین بھانپ گئی کہ کچھ فتور برپا ہوا ہی - اور تاڑ گئی کہ ہو نہ ہو نینی تال سے کچھ خبر آئی ہی - مین تو پہلے یہ سمجھی تھی کہ شاید قمرن کے ساتھ عقد ہوگیا اسکا تو مجھے ذری بھی گمان نہ تھا کہ وہان دوڑ جاتی ہی اور اُسکے میان نگوڑے نے ہاتھ پاؤن نکالے ہین - غرضکہ ہر طرح کُڑھنا ہی - اور لوگون کے طعنے الگ سُننے ہین - پھر یا قسمت یا نصیب - اب بُلوا لیتے تو اچھا تھا -

رونق - اب وہان کیا کرینگے - آتے ہی ہونگے -

ب - وہان تنہائی مین رہنا ٹھیک بات نہین ہی - عورت کی آنچ بڑی بُری آنچ ہوتی ہی - پردیس کا واسطہ مبادا قمرن کا میان بدی پر آمادہ ہوجائے -

رونق - کیا - بھلا کوئی عقل کی بات ہی - جو ایسے ہوتے ہین اُنکے تیور ہی اور ہوتے ہین - یہ چوڑی والا کیا کھا کے برابری کریگا -

ب - مجھے سب سے زیادہ اسی بات کا ڈر تھا کہ جورو کے غم مین کہین وہ اپنی جان پر نہ کھیل جائے -

رونق - لاحول ولا قوۃ ! ایک ڈانٹ مین تو تھر تھر کانپنے لگے - جان پر کھیل جانا بڑے سورماؤن کا کام ہی - اچھا مین تو اب رخصت ہوتا ہون اور تمھاری بہن یہان ایک ہفتے تک رہینگی - ہمنے اجازت دیدی ہی - اِنکا یہان رہنا ضروری امر ہی جسمین تم گھبراؤ نہین -

یہ کہکر نواب رونق جنگ رخصت ہوے اور بیگم صاحب نے تھوڑی دیر کے بعد نواب محمد عسکری کے نام یہ خط لکھا -

نواب - تمھین حسین کی روح کا صدقہ - اِس خط کے دیکھتے ہی چلے آؤ - کیا یہان دوسرا خدا ہی - معاذ اللہ ! وہان اکیلے ہو کوئی بات کرنے والا سمجھانے والا اصلاح مشورہ دینے والا بھی نہین ہی - اور جو ہین وہ خود اسی بلا مین گرفتار ہین - سب اِسی مقدمے مین پھنسے ہوے - کوئی مجرم کوئی جرم کا معین کوئی گواہ - مین یہ سب باتین سُن چکی ہون -

ابھی دولھا بھائی آئے تھے بہت کچھ دلاسا دے گئے ہین۔ اور باجی جان کو یہین چھوڑ گئے ہین کہ ذرا تسلی تو ہوگی۔ اُنکی راے تو یہی ہی کہ تم اب اِس جھنجھٹ کو چھوڑو اور اُس موئی چوڑی والی کو دھتا بتلاؤ۔ اور اُسکے میان کمبخت کو خوش کردو جسمین یہ فضیحتا تو رفع ہو اور یہ فضیحتا جبھی رفع ہوگا جب وہ موئی دفان ہوگی تمھین کیا ہوگیا ہی نواب۔ ہاے مین کسطرح سمجھاؤن۔ مین خوشیان کر رہی تھی کہ کل پرسون نینی تال جاؤنگی کہ یہ سنائی سنی۔ پانون تلے سے مٹی نکل گئی کر یا اللہ اب کیا ہوگا ع۔

بے رضاے تو یکے برگ نجنبد ز درخت

میرے دل پر جو گذرتی ہی اُسکا حال خدا ہی کو معلوم ہی اور تمکو بھی زیادہ نہین لکھ سکتی کہ پردیس مین ہو اور خود نصیب دشمنان پریشان اور سراسیمہ ہو اگر آؤ تو مجھے جلا لو ورنہ ؎

کس مصیبت سے بسر ہم شبِ غم کرتے ہین
رات بھر ہاے صنم ہاے صنم کرتے ہین

اس خط کا جواب تار پر بھیجنا یا اگر خط بھیجو تو سچا وعدہ کرنا کہ کس تاریخ کو روانہ ہوگے۔ ایسا نہو کہ ؎

تیرے اقرار مین انکار تری ہان مین نہین
عہد مین عہد یہ پیمان کسی پیمان مین نہین

تمنے جتنے وعدے کیے تھے سب لغو نکلے۔ ایک بات بھی پوری نہوئی مگر اب اگر تم جھٹ پٹ نہ آگئے تو میری جان پر بنیگی اور اگر زندہ بچی تو عمر بھر کی شکایت۔ یہان اُسکے میان نے بیٹھے بٹھائے عجب گل کھلایا۔ اور وہ کیا کرے جس کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لیجاؤگے وہ دشمن ہوگا یا نہوگا۔

تمھارے ساتھ جو لوگ گئے ہین وہ بھی سب تمھارے ہی طرز کے ہین۔ کوئی نصیحت کرنے والا نہین ہی۔ اور نصیحت تم مانتے کسکی ہو۔ تمکو تو اسوقت وہی لوگ اپنے دوست معلوم ہوتے ہونگے جو اُس موئی سنہارن کی تعریفین کرین اور جو کوئی تمکو سمجھائے تو اُسکو اپنا دشمن سمجھنے لگو۔ بس اُسی نچھل پائی موئی ہرجائی کی صحبت نے یہ کیا ؎

خاک مین اُسکی محبت نے ملایا تمکو
خاک مین اُسکی ہی الفت نے ملایا تمکو
خاک مین اُسکی ہی شفقت نے ملایا تمکو
خاک مین اُسکی ہی صحبت نے ملایا تمکو

قہر ہی ظلم ہی بیداد ہی آفت یاری
ایسی صحبت سے ستمگر کی بچائے باری

اِسقدر لکھ چکی تھی کہ آنکھون سے اشک جاری ہوگئے اور آدھ گھنٹے تک روبا کی۔ اب پھر آنکھین دھو کے لکھنے بیٹھی ہون۔ مگر اندھیرا چھایا ہوا ہی خط لکھکر بند کیا اور حکم دیا کہ کھو رجسٹری کراکے روانہ کرین۔

مغلانی۔ حضور ایسی تو کوئی بات نہین لکھدی کہ گھبرا اُٹھین۔

ب۔ نہین۔ بہت سنبھل کے لکھا ہی۔

م۔ لونڈی نے اسوجہ سے ٹوک کے پوچھا کہ مبادا حضور مارے گھبراہٹ کے ایسی پریشانی کے وقت اپنی سچی سچی کیفیت لکھدین تو وہ اور بھی گھبرا اُٹھین۔ اور پردیس جنگل پہاڑ کا واسطہ۔

سکینہ۔ ہان بیگم ایسی کوئی بات نہونے پائے جس سے وہ بیچارے وہان تڑپین اور تم یہان تڑپو۔

م۔ ای نہین ایسی کیا نادان ہین۔

سکینہ - ای تو ہم تو سمجھا دیا چاہین -
ب - ہمنے اِس پریشانی کے عالم مین کیا جانے کیا لکھدیا ہی ہوش کہان درست ہین - میرے تو ہوش و حواس درست نہین ہین - ہاتھ پانون پھولے ہوے ہین (رو کر) سکینہ خانم مین کیا کہون بہن - انجام بخیر ہو تو جان مین جان آئے -
سکینہ - نہین بیگم تمھارے بہنوئی کی گفتگو سے تو معلوم ہوتا ہی کہ بات بڑھنے نہ پائیگی -
مغلانی - ہان حضور یہ تو ہی ہی -
ب - یہ سب ہماری تشفی کے لیے کہا ہوگا ورنہ جرم تو بڑا سخت ہی -
سکینہ - ای نہین بہن -
مغلانی - حضور اِس خیال کو دل سے دور کردین اللہ اچھا ہی اچھا کریگا - نواب رونق جنگ بہادر نے بڑے تجربے کی بات کہی ہی - ہر کوئی کا کام نہین کہ اِس باریکی کو پہونچے - وہ کہتے ہین کہ جو اگرچہ قمرن اُنکے گھر مین ہو تو جرم صحیح کرکے ہی - اور جو اُسکو گھر سے ہٹا دیا تو کتوال کیا کر سکتا ہی -

واپسی

بحر خون شور قیامت نفس شعلہ فشان	
	در کدامین دل ازان لعل شکرخا کہ نیست
شور آشفتگی و شیوۂ سرگردانی	
	در کدامین سر ازان زلف چلیپا کہ نیست

گو نواب والا تبار کی دلی خواہش تھی کہ نینی تال مین چندے اور قیام کرین مگر اِسقدر افسردہ دل اور پریشان خاطر تھے کہ قیام محال ہوگیا - لکھنؤ سے تار پر تار اور خطوط پر خطوط لگاتار آئے کہ اب احباب اور وکلا کی یہی صلاح ہی کہ جلد واپس آئیے کیونکہ آپ کی عدم موجودگی اور غیر حاضری مین مخالفون کو زیادہ تر موقع ملتا ہی آپ کے یہان آنے سے رعب بیٹھ جائیگا -

یہان کے احباب اور مصاحبین نے بھی یہی راے دی کہ اب نینی تال مین قیام کرنا فضول اور بیکار ہی کیونکہ اول تو پردیس کا واسطہ - دوسرے میاؤن کا ڈر - کہ مبادا قمرن کے ہان نواب صاحب پکڑے جائین - جو تھے لکھنؤ مین دشمنون کو اِنکی غیر حاضری سے یہ موقع ملا تھا کہ پولیس والون کو اپنی طرف گانٹھ لیا اور جو چاہا کر گذرے -

	کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہی ایک ہی یا ڈیڑھ سو ہی یا پون ہی	

پس ان امور کے دفع دخل کے لیے لازم آیا کہ نواب صاحب مع کل رفقا و احباب کے جسقدر جلد ممکن ہو سکے روانہ لکھنؤ ہون مگر اب یہ سوال پیدا ہوا کہ قمرن اور ناز و ساتھ جائین یا علیحدہ - ساتھ لیجانے مین یہ خوف تھا کہ اگر پولیس والون نے باز پرس کی تو جرم گویا بخوبی عائد ہوگیا اور اگر علیحدہ بھیجین تو یہ خوف تھا کہ قمرن کی علالت طبع نہ بڑھ جائے کیونکہ ایکبار تجربہ ہو چکا تھا کہ نواب صاحب کی جدائی کا لفظ سُنکر قمرن اختلاج قلب کے عارضے مین مبتلا ہو چکی تھی اور فرط نزاکت اور شدت غم اور ہجوم افکار سے غشی کی حالت طاری ہوگئی تھی - غرضکہ ساتھ لیجائین تو خود بھی دھرے جائین اور قمرن بھی چھن جائین اور علیحدہ بھیجین تو قمرن کی علالت طبع نازک کا خوف - باہم کمیٹی کی - اِس مشورے مین سب شریک تھے - اور خاص نواب کی کوٹھی فرودگاہ مین مشورہ

ہوتا تھا تاکہ نازو اور قمرن نہ حسن پائین۔
آغا بھائی صاحب اتو دل قابو مین کرکے چل کھڑے ہوجیے۔
لندنی۔ دل کا قابو مین لانا ہی تو مشکل ہی۔
نواب۔ یہی ہوتا تو یہ مصیبت کاہیکو پڑتی ؎

جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوائے جہان کیون ہو
خلش کیون ہو تپش کیون ہو قلق کیون ہو فغان کیون ہو

مہراج۔ سچ ہی بھئی۔ اگر دل قابو مین ہوتا تو اسقدر فضیحتا کیون ہوتا۔
آغا۔ تو ساتھ لے چلنا تو اور بھی فضیحتا ہی۔
مہراج۔ ساتھ لے چلنے کا تو موقع ہی نہین ہی۔
چھٹن۔ ساتھ لے چلنے کے یہ معنی ہین کہ ہم جرم کو اوڑھے لیتے ہین۔ کوئی مجرم قرار دے یا نہ قرار دے ہم تو مجرم بنے جاتے ہین۔
آغا۔ آتے ہوے جو آزادی تھی وہ اب نہین ہی۔
بیرسٹر۔ آتے ہوے بھی آزادی نہ تھی۔ تب بھی آپ لوگ دھر لیے جاتے کہ منکوحہ عورت کو بھگائے لیے جاتے ہین یا اڑائے لیے جاتے ہین یا لیے بھاگتے ہین۔
نواب۔ مگر اُس مرتبہ معلوم کسکو تھا کسی کو کانون کان بھی تو خبر نہ تھی کہ اِن فنسون مین کون لوگ ہین اور کہان جاتے ہین۔
مہراج۔ ہمارے نزدیک تو سب سے بہتر یہ بات ہی کہ ایک روپیہ اُچھال کے پھینکو چت گرے تو ساتھ لیچلو اور پٹ گرے تو علیحدہ بھیجو۔
نواب۔ کیا بکتے ہو خرافات۔
آغا۔ ایک چیت جماؤ صاحب۔ چت پٹ لایا ہی۔

مسخرہ۔ جو سوجھتی ہی ایسی ہی سوجھتی ہی۔
ممن۔ ایسی نہین۔ اوندھی کہو۔ جو سوجھتی ہی اوندھی ہی سوجھتی ہی۔ یہ بھی گوڑیا گڈے کا کھیل مقرر کیا ہی۔
مہراج۔ آخر پھر کچھ رائے قائم تو ہو۔
بیرسٹر۔ قمرن کو جاکے سمجھائیے کہ اگر ہمارے ساتھ چلوگی تو ممکن ہی کہ فوراً دھر لیجاؤ۔ پولیس والے اپنی حراست مین ضرور رکھینگے اور لکھنؤ لیجائینگے۔ اور کدرا کے حوالے کر دیجاؤگی اور مقدمہ جو دائر ہوگا وہ مزید بران۔ اور اگر علیحدہ جاؤگی تو یکایک کوئی تم سے دریافت بھی نکر سکیگا کہ تم کون ہو۔ ممن یا میان جاجو یا چھدا گلنجر وساتھ ہونگے تو سب سمجھینگے کہ اِنکے گھر کی عورتین ہونگی مگر نواب صاحب کے ساتھ تو فوراً شک گذریگا۔ اگر پولیس کے لوگ تاک مین ہونگے تو چھوٹتے ہی بھانپ لینگے کہ نازو اور قمرن ہین۔
نواب۔ بھئی کوئی پڑھا لکھا آدمی ہوتا تو اُسکو مین سمجھاتا عورتون کو کیا سمجھاؤن۔
ممن۔ اور عورتین بھی کون۔
آغا۔ کم سنین۔ چھوکریان۔
ممن۔ اور کبھی گھر کے باہر نہین نکلین۔
نواب۔ اچھا ایک دفعہ تو سمجھانے کی کوشش کرونگا۔ اور جہان تک ہوسکیگا اچھی طرح سمجھاؤنگا آیندہ اختیار بدست مختار۔
اختر۔ یہ کہدیجیے گا کہ ساتھ چلنے مین تمھارا ہر طرح کا فرق ہی اور علیحدہ جانے مین کوئی خوف نہین اور یہ تو ہی نہین کہ اُن دونون کو ہم خدا کی راہ پر چھوڑ دین۔ اِنکے ساتھ تو عورتین خادمہ سپاہی سب ہی ہین۔ لکھنؤ مین پہونچکر پھر سب ایک مین رہینگے۔ یہ اونچ نیچ دکھاؤ شاید سمجھ مین آجائے۔

بیرسٹر- مین بتاؤن- قمرن تو ابھی بالکل ہی نونڈیا ہی-
نازو جان کو سمجھائیے-
للہ نی- میرے دل کی کہی-
ممن- حضور بس یہ ہزار بات کی ایک بات کہی-
نواب- تو بیرسٹر صاحب آپ ہی جائیے-
بیرسٹر- بہت خوب-

بیرسٹر صاحب یکّہ و تنہا اُس کوٹھی مین گئے جہان نازو اور قمرن فروکش تھین- اطلاع کر کے اندر گئے اور نازو جان سے کہا کہ مجھے آپ سے تخلیے مین کچھ کہنا ہی-

نازو- خیریت تو ہی-
قمرن- پہلے یہ بتاؤ کہ خیر تو ہی-
بیرسٹر- ہان ہان- اب کیا ہو سکتا ہی- جو ہونا تھا وہ ہو چکا اب کا ہیکا ڈر ہی-
قمرن- تو پھر ہمکو یہان کیون پھینکدیا-
بیرسٹر- ابھی تمکو ساتھ رکھنا مصلحت کے خلاف ہی-
نازو- ہی کچھ ضرور- تم لوگ ہمسے چھپاتے ہو-
بیرسٹر- خدا گواہ ہی سچ کی باتین کرتی ہین-
نازو- یہان جنگل پہاڑ پر لا کے ہمکو خدا کی راہ پر اکیلا پھینکدیا اور اوپر سے باتین بناتے ہو- بڑے بالسٹر کی دُم بنے ہین-
قمرن- ولایت مین جا کے صاحب لوگون کے بابا لوگون کے ساتھ پڑھا ہی- انگریزی کپڑے پہنتے ہین اور ہمکو نواب کے ہان سے دودھ کی سی مکھی کی طرح سے نکلوا دیا-
بیرسٹر- کیون صاحب- محنت برباد گناہ لازم-
قمرن- اے بس ہٹو بھی-
نازو- باتین ہی باتین سُن لو-
قمرن- شرم تو نہین آتی-

نازو جان بصد آن بان اُٹھین اور ایک کمرے مین جا کر متمکن ہوئین اور مہری کو حکم دیا کہ جو صاحب آئے ہین اِنکو بلا لو- مہری نے جُھک کر سلام کیا اور کہا حضور آپ کو بُلاتی ہین- قمرن نے کہ از بس شوخ اور واقعی اِس شعر کے مصداق تھی ؎

اے کہ در شوخی نداری ہمسری
مینمائی ہر دمے از منظرے

ہنسکر بیرسٹر کو چھیڑا کہ (دیکھیو ہماری بہن بھولی بالی ہین- ایسا نہو اکیلے مین پُھسلا لو) بیرسٹر نے جواب دیا (اجی ابھی تو مین تمکو پُھسلاؤنگا- تمھاری بہن تو خود ہم پر ریجھی ہوئی ہین) قمرن نے کہا (گھر کی ٹکی باسی ساگ- ایسے ہی بڑے حسین ہین آپ- رائی نون اوپر سے اُتروا ڈالیے) اتنے مین نازو نے پکارا (اری ادھر آؤ- واہ- ہمکو یہان بھیجا اور آپ وہان ایک گوری چٹی چھوکری کو مُتھار رہے ہو)-

بیرسٹر صاحب اُٹھکر نازو جان کے پاس گئے- نازو نے مہری کو للکارا کہ تو یہان کھڑی کیا کر رہی ہی- مہری فوراً ہٹ گئی-

نازو- لے اب ہمسے ماخول کی باتین نکرنا-
بیرسٹر- معقول! اِسکے یہ معنی کہ ضرور چھیڑو- واہ بی نازو جان-
نازو- ایسے ہی تو آپ ماشاء اللہ سے بڑے قبول صورت ہین- لے الگ کِھسک کے بیٹھیے- بہت پیٹ سے پاؤن نکالے ہین-
بیرسٹر- نازو وہ گھڑی بڑی بُری گھڑی تھی جب ہم نے تم کو دیکھا-

نازو - اوئی! اچھا! - واہ رے بالشتر -
ب - نہین ہم سے آپ کو کوئی خوف نہین ہو -
ن - اری عقل کی دوا کر مردودسے -
ب - عقل اب کہان -
ن - اوئی - عقل کیا لدگئی - بھون کھائی عقل ؟
ب - اب یہ بتاؤ کہ اس پہاڑ پر سے کیونکہ چھٹکارا ہو یہان سے چلو تو پھر لطف ہو -
ن - اس زبانی داخلے کی بندی قائل نہین -
ب - زبانی داخلہ! اسکا حال تو خدا ہی جانتا ہی -
ن - اے تم لوگون کی بات کا کوئی اعتبار نہین -
ب - ایسی ہی بے اعتباری ہو تو دنیا کا کام کیونکر چلے -
ن - اعتبار کیونکہ ہو -
ب - قسم لو - وعدہ لو جسطرح پر یقین آئے ہم حاضر ہین -
ن - اچھا دیکھی جائیگی -
ب - دیکھی نہین قسم کھاؤ -
ن - اب مجھے تمھارا حال تو معلوم نہین کہ کیسے آدمی ہو ہر دیکا چیچے ہو کہ چھپا ہو کہ جھوٹے لپاٹیے ہو مطلب کے آدمی بہت دیکھنے مین آئے - جب مطلب نکلا تب الگ ہوگئے -
ب - وہ کوئی اور ہوتے ہونگے -
ن - سب یہی کہتے ہین -
ب - تو مہراج بلی مردود سے تو ہم ہر طرح اچھے ہین - جوانی دولت - حسن - علم - شہرت ہم مین کون بات نہین ہی - اگر تمھاری عقل کو کوئی کیا کرے -
تھوڑی دیر مین بیرسٹر صاحب رخصت ہوکر نواب صاحب کے ہان روانہ ہوئے -

اب یہ رائے قرار پائی ہی کہ بیرسٹر صاحب اِن دونون پریون کو الموڑے لیجائین اور وہان سے مرادآباد ہوتے ہوئے نواب چھٹن صاحب کے علاقے مین پہونچین اور وہین قمرن اور نازو کچھ دن رہین -

دوسرے روز نواب صاحب مع خدم وحشم روانہ کاٹھ گودام ہوئے - کاٹھ گودام پہونچکر ایک فرسٹ کلاس مین داخل ہوئے تو دیکھا دو انگریزون کا اسباب رکھا ہوا ہی - دوسرے فرسٹ کلاس مین پہونچے تو ایک مس اور ایک آیا کو پایا - یہان سے بھی پھیر ہانگ - تیسرے فرسٹ کلاس مین گئے تو دو مسین اور ایک صاحب بہادر - چوتھے فرسٹ کلاس مین جو انجن کے پاس تھا اُنکو جگہہ ملی خود بدولت یعنی حضور نواب ہلال رکاب اور آغا محمد اطہر صاحب و نواب چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی صاحب مینو نسپل کمشنر بہادر بڑے بہادر اِس درجے مین آرام کے ساتھ بیٹھے - اور چونکہ ریل مین ابھی ایک گھنٹہ بھر روانہ ہونے کو تھا لہذا نواب صاحب اور آغا اور نواب چھٹن صاحب نے رفرشمنٹ روم مین جاکر انڈون کا آملیٹ کھایا اور دودھیا چا پی - اور چرٹ پیتے ہوئے ریل کے درجے دیکھتے ہوئے چلے تو ایک سیم بدن مس کو دیکھکر بھڑک گئے - صاحب بہادر کا رخ اُس جانب اور پشت اِسطرف تھی اور ایک مس اُس جانب کے پہاڑون کو دیکھ رہی تھی مگر یہ دوسری مس اسٹیشن کیطرف قتل عام کر رہی تھی - نواب صاحب اُسکے بھولے پن پر ہزار جان سے عاشق ہوگئے اور اسٹیشن کے چبوترے پر ٹہلتے ہوئے کہا - کیون یار آغا یہ کافر ظالم تو جبرًا دل اور دل کے ساتھ ایمان بھی چھین لے گئی مگر اسکو

ذرا بھی خبر نہوگی کہ اُسکی ادا کا کشتہ کون ہے

مرحبا اے دل و دین لیکے مُکرنے والے

ہاتھ کانون پہ مرے نام سے دھرنے والے

منزلِ عیش نہین ہے یہ سراے فانی

رات کی رات ٹھہر جائین ٹھہرنے والے

آغا صاحب بولے یار اِسوقت قمرن جان ہوتین تو اُنکو جھپاتے کہ دیکھو حسن گلو سوز اِسکا نام ہے اور جمال اِسے کہتے ہین - واقعی کیا جوبن پھٹا پڑتا ہے - دوسری بھی اچھی معلوم ہوتی ہے مگر صرف گردن ہی گردن دکھائی دیتی ہے ٹہلتے ٹہلتے ایک درجے مین ایک گرہست بہارن دیکھی - سرخ و سفید - کوئی چودہ برس کا سِن اور آنکھین ایسی سیاہ کہ غزالانِ حرم شرما جائین - یہان یہ ڈر تو تھا ہی نہین کہ صاحب بہادر ڈانٹ بتائینگے قریب کھڑے ہوکر خوب گھورا کیے - جب اُس عورت کا مرد آیا تو اُسنے اِنکو للکارا کہ ادھر جہان عورتین بیٹھی ہین تمھارا کیا کام ہے - نواب صاحب کو بھلا یہ تاب کہان کہ کسی کی آدھی بات سُنین دو چار سخت سُست کلمے کہے تو وہ ریل سے اُتر کر چبوترے پر آیا اور اُسنے بھی جواب ترکی بہ ترکی دیا اتنے مین ریلوے پولیس انسپکٹر نے آکے اُسی شخص کا جنبہ کیا اور کہا آپ شکل صورت سے تو رئیس معلوم ہوتے ہین مگر آپ کے فعل رئیسون کے سے نہین ہین بے ادبی معاف - پہلے تو آپ اُس درجے کیطرف مِسیا کو گھورا کیے مگر اب جھڑ گھر بیعانہ دیا تھا - صاحب دیکھتا تو وہ ڈگ دیتا کہ قدر عافیت معلوم ہوتی - اُسکے بعد آپ ادھر آئے اور یہان بھی وہی حرکت -

نواب صاحب سوچے کہ ایک مقدمہ تو دائر ہے اگر یہان اِس سے جھگڑے تو دوسرا مقدمہ چھڑ جائیگا - چھٹن صاحب بھی دور اندیش آدمی تھے یہ دونون خاموش ہو رہے مگر آغا محمد اطہر ذرا تیکھے اور تیز سے تھے - اُنھون نے انسپکٹر سے کہا سُنو جی معلوم ہوتا ہے تم کو ہمیشہ جولاہون اور چمارون سے ساتھ رہا ہے بھلے مانسون اور رئیسون سے گفتگو کرنے کا موقع نہین ملا ہے - ہماری یہ وضع ہے کہ ہم کسی کی بہو بیٹی کو گھورین - اور ہم لوگون کو یہ نہین لازم ہے کہ بس وردی پر اسقدر اتراؤ کہ افراسیاب خان اور نسبہ عون بے سامان بنجاؤ - انسپکٹر یہ تقریر سُنکر یون ہی سا جھلایا مگر چونکہ ذات کا جولاہا تھا جرأت نہوئی کہ جواب ترکی بہ ترکی دے - اگر کوئی شریف انسپکٹر ہوتا تو اِس قسم کی تقریر ہی نہ کرتا اور اگر سمجھاتا تو اور بیر اُلٹے ہین - آغا محمد اطہر صاحب سے اور اُس سے اتبک کب کی چل گئی ہوتی مگر آغا کے دل مین جو رکھا کہ واقعی کسی بہو بیٹی کو گھورنا کون شرافت ہے یہ مقتضاے ریاست نہین ہے کہ اسٹیشن پر ٹہل ٹہل کر گرہستون کو دق کرے اور اُنکے اعزہ کے دل پر صدمہ پہونچائے - اِس عرصے مین آخری گھنٹی ہوئی اور یہ سب رندان شاہد باز اپنے درجے مین جا کے متمکن ہوے اور کوئی تین چار منٹ کے بعد ریل چلی -

نواب صاحب اور اُنکے احباب آغا صاحب اور نواب چھٹن صاحب بہادر کی اِس بفکری اور بے پروائی اور حماقت اور ناعاقبت اندیشی کو دیکھیے کہ اِس مصیبت مین تو جانتے ہین کہ قمرن کا پتا نہین - ناز و ندارد - عیش و آرام کے عوض بے چینی اور ہر دم کی فکر تازہ کہ یا الٰہی

اگر مقدمہ زنا دائر ہوگیا تو کیسی مصیبت پڑیگی - یا کیا حشر ہوگا
خدا انجام بخیر کرے قمرن کا میان برسر پرخاش - پولیس
والون کو شکار ہاتھ آیا - جگت ہنسائی - خدائی بھر مین
رسوائی - اور سب سے زیادہ خیال یہ تھا کہ اگر گرفتار
اور قید ہوگئے تو کہین کے نرہے - مگر با این ہمہ افعال
یہ کہ بہو بیٹیون کو گھور رہے ہین - مس کو دیکھا وہین
پھسل پڑے - بہارن نظر آئی اُسی کو گھورنا شروع کیا
انسپکٹر سے دو دو چونچین ہوگئین - لاحول ولاقوة -
نشی مہراج بلی اسوجہ سے ریل ہی مین بیٹھے رہے تھے
کہ مبادا ریل چلدے اور ہم دھوکے سے اسٹیشن ہی کے
ہلتے رہین -

آغا - اور وہ بہارن کیا بُری ہی - وہ بھی تو ہمثیل تھی
خاصی تنی ہوئی -

چھٹن - مہراج بلی دیکھتے تو وہین ڈھیر ہوجاتے - پھر نہ
اُٹھتے - دونون لاجواب بہارن بھی اس سے کچھ کم نہ تھی -

آغا - میرے تو دل مین آیا تھا کہ دو دن ٹر ھکے لیوٹا کہ
تیرے انسپکٹر کی ایسی تیسی - ملعون ساٹھ ستر روپیے کا
بانے والا اور ہم رئیسون کے مُنھ لگتا ہی -

چھٹن - ساٹھ ستر بات نہین ہی جی - بات صرف یہ ہی
کہ وہ شریف نہین ہی - بجوڑا ہی - اصل پاجی -

گفت از من چو رہست می برہی
اصل بد از خطا خطا نکند

آغا - صورت سے پاجی پن برستا ہی -

چھٹن - مین تو کہتے کہتے رہگیا کہ خدا پاجی بنائے مگر
پاجی کی صورت نہ بنائے -

آغا - مین نے تو اسوقت بہت ضبط کیا واللہ -

چھٹن - علی ہذا القیاس -

نواب - بھئی انصاف پسند تم لوگ نہین ہو - اُسکا کیا
قصور ہی صاحب - آخر اُس کم بخت نے کیا گناہ کیا -
وہ ریل کے پولیس کا انسپکٹر ہی کہ نہین - آپ لوگ وہان
گھورتے تھے کہ نہین گھورتے تھے - وہ عورت گھر گرہست
ہی یا نہین ہی - مس کو آپ نے گھورا تھا یا نہین - پھر اگر
اُسنے ٹوکا اور منع کیا تو کیا بُرا کیا - اُسپر تو یہ فرض ہی -

آغا - گھورنا کیا معنی - یہ گھورنا چہ معنی دارد -

نواب - یعنی بدنیتی کی نظر سے کسی شریف زادی یا کسی
عورت کو آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا -

آغا - تو کوئی اپنی آنکھین پھوڑ ڈالے -

مہراج - پھوڑ نہ ڈالے مگر قرینے کے ساتھ دیکھے -

نواب - یہی مین بھی کہتا ہون -

آغا - اچھا فرض کیجیے گھورا بھی تو یہ کونسا جرم ہی -
انسپکٹر کو اِس سے کیا سروکار ہی ہم اپنے گھورتے ہین -

مہراج - جی یہ جرم جوتے کھانے کا ہی - یا پولیس کاری کا
جرم ہی -

نواب - جب آپ اُس بہارن کو گھورتے تھے تو اُس
مردنے آپ کو ایک ڈانٹ بتائی تھی کہ نہین - اب اگر
آپ سے اور اُس سے تکرار ہوتی تو مار پیٹ کی نوبت آتی
یا نہ آتی -

مہراج - اب وہ انسپکٹر دست درازی کرتا یا نکرتا -

آغا - یہ سب بزدلی کی باتین ہین - محض بودے پنے کی
یون ہوتا اور وون ہوتا اور چنین وچنان -

مہراج - اچھا صاحب آپ جاکے لڑ پڑیے - بس یہی نہ منع
کون کرتا ہی - جائیے لڑ پڑیے -

چھٹن - زیادتی تو بیشک ہماری ہی تھی -

نواب - (آغا کی طرف مخاطب ہوکر) بندگی -

آغا - یہ بھی تھالی کے بیگن ہین -

نواب - بھائی صاحب -

نہ ہر جاے مرکب توان تاختن
کہ جاہا سپر باید انداختن

یہ کوئی بہادری نہین ہی کہ ہر مقام پر جاکے لڑ پڑے
اول تو ہم خود ایک بلا مین گرفتار ہین - اُسی سے ابھی چھٹکارا
نہین پایا ایک اور مقدمہ دائر کرا دین -

آغا - جبھی تو خاموش بھی ہو رہا ورنہ مین بے ٹھوسکے
نہ رہتا - سیدھی بات ہی ملعون نہین کرتا - یہ سائیس
باچر کٹے کا نطفہ ضرور ہی -

نواب صاحب کو دفعۃً بی قمرن جو یاد آئین تو دل مین
دفعۃً درد اُٹھا اور اُس سیم بدن مِس اور گلعذار بہارن کی
یاد بھی بھول گئے اور اِنکے بشرے سے آغا صاحب اور
نواب چھٹن بھی سمجھ گئے کہ قمرن یاد آئین - منشی مہراج بلی
پیشتر ہی سے افسردہ خاطر اور ملول تھے کہ پیرانہ سالی مین
خوش قسمتی سے ایک ایسا معشوق پایا مگر بدقسمتی نے اُسکا
ساتھ بھی چھڑایا - اِس بوڑھاپے مین ایسی جوان اور
خوبرو زنکہ حسینہ بھلا کہان ملیگی - اور اگر روپیے کے
زور سے ملی بھی تو اِسقدر بے تکلفی کیونکر ہو سکتی ہی -

آغا - یار نواب - اب ذرا دل کو بہلاتے چلو -

نواب - بھئی اب اور کیونکر دل بہلاؤن -

آغا - فہمیدہ آدمی ہو سمجھدار ہو - یہی وقت امتحان ہی -

مرد باید کہ ہراسان نشود
مشکلے نیست کہ آسان نشود

چھٹن - مہراج بلی بھی اِس بارے مین بودے معلوم
ہوتے ہین -

آغا - یہ کوچہ ہی ایسا ہی -

مہراج - بھائی جان نواب محمد عسکری کو تو کوئی خوف ہی
نہین ہی - جوان آدمی ہین اور خوبصورت آدمی ہین -
عورت خود ہی ریجھ جائے - مگر بندہ تو بوڑھا ہی - مجھپر
جوان عورت کیا ریجھیگی - نازو سے اب دل ملگیا تھا -
جوان ہون یا بوڑھا ہون اب تو اُس سے بے تکلفی ہوگئی
مگر اب نئے معشوق سے بھلا کیا دل ملیگا -

آغا - تو نازو جاتی کہان ہین -

نواب - مزے مین تو تم ہی ہو یار کہ نازو کا والی وارث ہی
کوئی نہین ہی -

مہراج - ارے چپ رہو بھائی نظر نہ لگاؤ اُس مردود کو مرنے ہی
دو - اور مرا ہوا تو ہی ہی کہین اُسکا پتا ہی نہین -

آغا - اب کچھ اور ذکر چھیڑو جی -

نواب صاحب نے باد ل سرد کہا یارو لاکھ چاہتا ہون
کہ کسی تدبیر سے دو گھڑی غم غلط ہو مگر قمرن نہین بھولتی
اِسکا کیا علاج ہی -

منشی مہراج بلی بھی اِنکے ہمصفیر ہوے کہ (بندہ اِسوقت
یہ سوچتا ہی کہ خدا جانے بیچاری نازو اور قمرن کہان ہونگی)

نکروں نالہ تو کس شغل مین کاٹون اوقات
یہ تو مانا کہ یہ نالون مین اثر کچھ بھی نہین

آغا صاحب اب کس کس کو سمجھائین - دو مجنون ہین ماو ایک سے ایک بڑھا ہوا - کہا بھائی نواب تم دونون تو ہاری مانتے ہو نہ جیتی - کسی کے مان کے نہین ہو - مہراج بلی کی کیفیت دیکھتے ہو - انھون نے کہا مہراج بلی کی کیفیت کیا دیکھون میرے قلب کی کیفیت اگر آپ کو معلوم ہو تو مہراج بلی دہراج بلی سب کو بھول جائیے -

مجنون کا حال سُنکے پریشان ہو گئے
میری اگر سنو گے تو اوسان جائینگے

چھٹن صاحب بولے حضرت اگر اِس درجے کا عشق ہوتا تو اُس مس کو دیکھ کے چک پھیریان نکرتے -

نواب - وہ تو صرف غم غلط کرنے کا بہانہ تھا ورنہ -

ترا غم در سمایا ہی اسقدر دل مین
نگاہ بھی نہ ملاؤن جو بادشاہ ملے

قمرن شاہ حسن ہی مگر دور سے اُس مس کا جھمکڑا بھی غضب کا جوبن دکھاتا ہی - قمرن بھی اگر دیکھتی تو ذرا دل مین کہتی کہ ہان اور ہم چھیڑتے کہ ؎

ہان اور نکھر لے آئنہ دیکھ
لے گھر مین ترا جواب نکلا

اتنے مین اسٹیشن آیا - اور ریل ٹھہری اور انھین دونون گلبدنون کے ہاتھ مین ہاتھ دیکر صاحب بہادر پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگے -

آغا - (نواب کو چٹکی لیکر)

پارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

مہراج - خیریست - بابا خیریست - ع -

حسن و جمال بے نظیر طرز خرام بیمثال

ایک دفعہ جو پھر وہ مسین اور صاحب بہادر اِنکے درجے کی طرف سے گذرے تو انگریزی عطر کی وہ خوشبو آئی کہ دماغ طبلۂ عطار بنگیا - اور تھوڑی دیر تک لپٹین آیا کین - تو نواب صاحب نے کہا حضرت واللہ اِسوقت ہم کو وہ شب یاد آتی ہی جب قمرن اور نازو نکھار کرکے ہمارے ساتھ فرسٹ کلاس مین بیٹھی تھین اور اُنکی زلف چلیپا سے موتیے کے عطر کی خوشبو آتی تھی - آج ہم اِن مسون کو صاحب کے ساتھ دیکھ دیکھ کے ترستے ہین -

مہراج - واللہ اُس سمان کو یاد کرکے مین بھی روتا ہون -

آغا - اِسی کا نام انقلاب ہی -

مہراج - انقلاب سا انقلاب مگر خدا کرے وہ لوگ آرام کے ساتھ الموڑے پہونچ جائین -

نواب - ساتھ ایسے شخص کا ہی کہ اُس سے کوئی پیش نہین پاسکتا - قانون دان - لائق - اور تجربہ کار -

مہراج - بس یہی تو تسکین ہی -

دوسرے اسٹیشن پر پھر وہ دونون مسین اُترین اور صاحب بہادر سایے کی طرح ساتھ ساتھ - گو تاریکی شب کے سبب سے صورت جیسا کہ چاہیے اچھی طرح نظر نہین آتی تھی مگر گوری رنگت تاریکی مین نہ چمکی تو کیا -

آغا - ارے یار ہم تو خود بھی ذرا اُتر کے سیر کرتے ہین -

نواب - واہی ہو - تم رہجاؤ گے -

مہراج - صاحب لوگون کی برابری کرنے چلے ہین -

جو کی تقلید خسرو کی تو کارہ کوہکن بگڑا
چلا جب چال کوا ہنس کی اُسکا چلن بگڑا

ہملوگ بھلا کیا کھا کے اُنکی برابری کرینگے -

نواب - وہ یاد ہی (تمہارے ہاتھوں کی چوڑیاں کانسٹبلوں کے پاس ہونگی ہاہا -

آغا - اور کس شوخی کے ساتھ جاتی تھی کہ ہائے ستم ع -

چال جیسے کڑی کمان کا تیر

نواب - کجا وہ عیش و شادمانی کجا یہ پریشانی ؎

عیش بھی اندوہ فزا ہوگیا | ہائے طبیعت تجھے کیا ہوگیا
دشمن ارباب وفا ہوگیا | دوست بھلا ہوکے برا ہوگیا
داغ وہ بہتر ہی جو مرہم بنا | درد وہ اچھا جو دوا ہوگیا
سب مجھے دیوانہ بنانے لگے | لو وہ تمہارا ہی کہا ہوگیا

آغا - اب تو جب پھر وہ سماں بندھے تو لطف ہی ورنہ ع

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مہراج - خدا نے چاہا تو پھر وہی صحبت جمے ؎

قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی
دم بھر میں شہنشاہ گدا ہوتا ہی

نواب - احباب بھی ہین دوست آشنا بھی ہین - بادۂ خوشگوار بھی ہی - سب کچھ ہی مگر قمرن اور نازو کے بغیر لطف صحبت کجا ؎

خوش نمی آید بیاد تو گل خندان مرا
میچکد لخت جگر از دیدۂ گریان مرا
گرمی سوز درونم سوختی پنہان مرا
موج اشکے گر نباشد در شب ہجران مرا
کیست تا آبی زند بر آتش سوزان مرا

مہراج - سچ کہتے ہو یار - تڑپا دیا اسوقت غضب ڈھایا واللہ

بندہ پرور کوئی منظور نہین آپ سوا
حور ہو خواہ پریزاد ہو یا ماہ لقا

ہمکو تو بس نازو جان ہون اور قمرن ہون اور چاہے سارا جہان نہو سچی بات تو یہ ہی - مگر دل گواہی دیتا ہی کہ ضرور پھر وہی صحبت جمیگی -

چھٹن - ہان ہان جی اسمین آپ کو شک بھی ہی - لاحول ولاقوۃ ! دو دن کا یہ بھی تفرقہ ہوگیا مگر یار اب کے شاہجہان پور کے اسٹیشن پر اُن پری پیکران فرنگ گلرخان فرنگ مہوشان فرنگ کی نظارہ بازی ضرور ہی -

نواب - جوتے کھانے کی حرکتین یہی ہین -

چھٹن - پھر چاہے جو ہو ؎

یا ہاتھ توڑے جاینگے یا کھو لینگے نقاب
سلطان عشق کی یہی فتح و شکست ہی

ہمارے ساتھ آغا بھی تو ہین - دو کو تو یہ چھاپ بیٹھین بے وجہ کسی سے مقابلہ کرنا کیا کچھ دل لگی ہی - ہم اپنے دور کھڑے رہینگے بس کیون جی آغا کیا کہتے ہو - قرینے کے ساتھ ٹہلتے ہوے ذرا آنکھین ہی سینکینگے -

دو تین اسٹیشنون کے بعد شاہجہان پور ملا - اور یہ لوگ کُلبلاکے اُٹھ بیٹھے اور تینون ثالث بالخیر نظارہ بازی کے لیے چلے مگر ابکی ذرا پھونک پھونک کے قدم رکھتے اور دیکھ بھال کے چلتے تھے -

دل کا چور تو برا ہوتا ہی - خوف تھا کہ مبادا کوئی سمجھے کہ شرابی ہین - کوئی چال سے بھانپ جاے کہ مست ہین - مبادا اعتدال سے زیادہ پی گئے ہون - پانون بے طور پڑتے ہون - یا شاید گفتگو کرتے زبان لکنت کرے - گو تینون احباب بندۂ سنج سرخوش و تر دماغ تھے اور دائرۂ اعتدال سے باہر قدم نہین رکھا تھا مگر وہی دل کا چور -

اُس درجے کے پاس جیسے ہی پہونچے جہان فرنگستان کی وہ مہ لقا حورتمثال مسینِ جلوہ گر تھین تو خلاف امید صاحب بہادر نے جنکا چہرہ کمفرٹر اور سمور کی ایک عجیب قطع کی ٹوپی سے کسیقدر چھپا ہوا تھا اِنسے انگریزی مین پوچھا (یہ کون اسٹیشن ہی جناب) - آغا صاحب نے بڑھکر کہا یہ شاہجہان پور ہی اور تینون ذات شریف بڑھکر اُس درجے کے پاس گئے تو صاحب نے اُردو مین کہا - مہربانی کرکے ذرا خانساماں سے کہیے کہ ایک بوتل بیر کھول کے لائے - نواب محمد عسکری صاحب بہادر اور نواب چھٹن صاحب بہادر اور آغا محمد اطہر صاحب تینون کی شان کے خلاف تھا کہ رفرشمنٹ روم مین جاکر خانساماں سے کہین کہ ایک صاحب بہادر بیر کی بوتل مانگتے ہین مگر اِس للک پر کہ اُن مہوشان فرنگ کو گھورینگے فوراً خانساماں سے بوتل کُھلوا کر لائے اور دام بھی خود ہی ادا کردیے اور آپس مین یہ گفتگو ہوئی کہ صاحب خوش مزاج ہی مگر افسوس ہی کہ گو ہم لوگون کو قریب جانے اور وہان ٹھہرنے اور باتین کرنے کا موقع بھی ملا مگر اُن حور وشِ مسون کو نہ دیکھ سکے کہ اِس جانب پشت کیے ہوے بیٹھی تھین - بوتل کُھلوا کے لائے صاحب نے اپنے گلاس مین بیری اور تھینکس کہکر ایک اٹھنی خانساماں کو دی تو محمد عسکری نے کہا (دام دیدیے گئے ہین آپ تکلیف نہ کیجیے) صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ ہماری نوٹ بُک پر اپنا نام لکھدیجیے - نواب محمد عسکری صاحب نے اپنا اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب کا نام لکھدیا - باتین تو صاحب سے یہ لوگ کرتے تھے مگر نظر اُنھین مسون کی طرف تھی - اتنے مین ایک قتالۂ عالم انگڑائی لیتی ہوئی اُٹھی اور کھڑی ہوگئی تو اُسکا چہرہ اُنکو نظر نہ آیا مگر پتلی کمر اور سینے کے ابھار پر عش عش کرنے لگے - صاحب نے اپنے لہجے مین پھر اُنکا شکریہ ادا کیا اور ہاتھ ملاکر اُنکو رخصت کیا مایوس و محروم افسوس کے ساتھ یہ عشاق زار رخصت ہوے

نواب - کیے حضرت پر وبال تو بلا لیے -

آغا - یہ وہی مثل ہوئی کہ ؎

ہمنشین جب مرے ایام بھلے آئینگے
بن بلائے وہ مرے گھر مین چلے آئینگے

چھٹن - پہلے تو مین سمجھا کہ صاحب نے ڈانٹ بتائی -

آغا - مین کہنے ہی کو تھا کہ (صاحب آپ کا اجارہ نہین ہی ہم پلیٹ فارم پر ٹہلتے ہین مگر جب چھٹن صاحب نے سمجھایا تب تو جان مین جان آئی کہ وہ پوچھتا تھا (یہ کون اسٹیشن ہی -

نواب - ایک بوتل بیر بھی پلادی -

آغا - ہان نمک تو ایک قسم کا کھلا دیا جی -

چھٹن - اور نام نوٹ بُک پر لکھا ہی ہی -

آغا - یار کانپور چلو ایک دن -

نواب - اور کیا نہین بھی چلینگے -

آغا - ایک جلیل القدر انگریز سے ملاقات ہی ہوئی سہی - داشتہ آید بکار -

چھٹن - بھئی ہم تو دو ہی تین دن مین کانپور جائینگے -

نواب - ضرور ہم بھی چلینگے -

آغا - اور دل لگی یہ ہو کہ اُسی کے ہان اُترین -

چھٹن - اُس سے پتا تو پوچھا ہوتا -

اِسپر آغا صاحب پھر لپک کے صاحب کے پاس گئے اور کہا صاحب بہادر حضور کا نام تو ہم کو معلوم ہی نہین ہی

صاحب نے معاً جیب سے اپنا کارڈ نکال دیا اور یہ خوش خوش کارڈ دیکر اپنے احباب کے پاس آئے چھٹن صاحب کسی قدر حرف آشنا تھے - انھون نے ہجے کر کے کہا - لی برادرس - اورنیسل سے کانپور لکھا ہی - بس اب بات بنگئی - کانپور مین انکا پتا ملجائیگا -

نواب - لی برادرس ؟ نیا نام سُنا بھئی - لی برادرس - اب بار بار صاحب کو نہ چھیڑو - اب لکھنؤ کے اسٹیشن پر ملاقات ہوگی -

آغا - انشاء اللہ ! وہان صاحب کو تھوڑی برانڈی بھی پلا دینگے - آدمی خوش مزاج معلوم ہوتا ہی - ایسے آدمی سے ہم بہت خوش ہوتے ہین -

چھٹن - خود چھیڑ کے گفتگو کی - خود نوٹ بُک پر نام لکھوائے معقول ہونے مین کیا شک ہی -

نواب - مگر یار سنو تو ہمارے دل مین ایک شک اسوقت پیدا ہوا - کہین پولیس کا کوئی انگریز تو نہین ہی کہ ہماری ٹوہ لینے آیا ہو اور حساب لگائے کہ فلان تاریخ کو ہم لوگ روانہ ہوے اور اُسی کے دوسرے روز نازو اور قمرن نے بھی نینی تال چھوڑا -

آغا - ہمارا بھی ماتھا ٹھنکا بھائی صاحب -

نواب - یہ نام لکھوا لینا کیا معنی -

آغا - اور آپ نے بہت بنا بنا کے نام لکھے ہین -

نواب - تو وجہ کیا کچھ تو یہ خیال تھا کہ نام صاف صاف لکھے جائین تا کہ بخوبی پڑھ لیے جائین اور کچھ یہ خوف دامنگیر کہ مبادا نشے کی حالت مین نام صحیح طور پر نہ لکھین لہذا بہت بنا بنا کے نام لکھے کہ اندھا بھی پڑھ لے -

چھٹن - بیٹھے بیٹھے آپ نے تشویش مین ڈال دیا -

نواب - بھئی کھٹک کی بات ہی یا نہین ہی مجھے جو شک پیدا ہوا وہ بالکل بے اصل تو نہین ہی - نام لکھوا لینا کیا معنی

آغا - لاحول ولا قوۃ -

جب ریل چھوٹنے کا وقت قریب آیا تو یہ اپنے درجے مین جا کے بیٹھے - منشی مہراج بلی نے کہا بوتل بالکل خالی ہوگئی تھی - مین نے تین روپیہ کو اِل اِل ہوسکی کی ایک بوتل خرید لی ہی - رستے مین اُڑتی چلے - چھٹن صاحب نے کہا بوتل تو خیر اُڑتی ہی چلیگی مگر یہان تو فشار بگڑا جاتا ہی - ہم تینون کی عقل تو اسوقت ٹھکانے نہین ہی تم غور کر کے اپنی راے دو - ہوا یہ کہ ہم ٹہلتے ہوے صاحب کے درجے کیطرف گئے -

مہراج - پٹے کہ نہین پٹے - اگر بچگئے تو افسوس ہی - جو بات ہی حماقت کی - لاحول ولا قوۃ ! -

نواب - پٹتے تو کیا بھلا - ہم بھی تینون جان پر کھیل جاتے اُنہین کوئی تمھاری طرح بوڑھا تو ہی نہین -

آغا - کچومر کر ڈالتا - ہمسے مقابلہ دل لگی ہی کچھ - گرز رو ئین تن مین ؟

مہراج - گرز رو ئین تن ! سوائے شیخی کے دوسری بات نہین - بڑے پہلوان بنے ہین ؎

من آن رستم گرز رو ئین تنم
کہ وہ باٹہر نجتہ را بشکنم

چھٹن - اب اِس بحث کو جانے دو - مطلب کی بات سنو کہ فشار کیون بگڑا - جیسے ہی صاحب کے درجے کے پاس پہونچے انھون نے انگریزی مین پوچھا یہ کون

اسٹیشن ہر ہم لوگون نے اُردو مین کہا تھا ہجہا نپور۔ اُنھون نے خود ہی کہا کہ مہربانی کرکے ذرا خانساماں سے کہیے کہ بیر شراب کی ایک بوتل کھول لائے۔ ہم لوگون نے خانساماں کو جاکے حکم دیا اور بیر شراب کھلوا کے لائے۔ صاحب نے شراب اپنے ٹمبلر مین لے لی اور خانساماں کو اُٹھنی دینے لگے مگر ہمنے منع کیا اور کہا ہم تو قیمت دے چکے ہین۔ شکریہ ادا کیا اور نوٹ بُک نکالا کہ ہمارا سب کا نام ہمسے لکھوا لیا اب نواب کے دل مین یہ خوف پیدا ہوا کہ شاید کوئی پولیس کا صاحب ہو۔

مہراج - وہ اگر پولیس کا صاحب ہوا بھی تو کیا آپ چور نہین ڈاکو نہین اُٹھائی گیرے نہین۔ نام لکھنے سے کیا ہوتا ہی۔

آغا - ایک بات اور ذہن مین آئی - نام تو ہم لوگون کے لکھے ہی ہین - وہ اُسپر تمسک لکھوا لے کہ ہم لوگون نے ہزار روپیہ قرض لیا۔

مہراج - لاحول ولا قوۃ - بھئی واہ - پی کے بھئی واللہ کیا کیا سوجھتی ہی - بہت دور کی کوڑی لانے لگے - ایک صاحب کو یہ فکر ہی کہ مبادا پولیس کے سپرنٹنڈنٹ ہون دوسرے صاحب کو نشے مین یہ سوجھی کہ تمسک لکھ لیگا اب یہ نہین سوچتے کہ پولیس کا حاکم آپ کا نام لکھوا کر کیا سکتا ہی آپکون مجرم ہو - اور تمسک لکھوانے کے کیا معنی -
نواب محمد عسکری نے تمسک پر ان دونون کے نام سے بھی خود ہی دستخط کر دیے ؟

چھٹن - اچھا پھر نام کیون لکھوائے - اسمین کچھ لم ضرور ہی بے وجہ نہین جناب ۔

مہراج - اب پھانسی ہوئی آپ سب کو بچنا محال ہوا رہی عقل بندہ درگاہ تو ایک بھرپور پگ پی کے مزے سے دراز ہوتے ہین -

نواب - اُنڈیلو - ہمکو بھی ابھی سرور نہین ہوا ہی -

چھٹن - وہ پی ہی کتنی جو سرور ہوتا -

آغا - تو مہراج جی کے نزدیک کوئی اندیشے کی بات نہین ہی اور یا شاید یہ سبب ہو کہ یہ تو اُس فہرست مین شریک ہی نہین ہین انکی بلا سے -

مہراج - بس آپ لوگون کی اِنھین باتون سے تو ہم کھٹکتے ہین یہ پاجیون کا کام ہی کہ دوست کو دوست نہ سمجھے اور اپنے حلوے مانڈے سے سروکار رکھے - ایسے دوست کی ایسی تیسی - آپ بدنام یا رسوا یا مطعون ہون اور ہم خوش ہون - لاحول ولا قوۃ - ارے بھئی ہم سب تو ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہین تم گرفتار ہوے تو کیا اب تو ہمارا آپ کا چولی دامن کا ساتھ ہی - اور اگر واقعی آپ لوگون کا یہی خیال ہی کہ مین اپنے حلوے مانڈے سے غرض رکھتا ہون تو خیر -

آغا - واللہ مین نے دل لگی دل لگی مین کہا تھا -

چھٹن - مہراج جی دوست صادق ہی -

نواب - بخدا موتیون مین تولنے کے قابل ہی -

آغا - شاباش - صاف باطن اور جان پر کھیل جانے والا آدمی - دوست کا وقت پر ساتھ دینا دل لگی نہین ہی - یہ بڑے دلی دوستون کا کام ہی -

نواب - دوست تو مشکل سے ملتا ہی -

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشان حالی و درماندگی

اور یون تو جنسے صاحب سلامت ہی وہ بھی دوست ہی۔ دور دور کی صاحب سلامت ہی گر کہنے مین یہی آئیگا کہ دوست ہین۔ میرے بڑے دوست ہین۔ حالانکہ نام سے بھی واقف نہین۔

اس گفتگو مین ہردوئی کا اسٹیشن آگیا۔ کچھ نشے کی ترنگ اور کچھ گفتگو مین نہ راستہ معلوم ہوا اور نہ یہ معلوم ہوا کہ شاہجہانپور سے ریل کب چھوٹی ہردوئی مین آ کے معلوم ہوا کہ اب لکھنؤ قریب ہی۔ اب قمرن اور نازو کی مفارقت کا صدمہ دہ چند ہو گیا اور نینی تال کی آب وہوا اور جھیل کے لطف اور وہان کی چہل پہل اور دن رات کی دھما چوکڑی اور ہر وقت کی صحبت طرب اور محفل عیش و عشرت کا سمان آنکھون تلے پھر گیا دل ہی دل مین سب افسوس کرتے تھے کہ کس خوشی اور شوق اور اشتیاق کے ساتھ گئے تھے اور کس پریشانی اور مصیبت اور بدنامی کے ساتھ وہان سے واپس آئے۔

نواب صاحب نے پھر وہی شعر با دل سرد پڑھا ؎

	تہمتین چند اپنے ذمے دھر چلے کس لیے آئے تھے ہم کیا کر چلے	

مہراج۔ اب اگر اسوقت آپ نے چھیڑا تو مین واللہ رو دونگا کیونکہ میری روح رو رہی ہی۔

آغا۔ ایک ایک پگ اور لے لو۔

نواب۔ ہم تو ضرور لینگے۔ لاؤ جی۔

مہراج۔ اب ہنسی خوشی کی باتین کرو۔ جو ہوگا دیکھا جائیگا کہان کا جھگڑا۔ گو روح ابتک روتی ہی مگر بات یہ ہی۔

دل نہ رہا سینے مین دم کیطرح	ٹوٹ گیا تیری قسم کیطرح

جب یہ کہا مرتے ہین کتنے ہین وہ	مر نہ گئے اہل عدم کیطرح

نواب۔ بہت عرصے کے بعد بے تکی اڑائی واہ میری بے تکی کے اڑانے والے واہ۔

اب آپس مین یہ صلاح ہوئی کہ لکھنؤ مین آغا صاحب اور محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور کل رفقا ہر دم ایک ساتھ رہین۔ اور چھٹن صاحب کی کوٹھی پر رہا کرین اور شام کو وہین پر ہوا کھانے نکلا کرین تاکہ جو کچھ ہونا ہو ایک ہی ساتھ ہو۔ مہراج بلی کی نسبت سب کو شک تھا کہ یہ دھر و ادبکا انکو چھٹن صاحب نے یون سمجھانا شروع کیا (بھائی مہراج بلی۔ بھائی بلی خان۔ وہ بھائی منشی مہراج بلی بھائی دیکھو نازک زمانہ ہی بھائی خان۔ وہ۔ اجی خدا کی۔ مطلب یہ کہ بھائی ذرا سنبھل کے۔

نواب۔ ارے میان چھٹن صاحب۔ کہان ہو استاد۔

مہراج۔ چڑھ گئی! چھٹن صاحب کی تو خبر آگئی صاحب

چھٹن۔ جی نہین کیا مجال ہے ع۔

	ایسے کمظرف نہین ہین کہ بہکنے جائین	

مگر مطلب یہ کہ اب نینی تال تو ہی نہین اب تو بھائی صاحب شاہجہان پور ہی تو کجا نینی تال کجا سلطان پور۔

نواب۔ (ہنسکر) جی بجا ہی سلطانپور نہین یہ تو بڑا بگڑھ ہی حضور۔ ذرا آنکھ کھول کے ملاحظہ فرمائیے گا۔

آغا۔ چھٹن صاحب اب سو رہو بھائی جسمین لکھنؤ مین آدمی بنکے اسٹیشن سے اترو اب آرام کیجیے۔

چھٹن۔ بہت خوب اگر ایسی ہی بے اعتباری ہی تو بندہ سو ہی رہیگا۔ بسم اللہ۔ نینی تال تک تو مزے مزے سے ہمارا اعتبار کیا اب سہارنپور مین آگئے تو ہمارا اعتبار نہین کرتے۔

مہراج - ارے ! اب سلطانپور سے سہارنپور چڑھ دوڑے کیا پھلانگ ہی - مانتا ہون اُستاد - کیون نہو چرا نباشد خوب سوجھی ہی - ع -

ساقیا دوڑ کہ پھر آنے لگا ہوش مجھے

نواب - اِنکو سوڈا پلوا دو -

چھٹن - ہان یہ بات مانی - سوڈا پلواؤ تو کیا مضائقہ ہی ایک پوری بوتل پلوا دو -

اگر گرمی دماغ پر احیاناً چڑھ گئی ہوگی تو دور ہو جائیگی کیونکہ نینی تال سرد مقام ہی اور سہارنپور گرم ہی -

نواب - جی ہان سہارنپور ایسا ہی مقام ہی -

آغا - کبھی سہارنپور اور کبھی آپ آسئے تھے -

چھٹن - سہارنپور ! وہ کہان ہی - اجی یہ تو سلطانپور ہی وہ - اجی ہردوئی کہو -

مہراج - اب دماغ صحیح ہو گیا -

چھٹن - بھائی ابھی تو تم لوگ ہمین سٹری سمجھتے ہو مگر ؎

دیوانہ باش تا غمِ تو دیگران خورند
واللہ ہوشیار وہی ہی جو مست ہی

اور سچ تو یہ ہی جناب والا کہ ؎

ہی طرفہ تماشا سر بازار محبت
اک حشر بپا تھا دمِ اظہار محبت

سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت
رفتار قیامت ہوئی گفتار محبت

اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے مین ترے جھوٹ مین گرفتار محبت

مہراج بلی نے بوتل کھولکر آغا صاحب کو دی اور اُنھون نے چھٹن صاحب کو پلائی - آدھی بوتل پی کر چھٹن صاحب نے کہا بس اب نہ پینگے - اب سر پر ڈالدو - نواب صاحب کی صلاح سے سر پر باقیماندہ پانی ڈال دیا گیا تو ذرا سکون ہوا

چھٹن - ذرا تیز ہو گئی تھی - مگر مین بیہوش نہ تھا -

نواب - اب یہ فرمائیے کہ یہ کون مقام ہی -

چھٹن - ہردوئی تک کا تو ہوش ہی ہمکو بس پھر نہین -

نواب - ملیح آباد پار چلے آئے ہین -

چھٹن - خدا خدا کر کے کہین لکھنؤ کے قریب تو آئے - مگر بات تب ہی کہ جب باآبرو وہان بھی رہین اور قمرن اور نازو اور ہم سب ہنسی خوشی رہین - آمین -

آغا - آمین - یا خدا تو ایسا ہی کر - مین تو صدق دل سے دست بدعا ہون کہ ایسا ہی ہو -

اِس گفتگو مین کئی اسٹیشن طی ہو گئے اور ریل کی سیٹی کی آواز آئی اور سب کلبلا کے اُٹھ بیٹھے اسٹیشن پر پہونچے تو استقبال کے لیے بہت سے آدمی کھڑے تھے - کوئی دو تین گھڑی رات باقی تھی - درجے سے اُترے - احباب و رفقا و ملازمین حاضر پلیٹ فارم اسٹیشن سے ملے - سبکو نہایت ہی خوش پایا - آغا صاحب اور منشی مہراج بلی اور چھٹن صاحب کے دوست آشنا بھی آئے تھے - اسٹیشن سے سوار ہو کر اپنے اپنے گھر روانہ ہوے -

منشی مہراج بلی کی پُرانے فیشن کی دیگنٹ آئی وہی نقاہت سرنگ گھوڑا - وہی چار کوچبین بھٹے بھٹے کپڑے پہنے ہوے

آغا محمد اطہر صاحب کا سمند سیاہ زانو ران سواری کا گھوڑا تھا - انگریزی قیمتی کاٹھی سایس وردی سے لیس یہ سوار ہوے تو ہوا سے باتین کرتے ہوے چلے -

نواب چھٹن صاحب کی بانکی گاڑی آئی تھی - جوڑی جتی شترغہ یا بہ - تبیسر کے میلے کی خرید -

نواب محمد عسکری صاحب کے ٹھاٹھ سب سے اُجلے تھے - ویلاکی جوڑی ہوا سے باتین کرتی ہوئی - کوچبین ایک مشہور آدمی - تنخواہ ۵ ماہواری - سائیس نوق البھڑک وردی پہنے ہوئے زرق برق -

مہراج بلی سیدھے گھر پہونچے اور داخل دفتر -

آغا محمد اطہر نے ایک دوست کے مکان پر جو راستے مین ملتا تھا گھوڑا ٹھہرالیا اور اُنسے ملے -

نواب چھٹن صاحب کو اُنکے ایک دوست نواب بدھن صاحب جو اسٹیشن تک استقبال کے لیے آئے تھے اُسی وقت ہوٹل مین لیگئے گو چھٹن صاحب نے بڑا اصرار کیا کہ بندہ اِسوقت نینی تال سے تھکا ماندا مراُ بُامارامار چلا آتا ہی مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی کہا چاہے جو کچھ ہو ضرور چلنا ہوگا -

نواب محمد عسکری صاحب سیدھے نواب رونق جنگ بہادر کے ہان پہونچے اور اُنکو جگایا -

رونق - بیا برادر -

ع (عسکری) ارے یار حال کہ چلو -

ر - بیٹھو تو - حال سب اچھا ہی -

ع - میان حقہ بھرلاؤ -

ر - حقہ بھرلاؤ - نیچوان تازہ کرلاؤ -

ع - بھائی جان اُس قمرن کے میان نے ہلادیا واللہ تہلکا ڈالدیا -

ر - اجی لاحول ولاقوۃ -

ع - للہ کھبی صاف صاف بتاؤ -

ممن - خداوند بڑی پریشانی ہی -

ر - یہ سب تمھین لوگون کے کرتوت ہین -

ع - جی اور کیا -

ممن - ہان حضور ہم تو گردن زدنی ہین ہی مگر ہوا یہ سب حضور ہی کے گھر سے - اور آغا صاحب اور حضور ہی محرم راز تھے -

ر - ارے چُپ ظالم - ہماری سالی یون ہی ہم کو طعنے دیتی ہین کہ دو طھا بھائی یہ سب کانٹے بوئے ہوئے تمھارے ہی ہین -

ممن - اجی حضور یہ سب اُسکی کا فرصورت کا فتور ہی -

ع - ہی تو یون ہی -

اختر - غلام بھی آداب عرض کرتا ہی -

ر - اخّاہ - منشی اختر صاحب ہین مزاج شریف -

اختر - الحمد للہ - حضور کی جان ومال کو دعا دیتا ہون - حق تعالے سلامت رکھے - حضور بڑی بھگل بلی بچگئی -

ر - سب خیریت ہی - گھبرایئے نہین مگر یہ سب آپ ہی لوگون کی بدولت ہوا

اختر - (مسکراکر) مگر جوڑی والی حضور ہی کے گھر کی ہی - آداب عرض ہی -

ر - بھائی صاحب یہان تو خوردہ نہ بُردہ ناحق درد گردہ کا نقشہ ہی - دوڑتے دوڑتے زمین کا گز بنگیا مگر بجرنگ بلی نے واقعی بڑی شرافت کی - کچا چٹھا آن کے بتادیا - اُنھی کی زبانی تو ہمین معلوم ہوا مگر اتنا اچھا ہی کہ کسی اور کو یہ اطلاع نہین ہی کہ بجرنگ بلی اور منشی مہراج بلی مین قرابت ہی ورنہ تھانے سے بدلوادیتے - بڑے شورہ پشت لوگ آمادۂ فساد ہین - لیکن - ع -

دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست

اور یہ بھی آپ کو معلوم ہو کہ یہ سب کانٹے کس بچۂ شیطان کے بوئے ہوے ہین-

نواب صاحب نے بڑے اشتیاق کے ساتھ پوچھا کہ کون ذات شریف ہین یہ کون میرا دشمن پیدا ہوگیا- مین نے تو اپنے نزدیک کسی کے ساتھ بدی نہین کی- مین سُنون تو یہ کون بزرگوار ہین- مجھے حیرت ہو کہ مین نے کسکا باپ مارا ہی جو میرے ساتھ اسقدر بدی کر رہا ہو-

اختر نے متحیر ہو کر کہا حضور واللہ جو ذرا بھی کسی پر گمان ہو- ہمارے حضور تو ایک مرنجان مرنج رئیس ہین کسی کے لینے مین نہ کسی کے دینے مین- کچھ کسی سے سروکار ہی نہین یہ کون کم بخت دشمن پیدا ہو گیا خدا غارت کرے اُس لعین کو-

ممن- حضور نے کئی خطون مین لکھا تھا کہ کدراونڈ کی بھلا کیا اصل وحقیقت ہو اسمین کوئی بڑا آدمی ضرور شریک ہی مگر تشریح نہین کی تھی کہ وہ کون حضرت ہین-

خان (خان صاحب- داروغۂ نواب رونق جنگ) حضور پہلے تو مجھے یقین نہین آیا- حضور کے نمک کی قسم جب سرکار نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ بھئی خانصاحب کچھ سُنت کی بھی خبر ہی یہ کس شہر ادلا دنیرید نے نواب محمد عسکری صاحب بہادر کے دشمنون کی تذلیل کی فکر کی تو غلام نے عرض کیا پیرو مرشد وہی اُس چوڑی والی کا میان ہو- تو سرکار نے فرمایا- نہین صاحب یہ ایک اور ہی ذات شریف ہین) اور جب نام سُنا تو واللہ مجھے یقین نہین آیا-

ممن- تو حضور اب تو فرما ہی دالیے- اب تو کھُد ایسے بس سُنین تو- اور نہین تو دس پانچ ہزار صلواتین تو سُنا ئین-

اختر- گردن مارنے کے قابل ہو- اور آخر کار ہمارے حضور نے اُسکا کیا بگاڑا تھا سرکار یہ کب کی عداوت نکالی-

نواب- بھئی مجھے ذرا غور کرنے دو (پیچوان پیتے ہوے) ذہن مین بات نہین آتی اور ذہن مین کیا خاک آئے کسی پر شک ہی نہین گذرتا ہو-

ر- غور کر چکے آپ- اب مین بتاؤن- یہ آپ ہی کے بڑے گہرے دوست اور عزیز ہین جنھون نے آپ کے تباہ کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا ہو-

باؤن تو گولی مار دون (گالی) خدا کی قسم جس وقت مین نے سُنا واللہ یہی جی چاہا کہ- (گالی) غضب خدا کا (گالی) رشتہ ہو اور با این ہمہ دشمن ہو گیا- بڑی محبت کا دم بھرتا تھا (گالی) اور بے وجہ بے سبب- (گالی) ایسا دشمن ہو گیا کہ بے عزتی کا خواہان ہو لاحول ولاقوۃ ایسے (گالی) شاید عمر بھر نہ پیدا ہوے ہونگے- میرا جی چاہتا ہو کہ اِس- (گالی) کے گھر مین گھُس کے اتنے جوتے اُس (گالی) پر پڑواؤن کہ کھوپڑی گھر گنجی ہو جاے- واللہ مین آگ ہو گیا ہون جل رہا ہون کہ یہ اِس (گالی) کو کیا سوجھی- بھائی تم اِس- (گالی) کا نام سُنو گے تو خدا جانے تمھاری کیا کیفیت ہو گی ششدر ہو جاؤ گے- بُرا ہی مردود نکلا ملعون-

اختر- حضور مین حیرت مین ہون واللہ کہ یہ کون بچۂ خوک بچۂ خنزیر ہی- فی النار فی السقر ہوے

فتنہ را خفتہ دیدم نیم روز
گفتم این فتنہ ہست خوابش بروہ بہ

ممن - خانہ زاد چکر مین ہر کہ یہ ہر کون - واللہ جو ذرا بھی سمجھ مین آتا ہو -

ر - بھلا محمد عسکری بار ذرا سوچو تو - ابھی اور موقع ہم دیتے ہین - ذرا اور غور کرو - واللہ ششدر رہ جاؤ گے ششدر - بس دھک سے رہجاؤ گے کہ این ! فلان شخص ہمارا دشمن ہو گیا -

نواب - آپ تو دل لگی کرتے ہین -

ر - بھلا یہ دل لگی کا کون موقع ہر - آپ نے مجھے ایسا باجی سمجھا ہر کہ مین ایسے موقع پر آپ سے دل لگی کرونگا - سبحان اللہ ! -

اختر - یہ دل لگی کرنے کا کون موقع ہر حضور صحیح فرماتے ہین - مگر ہماری سرکار کو اسقدر حیرت ہر کہ سمجھ مین نہین آسکتا کہ کون بزرگوار اسقدر دشمن جانی ہو گئے -

ممن - خداوند اگر سرکار ہمین مہلت دین تو قسم کلام اللہ کی کل دس بجے تک پتا لگادون -

ر - واہ لگ چکا پتا -

ممن - اچھا تو حضور اگر پتا نہ لگے تو صورت بھی نہ دکھاؤن مجھ ایسے نیاریے سے یہ باتین چھپی رہ سکتی ہین کیا مجال -

ر - بولو نواب کیا کہتے ہو -

ع - بھائی ہم تو ابھی ابھی سننا چاہتے ہین کہ وہ کون شخص ہر -

ممن - قدموں گرتا ہو سرکار ذرا ایک دن بھر کی مہلت ملے اچھا اور زیادہ نہین شام ہی تک کی مہلت ملے خداوند -

ر - بھئی اگر بتادو تو پچاس روپیے دیتا ہون - وہ بڑا ٹھاگ اور ایک ہی کائیان ہر -

ع - اجی بتاؤ بھی -

ممن - حضور خدا گواہ ہر کہ پچاس روپیہ کا لالچ نہین کرتا واللہ مگر ہان اسقدر ضرور ہی کہ میرا نیاریا ہونا تو آپ پر ثابت ہو جائے - حضور فوراً پتا لگاؤن - نہ لگاؤن تو سہی شام تک کی مہلت دیجیے -

نواب صاحب نے جھلا کر کہا یہ وقت پہیلیان بوجھنے کا نہین ہر اور چیستان بجھواتے ہین اب بندہ اسکا کیا جواب دے - آپ بڑے نیاریے سہی پھر اس سے مطلب بتا دیجیے بھائی صاحب - اسوقت کچھ عجیب کیفیت ہر -

اختر - بتادین حضور -

ممن - اچھا خداوند بتا دیجیے -

ر - (رونق) بتادو بھئی خانصاحب -

خ - خداوند حضور ہی فرماوین -

ر - نواب ذرا سنبھل بیٹھو -

ع - خوب سنبھلے ہوے ہین -

ر - یہ ساری کارستانی اور سب کانٹے بوئے ہوے خاص بشیر الدولہ (گالی) ہین -

ع - (محمد عسکری) این ! (انتہا سے بڑھکر متحیر ہو کر) ارے ! اُف !!! ارے میان بشیر الدولہ ؟ اُف !!!

اختر - اجی نہین حضور -

ر - کیا کہتے ہین آپ منشی اختر صاحب -

ع - اُف ! بشیر الدولہ اور ہماری آبرو کا خواہان ہمارا جانی دشمن !!! واللہ یقین نہین آتا - مگر کہان تک نہ یقین آئے جب تم کہتے ہی ہو تو کیونکر یقین نہ آئے مگر واہ ری دنیا - بشیر الدولہ اور ہمارا دشمن ! ہے ہے ! اسے

ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچه ما پنداشتیم

افسوس صد افسوس - حیرت ہی واللہ حیرت ہی کہ یہ کیا سنا

ر - اِسمین کیا شک ہی بھائی - حیرت کیون نہو -

اختر - میری سمجھ مین ابتک نہ آیا -

ممن - حضور غلام اب کچھ عرض نہین کر سکتا کیا کہون حیرت نہین مجھے تو حیرت کا وہ درجہ ہی جسکے لیے کوئی لفظ ہی نہین معلوم -

ر - اب تو ہم اِس فکر مین ہین کہ اِس - (گالی) کو ٹپوا دین اتنے بے بھاؤ کے جوتے پڑین کہ کھوپڑی گھر گنجی ہو جائے پہلے تو مین اِس تاک مین تھا کہ دیکھون یہ کون صاحب ہین بشیر الدولہ کیطرف تو کبھی گمان بھی نہ تھا - مگر بجرنگ بلی نے مجھسے آکے کہا کہ آپ کو کچھ معلوم بھی ہی اِس سب فساد کے بانی نواب بشیر الدولہ بہادر ہین - ہوش اُڑ گئے واللہ ہوش ٹھکانے نہین رہے -

اختر - اور ہوش ٹھکانے رہنے کا موقع کیا تھا بشیر الدولہ حضور کے عزیز اور رشتہ دار اور دوست اور وہی حضور کی عزت کے خواہان ہوگئے -

ممن - دنیا اِسی کا نام ہی -

اختر - آخر یہ حضور سے بگڑے کیون ہین -

ممن - اب سرکار کو یہ کیا معلوم ؎

نیش عقرب نہ از پی کین ست
مقتضای طبیعتش این ست

اِسکے سوا اور کیا عرض کرون -

ر - اچھا اب اس - (گالی) کی فکر کیا کیجائے - میری تو رائے ہی کہ جہانتک آزار پہونچایا جائے پہونچائین کیونکہ جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا - ع -

کلوخ انداز را پاداش سنگ ست

اختر - خداوند اب تشریف لے چلیے -

ع - مین خدا جانے کیا سوچ رہا ہون -

ر - گھر مین خیریت ہی - مین نے بھی گھر مین کہدیا تھا کہ تم جاکے اپنی بہن کے پاس دس بارہ روز رہو کہ وہ گھبرائین نہین - اُنسے لوگون نے خدا جانے کیا کیا کہا تھا -

ع - عین کریال مین غلہ لگا -

ر - جی ہان وہ سب روانہ ہونے کو تھین -

ع - لکھا ہی تھا -

ر - بس جب مین نے یہ حال سُنا تو معًا روک دیا -

ع - گھر مین کِسقدر رنج ہوا ہوگا -

ر - رنج کی تو بات ہی ہی -

ع - ہم اب گھر مین بھی مُنھ دکھانے کے قابل نہین رہے -

ر - بشیر الدولہ کا حال ابھی نہ ہمارے ہان معلوم ہوا ہی نہ آپ کے ہان - فقط اتنا جانتے ہین کہ کوئی شخص آپس مین لڑواتا ہی - بس -

ع - گھر مین یقین نہین آئیگا -

راوی - اور یہ خبر ہی نہین ہی کہ وہ ملعون نابکار لعین ناہنجار کس ارادے مین تھا اور اُسکی نیت کیا تھی - اگر کُل حالات سے واقفیت ہوتی تو بشیر الدولہ کو کچا ہی کھا جاتے -

ع - بشیر الدولہ کا اِسمین فائدہ کیا ہی -

ر - کہا نہ بھئی کہ ؎

نیش عقرب نہ از پی کین ست
مقتضاے طبیعتش این ست

ع - نہین صاحب اِسکو ہم نہ مانینگے -
اختر - حضور یہ نیش عقرب نہین ہی -
ممن - نہین صاحب یہ کسی ٹبرے جغادری باجی بلکہ ایچ کا کام ہی -
ع - کیون جی مجھ سے ملنے بشیر الدولہ آئیگا -
ر - ارے نہین بھائی - وہ تمھارا جانی دشمن ہو رہا ہی - ملنے کس مُنھ سے آئیگا -
اختر - اور اگر آئے تو خوب ہی ٹھوکیے -
ممن - کون - اتنے جوتے پڑین کہ چاند گُھر گنجی ہو جائے بشیر الدولہ ہون چاہے کوئی ہو -
ر - بندھوا کے پٹوائیے گا -
خان - سرکار غلام کو بلوالین تو لطف ہو -
ع - اچھا تو بندہ اب رخصت ہوتا ہی -
ر - چاء تو پیتے جاؤ بھئی -
ع - چاء کا لطف تو پہاڑ پر ہی - بس باقی سب کہانی ہی -
ممن - ہاے پہاڑ - واے پہاڑ -
اختر - حضور اللہ زر دے تو پہاڑ پر رہے ہیں -
ر - ارے میان ہان خوب یاد آیا پہاڑ کا حال تو بیان کرو کیا کیا دیکھا - کیا کیا لطف اٹھایا -
ع - کیا حال بیان کرین بھائی جان ؎

دل کو تھامون کہ تری بزم مین آنسو پوچھون
ہاتھ جب دل سے اُٹھے دیدۂ تر تک پہونچے
اُسکے ہمراہ گیا ہی دل پُر رنج و ملال
یاالٰہی وہ سلامت کہین گھر تک پہونچے
پس دیوار چمن رکھدے قفس اے صیاد
مین نہ پہونچون مرا نالہ گل تر تک پہونچے

پہاڑ کا حال کیا بیان کرون ؏

اک تیر میرے دلمین لگایا کہ ہاے ہاے

پہاڑ پر چلو تو لطف حاصل ہو - ہم تو یہان اِس کشمکش مین پڑ گئے کہ کیا بیان کرین -
ر - انشاءاللہ - لے چاء پیجیے - چاء حاضر ہی میان ممن صاحب - ایک روز اُس کشمیری سے چاء بنواؤ - صاحب جیو سے -
اختر - حضور چاء پینا حصہ ہی اُن لوگون کا -
ع - اِسمین کیا شک ہی -
اختر - سرد ملک ہی نا -
ر - لے بھائی اب گھر جاؤ - وہ سب بہت گھبرائے ہوے ہین - چاء پیکر نواب صاحب مع اختر و ممن نواب ذوق جنگ بہادر سے رخصت ہوے -

قافلہ داخل لکھنؤ ہوا

اب تو قافلہ داخل لکھنؤ ہو گیا - سب کے پہلے منشی مہراج بلی صاحب کا حال سُنیے - آپ گھر پر آئے تو پہلے دربان سے پوچھا کہ یہان دولتخانہ احقر پر من کل الوجوہ خیریت ہی خیریت کے لفظ سے وہ اُنکا مطلب سمجھ گیا - کہا ہان ہجور سب کھیریت ہی - ایک دن کدرا چوڑی والا اور للتو تنبولی یہ دو آدمی آئے تھے اور آپ کو پوچھتے تھے مین نے بات ٹال دی مگر مہری بیوقوف نے محمد عسکری نواب کا پتا بتا دیا - سُنتے ہین وہان پولیس والے دوڑ لیگئے تھے

مگر آپ لوگون نے اُن دونون کو بھگا دیا۔
منشی مہراج بلی جلکر اُئے کہ دربان تک کو کچّا چٹھا معلوم
ہی کہار (تمسے یہ سب کس نے کہا) وہ بولا (سرکار ذنون کی
چوری نہو رسے نہو رسے۔ کلّھیا مان گڑنا ہین پھوڑا۔
نکھلتو بھر جانت ہی ہجور)
اور بھی جلکر اُئے اور اندر آئے تو بیوی کو دیکھا کہ بڑے
غصے مین بیٹھی ہی۔
لڑکی اِنکے آنے سے خوش ہوئی۔ چارپائی پر بیٹھکر پوچھا
کوئی خط ہمارے نام آیا ہی لڑکی نے کہا آج تو نہین آیا اور
روز جو خط آتے تھے نینی تال بھیجدیے جاتے تھے۔
مہراج۔ اور سب خیریت۔
لڑکی۔ ہان۔
مہراج۔ مہری حقہ تو بھر لاؤ۔
مہری۔ بھر اجات ہی۔
مہراج۔ لڑکی کا چہرہ کیون اُتر گیا ہی۔
بیوی۔ (خاموش)
مہراج۔ یہ سکوت چہ معنی دارد۔
لڑکی۔ (آبدیدہ ہوکر) لالہ اور سب کھیریت ہی۔
مہراج۔ ہان ہان۔ مین ہی جو سامنے بیٹھا ہون۔
مہری۔ یہان تو لوگ ہجارن باتین کہ ڈالین کوؤ کچھ
کہت ہی کوؤ کچھ۔
مہراج۔ اوے وہ لوگ سب جھوٹ بولنے والا ہی سب بات
بازار کا ہی۔
مہری۔ اور منہارن کہان چھوڑ آیو۔
مہراج۔ ہمسے کیا مطلب وہ تو نوابصاحب کے ساتھ
گئی تھی مگر اسمین کچھ ہونا نہین ہی۔
لڑکی۔ تو اب نہائے ڈالو۔
مہراج۔ ذرا حقّہ وقّہ پی لین۔
اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب کے داماد تشریف لائے۔
د۔ آداب عرض کرتا ہون۔
م۔ جیتے رہو بیٹا۔ مزاج اچھے۔
د۔ آپ کی عنایت۔
م۔ اور سب خیر و عافیت۔
د۔ جی ہان مگر یہ آپ نے قبلہ کیا گُل کھلایا ہی یہان سب مین
مشہور ہی کہ منہارن کو لے گئے ہین اور اُسکا میان بگڑا ہوا ہی
منشی مہراجبلی اپنے سعادتمند داماد کی تقریر سُنکر بہت
جلکر اُئے۔ عورتون مین ساس کے سامنے لڑکی کے سامنے
ذلیل کیا اور بالکل صاف۔ لگی لپٹی نہین رکھی سسرے سے
مزاج پرسی اور صاحب سلامت کرکے ڈانٹنا شروع کیا
کہ ول قبلہ واہ آپ نے اچھا گُل کھلایا۔ مہراج بلی دنگ۔
اب کہین تو کیا کہین ایک بیوقوفی تو مہری نے کی مگر
خیر وہ تو گنوارن ٹھہری چھوٹ گئی۔ مگر اِنکے داماد کی یہ
خیر گی اور اُجڈپن معافی کے قابل نہ تھا۔ جب یہ خاموش
ہو رہے تو اُن حضرت نے اِنکو پھر ڈانٹ بتائی۔ (جناب قبلہ
بُڑھ بھس اِسی کا نام ہی۔ بڈھے آدمی اور یہ حرکتین۔
آپ (ساس کی طرف مخاطب ہوکر) یہان سے ایک منہارن
کو اُڑا لے گئے اور وہان فضیحتا ہوا اور خدا خدا کرکے بچے
بھی تو یہان آکے دھرے جائینگے۔ واہ قبلہ واہ اچھا نام
روشن کیا ماشاءاللہ۔ واہ حضور واہ ؎

چہل سال عمر عزیزت گذشت مزاجِ تو از حالِ طفلی نگشت

راوی۔ اب مہراج بلی اور بھی چکرائے۔ مگر چُپ رہا۔ اُنھون نے پھر چھیڑا کہ (تو اب تو ہماری دو ساسیں ہیں ایک یہ اور ایک وہ منہارن)

لڑکی۔ منہارن گئی چوطھے کی بھڑ مین۔

مہراج۔ ہمارا خط ملا تھا۔

د۔ جی ہان ملا تھا۔ مگر آپ نے کوئی تاریخ تو مقرر ہی نہین کی تھی۔ ورنہ بندہ اسٹیشن پر ضرور حاضر ہوتا۔

راوی۔ منشی مہراج بلی دل مین خوش ہوے کہ اچھا ہوا یہ بلند اقبال اسٹیشن پر نہ تشریف لائے۔ وہان بھی آوازہ کستے اور خواہ مخواہ چھیڑتے کہ واہ قبلہ واہ۔ ذرا اُس منہارن کی صورت تو دکھائیے۔ ضرور جھینپنا پڑتا۔

د۔ کیون قبلہ اب آخر اُس چوڑی والی حرامزادی کو اُسکے گھر بھیجدیا یا نہین۔

م۔ ارے بھئی وہ تو نواب محمد عسکری صاحب کے ساتھ لے گئے تھے۔

د۔ وہ نواب محمد عسکری لے گئے تھے۔ یہ اُردو ہی؟

م۔ مطلب یہ کہ نواب صاحب اُسکو ساتھ لے گئے تھے۔

د۔ اب یہ باجی بنا ہی ہی یا نہین۔

م۔ تو وہ جانین اُنکا کام جانے۔

د۔ بجا۔ آپ کیا ننھے بنے جاتے ہین۔

م۔ اچھا اب اِس گفتگو سے کیا فائدہ۔

و۔ گفتگو ے۔ واہ ری تیری گفتگو ے۔

م۔ (بہت جھلاکر) مہری حقہ لاؤ جاکے۔

مہری۔ بھرتا ہی۔

و۔ تو نواب صاحب کے پاس تو چھوٹی بہن تھی اور ہمارے خسرالدولہ بہادر کے پاس بڑی بہن دونون زنانہ ساتھ لیکے گئے تھے۔

لڑکی۔ اِن باتون سے کیا جانے کیا ہوتا ہی۔

م۔ لے حقہ لایا ہی۔

د۔ تو جناب اب تو کوئی جھگڑا نہین ہی۔ یا اب بھی کوئی کسر کا باقی ہی۔

م۔ نہین اب کچھ جھگڑا نہین ہی۔

د۔ آپنے دبے دانتون کیون کہا۔

م۔ ہوگا جی۔ واہیات بات۔

منشی مہراج بلی کی بی بی گو میان سے جلی ہوئی تھی مگر داماد کی یہ ڈھٹائی اور گستاخی اُنکو بھی پسند نہین آئی کرین تو کیا کرین۔ داماد کو ڈانٹ نہین سکتی۔ میان سے بات کرنے کا جی نہین چاہتا چُپ مجبور۔

مہراج۔ پہاڑ دیکھنے کے قابل چیز ہی۔

و۔ ہان ہان جناب وہان کا حال تو بیان کیجیے۔ مگر افسوس ہی کہ آپ بندے کو نہ لے چلے۔ اور کیونکر لے چلتے وہ تو بات ہی اور تھی۔ ہان وہان کا حال تو بتائیے۔

مہراج۔ بیٹا بس اب مجھے دیکھ لو کہ کتنا موٹا تازہ ہو کے آیا ہون۔ گرمی کا تو وہان نام ہی نہین ہی۔ گرمی کی تو فصل ہی نہین ہوتی اور وہان کی ایک جھیل اِس مزے کی جھیل ہی کہ مین کیا عرض کرون۔ حق یون ہی کہ ؎

اگر فردوس بر روی زمین ست
ہمین ست وہمین ست وہمین ست

جھیل کیا خدا کی قدرت کا نمونہ ہی ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقی دفتریست معرفت کردگار

وہان یہ ممکن نہین کہ انسان گرمی کے کپڑے پہن کے
تھوڑی دیر بھی بیٹھ سکے جوڑی چڑھ جائے۔ کانپنے لگے واللہ
د۔ اور رہتے کہان ہین لوگ۔
م۔ پہاڑ پر مکان اور کوٹھیان اور بنگلے ہین قطار در قطار
اور کھانا چوگنا کھائیے۔ پانی سرد۔ سُبک ہاضم۔
د۔ دنیا کا لطف وہان ہی حاصل ہوتا ہی۔
م۔ دنیا کا لطف نہین۔ زندگی کا لطف کہو خدا کی قسم
زندگی کا لطف حاصل ہوتا ہی اور جھیل تو ایسی دیکھی
نہ سُنی۔ سر شام سے پھر بے اوور کوٹ پہنے نہین رہا
جا سکتا ہی۔
د۔ بھلا وہان کی باترون کی کیا قطع ہی۔
م۔ بہت سردی پڑتی ہی۔
راوی۔ خسر سے اچھی فرمایش کی اور اُنھون نے بھی
خوب ٹالا کر (بہت سردی پڑتی ہی)۔
د۔ خوبصورت تو ضرور ہوتی ہونگی۔
م۔ پہاڑی لوگ تو سرخ و سفید ضرور ہوتے ہین۔
د۔ ٹھنڈا ملک ہی نا۔
م۔ ہان یہی وجہ ہی۔
د۔ بھلا نوکر اگر کوئی رکھے تو کتنے مشاہرے پر نوکری
کرین کیون جناب۔
م۔ اور سب خیر و عافیت رہی۔
د۔ جی ہان خیر و عافیت ہی۔ یہ آپ بار بار خیریت کیون
دریافت کرتے ہین۔ کیا بھیڑیا کھا جاتا یا سانپ کاٹتا ۔ ؎

ہمیہ ہمیشہ رہا فضل مولی مرضی مولی از ہمہ اولی

آپ بات نہ ٹال جائیے ؎

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو از شما یک تن نشد اسرار جو

آپ بھی قبلہ طرفہ معجون ہین واللہ۔
م۔ وہان چار گھڑی دن رہے سے پھر کوئی شخص اپنے
گھر مین نہین رہتا۔
د۔ ہوا کھانے نکل جاتے ہین۔
م۔ ہان بے دو تین کوس جائے وہان کھانا ہضم نہین
ہو سکتا۔ مَشی پر ضرور ہی۔
د۔ مَشی کیا شی ہی آپ تو لغت پر لغت لُڑھکانے لگے۔
مَشی۔ مشی کیا شی ہی۔ یعنی نشہ بازی اور مے خواری۔
م۔ نہین بھائی پیدل چلنا۔
الغرض منشی مہراج بلی صاحب نے نہا دھو کر کھانا کھایا
مگر اُنکی بیوی مارے غصّے کے نہ اُٹھین اور نہ اِنسے بولین
لڑکی اور داماد سے البتہ باتین ہوئین کھا پی کر دو تین دوست
جو انکی ملاقات کے بیے آئے تھے اُنسے ملے اور تھوڑی
دیر بعد بجرنگ بلی بھی آئے۔
م۔ بڑا فضیحتا اُڑایا اِس کمبخت نے جی۔
ب۔ جی ہان بس کچھ نہ پوچھیے۔ کیسا کچھ فضیحتا۔ نواب صاحب
کی بڑی بدنامی ہوئی۔ حکام تک بات پہونچی اور وہ فضیحتا
ہوا کہ الامان۔
م۔ بھلا یہ اصل مین لڑواتا کون ہی۔
ب۔ آپکو یہ نہین معلوم ہوا۔ وہ کمبخت لونڈا نیچ ذات کیا کھا کے
مقابلہ کریگا مگر اُسکے پشت و پناہ نواب بشیر الدولہ ہین۔
م۔ واللہ! بشیر الدولہ! اور عسکری کا دشمن! ہو گیا

سخت تعجب ہوا بھائی صاحب -

ب - اجی قبلہ وہ ایک ہی کائیان ہی -

م - تو ایسا دشمن ہوگیا - معاذ اللہ ! -

ب - بڑے افسوس کا مقام ہی مین نے تو جاکے رونق جنگ کو سب راہین بتادی تھین اور آپکو بھی لکھا تھا -

م - بس وہی ہوا -

ب - وہ تو مجھے سب معلوم ہی - کوتوال صاحب کہتے تھے کہ وہان بڑے بڑے قانون دان لوگ بیٹھے تھے اور پہلے ہی سے سٹکا دیا تھا - مین جب چاپ سنا کیا مگر آپ کی وجہ سے لوگ مجھ سے بھی کھٹکے ہوے ہین - ع -

دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست

اتبک نواب صاحب کو خدا نے بچایا ہی اور اب تو یہان آہی گئے ہین یہان دیکھا جائیگا اُدھر بھی بڑے بڑے ٹدھو جمع ہین -

م - ہان وہ کر کیا سکتے ہین -

ب - وہ وہ بھی آگئی ہین یا نہین -

م - ابھی نہین - وہ الموڑے ہوتی ہوئی آئینگی -

ب - کوئی چوکس آدمی ساتھ ہی -

م - (مسکرا کر) ایسا چوکس آدمی ساتھ ہی کہ اُسکا مقابلہ کرنا ذرا دل لگی نہین ہی -

ب - فوجداری کا قانون جانتا ہی ؟

م - واضع قوانین ہی - بیرسٹر ہی -

ب - بیرسٹر - جی نہین -

م - ہم جو کہتے ہین -

ب - بھلا بیرسٹر ایٹ لا کاہیکو کسی کے پھٹے مین پانون اڑانے لگا - اور پھر ایسے واہیات مقدمے مین -

م - تم دیکھتے تو جاؤ - مگر یہان وہ پوشیدہ طور پر رہینگی جب تک ٹل سکے - ع -

دل یہ کہتا ہی کہ جبتک ٹلے ٹل جائے دے

ب - وہ اگر مقدمہ ہوا تو کیا ہوگا -

م - بھلا اگر گدرا کو کچھ روپیہ ملجائے تو خاموش ہو رہے یا نہ خاموش ہو رہے -

ب - روپیہ وہ شے ہی چاہے جو چاہے انسان کر گذرے اور پھر چوڑی والے کو روپیہ دیکے اپنی طرف کر لینا کونسی بڑی بات ہی -

م - تو تم اسکی فکر کرو -

ب - بہت اچھا -

م - اِسکا جواب ہمکو کب ملیگا -

ب - کل شام تک - یہ فکر تو غالباً پٹ نہ پڑے مگر شبیر الدولہ کم بخت کے سامنے ذرا رنگ جمنا مشکل ہی - دیکھیے تو سہی مین اپنی طرف سے بڑی کوشش کرونگا - آیندہ خدا مالک ہی - ابھی کسی سے ذکر نہ کیجیے گا -

م - بڑی خرابی یہ ہوئی کہ کپتان صاحب کو بھی معلوم ہوگیا - اور مسٹر فریزر صاحب کو بھی معلوم ہوگیا اور جب دو حکام کو معلوم ہوا تو ممکن ہی کہ اورون کو اطلاع ہوگئی ہو کیونکہ نواب محمد عسکری بڑے مشہور آدمی ہین اور اُنسے کُل حکام واقف ہین - اب فرمایئے اِس شبیر الدولہ ناہنجار نے کیسا ذلیل کیا مگر عسکری بے بدلا لیے تھوڑا ہی رہیگا -

ب - ابھی موقع نہین ہی - ابھی تو دب کے رہنا چاہیے کہ واللہ اعلم کیا اُفتاد ہو - ابھی سے غرفش کرنا پاگل بنا

م - اب دیکھو تم سے اور اُن سب سے ملاقات ہوگی - دیکھو کیا صلاح ہوتی ہی -
ب - اور اُس کدرا مردود کے ساتھ تنبولی کا بھی لونڈا ہی وہ بڑا بدمعاش ہی - پہلے اُسی کو راہ پر لانا ہوگا - کدرا تو سیدھا سادہ آدمی ہی مگر وہ بڑے ذات شریف ہین -
م - بھلا اب تو نواب صاحب کے ہان پولیس کے لوگ نہ جائینگے کہ قمرن آپ کے ہان موجود ہی -
ب - اگر کوئی مخبر مخبری کرے اور پولیس کو شک ہو یا کدرا مدعی بنے تو پولیس کو اختیار ہی مگر اتنے بڑے رئیس کی نسبت کپتان صاحب یا صاحب سٹی مجسٹریٹ کے بغیر اطلاع کوئی کارروائی نہین کرسکتے -
م - تو یہان چندان خوف نہین ہی -
ب - یہان چھوٹتے ہی تو مین اطلاع دونگا -
نوابصاحب سے پولیس والونکو کچھ دلوا دیجیے بس پھر دیکھیے کوئی کارروائی ایسی ہو ہی نہین سکتی جسکی اطلاع نواب صاحب کو نہو - اور کوئی بڑی رقم بالفعل نہ خرچین - ایک پانچ سو کا بالفعل خرچ ہی - سب ہین کوڑی پھر جاے - بشیر الدولہ نے کوتوال کو گانٹھ لیا ہی مگر جب کوئی معاملہ ہو ہی نہین تو کوتوال کیا کرے - گئے اپنا سا منھ لیکر چلے آئے - ادھر ڈھونڈھو - اُدھر ڈھونڈھو اِس سے پوچھ اُس سے پوچھ - سٹپٹا کے رہگئے اور نواب صاحب نے اور آپ لوگون نے یہ بڑا غضب کیا کہ کچھ دبا لیا نہین ع -

| دہن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ |

کچھ دے نکلنا تھا -

م - ہم لوگون کی تو راے تھی مگر بیرسٹر صاحب نے منع کیا اور وہان کے پولیس انسپکٹر کی بھی راے نہ تھی -
ب - وہان کے انسپکٹر کے ہاتھ گرمائے تھے یا اُسکو بھی سوکھا ٹالا -
م - نہین اُسکو تو شاید پانچ اشرفیان دی تھین -
ب - چلیے وہ تو سو سوا سو لے مرا -
م - اُسنے کام بھی کیا -
ب - پولیس کو رشوت دینا ہمیشہ سوارت جاتا ہی کیونکہ پولیس رئیس کی عزت بچاتا ہی - اب کیا بشیر الدولہ نے دیا نہوگا - ضرور دیا ہوگا -
م - یہ اِس کم بخت کو کیا پاجی پن سوجھا ہی کہ اپنا روپیہ بھی صرف کرتا ہی اور بدنامی بھی لیتا ہی اور اپنے ایک عزیز کی آبروریزی کا خواہان ہی - بھید نہین کھلتا کہ یہ کیا اسرار ہی - لاحول ولا قوۃ -
ب - سب کہتے ہین کہ بڑا پاجی نکلا -
منشی معراج بلی صاحب نے بجرنگ بلی کو رخصت کیا اور کہا ہم اب سوئینگے مگر تم ذرا اپنی چچی کو جا کے سمجھا دو کہ چچا کا ہمین کوئی قصور نہین ہی مجرم ہین تو نوابصاحب اور نہین ہین تو وہ - چچا کیا کرین اُسکو ذرا اچھی طرح سمجھا دینا -
بجرنگ بلی انسے رخصت ہوکر اپنی چچی صاحبہ کے پاس گئے اور اُنکو سمجھانا شروع کیا - پہلے تو اُنھون نے ادھر اُدھر باتین چھیڑین اُسکے بعد اصل مطلب کی طرف رجوع لائے منشی معراج بلی کی بیوی نے پہلے اِنکی ایک نہ سنی اور کہا تمکو اُنھون نے بہکا دیا ہوگا مگر جب بجرنگ بلی نے قائل کیا

تو ذرا ذرا دل کو ڈھارس ہوئی۔

اب نواب چھٹن صاحب کا حال سُنیئے کہ یہ جو گھر میں گئے تو وہاں نینی تال کے معاملے کی کسی کو کانوں کان خبر ہی نہ تھی۔ سب انسے بکشادہ پیشانی پیش آئے اور اُنکے گھر میں خوشیان ہونے لگین۔ جیسے دیکھیے خوش و خرم کہ نواب صاحب آئے اور مع الخیر واپس آئے۔

آغا محمد اطہر صاحب (ہر کہ ہیچ ندارد ہیچ غم ندارد) کے زمرے مین تھے۔ انکو کسکا خوف تھا۔ گھر جاکے حقہ پیا۔ حمام کیا۔ چار بی اور احباب سے گفتگو کرکے سب کے ساتھ کھانا کھایا اور آرام کیا۔ یہ سب مین نقد رہے ع۔

ذ عشم دزد ذ غشم کالا

اب نواب محمد عسکری صاحب کا حال سنیئے انکو سب سے زیادہ خوف تھا اور سب سے زیادہ ندامت بھی تھی۔ اور بڑی سالی بھی گھر مین موجود یہ جو کوٹھی مین داخل ہوئے تو فوراً گھر مین گئے۔ محل خانے مین دو منٹ ٹہل کر کہا یہان تو لوگون نے بڑی بڑی افواہین مشہور کردین حالانکہ سب لغو ہین تم لوگ ہرگز ہرگز نہ گھبراؤ۔ سب معاملہ روبراہ ہوگا۔ جو خوف تھا وہ جاتا رہا۔ مین تو اسقدر نادم ہون کہ گھر مین صورت نہ دکھاتا مگر سوچا کہ شاید اور زیادہ تشویش ہو۔ اب ایک ہفتے بلکہ کوئی چار ہی روز کے بعد انشاء اللہ سب صاف ہوجائیگا۔ مفت کی بدنامی ہوئی۔ لیکن تم گھبراؤ نہین۔ اور جو کوئی کچھ کہے اُسکو نہ مانو۔ نواب رونق جنگ بہادر سے سب باتین پوچھو وہ صحیح صحیح بتا دینگے۔

نواب نادر جہان بیگم ایک فہمیدہ خاتون عالی خاندان تھین اور نواب صاحب سے عشق اور محبت تھی اُنھون نے نواب کو دیکھکر مسکرا دیا اور اُنکی سالی عفت آرا بیگم نے کہا (چلو وہ جو ہوا سو ہوا۔ ہمکو یہی کیا کم خوشی ہی کہ تم صحیح و سالم آگئے۔ کلیجہ دہل گیا تھا مگر یہ ہفتے اور دو ہفتے کی مہلت کیسی) انھون نے کہا (اچھا چار دن کی مہلت تو ضرور دیجیے۔ ذرا جھجک اور ندامت تو کم ہوجائے)

نواب محمد عسکری صاحب تو سمجھے تھے کہ گھر مین جوتیان پڑینگی۔ بیگم صاحب منھ چڑھا کے بیٹھینگی بات نہ کرینگی۔ نواب عفت آرا بیگم الگ طعنے دینگی۔ گھر کی عورتین بھی ملین خفا ہونگی مگر آئے تو دیکھا کہ وہ اور اُلٹا دلاسا دیتی ہین۔ بیگم صاحب جان بوجھکر مسکرانے لگین تاکہ نواب خفیف نہون۔ سالی نے بھی کوئی بات ایسی نہین کہی جو ناگوار طبع ہو۔ نواب صاحب بخوبی سمجھ گئے کہ اِن دونون نے باہم مشورہ کرلیا ہی کہ نواب کو زیادہ خفیف نکرنا۔ وہ خود نادم ہوگا۔ ایسا نہو اُسکے دل کو ٹھیس لگ جاے۔ لہٰذا بیگم صاحب نے عمداً مسکرایا حالانکہ مسکرانے کا کوئی موقع نہ تھا اور عفت آرا بیگم نے بھی سکوت اختیار کیا اور کہا اچھا اگر تمکو ندامت ہی اور اُسکا افسوس بھی ہی تو خوشی کی بات ہی نواب صاحب نے جھک کر سلام کیا اور شکریہ ادا کیا مگر نواب عفت آرا بیگم نے اصرار کیا کہ آج کھانا گھر ہی مین کھانا۔ یہین نواب صاحب کو کوئی عذر نہ تھا بخوشی منظور کرلیا۔ اور پہاڑ دِلن کا حال بیان کرنا شروع کیا۔

نادر جہان بیگم کو بڑا افسوس تھا کہ پہاڑ نہ دیکھ سکین مگر یہ خوشی اور تسلی کیا کم تھی کہ نواب صاحب ہنسی خوشی واپس آئے۔

شب کو نواب محمد عسکری نے بیوی سے کہا کہ اگر کوئی بات ہمارے ناگوار طبع کہو تو ہمارا ہی خون ہو۔

ب۔ (بیگم) مجھے تم نے کوئی گنوارن مقرر کیا ہی۔ کہنا ہوتا تو ابتک نہ کہتی۔

ع۔ مین خود منفعل ہون۔

ب۔ ہان سوچو تو نادم ہونے کی بات ہی ہی اور نہ سوچو تو کچھ نہین۔

ع۔ کچھ اور بھی سُنا۔ یہ سب کانٹے بوئے ہوے نواب بشیر الدولہ کم بخت کے ہین۔

راوی۔ بشیر الدولہ کا نام سُنکے بیگم صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

ب۔ یہ اُس مونڈی کاٹے کو تمسے کیا عداوت ہی۔

ع۔ واللہ اعلم! پوچھیے مین نے کِسکا باپ مارا ہی۔ مین نے کیا گناہ کیا تھا۔ نواب رونق جنگ بہادر نے جب مجھ سے ذکر کیا تو خون آنکھون مین اُتر آیا کہ یہ بجُوڑا بن اِس سے بڑھکر دشمنی میرے ساتھ کون کر سکتا ہی۔ مگر مین بھی اندھیرے اُجالے سمجھ لونگا۔ جاتا کہان ہی۔ ابھی کچھ دن خاموش ہون مگر ایسا بدلا لونگا کہ عمر بھر یاد ہی نو کریگا۔

شب کو بیگم صاحب اور نواب صاحب مین کچھ دیر یہ گفتگو ہوئی اور اِسکے بعد آرام کیا۔

صبح کو خانہ باغ مین ٹہل رہے تھے کہ ممن نے آکے سلام کیا۔

نعمت غیر مترقبہ

نواب صاحب باغ مین ٹہل رہے تھے کہ ایک جوان سی آیا آئی اور دربان سے کہا کہ ہمکو نواب صاحب سے کچھ عرض کرنا ہی۔ اُنھون نے اپنے آقا کو اطلاع دی اور حکم ہوا کہ آنے دو۔

آیا۔ (جھک کر سلام کرکے) سرکار کان مین کچھ عرض کرنا ہی بہت پوشیدہ ہی۔

نواب۔ بہت پوشیدہ ہی؟ بھیجا کِس نے ہی۔

آیا۔ حضور یہ تو کان ہی مین بتاؤنگی۔

نواب۔ اچھا تو پھر اُس برآمدے مین چلکے ٹھہرو وہان کوئی نہین ہی۔

آیا۔ بہت خوب مگر جلدی آئیے گا۔

نواب۔ (ممن سے) کون ہی بھئی یہ۔

ممن۔ حضور کسے باشد۔ جوان اور نمکین ہی اور کسی کا پیغام لائی ہی۔ یہ بات نہو تو ہاتھ کٹوا ڈالین۔

نواب۔ معقول! یہ بھی کوئی بڑی مشکل بات آپ نے بتائی ہی۔

یہ کہکر نواب صاحب کوٹھی کے برآمدے مین جلکے کرسی پر بیٹھے تو آیا نے کہا سرکار ہمکو ایک مِس بابا نے بھیجا ہی اور آپ کو یاد کیا ہی۔ اُنھون نے جب سے آپ کو دیکھا ہی کلیجے پر سانپ لوٹ رہے ہین مین پتا پوچھتے پوچھتے یہانتک آئی اور ڈرتی ڈرتی حضور کے آدمی سے کہا۔

نواب۔ جب تم اُنکی آیا ایسی جوان اور نمکین ہو تو وہ خود کیسی نہونگی۔ رہتی کہان ہین نام کیا ہی۔ لڑکی کیسی ہین کچھ حال تو بتاؤ۔

آیا۔ حضور چہ میگوئیان نہ کیجیے۔ جی خوش ہو جائیگا۔

نواب۔ اچھا کچھ تو بتاؤ۔ عمر کیا ہی۔

آیا۔ اجی یہی کوئی سولہ برس کی۔

نواب۔ ہان! تو بہت کم سن ہین اور صورت۔

آیا۔ سرکار۔ اسٹیشن مین تو اسوقت دوسری نہین ہی۔
نواب۔ دُبلی تپلی ہی یا گول بدن کی۔
آیا۔ بہت نازک بدن ہین۔ تپلی کمر بل کھاے رہی نندیا نزاکت کا خاتمہ ہی اور نزاکت ایسی کہ بُری نہ معلوم ہو۔
نواب۔ اچھا تو اُنکے گھر مین کون کون ہی۔
آیا۔ مرد کوئی نہین ہی۔ ایک وہ ہین اور ایک اُنکی چچی بس الله الله خیر صلاح۔
نواب۔ چچی بوڑھی ہی۔
آیا۔ جی نہین۔ ادھیڑ۔ کوئی تیس برس کی۔
نواب۔ چھوٹے آدمیون کی آمد و رفت تو نہین ہی وہان۔
آیا۔ حضور کیا کوئی بازاری عورت سمجھے ہوے ہین مجال کیا کہ پرندہ تو پر مار سکے۔ ہان اِنکا دادا کبھی کبھی آجاتا ہی مگر اُنکو اچھی طرح سو جھتا نہین۔
نواب۔ تو اِسی وقت چلین۔
آیا۔ جی نہین شام کو۔
نواب۔ بہتر۔ مگر وہان کوئی اور ہوگا تو ہم واپس چلے آئینگے۔
آیا۔ حضور کوئی نہوگا۔
نواب۔ اچھا تو ہمکو کوئی عذر نہین ہی۔
آیا۔ تو بندی اب رخصت۔ شام کو حاضر ہونگی۔ ذری آدمیون سے کہہ دیجیے گا۔

دوپہر کو جب سب حوالی موالی جمع ہوے تو نواب محمد عسکری بہادر نے منشی مہراج بلی سے کہا کہ آج تو سویرے سویرے ہمنے ایک اچھی ٹہنی کی۔ مین باغ مین ٹہل رہا تھا کہ خبر ہوئی کوئی آیا آئی ہی۔ حکم دیا کہ بلاؤ۔ آئی تو دیکھا اُبھی اُٹھتی جوانی ہی اور خوبصورت اور نمکین بھی ہی بہت جھک کے سلام کیا اور کہا حضور ایک مس بابا نے جہان مین نوکر ہون آپ کو بلایا ہی۔ ہم نے اُنکے حالات پوچھے معلوم ہوا کہ مس کا سن کوئی سولہ برس کا ہی اور بڑی خوبصورت ہین اور اُسی کے گھر مین اُسکی چچی رہتی ہی کوئی تیس برس کی عمر ہی۔ اور گھر مین کوئی مرد نہین۔ ہمنے آج شام کو جانے کا وعدہ کیا ہی۔

منشی مہراج بلی خفا ہوکر بولے۔ خدا ہی خیر کرے۔ آپکی حرکتین بھی کچھ عجیب حرکتین ہین۔ ابھی ایک مقدمے سے نجات پائی ہی نہین ہی اُسی مخمصے مین پڑے ہین کہ اِنھون نے ایک اور مقدمہ دائر کرنے کی فکر کی۔

ممن نے کہا حضور مگر اُسکی بات چیت سے یہ نہین پایا جاتا تھا کہ چھل یا فریب کرتی ہی اور یون کوئی کسی کے پیٹ مین تو گھسا نہین ہی۔

منشی مہراج بلی نے پھر نواب صاحب کی شکایت شروع کردی کہ اِس جھنجھٹ اور بدنامی کے وقت مین آپکا سے بڑھکر بیفکر اپن شاید ہی کسی کے مزاج مین ہو۔ اور یہ بڑے افسوس کی بات ہی۔ مین نے آپ کو ریل پر بھی ٹوکنا چاہا تھا۔ کبھی مس کو گھورنے چلے اور کبھی میم سے آنکھین سینکنے اور کبھی بہارن کو چھیڑنے۔ بھلا یہ کون شرافت کی بات ہی آغا محمد اطہر صاحب نے اِنکی راے سے اتفاق کیا کہ واقعی اُس روز ہم لوگ اپنے آپے مین نہ تھے اِس مصیبت مین تو وہان سے چلے اور یہ بیفکر اپن۔

چھٹن صاحب نے اِسکی تردید کی۔ کہا بھائی صاحب اِنکا تو

نوں ہر کسے

زندگی زندہ دلی کا ہی نام
مُردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

زندہ دلی نہین تو زندگی بھی بیکار ہی - افسردہ دل اور مردہ دل جیے بھی تو نکما جیسے بُرے احوال - ہنس لو - بس اِسی کا نام زندگی ہی -

غنیمت جان لو مِل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہی

زندگی کا کون اعتبار ہی - اگر دو گھڑی ریل سے اُتر کر کسی سے ہنسے بولے تو کیا حرج ہی باقی تسبیح و نماز اور قال قال قلا و ذیون (قل اعوذ یون) ہی کو مبارک رہے ہم اِس قال قال کے پھیر مین نہ آنے کے اور یہ آپ کہان کے بڑے وہ بنے ہین - آپ بڑی پارسائی کی لیتے ہین -

مہراج - خیر صاحب - جو چاہے کیجیے -

نواب - کسی طرح دل تو بہلائین - اب راستے مین اگر ذرا دلبستگی کی صورت نہو تو چین کیونکر آئے -

مہراج - لعنت ہی ایسے چین پر - ہمارا تو واللہ کسی سے بولنے کا بھی جی نہین چاہتا تھا کہ گئے کس ٹھسے اور ٹھاٹھ سے تھے اور آئے کس بدنامی اور رسوائی کے ساتھ کہ خدا دشمن کو بھی اِس سے بچائے - اور اِن لوگون کی یہ کیفیت کہ ریل ذرا ٹھہری اور یہ کُلبلا کے اُتر پڑے - اسٹیشن آیا اور کھٹ سے پلیٹ فارم پر - معقول ! اور سب مجھے ناگوار گذرتے -

نواب - اچھا پھر کیا کرتے -

آغا - کسی طرح غم تو غلط کرتے -

چھٹن - اچھا اِنسے پوچھیے پلائی کسنے تھی -

آغا - ہم لوگون نے تو ٹھان لی تھی کہ ہرگز ہرگز تمام شب ایک بوند بھی نہ چھوئینگے مگر اِنھون نے جو للچایا تو بس پھر تاب کہان - چلنے لگا دور -

ممن - حضور کوئی ایک بوتل بھر راہ مین اُڑی ہوگی - اور یہ ملی کہان -

چھٹن - بریلی کے اسٹیشن پر مول لی اور پھر شاہجہان پور مین - دو بوتلین بریلی سے ہردوئی تک پی گئے - مگر ہم کو ذرا سرور تیز ہو گیا تھا - کچھ یون ہی سا - سوڈا پیا تو ذرا ذرا تسلی ہوئی -

ممن - تو راستے مین اُتر اُتر کے اِدھر اُدھر ٹہلتے تھے -

مہراج - بڑی بڑی بے ضابطگیان کین اِن لوگون نے تپتے پٹتے بچے صاحب -

منشی مہراج بلی مُسن آدمی تھے - اُنکو نازو کی مفارقت اور مقدمہ دائر ہونے کا بڑا صدمہ تھا - اول تو اب نازو سے اُنکا دل ملگیا تھا گو نازو تو اِنکو بھلا کیا پسند کرتی - یہ بوڑھے پیر فرتوت وہ جوان - نوخیز - اِنکا اُنکا میل کہان - مگر کچھ روپیے کے سبب سے اور کچھ نواب صاحب وغیرہ کی صحبت اور کچھ قمرن کی یکجائی کے خیال سے یہ غنیمت سمجھتی تھین اور ادھر مہراج بلی بھی ہزار غنیمت سمجھتے تھے کہ ایسی جوان حسینہ نازک بدن خوش قسمتی سے ملی ہی - غرضکہ دونون جانب سے خود غرضی تھی -

آغا - اب آپ یہ فرمائیے کہ اِس مِس کے ہان کون کون چلیگا - اکیلے تو جائیے گا نہین -

مہراج - سو دوست سو دشمن ہین اور خصوصاً آجکل تو اور بھی پھونک پھونک کے قدم رکھنا چاہیے کہ مبادا کوئی

اور گل کھلے - لیکن آپ لوگون کے تو دیدے کا پانی مر گیا ہی - کچھ دنیا و مافیہا سے خبر ہی نہین کہ دنیا مین کیا ہو رہا ہی -

آغا - بھائی صاحب تو اب اِس مس کے ہان تو ضرور ہی جائینگے - اِسمین چاہے جو ہو - کل سے مذہب بنجائینگے مگر آج تو اور ذرا آنکھین سینکنے دو -

دو گھڑی دن رہے سے نواب صاحب کا شوق بڑھنے لگا کہ کسی طرح اُن بتان طناز کی دید سے روح کو سرور حاصل ہو سچ ہی ؎

وعدۂ وصل چون شود نزدیک
آتشِ شوق تیز تر گردد

منشی مہراج بلی یہان سے جھلا کے چلے گئے اور شام کو غروب آفتاب کے وقت وہی آیا پھر آن موجود ہوئی - منشی نے آکے عرض کیا کہ خداوند آیا جی حاضر ہین - حکم دیا بلاؤ - آغا صاحب کہ رنگیلے جوان تھے آیا کو باغ کی ایک روش مین دور لے گئے اور یون باتین کرنے لگے -

آغا - آیا جی آپ کی اُن مس بابا کا کیا نام ہی -

آیا - ای حضور اُنکا نام تو ایلس ہی مگر ہم نوکر چاکر سب مس بابا مس بابا کہتے ہین -

آغا - اسوقت جو ہم لوگ وہان چلینگے تو کوئی غیر تو نہ ہوگا

آیا - ای نہین سرکار - غیر ذالک کا وہان کیا کام - اور خصوصاً جب حضور جائینگے تو وہان پرندہ تو پر نہین مار سکتا آدمی کی کون کہے -

آغا - تمھارا نکاح ہو گیا ہی آیا جی -

آیا - (جھینپتی ہوئی) جی - حضور نے - ای سرکار ہم -

آغا - شرمانی کاہیکو ہو - یہان ہی کون ؟

آیا - ای واہ - نہونا کیا معنی -

آغا - یہان بجز ہمارے تمھارے اور کون ہی - کوئی نہین صاف صاف بیان کرو - ہم تمکو خوش کر دینگے مگر مس بابا سے یہ ذکر نہ کرنا -

آیا - ای حضور کاہیکا ذکر - لونڈی تو کچھ سمجھتی ہی نہین ہی -

آغا - ایک تو مس - وہ نواب صاحب کی خاطر کریگی یا ہماری - دونون کی خاطر محال ہی -

آیا - حضور تردد نہ کرین دو ہین -

آغا - ایک تو ادھیڑ تبانی ہو -

آیا - کوئی اٹھائیس اُنتیس برس کی عمر ہی مگر اِن انگریزون کا رکھ رکھاؤ - ابھی یہ معلوم ہوتا ہی کہ اُنیس بیس برس سے زیادہ کی نہین ہی -

آغا - اچھا تو اب ہم تو تین آدمی ٹھہرے - تو نواب صاحب سب سے امیر ہین اُنکی خاطر وہ مس کریگی اور اُنسے اُتر کر چھٹن صاحب ہین اُنکی خاطر مس کی چچی کریگی جسکی ستائیس اٹھائیس برس کی عمر تبانی ہو - اب رہگئے ہم - تو تم ہمارے حصے مین آؤگی -

آیا - (ہنسکر) بڑے گرما گرم آدمی ہین حضور -

آغا - ہم تو معاملے کی بات جانتے ہین -

آیا - جی بڑے معاملے کی بات جاننے والے -

آغا - تم کب سے اُنکے ہان نوکر ہو -

آیا - بچپنے سے حضور -

آغا - تمھاری عمر کوئی اٹھارہ برس کی ہوگی -

آیا - ای سرکار وہ اٹھارہ نہین اُنیس ہوگی -

آغا۔ اِس عمر پر تو ہماری جان جاتی ہو آپا جی خدا کی قسم بری آپا جان۔

آپا۔ (زور سے قہقہہ لگاکر) اوئی۔ آپا سے آپا جی ہوئی اور آپا جی سے آپا جان۔

آغا۔ اب آپا جانی کہا کرینگے اور پھر رفتہ رفتہ آپا جنیان۔

آپا۔ حضور اب دیر ہوتی ہو۔ نواب صاحب سے کہیے کہ تشریف لے چلین۔

نواب صاحب نے بالکی گاڑی تیار کرائی۔ صدر مین نواب محمد عسکری اور نواب چھٹن صاحب بیٹھے اور سامنے آغا محمد اطہر صاحب اور آپا سے اصرار کیا کہ تم بھی اندر ہی آکے بیٹھو۔ آپا نے کہا حضور یہ ہمسے نہونے کا۔ نامحرم مردون کے ساتھ ران سے ران بھڑا کر بیٹھنا ہم بہو بیٹیون کا کام نہین ہو۔

آغا صاحب نے کہا آپا جی اگر کوچ بکس پر بیٹھو گی تو لوگ بھانپ لینگے۔ پیچھے بیٹھو گی تو بھی سب سمجھ جائینگے یہان آکے بیٹھو کوئی دیکھ بھی نہ سکیگا اور باتین بھی ہوتی چلینگی۔ (آپا نے کہا آپ راستے مین چھیڑیے گا تو نہین) اُنھون نے اُدھ دیکھا نہ تاؤ فوراً گاڑی سے اُتر کر آپا کو گود مین اُٹھا لیا اور گاڑی پر لے آئے۔

آپا۔ بڑے بُرے آدمی ہو جی تم۔

نواب۔ بڑے بدمعاش۔ تم ہماری طرف آکے بیٹھو۔

آپا۔ واہ۔ آپ سب ذات شریف ہین۔

آغا۔ ران سے ران بھڑا کر بیٹھنے کی شکایت اور خوف تھا نہ۔ اچھا لو ہم ران سے ران نہین بھڑاتے۔ بس چھٹی ہوئی۔

آپا۔ اب تو تمھارے بس مین ہون۔

چھٹن۔ اجی تم یہان آکے ہماری بغل مین بیٹھو یہ دونون پاجی ہین۔

آپا۔ جوان عورت کے حق مین سب مرد سے پاجی بنے پر اُتارو ہو جاتے ہین۔ ایک اِنپر یا آپ پر کیا فرض ہو۔

گاڑی کوئی پچاس قدم چلی ہوگی کہ نواب صاحب نے کوچبین کو حکم دیا کہ گاڑی روک لو اور گھر چلو۔ پھیر دو۔ اُسنے حسب الحکم گاڑی پھیر دی۔ اور گھر کی طرف چلے۔

آغا۔ یہ خبط سوجھا ہو میان۔ آخر اِسکے معنی کیسا مجنون سا ہو۔

نواب۔ چلو تو سہی۔ دیکھتے ہی جاؤ کہ ہم دیوانے ہین یا تم ہو۔

چھٹن۔ آخر گھر پر چلکے کیا ہوگا۔ کہان اِنکے ساتھ چلتے تھے کہان اب پلٹے جاتے ہو۔ اِسکے کیا معنی۔

آپا۔ اے تو سرکار پھر اگر نہ چلنا ہو تو ہمکو رخصت کر دیجیے۔

نواب۔ ایسی بات ہو بھلا۔ چلین اور بیچ کھیت چلین۔ اور ڈنکے کی چوٹ چلین۔ ایک بات یاد آئی۔

آپا۔ تو ایک عرض اور ہو۔ لونڈی ذمہ دار نہین ہو اگر دیر ہوگئی اور وہ سو رہین۔

آغا۔ بھئی یہ پلٹے کہان چلتے ہو۔

چھٹن۔ پاگل ہو گیا ہو۔

آغا۔ پاگل اور کیسے ہوتے ہین۔

اتنے مین گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی چلی۔ اور نواب صاحب کے مکان پر داخل ہوئی کوٹھی کے اندر پہونچتے ہی گاڑی کوائی اور خدمتگار کو آہستہ سے حکم دیا کہ جاکے دو بوتل

سوڈا اور ہوسکی اور دو گلاس جلد لاؤ - خدمتگار حسب حکم
پاتے ہی کوٹھی کے اندر گیا اور سامان لیکر حاضر ہوا -
آغا - ہان یہ ایک بات اچھی سوجھی -
چھٹن - جی خوش ہوگیا یار -
ع - (عسکری) خیر - تم لوگ تو پاگل ہی بنائے دیتے تھے -
آغا - اِسوقت اِسکی ضرورت بھی تھی -
آیا - خوب اچھی طرح پیجیے -
آغا - تمھاری مس بابا تو بُرا نہ مانینگی -
آیا - اب حضور مطلب یہ ہو کہ آپ لوگ رئیس ہین کوئی ایسے
ویسے تو ہین نہین کہ دھوبیون یا کہارون کی طرح سے آپ
غُل مچاتے پھرین اور گو ہماری شرع کی رو سے یہ چیز حرام
ہو مگر اِن لوگون مین تو سب پیتے ہین -
آغا - اگر تم پیتی ہو تو پیو -
ع - ہان ہان آیا جی ایک چسکی -
آغا - تو ہماری جان کی قسم -
آیا - جی نہین کہین نشہ نکرے -
آغا - نشہ ایسا کیا کریگی -
آیا - اچھا تو ذرا سی دیدیجیے -
آغا - ہمارے ہاتھ سے پیو -
آیا - زہے نصیب لائیے -
ع - یہ تو ہم پر جبر ہو -
آیا - (پی کر) جی نہین جبر نہین - یہ تو کہی بدی ہو کہ آپ کی
خاطر تواضع تو مس بابا کرینگی اور اُنکی بجی چھٹن صاحب کی
تواضع کرینگی کیونکہ ابھی وہ بھی اٹھائیس اُنتیس ہی برس
کی ہین اور اب باقی رہے دو جنے - مین اور آغا صاحب
ہم اِنکے حصے مین آجائینگے -
ع - چلو تقسیم تو اچھی ہوئی - بس فیصلہ ہو -
آیا - اور تصفیے مین یہ سلائے جائینگے -
آغا - اجی اِس سے کیا خوف ہو -
تین تین چار چار پگ پی کے یہ سب مسرور ہوگئے اور
آیا کو بھی ایک پگ پلایا اور حکم دیا کہ چلو - گھوڑیان ہوا
ہو گئین - تھوڑی دیر مین ایک بیہڑ مقام پر پہونچے -
چو طرفہ سناٹا -
ع - یہ کہان آئے بھئی -
کوچمین - حضور یہین کا پتا آیا جی نے دیا تھا -
آغا - ارے میان کیا مرگھٹ ہو -
چھٹن - معلوم تو قبرستان ہوتا ہو -
ع - این! بستی مین یہ سناٹا -
آغا - بستی اب کہان ہو -
اتنے مین کوچمین نے گاڑی روک لی اور کہا آیا جی
ذرا اُتر پڑیے -
آیا - ابھی اور اگاڑی چلو -
آغا - کیا کچھ منصوبہ کیا ہو گیا -
آیا - جی ہان کپڑے اور گھڑیان اُتروا لونگی -
آغا - جان حاضر ہو -
آیا - بس روک لو ... اب چلیے - پہلے مین ذری اطلاع
کردون پھر آپ سب آئیے -
جب آیا اطلاع کرنے گئی تو چھٹن صاحب نے کہا یار ہمین تو
کچھ فتور معلوم ہوتا ہو - ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ
یہان کون آکے بیہڑ بیابان مین رہیگا - غور کرکے

دیکھا تو بستی سے کچھ دور پر بنگلہ سا کچھ نظر آیا
اور ویسے ہی آیا بھی آئی کہ حضور تشریف لے چلین ٹرے
اشتیاق کے ساتھ یہ سب خوش خوش اُتر سے
اور آیا نے اِنکو گول کمرے مین لیجا کے بٹھایا جو اشیاے
بیش بہا سے خوب آراستہ تھا - مگر روشنی بہت کم - صرف
ایک لمپ وہ بھی جھلملاتا ہوا - اور دور رکھا ہوا - اتنے
ٹرے کمرے مین ایک لمپ کی روشنی بھلا کیا معلوم ہوتی
دو منٹ کے بعد انگریزی عطر بیش قیمت کی خوشبو آئی
اور تمام کمرہ طبلۂ عطار بنگیا اور ایک زیبا اندام مست خرام
مس نے بصد ناز برنائی اُس کمرے کو رشک پرستان بنایا
یہ سب اُسکے آتے ہی استادہ ہوگئے مگر وہ ایک چھوٹے
سے کمرے کے اندر چلی گئی اور آیا نے آکے نواب محمد عسکری
صاحب سے کہا کہ حضور کو بلاتی ہین -
آغا - ٹرے خوش نصیب ہو یار -
چھٹن - ہمنے تو اندھیرے کے سبب سے صورت ہی
نہ دیکھی -
آیا - حضور کو دوسری میم صاحب بُلاتی ہین -
آغا - اُتو ہمین بنے - تم تو ہمارے حصے مین ہو -
جب ایک کمرے مین محمد عسکری دوسرے مین نواب
چھٹن صاحب چلے گئے تو آیا نے آغا محمد اطہر صاحب کا
ہاتھ پکڑا اور تیسرے کمرے مین لیگئی -
اب ان تینون کا حال سُنیے کہ اِنکی کیا کیفیت ہوئی -
نواب محمد عسکری نے جیسے ہی اُس چھوٹے سے کمرے
مین قدم رکھا ویسے ہی وہ مس اِنکو لپٹ گئی اور
لپٹ کر خوب بوسے لیے - دیکھتے ہین تو قمرن جان
میمون کی پوشاک پہنے ہوے اِنکی بغل مین کھڑی ہین
این ! قمرن جان ! یا الٰہی مین خواب دیکھتا ہون یا
اصل مین قمرن ہین -
نواب چھٹن صاحب جو دوسرے کمرے مین گئے تو دیکھا
ایک نوجوان میم پشت کیے ہوے کھڑی آئینہ دیکھ رہی ہی
آئینے مین جو اُسکی صورت کا عکس دیکھا تو نازو جان
این ! نازو جان - نازو نے پھر کے سلام کیا تو یہ دنگ
ہوگئے ارے ! سچ مچ نازو ہی ہین جی - کیا حیرت ہی واللہ
اِسوقت -

آغا محمد اطہر صاحب کو جو آیا ایک کمرے مین لیگئی تو وہان
فوراً کسی مرد نے اِنکے ہاتھ پیچھے سے پکڑ لیے - اِنھون نے
ہاتھ چھوڑا کر زور سے آواز دی (اِسمین کچھ منصوبہ ہی) اور
پھر کے دیکھا تو بیرسٹر صاحب -
آغا - (گلے لگا کر) ارے یار یہ ماجرا کیا ہی بتاؤ تو سہی -
انوہ کیا گھرا چکما دیا ہی واللہ -
گول کمرے مین سب جمع ہوے تو ایک دوسرے کی بپتی
سُنکر ٹرے قہقہے پڑے سب قمرن اور نازو اور بیرسٹر کی ملاقات سے
اِسقدر محظوظ ہوے کہ گویا کروڑون روپیے ملگئے اور نعمت
غیر مترقبہ تو تھی ہی -
چھٹن - آئینے کے عکس مین دیکھتا ہون تو نازو جان -
نواب - مجھے تو قمرن جاتے ہی لپٹ گئین اور لگین چومنے
دیکھتا ہون تو دنگ ہو گیا -
آغا - اور میرے ہنفتے گانٹھے اِنھون نے -
قمرن - نواب اِسوقت جان مین جان آئی -
آغا - کروڑون اشرفیان ہم لوگون کو مل گئین -

چھمّن - اِسمین کیا شک ہر - اس سے کون انکار کر سکتا ہر - بیشک کروڑون اشرفیان پا گئے اور ذرا سا گمان بھی نہ تھا -
آغا - اِسوقت اِس ملاقات سے جسکی امید نہ تھی اور بھی سرور گفتہ گیا -

پلا ساقی شراب نکتہ دانی	کہ جس سے چمکے رنگِ خوش بیانی
بناؤن حجلۂ شادی زبان کو	سنوارون مین عروسِ داستان کو
بہار وصل ہو پیدا رقم سے	گلِ شادی کھلین شاخِ قلم سے
رہا ہون دام سے مانند بلبل	بکھرون بے قید مثلِ نکہتِ گل

زبان دان عالمِ رمزِ سخن کا
ادب آموز یون ہر اہلِ فن کا

آیا - حضور انعام کا کام کیا ہر -
نواب - بیشک - بھرپور انعام -
آغا - بھئی کیا ہنسی آتی ہر واللہ -
نواب - کچھ پوچھو نہ بھئی -
بیرسٹر - مگر آپ نے تو آیا ہی پر قناعت کر لی تھی -
آغا - ہم سوچے کہ بھئی ہمارا منھ اسی قابل سمجھا ہر - اور پھر نشہ الگ اور نیا نیا مقام -
بیرسٹر - کیا مجھے ہنسی آئی ہر کہ آیا کا ہاتھ پکڑ کر آپ مزے مزے سے چلے آتے ہین - مخلع بالطبع کوئی تکلف ہی نہین - اُسنے ہاتھ پکڑا اور آپ چپکے سے ساتھ جیسے بلی چوہے سے کان کٹاتی ہر - چُپ چاپ چلے آ رہے ہین -
آیا - اِنسے تو مین دونا انعام لونگی جسطرح صاحب لوگ اپنی میمون کو لیکے ہوا کھانے نکلتے ہین اسیطرح آغا صاحب مجھے لیے جاتے تھے -
آغا - آغا صاحب تمکو لیے جاتے تھے - یا تم آغا صاحب کو گھسیٹے لیے جاتی تھین -
آیا - حضور ہمارا انعام بھرپور ملے -
نواب - بیرسٹر صاحب اِس آیا کو پچاس روپیے دیدیجیے ہم کل صبح کو بھجدینگے -
بیرسٹر - بل گئے اُسکو -
آیا - (بہت جھک کر سلام کر کے) حضور کی پرورش - اللہ اور اِس سے زیادہ مراتبے کرے کہ غریبون کے حال پر اِسقدر کا رحم ہر -
آغا - ایسے رئیس پیدا نہین ہوے
آیا - اللہ مراتبے زیادہ کرے -
نواب - اب مارے خوشی کے یہ کوئی نہین پوچھتا کہ یہ لوگ کدھر سے آئے اور کیونکر آئے اور ہماری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا جادو کیا -
چھٹّن - الموڑے سے تو یہ لوگ گئے نہین -
قمرن - ابھی نہ بتانا بیرسٹر صاحب -
نازو - ہمارا ہی مردہ دیکھے جو بتائے -
بیرسٹر - ہرگز نہین -
قمرن - مگر کیون جی ایسے ہردیگی پیچھے اور بے مروت ہو کہ مس کا نام سنتے ہی پھسل پڑے -
نازو - اتنا بھی خیال نہوا کہ جس عورت نے اپنے میان کو ہماری بدولت چھوڑا گھربار چھوڑا اُسکو جنگل میدان مین چھوڑ کے ہم یہان آکے جشن کیا کرین - مرنے جینے کی خبر تو جائے - اِسی مُنھ سے کہتے ہو کہ قمرن پر جان جاتی ہر -
قمرن - جھیپیے تو نہو گے صاحب - ای لعنت خدا ارے تم مردوے بڑے بے مروت ہو -

نازو۔ کیا مزے سے مس کا نام سُنکے چپکے سے چلے آئے۔
قمرن۔ بس اب زیادہ نہ چھپاؤ۔
نواب۔ خدا کی قسم ریل پر تمام رات تڑپتے گذری۔
آغا۔ کسی پہلو چین انکو نہین آتا تھا۔
نواب۔ جیسے کوئی چونک چونک اُٹھتا ہی یہ کیفیت میری تھی۔
آغا۔ راستے بھر رویا کیے۔
نازو۔ جی ہان رویا کیے۔
نواب۔ نازو جان کے سر کی قسم۔
نازو۔ ای چپ جھوٹے راستے بھر تو تو ہم دونون بہنون کو گھورتا آیا رونے کا وقت کب ملا۔
آغا۔ (متحیر ہوکر) کیا!
نواب۔ گھورتے آئے۔ کسکو گھورتے آئے۔
نازو۔ بتادون۔ اچھا لو دیکھو (نوٹ بُک پیش کرکے) یہ کس شیطان کا لکھا ہوا ہی۔
نواب صاحب نے جو نوٹ بُک پر اپنا اور آغا محمد اطہر صاحب اور چھٹن صاحب کا نام لکھا ہوا دیکھا تو دنگ ہو گئے۔
آغا۔ ارے یار کہین یہی دونون تو مسین نہین بنی ہوئی تھین۔
بیرسٹر۔ (مسکرا کر گردن پھیر لی)
نواب۔ اُف! مار ڈالا۔ بھئی خوب سمجھے واللہ ٹرا چکما ہو گیا۔ اُف!!! اُف!!!۔
نازو۔ مسون کے گھورنے کے لیے خانساماں کے ہاتھ بیر شراب لائے اور اٹھنی بھی مارے خوشامد کے اپنے پاس سے دیدی۔
اس فقرے پر نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب اُچھل پڑے

اور آغا صاحب فوراً بیرسٹر کو لپٹ گئے۔
آغا۔ یہ حضور ہی نے بیر کی فرمائش کی تھی مانتا ہون اُستاد واللہ مان گئے۔
چھٹن۔ ہم تو آج سے چیلے ہوگئے۔
آغا۔ واللہ چیلے ہوگئے۔
نواب۔ اور آواز کیا بدل لی تھی۔
نازو۔ اور ہمارا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا۔
قمرن۔ مین جو ایک دفعہ کھڑی ہوگئی تو یہ تینون کے تینون خدائی خوار تاک جھانک کرنے لگے۔
نواب۔ لاحول ولا قوۃ۔
آغا۔ دم ہو رہے گئے۔
قمرن۔ اور ایک دفعہ ہنسے کھڑکیان بھی بند کرلی تھین۔
آغا۔ خوب یاد ہی۔
بیرسٹر۔ آخر تم لوگ آواز بھی نہ پہچان سکے۔
آغا۔ کہدیا نا کہ ٹرا گھرا چکما ہو گیا جناب۔
بیرسٹر۔ اور ہمسے بات چیت بھی ہوئی۔
آغا۔ ہم ذرا تمیز نہ کرسکے۔
قمرن۔ جب تم لوگ ہمارے درجے کی طرف آؤ ہم تمھاری طرف پشت کرلین۔
آغا۔ اور ہم دل مین جھلائین۔
نازو۔ اور ہم ترسائین۔
قمرن۔ نہین ترسانے کی بات نہین تھی۔ اصل بات یہ تھی کہ ہم ظاہر کرنا نہین چاہتے تھے۔
چھٹن۔ مگر واللہ کس احتیاط کے ساتھ لائے۔
بیرسٹر۔ اور کھُلے بندون۔ پردہ بھی نہین کسکا پردہ

اور کہان کا پردہ - بالکل آزادی کے ساتھ فرسٹ کلاس مین لیے بیٹھے ہین کوئی آنکھ اُٹھا کر دیکھ نہین سکتا -

نواب - کیون صاحب اگر کوئی صاحب یا میم اُس درجے مین آکے بیٹھ جاتی تو آپ کیا کرتے -

بیرسٹر - کرنے کیا - اول تو انگریز وہان آتا نہین کیونکہ جس درجے مین لیڈیان ہونگی وہان صاحب لوگ نہ بیٹھینگے اور اگر اچانک کہین اور جگہ نہ ملتی اور کوئی آنے کا قصد بھی کرتا تو درجے کے قریب سے لوٹ جاتا - ہمنے پورا درجہ کیا تھا -

نواب - جبھی - یہ خوب کیا -

بیرسٹر - وجہ یہ کہ اگر فرض کیجیے کوئی انگریز آجاتا یا میم آتی تو مجھکو سخت جھینپنا پڑتا یہ دونون اول تو شرمائین دوسرے انگریزی نہ بول سکتین اور ہماری قلعی کھُل جاتی - مگر یہ بھی خوب ہی یقین تھا کہ اِس درجے مین کوئی نہ آئیگا یہ تو صرف احتیاطاً پورا فرسٹ کلاس کر لیا تھا ورنہ اسکی کوئی ضرورت نہ تھی - مگر واہ رے ہم ذرا جھانسہ تک نہ دی ہم پہاڑ پہاڑ اوپر اوپر آئے ہم نیچے نیچے آئے - مارٹن کے ڈاک بنگلے کی طرف سے -

نواب - مجھے اب تک یہی گمان ہی کہ مین خواب دیکھ رہا ہون سان نہ گمان مگر گو ہم لوگ غم غلط کرنے کے لیے دوا یکبار گھورنے اُترے تھے لیکن خدا گواہ ہی کہ جدائی کا بڑا ہی رنج تھا -

قمرن - اے ہان کہان تک نہو گا - اور یون تو آنکھین ہی ایسی بنی ہین کہ اچھی شے کو آدمی دیکھے نظر پڑ ہی جاتی ہی یہ کوئی عیب کی بات نہین ہی -

نازو - دل لگی یہ تھی کہ ہم تمکو دیکھین اور ہنسین اور تم ہمکو نہ دیکھ سکو - اِس سے اور بھی ہنسی آتی تھی -

قمرن - کیا غضب سے خانساماں کو بُلا لائے -

نازو - ہم اگر جوتا صاف کراتے تو تم صاف کر دیتے -

آغا - مین تو نہ چوکتا - مین ضرور صاف کرتا -

قمرن - مگر پیے ہوے سب تھے -

نواب - کیون صاحب آپ لوگ اسٹیشن پر اُترے بھی اُسی بے تکلفی سے -

بیرسٹر - جی نہین - ہمارا خانساماں ان دونون کو کرائے کی گاڑی پر بٹھا آیا اور اُسکے بعد ہم درجے سے اُترے اور سیدھے اپنی فٹن پر جاکے بیٹھے اور کوئی سوم قدم کے بعد فٹن روک کر انکو بھی سوار کرا لیا اور کرایے کی گاڑی کو ایک روپیہ انعام کا دیکر رخصت کیا اور سیدھے کوٹھی پر لے آئے - یہان کوئی بولے تو گولی ماردون - کسی کو کانون کان خبر نہین ہی - اور یہ میمین بنی ہوئی ہین -

آغا - بھئی کیا سوجھی ہی واللہ -

چھٹن - یہ تو قصّون مین لکھنے کی باتین ہین جناب ہم سوچتے تھے کہ اِس مکان کی مِس کی بچی سے اِس کمرے مین ملاقات ہوگی - دعا مانگتے تھے کہ خدا کرے خوبصورت عورت ہو دیکھتے ہین تو بہت ہی کم سن مِس ہی آئینے مین جو صورت دیکھی تو دنگ - این ! یا الٰہی یہ تو نازو جان ہین -

آغا - اور ہم تو گرفتار کیے گئے تھے -

قمرن - اب تو یہ سب کچھ ہوا یہ بتاؤ کہ یہان کا رنگ کیا ہی خون خشک ہو گیا ہی -

نواب - قمرن - جانی اب آج وہ ذکر نہ چھیڑو اتنی ہماری خاطر کرو -

نازو - تو تمنے اپنی آنکھوں دیکھا تھا نواب چھٹن صاحب کر وہ مونڈی کاٹا کدرا سوار ہو گیا -

چھٹن - معقول! ابھی وہین سے چلا آتا ہون - مین تھا نواب رونق جنگ بہادر اور انسپکٹر صاحب خود ہمارے ساتھ گئے تھے - فارغخطی لکھ گیا ہی کہ قمرن سے کچھ واسطہ نہین

مہراج - بھئی کیا گھرا چکما ہوا ہی واللہ -

چھٹن - انسپکٹر نے کدرا اور للتوا کو بلا کر کہا کہ ارے غضب ہو گیا - صاحب سٹی مجسٹریٹ بہادر نے تم دونون کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہی اور بشیر الدولہ کے مکان پر بھی کل سے چوکی پہرہ بیٹھا چاہتا ہی اور کوتوال کو مارے غصے کے ٹھنڈا بدل دیا بس دونون گربڑا اٹھے -

مہراج - وہان لالہ بشیشر کے مکان پر رہینگے نا -

چھٹن - جی ہان - لالہ بشیشر پرشاد کے ہان -

نازو - کیا شان ہی تیری کریمی کی - قربان تیری کریمی کے رونے کو ہنسانا اور ہنستے کو رولانا اسی کا نام ہی - کہان تو ہمارے منہ پر ہوائیان اڑی ہوئی تھین کہ اب بگڑے گئے اور اب بگڑے گئے - قمرن بچاری کا بیماری کے سبب سے کیا حال ہو گیا تھا کہ توبہ ہی بھلی - یہ کسکو امید تھی کہ صحیح سلامت یہان تک پہونچینگے اور آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ مزے مزے ہنسنے بولتے ہین - وہ موا بشیر الدولہ کل تک کیسا خوش و خرم ہو گا مگر آج نانی مر گئی ہو گی -

چھٹن - اسکو ابھی یہ حال تھوڑا ہی معلوم ہی - وہ تو اب تک یہی سمجھا ہوا ہی کہ ایک انسپکٹر گیا دوسرا آیا دوسرا گیا تیسرا آیا جو آئیگا اسکو بزور زر اپنی طرف کر لونگا چلو چھٹی ہوئی - کدرا اور للتوا کو وہ اپنا پٹھا اور چیلا سمجھتا ہی ہی - وکلا روپیہ کے آشنا - انکو اس سے کیا بحث ہی کہ بشیر الدولہ بر سر حق ہین یا نواب محمد عسکری - انکا قول تو یہ ہی کہ ہر خرے کہ باشد من پالانم - انکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی مردہ چاہے بہشت مین جائے چاہے دوزخ مین - مگر جب سنیگا کہ انسپکٹر کو تین مہینے کی رخصت ملی اور وہ لکھنؤ ہی مین رہینگے تو سر پیٹ لیگا اور ادھر کدرا اور للتوا کو بھی غائب پائیگا بڑی دل لگی ہو گی -

بیرسٹر - اب یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی یہ فرمائیے کہ اتنی بڑی خوشخبری سنی ہی کچھ جشن بھی ہو گا -

عسکری - بھائی صاحب ہم سب تو آپکے مہمان ہین - آیا مذہب شریف مین کھانا آپ کے ہان عمدہ سے عمدہ پکا ہی ہی جشن مین تین چار چیزین ہوتی ہین - ایک مطعومات لذیذ یعنی عمدہ پکا ہوا کھانا دوسرے شراب ناب - تیسرے پیارے پیارے معشوق چوتھے احباب موافق و بذلہ سنج - تو کھانا تو آپ کے ہان پک ہی رہا ہی - میان ذرا ان کے خاص بیرہ کو بلاؤ (حاضر ہوا) اسوقت کیا پک رہا ہی -

خداوند مرغ پلاؤ ہی اور اناناس پلاؤ اور باقرخانی اور قورمہ اور کباب ہی اور نواب چھٹن صاحب کے حکم سے تیتر کا قورمہ پکا ہی اور گوبھی ہی اور نازو جان صاحب کی فرمایش بجرے کے ملیدے کی تھی وہ بھی ہی (اور جو حکم دیجیے) -

نواب صاحب نے فرمایا تو دو چیزین ہماری طرف سے بڑھا دو چاہے کھانے مین دیر ہو جائے کچھ پروا نہین - ایک کندن قلیہ اور ایک انڈون کے املیٹ - اچھا صاحب

یہ تو ہوا اب رہی شراب وہ ہمارے ساتھ ہی۔ اب رہے معشوق بھلا نازو اور قمرن سے بہتر معشوق کہان ملینگے اور احباب بندہ لہ سنج تو سبھی ہین۔

نازو۔ (ہنسکر) میزان اچھی دے دی۔

مہراج۔ بات معقول کہی۔

نازو۔ آپ بھی بولے (منھ چڑھاکر) بات معقول کہی تیری ایسی تیسی نگوڑے۔

مہراج۔ این! شیطان نے انگلی دکھادی کیا! اسوقت ہماری نازو جان کلیلون پر ہین۔

مسخرہ۔ یہ ہماری کیا معنی! اسکی تصریح کیجیے کہ آپ کی کون ہین۔ ہمشیرۂ عزیزہ یا۔

راوی۔ یا کے لفظ کے بعد میان مسخر الدولہ جڈ الکنجر و صاحب کچھ اور کہنے کو تھے کہ منشی مہراج بلی نے اُچک کے مسخرے کا ٹیٹوا لیا اور غل مچا کے کہا۔

تُو بلاڈی فول کاہے واسطے گالی گلوچ بکنے مانگتا بچہ سوئر جنگلی کہ گفتہ اند ع۔

اصل بد از خطا خطا نہ کند

نازو۔ (قہقہہ لگاکر) آگئے آگئے بلاڈی فول صاحب آگئے۔ اب سو جھنے لگی موئے کو۔

ممن۔ (ہنسکر) جی ہان لالہ کاہے واسطے آگئے اور کہ گفتہ اند بھی ساتھ لائے۔

اختر۔ ابتک کیسی بھیگی بلی بنے بیٹھے رہتے تھے۔

نواب۔ کون۔ ریل پر انکا نقشہ دیکھتے آپ۔

اختر۔ سُنا۔ ہلے تک نہین۔

چھٹن۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِس شخص پر پڑے ہین۔ بالکل مردہ تھا۔

آغا۔ اُسدن نا۔ اے ہی۔ واللہ بات بھی کرتا تھا تو آہستہ آہستہ اور دبک کے کونے مین ٹپر رہا جاکے۔

چھٹن۔ ہملوگ اپنے اسٹیشن پر ٹہلے۔ اِدھر آئے اُدھر گئے ہنستے بولتے گھور اگھاری کرتے تھے مگر یہ بچہ خاموش۔

آغا۔ یہ نواب چھٹن صاحب نے خوب کہی کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِنپر پڑے ہین۔

نازو۔ ہمنے آغا صاحب کو دیکھا نواب محمد عسکری کو دیکھا نواب چھٹن صاحب کو دیکھا مگر اِس موذی کاٹے کو نہ دیکھا بین سمجھی بھٹیریا اِسکو لیگیا ہی۔

آغا۔ اُسدن کی بھی دل لگی نہ بھولیگی اور اتفاق سے بھٹیریا آہی گیا۔ باتین ہی کرتے کرتے بھٹیریا نکلا بعضے وقت کی بھی کیا بات ہوتی ہی۔

بیرسٹر۔ اب یہ فرمائیے خداوند نعمت کہ جشن کب ہوگا اور اسمین کیا کیا ہوگا اور کسقدر روپیہ کا صرف ہی۔ روپیہ بندے کے ہاتھ دھریے اور پروگرام بتادیجیے۔

نواب۔ یہ سب نازو جان کی راے پر ہی۔

نازو۔ ایک دن تو رتجگا ہو۔ اور ایک دن جسنے جسنے جو منت مانی ہو وہ پوری کرے اور ایک دن ناچ ہو۔ چار طائفے زنانے اور ایک طائفہ مردانہ۔

مہراج۔ تو مردانہ طائفہ بی نازو جان کی پسند کا ہو۔

بیرسٹر۔ جی اور زنانہ آپ کی پسند کا ہو۔

آغا۔ تو انھین دونون میان بیوی کی پسند پر کل اور مدار ہی۔

نازو۔ وہ جو نرکا آج کل نیا نیا نکلا ہی۔ کہدا جو خوب ناچتا ہی اُسکو بلواؤ۔

پھر سہی - انشاء اللہ یار زندہ و صحبت باقی - بس یہ نہانہ ٹال دینا تھا مگر ہمکو مرغ کے تورمے کی پڑی تھی -

سب انسپکٹر نے جواب دیا حضرت اب سے آئے گھر سے آئے اب کسی کے ہان نہ کھائینگے - مگر میرا یہ عذر وہ مانتے کیونکر - دعوت تو سیٹھ جی کے ہان ہوئی تھی - انھین کے شکاری بندوقین اور کتے لے لے کر شکار کرنے گئے تھے اور انھین کی جانب سے دعوت تھی بھلا انکار کا کون سا موقع تھا اِس گفتگو کے بعد انسپکٹر صاحب نے نواب بشیر الدولہ بہادر کے نام یہ خط بھیجا -

بحضور نواب نامدار -

تسلیم - مزاج اقدس - آج ــــ واپس تشریف لائے مگر ہو جی کے ہو جی ہی رہے - افسوس ہی کہ آپ نے مجھے نہ جانے دیا ورنہ سب کو باندھ کے لے آتا - مگر خیر مضے ما مضے ؎

ہوا جو کچھ سو ہوا بس گذشتہ را صلوٰۃ
کہان تلک کوئی رویا کرے گلہ دل کا

اب یہان فہمیدہ خواہد شد

راقم ــــ سمجھ جائیے

دیگر یہ کہ خط بعد ملاحظہ چاک ہو -

ایک سپاہی کو حکم دیا کہ یہ خط نواب صاحب کے پاس لیجاؤ نواب صاحب نے خط پڑھکر منہ بنایا اور یون جواب لکھا کرمی سخت افسوس ہوا کہ - بے نیل مرام واپس آئے اب فرمائیے کیا کیا جائے - بڑی خرابی اب یہ واقع ہو گئی کہ کدر ا ادر للتوا بیدل ہو جائینگے - مگر افسوس ہی کہ آپنے یہان تک آنے کی تکلیف گوارا نکی خدا جانے اِسمین کیا مصلحت ہی ؎

مہندی پانون مین نہ تھی آپکے برسات نہ تھی
بس یہی کہیے کہ منظور ملاقات نہ تھی

لازم تھا کہ انکو لے کے آتے - اگر کوئی سرکاری کام نہو تو آؤ اور انکو بھی لیتے آؤ - بندہ بشیر -

انسپکٹر صاحب مع اپنے ماتحت کے نواب صاحب کے پاس گئے تو سب انسپکٹر سے انھون نے شکایت کی کہ واہ حضرت واہ آپ نے بالکل گوڑ ہی دیا ؎

ما زیاران چشم یاری داشتیم
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

سب انسپکٹر نے نینی تال کے کل حالات بیان کیے کہ وہان پہلے ہی سے خبر ہو گئی تھی - خبر پاتے ہی انھون نے قمرن اور نازو کو ہٹا دیا - وہان کے رئیس اعظم انکے بہت بڑے دوست ہین - وہ انسے گٹھ گئے اور پولیس بھی محمد عسکری ہی کا دم بھرتا ہی اور ایک بیرسٹر بھی انکے ساتھ ٹگے ہوے ہین - اب مین وہان کیا بنا لیتا قمرن اور نازو کا کہین پتا بھی نہ تھا اور اگر نازو ہوتی بھی تو مین کیا بنا لیتا - نازو کے میان نے تو دعوی کیا نہین ہی - مگر مصلحتاً ان لوگون نے نازو کو بھی چھپا دیا معلوم ایسا ہوتا ہی کہ پولیس اور رئیس کی سازش اور بیرسٹر کی صلاح سے اِن دونون کو کسی مکان مین علیحدہ ٹکا دیا - بلکہ پہاڑ پر کسی گانون مین بھیجدیا ہو تو عجب نہین -

اِس کہانی کے بعد انسپکٹر نے طنزاً کہا کہ کل حال بیان کیجیے - مرغ کے تورمے کا ذکر تو چھوڑ ہی دیا -

سب انسپکٹر بہت جھجھیے تو نواب بشیر الدولہ نے اصرار کر کے دریافت کیا کہ بھئی یہ مرغ کے قورمے کا کیا ذکر ہی- ہم بھی سُننا چاہتے ہین اسکا مختصر حال انسپکٹر نے بیان کیا تو بشیر الدولہ ہنس دیے اِس گفتگو کے بعد انسپکٹر نے کہا- خیر یہ تو یہانتک کی خاک چھان آئے اب ہم یہان شہر ہی مین تحقیقات شروع کرتے ہین اتنی شہادتین پیش ہونگی ایک تو مکان والے کی گواہی لی جائیگی کہ تو نے مکان کِسکو کرائے پر دیا تھا اور اِسمین کون رہتا تھا اور نواب محمد عسکری وہان آیا جایا کرتے تھے یا نہین دوسری گواہی اسٹیشن کے لوگون کی ہوگی کہ نواب محمد عسکری کے ساتھ سواریان گئی تھین یا خالی گئے تھے اور کدرا اور للتوا کا اظہار لیا جائیگا کہ قمرن کی عمر ۱۲- برس کی تھی پھر محلے والون سے دریافت کیا جائیگا کہ کیا عمر تھی- پھر کدرا کی ساس سے پوچھا جائیگا کہ تیری لڑکیونکو کون بھگا لیگیا تجھے جسپر شک ہو اُسکا نام بتا- یہ تمہارا تین جب ہم پہونچ لینگی تو پھر ہم صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس کو رپورٹ کر دینگے بشیر الدولہ نے کہا (اور ایک بڑی گواہی تو تم بھولے ہی جاتے ہو یار مقدم تو وہی ہی) پوچھا وہ کون کہا- (برف والے لونڈے کی گواہی اور تصویر والے صاحب کی گواہی)

انسپکٹر- خوب بتایا- برف والے لونڈے کی گواہی تو ہم رپورٹ مین قلمبند کر لینگے مگر فوٹوگراف صاحب کی گواہی اِس مین نہ درج کیجیے- وہ اجلاس پر پیش کیے جائینگے- اچھا نواب بندہ تحقیقات شروع کرتا ہی پہلے مکان والے سے لگا لگاونگا- تسلیم-

بشیر- جائے تو پیے جائیے-

انسپکٹر- اب چار وار اُسی دن پینگے جب محمد عسکری قید خانے مین چکی پیس رہا ہوگا-

سب- آمین- آمین-

بشیر- آپ لوگون کی مہربانی ہوگی تو چکّی بھی پیسیگا اور بید بھی پڑینگے اور بیگم بھی اجلاس پر بلائی جائینگی- انشاء اللہ تعالے-

انسپکٹر- آپ دیکھتے جائیے بس-

سب- حضور سب معاملہ ٹھیک ہو جائیگا-

بشیر- (ہنسکر) بشرطیکہ آپ مرغ کے قورمے پر نہ پھسل پڑیے حضرت-

انسپکٹر- (قہقہہ لگا کر) میرے دل کی بات کہی واللہ-

سب- اُس دن کا قورمہ وبال جان ہو گیا- اُدھر ہمارے صوبہ دار صاحب گودتے ہین اِدھر ہمارے حضور طعنے دیتے ہین- لاحول ولا-

انسپکٹر- نواب صاحب ہماری خاطر سے شب کے وقت ایک مرغ کا قورمہ خوب اچھی طرح اہتمام کے ساتھ پکوا کر ہر روز اِنکے لیے تھانے پر بھیجدیا کیجیے- جبتک یہ مقدمہ ہی روز مرغ کا قورمہ اِنکو کھلائیے-

بشیر- بسر و چشم- واللہ مین دل لگی نہین کرتا (خدمتگار سے) دیکھو جی خاص پز کو حکم دو کہ ہر روز بلا ناغہ شام کے وقت ایک مرغ کا قورمہ بہت اہتمام کے ساتھ پکا کر بہ احتیاط تمام تھالنے پر سب انسپکٹر صاحب کے باورچی کو دے آیا کرے کہ جب کوتوال صاحب کھانا کھائین تو یہ بھی چُن دیا جاے-

سب- (جھینپ کر) اجی حضور اِس سے معاف فرمائیے

(خدمتگار سے) نہین نہین جی - نداق کرتے ہین -

بشیر - خبردار فوراً حکم دو - نداق کیا معنی -

سب - اے تو نواب صاحب ـــــ

بشیر - مین ایک نہ سنونگا - بشیر الدولہ فقیر نہین ہی ـــــ بشیر الدولہ دل کا فقیر ہی - فقیر دوست ہی مگر فقیر نہین ہی - بشیر الدولہ بہادر امیر آدمی ہین - شکر ہی پروردگار کا - مرغ کیا چیز ہی - احباب کے لیے جان تک حاضر ہی -

سب - مین وہان مرغ کھاکے سخت ذلیل ہوا صوبہ دار صاحب نے بہت ہی ذلیل کیا -

انسپکٹر - اسمین ذلت کی کون بات ہی قبلہ -

سب - واہ ذلت نہین تو اور کیا ہی -

انسپکٹر - گنوار ہونہ - ارے اِن شہزادون کے ہان کا پکّا ہوا کھانا نصیب کہان ہوتا ہی -

یہ دونون افسران پولیس نوابصاحب سے رخصت ہوے تو راستے مین سب انسپکٹر نے کہا (یار تمنے ہمین بڑا ذلیل کیا - واللہ مجھ سے اُسوقت گڑ جاتی مگر کیا کہون افسر ہو) انھون نے جواب دیا (تم تو ہو پاگل - ارے میان بالفعل مرغ کا قورمہ تو مزے مزے روز چکھو - پھر سمجھا جائیگا - بڑا شوقین آدمی ہی بشیر الدولہ - ایسا کھانا لکھنؤ مین لوگ کم کھاتے ہونگے - لے اب آپ تو چوکی پر جائیے - اور بندہ جاکے تحقیقات کرتا ہی رپورٹ تیار کرنی ہی)

انسپکٹر صاحب پہلے اُس مکان کو چلے جہان نواب محمد عسکری قمر جان کو لیکے ٹکے تھے - دروازے پر جاکے کھڑے ہوے پوچھا یہ کسکا مکان ہی - لوگون نے کہا یہ کلّن خانسامان کا مکان ہی - پوچھا کہان رہتا ہی کہا چھوٹر ـــہ - کانسٹبل کو حکم دیا جاکے بُلا لاؤ - کانسٹبل جاکے بُلا لایا -

ا - (انسپکٹر) تمھارا نام کلّن ہی اور یہ مکان تمھارا ہی -

ک - (کلّن) - جی ہان -

ا - اِس مکان مین ـــ کے مہینے سے ـــ کے مہینے تک کون کرایہ دار تھا -

کلّن - حضور وہ نواب تھے -

ا - کون نواب -

ک - نواب! دیکھیے! (ایک ساتھی کی طرف مخاطب ہوکر) کیا نام تھا جی -

ساتھی - نواب عسکری دولہ -

ک - ہان نواب عسکری صاحب -

ا - اور اُنکے ساتھ اِسمین کون کون رہتا تھا -

ک - اب لے صاحب یہ ہمین کیا معلوم -

	محتسب را درون خانہا چہ کار باشد	

ا - (مسکراکر) چہ کار باشد - آپ فارسی بھی پڑھے ہین

ک - جی ہان حضور پڑھی تھی مگر اب تو خانسامانی کرتے ہین -

ا - آخر اسمین زنانہ تھا مردانہ تھا - کچھ تو بتاؤ -

ک - حضور بیگم لوگ رہتی تھین -

ا - کون بیگم -

ک - یہ حضور ہمکو کیا معلوم - ہم تو نوابصاحب کے داروغہ کو جانتے ہین وہ مہینے کے مہینے ہمکو پیشگی کرایہ دیا کرتے تھے اور مرمت اپنے پاس سے کرلیتے تھے یہ ہمکو نہین معلوم کہ کون رہتا تھا مگر قیاس سے عرض کرتا ہون کہ اُن کے گھر کی بیگمین رہتی ہونگی یا شیدہ ہین شاید کوئی متاعی ہون

ا۔ تم تو شیعہ نہین ہو۔
ک۔ جی نہین ہم سُنت جماعت ہین۔
ا۔ بھلا تمھین کبھی شک ہوا تھا کہ اِس مکان مین جو عورتین رہتی تھین وہ کمزوم ہین یا یہ کہ بیگمین نہین ہین یا اور کوئی بات تمنے کبھی سُنی تھی۔
ک۔ اجی حضور ہمنے یہ کچھ نہین سُنا تھا۔
ا۔ اچھا۔ اِس بنیے کو بلاؤ۔ تمھاری دُکان کب سے یہان ہی
ب۔ (بنیا)۔ سرکار کیا جانے کب سے ہی۔
کانسٹبل۔ ارے دُو برس سے دَسْ برس سے سَوْ برس سے؟۔
ب۔ (سر کھجلاتا ہوا) ہان بس اور کیا۔
ا۔ (مسکرا کر) پاگل ہی بے۔
ب۔ اجی ہجور آدھ سیر آٹا ہجور کی بادولت مِلتا جاتا ہی۔ پڑے ہین۔ کہان جائین۔
ا۔ (ہنسکر) شری ہی۔ اِسکے گھر مین کوئی اور بھی ہی۔
ب۔ ہان ہجور کبیلا ہین آپکی بدولت۔
راوی۔ اِس (آپ کی بدولت) پر انسپکٹر کو کچھ ہنسی آئی اور کچھ جھینپا (کبیلا ہین آپکی بدولت) کہی اچھّی اتنے مین اُسکا باپ آگیا۔ اُسکا نام رام بخش تھا۔
ا۔ تم اِس دکان کے مالک ہو۔
رام۔ (سلام کرکے) ہان سرکار۔
ا۔ یہ دکان کب سے یہان ہی۔
رام۔ پشتہا پشت سے ہی سرکار۔
ا۔ اِس مکان مین کوئی نواب اِس برس چھ مہینے کے اندر اندر آکے ٹکے تھے۔

رام۔ ہان ہجور ٹکے تھے۔
ا۔ اُنکے ساتھ عورتین بھی رہتی تھین۔
ر۔ ہان سرکار جنانا بھی تھا۔
ا۔ بھلا وہ بیگمین تھین یا بازاری عورتین۔
ر۔ ہجور ـــ اب ـــ (مسکرا کر) اجی ہجور گھر گرست تو نا ہین تھین ہُدا نواب اُنپر لٹو تھے۔
ا۔ تمھین یہ کہان سے معلوم ہوا۔
ر۔ ماما و اما جنس لینے آتی تھین سو وہی کہا کرتی تھین بلک ایک ماما ہمارے دس ٹکے پیسے بھی مار کے لیگئی۔ ہمنے کہا چلو اُسی کا بھلا ہو۔
ا۔ تو ماما لوگ کیا کہا کرتی تھین۔
ر۔ ہجور وہ کہین سے بھاگ آئی تھین۔ دو تھین اور ایک گوری گوری تھی۔
ا۔ یہ تمکو کیونکر معلوم ہوا۔
ر۔ ارے ہجور روج (روز) کوٹھے پر ننگی رہا کرتی تھین اور باہر نکل نکل آتی تھین۔
ا۔ نام تو تمکو معلوم ہو گا۔
ر۔ جی ہان ہمارے پاس لکھا ہی۔ اُنکی نوکر جاکر لکھا جاتی تھین کہ یہ جنس بیگم صاحب کے نام لکھو اور یہ ہمارے نام لکھو (بہی کے ورق اُلٹ کر) نام کمرن سا بیگم۔
ا۔ کمرن سا بیگم! اخاہ! سمجھ گئے۔ قمرن کا کمرن بنا یا ساخدا جانے کِس لفظ کی خرابی ہی۔
ر۔ ہجور سب ہُرڈنگی بھری تھین۔
ا۔ تم کو یہ شک ہی کہ نواب صاحب کہین سے بھگا لائے تھے۔

ر- سک نہین ہجو رایک مہری کہتی تھی-

ا- وہ کہان رہتی ہی-

ر- یہی سامنے بیری والے مکان مین-

کانسٹبل بھیجکر مہری بلوائی گئی- کوئی تیس برس کا سِن نک سک سے درست گو کسیقدر سیاہ فام تھی مگر اعضا متناسب اور صورت پیاری پیاری تھی اور خوب چُست کرتی وغیرہ پہنے ہوے تھی- آکے انسپکٹر صاحب کو جُھک کے سلام کیا اور کہا (سرکار نے لونڈی کو کاہیکو یاد کیا ہی- مین ابھی ابھی کھانا کھانے بیٹھی تھی کہ ایکا ایکی سپاہی نے آواز دی بس دھک سے کلیجا رہگیا کہ یا اللہ خیر کیجیو- بس دو نوالے بھی نہین کھانے پائی تھی کہ ہاتھ کھینچ لیا اور حاضر ہوئی- لونڈی کے قابل جو کام ہو فرما دیجیے)-

انسپکٹر- آپ کا اسم مبارک کیا ہی بی مہری صاحب- ہمین افسوس ہی کہ کھانے کے وقت ہم نے حضور کو تکلیف دی-

مہری- اے نہین خداوند- تکلیف کیسی- حضور حاکم ہین- لونڈی کا نام پوچھ کے کیا کیجیے گا-

ا- ایک کام ہی گھبراؤ نہین- کوئی جرم تمنے نہین کیا ہی- ہم فقط اتنا دریافت کرنا چاہتے ہین کہ تم نے کہان کہان نوکری کی ہی-

م- حضور مین پہلے تو کوئی دس گیارہ برس تک بھولیان بیچتی تھی- کبھی اَمّا کے ساتھ جاتی تھی کبھی جو پاس محلے مین جانا ہوتا تھا تو اکیلی چلی جاتی تھی پھر بارھوین برس نکاح ہوا تو مین نواب گنج بارہ بنکی چلی گئی کوئی چار برس کے بعد پھر یہان آئی اب پانچ چھ برس سے نوکری کی- پہلے خاقان بہو کے ہان نشی گنج مین نوکری کی پھر منجھلے آغا صاحب کی سرکار مین نوکر رہی پھر ایک اور بیگم ہین بیرونی خندق مین رہتی ہین وہان نوکری کی پھر اِس بڑے مکان مین ایک بیگم صاحب آکے ٹکی تھین اُنکے پاس نوکر ہوئی- اب کچھ دن سے بیکار بے روزگار ہون-

ا- اِس بڑے مکان مین بھی نوکر تھین-

م- جی ہان حضور-

ا- اِسمین کون رہتا تھا-

م- کوئی بیگم تھین-

ا- کون تھین- کہان کی رہنے والی تھین- نام کیا تھا-

م- نام تو اِس ساعت یاد نہین آتا مگر رہنے والی تو بولی ٹھولی بات چیت پوشاک سے یہین کی معلوم ہوتی تھین آگو اللہ جانے-

ا- پھر وہان سے تمنے چھوڑ کیون دی-

م- اُنسے ہمسے نبتی نہین تھی- مجاز کی ذری کڑی ہین اور ہم کو کسو کی آدھی بات سُننے کی برداشت نہین کہ ہم کسو کی آدھی بات سُنین-

ا- وہ یہان سے کہان گئین-

م- اللہ جانے-

ا- نوکری چھوڑنے کے بعد تو پھر تمکو دوہی ایکبار جانے کا اتفاق ہوا ہوگا-

م- پھر مین جھانکی تک نہین-

ا- اچھا تمھاری نوکری چھوڑنے کے کتنے دن بعد وہ یہان سے اُٹھ گئین-

م - اب یہ سب تو ہمین یاد نہین ہیگا -

ا - کچھ سُنا کہ کہان چلی گئین -

م - جی نہین - مین تو نوکری چھوڑ کے جا کے اپنے میکے مین رہی تھی - اب کوئی اک اٹھوارے سے یہان آئی ہون -

ا - یہان کسی سے کچھ سُنا کہ کہان گئین اور کیون اُٹھ گئین اور اِسی شہر مین ہین یا کسی اور شہر کو گئین -

م - نہین ہمنے کسو سے کچھ نہین پوچھا -

ا - کیون دریافت تو کرنا تھا -

م - اے تو ہمین کیا ٹری تھی کو نوال صاحب - مکان ہمنے بند دیکھا سمجھ گئے کہ اُٹھ گئین -

ا - اُنکے پاس کوئی مرد بھی آتا تھا -

م - اوئی کوئی مرد کیا معنی - وہ تو بیا ہتا ہین -

ا - یہ تمھین کہان سے معلوم ہوا -

م - ہم نوکر ہی جو تھے حضور -

ا - اچھا کون کون آتا تھا -

م - بس اُنکے میان آتے تھے -

ا - اُنکا نام کیا ہی -

م - یہ تو سرکار مجھے نہین معلوم - نواب نواب کہتے تھے -

ا - محمد علی نام ہی ؟

م - نام تو مین نے سُنا ہی نہین اور مین نوکر بھی تو تھوڑے دن رہی -

ا - اچھا ذرا ادھر تخلیے مین ایک بات سُنو -

م - (مسکرا کر) چلیے -

ا - یہ آپ مسکرائین کیا (لوگون سے ذرا الگ ہٹ کے)

مہری خدا کی قسم اگر سب حال صاف صاف بتادو تو اکھتر روپیہ ابھی اسی دم دون -

م - اچھا تو یہ موقع نہین ہی -

ا - اچھا ہم تھانے پر بلوائین ؟

م - (ہاتھ جوڑ کر) حضور مالک ہین مگر اسمین ہماری بدنامی ہو گی - مکان پر بلوائیے -

ا - صاف صاف کہدو گی -

م - جی ہان کہدونگی -

انسپکٹر صاحب نے ایک اور دُکاندار کی گواہی لی مگر اُسنے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور کہا مین اُن دنون مین مچھلی شہر چلا گیا تھا - مجھے کچھ نہین معلوم کہ کون ٹکا تھا -

یہان سے انسپکٹر سیدھے بشیر الدولہ کے ہان گئے اور تخلیے مین لیجا کر کہا - قبلہ مکان والے نے تو عمدہ گواہی نہین دی - آدمی حرامزادہ معلوم ہوتا ہی - مگر سامنے جو تنبیا ہتا ہی اُسنے خوب گواہی دی اور نام بھی (کمرن سا بیگم) بتایا تو کمرن تو قمرن کی خرابی ہی اور "سا" خدا جانے کس لفظ کی خرابی ہی مگر اِن سب سے بڑھکر گواہی ایک مہری نے دی ہی بھائی صاحب - صاف انکار - نام بھی نہین یاد - نواب کا نام سُنا ہی نہین یہ بھی نہین معلوم کہ یہان سے کب اُٹھ گئین اور کہان گئین - غرضکہ ہر بات مین تِبّا بتاتی تھی اور ہم کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہ مہری بڑی کُٹنی ہی - مین نے آخرکار خوب مٹھار مٹھار کے علٰحدہ لیجا کے پوچھا تو یہ کہا یہ موقع نہین ہی گھر پر بُلائیے تو حاضر ہون - اِس سے تو وہ ملیگی

بشیر- مہری کی عمر کیا ہی-

ا- حضور کو بس عمر ہی کی پڑ گئی-

ب- بتاؤ تمھین ہمارے سر کی قسم-

ا- کوئی اونتیس تیس-

ب- ہی کچھ طرحدار-

ا- ایسی چٹاق پٹاق طرار ہی کہ کچھ نہ پوچھیے- سرخ و سفید تو نہین ہی مگر نمکینی غضب کی ہی- بات تھوڑا ہی کرنے دیتی ہی مگر رتی رتی حال سے واقف ہی-

ب- تو بلواؤ بھائی- یا کہو تو ہم اپنا آدمی بھیجدین کہ صوبہ دار صاحب نے بلایا ہی-

ا- بھیجا کیجیے- فوراً چلی آئیگی-

راوی- بشیر الدولہ عورت کا نام سُنکر پھڑک گئے- اور اِس سے اور بھی زیادہ خوشی ہوئی کہ سِن بھی کچھ زیادہ نہین ہی اور طرحدار و ملیح بھی ہی- ایسے بد وضع بدطینت عیاش آدمی بھی کم دیکھنے مین آئے ہونگے اُنھون نے اپنے آدمی کو بتا بتا کر روانہ کیا کہ مہری کو جاکے بلاؤ اور کہو کہ صوبہ دار صاحب نے یاد کیا ہی- مہری کوئی ایک گھنٹے مے کم مین آئی مگر اِس مرتبہ سفید جوڑا پہنے ہوے اور بن ٹھن کے آئین-

نواب صاحب کی عالیشان کوٹھی دیکھکر پھڑک گئی کہ قسمت جاگی- کمرے مین قدم رکھا تو بشیر الدولہ بہادر کو دیکھکر جھجکی- مگر انسپکٹر نے کہا (آؤ آؤ کوئی غیر نہین ہین) مہری نے کمرے مین آکے نواب صاحب کو بہت جُھک کر سلام کیا-

بشیر- مزاج اچھے حضور کے-

مہری- سرکار تو کانٹون مین گھسیٹتے ہین-

بشیر- تو اب ہمارا کام تو اِس تکلف سے نہ نکلیگا- یہان ہم تین آدمیون کے سوا چڑیے کا نام نہین ہی- اور مجال کیا کہ پرندہ بھی اِس کمرے مین پر مار سکے- آپ بے تکلف کرسی پر بیٹھیے تو ہم مطلب بیان کرین-

مہری- (دری پر بیٹھکر) حکم سرکار-

ب- کرسی پر بیٹھو جی-

م- کرسی رئیسون کے لیے ہی سرکار- ہم بازار کے گھومنے والے آدمی- ٹکے کی اوقات ہمکو زمین پر بھی حضور کے سامنے بیٹھنا بڑی عزت کی بات ہی-

ب- کہین نوکر ہو لی مہری-

م- نہین حضور حال فی الحال تو بے روزگار ہین-

ب- ہماری نوکری کرو گی-

م- ای حضور کام ہم لوگون کا اور کیا ہی- کچھ کھیتی تو ہوتی نہین- پولیس مین نوکری کرنے سے رہے-

ا- ایک ہوئی یا درکھیے گا-

ب- بھئی واللہ مہری تو بڑی جُگت باز نکلین- تو ہماری نوکری منظور ہی-

م- ہمتو محلخانے کی نوکری کرتے ہین خداوند- مردون مین جو نوکری کرتے ہون اُنسے کہیے- ہان عورتون مین نوکری کرنے مین کوئی عذر نہین ہی- حاضر ہین- اور نوکری کرتے ہی رہے ہین یہی کام ہی-

ب- تو آج سے تم ہماری نوکر ہوگئین- صبح شام سلام کر جایا کرو اور جب ہمارے گھر سے سواریان آئین تو دن رات رہو- ہم پانچ روپیے دینگے اور کھانا اور کپڑا

یہ تمکو محل سے ملیگا اور ہمارے نج کے خرچ سے پانچ روپیہ مہینا الگ پاؤ گی - بولو منظور ہی -

م - حضور اتنی بڑی تنخواہ سے ہم کھٹک گئے -

ب - یہ کیون - کھٹک کیون گئین -

م - ای حضور بھلا یہ اتنی بڑی تنخواہ اور اپنے پاس سے نیچہ بھڑانا کچھ دال مین کالا کالا معلوم ہوتا ہی - اگر مین حضور کی خدمت کرتی اور بیگم صاحب یا حضور خوش ہو کے ترقی کرتے تو وہ اور بات تھی یا کوئی پرانی تابعداری ہوتی -

ب - ہمکو خوش کرنا تو تمھارے اختیار مین ہی -

م - حضور ہم بہو بیٹیان یہ کیا جانین بھلا -

ا - اجی صاف صاف باتین کرو نواب - وہ خواہ مخواہ بھڑک جائینگی - اس سے فائدہ کیا - انکا مزاج دل لگی کا ہی بی مہری -

م - اللہ رکھے کیا ہنسمکھ رئیس ہین -

ا - لے اب اصل بات صاف صاف بتاؤ کہ وہ کون تھین اور کہان چلی گئین اور کون بھگا لایا تھا - نواب صاحب بھئی انکو بالفعل مٹھائی کھانے کو کچھ دیجیے -

ب - (جیب سے اشرفی نکالکر) لو مہری -

م - (جھک کے سلام) تو سرکار کیا بے اِسکے نہ بتاتی (اشرفی لیکر) بندگی -

ا - بڑا گھر ہی مہری یہ - روپے والے اور بھی اس شہر مین ہین مگر جوتے بہت ہین کہ ٹکانہ صرف کرین اور باتین لمبی چوڑی سن لو - یہ فیاض ہین - اگر یہان تم جم گئین تو سونے کی اینٹون سے مکان بنوالو اور جو کہین نواب کی آنکھ پڑ گئی اور تم جنچ گئین تو پھر کیا پوچھنا ہی - چتری اور دودو - یو چھلے ہین - چین ہی چین لکھتا ہی اب تم اس ڈیوڑھی کو اپنا گھر سمجھو مہری بس -

مہری - اللہ ان ایسے رئیسون کی ذات کو سلامت رکھے کہ ہم غریبون کے سہارا ہین -

ب - اب تم دل لگی کرنے لگین - پھر ہم بھی کہینگے - ہان آتنا یاد رہے -

ا - جی ہان پھر اپنے داؤن برا نہ مانیے گا - اتنا ذرا سوچ لیجیے گا -

م - اللہ جانتا ہی جو ہمنے دل لگی کی ہو تو جیسی چاہیے ویسی قسم لے لیجیے - ہماری مجال ہی بھلا کہ ہم دل لگی کرین

ا - اچھا تو اب ذرا ہماری جانب مخاطب ہو جیے - اور جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیجیے - کل حال جو جو معلوم ہو سب لکھوا دو بس -

مہری - حضور جسکا نمک کھایا اُسکے گھر کا حال لکھوانا نمکحرامی ہی آیندہ حضور بھی مالک ہین جو حکم ہو -

ا - کیسا نمک - اور وہ کوئی شریف زادی تو ہین نہین وہ تو بازاری عورتین ہین انھون نے ہمارے ایک دوست پر زنا کا مقدمہ دائر کیا ہی تو ہم یہ ثابت کرنا چاہتے ہین کہ وہ بیسوائین ہین اور اُنکا پیشہ ہی یہ ہی -

م - ہان پھر یہ تو ہی - نواب محمد عسکری اُنکو بھگا لائے تھے بعض تو کہتے ہین کہ دونون بہنین اُنکے پاس تھین اور بعض فقط چھٹکی کو بتاتے ہین - اور یہ دونون منہار نہین ہین جب وہ اِس گھر سے کہین باہر چلی گئین تو ہم نوکری چھوڑ چلے تھے -

ا - بھلا نام یاد ہین -

م - قمرن تو چھٹکی بہن کا نام ہی - اور بڑی کا نام ——
دیکھو —— بھلا ہی سا نام ہی خیال سے اُتر گیا اِس وقت -
ا - بھلا یہ تمھین معلوم ہی کہ کس منہار کی لڑکیان ہین اور
بیاہی کہان ہین -
م - قمرن تو اُسکو بیاہی تھی وہ جو چوڑی والا اُس تنبولی
کی دکان کے سامنے رہتا ہی - للتو اتنبولی اور دوسری
بہن کے میان کا پتا ہی نہین ہی -
ب - للتو اکو جانتی ہو تم -
م - ہان بڑا مو انٹ کھٹ ہی - کئی عورتون کو دھوکا
دیدے کے تباہ کر ڈالا -
ب - کبھی تمپر بھی ڈورے ڈالے تھے -
م - ہمپر موا کیا ڈورے ڈالتا -
ا - نواب کا نام تم چھپاتی ہو بی مہری -
م - بتایا تو نواب محمد عسکری -
ب - کہہ تو چکین -
یہ شہادت لیکر انسپکٹر صاحب نے بشیر الدولہ سے رخصت
چاہی تو مہری اُٹھ کھڑی ہوئی - انسپکٹر نے روکا اور کہا
یہ بڑے نیک آدمی ہین مگر دل لگی باز بڑے ہین - اِنکی
باتون سے تمکو ڈرنا نہ چاہیے - مگر ہان اِسوقت تم نے
بڑا کام کیا اور ہم تمسے بہت خوش ہوے - اور یہ تمکو
خود ہی معلوم ہو جائیگا کہ اِسکا تم کو کیسا بھرپور انعام ملیگا
تو اب ہم تو قمرن کی مان کے ہان جاتے ہین وہان سے
تحقیقات کرکے اسٹیشن جائینگے - آپ اپنی مہری کو
انعام دیجیے کیونکہ ابھی اِنسے بڑے بڑے کام لینے ہین
گواہی تو اِنکی ہو چکی - اور اگر یہ یدن نہ مانین تو ایک
کام کیجیے کہ اِنکو اپنی کوٹھی کے شاگرد پیشے مین لگا دیجیے اور
اِنکے میان کو بھی نوکر رکھ لیجیے -
مہری - ہان یہ ہو سکتا ہی -
ب - تو اپنے میان کو بُلا لاؤ -
م - مگر حضور مرد چاہے کیسا ہی ہو امیر ہو یا غریب ہو یہ
نہین دیکھ سکیگا کہ اُسکی جورو اسے کوئی بیجا ہنسی دل لگی
کرے چاہے اِسمین وزیر بادشاہی کیون نہو - تو اِس
شرط پر ہم اپنے مرد کو لیے آتے ہین کہ اُسکے سامنے ہمسے
نہ ہنسیے گا - جب اُسکو کسُو کام کو بھیجدیجیے تو اپنے
ہنسیے بولیے -
راوی - آتی چلین دھرے پر -
بشیر - تو اچھا انسپکٹر تم جاؤ اب مگر اسٹیشن سے واپسی
کے وقت ہم سے ضرور ملنا -
انسپکٹر صاحب رخصت ہوے اور مہری بیٹھی رہین -
جب وہ چالیے تو بشیر الدولہ نے مہری کو اشارہ کیا کہ کرسی
پر آکے بیٹھو اور جو کہین وہ سُن لو -
م - بس ذری بہت مزے مین نہ آجائیے گا -
ب - اچھا دور دور سے بات تو سُن لو -
م - ایسی بہت سنی ہوئی ہی -
ب - بڑی بدگمان ہو جی -
م - ایسے ہی تو بڑے پاک صاف ہین آپ زمانے
بھر کے چھنٹے —— اب کیا کہون -
ب - نہین - کہو کہو - تمھین قسم ہی جو نہ کہو -
م - اچھا اب ہم جائینگے -
ب - کچھ بیوقوف ہوئی ہو - جاؤ گی کہان -

م - کیا خوب (قہقہہ لگا کر) کہنے لگے جاؤ گی کہان - ہم کیا کوئی بیا بتا جو رو ہین آپ کی - کہان جاؤ گی - اب ہمارا کہین ٹھکانا ہی نہین ہی جیسے -

ب - تمکو عدالت مین گواہی دینی ہوگی -

م - اوئی کیا گواہی دینی ہوگی کہ مین نواب صاحب کے گھر بیٹھ گئی ہون اور میرا میان جو تمپر نالش کردے اور اُلٹا دھرا باندھے تو کیسی ہو -

ب - گواہی یہی دینی ہوگی کہ قمرن اور نازو اِس مکان مین رہتی تھین اور محمد عسکری سے اُنسے آشنائی تھی اور وہین رہتے سہتے تھے - بس -

م - صاحب کی تو صورت دیکھے ہماری روح فنا ہوتی ہی وہان جایا کس سے جائیگا -

ب - وہان ہمارے وکیل ہونگے - ہم خود ہونگے - قمرن کا میان ہوگا - تھانہ دار ہونگے - سب تمھاری طرف سے ہونگے - پھر تمکو کا ہیکا خوف ہی -

م - اچھا جو کہیے گا وہ کرینگے - اونچ نیچ آپ اپنے سمجھ لیجیے کا سبب ہے کہ کچہری دربار کبھی جانے کا اتفاق ہوا تو ہی نہین - سُننے سے خوف معلوم ہوتا ہی -

ب - مہری ہم بڑے سیدھے اور صاف اور سچے آدمی ہین اور جس عورت کا ہمنے ایک دفعہ ہاتھ پکڑا بس تمام عمر اُسکو نباہ دیا - تم کوئی بارہ تیرہ برس کی چھوکری تو ہو نہین کہ تمھاری اُٹھتی جوانی پر ہم مرتے ہین - کوئی سرخ و سفید عورت نہین ہو کہ گورے گورے گالون پر ہم ریجھے ہون کوئی بڑے خاندان کی نہین ہو کہ نام پر جان دین - کوئی روپیہ والی نہین ہو کہ کچھ اینٹھ لینے کی طمع سے

عشق ظاہر کرین - مگر بات بس اتنی ہی کہ ہم اِس رنگ پر جان دیتے ہین - نمکینی پر مٹے ہوے ہین تمھاری صورت دیکھی دل بے قابو ہوگیا - ہاتھ سے جاتا رہا اب تم نخرے کرتی ہو -

م - حضور اب مین جا کے میان کو اپنے بُلا لاؤن تو پھر آپ سے صاف صاف بات چیت ہو ٹھنڈی کر کے کھانا اچھا ہی (حبیب کے گردن پر ہاتھ مار کر مسکرائی)

ب - اچھا منظور -

م - تو پھر رخصت -

ب - مگر رخصت کے وقت ہمکو خوش تو کرتی جاؤ -

م - آپ تو بڑے جلد باز ہین -

ب - اچھا ایک بوسہ لو یا دو -

م - یا میرے اللہ بڑا جلد باز آدمی ہی - اچھا تو اب ایک ہی بوسے پر فیصلہ ہو - دیکھو بے ایمانی کی سند نہین ہی - اچھا آؤ - ہاتھ بند کر کے آؤ - دیکھو تو اب چھینا جھپٹی کی سند نہین - پھر دوسری بار ہاتھ بھی نہ لگانے پاؤ گے - یہ بھی اِسکے ساتھ ہی -

ب - لے ہم آنکھ بند کیے ہوے کھڑے ہین - ہلین یا تم کو پکڑین تو گنہگار -

م - (بوسہ لیکے) اب ٹھنڈک پڑی -

ب - (آنکھ کھولکر) ٹھنڈک تو پڑی مگر ایک خوف بھی دل مین پیدا ہوگیا -

م - کیا - خوف - خوف کا ہیکا ہ

ب - خوف یہ پیدا ہوا کہ ایک گال چوما اور دوسرا نہ چوما کہین گالا روٹھ نہ جائے ہمکو کاٹ کھائے -

م - (زور سے قہقہہ لگا کر) تمسے پیش پانا مشکل ہی -
ب - تو پھر یہ گال بھی منتظر ہی -
م - بھلا اُس گال پر کسی اور سے چوموا دُ تو کیسا -
ب - ہان اور کوئی ایسی ہی صورت ہو تو کیا ہرج ہی -
م - اب جانے دو نواب - اچھا آؤ ادھر بھی سہی - (چوم کر) لے اب تو کالا کُتّا نہ کاٹیگا -

ب - ہم تمھاری ملاقات سے بہت خوش ہوے جانی - تم ضرور مع اپنے میان کے یہان اُٹھ آؤ - پھر بس روز ہم تم باتین کیا کرین - اب تمنے دو بوسے دیے ہین اِسکے عوض مین ہم کیا دین - اچھا ٹھہرو مہری تم بھی کیا یاد کرو گی (تھوڑی دیر مین دوسرے کمرے سے واپس آنکر) لو یہ سونے کا کرن پھول تمکو انعام دیا - ستر روپیہ کی لاگت آئی ہی -

مہری نے جو طلائی کرن پھول پائے تو جامے مین پھولی نہ سمائی ڈیڑھ برس کی تنخواہ صرف دو بوسون پر پائی - اب کیا تھا نواب صاحب کی درم نا خریدہ لونڈی بنگئی - نواب صاحب نے قریب آن کر کئی بار بوسے لیے اور یہ بے جھجک کھڑی رہی - سچ ہی -

	زر بر سر فولاد نہی نرم شود	

مہری کی کائنات ہی کیا - تین روپیہ مہینا اور کھانا اور یہان بات کرتے ہی اشرفی مل گئی اور بوسہ لیتے ہی سونے کے کرن پھول عطا ہوے اب بھلا مہری کیونکر نہ پھسل جاے - خیر مہری اور نواب بشیر الدولہ کی کہانی تو یہان چھوڑی اب انسپکٹر صاحب کی کارگزاری کا حال سنیے -

یہان سے آپ سیدھے قمرن کی مان کے ہان گئے - دروازے پر کانسٹبل نے آواز دی (ارے اِس مکان مین کوئی ہی؟) ماما باہر نکلی - سپاہیون اور انسپکٹر کو دیکھکر جھٹ اندر چلی گئی اور ضعیفہ سے کہا تھانے کے لوگ آئے ہین اور تھانے دار کو بھی لائے ہین - اُسنے کہا اچھا پوچھو کیا ہی - کانسٹبل نے کہا قمرن کی مان کہان ہین کہا مکان مین ہین مطلب بتاؤ - کہا اُنسے کچھ پوچھنا ہی - اتنے مین ضعیفہ نے اندر سے آواز دی (بُلا لو) - انسپکٹر اور کانسٹبل اور محلے کا ایک صراف اندر گئے - چنو کی بیوی کوٹھری مین چلی گئی اسوقت اُس مکان مین ضعیفہ اور مُنّی اور ماما اور پروس کے رنگریز کی لڑکی تھی - یہ مُنّی وہی مُنّی ہی جو ریل گاڑی دکھانے لے گئی تھی -
انسپکٹر - یہ مکان کسکا ہی -
ضعیفہ - یہ مکان میرا ہی صوبے دار صاحب -
ا - قمرن تمھاری کون ہی -
ض - کیا بتاؤن میان - مجھے اُسنے کہین کا نہ رکھا ہو تو میری پوتی مگر مین نے اپنی لڑکی کی طرح سے پالا ہی -
ا - وہ ہی کہان اب -
ض - اللہ جانے صوبے دار صاحب - کیا جانے کون پھسلا کے بھگا لیگیا - بھولی لڑکی تو تھی ہی میری جان مین تو کوئی پھسلا کے لیگیا اور اب نکلنے نہین دیتا - روتے روتے آنکھین پھوٹ گئین کہ ہاے میری بچی کو کون اُڑا لیگیا - میرے لال کو کون پھسلا لیگیا مجھے جُل دے گیا -
ا - کسی پر تمکو شک ہی -
ض - اِس محلے مین تو سب اُسکو اپنی بہن اور لڑکی ہی

سمجھتے کہ گھر ہان اُسکی سسرال کے پاس ایک لونڈا رہتا ہی للتو تنبولی وہ اُس لڑکی کو چھیڑا کرتا تھا اور وہ بھی اسکو چاہتی تھی۔ لونڈا ہی تھی۔ اور دروازے کے سامنے رہتا تھا اُسی کے دم دھاگے میں آکے کہیں جلدی ہو گی اور کسکو بتاؤن۔

ا۔ تمھارے گھر سے بھاگی کہ میان کے گھر سے۔

ض۔ نہین یہان سے نہین سسرال سے بھاگی۔

ا۔ دیکھو جی رام سنگھ (کانسٹبل) للتوا اور کدرا کو تو جاکے بُلا لاؤ۔ بھلا کیون جی تمھاری دوسری لڑکی کہان ہی۔

ض۔ ای میان وہ بھی کسو کے ساتھ جلدی۔

ا۔ اب تم بھی کسی کے ساتھ بھاگ جاؤ۔

ض۔ مجھ بڑھیا کو کون پوچھیگا بیٹا۔ سر ہلنے لگا۔ وہ تو ابھی ماشے اللہ جوان ہین اُنکے سیکڑون گاہک ہین۔ مین چار اوپر ساٹھ برس کی ہونے آئی۔

ا۔ افوہ۔ یہ بڑی شستہ بڑھیا ہی۔ کیا صاف صاف کہ رہی ہی۔ یہ دونون چھوکریان اسی کے بھیسے مین بھاگی ہین۔

ض۔ تو ایسی مائین کوئی اور ہوتی ہونگی۔

ا۔ بڑی گھاگ ہو تم۔ کاٹے کا منتر نہین۔

ض۔ ... تو میان مین اپنی لڑکیون کو اپنے آپ گراہ کر دیتی اور انکے دیکھنے کو ترستی۔

ا۔ تمھاری بڑی لڑکی نازو کتنے دن سے غائب ہی۔

ض۔ قمرن کے بھاگ جانے کے کوئی مہینا بھر کے بعد سے۔

ا۔ پہاڑ سے اُنکا خط کب سے نہین آیا۔

ض۔ کہان سے۔ پہاڑ سے۔ پہاڑ کہان ہی۔

ا۔ کیا ننھی بنی جاتی ہین۔ بھلا تمکو یہ معلوم نہ تھا کہ نازو بھی بدچلن ہی۔ قمرن پر تو تمکو شک ہی کہ للتوا سے گٹھ کے بھاگ گئی اور نازو پر کون ڈورے ڈالتا تھا۔

ض۔ نازو نے ہمسے ایک باری کہا تھا کہ اماں جان کوئی بشیر الدولہ نواب ہین وہ ہمین گھر ڈالنے کو کہتے ہین۔

یہ گرماگرم فقرہ سُنکر انسپکٹر کے آئے حواس غائب ہو گئے کہ واہ ری ضعیفہ۔ اچھا الٹا دھڑا باندھا۔ کیون نہو۔ بشیر الدولہ ہی سے ابتدا کی۔ کچھ ہنسی آتی تھی اور کچھ حیرت تھی کہ اسکو کس نے آکے پرچہ چڑا۔ مگر سمجھ گئے کہ اسکی گواہی مفید مطلب نہوگی۔ یہ بڑی دور ہی۔ ہم ڈال ڈال تو یہ پات پات۔

اتنے مین کدرا اور للتوا آئے۔

ک۔ انسپکٹر صاحب سلام۔

ل۔ بندگی ہجور کتوال صاحب۔

ا۔ کیون جی للتوا تم کچھ جانتا ہی کہ قمرن کہان گئی۔ اُسکی مان کہتی ہی کہ تم پر وہ ریجھی ہوئی تھی اور تم اُسپر جان دیتے تھے اور تمھین نے اُسکو بھگا دیا۔

ل۔ اجی ہجور یہ جڈّو بڑی حرمجادی ہیگی۔ اسی نے (ہکلاکر) اسی نے صاحب تمھارے نواب کے پاس بھیجا اور اب سسری لوگون کو لگاتی ہی۔

ض۔ ارے کوئی ہی۔ ارے اِس مونڈی کاٹے کو میرے گھر سے نکالو۔ اِسکا جنازہ نکلے موے کا۔ کل شام اِسکو نہ دیکھنی نصیب ہو میری بھولی بالی بچی کو

پُھسلا کے لیگیا میرا صبر پڑے اُسپر۔
ا۔ کدرا کیا تمھاری گھروالی کو للتو بھگا لیگیا۔
ک۔ جی نہین للتو تو ہمارا دوست ہی۔ یہ سب اِسی مردک کا بھسادہی۔
ض۔ (بہت غُل مچاکر) مردار تیری آنا۔ مردار تیرا کنبا مردار تیرے گھر بھر کی تیرے خاندان بھر کی عورتین میت پڑے تیرے کنبے کو مونڈی کاٹے۔ موے نامردے میری لڑکی کو کسو بڑے آدمی کے ہاتھ بیچ ڈالا۔ بیحیا بے شرم تیری صورت پر پھٹکار۔ تجھ سے اللہ سمجھے۔
ک۔ ہجور بس اِسکے گھر جو ایک دن آئی بس پھر یہان سے ہمارے پاس نہ گئی اور جاتی کہان سے اِس سسری نے تو نواب کے پاس بھیجدی تھی۔
ا۔ تم صاف صاف بتاؤ جی کہ نواب محمد عسکری تمھاری لڑکی کو خود بھگا لے گئے یا تمنے اُنکے سپرد کردی اور قمرن کی عمر کیا ہی۔
ض۔ حضور رجب کی نوچندی کو پیدا ہوئی تھی تو اِبکی جو نوچندی گئی رجب کے مہینے مین تو اٹھارھوین ہنسلی بڑھائی تھی۔ بہنوں مین ڈھائی برس کی چھٹائی بڑائی تھی۔ قمرن کوئی ساڑھے اٹھارہ برس کی ہی اور نازو اکیسوین مین۔
ا۔ نواب عسکری بھگا لیگئے تھے یا تمنے خود اُنکے سپرد کردی اِسکا جواب نہ دیا تمنے۔
ض۔ مین جو لکھواتی ہون وہ کیون آپ صاف صاف نہین لکھتے کہ قمرن بدچلن تھی اور میان اُسکا آنکھ چرا جاتا تھا اور اُس مونڈی کاٹے دیوث کے یار دوست قمرن کے پاس آتے جاتے تھے اور کدرا کو بھی کھلاتے تھے اور یہ للتو بھی دن رات گھُسا رہتا تھا۔ مجھے یقین ہوتا ہی کہ یا تو للتو اُنے اپنے گھر مین چھپا رکھی ہی کیونکہ اِسکی اُسپر جان جاتی تھی اور وہ اِسکو چاہتی تھی اور یا اِس کدرا نے کسو کے ہاتھ بیچ ڈالی اور ہماری بڑی لڑکی نازو جان ایک نواب ہین بشیر الدولہ اُنکے ساتھ نکل گئی ہی ہم نے اُسکے میان کو بلوایا۔ وہ بشیر الدولہ کی گت مُکت بنائیگا یہ آپ لکھ لین۔
ک۔ عورت کیا بس کی گانٹھ ہی۔
ض۔ تیری امّان نہین بس کی گانٹھ ہی۔
ل۔ اجی اِسکے (ہکلاکر) اِسکے مُنھ نہ لگو۔
ض۔ دست پناہ سے زبان پکڑ کے کھینچ لونگی۔ ہان کسو اور بھروسے نہ رہنا۔
ک۔ جانے دو یار۔
ا۔ تم کون ہو بی صاحب (منّی سے)
منّی۔ جی ہم بھی یہان کبھی کبھی آجاتے ہین۔
ا۔ قمرن اور نازو کو جانتی ہو۔
منّی۔ جی ہان ہماری گوئیان تھین۔
ا۔ اب کہان ہین۔
منّی۔ ایک تو سنتی ہون کوئی تنبولی کے لونڈے کے ساتھ نکل گئی دوسری کو نواب بشیر الدولہ نے بازبردستی سے گھر ڈال لیا اب اُسکا مرد آنے والا ہی۔
ا۔ (دلمین) یہان دال نہ گلیگی (ماما سے) تم یہان کب سے نوکر ہو۔
ماما۔ ای ہجور ہمکو یہان دِتی بکلاتے ہوئی ہونگی کوئی دو برس میلین

ا- قمرن کہان گئی ہی-

ض- اب ان سب سے پوچھو کے ——

ا- (ڈانٹ کر) چُپ رہو تم- خبردار جو بیچ مین ٹین ٹین کی ہو گی

دفعہ دار- کیون بیچ مین بولتی ہی- چُپ رہ-

ا- ہان ماما کیا جانتی ہو-

ماما- ہجور کمرن بی بی بس ایکا ایکی گائب ہو گئین کوئی نواب

ہین کون ہین وہ ایک دن آئے بس دوسرے دن سے

بٹھاے کے گاڑی پر لے گئے-

ا- اور وہ خود بھی آتے جاتے تھے-

ماما- ہان آتے راہے- تون کدرا میان کی چوری سے

کمرن بی بی کا بھگاے لے گئے- رسول اور خدا سب کا

بُرا معلوم ہوت ہی- تدا وہ پہلے ہی سے کھراب تھی-

جانے کس کس کے پاس گئی ایسی لڑکی کی تو صورت نہ دیکھے

ہیجا (ہیضہ) کھاے جاے- کوؤ کہت ہی پہاڑی پر ہین

ا- اچھا تم ادھر آؤ- سب حال سرے سے لکھواؤ-

ماما- لکھو صاحب کمرن بی بی اور نا جو بی بی کا رویا بد چلنی کا

ہمکا اچھا نہین لاگت تھا تون ہم انکا سمجھا وا ای وہ الٹے

ایک نواب کا لاے کے راوتی مان بٹھاے دہن اور

اُنکی دادی یہ ہمار ملکنی اُنکا نواب پاس بٹھاے کے

نیچے اُتر آئین- ہم اپنے دل مین کہا یو دیکھو اندھیر-

دادی کا مسکا کھاسی کٹنی ہی- پھر نا جو کا نواب کے پاس

بھیجس- آس خنڈالن ہی کٹنی- بس پھر نواب کے پاس

بڑکی چھٹکی دونون کا بھیجس- نواب چھٹکی کا پسند کینھن

بڑی کا ایک منسی سے جون ہم پولس نہارت پھرت ہین پھر دا

دہس- وہو آدسے لاگے- بس بھگاے لے گئے

ض- ارے اس جھوٹی پر آسمان ——

ا- چُپ نہین رہتی ری بڑھیا تو-

دفعہ دار- اب تو ذلیل ہو گی حرامزادی

ا- کیون ماما جی بھلا پہاڑ سے کوئی خط وط بھی آتا تھا-

ماما- ای ہجور رکھتین پر کھت- انجلی بھر بھر کے روپیا کمائی

کھا یکا جب ہین تو سوک (شوق) بھوا-

ا- بھلا کوئی خط موجود ہی-

ماما- پڑھواے کے تون پھاڑ ڈالت راہے-

ا- اور پڑھتا کون تھا-

ماما- اُن نواب کے دروگا کا بھائی ہی اوہوا کو جانے

کو ہی- موٹ موٹا ہی- ٹھیکے رکھائے- یہی کولیا سے

باہر نکلکے سرکار ایر مکان ہی-

ا- دفعدار جاکے بُلا تو لاؤ- سمجھ گئے نہ-

د- جی ہان سمجھ گیا وہ جو پنجہ خوب لڑاتے ہین-

دفعدار نواب محمد عسکری کے ہان گیا- پہرے والے

پھاٹک پر روکا- کہا داروغہ صاحب کے چھوٹے بھائی کو

ذرا بھیجدو- آدمی نے آکے کہا وہ کہتے ہین ہمکو فرصت

نہین ہی- کہلا بھیجا- کہو سرکاری کام پر انسپکٹر صاحب

بلاتے ہین- آدمی نے آکے کہا ذرا آپ کو بلاتے

ہین جمعدار صاحب-

د- بندگی ہی داروغہ صاحب-

داروغہ (کا بھائی) بندگی- کیا ہی میان-

د- صوبے دار صاحب ایک جگہ تحقیقات کر رہے ہین

آپ کو ذرا بلایا ہی-

داروغہ- کیون کیون خیر باشد-

د- کچھ کام ہو گا-
داروغہ - ہمکو تو فرصت نہین ہر اسوقت-
د- چلیے چلیے صاحب - کیون بات کو بڑھا ئیے گا-
داروغہ - بات کیسی جی اور کیسے صوبے دار- جانتے ہو
کہ نہین - وہ ہین کیا بیچارے - خوب-
د- بہت اچھا - بندگی-

دفعدار یہان سے الگ ہو کے گیا - جلا بھنا خاک-
جا کے کہا صاحب انھون نے تو اک دو سو مجھے سنائین
اور اک دو سو حضور کو اب جو ارشاد ہو وہ کرون - انسپکٹر
صاحب نے کہا - نہین آتا تو سمجھ لینگے - ہاتھون سے
گئے کہا خالہ جی کا گھر نہین ہر - جانتے کہان ہین بچہ-
وہ غچا دیا ہو کہ عمر بھر یاد ہی تو کرین - اور وہ آتا بھی تو کیا
نتیجہ تھا - تھوتھا تھوڑا ہر - اچھا اب بتا ری بوڑھیا-
تیرا میان وہ داروغہ کا لڑکا خط پڑھو پڑھو جاتا تھا-
اور تو اب انکار کرتی ہر وہ خط کہان سے آتے تھے ری
باپ تیرا بھیجتا تھا کہ میان تیرے لاتا تھا یہ ماما کیا کہہ رہی ہر
ضعیفہ نے اسکا کچھ جواب نہین دیا اور کوٹھری سے باہر
نکلکر رونا شروع کیا - ہاے میری عزت اتار لی - مجھے کہین کا
نہ رکھا - میرے گھر مین گھس کے مجھے گالیان دین کسی کو
میرا باپ کسو کو (خصم) بنایا - ادھر شبیر الدولہ مونڈی کاٹے
نے میری نازون کی پالی نازو کو پھسلا کے گھر ڈال لیا - ادھر
اس کدرا مونڈی کاٹے پر بجلی گرے اسنے قمرن میری
بھولی بالی لڑکی کو کہ بیچاری تین پانچ بھی نہین جانتی تھی
ادھر ادھر بھیج کے تباہ کیا اور اسس للتو اپر آسمان
پھٹ پڑے - اسکی میت نکلے - کل مرتا ہو تو آج مرے
کٹنی کی موت مرے بجلی گرے کہ مرے اس موے نے
مجھے کھٹون جلی کو کہین کا نہین رکھا - اور اوپر پولیس والا
نے آکے گالیان دینی شروع کین-
ا- سنتی ہر او بوڑھیا - اسنے جوتے پڑینگے کہ یاد کریگی-
کانسٹیبل - لڑکیون کو نوابون کے گھر بھیجکر باتین
بناتی ہر-
دفعہ - بڑی کٹنی ہر - اسکو جوکی پر لیچلیے-
ا- ہان یہ ایسے نہین مانیگی-
منشی - حضور جانے دیجیے اب - اسکی معاف کر دیجیے اب
جو بولین تو آپ کو اختیار ہر-
ا- دیکھتی جاتی ہو کیا کیا باتین کرتی ہر چڑیل-
ماما - ہجو رہم اب نوکری نہ کریا-
کانسٹبل - جو تیری تنخواہ ہو وہ لے اور انکا اسباب انکے
سپرد کر کے بھاگ جا نہین یہ بوڑھیا تجھکو کھا ہی جائیگی کچا-
انسپکٹر نے ماما کو اپنے سامنے اس بوڑھیا سے چھٹکارا
دلوایا اور دریافت کر لیا کہ کہان ٹکیگی - یہان سے ضعیفہ
کو ڈانٹ کر پھر شبیر الدولہ بہادر کے ہان گئے کہا
بھائی صاحب ایک گواہی تو مہری کی بمثل گواہی ملی ہر
اور دوسری گواہی قمرن کے میکے کی ماما نے وہ پھڑکتی
ہوئی دی ہر کہ جی خوش ہو گیا صاف صاف اظہار
دیے کہ یہ بوڑھیا کٹنی ہر اور اسی نے اپنی دونون
لڑکیون کو ان دہاڑون پہ نچایا اور نواب عسکری
اسکے مکان مین برابر آتے جاتے تھے اور وہی اسکو
بھگا لے گئے اور پہاڑ پر سے خطون کا بھی تار لگا رہتا ہر
اور عسکری کے داروغہ کا بھائی وہ خطوط پڑھ گئے

سُنا جایا کرتا تھا - اُس ماما کو بھی مین نے پھوڑ ریسا ہر - تھوڑی دیر مین اُسکو بھی بلواتا ہون - کیسے مہری سے کیسی نبٹی -

اتنے مین ایک گوشے سے آواز آئی (بندگی صوبے دار صاحب) پیچھے پھر کے دیکھتے ہین تو بی مہری - مُسکرا کر بندگی کا جواب دیا اور دل مین سمجھ گئے کہ گردان کبوتر ہو گئی - اب اِس سے جو گواہی چاہینگے دلوا دینگے -

ا - تو ایک یہ - دوسرے ماما -

بسہ - (بشیر) ماما کو بلوا تو لو ہاتھ سے نجانے پائے -

ا - دل لگی ہر - پولیس کی کارروائی ہر - کیسے بی مہری صاحب کچھ کھانا وانا بھی کھایا - ہم تو تڑکے سے اب تک بھوکے ہین واللہ -

مہری - حضور کے جاتے ہی نواب صاحب نے کہا تھا کہ میری چوک ہوئی صوبے دار کو کھانا نہ کھلوا دیا - اب کھِلوا دو جی - کیا کھانا ہوگا نہین -

راوی - اب تو حکومتین اور مہمان نوازی کرنے لگین - کیون نہو -

بشیر الدولہ نے باورچی کو بُلا کر حکم دیا کہ انسپکٹر صاحب کے واسطے کھانا جلد حاضر کرو اور کوئی عمدہ شی کھانے کے قابل نہ بچی ہو تو جلد تیار کر دو - انسپکٹر نے کہا (بھئی جو موجود ہو وہ حاضر کرو - ہم سپاہیون کے کھانے کی نہ پوچھیے - واللہ دو دن سُوکھی روٹی کھائی ہر اور اکثر ایسا ہوا ہر کہ جینا بھی وقت سے نصیب ہوا ہر ہم کوئی نوابزادے تو ہین نہین کہ جب تک بُلاؤ مین شیرہ بادام نہو - دسترخوان پر دو تین قسم کے کباب اور انواع و اقسام کے سالن نہون تب تک کھانا گلے سے نہ اُترے)

باورچی نے گرما گرم چپاتیان اور قورمہ اور ماش کی دال اور گوبھی کا سالن لاکے سامنے رکھدیا اور عرض کیا پیر و مرشد اسوقت تو یہی موجود ہر - کھانا کب کا بڑھا دیا گیا تھا مگر قورمہ تو خیر اچھا پکا ہی ہر مگر گوبھی فصل کی نئی نئی چیز کھانے کے قابل ہر -

انسپکٹر بھوک کے وقت اِسی کو ہزار غنیمت سمجھے - کہا بھئی یہ جو تم لائے ہو اِسکو بندہ نعمت سمجھتا ہر - اول تو اِس قورمے کا کیا کہنا - دوسرے گوبھی نے سالن مین واقعی بڑا ہی مزہ دیا - اِس فصل مین ہم نے ابھی تک نہین کھائی تھی اور تو خیر یہ شلگے کی چیز دال کیسی خوش ذائقہ پکی ہر کہ واہ - واقعی کھانا تو نواب صاحب پر ختم ہر - گو اہل لکھنؤ سے بہتر کھانا روے زمین پر کوئی نہین کھاتا مگر لکھنؤ والے آپ کا لوہا مانے ہوے ہین - کھانا کھا ہی چکے تھے کہ ایک خدمتگار نے کہا حضور سپاہی چوکی پر سے آیا ہر اور کسی برف والے کو حضور نے بلایا تھا وہ آیا ہر اور کدرا اور وہ تنبولی سب حاضر ہین - مہری کو اُنھون نے اشارہ کیا کہ دوسرے کمرے مین چلی جاؤ اور خدمتگار سے کہا آنے دو - یہ تینون مع کانسٹیبل کے حاضر ہوے اور انسپکٹر صاحب کو بہت جھک کے سلام کیا اور للتوا نے کہا (ہجور یہ برف والا حاجر ہر - اور گواہی لکھوانے آیا ہر - کہتا ہر ہم کمرن کو بہت پہلے سے جانتے ہین) برف والے نے کہا - ارے ہجور ہم جانتے تو نواب عسکری کے گھر سے نکلکر ہمارے ہی

گھر پڑ جاتی - لوہے کے سینخچون کے اندر سے بلائین لیا کرتی تھی اور ہمین دیکھ کے تڑپنے لگتی تھی اور ہمین اپنی تصویر بھی دی) انسپکٹر نے نام پوچھا - کہا پھجلے (فضلے) انھون نے سمجھایا کہ تم یہ نہ لکھاؤ کہ ہم کو پیار کرتی تھی اور لوہے کے سینخچون کے اندر سے بلائین لیتی تھی اور اپنی تصویر ہمکو خود دی - یون لکھاؤ کہ ہم جو برف بیچنے سے نکلے تو مہریون نے بلایا اور برف لی تو وہ کوٹھے پر سے جھانکنے لگی تو ہم نے ایک مہری کو مفت مین دو چار روز قلفیان کھلائین اور کہا مہری تمھاری بی بی تو بڑی قبول صورت ہین ہمکو ڈیوڑھی پر نوکر رکھا دو تو احسان ہوگا - مہری نے مسکرا کر کہا (کہین شامتین تو نہین آئی ہین جو تیان کھانے کا جی چاہتا ہے کیا نواب کے مارے پرندہ تو پر نہین مار سکتا یہان - ہوا کا گذر نہین - تو کس کھیت کی مولی ہے - ہاتھی آئین گھوڑے جائین اونٹ بچارے غوطے کھائین) مگر تین چار دن کے بعد جب مہری کو خوب قلفیان کھلائین تو اُسنے کہا اچھا ایک بات ہم کر سکتے ہین نواب نے اِنکی تصویرین کھنچوائی ہین کہ تو ایک تصویر چوری سے تجھکو لا دون مین تو مرا ہوا تھا ہی مین نے ہاتھ جوڑے کہ لا دو بوا - وہ جا کے تصویر لے آئی - نواب کا نام محمد عسکری تو تم جانتے ہی ہو - اُسکا نام قمرن ہے اور مہری کا تمھارا ہم سامنا کرائے دیتے ہین - نواب صاحب ذرا اپنے گھر کی مہری کو تو بلوائیے نواب صاحب نے مہری کو آواز دی اور وہ کھٹ سے آن موجود ہوئی - برف والے کو مہری دکھا دی اور مہری سے کہا برف والے کو پہچان لو - مہری کہیگی کہ جی ہان ہم نے اس برف والے کو تصویر دی تھی اور برف والا کہیگا کہ ہم اس مہری کو خوب پہچانتے ہین یہی اُنکے ہان نوکر بھی اور اس سے ہمکو تصویر ملی تھی -

ب - کہو کدرا کیا خبرین ہین -

ک - ہجور شہر بھر مین دھوم مچی ہے کہ چوڑی والے نے نواب پر کمدّما داگ دیا -

ا - واہ کیا فخر ہے - واہ رے کدرا -

ب - دھوم ہے تیری بھی -

مہری - اور یہ کیسی جُروا تھی رے تیری کہ ایک دو پہر بند نہین - للتو اسے ملاقات - کہین نواب سے سانٹھ گانٹھ کہین برف والے سے اشارے بازی - مگر وہ تمکو کیا خاک پسند کرتی - پری کی صورت ہے - چاند کا ٹکڑا مکھڑا ہے وہ تجھ ایسے کے پاس کاہے کو رہتی بھلا - حضور کوئی سو پچاس مین ایک ہوتا ہے وہ لاکھ دو لاکھ مین ایک ہے - مگر اُف رے چلبلے پن - بڑی چُلبلی -

کدرا - جی ابھی لونڈیا تو ہے ہی -

مہری - ابھی لونڈیا ہی ہے - (قہقہہ لگا کر) تجھکو لونڈا بنا کے چھوڑ دیا - ابھی ننھی بچاری ہے -

للتوا - اِنکے حساب ابھی لونڈیا ہی ہے - ہا ہان وہان کچہری مین لونڈیا ہی بتانا -

مہری - وہان کیا عمر بتائی ہوگی حضور

ا - تم کہنا کوئی تیرھوان سال ہوگا اور للتوا اسکے جب بھاگی تھی تو بارہ برس کئی مہینے کی تھی - اُسکی

ساس نے مجھ سے کہا تھا - اور میان فضلے تم کہنا حضور
ہم نے تو دور سے دیکھی تھی ہم کو تو چھوکری سی معلوم ہوئی
بہت ہو بارہ برس حد تیرہ -
مہری - کیا تمہین سچ مچ جانتی تھی -
فضلے - ہان ہان - سیخچون کے اندر سے ہاتھ بڑھا کر
بلائین لیتی تھی -
م - یہ حال ہم نہین کھلا برف بلکے تو تم آتے تھے -
ف - تب سوار ایک عورت کے اور سب کو ہٹا دیتی تھی -
م - یہ بات -
کدرا - جی وہ بڑی حرمجادی ہی -
ا - ہم تو اِنکے جگرے کے قائل ہین -
ب - جی ہان - ہیچ مگوئید انچہ میگوید گفتن دہید کہ مرا
ہمچو سخنان این مزغکہ نیطلے پسند ست -
ا - بھلا کیون جی کدرا کبھی تمکو بھی شک ہوا تھا کہ یہ
عورت بد ہی - کبھی کسی سے ہنستے دل لگی کرتے بھی
دیکھ پایا تھا -
ک - جی ہجور ہم تو ایسی بات کا کھیال ہی نہین کرتے
تھے سمجھے صاحب ہماری تو اُسیر جان جاتی تھی اور ہمارا
کہا سسٹری مانتی تو ہم کہتے کہ جو تیرا جی چاہے سو کر
مُدا سرے سام سے کنوا ڑے بند کرکے با اِجّت (عزت)
آبرو گھر کی چار دیوالی مین ہی -
اسپر اُن کمٹر کو بڑی ہنسی آئی اور میان کدرا خود بھی
ہنسے گویا اپنے نزدیک بڑا لطیفہ کہا تھا - بشیرالدولہ
نے رُکہ ہنسی ضبط کی مگر ضبط نہ کرسکے - مہری مارے
ہنسی کے لوٹ لوٹ گئی -

ا - باغزت آبرو کی کتنی ہوئی -
م - بات تو واجبی کہی ہی حضور - اُسکو سمجھا دیتا کہ دن بھر
اپنے اِدھر اُدھر چرچُگ مزے سے اور رات کو باغزت
آبرو چار دواری مین دبک رہ - اور سچ ہی دن بھر چرنے
چگنے کو کیا تھوڑا ہی -
ک - ہم تو یہ بات جانتے ہین -
ا - یہ بات پکی ہی اُستاد -
م - ابکی ملجائے تو ہمارے نواب کے سپرد کردے -
للتوا - وہ تو کول ہوگیا ہی -
ک - ہان نواب صاحب تو ہمارے مالک ہی ہین - مدا صورت
ہمکو دکھا دیا کرین -
ب - ضرور - ایسی بات ہی بھلا -
ک - عورت کا کیا بھروسا ہی جی -
م - واہ - کیون - ہی کیون نہین -
راوی - بجا - آپ کا فرمانا بہت صحیح ہی -
ک - رہے تو آپ سے نہین تو سگے باپ سے -
م - ای تو مردون کا کون بڑا بھروسا ہی - آج یہان کل
وہان - پرسون وہان - نرسون اور کہین - مرد کہان کے
بڑے وہ آئے ہین - تم لوگون کا کوئی اعتبار ہی - اب
اِتنے مرد بیٹھے ہین جب تو ہم بے جھجک بیٹھے ہین اور جو
اکیلے مین کوئی بٹھائے تو حاشا بندی نہ بیٹھے - مرد کا
اعتبار کیا - آگ اور پھوس کا ساتھ کیا -
راوی - کیا چہک رہی ہین بی مہری -
ل - ہجور کے دم کو کھدا اسلامت رکھے کیا بات ہی -
ک - ہمارے واسطے تو جو ہجور نے کیا سو کوئی نہ کرتا

م- جورو دلوا دی اب اِس سے بڑھکر اور کیا ہو گا-
ک- ہم تو کُھد کہتے ہین-
ا- دلوا تو نہین دی- یہ کہو کہ اِنکی جورو کو اپنے بس
مین کر لیا-
ک- تو کیا بُرا ہوا اُسکے پاس سے تو یہان اچھی ہی رہیگی
ہمارے ہجور کی لونڈی تو بنیگی-
ا- ہم تو تیرے جگرے کے قائل ہین یار-
ک- ہجور ہم تو یہ بات جانتے ہین-
م- بس یہی پکّی بات ہی- چین کرو اور نواب صاحب کو
دعائین دو- اور کہین ایسا نہو کہ جورو پا کے پھر صورت
بھی نہ دکھاؤ-
ب- جائینگے کہان- پھر نہ بھاگ جائیگی-
اِس تقریر مین انسپکٹر چونک پڑا- اور بشیر الدولہ
کی طرف دیکھکر ہنسا- کہا جناب ایک بات کا ذکر کرنا تو
بھول ہی گیا- اِس ڈھڈھو کی اور بھی دل لگی سُنئے
وہ تکو پیے مرتی ہی-
للتوا- کیا ابھی ہجور نے یہ نہین کہا تھا-
ا- نہین جی بالکل بھول گیا تھا- خوب یاد آیا- اِسکو
جو مین نے ڈانٹا کہ تو صاف صاف بتا کہ قمرن اور نازو کو
کون بھگا لیگیا تو اُسنے کہا قمرن کو تو اُسکا میان خود
اِدھر اُدھر بھیجتا تھا- بس وہ کسی امیر کے ساتھ نکل گئی
اور خدا جھوٹ نہ بُلوائے اِسی للتوا کم بخت نے
بھگا دی ہو گی کیونکہ یہ اُسپر مرتا تھا اور اُسکی اِسپر
جان جاتی تھی-
م- اور یہ صاف صاف کہ رہی ہی-

ا- ہان ہان- اِسکو شرم کا ہیکی ہی-
للتوا- ابھی آگو تو سُنو مہری جی-
ا- اور ہمنے پوچھا نازو- کہا نازو کو نواب بشیر الدولہ
پُھسلا کے لے گئے اور گھر ڈال لیا اور اب نکلنے نہین
دیتے-
بشیر- (متحیر ہو کر) کیا کہا! اجی نہین-
ا- نواب صاحب کے سر کی قسم-
ب- دل لگی کرنے ہو جی-
ا- دل لگی کرنے والے کو خدا غارت کرے-
ک- ہان ہان، ہجور کہتی تھی-
ل- ہجور دو دفعہ کہا-
ب- اور سُنیے- اُلٹا دھڑا باندھا-
ا- مجھے اِسقدر ہنسی آئی کہ مین بیان نہین کر سکتا- مگر وہان
کہنے کا کون موقع تھا چپ رہا- معلوم ہوتا ہی یہ
کِسی اُسطرف والے کی کارستانی ہی- جاکے یہ پٹی پڑھا دی
ایک سے ایک بڑھکے ذات شریف ہین نہ دینا مین
مگر خبر سمجھا جائیگا-
ب- کیا کیا اُستاد لوگ ہین- لاحول ولاقوۃ- واللہ
بڑے بدمعاش لوگ ہین مگر اتنا معلوم ہو گیا کہ میرا نام وہ
لوگ سمجھ گئے ہین کہ یہی لڑ دا تا ہی اچھا کیا پروا ہی-
ا- تو اب بندہ اسٹیشن جاتا ہی- ممکن تھا کہ تھانے پر
بٹھا رہتا اور سب کو بلوا لیتا مگر یہ تو اپنا کام ہی-
ب- مین اِس عنایت کا تمام عمر شکر گزار رہونگا-
ا- (کانسٹبل سے) اُس ماما کو جاکے بلا لاؤ- نواب
بھی اُسکو چیزے خواہند داد کہ خوش گردد و بگوئد کشش رنجیدہ

تنخواہ می دہیم اگر راضی ہستی بیا نوکری ما بکن راضی خود گشت - شہادت اوہم مثل شہادت این مہری ہیچ چاق ست -

یہ بے مثل فارسی بول کرآپ سوار ہوکر اسٹیشن گئے کدررا اور للتوا اور برف والے کو رخصت کیا اور کانسٹبل ماما کے بلانے کو رخصت ہوا اور نواب بشیر الدولہ بہادر اونکے نمکین مہری کمرے مین چھوڑ دی گیئن -

اسٹیشن پر انسپکٹر نے راس ناسے سب انسپکٹر پلیٹے مین سے ملاقات کی - اسکے بعد گواہ پیشہم پہونچائے - ایک تار بابو نے کہا ہم گواہی دیگا اُنکی شہادت مفیدکی گواہی - . . . . مہینے کا عرصہ ہوا نواب عسکری ایک روج رات کو ہمارا پاش تارگھر کا بیچ مین باہر کھڑا ہوا اور ہمارا تارگھر کا کلاک سے اپنا گھڑی ملایا - ہم شلام بولا کہا بابو شاہب آپ کا گھڑی اور یہ کلاک ٹھیک ہی جو پھرک ہی - ہم بولا بابا ہمارا گھڑی تو واٹر بری واچ ہی اسکا دام ساڑھے آٹھ روپیہ ہی تم امیر آدمی ہی بولا شارہ آٹھ روپیے کا واچ گھڑی لگانے سے بھاندہ ہم بولا اشکا موطلب (مطلب) یہ کہ ٹائیم گرگٹ دیتا ہی تو ہی موطلب ہی - پھر ہم پوچھا آپ کو نکلتے جاتا ہی - بولا نا ہین بابو شاہب ہم لوگ پہاڑ کا ہوا کھانے کو نینی تال کے بیچ مین جاتا ہی - ہم دیکھا اُسکے ساتھ دو ٹھور بیگم تھا اور بہت سا نوکرنی لوگ - اور وہ بھی شاتھ مین تھا وہ جو مینوسپل بورڈ کا ممبر ہی راج بلی کہ مہراج بلی نام ہی - ہم اپنے آنکھ سے دیکھا کہ عورت ساتھ مین ہی اور بہت سارا لوگ جمع ہو گیا -

شاب کوئی جانتا ہی -

ا - آپ کو کچھ معلوم ہوا کہ اُن عورتون کا نام کیا تھا -

بابو - ہم نام کاہیکو پوچھنے والا تھا -

ا - بھلا پھر اُنکے جانے کے بعد کچھ اور خبر سُنی تھی -

بابو - اب ہلا گلا ہوا کہ وہ یہان سے دو عورت بھگا کے لیگیا ہم شوچا کہ بابا یہ وہی دو عورت تھا -

ا - وہ عورتین اُنکے ساتھ کے درجے مین بیٹھی تھین یا الگ -

بابو - الگ نہین دونون کو لیکے نواب ایک درجے کا بیچ مین بیٹھا تھا اور یاد نہین کون کون تھا -

ا - وہ عورتین پھر پہاڑ سے واپس آیئن -

بابو - سو ہم کیا جانے - ہم اُنکو پہچانتا نہین ہیگا -

ا - آپ لوگون کے کہنے سے سمجھے کہ وہ نواب محمد عسکری ہین یا آپ کو خود معلوم تھا -

بابو - ہمارا شاہب سلامت بہت روج سے تھا - ہر کیا کہ بات چیت نہین ہوا تھا - ہم اچھی طرح اُسکو پہچانتا ہی اور منشی کو بھی جانتا ہی جو مینوسپل کا ممبر ہی اور اُنکے شاتھ جو آگا شاہب تھا اُسکو بھی ہم جانتا ہی وہ ہمارے سے ایک رفل بند دک مول لیا تھا -

ا - تو آپ کی گواہی تو بہت اچھی ہوگی -

بابو - جو آنکھ سے دیکھا شو چھپائیگا نہین - اور جو نہین دیکھا شو کہیگا نہین -

کانسٹبل - بابو ایسی ہی بات ہی - دھرمون دھرم جو بات تھی وہ کہدی بس -

اِسکے بعد نائٹ اسٹیشن ماسٹر کے اظہار لیے گئے -

ا- آپ کتنے عرصے سے نائبٹ اسٹیشن ماسٹر ہین - اسم شریف آپ کا -

ماسٹر- میرا نام موہچند ولد بہاری لال ساکن قصبہ انام عمر ۲۷ سال - بندہ ڈھائی برس سے نائبٹ اسٹیشن ماسٹر ہی - امسال دو ہفتے کی رخصت لی پرسون سے پھر اپنی ڈیوٹی پر آگیا -

ا- آپ کو کچھ خیال ہی کہ ـــ مہینے مین نواب محمد عسکری صاحب مع کچھ عورتون کے ریل پر سوار ہوے تھے اور اُسدن گھٹا ٹوپ اور گنگا جمنی ہوادار بھی اسٹیشن پر آئے تھے -

م- نواب وواب تو ہمکو کچھ یاد نہین اور نہ دن اور مہینا اور تاریخ یاد ہی - مگر تین چار بار ہمارے وقت مین عورتون کے لیے گھٹا ٹوپ اور عمدہ عمدہ فنسین وغیرہ اسٹیشن پر ضرور آئی تھین -

ا- وہ کسکے ہان کی عورتین تھین -

م- اب یہ ہمکو اتنے دن کے بعد اچھی طرح نہین یاد ہی -

ا- کچھ قیاس سے کہ سکتے ہین آپ -

م- ایک دفعہ تو شاید نیپال کے کوئی جنرل تھے اور اسی طرح لوگ آتے ہی جاتے رہتے ہین ہم کہان تک اسکی یادداشت رکھین -

ا- نواب محمد عسکری کو آپ پہچانتے ہین -

م- راجہ بلاسپور کے بھائی محمد عسکری کو تو پہچانتا ہون اور کسی عسکری سے ملاقات نہین ہی -

ا- منشی مہراج بلی کمشنر میونسپل سے ملاقات ہی -

م- نام کبھی نہین سُنا -

ا- ہون ! تو آپ کچھ بھی نہین جانتے -

م- کس چیز کو -

ا- خیر آپ سے یہان کسی نواب زادے سے ملاقات ہی -

م- سُنیے جناب بندہ کھڑنک آدمی ہی - اپنے کام سے کام رکھتا ہی بس - چاہے نواب ہون چاہے بادشاہ -

ا- اچھا آپ کے تکلیف کرنے کی کوئی ضرورت نہین ہی ذرا جمعدار کو بلا دیجیے -

جمعدار صاحب تشریف لائے - یہ شاہی کے زمانے مین چوبدار سلطانی تھے بڑے مقرر اور لسان آدمی اور لحیم و شحیم - خواہ مخواہ مرد آدمی - آتے ہی فراشی سلام اُڑایا - اور بہت ادب کے ساتھ کہا حضور نے یاد فرمایا ہی ؟ ارشاد -

ا- (انسپکٹر) آپ کب سے اسٹیشن کے جمعدار ہین -

ج- خداوند مجھے آج کوئی سات برس ہوگئے -

ا- اس دو برس کے اندر کبھی رخصت لی تھی -

ج- صرف دو دفعہ - عیدین کو اور کبھی نہین -

ا- آپ نواب محمد عسکری کو پہچانتے ہین -

ج- خوب پہچانتا ہون حضور - رئیس ہین ہمارے ملک کے اور بہت بڑے رئیس ہین - حق تعالی سلامت رکھے -

ا- آپکو یاد ہی کہ وہ کبھی ریل پر سوار ہو کر پہاڑ گئے تھے -

ج- نواب محمد عسکری صاحب بہادر - دیکھیے - ہان کچھ خیال سا تو ہی - پر نہین یاد ہی کہ کہان تشریف لیگئے تھے مگر ہان گئے تھے -

ا- کس قطع سے گئے تھے -

ج- یہ غلام نہین سمجھا - یہ قطع کیسی - خاصی اچھی قطع سے

گئے تھے۔ اور قطع کیسی ہوا کرتی ہے۔

ا۔ آپ بڑے حجتی معلوم ہوتے ہین۔

ج۔ حضور افسر پولیس ہین اور غلام جمعدار۔ حضور سے تکرار کرنا نہین چاہتا مگر ہم اہل لکھنؤ اِسکا مطلب ذرا دقت مین سمجھتے ہین جو جملہ مہمل ہو۔ بے ادبی معاف بندہ غلام ہے حضور کا۔

ا۔ تمنے عسکری کے ساتھ کچھ عورتین دیکھی تھین۔

ج۔ نہین۔ ہرگز نہین۔

ا۔ اُنکے گھر کی یا اور کوئی عورتین یا گانے والی ڈومنیان کوئی ساتھ تھین۔

ج۔ جی نہین خداوند کوئی ساتھ نہ تھا۔

ا۔ مرد تو ساتھ تھے۔

ج۔ از قسم مسماۃ کوئی ساتھ نہ تھا۔

ا۔ آپ کو نواب محمد عسکری کے جانے کا حال اچھی طرح سے یاد ہے یا فقط گدّے بازی ہی کرتے ہو۔

ج۔ جی کچھ کچھ تو یاد ہے۔

ا۔ آپ کی گواہی قابل لحاظ نہین۔

راوی۔ اِسمین کیا شک ہے۔

ج۔ (سلام کرکے) بہتر ہے۔

اِسکے بعد انسپکٹر صاحب بہادر نے اُس بنگالی بابو سے جو تار گھر مین کام کرتا تھا اور جسنے بطمع زر گواہی دیدی تھی سرگوشی کی کہ اگر کسی اور سے گواہی دلوادو تو اُسکا بھی بھلا ہو جائے۔ اُنھون نے ایک ٹوپی والے کا نام لیا جو چھ سات برس سے ہر روز اسٹیشن پر ٹوپی بیچنے آتا تھا۔ پانڈے کے لقب سے یہ مشہور تھا۔ اور بابو نے اُسکو سبق اچھی طرح پڑھا دیا تھا کہ یہ پوچھین تو یہ کہنا اور یہ سوال کرین تو یہ کہنا۔

ا۔ (انسپکٹر)۔ تمھارا نام اور پیشہ کیا ہے جی۔

پ۔ (پانڈے) ہجور ہمارا نام تو جیسے گنیش پانڈے ہے ہمکو پانڈے پانڈے لوگ کہتے ہین اور ہم ٹوپیان بیچا کرتے ہین۔

ا۔ تم اسٹیشن پر کتنے دن سے ٹوپیان بیچنے آتے ہو۔

پ۔ ہجور یہ پانچوین برس ہے۔

ا۔ نواب محمد عسکری کو جانتے ہو۔

پ۔ جی کھوب جانتے ہین۔ اُنکو کون نہین جانتا بڑے نواب ہمارے نکھلئو کے رئیس ہین۔

ا۔ تمنے اُنکو کبھی اسٹیشن پر بھی دیکھا تھا۔

پ۔ ہان دیکھا تھا جب وہ بڑے سامان سے ساتھ پہاڑ پر جاتے تھے۔

ا۔ پہاڑ پر جاتے تھے؟ بھلا اُنکے ساتھ کون کون تھا جو کچھ یاد ہو وہ لکھوادو۔

پ۔ ہجور اُنکے ساتھ مصاحب لوگ تھے اور نوکر چاکر اور وہ منسی تھے جون صاحب تمھارے بیچ مین تھے اور دہان پل پر رہتے ہین وہ تھے اور وہ آگا آگا تھے جون گھوڑے پر سوار ہوکر نکلتے تھے اور صاحب تمھارے وہ نواب تھے جنکے پاس وہ دیکھیے صاحب تمھارے وہ ڈومنی نوکر تھی نام بھلا سا ہے منّی ڈومنی۔

ا۔ بھلا اور یاد کرو کوئی اور بھی تھا۔

پ۔ ہجور اب اور تو نہین یاد ہے۔ بنیسون پر پردہ کراکے سوار کرادیا اور بیٹھ لیے اور ایک گاڑی پر کھچا کھچ نوکرنیان

اور مہری لوگ تھین -

ا - نوکرنیان اور مہری لوگ! تو کیا زنانی سواریان بھی ساتھ تھین -

ب - ای ہجور بیگم لوگ گئی تھین کہ نہین - ٹبرا سامان کرکے گئے تھے کچھ کلھیا مین گڑ تو پھوڑا نہ تھا -

ا - تو خاص بیگم تھین یا کوئی اور بھی -

پ - اب لے سرکار پردے کی بات کون جانے یہ تو ہمکو معلوم نہ تھا - مدا یہ سُنا کہ بیگم لوگ بھی ساتھ ہین کیا جانے کیا سچ ہی کیا جھوٹ ہی - مدا سواریان تو تھین یہین سے سوار ہوکے گئی تھین اور بہت سی تھین -

ا - اِسکے بعد کچھ تمنے سُنا تھا کہ کون گئی ہین -

پ - نہین تو - لوگون نے یہ افواہ اُڑا دی ہی کہ کسی کی بہو بیٹی کو بھگا لے گئے - اب لے ہم پردے کے اندر کی بات کیا جانین سرکار -

یہ سب اظہار لیکر انسپکٹر صاحب اسٹیشن ماسٹر سے ملے کہا - ہمنے آپ کے ماتحتون مین کئی آدمیون کے اظہار لیے تار بابو اور ٹوپی والے نے سب سے زیادہ ایمانداری کے ساتھ اظہار دیے مگر آپ کے جمعدار کی نسبت میری رائے اچھی نہین ہی - وہ چبا چبا کے باتین کرتا ہی - اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا (ول یہ بات کیسا ہی - مکدمہ کیا ہی جسکا واسطے آپ اوڈنس لینے آیا ہم سُنتا ہی کوئی کا عورت کوئی کا ساتھ چلے گیا) انھون نے جواب دیا یہان کے ایک نواب ہین محمد عسکری - ٹبرے بدمعاش ٹبرے آوارہ ٹبرے ذات شریف - وہ ایک منہارن کو بھگا لے گئے اور اُسکو اپنے گھر ڈال لیا اب اُسکے شوہر نے پولیس مین رپٹ لکھائی تو اُسی کی تحقیقات ہی -

اسٹیشن ماسٹر نے کچھ غور کرکے کہا (ول تو وہ کس کا لڑکی تھا - نواب سے وہ راجی کھوسی تھا تو چلا گیا - کوئی کون اِسمین بولنے والا ہی) انسپکٹر نے کہا (صاحب اُسکی شادی ایک منہار کے ساتھ ہوگئی تھی اب اُسکے مرد نے نالش کی ہی - بالفعل پولیس مین رپٹ لکھائی ہی اور ہم لوگ تحقیقات کر رہے ہین) اسٹیشن ماسٹر مسکرایا - کہا نواب صاحب ٹبرا بگڑا دل آدمی معلوم ہوتا ہی - ہمارے لوگون نے کس بات کا گواہی دیا -

انسپکٹر نے ریل والون کے اظہار ٹپرھکے سُنا دیے اور کہا آپ کے ماتحتون سے ہمکو ٹبری مدد ملی - اسٹیشن ماسٹر کا چہرہ سرخ ہوگیا مگر انسپکٹر سے کچھ نہین کہا اور جب یہ روانہ ہوگئے تو پہلے تار بابو کو بلایا اور ڈانٹا -

اسٹیشن ماسٹر (انگریزی مین) معلوم ہوتا ہی تمھارے پاس کام بہت کم ہی - جبھی تم کو جھوٹی گواہی دینے کا بہت وقت ملتا ہی -

بابو - سر ہمنے جھوٹی گواہی نہین دی -

اسٹیشن - ول ہم نہین جانتے - مگر آپ کو جھوٹی گواہی دینے کا بہت وقت ملتا ہی -

بابو - انسپکٹر پولیس نے اظہار لیے مین نے صاف صاف کہدیا -

اسٹیشن - تم کو ہماری اطلاع کے بغیر گواہی نہین دینی چاہیے تھی - تمنے بہت بُرا کیا -

بابو - قصور ہوا حضور -

اسٹیشن - مرد راضی عورت راضی - تم کون گواہی

دینے والے ہو کیون بے سمجھے بوجھے اُسنے شادی کی کہ جورو بھاگ گئی - اُسکو ایک امیر آدمی ملگیا بھاگ گئی تم بیچ مین بولنے والے کون تھے - اور گواہی بے ہمارے پوچھے ہوے کیون دی -

بابو - ہم سے قصور ہوا - مگر ہم یہ بات سمجھے نہ تھے -

اسٹیشن - دل اچھا اب ایک بات ہو سکتی ہی - پولیس کی گواہی کوئی چیز نہین ہی - عدالت کے سامنے تم صاف انکار کر جانا -

بابو - بہت اچھا -

اسٹیشن - ہم تم سے بہت ناراض ہوگئے - سپاہی دل ٹوپی والے کو بلاؤ -

ٹوپی والا (سلام کرکے) سرکار -

اسٹیشن - دل تمکو ہم اسٹیشن سے نکال دینگے - تم کون گواہی دینے والا ہی کہ اسٹیشن پر کون سوار ہوا تھا اور کون گیا تھا اور اِنکے ساتھ کون کون گیا تھا -

ٹوپی والا - سرکار صوبیدار صاحب نے ڈرایا -

اسٹیشن - چپ رہو یو سور - تم نکال دیا جائیگا - تم کون گواہی دینا والا ہی -

اسٹیشن ماسٹر نے اِن دونون کو خوب للکارا کہ تمکو اپنے کام سے کام ہی - ہماری اطلاع بغیر تم نے کیون گواہی دی - اِس آزردگی کا سبب یہ تھا کہ نواب محمد عسکری صاحب کی سفارش سے یہ صاحب لکھنؤ کے اسٹیشن ماسٹر مقرر ہوے تھے - نواب صاحب نے صاحب ایجنٹ ریلوے سے اِنکی سفارش کی تھی اور صاحب ممدوح نواب صاحب کے بڑے دوست تھے - نواب محمد عسکری کے ہان اسٹیشن ماسٹر کی دعوتین بھی اکثر ہوا کرتی تھین - اُنھون نے جو سُنا کہ نواب محمد عسکری کے خلاف دو آدمیون نے گواہی دی تو بہت برافروختہ ہوے اور انسپکٹر نے جو آکے اظہار سُنائے تو یہ اور بھی آگ ہوگئے اور انسپکٹر کے جانے کے بعد ریل کا جمعدار آیا - اور اُسنے تار بابو اور ٹوپی والے کی بڑی شکایت کی اسٹیشن ماسٹر نے پوچھا یہ لوگ گواہی دینے والے کون ہین - ٹوپی والے کو اِس سے کیا مطلب تھا اُسکو ٹوپی بیچنے سے کام ہی یا یہان مقدمے لڑانے آتا ہی - اور تار بابو کو ہمارے حکم کے بغیر ہرگز گواہی نہ دینی چاہیے تھی ہم اِن دونون سے بہت ناراض ہین - ٹوپی والا تو اب اِس مہینے کے بعد اسٹیشن پر نہ آنے پائیگا - اور تار بابو کی ہم رپورٹ کر دینگے کہ اپنے کام مین غافل ہی اور جھوٹی گواہیان دیا کرتا ہی -

اب انسپکٹر صاحب کی سُنیے یہ یہان سے سیدھے نواب بشیر الدولہ کے ہان پہونچے -

ب - (بشیر الدولہ) - کہو یار جے - ع -

بیا برادر آور سے بھائی

ا - ارے یار مار ڈالا نواب صاحب - مگر کام بنا کے آیا ہون -

ب - بھائی کہ چلو - یہان اتنی تاب نہین ہی -

ا - قبلہ ایک تو تار بابو کی گواہی کہ محمد عسکری فلان مہینے مین ریل پر سوار ہوے تھے اور اُن کے ساتھ مہراج بلی اور آغا محمد تھے اور زنانی سواریان تھین اور ماما چھو چھو اور مہری بھی ساتھ تھین اور ایک ٹوپی والے نے

اِس سے بڑھکر گواہی دی - مگر جناب ایک بات سمجھ مین
نہ آئی وہان کا اسٹیشن ماسٹر کچھ آپ کے خلاف ہی -
ب - ہماری سمجھ مین یہ بات آگئی - وہ نواب محمد عسکری
کا بڑا دوست ہی -
ا - جبھی - اُسکو ناگوار گذرا کہ اِن لوگون نے کیون
گواہی دی -
ب - بی مہری صاحب ذرا یہان تشریف لائیے -
ا - ہان ! ابھی مہری صاحب تشریف رکھتی ہین -
مہری - سلام انسپکٹر صاحب -
ا - آیئے آیئے حضور مزاج شریف -
م - اب ہمارے مجاز کا کیا حال آپ پوچھتے ہین - ہمارا
مجاز اب آسمان پر ہی -
ا - (مسکراکر) ہمارا احسان تو نہ مانوگی -
م - (ہنسکر) کیا اب آپ پولیس کے لوگ یہ کام بھی
کرنے لگے - بندگی -
ب - (قہقہہ لگاکر) بھئی خوب کہی -
ا - اچھا مہری - ٹھہرو تو تم - سمجھا جائیگا -
م - سیّان بھئے کتوال اب ڈر کا ہیکا -
ب - (بآواز بلند) کیا کہی ہی باللہ العظیم -
ا - بڑی طرار عورت ہی -
م - اور بھی کچھ سُنا - ہم اپنے میان کو بھی یہان لوالائے
باہر کی دو کوٹھریان نواب صاحب نے رہنے کو
دیدی ہین -
ا - چین کرو - مزے اُڑاو - پلاو دو وقتہ چکھو اور بھاری
بھاری جوڑے پہنو -

م - ہمارا جوڑا کیا کم بھاری ہی -
ا - ہان اِسمین کیا شک ہی - تمھارے جوڑے کا کیا کہنا
بشیر الدولہ بہادر سا دوسرا نہ پاؤگی -
ب - یہ آپ کی نوازش ہی -
م - مگر انمین ایک بات بُری ہی - یہ ہم سے آج دوبار
کہہ چکے کہ مہری کوئی کچھلی والی لاؤ - کوئی چماری جاکے
لاؤ - کوئی کم سن عورت لاؤ - یہ بات ہمارے ناگوار ہی -
راوی - یہ کم بخت بڑا بد وضع تھا - مہری نے جو کچھ کہا
بہت صحیح کہا کہ دن رات اِسکو بس یہی فکر تھی کہ اِسکو
لاؤ اُسکو لاؤ - اتنا بڑا بندۂ شیطان دوسرا نہوگا -
ہردم وساوس شیطانی اور فسق و فجور مین غرق -
ا - یہ بات اچھی نہین ہی نواب صاحب -
م - ہمکو بڑی ناگوار گذری یہ بات -
ب - اب نہ کہینگے -
م - تمھارا اعتبار اب نہین رہا -
ب - قسم کھاکے کہتے ہین کہ اب ایسی بات نہ کہینگے -
قسم کا بھی اعتبار نہین ہی -
ا - توبہ کیجیے -
ب - مین تو فقط آزمایش کرتا تھا -
م - ای واہ اچھی آزمایش ہی - ہم درگذرے اِس
آزمایش سے - گھڑی گھڑی آسکے خوشامد کرتے ہین کہ
اپنی کوئی گوئیان جاکے لاؤ -
ا - یہ نہ چاہیے -
ب - اب تو توبہ بھی کرلی بھائی -
ا - ازین زنکہ ہمچنین سخن کردن نازیباست چراکہ

این را برائے دادن شہادت آوردہ ام نہ برائے حظ نفس جناب - اگر حظ نفس میخواہی ہزارہا زنکہ خوبرو و سیم اندام موجود ست - من کوشش موفور نمودم کہ این زن کہ ملازم من بود خلاف او شہادت دہد و بر شما نفس امارہ این چنان غالب آمد کہ در محل خود جا دادی و ذریعۂ حصول نفس قرار نمودی -

ب - این ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر - این زن ملیح مارا بغایت پسندیدہ آمد لہذا —— از دست شیطان لعین —— کہ —— کہ —— عاجز شدم -

راوی - انسپکٹر صاحب تو بے مثل فارسی بولتے ہی تھے مگر بشیر الدولہ بہادر اُنسے بھی بڑھ گئے - من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست - ایک سے ایک بڑھکر -

مہری - یہ کیا کوؤن کی بولی بول رہے ہو -

ا - شمارا باید کہ این زنکہ را بد دماغ نہ کنند -

ب - بلے بلے -

راوی - ماشاء اللہ -

مہری - اے اب ہمکو دن رات اِسی مکان مین بند رکھوگے قیدی ہی بنالیا ہی واہ -

ا - اجی تم نواب صاحب کی باتون مین تو آؤ نہین - جو ہم کہین وہ کرو - دن بھر تو تم اپنے مکان مین رہو - اُنھین دکانون مین رہا کرو جو نواب صاحب نے دی ہین اور رات کو نو بجے یہان آکے گھڑی دو گھڑی چار گھڑی رہو اور چلدو بلکہ یہان مکان لیکے رہنا بھی خلاف عقل ہی اگر نواب صاحب اِس حاطے کے اندر کہین تمکو اور تمھارے میان کو جگہ دین تو رہو مگر کسی سے کہو نہین - کیونکہ عدالت مین یہ نہین کہنا ہوگا کہ مہری اب نواب بشیر الدولہ بہادر کے مکانون مین رہتی ہین - صاف شک ہوجائیگا کہ سکھائی پڑھائی ہی -

ب - اِس سے کیا مطلب -

ا - آپ شاہد بازی اور پلاؤ اور باقرخانی کھانا اور پڑکے سو رہنا جانین اِن باتون سے آپ کو کیا سروکار ہی -

ب - ارے بھائی عدالت کو کیونکر معلوم ہوگا کہ یہ کہان رہتی ہین اور عدالت پوچھنے کیون لگی -

ا - آپ سمجھتے ہی نہین ہین حضور - عدالت تو بیشک نہین پوچھیگی مگر فریق ثانی کے وکلا تو ضرور پوچھینگے وہ تو کھود کھود کے پوچھینگے -

ب - او - یہ بات ہی -

ا - جی - یہ بات ہی اور حضور کیا سمجھتے تھے بی مہری کو آزاد کیجیے یا کوٹھی کے اندر رکھیے -

مہری - ایک کام کرو - ہمارے میان کو گانون پر تعینات کردو بس ہم اپنے یہین کسی کمرے مین رہا کرینگے -

ا - ہان یہ بات ہوسکتی ہی -

ب - فوراً مقرر کردینگے -

ا - گواہون کو تو بندہ ایسی پٹی پڑھادیگا کہ فر فر جواب دین دیکھو تو سہی -

نواب بشیر الدولہ بہادر نے یہ بات پسند کی اور اُسی وقت مہری کے لیے حمام کی جانب ایک کمرا خالی کردیا اور کہا جب تمھارے میان آئینگے تو ہم بلا کے کہدینگے کہ خالص ہو من رہ

پانچ روپیے کا اسم ہمنے اُنکا کر دیا۔ بس وہ اُدھر جائین تم دن رات ہماری خدمت کیا کرو۔ مہری مسکرا کر بولی (تم خود ہماری خدمت کیا کرو ہم کیون تمھاری خدمت کیا کرین) اسپکٹر صاحب مہری سے دو گھڑی چہل کر کے تھانے کو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد میان گدرا اور للتوا آئے۔ مہری کو نواب صاحب نے آرام کے کمرے مین بھیجدیا اور اُنکو بلا لیا۔

ک۔ ہجور سلام لیکم۔

ب۔ وعلیکم السلام میان گدرا صاحب بہادر۔

ل۔ ہجور رس س سلام (ہکلاکر)

ب۔ آؤ جی للتوا۔

ل۔ ہجور کے سلام کو ایک آدمی آیا ہی۔

ب۔ مرد ہی کہ عورت۔

ل۔ مرد کا یہان کون کام ہی سرکار۔

ب۔ اچھا پچھواڑے سے بُلا لاؤ۔

للتوا جاکے بُلا لایا دیکھتے ہین تو بی کندن اور ایک اور عورت۔ مسکرائے۔ کہا ای بی کندن جان صاحب یہ آپ کے ساتھ کون آئی ہین۔ شکل تو دیکھین ذرا۔ کندن نے کہا یہ ہماری بھاوج ہین۔ بارہ بنکی نواب گنج مین رہتی ہین ہمنے آپ کی تعریف کی تھی انھون نے کہا ہم بھی چلکے نواب صاحب کو دیکھین۔ پہلے تو ہم نے انکار کیا کہ تم جوان عورت ہو اور خوبصورت بھی ہو۔ ایسا نہ ہو نواب صاحب کی آنکھ پڑے تو ہم سے نہ بنے۔ نواب بشیر الدولہ اِن دونون کو اُسی کمرے مین لے گئے جہان وہ مہری بٹھائی گئی تھی۔ مہری نے جو اِن دو جوان عورتون کو دیکھا تو جل مری۔ نواب صاحب نے کندن سے کہا جانی اِنکو لائی ہو تو ذرا مُنھ سے بولین بات چیت کرین ذرا دل لگی مذاق ہو یہ چُپ چاپ بیٹھنے سے کیا فائدہ۔

کندن۔ ای کچھ مُنھ سے بولو جی۔

ب۔ پہلے اِنسے کہو یہ گھونگھٹ تو ہٹائین۔ کوئی گنوارن سی معلوم ہوتی ہی۔

کندن۔ (گھونگھٹ زبردستی ہٹا کر) لے دیکھو نواب کیون ہی چاند کا ٹکڑا کہ نہین۔

ب۔ (پھڑک گئے) واللہ پریزاد ہی آپ کا کیا نام ہی حضور

کندن۔ ای بو بو۔ واہ۔ اِنکا نام مُنمن ہی۔

ب۔ واہ نام بھی خوب پایا ہی بی مُنمن صاحب۔ مگر زبان اِنکے مُنھ مین نہین شاید۔

منمن۔ جی ہان چُپ پیر کا روزہ ہی۔

ب۔ شکر ہی شکر ہی بولین تو سہی اب [illegible] منھ برسیگا۔

منمن۔ منھ برسیگا یا نہ برسیگا مگر آپ کے مُنھ سے تو ضرور پھول جھڑتے ہین۔

ب۔ سبحان اللہ۔ واہ بی منمن صاحب۔

کندن۔ ای پڑھی لکھی ہین۔

ب۔ کیون جی منمن۔

منمن۔ جی ہان وہان پادری خانے کی ایک مس ہمارے ہان آتی تھین۔ چار پانچ کتابین پڑھی ہین۔

ب۔ مہری سچ کہنا کیا صورت ہی۔

مہری۔ پھر اِس فن کو سرکار سے بڑھکر کون جانتا ہی ماشاء اللہ سے جوان جہان ہین۔ دھان پان ہین

یہ بھی اچھی ہین یہ کیا بری ہین -
ب - کندن واللہ ہم انھین کیڑ رکھینگے -
کندن - ضرور ضرور -
ب - ہم انسے عقد کر لینگے -
کندن - ای کچھ سڑی تو نہین ہو گئے ہو - یہ بیاہتا ہین ہمارے بھائی کی جورو نواور سنو - ہماری بھاوج ہی کو تکا - شرم نہین آتی ہی -
ب - دیکھو صاحب آپ سے کہتا ہون بی منمن صاحب اسوقت ہماری دو بیویان یہان بیٹھی ہین ایک تو یہ مہری دوسری یہ تمھاری نندبی کندن جان صاحب -
مہری - بن کتی ہون تکو یہ ہو کیا گیا ہی - میرے میان سے مجھ سے جوتا چلواؤ گے کیا ؟
ب - تو بی منمن صاحب بندہ چاہتا ہی کہ آپ بھی ہمارے محل مین داخل ہو جائین -
کندن - کیون جی ہم تمھاری بوی ہین ؟
ب - مین اسوقت نہ کندن جان کی سنونگا نہ مہری کی -
منمن - واہ بہن تم اچھے مردوے کے پاس ہمین لائین اسکی تو نیت خراب معلوم ہوتی ہی -
ب - تو آپ بھی ہماری بیویون کے زمرے مین داخل ہو جائین -
منمن - مجھے معاف کیجیے -
ب - چین کرو گی -
منمن - ہمارا میان کیا کچھ تم سے برا ہی -
ب - اجی اسکو بھی نوکر رکھا دو -
منمن - کیا خوب ای واہ جی -

کندن - بہونچا دیتے ہی بس ـــــ
ب - ہم سنتے ہی نہین صاحب ہم تو اپنے نکاح کی فکر مین ہین تم ہتنے ہی پہ ٹوکے دیتی ہو -
منمن - مجھے حضور معاف فرمائین - ہمین ایسی دل لگی نہین اچھی معلوم ہوتی -
ب - معلوم ہو یا نہ معلوم ہو -
مہری - اِتنے بڑے رئیس کے یہان آئی ہین کچھ میوہ تو کھلواؤ - مٹھائی منگواؤ -
ب - بی منمن خبردار مہری کے ہاتھ سے کچھ نہ کھانا یہ سوتیا ڈاہ مین تمکو سنکھیا دیدیگی -
مہری - (ہنسکر) ای ہٹو بھی - واہ انھون نے بچاری نے کیا ہمارا باپ مارا ہی -
منمن - ای اب چلو -
ب - واہ چلنے کی ایک ہی کہی -
منمن - اوئی کیا قیدی ہین آپکے -
ب - قیدی نہین ہو ستاعی تو ہو -
منمن - (ہنسکر) بڑے بگڑے دل معلوم ہوتے ہین -
کندن - کیسے کچھ -
ب - اب یہ بتاؤ کہ ہمارا تمھارا عقد کبھون ہو گا کوئی دن مقرر کر دو -
منمن - اچھا پرسون نکاح ہو جائے - اترسون چوتھی -
مہری - چٹ منگنی اور پٹ بیاہ -
ب - کندن ادھر آؤ سنو - ادھر آؤ - وہان سب سن لینگے - اور ہمکو تمھارے مطلب کی ایک پوشیدہ بات کہنی ہی -

کندن ۔ (ذرا ہٹ کر) کہو ۔

ب ۔ ہمارا اِنکا نکاح کرا دو ۔

کندن ۔ اوئی یہ ہمارے مطلب کی بات کہی ہو ۔

ب ۔ خاص تمہارے مطلب کی ۔ خاص الخاص ۔

کندن ۔ کچھ تمھین جنون تو نہین ہو گیا ہو ۔

ب ۔ جو سمجھو ۔ اب تو دل آگیا ۔

مہری ۔ دل ہی تو ہو ۔

کندن ۔ واہ اچھا دل ہو ۔

مُنّمن ۔ بیاہتا عورت سے نکاح کیسا ۔ تم بھی دھرے جاؤ ہم بھی دھرے جائین ۔

ب ۔ ہزار روپیہ تو ابھی ابھی نقد دیتا ہون ۔

راوی ۔ ہزار روپیے کا نام سُنکر بی منمن بھی دل مین سوچنے لگین کہ (آؤ موے کُٹریے کو دھتا بول دو اور ان کے گھر پڑ جاؤ ۔ کوئی کانون کان تو سُننے کا نہین ایسے رئیس کہان ملینگے) اور اِنکی کوٹھی اور نوکر چاکر اور شان شوکت دیکھکر بھی دل ہی دل مین کہتی تھی کہ اِس سب کی مالکن بن بیٹھونگی ۔

بشیر الدولہ ایک ہی کائیان ۔ دل کا حال قیافے سے بھانپنے والا اور فرقۂ نسوان کے تو رگ و ریشہ سے واقف تھا سمجھ گیا کہ منمن اب ڈھرے پر آیا ہی چاہتی ہین ۔

مہری ۔ اِنکے میان سے اِنکو طلاق دلوا دو اور نکاح پڑھوا لو بس ہو گیا اور نہین یون فضیحتا ہو گا ۔

ب ۔ مہری جان من تم بھی اپنے میان کو راضی کر لو کہ وہ تمکو طلاق دیکے فارغخطی لکھدین اور ہم تمکو اپنے گھر مین ڈال لین ۔

مہری ۔ اُدئی ہٹو بھی ۔

منمن ۔ یہ تو بڑے ہردیگی چمچے معلوم ہوتے ہین ۔ یہ بھی میان سے طلاق لے اُسکا میان بھی طلاق دے اور سب اِنسے نکاح پڑھوا لین ۔ اچھے آئے ۔

کندن ۔ کیا جورؤن کا گلے مین ہار ڈالوگے ۔

ب ۔ اجی تمکو اِس سے کیا مطلب ہو ۔ کھانے کو پلاؤ قورمہ کباب دوپیازہ طرح طرح کے سالن زعفرانی کھیر طرح طرح کی مٹھائیان میوے ۔ انار ۔ انگور ۔ سیب چلغوزے باقرخانی شیرمال ۔ دودھ کی روٹی تمام دنیا کی نعمتین حاضر ہین ۔ پہننے کو اطلس کمخاب زربفت شال دوشالے کامدانی جامدانی جو حکم ہو ۔ سواری کو فٹن ۔ بگھی ۔ پالکی گاڑی ۔ سکھپال نفس جو جی چاہے خدمت کو مہربان خواصین محلدار دداآ تو سب حاضر ہین رہنے کو کوٹھیان محلسرائین شہ نشینین بنگلے باغ ۔ خدا کے فضل سے تمام دنیا کی نعمتین موجود ہین ۔

کندن ۔ اے ہان اِس سے کِسکو انکار ہو ۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہو ۔ اللہ نے رئیس کیا ہو ۔

ب ۔ ہماری تو رائے ہو کندن کہ تم بھی ہمارے گھر پڑ جاؤ اور نکاح پڑھوا لو ۔

کندن ۔ اے واہ ۔ (مسکرا کر) اچھی کہی ۔ اب تم محلے بھر کو گھر ڈال لو ۔

ب ۔ اچھا تو ایک بات تو ماننی ہی پڑیگی ۔ شام تک نہ تمکو جانے دینگے اور نہ تمھاری منمن کو ۔

کندن ۔ اچھا یہ مانا ۔

منمن - ہان شام تک ہم رہینگے - ہمارے میان فیض اللہ گنج گئے ہین - کل شام کو آئینگے -

ب - ے بس بس بات بنگئی - تم اب کل دوپہر کو یہان سے جاؤ -

منمن - نہین سرکار یہ نہونے کا - واہ - ساس نند طعنے دینگی کہ رات کہان رہی -

ب - نند تو تمھارے پاس ہی بیٹھی ہین -

منمن - تو یہ رہین تو ہم بھی رہین -

کندن - ہم آپ سے کہدینگے کہ پیاری کے گھر مین سید جلال کا کونڈا تھا -

منمن - کہنا رتجگا بھی تھا -

مہری - بس چلو چھٹی ہوئی - اچھا تو اب ہم تو جاتے ہین کل اب آؤنگی -

ب - این! مکان یہ - گھر بار یہ - جاتی کہان ہو -

کندن - ای بیٹھو بہن - ہمارے رہنے سے تمھارا کوئی حرج نہونے پائیگا - ہم بھی اللہ کے بندے ہین -

مہری - نہین بہن یہ مطلب نہین ہی -

ب - (پاپجامے کو پکڑکر) بیٹھو تمھین ہمارے سر کی قسم جو جاؤ -

کندن - اب اِتّی بڑی قسم دی ہی - بیٹھ جاؤ -

منمن - کہو تو ہم چلے جائین -

مہری - ای نہین بہن - ہم کہنے والے کون -

ب - بشیر الدولہ بہادر کو خدا نے اتنی مقدرت دی ہی کہ تم ایسی سو کو کھلائے - مین کوئی محتاج آدمی نہین ہون -

کندن - اللہ نہ کرے -

مہری - محتاج تمھارے دشمن -

منمن - اللہ نے آپ کو یہ مراتبے دیے ہین - اور اللہ کرے یہ مراتبے اور زیادہ ہون -

کندن - مگر مجاز کیسا ہی - ذرا اپنے روپیے کا گھمنڈ نہین -

منمن - گھمنڈ اوچھون کو ہوتا ہی -

مہری - وہ مثل نہین سنی ہے ع -

جنکے رتبے ہین سوا اُنکو سوا مشکل ہی -

منمن - ایسی ہی بات ہی بہن -

کندن - تو اب کِس کِس کے ساتھ نکاح ہوگا -

ب - پہلے تو بی منمن کے ساتھ -

منمن - اوئی سب سے پہلے نشانے پر ہمین ہین -

کندن - پھر اُسکے بعد ؟

ب - پھر مہری کے ساتھ -

مہری - بندگی چلو محل تو کہلائینگے -

ب - اور پھر بی کندن کے ساتھ -

کندن - تو ہمارا سب سے آخر پر نمبر ہی - جاؤ ہم نکاح نہین کرتے - یہ دونون تمکو مبارک -

ب - پہلے اور پیچھے سے مطلب کیا - دوپہر کو منمن سے عقد ہوا - ایک بجے مہری کی باری آئی - دو بجے تم - مولوی صاحب بیٹھے رہینگے دو گھنٹے مین تین نکاح پڑھوا کے پچاس ساٹھ روپیہ جو کچھ اُنکی قسمت کا ہوگا گھسیٹ لیجائینگے -

مہری - ہان جو مقسوم مین بدا ہوگا -

منمن - اور پھر اسکے بعد نکاح نہونگے -

ب - نہین - ایک اور ہی - ایک کا ہیکو دو اور ہین
نازو اور ثمرن -
کندن - اور محلون کے نام کیا رکھوگے -
ب - تمھارا نام کندن محل ہوگا - منمن کا نام پریزاد بہو
مہری کا نام ملیح النسا بیگم -
منمن - ہمارا نام سب سے اچھا ہی -
کندن - ہمارا کیا بُرا ہی -
مہری - مگر بیگم ہمارے ہی نام کے ساتھ ہی -
راوی - سب کو خوش کر دیا -
ب - ہماری عادت سے تم لوگ ذرا بھی واقف نہین
ہو مگر رفتہ رفتہ تم کو معلوم ہو جائیگا کہ ہم کِس قسم کے
آدمی ہین -
کندن - بڑے دینے والے اللہ جانتا ہی -
مہری - اِسمین کیا فرق ہی -
منمن - خدا روپیہ دے تو دل بھی دے -
کندن - وہ لاکھ دل دے مگر ایسا دل کوئی کہان سے
لائیگا - بڑے دینے والے ہین -
مہری - اِسکی تو ہم اپنے آپ گواہی دیتے ہین -
ب - ایک لکڑہارن سے مجھ سے جان پہچان ہو گئی
تھی تو کیونکر جان پہچان ہوئی - جان پہچان اِسطرح سے
ہوئی کہ مین ایک روز گھوڑے پر سوار ہو کر بازار مین
جاتا تھا کہ اُسکی مجھپر نگاہ پڑ گئی - گھر پلٹ کے آیا ہی تھا
کہ اُسکا ایک آدمی موجود - پوچھا کون؟ کہا حضور کچھ
کہنا ہی - مین تاڑ گیا کہ یہ کسی مطلب سے آیا ہی - علیحدہ
لیگیا تو کہا کہ حضور کچھ کہنا ہی مگر ڈرات ہون - مین نے

کہا ڈرنے کی کوئی بات نہین ہی تم کہو - تب اُسنے کہا یہ
لکڑہارن جو بازار مین بائین ہاتھ کو رہتی ہی اُس نے
آج سرکار کو دیکھا تو عاسک (عاشق) ہو گئی اور وہ حضور
سے ملنا چاہتی ہی - مین نے کہا فوراً لاؤ وہ جاکے لے آیا - دیکھا
تو بچہ حور - پریزاد - اور سب سے بڑھکے لطف یہ کہ ؎

برس پندرہ یا کہ سولہ کا سِن
مرادون کی راتین جوانی کے دن

اور ع -

گات جسطرح کمٹھی روشن

اور بولی بولی مین ع -

شوخی چالاکی مقتضا سِن کا

دیکھتے ہی پھڑک گیا کہ حور کا بچہ ہی ع -

پریزاد و پری رو دیری جو

اگر وہ جان بھی مانگتی تو فوراً نذر کر دیتا ؎

دل و جان زلف دوتا مانگے ہی
مانگ اب دیکھیے کیا مانگے ہی

مین نے اُس سے پوچھا کہ تُنے تجھے سچ سچ دیکھا تھا
یا یہ آدمی تمکو پھسلا کے لے آیا بس اتنا پوچھنا تھا کہ آنسو
بھر لائی - کہا قسم کھا کے کہتی ہون کہ جب سے مین نے
تمکو دیکھا ہی جی قابو مین نہین ہی - مگر میری ایک تمنا
ہی کہ اگر تم مجھے اپنی لونڈی بنانا چاہو گے تو ایک شرط
کر لو - مین نے کہا کہو - کہا مین پھر اِس گھر سے نہین
نکلونگی اور نکلونگی تو مر کے نکلونگی - مین نے ہاتھ پر
ہاتھ مارا - بس وہ میرے گھر پڑ گئی - اُسی وقت
سنارون کو بلوا کر حکم دیا کہ دس ہزار کا زیور بناؤ - اُس

عمدہ سے عمدہ پوشاک بنوائی - محلسرا مین شہزادیون کی طرح رہنے لگی - پہلے مہینے مین تو اُسنے ہمسے کسی چیز کی فرمایش نہین کی شرماتی تھی مگر دوسرے مہینے سے تو پھر کسی روز تیس چالیس روپیے خرچ کیے بغیر نہین رہتی تھی - مگر بعضے وقت کی بات - وہ جو اُس بیچاری نے پہلے دن کہا تھا کہ (مرکے گھر سے نکلونگی) وہی ہوا - ہیضے کی بیماری مین مرگئی -

یہ جھوٹی کہانی کہکر آپ رونے بھی لگے تاکہ اِنکو یقین ہوجائے کہ سچ کہتا ہی - مگر اِس اُستادی کے ہم بھی قائل ہوگئے - کہ ایک مہینے تک اُس لگرہارن نے فرمایش نہین کی کیونکہ شرماتی تھی - یہ فقرہ اسلیے چست کیا کہ یہ تینون بھی شرمائین اور بالفعل فرمایش نہ کر بیٹھین یہ تو سمجھے ہی ہوے تھے کہ دس بارہ روز سے زیادہ اِنمین سے کوئی رہنے نہ پائیگی -

للتو ا - حجور تو کندن کی بھاوج پر سند ہی -

ب - واہ کیون نہ پسند ہو -

کندن - حجور نجر ہی -

منمن - اے واہ - کیا وارث علیخان بنکے آئے ہین -

کندن - ہان گویا اِنکی سوتیلی بہن ہی -

اِتنے مین وہی انسپکٹر صاحب پھر تشریف لائے -

انسپکٹر - این ! یک نشد دو شد اور ابکی یہ تگڑم ! اِنکی تعریف کیجیے - یہ دونون کون ہین -

للتو ا - حجور یہ دونون بھی بندے کھدا ہین -

ا - بندے کھدا ہین - بندہ خدا ہین تو بگڑ جائینگی - آج کل بندہ خدا کی عرضیان بہت داغی جاتی ہین اور حکام تلاش مین ہین -

ب - بھئی کوتوال سچ کہنا کیا صورت پائی ہی -

ا - ہمسے نہ پوچھیے - ہمکو رشک ہوتا ہی واللہ -

کندن - بری نظر سے نہ دیکھنا -

مہری - ہان ہان سچ کہتی ہین ہم سب اِنکی بیاہتا بیبیان ہین - پوچھ لو -

ب - بیشک - اِنکا نام تو پریزاد بہو ہی - اور اِنکا نام ملیح النسا بیگم اور یہ کندن محل ہین -

ا - معقول ! آپ بھی چھوٹے سے واجد علی شاہ ہین اپنے وقت کے - پریزاد بہو اور کندن محل - خوب - اور بی مہری کو کیا خطاب ملا ہی -

مہری - خبردار مہری نہ کہنا - (مسکراکر) یہ مہریان تو خود ہمارے سُکھپال کا کونا پکڑکے چلینگی -

ب - جی - دل لگی نہین ہی جناب - آپ فوجداری کا قانون جانین - اور یہ وہ قانون ہی جو بو علی سینا کے فرشتے خان بھی نہین جانتے تھے -

ا - اچھا اِس محل کا نام تو بتائیے -

ب - اِنکا نام نامی ملیح النسا بیگم ہی -

ا - خوب - نام تو بھئی موقع کے تجویز ہے ہین -

ب - اُستاد ہین ہم کہ باتین -

ا - بی کندن تو کٹنی ہین اور یہ مہری ہین اور یہ کون ہین -

منمن - جی مین درزن ہون -

ا - بس ایک تنبولن کی کسر ہی - درزن کٹنی اور مہری تو اکٹھا ہوگئین -

جلد دوم

مہری - تو آپ ڈھونڈھ لائیے مجھے کبھی توحضور ہی لائے تھے -

کندن - ارے! واہ تھانے دار صاحب -

ا - تنبولن کا نام کیا رکھو گے -

ب - تنبولن کا نام گلابی خانم -

للتوا - تو ہجور چنڈال چوکڑی جمع کرینگے -

ا - اِسپر بڑا قہقہہ پڑا -

ب - لونڈا برق ہی -

کندن - تنبولن کا ذکر کیا نا تو وہ تو بُرا ماناہی چاہیے -

ب - آہا - یہ وجہ ہی ؟ -

کندن - اِسکی تنبولن ہمنے دیکھی ہی -

للتوا - چپ رہو کندن - نہین ہمسے نبیگی نہین یہ دل لگی مین دل لگی کونسی ہی -

ب - کیسی ہی کیسی -

کندن - آپ دیکھین گلابی خانم اِسی کو بنائین کوئی ساڑھے بارہ برس کی ہوگی -

ا - خیر یہ بارہ برس اور تیرہ برس والیون کا ذکر تو ہوا ہی کریگا اب یہ فرمائیے کہ کدرا اور للتوا کے اظہار لینے دیجیے گا یا نہین -

ب - بسم اللہ بسم اللہ -

ا - کدرا لے صاف صاف اظہار لکھواؤ مگر عمر تیرہ برس کی بتانا - اور جو بیان لکھواؤ بچہ وہی وہان بھی لکھوانا -

کدرا - ہجور ہماری کبیلا -

ب - بھئی ہمکو یہان سے اُٹھ جانے دو -

کندن - (گُدگُدنا پکڑ کر) اجی بیٹھو بھی -

ا - تم اپنے ہنسا کرو -

منمن - ہنستے ہی گھر بستے ہین -

ب - کیا جانے - ہم تو اِسکو تب مانین جب ہمارا گھر تم بساؤ -

منمن - بڑے اُستاد ہو - اپنے ہی مطلب کی سوجھتی ہی -

ا - ہان جی کدرا کہہ چلو -

کدرا - ہجور جیسے ہماری ایک کبیلا تھی -

مہری - جیسے تھی کہ قبیلہ تھی -

ا - تم اِنکی ایک نہ سنو - اپنی کہے جاؤ -

ک - تو ہجور اُسکی تیرہ برس کی عمر تھی - بارہ برسین اور ہجور کوئی سات مہینے - سو وہ ایک روج اپنے میکے گئی اور بس وہان سے دو دن تلک نہین آئی تو ہماری امان نے ہم سے کہا کہ کدرا جاکے جری دیکھ تو کہ وہان پر اِتنے دن کاہے واسطے رہی اور دیکھ جو آوے تو لوالا اور نہ آوے تو ایک روج ٹھیر اور رہے بس مین جو گیا ہجور تو اُسکی مان نے کہا کہ وہ تو کل ہی چلی گئی تھی مین نے کہا واہ مین تو ابھی آرہا ہون وہ چلی کہان گئی - مین سمجھا وہ دل لگی کرتی ہی - اِدھر اُدھر دیکھا تو پتا نہین تب مین کھپا ہوا کہ تم بتاؤ ہماری جورو کو کِسکے پاس بھیجا - کہین جوڑیان لیکے تو نہین گئی ہی - وہ بولی مین اب تلک سمجھتی تھی کہ تو دل لگی کرتا ہی - آکھر کہان چلی کہان گئی - جوان چھوکری ہی کہین کسو کی آنکھ نہ پڑ گئی ہو - جب تو ہم کھٹکے ہجور کہ یہ اِسطرح کی باتین کرتی ہی کہ جانو کچھ ہوا ہی نہین ہی - بس پھر ہمنے مارنے کو کہا تو وہ ہمکو کوسنے لگی اور رونے لگی کہ (میری لڑکی کو اِسنے کسو کے ہاتھ بیچ ڈالا ہمنے

پوچھا ہماری سالی کہان ہین - تو کہا وہ تو اُسی کے ساتھ
گئی ہی - ہمنے گھر آکے امّان سے کہا - وہ بولین جرور کر کے
بھاگ گئی - بڑی ڈھونڈھائی کی ہجور - کہیں تلک دَوڑ ماری
مُدا اُنہ ملی نہ ملی - کئی دن مین بانس ڈالے مُل نہ ملی - پھر
سُننے مین آیا کہ ایک نواب ہین اُنکے گھر پڑ گئی ہی - تو پھر
تلاس کی سُنا وہ پہاڑ سلے گئے ہین - نواب عسکری اُنکا
نام ہی - اور سُنا جو ہماری سالی کو نِسی مہراج بلی لے گئے
ہین وہ جون سبھائی کے دروگا لوگون کے افسر ہین -

کندن - دُر نکھٹو شرم نہین آتی لکھاتے ہوے کہ جورو ا
ایک مرد کے ساتھ بھاگ گئی -

ا - بس یہی وہان بھی کہنا -

منمن - کیا بارہ برس کی ہی -

ا - للتوا اب تم آؤ - اور بیان کرو -

ل - ہجور ہمارے مکان کے پروس مین کا درمنہار رہتا ہی
سو اُسکی جو جو جو (ہکلاکر)

کندن - جو جو جو جو (ہنسکر)

ل - ہماری نکل نکرو نہین ہم مار بیٹھینگے -

کندن - (چپت لگاکر) مونڈی کاٹے ہکلے -

ل - اِنکی کا درکی جورو بھی اِنکے ساتھ ساتھ رر رہتی تھی

ا - کیا نام ہی -

ل - ہجور رکم کم کرن -

ا - اجلاس پر اِسکے ہکلانے کی دل لگی ہوگی -

ل - ہجور تو وہ باہر چوڑی بیچنے نکلا کرتی تھی - اور بڑی
کک کبول صورت ہی اور ———

ا - عمر کیا ہوگی؟

ل - جی صاحب کوئی ہماری جان تو ابھی سے تے
تیرھوین مین بھی نہوگی -

ا - اچھا پھر -

ل - پھر ہجور ——— مہینے ہوے کہ وہ اپنے میکے گئی -

ا - تمھین کہان سے معلوم ہوا -

ل - ہجور ہماری دُکان پر آئی وہان گلوری کھائی ہمنے
پوچھا کہان جاتی ہو کمرن - کہا اپنے میکے -

کندن - ارے تیری دکان پر کبھی آتی تھی - بس تو
اِسی کے پھیر مین ہی - یہ بڑا مُوانٹ کھٹ ہی - دیکھو نا
کیسا چھیلا بنا رہتا ہی -

منمن - سیکڑون گھر گھالے اِس گیہوونے -

ب - ہمارے ہان کندن کو کدرا کی بھاوج اور منہارن
بناکے لائے تھے -

ا - آگے بتاؤ تم اُنکی کیون سنتے ہو -

ل - تو ہجور بس کوئی ایک دو دن نجر نہ آئی - ایک دن
کدرا نے ہمسے کہا کہ للتوا ہمارے گھر کے لوگون کو کوئی
بھگا لیگیا -

راوی - بجا ارشاد ہوا - اور یہ نہین کہتے کہ کانپور مین
خود پکڑے گئے تھے اور کدرا کو شک ہوا تھا کہ للتوا کے
ساتھ بھاگی ہی -

ل - تو ہجور کہین پتا نہین ملا - مُدا لوگون کی جبانی یہ
سُنتے تھے کہ کمرن کی مان اپنے گھر پر نوابون کو بلاتی تھی -
بس پھر سُنا کہ نواب عسکری نے اپنے گھر ڈال لیا اور پہاڑ
پر لے گئے - اور ہجور یہ بھی سُنا کہ وہ نواب کئی دن برابر
چنو کے گھر پر رات کو گئے تھے -

ا - چنو کون ہی - قمرن کے میکے کا کوئی مرد ہی یا اس محلے کا رہنے والا
ل - ہجور چنو تو کمرن اور ناجو کے باپ کا نام تھا - اُسکو مرے کئی برسین ہوئین -
ا - تم سے یہ کسنے کہا کہ نواب عسکری چنو کے گھر ہر رات کو جاتے تھے -
ل - ہجور ہم سے بکریدن آپانے کہا - وہ مہجود ہی - کل کہیے اُسکو بھی حاجر کرون - وہ ناکر نہین ہونے کی - وہ اُسی مکان کے پاپ پا پردس مین رہتی ہی اور آپاگیری کا کام کرتی ہی اُسنے ہمسے کہا -
ب - بھئی یہ تُبری پکّی گواہی ہی - یہ ہمنے بھی نہین سُنا تھا - واہ رے للتوا -
ا - کیا سچ مچ تمسے ذکر کیا تھا اُس آپانے -
ل - نہین ہجور - کُدا ہجور رکھے تو لین -
ا - ارے وہ آپا قبول دیگی -
ل - ہجور وہ ہم پر جان دیتی ہی - ہم جو کہینگے سو کریگی - ہجور رکھ لین -
ب - بھئی اُس آپا کو لاؤ - بکریدن کو لاؤ جا کے -
ا - اچّھا اچّھا آئیگی گھبراہٹ کا ہیکی ہی -
مہری - ہم بتا دین - اِنکو گھبراہٹ یہ ہی کہ کسی طرح اُسکو دیکھین اور پسند آئے تو اُسکو بھی محل مین داخل کر لین - بُرا بُرا آدمی ہی -
للتوا - پرسند ہو تو نجر ہی سرکار -
ب - اہی تم جیو میرے شیر مگر شکل صورت کیسی ہی اور عمر کیا ہی اور تمھارے بس مین ہی کہ نہین -
ل - اب ایسی بس مین ہی کہ ہمارے پیچھے میان کو چھوڑ دیا اور شکل صورت دیکھنے پر معلوم ہوگی سرکار - اِن سب مین اول ہی -
ب - اُہو ہو ہو - لاؤ بھئی - اور عمر؟
ل - ہجور ہوگی ہماری جان کوئی برسین سولہ ایک کی
ا - مہترانی ہوگی - چلیے دریافت کر لو -
ب - کیون جی للتوا -
ل - اجی ہجور دیکھ تو لین -
مہری - اچّھا تو ہر ایک کا مہتر محل بھی نام ہو جائیگا -
منمن - مہترانی والے نواب نہ کہلائینگے -
ا - یہ سب کی سب برق ہین -
ل - تو ہجور ہماری گواہی کی بات چیت ہو گئی -
ا - (مُسکرا کر) جی حضور بات چیت ہو گئی -
ب - (ہنسکر) بات چیت تو ہو گئی مگر ہماری اور اُس آپا کی تو بات چیت کرا دو -
ل - ہجور نونو نوکری پر گئی ہوگی -
ب - اجی کہان کی نوکری - بُلا لاؤ - کہو ایک اشرفی دیتے ہین جو گواہی دے - ایک اشرفی اُسکی تین مہینے کی تنخواہ ہوئی -
ا - آپ کا کیا حشر ہوگا نواب صاحب -
ب - واہی ہو کیا حشر سے

صبح تو جام سے گذرتی ہی
شب دلارام سے گذرتی ہی
عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہی

ا - یہ رباعی تو بہتون کو یاد ہی اور مشہور بھی بہت ہی

مگر حشر کے دن معلوم ہوگی۔
ب- وہان بھی یہی سب حسین لوگ خدمت کو ہونگے
ہم یہان انکی خدمت کرتے ہین یہ لوگ وہان ہماری
خدمت کرینگے۔
ا- گلستان یاد ہی۔ ـــ۵

دو درویش در مسجدے خفتہ یافت
پریشان دل وخاطر آشفتہ یافت
یکے زان دو بشگفت با دیگرے
کہ در روز محشر بود داورے
گر این بادشاہان گردن فراز
کہ در لہو وعیش اند وباکام وناز
در آیند باعاجزان در بہشت
من از گور سر برنگیرم زخشت
بہشت برین ملک وماوائے ماست
کہ بند غم امروز برپائے ماست
اگر صالح آنجا بہ دیوار باغ
در آید بہ کفشش بدرم دماغ
چو مرد این سخن گفت وصالح شنید
دگر بودن آنجا مصالح ندید

خیر- اس سے کیا مطلب ہی- یہی نہ کہ

بہشت برین ملک وماوائے ماست
کہ بند غم امروز برپائے ماست

ب- اس حور کے پھیر مین ہم لوگ یہان کے مزون سے
بھی گئے گذرے۔
ا- جی آپ کی بلا سے۔

ب- اچھا صاحب آپ جاکے بہشت کا کونا دبائیے ہماری
حورین تو یہی ہین۔
کندن- اور اُس آیا کو نہ بلواؤ گے۔
ب- للتوا یار جاؤ۔
ل- اجی کھداوند ہجور کل بیجیے۔
ب- بھئی جسطرح ہو لاؤ۔
ا- یہ بہشت کا زینہ ہی بھلا یا دوزخ کا ـــ۵

بہشت برین ملک وماوائے ماست
کہ بند غم امروز درپائے ماست

ب- بہشت مین اگر حور ملی تو کیا- بھائی- ع-

جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے

ا- اچھا تو مالک مکان کی گواہی ہوگئی- مہری کی گواہی
ہوگئی- بنیے کی گواہی ہوگئی- تار بابو کی گواہی ہوگئی
ٹوپی والے کی گواہی ہوگئی- بوڑھیا کی گواہی
ہوگئی- للتوا اور خود کدرا کے اظہار قلمبند کرلیے۔
اب کون باقی رہا- اب ایک تو برف والا باقی ہی- اُسکو
لاؤ جاکے- تم چلے جاؤ جی للتوا- کیونکہ صاحب مجسٹریٹ
کے ہان رپورٹ کرنی ہوگی۔
للتوا- ہجور اب ک ک کہان کہان ج ج جاؤن صاحب
تمھارے- ہجور کہتے ہین کہ جاکے آیا کو کسی ڈھب سے
بلا لاؤ اور آپ اُسکو بلواتے ہین۔
ا- تم سیدھے جاکے برف والے کو بلا لاؤ۔
کدرا- اُسکو مین بلائے لاتا ہون- تو للتوا جاکے آیا
کو لوا لا۔
کدرا برف والے کو بلانے گیا اور للتوا آیا کے پاس

اور اِدھر مہری جل بُھن کے خاک ہو گئی - منمن نے کہا (اب چادجی گھبراتا ہی) - کندن نے نواب صاحب سے اجازت مانگی کہ اب ہمین گھر جانے دو - مگر اُنھون نے تو کھمبوکر کے سب کو راضی کیا - تھوڑی دیر مین برف والا آیا تو کندن اور منمن اور مہری دوسرے کمرے مین چلی گئین -

برف والا - (سلام کرکے) حکم ہجور -

ا - بیٹھ جاؤ -

برف والا - (سلام کرکے بیٹھا) - بہت کھوب ہجور -

ا - تمھارا نام کیا ہی میان لونڈے بادشاہ -

برف والا - ہجور ہمین پھجلے کہتے مین -

ا - اچھا میان فضلے بھلا کدرا کی جورو کا حال کچھ جانتے ہو کر وہ کہان ہی -

ف - (فضلے) ہجور ہمنے اُسکو نواب صاحب کے مکان مین دیکھا تھا اور ہم نہین جانتے -

ا - تم اُسکو کہان سے جانتے ہو -

ف - ہمنے تو کوتوال صاحب اُسکو راہ گلی مین دیکھا تھا اب ہمکو کیا معلوم کہ کہان چلی گئی -

ا - تم سے اُس سے جان پہچان بات چیت تھی کہ نہین - کدرا کے مکان پر تم کبھی جاتے تھے کہ نہین جاتے تھے اور نواب صاحب کے ہان تمنے کب دیکھا تھا اور نواب کا نام کیا ہی نواب کے ہان جوڑیان لیکے زنانے مین جاتے دیکھا ہی - یا اُنکے گھر کے اندر تھی اور گھر کے اندر تھی تو تمکو کیونکر دیکھنے مین آئی -

ف - جی ہجور ہم تو ایک روپیے روج کے کاریگر مین ہمنے جو کمرن کو پھسلایا ہو کہ بھگایا ہو تو آسمان پھٹ پڑے -

ب - لاحول ولا قوۃ - ارے کدرا یہ تو کسکو لایا ہی جانگا کو کیا کہیے للتوانعوا -

ا - پھر آپ ہی جانیے -

ب - تو ڈرتا اور گھبراتا کیون ہی - تیرا اِسمین کیا قصور ہی - جو حال جانتے ہو وہ لکھوا دو - اور سنو بات سنو (کان مین) لکھوا دو کہ ہم نے نواب عسکری کے مکان مین جو اُنھون نے کرائے پر لیا تھا قمرن کو دیکھا اور اُس سے باتین کین اور اُسنے ہم سے کہا کہ نواب کے گھر پڑ گئی ہون - اگر بھرپور انعام لینا ہی بچہ تو یہ لکھوا دو -

ف - ہجور ہم اِنام وِنام نہین مانگتے ہم اللہ کو حاجر ناجر جان کے کہتے ہین -

ا - ہان صاحب - تمنے نواب کے ہان قمرن کو کب کرتے دیکھا تھا اور اُس سے کیا بات چیت ہوئی تھی

ف - ہم برف بیچنے گئے تھے - تو ہمنے اُسکو لوہے کی سلاکھون سے دیکھا تھا (مکان کا پتا بتاکر) وہین کسو نواب نے اُسکو ٹکایا تھا - ہمسے برف لی اور لوہے کی سلاکھون کے اندر سے ہمارے گالون پر ہاتھ پھیرتی تھی اور ہم سے کہتی تھی کہ مجھے نواب کے یلاؤ اور گہنے سے تیرے یہان کا ٹکڑا اچھا تو مجھے نکال لے چل سو موکا نہ ملا - اور ہمین اپنی تسبیر (تصویر) بھی دکھائی - وہ ہمنے اُڑا دی -

ا - نواب کا نام -

ف - نواب کا نام ہمکو نہین معلوم -

ا - مکان کا پتا تو تمنے ٹھیک بتایا - اچھا وہان کی کسی مہری کو تم جانتے ہو -

ف - ہان ہجور -

انسپکٹر نے بشیر الدولہ سے کہا ذرا مہری کو تو بلائیے اور مہری اٹھلاتی ہوئی کمرے سے نکلین -

ا - اِس مہری کو پہچانتے ہو -

ف - نہین ہجور - یہ وہان نہ تھی -

مہری - مین اُسکے بعد نوکر ہوئی ہونگی -

ا - اچھا تم جاؤ مہری -

مہری - جو اپنے کمرے مین گئی تو کندن اور منمن سے کہا ای بہن جبھی قمرن لوہے کے سیخچون کے اندر سے ہاتھ ڈال ڈال کے اِسکے گالون پر ہاتھ پھیرتی تھی - کیا گُبھر وہی کہ مین کیا کہون - کیسی ہی نیک پارسا کیون نہو نیکی دیکی سب چھپر پر رہے -

منمن - ہان جب وہ لکھوا رہا تھا تو ہم بھی اپنے دلمین سوچتے تھے کہ اللہ یہ کون ایسا یوسف کا دوسرا ہی کہ نواب کے روپیے اور گہنے پر لات مار کے عورت اِسکے بس مین ہوئی جاتی ہی - مگر اب تمھاری زبانی سُنا کہ ایسا ہی ہی - تو پھر عورت کیون نہ بس مین آجائے -

مہری - بہن ہمنے تو ایسا نکیلا گبھرو اتی عمر مین نہین دیکھا - کیا سچ دسچ ہی -

کندن - اور ہمین بے دیکھے ہی دل مین اُسکی محبت ہوگئی - نواب سے کہونگی کہ ذرا دکھلا دو - ایسا کون بری کا بچہ ہی - کیا ہمارے للتو اسے اچھا ہی -

مہری - للتو اکون؟ وہ جو آپا کو بُلانے گیا ہی - وہ اِسکے آگے پانی بھرے پہلے میری نظر اُسپر بھی پڑی تھی -

منمن - جو للتو اسے اچھا ہی تو پھر لکھنؤ مین اُسکا دوسرا نہوگا - کیونکر دیکھین - نواب سے کہو -

حُسن بھی اور جوانی اور تناسب اعضا بھی کیا چیز ہی مہری ایک نظر دیکھتے ہی لوٹ ہوگئی کہ واہ کیا پریزادہی منمن سنتے ہی عاشق ہوگئی - اب بیقراری ہی کہ کیونکر دیکھین - کندن تڑپ رہی ہین کہ کسی طرح آنکھین سینکین - جب برف والا گواہی دے رہا تھا تو یہ تینون کان دھرکے قمرن کا حال سُن رہی تھین جب اُسنے لوہے کے سیخچون سے گالون پر ہاتھ پھیرنے کا ذکر سُنا اور برف والے نے کہا کہ وہ مجھ سے کہتی تھی کہ نواب کے بلاؤ اور گہنے سے تیرے گھر کا چُلہا جلا تو ایک دوسری کو دیکھکر مُسکرائین خیر - اب فضلے کی گواہی کا حال سُنیے کہ انسپکٹر صاحب نے اُس سے دو سوال کیے -

ا - قمرن کی عمر کیا ہی -

۲ - نواب کا نام سوچ کے بتاؤ -

ف - ہجور عمر تو اُسکی ہوگی کوئی اٹھارہ اُنیس کی - اور نواب کا نام ہمین نہین معلوم -

ب - عمر اٹھارہ اُنیس! پاگل ہی کون - ارے ابھی تیرھوان سال تو شروع نہین ہوا ہی -

ف - مین جھوٹھو نہ کہونگا -

کدرا - اجی نواب صاحب اُسکی کاٹھی جاہو ایسی ہو ئی ہی وہ ابھی بارہ برسین اور کچھ مہینے کی -

ب - فضلے - بارہ برس عمر لکھواؤ -

ف - ہجور اُنیس برس - اللہ کو مُنھ دکھانا ہی -

ا - بڑے قاضی ہین میان فضلے -

ف - ہجور اللہ سے جوابدہی کرنی ہے -

ا - کچھ قمرن نے تمسے کہا تھا کہ مین اپنے میان کو چھوڑ کے آئی ہون اور نواب بھگا لائے ہین -

ف - ہان ہمسے کہا تھا کہ ہم نواب سئے گھر پڑے ہین مگر نوے چلے تو اب - اچی ہون -

ا - اچھا خیر بس اب زیادہ کی ضرورت نہین ہے - مگر بدو بقا ایک بات ہے ذرا تخلیہ مین آئیے - کچھ کہنا ہے - تم ٹھہرو میان فضلے -

ف - بہت خوب -

انسپکٹر اور بشیر الدولہ اُس کمرے مین گئے جہان نواب صاحب کے معشوق بیٹھے تھے - وہان جاتے ہی بشیر الدولہ نے پہلے ملیح النسا بیگم (یعنی مہری) اور پھر کندن محل یعنی کندن کٹرن کا بوسہ لیا اور ان دونونکو چوم کر جب منمن کی جانب بڑھے تو منمن نے آہستہ سے پھلکی دیکر ڈانٹ بتائی اور جھٹکے دور جا کھڑی ہوئی اور کہا - بس نواب - اب جو ہاتھ بڑھایا تو مجھ سے برا کوئی نہین -

ا - بھئی عجیب قطع کے آدمی ہو -

ب - میان ہنستے ہی گھر بستے ہین -

ا - اچھا صاحب گھر بسائیے مگر اس گواہی مین ایک شق ہے - اسکو سمجھا دو کہ عدالت مین یہ نہ کہے کہ میرے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا - ورنہ ہر جائی پنا ثابت ہو گا - تم تو یہ ثبوت دو کہ وہ بڑی نیک عورت ہے اُسکی مان نے روپیے کی طمع سے نواب کے پاس بھجوا دیا اور نواب نے گھر ڈال لیا -

ب - اچھا للتوا کو آنے دو -

ا - عمر بھی تیرہ ہی برس کی بتائے -

ب - یہ سب کارروائی للتوا کریگا -

ا - آپ تو بعضی بات سمجھتے ہی نہین ہین -

ب - فضلے کو مین خود سمجھائے دیتا ہون -

کندن - نواب ذری بات سُنو - ایک بات کہین ہانو گے کان مین کہنے کی ہے - ذری اس برف والے کو تو دکھا دو -

ب - اوجھا جی - یہ لونڈا اب ایسا مشہور ہو گیا کہ تم لوگ اسکے دیکھنے کے شائق ہو -

مہری - بلاؤ بلاؤ - میرے نواب -

ب - منمن جان کہین تو دکھا دون -

منمن - اچھا ہم کہتے ہین -

انسپکٹر تو باہر چلے گئے تھے - بشیر الدولہ نے فضلے کو بلا لیا - اور سمجھانا شروع کیا - فضلے تو اُنسے گفتگو کرتا تھا اور ادھر ان تینون مین اشارے ہوتے تھے -

ب - یار فضلے بھائی صاحب ہمارا مقدمہ بگڑنے نپائے -

ف - اب ہم اسکو کیا کرین نواب صاحب -

ب - بھائی صاحب آپ دو کام کیجیے ایک تو اُسکی عمر تیرہ برس کی بتائیے اور دوسرے یہ ذکر نہ کیجیے کہ اُس نے آپ کے گالون پر ہاتھ پھیرا تھا -

ف - اچھا ہم اسکا جکر (ذکر) نکرینگے -

ب - اور عمر -

ف - عمر تو نواب صاحب ہم دہی جانتے ہین کہ اُنیس

بیس برس کی تھی۔

ب۔ ارے! یار عجب آدمی ہو تم نے پہلے سترہ اٹھارہ بتائی۔ پھر اٹھارہ اُنیس کہی۔ اب بیس تک پہونچ گئے عدالت مین جاتے جاتے پچیس نہ ہو جائے کہین۔ واہ بھائی صاحب۔

ف۔ بس اٹھارہ اُنیس ہی۔ وہ اُنیس بیس سب ایک ہی ہی۔

ب۔ اور جو تیرہ برس بتاؤ تو تمھارا کیا نقصان ہو اور انعام کا انعام لو۔

ف۔ ہم انام نہین مانگتے۔ آپ ہی رئیسون کی بادولت سے آدھ سیر آٹا ملجاتا ہی۔ اللہ کا شکر کر کے کھاتے ہین اور سو رہتے ہین۔

ب۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ ان تینون مین کون پسند ہی جو پسند ہو اُسکا ایک بوسہ لے لو۔

راوی۔ اِس سوال پر تینون اپنے اپنے دل مین خوش ہوئین اور دعا مانگنے لگین کہ یا اللہ ہمین کو پسند کرے۔

ب۔ بھئی شرمانے کی بات نہین ہی۔

ف۔ ہجور ہمارے مالک ہین۔

ب۔ مالک تو خدا ہی سب کا۔ مگر دیر نکرو جو سب مین زیادہ پسند ہو اُسکو چوم لو بس۔

ف۔ نہین سرکار۔

ب۔ آدمی ہی پاگل۔

مہری۔ اے ہان دوانا سا ہی کچھ۔ مچھ چھٹ جو پسند ہو اُسکو پیار کر لے۔

منمن۔ مچھ چھٹا۔ اے واہ۔ کیون تم مین کیا سرخاب کا پر ہی۔ بڑی وہ بنی ہین۔

کندن۔ اجی تم مچھ بوڑھیا کی طرف تو رخ نہ کرو اور ان دونون جوانون کو نواب صاحب کی خاطر سے ایک ایک باری چوم لو۔

ف۔ بڑھیا تو اِن مین کوئی بھی نہین ہی۔

کندن۔ اُوئی مین بڑھیا نہین ہون تو کیا جوان ہون یہی پرکھ ہی۔

ف۔ بڑھیا ہوتین تو اپنے مُنھ سے نہ کہتین۔

منمن۔ ہان ٹھیک تو ہی۔

ب۔ تم یہان ٹھہرو ففلے ہم کو توال کو رخصت کر لین تو آتے ہین۔

ف۔ بہت کھوب۔

راوی۔ واہ رے بشیر الدولہ۔ اپنے مطلب سے مطلب ہی کِس کِس ترکیب اور کِن کِن راہون سے ففلے کو پھانستا ہی جب روپیے کی طمع نہ دے سکے تو چوموانے کی فکر کی اور خود ٹل گئے۔ یہ تو انسپکٹر کے ساتھ باغ کے بنگلے مین گئے اور وہان میان ففلے بلا تشبیہ کنھیا بنے ہوے بیٹھے۔

مہری۔ کیون ففلے قمرن تو تجھپر جان دیتی ہو گی۔

ف۔ کچھ پوچھو نہ جی۔

منمن۔ موہنی اِسی کو کہتے ہین۔

کندن۔ تمھارا مکان کہان ہی میان۔

ف۔ ہم آگو تو نکھاس کے پُل پر رہتے تھے اب مشک گنج مین مکان لیا ہی۔

کندن۔ تمھاری شادی ہو گئی ہی۔

ف - ابھی نہین -
مہری - جو ہمارا نکاح نہوا ہوتا تو ہمنے اِسی کے ساتھ نکاح پڑھوا لیتے -
منمن - ہمنے تو ایسا دیدار و جوان بہن نہین دیکھا -
کندن - کیون میان اب کبھی پھر ملوگے -
ف - تم رہتی کہان ہو -
ک - قندھاری بازار مین -
ف - تو ہم وہان ملینگے - نواب صاحب ہمسے بجد ہوتے تھے کہ جون سی پسند ہو اُسکو چوم لو - اب اِتنے بڑے آدمی کے سامنے چوما چاٹی کیا کرین -
منمن - (جھجک کر) اچھا اتو وہ نہین ہین -
کندن - تم مہری کو چوم لو میان -
مہری - (مسکرا کر فقلے کو گھورنے لگی)
ف - (آگے بڑھکر) اچھا پہلے مہری ہی سے شروعات کرنے ہین جی -
مہری - ہائین ہائین ارے کچھ مٹری ہو گیا ہی -
ف - (بوسہ لیکر) نواب صاحب کا حکم کر دیا -
مہری - دُر ہو موے یہان سے -
ف - (آگے بڑھکر منمن کو بھی چوما) دو ہوئین -
منمن - بڑا شریر آدمی ہی تو -
ف - (کندن کا بوسہ لیکر) چلو تینون کی باری ہو چکی اب چوتھی کہان سے آئے -
کندن - چوتھی اپنے گھر والے سے جا کے لا -
اب ادھر کا حال سُنیے کہ بشیر الدولہ نے انسپکٹر سے کہا کہ بھئی تم اِس فقلے کو ڈانٹ کے لکھوا لو جو چاہو -

اُنھون نے جواب دیا یہ تو ہو سکتا ہی اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ وہ کہے کچھ اور ہم قلمبند کچھ کرین مگر یہ نہین ہو سکتا کہ عدالت مین وہ بیان کام آئے - فقلے کو ذرا بلا لو میان فقلے اِن تینون کو چوم کے باہر آئے -
ا - تو اب تم اِس بات پر راضی ہوے ہو کہ عدالت مین یہ نہین بیان کروگے کہ قمرن نے سینچون کی راہ سے تمھارے گالون پر ہاتھ پھیرے تھے -
ف - یہ نہ کہینگے -
ا - اچھا عمر تو لکھوا دو -
ف - عمر تو سرکار اُنیس ہی برس کی ہی -
ا - تو پھر بائیس برس کی لکھوا دو - جسمین بالکل مہمل قرار دیا جائے - اچھا خیر اب تم رخصت -
ب - فقلے - قفلیان ہمکو بھی کھلایا کرو -
ف - بہت کھوب - آج ہی بنا لاؤنگا -
ا - ایک بے ضابطگی ہو گئی ہی کہ آپ کے ہان کے گواہون کے بیان قلمبند ہو گئے مگر کدرا اور للتوا تو کہدینگے کہ تھانے پر لکھوایا تھا - اور مہری کو بھی سکھا دینگے اور اسٹیشن والون کے تو وہان ہی بیان لیے تھے اور اُس مکان پر خود ہی گئے تھے - اُس بڑھیا کے مکان پر بھی گئے تھے - برف والے کو کل ذرا چوکی پر بھی بُلا لینگے - اب آیا باقی ہی - ہم چاہتے ہین کہ آج ہی رپورٹ ضرور بھیجدین -
بشیر الدولہ نے کہا جب تک للتوا آئے چلکے دو گھڑی اُنھین سے چُہل کرو - انسپکٹر اور یہ کمرے مین آئے - میان کدرا ساتھ -

مہری - ارے کدرا میان یہ کیا تو نے جوروا کو چھٹی سانڈ بنا رکھا تھا -

کندن - اہی ہان برف والا ہی تو موجود - للتوا ہی تو موجود اور سی پروسی ایک پر بند نہین - کہین نواب کے پاس - کہین کسی کے پاس کہین کسی کے پاس - واہ رے میان اور واہ ری جوروا -

کدرا - تم لوگون کی سی تھی - جیسی تم تینون بیٹھی ہو کندن میان کو چھوڑے بیٹھی ہین - تمن نے میان کو نکھٹو گنج پونڈے لانے بھیجا آپ یہان آ کے گلچھرے اڑاتی ہین - اور یہ مہری ہین کہ میان بھڑوے کی خبر ہی نہین -

مہری - جیسی اسکی جوروا ہی ویسا ہی سب کو سمجھتا ہی

کندن - ہمارے میان نے ہمکو چھوڑ دیا ہی کچھ ہم نے نہین چھوڑ دیا - اسنے ایک بھٹیاری گھر ڈال لی -

ک - تم سب ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہو -

ب - موے پر سو درے اسی کا نام ہی - ایک تو کدرا کی جورو نے اسکے ساتھ گھات کی دوسرے یہ اور جڑ کے دیتی ہین -

ا - مین کہنے ہی کو تھا -

مہری - ابکی جو نواب کے نیچے سے بچ کے نکل آئے تو انکے (بشیر الدولہ کی طرف اشارہ کر کے) سپرد کر دینا -

ب - یہ کدرا کی مہربانی ہی -

ک - اور مین تو گلام ہون -

ب - غلام ولام ہم نہین جانتے بھائی صاحب - جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کرنا پڑیگا -

ا - شما ہم ہزار ہا پہلو یاد داری - گاہے برادر خود میگوئی گاہے زنکہ او میخواہی - پناہ بخدا - باللہ کہ چیزے ہستی -

ب - زن این کس را وقتیکہ از پنجۂ آن رئیس نجات می یابد بہ عقد خویش خواہم آورد - زیرا کہ بغایت زیبا خصائل است و نہایت رعنا شمائل -

ا - از پنجۂ آن رئیس زود نجات می یابد -

ب - شنیدستم کہ حالا خیلے متفکر ہست -

ا - از بندی خانہ می ترسد -

ب - بلے از شنیدن نام زندان لرزہ بر اندامش می آید مگر فکرے کن برادر کہ بگیمش ہم کشان کشان بعدالت طلبیدہ آید -

ا - تاخیر - درین کار بندہ را معاف کن -

ب - دوست صادق نیستی -

ا - باشد - الا شریف زادہ ام و حرمت مخدرات عصمت سمات بر باد دادن کار شرفا نمی انگارم -

ب - او شریف زادی نیست -

ا - بیشک ہست -

ب - خیر دیدہ خواہد شد - ع -

چور جاتے رہے کہ اندھیاری

ا - زنکہ خوبرو میخواہی - تدبیرش میکنم - این مہری برائے شما تلاش کردہ آوردہ ام حالا از من چہ میخواہی -

ب - شکریۂ شما ادا میکنم - این زنکہ مہری ہم نہایت ملیح ست - و ملاحت را بندہ بر صباحت ترجیح میدہد -

ا - بلے - ملاحت بر صباحت البتہ فوق دارد -

اتنے مین میان للتوا صاحب نے پردہ اٹھا کر

گردن نکالی - اور بشیر الدولہ مارے خوشی کے اُٹھ کھڑے ہوے - کہا جلد بتاؤ کام ہوا کہ نہیں ہوا - اُسنے کہا جرور ہوا للتو اسنگھ جہان جائین وہان کام نہ کیسے بنے ہجور حاجر ہی - حکم ہوا بلاؤ -

بی آیا صاحب پردہ اُٹھا کر تشریف لائین مگر انسپکٹر کو دیکھکر ذرا جھجکی تھی کہ ویسے ہی بہت ادب کے ساتھ سلام کر کے اندر آئی -

ب - آئیے بی آیا صاحب - تم تو مِسیا بنی ہوئی ہو -

آیا - سرکار ہم گریب لوگ ہین -

ب - للتو قسم تیرے ہی سر کی کہ بڑی ہی نکیلی عورت دکھائی ہی تو نے -

ل - ہج ہج ہج ہجور گواہی کے لیے آئی ہی کہ ہجور کی پرسند کے لیے -

ب - کُل اعضا متناسب گول گول بدن - اور گوری چٹی رنگت - سانچے کا ڈھلا جسم - آنکھین کٹیلی رسیلی نشیلی -

رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا

ا - فرے مین آگئے میان -

ب - اور رسیلی متوالیون نے جادو ڈالا -

مہری - تھرکو تو ذری -

ب - (تھرک کر) جادو ڈالا رے - اور سیلی متوالیون نے جادو ڈالا -

ا - اب لکھنے بھی دیجیے گا کہ جادو ہی کو رو دیئے گا -

ب - بی آیا صاحب ہماری طبیعت آپ پر آگئی ہی -

آیا - (ہنسکر) این ! ای واہ سرکار -

ل - سرکار کا مجاز ہنسی کا ہی -

ب - بس اب طبیعت آگئی -

مہری - طبیعت کیا آندھی ہی -

ب - بس اب آپ ہمارے گھر پڑ جائیے -

اِسپر مہری اور کندن اور منمن نے زور سے قہقہہ لگایا کہ واہ آتے دیر نہین اور پیغام کرتے دیر نہین - للتو اور کذرا منھ پھیر کے مسکرانے لگے اور انسپکٹر کا مارے ہنسی کے بُرا حال تھا -

آیا - یہ کچھ کالا پانی تو نہین پئیے ہین -

ل - نہین - نام کو نہین - دل لگی باج ہین -

آیا - اب ہمین نوکری پر دیر ہوتی ہی -

ب - نوکری ! یہ کیا لفظ سنایا - میرے کان اس لفظ سے آشنا نہین ہین - میرا محل اور نوکری کرے -

آیا - (ہنسکر) ای واہ ہی - اب رنگ لائی گلہری - پرائی جوروا کو اپنا محل بنائے لیتے ہین -

ب - تم بھی تو میری گلو - پیر اکھاڑو گی گلو -

مہری - (مارے ہنسی کے بیتاب ہو کر) گلو بولو -

منمن - گلو بیگم انکا نام رکھدو -

کندن - اِئے دخت تو اور بھی کھُل کھیلے -

ا - واقعی امر یہ ہی کہ عورت یہ بڑی خوبصورت ہی جوانی کے علاوہ حسن بھی بے مثل ہی -

ب - کوئی میرے دل سے پوچھے -

ا - جی ہے

ترے تیر نیم کش کو کوئی میرے دل سے پوچھے یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

ب - ہاے کیا کہا ہی - برادر من دانید کہ برق جمال
این مہ پارۂ زاہد فریب خرمن صبر من پاک سوخت -
و بہ یک نگاہ دالہ و شید انمود پنج صد بید ہم اگر شوہر
خود را بر فار غخطی راضی کند -
ا - اینقدر زر در یک روز پیدا سے تواند کرد - اگر نگاہ
کسے والی ملک کسے رئیس خود مختار بر چہرۂ نورانی
این حسینہ سیم بدن افتد دُر و دینار بر و نثار کند -

	ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز	

صورت زیبا خداداد ست و شمائل بے مثل من ہم
بر جمال بینش شیفتہ و فریفتہ شدم -
ب - طرح نذر ست -
ا - عطاے تو بہ لقاے تو بخشیدم -
ب - براے شما جان ہم حاضر ست -
ا - تسلیم - حالا معشوقۂ خود را اینقدر فرصت دہ کہ اظہار عشق
قلمبند کنم -
ب - بی آیا صاحب دیکھیے انسپکٹر صاحب کیا دریافت
کرتے ہین -
آیا - حکم - جو پوچھیے -
ا - نام کیا ہی تمھارا اور کسکے ہان نوکر ہو -
آیا - میرا نام جمالن ہی -
ب - اِس نام کے صدقے - کیا خوب جِنکے کسی نے
نام رکھا ہی - جمالن -
ا - اور نوکر کسکے ہان ہو -
آیا - مین مشن مین نوکر ہون -

ا - قمرن جوڑی والی کا کچھ حال جانتی ہو -
آیا - جی ہان - ہم اور وہ ایک ہی محلّے مین رہتے ہین
اور بچپنے سے ساتھ کھیلے ہین - اور وہ اِس کدرا کو بیاہی
تھی اور میکے سے سسرال سسرال سے میکے جیسے اور
بہو بیٹیان آتی جاتی ہین وہ بھی آتی جاتی تھی - ابکی
کوئی —— مہینے ہوے کہ ہم نے اُنکے میکے کا طور
بیطور دیکھا کہ رات کو اُنکے مکان پر مرد آنے لگے ہوتے
ہوتے دن کو بھی لوگ آنے لگے - ہمنے
ٹوہ لگائی تو سُنا کہ نواب عسکری آتے ہین اور قمرن سے
اور اُنسے آشنائی ہی - اور قمرن کی دادی کو معلوم ہی
اور دوسری بہن نازو ایک ہند دنسی سے پھنسی
ہوئی ہی - کہان تو مٹھے کے ساتھ روٹی کھاتی تھی
کہان مرغی پکنے لگی - ایک دن قمرن کے گھر جو ہم گئے
تو نازو نے کہا کیون بہن جمالن بھلا تم گوری بہت ہو کہ
ہماری بہن قمرن - ہمنے کہا نہین قمرن کی رنگت ہمسے
کہین کھلتی ہی - ہم جھوٹھ کاہیکو بولین اور قمرن ہی کی
نہین بلکن تمھاری رنگت بھی ہمسے گوری ہی - تم دونون
بہنون کی رنگت ہمسے کھلتی ہی پھر ہمنے اُنسے پوچھا کہ
کیون بہن ایک بات پوچھین بتاؤگی - کہا ہان بتائینگے
ہمنے پوچھا یہ تمھارے پاس رات کو کون آتے ہین -
جب تم سسرال سے دوسرے تیسرے آکے رہتی ہو
تو کوئی آتے ہین ہمنے اپنی آنکھون دیکھا ہی - نازو نے
کہا اچھا تم بتاؤ تمھارے پاس کون آتا ہی - ہمنے
صاف صاف کہدیا کہ ہمنے اپنے میان کو چھوڑ دیا وہ ایک
مچھلی والی پر لٹو ہی اور ہمکو مارا کرتا تھا -

ب - کیاگدھا ہی۔
مہری - ایسی جورو کو چھوڑ دیا۔
ننمن - وہ مچھلی والی کیسی ہی۔
آیا - اِسکی دادی اماں کے برابر ہی اور سیر بھر گوشت ہو تو منھ بھرے۔
ا - کیا طبیعت کا حال ہی۔
ب - لاحول ولا قوۃ - یار صوبے دار ایک دن کے لیے ہماری خاطر سے اُسکو حوالات کر دو۔ نفرت ہو گئی۔
مہری - بوڑھیا پسند کی موے نے۔
آیا - ہمیں بڑا دک (دق) کرتا تھا۔
للتوا - دو دو دن کھانا ندے۔
کندن - اُسکی عمر کیا ہی۔
للتوا - اہی کوئی تیس تییس برس کا ہوویگا۔
آیا - کوئی تیس کا - ہان -
ا - اچھا صاحب - پھر کیا ہوا - وہ تمہین کچھ اپنا حال کہ کون آتا ہی۔
آیا - بس ہمنے جو بات اصل اصل تھی وہ کہدی کہ جب میان نے چھوڑ دیا تو للتوا تنبولی ہمارے پاس آنے جانے لگا - ہم اب اپنے نوکری کرتے ہین اور جاہر جہور (ظاہر ظہور) اپنے کچھ نہین کرتے کہ میمون اور مسون اور بنٹلے مانسون مین نوکری کرنی ہیگی -
ا - تب وہ کھلی ہونگی -
آیا - جی ہان تب وہ کھلین کہ ہم سے اور نواب عسکری سے رسم ہی وہ ہم کو بہت کچھ دیتے لیتے ہین اور آتے جاتے ہین مگر ہمکو قسم دیدی کہ للتوا کو کانون کان خبر نہو

کیونکہ وہ بروس کا لونڈا ہی
ا - قمرن کی عمر کیا ہوگی -
آیا - اری یہی ہوگی تیرہ اک کی -
ا - تیرہ برس -
آیا - بس اور نہین تو کیا -
ا - نواب عسکری کو تمنے خود بھی وہان بیٹھے یا جاتے کبھی دیکھا تھا -
آیا - تین چار مراتبے -
ا - بیٹھے کہ جاتے -
آیا - ایک دن تو جب وہ آئے تو ہٹا دیا قمرن کی بوڑھیا نے کہا کہ اگر اِس سے آنکھ لڑ جاسے اور رنگو بھول جائین تو کیا مطلب - یہ ہوسلے سے رسان رسان قمرن سے کہا ہم نے سُن لیا اور کئی باری ہمنے گھوڑے سے اُترتے دیکھا -
ا - تو تم اُنکو پہچان سکتی ہو -
آیا - جی لاکھون مین
ا - قمرن کا بھاگنا تمھین کب معلوم ہوا اور پہلے تم سے کِس نے ذکر کیا -
آیا - جسدن کدرا اپنی سسرال آیا اُسکے دوسرے دن دوپہر کو جب مین گھر کو آئی روٹی کھانے کو تو سُنا کہ قمرن اور نازو کہین کو بھاگ گئین - مین سمجھ گئی کہ نواب نے بوڑھیا کو روپیے کی لالچ دی اور قمرن کو لے اُڑے اور نازو بھی بہن کے ساتھ گئی ہوگی مگر پھر سُنا کہ نازو اُنھین نسی کے ساتھ گئی ہین اور قمرن کو نواب لے گئے ہین -

ا- اِسکے بعد پھر تم قمرن کی مان سے ملین-

آیا- جو تھے پانچوین ملتی ہی رہتی تھی - اے دیوال سے دیوال ملی ہی-

گدرا- اور ہمسے نہ کہا-

ل- تمسے تو تمسے ارے ہ ہ ہ ہ ہ

جہری- (قہقہہ لگاکر) کیا بُرا عیب ہی-

کندن- (دھپ لگاکر) ہ ہ ہ

منمن- اُسکا کون قصور ہی اِسمین-

ل- ہم تلک سے تو چھپایا-

ا- اُسکی مان پھر تمسے کُھلی تھی-

آیا- نہ- گھر کی ماما نے کہدیا تھا-

ا- کیا کہا تھا-

آیا- کہ قمرن کو نواب عسکری اور نازو کو نسی ہند وہین کوئی وہ پہاڑ پرسے کے چل دیے اور وہان سے ہجار دن روپیے بھیجتے ہین اور اُنکا درد گا ہمیسہ دسے جایا کرتا ہی- ہم نے کسو کو کانون کان کھبر نکی-

گدرا- بُرا ہمارے اوپر وہ کیا-

آیا- تو تو موے نکھٹو ہی-

گدرا- ہان پھر اب تو ایک بات ہو ہی گئی

آیا- وہ مَرد کیا جسکو اپنی جوروا کی خبر نہو- آج للتوا کے پاس گئی کل برف والے کے پاس پرسون نواب کے پاس-

گدرا- تم اپنی تو کھبر لو-

ب- اچھا اب اس تو تو مین مین سے کیا فائدہ ہی کچھ اور باتین کرو جسمین دل بہلے-

آیا- نواب ہمکو رُسکھت نہ کیجیے گا-

ب- آیا جی خدا گواہ ہی میری جان سن سے نکل جائیگی جو آپ پہلو سے چلی گئین-

آیا- تو یہ تو بڑی مشکل ہوئی-

ب- تم جاکے کرو گی کیا- یہان کیا شی نہین ہی- کھانیکو جو چیز مرغوب ہو دو تین وقت کھاؤ- میوہ تر و خشک کھاؤ- چار بیو- دو دھیا چار- زیور کے لیے اسی دم ہم حکم دیتے ہین- سُنار کو بلا لاؤ جی- کپڑے ہمارے پاس موجود ہین کئی کوٹھے ہٹے پڑے ہوے ہین- روپیہ جس قدر کہو ابھی بسا دون کمرے سجے سجائے ہین جو کمرا پسند ہو اُسمین رہو- خدمت کے واسطے خادمہ موجود ہین - ماما چھو چھو پیش خدمت وہان جاکے کرو گی کیا-

آیا- تو کوئی اپنا گھر بار چھوڑ دیتا ہی-

ب- اِسی کو کیون نہ گھر بار بناؤ-

آیا- (آیا نے للتوا کی طرف دیکھا) اب اچھا اِسوقت تو جانے دیجیے-

للتوا- تو کیون نہین کہا تم مَم مانتی ہو-

ب- علٰحدہ لیجاکے سمجھا دو-

للتوا- ادھر آؤ جالن-

آیا- سرکار اب اِتنے دخت تو جانے دین-

ل- (علٰحدہ لیجاکر)- بڑی بیوکوف ہی تو- اری کسبت کُھل جائیگی-

آیا- یہ تو ہمین کچھ جنچتے نہین-

ل- یہ کاہے سے-

آیا - تین تو یہ تھی ہیں اور چوتھی ہم اور اِسی ڈھنگ سے ہر روز تین چار آتی ہونگی -

ل - شرن ہو - اری ل ل لکھ پتی ہو جائیگی -

آیا - اچھا اُنکو ادھر بلا لو جری -

للتو اجا کے بشیر الدولہ کو لے آیا اور اُس کمرے میں اِن دونوں کو علٰحدہ چھوڑ دیا -

ب - (بوسہ لیکر) جانی بڑی بدقسمت معلوم ہوتی ہو مجھکو اری ناوان اِس گھر مین آن کے خالی خولی جائیگی واہ -

آیا - سرکار آپ لوگون کا کون ٹھکانا ہی گھڑی مین کچھ گھڑی مین کچھ -

ب - اچھا تو ایک ہفتہ تو آزمایش کر لو -

آیا - بہت اچھا -

ب - بس جی خوش ہو گیا -

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہون دن پچاس ہزار

آیا - لے اِس بوسے کے دام تو حال فی الحال دلوا دو پھر آگے سمجھا جائیگا -

ب - حال فی الحال! عربی بولنے لگین - کیا دوائین تمھین کہدو -

آیا - چاندی تو ہم لینگے نہین -

ب - سونا لو - جواہر لو - لو یہ انگوٹھی لو - اور اِسکو بازار مین اکوانا کہ کتنے کا مال ہی دیکھو لوگ کیسا برکتے ہین -

آیا - اوئی جسمین دھرلی جاؤن کہ تو کہان سے اِن داموں کی انگوٹھی لائی -

یہان کی اِس چہل پہل کو چھوڑ کر اب محمد عسکری کا حال سُنیے -

نواب محمد عسکری کی طرف سے جوڑ

نواب محمد عسکری سے نواب نادر جہان بیگم نے اُنکی حرکات ناشایستہ کی چندان شکایت نہین کی لیکن دو ایک بار اُنکی جانب دیکھکر مسکرائین - اور یہ جھینپے - وہ ہی کو غنیمت سمجھین - کہ نواب صاحب ہاتھ پاؤن بچاکر بخیر و عافیت گھر واپس آئے - وہان تو دیکھنے کے لالے پڑے ہوے تھے کُل حال اپنی بہن اور بہنوئی کی زبانی سُنا کرتی تھین دو تین روز نواب محمد عسکری شب کو گھر ہی پہ رہے کہ بیگم صاحب کے کچھ تو آنسو پوچھین اور بشیر کی نسبت اب مزاج مین سہولیت اور بردباری اور تحمل بھی زیادہ تھا - چوتھے روز بیگم صاحب سے رخصت کے طالب ہوے اور کہا دو دن کی رخصت دیجیے - دن کو کھانا کھانے آیا کرونگا - بیگم صاحب اِس انوکھی درخواست سے متحیر ہوئین اور مسکرا کر فرمایا (کیا مین آپ کی میانجی ہون) -

چوتھے روز نواب صاحب پہلے اپنے دوست نواب چھٹن صاحب کے پاس گئے -

چھٹن - چلیے ہونا -

ع - ہان ہان - کہو کوئی تازہ خبر!

چ - وہ بدمعاش یہان کے اُن پکھر سے خوب گُھنڈ گیا ہی -

ع - ہان وہ تو سُن چکا ہون -

چ - جھوٹی گواہیاں لکھوا رہا ہی-

ع - ابھی مقدمہ دائر ہونے مین عرصہ ہی-

چ - تمھاری یہ سہل انکاری اور کبھی مارے ہی ڈالتی ہی - ہمنے اپنا ایک محرر قادر جبو کے پاس بھیجا ہی اور وہ قادر جبو کو ہمراہ لیکے بیرسٹر صاحب کی کوٹھی پر آئیگا - بس اُس سے بات چیت کیجیے -

ع - مگر بھائی صاحب وہان جانا ٹھیک نہین ہی-

چ - پاگل ہو خانئے - میرا آزمودہ اور معتمد علیہ ہی-

یہان سے یہ دونون گاڑی پر سوار ہو کر چلے تو رستے مین کدرا اور للتو ان دونون سے مڈبھیڑ ہوئی اور دونو نے جُھک جُھک کے اِنکو سلام کیا تو چھٹن صاحب اور محمد عسکری دونون شرمائے اور گاڑی دور نکل گئی تو چھٹن صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیون جی بھلا اِس کدرا کلموہے کے پاس ایسی پری رہ سکتی تھی ؟ ہرگز نہین اسکو واقعی تمھارا ہی سامیان چاہیے تھا - مگر ہیچ کنا اُنکے سلام کرنے پر کس قدر جھینپے ہین - نواب محمد عسکری نے مسکرا کر کہا کہ کدرا کو تو مین نے کئی بار نواب رونق جنگ بہادر کے ہان جاتے آتے دیکھا تھا مگر للتوا کو کبھی نہین دیکھا تھا - پرسون میرے کوچبین نے کہا کہ حضور یہی پہاڑ پر آیا تھا - چھٹن صاحب بولے کہ ہم نے تو للتوا کو فوراً پہچان لیا پہاڑ پر یہی تو زور ون پر تھا - اب یہ اِسوقت یا تو اِس نابکار بشیر الدولہ کے پاس جاتا ہوگا یا تھانے پر - وہی جگہ اِسکے ٹھکانے مین بس - مگر ابھی تک جُھک کے سلام کرتے ہین - کوئی تدبیر ایسی ہوتی یہ دونون گنٹھ جاتے - بس پھر بشیر الدولہ کے باپ تک کے بنائے کچھ نہ بن پڑتا اور پولیس کی کیا اصل و حقیقت ہی - چلو رونق جنگ کے ہان چلین چھٹن صاحب کی اِس رائے سے محمد عسکری نے اتفاق نہین کیا کہ رونق جنگ کے پاس جائین - کہا اول تو دو کوس نکل آئے اور دوسرے وہ خود غالباً وہین ہونگے - جب بیرسٹر کی کوٹھی پر پہونچے اور اندر گئے تو دیکھا کہ نازو اور قمرن دونون سر کھولے ہوئے کھڑی ہین - نواب صاحب نے بیساختہ یہ مصرع پڑھا ع -

سر کھولے ہوئے قاف سے پریان اُتر آئین

کرسیون پر سب بیٹھے - نواب صاحب نے مسخرے سے کہا یار اِسوقت عمدہ عمدہ شعر سناؤ -

مسخرہ - حضور غلام کی طبیعت حاضر ہی ابھی لیجیے -

نازکرتی ہوئی اٹھلاتی ہوئی نازو جان
بھکوسے مہراج بلی ساتھ مرے گھر آئین

مہراج - اب تمھاری قضا کھیل رہی ہی-

مسخرہ - حضور جانصاحب کا طرز ملاحظہ ہو -

فتنہ انگیز اور آفت شوخ
بی بی نازو تو ہین قیامت شوخ
تجھیان لے کے میرے گالونکی
کہتی ہین کیسی ہی یہ رنگت شوخ
بولین مہراج بلیا سے نازو
بھائی تیری بھی ہی طبیعت شوخ

چھٹن - آغا حجو صاحب ہندی کی غزل کا ایک مصرع

نواب غضنفر الدولہ بہادر کے مشاعرے مین مصرع طرح تھا ع -

پھولون مین تُل رہا ہر کانٹا مرے چمن کا

بڑے بڑے اساتذہ اِس مشاعرے مین موجود تھے منجملہ اُنکے جانصاحب بھی اوڑھنی اوڑھکے تشریف لائے اور ایک بڑی لمبی چوڑی غزل پڑھی -

میرا نہ تو میان ہر تیری نہ مین ہون جورو
اب میرے تیرے رشتہ ہر بھائی اور بہن کا

وحشی سی بن رہی ہون بہلاؤنگی دل اُس سے
ننھا سا لادے بچہ صیاد ختان ہرن کا

سیدھا بنایا جائے بانکا جو ٹیڑھی بولے
تشاہی مین لطف تھا کچھ ای نو بانکپن کا

وحشی کو رام کرکے ایسی کتھا سنائی
ہر دم دوگانا کلمہ پڑھتی ہر برہمن کا

تو شاعرون مین نامی ہر آج جانصاحب
ہر ملکون ملکون شہرہ اُجڑی ترے سخن کا

نواب - اپنے فن مین یکتا تھا -
اختر - اِسمین کیا شک ہر -
چھٹن - ریختی انشاء اللہ خان بھی اچھی کہ گیا ہر -
نواب - ہان ! کیا خوب ! کیا جانصاحب سے پہلے بھی ریختی گو شاعر ہو چکے ہین -
اختر - ہان پیر و مرشد - انشاء اللہ خان کے دیوان مین موجود ہر اور پورا دیوان کا دیوان ایک دو غزل نہین - جی - اور وہی رنگ - وہی بیگماتی محاورے -

نگوڑی چاہت کو کیون سمیٹا عبث کے جھجکورے جھیلنے کو
دوگانا پڑ جائے ٹیکی ایسے تمھارے اٹھکھیل کھیلنے کو

عمدہ کلام ہر -
نواب - یہ ہمین آج ہی معلوم ہوا -
مسخرہ - اور یہ کِسکا شعر ہر -

لال منھ ہو گیا غصے سے نہ کھانا کھایا
سُنا مرزا نے جو بیگے ہین چقندر خالی

اختر - جی یہ جانصاحب کی غزل ہر -

روز بھر آتی ہر لونڈی مری جا کر خالی
بھاڑ مین جائے کرایہ وہ کرین گھر خالی

کام بیگم نے کیا گونڈے مین مردونکا اجی
گر چھیان نو روز مین کر دا ئین بہتر خالی

اور مقطع ہر -

جانصاحب کا نہین بہتا ہر چھپر خالی

مسخرہ - یہ رنگ تو خیر پھر بھی کچھ ہر مگر چیر کین تو گولی مار دینے کے قابل تھا -
نواب - اجی لاحول ولا قوۃ کِسکا ذکر کرتے ہو - نام نہ لو - نازو تم بھی اب پڑھنا سیکھ لو -
چھٹن - مہراج بلی سے تعلیم لیا کرو -
نازو - کیون جی پڑھاؤ گے - مگر پہلے اُردو پڑھاؤ - ای یہ موا خود تو پڑھا لکھا ہی نہین -
اتنے مین مہری نے آکے کہا سرکار بی مغلانی بھی آگئین اور ساتھ ہی مغلانی نے بھی جھک کر سلام کیا نوابصاحب کے جان مین جان آئی - یہ تو سمجھے تھے کہ مغلانی کا الگ ہو جانا ستم ڈھائیگا - وہ جو ہمارے خلاف گواہی دیگی تو تسمہ باقی نہ رکھیگی -

قمرن - مگر وعدے کی خوب سچی نکلین - واہ - اِتنے دن کے بعد مُنھ دکھایا -

نازو - ہم تو سمجھے تھے مُنھ دیکھے ہی کی محبت ہی -

مغلانی - لونڈی قربان جائے حضور مین نے تو مہری کے مُنھ در مُنھ کہا تھا کہ حضور مین چار دن منجھلی بھاوج کے پاس رہکر جہان حضور ہونگی وہان آؤنگی تو جس مکان کا حضور پتا دیا تھا وہان سے میری منجھلی بھاوج اُٹھکے دولت گنج مین جا کے رہین -

مہری - تمنے یہ تو نہین کہا تھا بی مغلانی کہ تین چار دن مین آؤنگی -

مغلانی - اے واہ رے ترے جھونٹھ - آنکھون پر دیوار اُٹھاتی ہو -

نازو - وہان تمکو کام کیا تھا بی مغلانی -

مغلانی - حضور ہماری منجھلی بھاوج کا لڑکا بتن اب ماشے اللہ جوان ہوا ہی اللہ رکھے - اُسکا عقد ہماری منجھلی بھاوج کرنے کو تھین - مگر بڑے بھائی کو وہ گھر نہین بھاتا تھا کہ اُس لڑکی کا باپ شاہی مین جلاد تھا مرگئے نا مُلے پر نوکر تھا اور ہمارے بڑے بھائی نے اپنی آنکھون دیکھا تھا کہ ایک زمیندار کا سر اُسنے کاٹا تھا اور پھر وہ کچھ برسین جاکے مسلمان ہوگیا تو آنکھون دیکھی مکھی تو نہین نگلی جاتی حضور -

نازو - کیا تلوار سے گلا کاٹتے تھے -

نواب - نہین تو - سوئی سے کاٹتے تھے -

مہراج - تلوار سے نہین تو کیا مقراض سے گلا کاٹا جاتا ہی -

نازو - (کانپ کر) - ہی ہی - جبھی نوابی گئی - سچ ہی ظالم کی مراد پوری نہین ہوتی -

نواب - واہ - کیا اب پھانسی نہین دیجاتی -

اختر - آپ نے تو منشی مہراج بلی جلاد کو گلا کاٹتے ہوئے دیکھا ہوگا -

مہراج - جی ہان دوبار -

قمرن - بھلا جس بچارے کا گلا کاٹتے تھے وہ ہلتا ڈلتا تھا کہ بس کھڑا رہتا تھا -

نواب - بس کھڑا پکارا کرتا تھا کہ آؤ یار جلاد سر کاٹو یار جے -

قمرن - (ٹھنک کر) اے بتاؤ بھی - اِنکو ہر بات مین دل لگی ہی سوجھتی ہی -

مہراج - تختون سے باندھ دیتے تھے - ذرا تو جنبش کر نہین سکتا تھا -

اختر - وہ بچارے لوگ نہین ہوتے تھے بی قمرن جان صاحب وہ گردن زدنی ہی ہوتے تھے - پچاسون آدمیون کا خون کرتے تھے - ڈاکے مارتے تھے - گھر دن مین گھُس گھُس کے اسباب چھینتے تھے اور آدمیون کو قتل کرکے اور جان و مال دونون لے کے چل دیتے تھے -

مغلانی - تو مہری نے ہمارے ساتھ یہ سلوک کیا اور مین اِنکے سامنے کہہ گئی تھی - مگر اللہ بچائے ظاہر رحمان کا باطن شیطان کا -

نازو - اچھا خیر وہ دو دن بعد آئین تو کیا حرج ہوا مگر یہ تو بتاؤ کہ شہر مین کچھ غُل ہی -

مغلانی - نہین سرکار ہمنے تو کسی کی زبانی نہین سنا اور اتنے بڑے غدار شہر مین یہ خبرین گھر گھر تھوڑا ہی مشہور ہوا کرتی ہین -

نواب - نہین مشہور تو یہ خبر ضرور ہوگی - مگر مشہور تب ہی ہوگی جب عدالت مین مقدمہ دائر ہوگا -

اختر - خدا نہ کرے -

مسخرہ - حضور اب عدالت کا نام نہ لین -

اختر - خدا نے چاہا تو سٹپٹا کے رہجائین -

مسخرہ - آمین ! اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا -

مغلانی - حضور کچھ سُننے مین آیا یہ اِس موے کدرا کو کس نے اُبھارا ہے -

نواب - ہان - یہ ہمارے ہی ایک عزیز بغلی گھونسا نکلے ہین -

چھٹن - الاقارب کالعقارب -

مغلانی - حضور کے عزیز - رشتے دار -

مسخرہ - ایسے رشتہ دار پر خدا کی مار -

نازو - رشتے دار کا ہیکو دشمن ہین -

مغلانی - وہ کون ہین سرکار - ذری مین بھی تو اُس اُجڑے کا نام سنون اور بانی پی پی کے کوسون -

نواب - جی یہ نواب بشیر الدولہ کے کاٹنے ہوئے ہین یہ کمبخت بغلی گھونسا نکلا -

مغلانی - اُنکی جو رو اگو ر کا مُنہ دیکھے موے بد ذات پر بجلی گرے - جل بھُن کے راکھ کا ڈھیر ہو جائے - مردے کو یہ سوجھی کیا - در گور نگوڑے کو ہو کیا گیا ہے -

اختر - تم دیکھتی جاؤ - کیے کی سزا نہ پائے تو سہی کہ کردکہ نیافت -

مسخرہ - جی ہان - ع -

کیا خوب سودا نقد ہے اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

چھٹن - مین نے اِس شخص کی بہت سی روایتین سنی ہین بڑا زانی دغاباز اور بد ذات آدمی ہے -

نواب - ذرا اِس معاملے کو فرو ہونے دیجیے - پھر دیکھیے گا کہ کیا ہوتا ہے -

مسخرہ - نگنی کا ناچ نچایا ہو تو سہی - جانے کہان ہین ماموں مگر ابھی نہین -

اتنے مین نواب رونق جنگ بہادر اور میان ممن آئے اور رونق جنگ کو دیکھکر نازو اور قمرن کسی قدر جھینپین - پہلے تو رونق جنگ نے اُنکو چھیڑا کہ (واہ واہ واہ اچھا گل کھلایا - ادھر نواب کے ساتھ بہار بہ جلد مین اور اُدھر کدرا کو لکھ بھیجا کہ تھانے پر رپوٹ لکھوا دے تمھارے تو کاٹے کا منتر نہین ہے - نواب کے ساتھ اچھا سلوک کیا) -

قمرن سمجھی کہ اِن سے کسی نے جاکے یہ جڑ دی کہ قمرن اور نازو ہی نے کدرا کو سکھایا ہے کہ تو نالش کر دے ہوش اُڑ گئے - سیکڑون قسمین کھانے لگی مگر نازو نے کو غرارہ اور قمرن کی نسبت سمجھ ادھر تھی مسکرا کر بڑی بیباکی اوا کے ساتھ کہا (اچھا پھر کیا بُرا کیا صاحب پرائی بہو بیٹیون کو پُھسلا پُھسلا کے لے جانا اور نکال لینا گھر بار مان باپ میان دیور ساس نند سب سے چھڑوانا کون کھیل ہنسی کی بات ہے ہم کیا یہ جانتے تھے کہ اِنکی نیت خراب ہے) -

یہ تقریر نازو جان نے اِس شیرین بیانی اور دلربائی اور کسی قدر کج ادائی سے کی کہ رونق جنگ بھڑک گئے اور کہا یار عسکری بھائی جان حق تو یون ہی کہ واللہ مجھے تم سے سخت نفرت ہو گئی تھی کہ اِن لوگون کو تم بھگا کے پہاڑ پر لے گئے اور یہ سارا فضیحتا کیا مگر اِسوقت جو ان دونون اندر کے اکھاڑے کی پریون کو دیکھا تو دل بیقرار ہو گیا۔ واہ کیا صورتین ہین واللہ اور نازو کی اِس تقریر اور کج ادائی نے اور بھی مار ڈالا۔ (نازو تم ہمارے گھر پڑ جاؤ)۔

مہراج۔ بندگی عرض کرتا ہون جناب۔

رونق۔ تسلیم عرض ہی (مسکرا کر) معاف فرمایئے گا مزاج شریف حضور کا۔

مہراج۔ مزاج برہم ہی اسوقت۔

نواب۔ اچھا بھئی نازو کی رائے لیجائے۔

نازو۔ ہم راضی ہمارا خدا راضی۔

مہراج۔ خوش ہوے آپ۔ ایسی ہرجائی بھی نہ دیکھی ہو گی وہان بیرسٹر کے ساتھ بھاگی جاتی تھی یہان اِنسے پیغام ہی۔ اچھا جاؤ ہمنے طلاق دیا۔

نازو۔ اللہ اللہ بڑے طلاق دینے والے۔ طلاق دے جاکے بیاہتا جورو کو۔ ڈھونڈھ جاکے کہین اُپلے بیچ رہی ہو گی۔

راوی۔ اِسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

رونق۔ مین سوچتا ہون کہ یہ وہی نازو ہی۔ اللہ اکبر کیا ڈانٹ ڈپٹ اور طراری اور عیاری اور لگاوٹ ہی کہ واہ جی واہ۔ چاہیے منشی مہراج بلی صاحب سے

لڑائی ہی کیون نہو۔ بندہ بے گھر ڈالے نہین رہتا۔

مہراج۔ کیا کیا بیفکرے جمع ہین۔ اجی تم نازو اور مجکو دونون کو ایک ساتھ گھر ڈال لو مگر حالات تو بیان کرو صاحب۔

مسخرہ۔ ہان حضور کہہ چلیے۔

ممن۔ ابھی تلک تو خیر صلاح ہی مگر ——

اختر۔ یہ اگر مگر ہی تو بُری۔

رونق۔ بھئی یہان تک پتا لگا ہی کہ کوتوال نے جابجا تحقیقات کی۔ جس مکان مین تم اِنکو لیکے رہے تھے وہان جاکے دریافت کیا کہ یہ مکان کس نے لیا تھا مالک مکان نے تمھارا نام نہین بتایا۔ مگر جو مہری تمھارے ہان کچھ دن کے لیے نوکر ہوئی تھی اُسنے پہلے تو انکار کیا کہا مین نوکر تو اِس مکان مین ضرور تھی مگر نام نہین معلوم کہ کون تھین اور نہ نواب صاحب کا نام معلوم ہی اور نہ اُنکو اچھی طرح سے پہچانتی ہون کیونکہ وہ رات کو چھپکے آتے تھے۔ مگر دوسری دفعہ سب صاف صاف قبول دیا کہ نواب محمد عسکری صاحب دو عورتون کو بھگا لائے تھے اور مین اُنکے ہان نوکر تھی اور ایک کا نام قمرن ہی دوسری کا نازو۔ روپے کی طمع مین کچا چٹھا کہہ سُنایا اور نواب بشیر الدولہ کی منظور نظر بھی ہی اور اُس محلے کے ایک بنیے نے بھی سب صاف صاف لکھوا دیا۔

نواب۔ اُسکی گواہی تو خیر۔ مگر مہری کم بخت تو گھر کے اندر تک کا حال جانتی ہی اور کس کس نے گواہی ہمارے خلاف دی ہی۔

رونق - اسٹیشن پر بھی گیا - مگر تم نے بھی تو غضب ڈھایا کہ ڈنکے کی چوٹ اسٹیشن پر انکو فنسون پر بٹھا کر لے گئے اور گھنٹا ٹوپ اور آنو اور ددا اور یہ اور وہ - کوئی جانتا نہو تو خواہ مخواہ جان جائے - رات کے اسٹیشن ماسٹر نے گواہی دینے سے قطعی انکار کیا - کہا ہمکو کچھ نہین یاد ہی - اسٹیشن پر صدہا آدمی روز چڑھتے اُترتے رہتے ہین کیا ہم اسم نویسی کرتے رہتے ہین - ہمین کچھ نہین معلوم - پھر اُس موٹے جمعدار کو بلایا اُسنے بھی قطعی لاعلمی ظاہر کی - کون نواب صاحب ہان جانتا تو ہون - ہمارے شہر کے رئیس ہین مشہور آدمی ہین مگر اُنکے ساتھ پہاڑ پر مین نے کسی کو جاتے آتے نہین دیکھا -

نواب - وہ بڑا بھلا مانس آدمی ہی - شاہی مین چوبدار سلطانی تھا -

اختر - جی ہان حضور - نواب اکرام الدولہ بہادر کے پاس بھی رہ چکا ہی -

رونق - مگر ایک تار بابو نے بہت ہی خلاف گواہی دی - بہت زہر اُگلا - معلوم ہوتا ہی بشیر الدولہ نے اُسکو معتد بہ رقم دی ہی -

اختر - حضور نے پہچانا - یاد کیجیے یہ وہی بابو ہی جس کو حضور نے کوٹھی سے نکلوا دیا تھا - وہ جو بلا اطلاع محل خانے کی ڈیوڑھی کے اسطرف باغ مین ٹہل رہے تھے - لوگون نے منع کیا تو کہا ہم نواب صاحب کے حکم سے آیا ہی -

نواب - اخاہ یہ وہ ذات شریف ہین -

اختر - جی - معلوم ہوتا ہی تاک ہی مین تھا -

رونق - اور ایک ٹوپی والے کی گواہی دلوا دی -

چھٹن - تار بابو نے کیا گواہی دی -

رونق - کہا نواب صاحب کو ہم اچھی طرح سے جانتا ہی وہ اسٹیشن پر آیا - دفتر کے کلاک گھڑی سے اپنا جیب کا گھڑی ملایا - ہمسے بات چیت کیا - آسکے ساتھ مینوسپل کمشنر منشی مہراج بلی تھا اور وہ آگا تھا جو کالے گھوڑے پر نکلتا ہی اور زنانہ اسواری تھا - دو تھو عورت پردے مین تھا اور بہت سا نوکر چاکر عورت تھا پردہ کرا کے فرسٹ کلاس مین بیٹھا اور پہاڑ پر گیا -

اختر - ہت تجھپر خدا کی مار -

ممن - اور سلسلہ وار بیان کیا -

مسخرہ - کیا اُسدن تھا وہ -

نواب - ضرور تھا - مگر یہ سب غلط ہی کہ گھڑی ملائی اور بات چیت کیا یہ بالکل جھوٹ ہی - محض مہمل مگر وہ تو اسکو عداوت پڑ گئی ہی - دشمن جان ہو رہا ہی -

رونق - اب اِس بیان مین چاہے کچھ کچھ فرق بھی ہو مگر ایسے معتبر آدمی کی زبانی سُنا ہی کہ سر مو فرق نہین ہو سکتا ہان اُسکے اور میرے بیان مین فرق ہو گیا ہو تو عجب نہین ہی -

مہراج - وہ کون ہی -

رونق - بجرنگ بلی - روزنامچے سے دیکھکے بتایا ہی اور یہ بھی معتبر خبر ہی کہ کوتوال دو تین دفعہ روز بشیر الدولہ کے ہان جاتا ہی اور اُنکے گھر سے مرغ روز بلا ناغہ پک کے آتا ہی - یہ انسپکٹر صاحب کی کارگزاری ہی - صبح کو

وہین کھانا کھاتا ہی اور شام کو روز مرغ پک کے آتا ہی۔
اور جھوٹی شہادتین ڈھونڈھتا پھرتا ہی نابکار۔
اختر۔ مگر مہری مردار نے انکار کرکے اقبال کردیا۔ یا شاید
انسپکٹر نے دھمکایا ہو۔
رونق۔ محلے مین جب برسر موقع تحقیقات ہوئی تب تو
قطعی انکار کر گئی مگر پھر انسپکٹر نے کانسٹبل کو بھیج کے
بلوایا اور بشیر الدولہ کے مکان پر بلوایا۔ وہان بشیر الدولہ
اُسپر ریجھ گئے ہونگے۔ کیونکہ ایک سپاہی نے
بجز بگس بی سے بیان کیا کہ مہری کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی
تو اُس نے خدمتگار سے کہا کہ تمھارے نواب صاحب
نے اِس مہری کو بڑا بے ادب کر دیا ہی تو خدمتگار نے
ہنسکر جواب دیا کہ ایسی ایسی یہان دن بھر مین بیس آتی
ہین بیس جاتی ہین اور نواب صاحب اُنکے ہاتھ کی
چلتین کھاتے ہین اور خوش ہوتے ہین۔ اب مہری
کو اپنے ہان نوکر رکھ لیا ہی اور اُسکے دیوث میان
کو گانون پر بھیجدیا ہی۔
نازو۔ مگر واہ ری ارواح۔
قمرن۔ کلموہی۔ کلوٹی چالیس برس کا سن مُنہ جیسے
انجور کی پھانک۔
اختر۔ تو اِسقدر سمجھیے کہ گویا اُسکے بس ہی مین آ گئے
توبہ۔ توبہ۔ کرسی پر بیٹھتی ہی۔
مسخرہ۔ اِنکا بھی نام لکھ لیجیے۔ اجی وہ اُن کے
سر پر بیٹھیگی۔ آپ بھی عجیب آدمی ہین۔ وہ اُنکے
کلے پر بیٹھیگی۔ ع۔

	آگیا جی اجی یہ جی ہی تو ہی	

مگر بقول نازو جان کے واقعی کیا ارواح ہی۔ ماشاء اللہ
کوئی چالیس برس کا سن ہوگا۔ مجھے خیال ہی نہین
آتا کہ یہ کون سی مہری ہی۔
مغلانی۔ اے وہ نہ چالیس کی ہوئی۔ برسین پنتیس
ایک کی تو ضرور ہی ہوگی۔
نازو۔ اور صورت ؟
مغلانی۔ اے جیسے اُلٹا توا۔
رونق۔ نہین سنتے ہین نمکین عورت ہی۔
قمرن۔ تیھرن نمکین ہی۔
نازو۔ خاک دھول نمکین ہی۔
مغلانی۔ اے حضور بس جیسا حضور کے بوٹ کا رنگ ہی۔
راوی۔ گو مغلانی دل مین تو خوب سمجھتی تھی کہ
مہری غضب کی نمکین ہی اور یہ بھی جانتی تھی کہ اگر
نواب عسکری دیکھ لین تو ضرور پھڑک جائین مگر وہ
موقع تعریف کرنے کا نہ تھا۔
نازو۔ معلوم ہوگیا موا اندھا بھی ہی۔
قمرن۔ اندھا نہوتا تو کلوٹی پر کاہیکو لوٹ ہو جاتا۔
اختر۔ اور زردار ہوکر۔
مسخرہ۔ خدا غارت کرے سور کو۔
اختر۔ آمین۔
ممن۔ آمین ثم آمین۔ ع۔

	این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

اور سن لیجیے گا صبح شام ہی ہیضہ ہوا چاہتا ہی۔
نواب۔ اجی ہم کیون کوسین کسی کو۔
مغلانی۔ ایسی ہی بات ہی سرکار۔ نیکی نیک را

بدی بدرا - جو کسی کے واسطے کنوان کھودیگا وہ موا آپ اُس کنوین مین گریگا -

اختر - چاہ کن را چاہ در پیش - کہ کرد کہ نیافت یہ کرجگ ہی قبلہ -

نازو - ہمارا جی گھبراتا ہی یا اللہ یہ قصہ کب تک طی ہوگا جو کچھ ہونا ہو وہ ہو جائے -

قمرن - یہ ہر گھڑی کی جھائین جھائین تو جائے -

نازو - سب طی ہوا جاتا ہی -

نواب - تو نازو جان پر تو کوئی جوکھم نہین ہی - ہان ہماری قمرن جان کی نسبت اس قدر ہو سکتا ہی کہ شاید انکو حکم ہو جاے کہ کدرا کے پاس چلی جاؤ سو اُسکو دو چار سو دے کے اِس بات پر راضی کر لینگے کہ فارغخطی لکھدے -

قمرن - اور اُس موئی کلموہی مہری کو بھی کچھ ضرور دلوا دو -

مغلانی - اُسکے کاٹے کا منتر ہی نہین ہی کیسی چٹک مٹک کے چلتی تھی - بوٹی بوٹی پھڑکتی تھی -

قمرن - ہان اور اپنے نزدیک بہت بن ٹھن کے رہتی تھی -

مغلانی - حضور اُسکو لگاوٹ بازی مین بڑا دخل ہی مرد کو باتون باتون ہی مین فریفتہ کرلے -

قمرن - اب اِسی بشیر الدولہ کے سے مرد ہون تو شاید پھسل جائین جن مردون کو اللہ نے آنکھ دی ہی وہ تو ایسی کلوٹی پر نہ ریجھینگے -

نازو - نواب از براے خدا ایک ٹھکانے تو لگا دو اب تو ناؤ منجدھار مین ہی -

نواب - گھبراؤ نہین - مانجھی اناڑی نہین ہی - ناؤ اب جلد کنارے پر لگی جاتی ہی -

مسخرہ - کیا خوب - پورا مصرع ہوگیا - ع -

ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی

اختر - حضور شعر ملاحظہ ہو -

جانی نازو سے کہو کاہیکو گھبراتی ہی
ناؤ اب جلد کنارے پہ لگی جاتی ہی

نواب - سبحان اللہ بھئی برجستہ کہا ہی -

ممن - حضور کا بھی تو ایک مصرع برجستہ ہی -

نواب - ہمنے تو خیر اٹکل پچو کہا تھا مگر اُنھون نے برجستہ کہا ہی اور مضمون خیز -

مسخرہ - حضور غلام نے بھی کچھ عرض کیا ہی ؎

"نازو بولین کہ ارے سُن موے مہراج بلی
شکل تیری مجھے اک آنکھ نہین بھاتی ہی"

اختر - ماشاء اللہ آج کی بیننے لگے -

اتنے مین منشی مہراج بلی باہر سے ہانپتے ہوے ایک کاغذ لیکر آئے اور کہا بھائی صاحب پولیس کے لوگون نے تو آخر کار ہار کر کپتان صاحب کو رپورٹ بھیج دی سب لوگون نے ہمہ تن گوش ہو کر اُنکی تقریر سُنی -

نواب - کیا رپورٹ کر دی -

رونق - اول تو ان سے یہ دریافت کیجیے کہ آپ سے یہ حال کس نے کہا کہ رپورٹ کر دی اور رپورٹ کی بھی تو کیا کی -

مہراج - بھئی بجرنگ بلی نے مجھ سے کہا کہ آج پولیس سے کپتان صاحب کے پاس رپورٹ بھیجدی گئی مگر ویسے ہی ایک جمعدار آپڑا اور ہم نے بات ٹال دی اور وہ بجرنگ بلی کو اپنے ساتھ کوتوال کے پاس کسی ضرورت کو لے گیا - وہان زیادہ دیر تک بیٹھنا مناسب نہ سمجھا تو وہان سے سید ھا سپرنٹنڈنٹ پولیس کے دفتر مین گیا - وہان چپکے سے دریافت کیا تو معلوم ہوا خبر صحیح تھی للو پتو کر کے مین نے نقل اُتاری -

رونق - نقل کہان ہی -

مہراج - یہ کیا ہی - آپ لوگون سے ہرگز نہین پڑھی جائیگی بہت عجلت مین ڈرتے ڈرتے لکھی ہی بندہ خود پڑھکے سنائے دیتا ہی -

جب تک منشی مہراج بلی پڑھین لوگون کے دل کا عجیب حال تھا - انتہا کا جوش - نازو نے قلب پر ہاتھ رکھکر کہا دھک دھک کر رہا ہی - قمرن بولی ہمارا بھی یہی حال ہی باجی جان - نواب صاحب ہمہ تن گوش - ہوائی ہوائی سب خاموش کہ اتنے مین خدمتگار نے آ کے بدحواسی کے ساتھ عرض کیا (حضور دو برقنداز درختون کی چھائون مین کھڑے اِدھر کی طرف نہار رہے ہین سر کچھ دالی مین کالا کالا ہی) اتنا سُننا تھا کہ سب کانپ اُٹھے - کوئی اِدھر بھاگا کوئی اُدھر - نازو اور قمرن سراسیمگی کے ساتھ ایک کمرے مین دوڑ گئین مگر پازیبون کی چھما چھم کی آواز دور تک گئی - اور نواب صاحب نے جھلا کر آہستہ سے کہا ارے نیک بخت یہ چھم چھم تو اُتار رکھو - ممن نے فوراً جا کے بیرسٹر کو جو اُس وقت آرام مین تھے بیساختہ جگا دیا - پوچھا کیون خیر باشد - کہا حضور خیر کجا - پولیس والون نے کوٹھی گھیر لی - یہ سُنکے بیرسٹر بھی ذرا بدحواس سے ہو گیا! کوٹھی گھیر لی - وجہ! باہر نکلے اور آدمیون کو پکارا تو نواب صاحب کے خدمتگار نے کہا سرکار وہ دو آدمی کھڑے ہوے درختون کی چھائون مین سے اِدھر کو نہار نہار دیکھتے تھے ہمنے کہا شاید کوئی بات ہو مگر وہ دونون برقنداز ہین اور وہ کھڑے ہین -

بیرسٹر - اوبر - تم لوگ کون ہی اور کیا مانگتا ہی -

خدمتگار - صاحب بلاتے ہین تم لوگ کون ہو جی اور کہان کے جوان ہو سپاہی ہو کہ پولیس مین ہو -

سپاہی (سلام کر کے) ہجور ہین برپ والے صاحب کا نوکر ہون اور یہ رام لال ہیرا لل کی کوٹھی کا سپاہی ہی ایک آدمی بانی بھرنے گیا ہی تو ن ہم ہون یہان کھڑے ہو گئے -

بیرسٹر - تم برف والے صاحب کے ہان نوکر ہو - اور یہ مہاجن کا سپاہی ہی - دیکھین تمھاری چپراس -

راوی - دیوانہ را ہوئے بس ست - خدمتگار کی وحشت کو دیکھیے کہ ان دونون راہ چلتونکو کانسٹبل سمجھا اور نواب صاحب مع رفقا کانپ اُٹھے اور اِدھر اُدھر بھاگ کے دبک رہے - ماشاءاللہ خیر جب بیرسٹر نے ان دونون آدمیون کو بلا کے ڈانٹا تو ممن نے کوٹھی مین جا کر نواب صاحب اور نازو اور قمرن وغیرہ کی تشفی کی اور سب کے سب

ازبس خفیف ہوے کہ لاحول لاقوۃ کیا بیوقوف بنے ہین -

بیرسٹر - دیوانہ راہوے بس ست - ای لاحول -

نازو - اِتی بیر توہم سب جھپے ہوے ہین -

نواب - مجھے تو بھائی صاحب پورا پورا یقین ہوگیا تھا کہ پولیس والے گلے پر آن موجود ہوے اور نازو اور قمرن پکڑی گئین اور ہم اور مہراج بلی دھرلیے گئے -

بیرسٹر - مہراج بلی کہان ہین -

ممن - این ! ابھی تک تو تھے -

نواب - اُنھین نے آن کے بیان کیا کہ پولیس والون نے کپتان صاحب کے پاس ہمارے مقدمے کا رپورٹ بھیجدیا ہی بس یہی باتین ہوتی تھین کہ ہمارے خدمتگار نے گھبرا کے کہا سرکار دو برقنداز آئے ہین -

بیرسٹر - اور میان ممن نے آکے کہا کہ پولیس والون نے کوٹھی گھیر لی - جلدی اُٹھیے - جاکے دیکھتا ہون تو ٹائین ٹائین فش -

ممن - بعضے وقت کی بات ہی ایسی ہو جاتی ہی -

نازو - میرا کلیجا بلیون اُچھلتا تھا -

قمرن - مین تو سمجھی کہ بس اب دھر لیے گئے -

مغلانی - اے مین اب تلک نہین سمجھی تھی کہ یہ موئی بھگدڑ کاہیکی پڑگئی - وہ تو اب سُنا -

بیرسٹر - اچھا صاحب منشی مہراج بلی کو بلایئے -

ممن نے جاکے ادھر اُدھر تلاش کیا منشی مہاراج بلی صاحب کا کہین پتا نہ ملا - آکے عرض کیا کہ خداوند منشی مہراج بلی تو کیا جانے کہان چلے گئے سب کہین ڈھونڈھ مارا پتا نہین ملتا - مین جانتا ہون بھاگ کھڑے ہوے - اب ان لوگون کو دل لگی ہاتھ آئی -

نواب صاحب اور اختر اور ممن اور بیرسٹر اُنکی تلاش مین اُٹھے اور ہر ایک کمرے مین ڈھونڈھا مگر مہاراج بلی کا کہین پتا نہین -

نواب - بھاگ نکلا بھائی صاحب -

بیرسٹر - ضرور - سمجھا کہ عین موقع واردات پر دھر لیا جاؤنگا اس سے بھاگ کھڑا ہونا بہتر ہی -

ممن - مگر بھاگے کدھر سے حضور - کیا یہ ٹٹی پھاند گئے

اختر - ایسے تو معلوم نہین ہوتے -

اتنے مین ایک سائیس نے کہا ہر بائین - ہر بائین (وہ مان ٹکاے رہتے ہین) اصطبل کے ایک درجے مین جہان گھوڑا بندھا تھا گئے تو دیکھا کہ منشی مہاراج بلی صاحب بہادر گھانس کے گٹھے کے نیچے دبکے بیٹھے ہین - مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ممن نے اُنکو کھینچ کے نکالا اور اُسی دم نواب صاحب نے اختر کو حکم دیا کہ نازو اور قمرن کو جلدی بلا لو - ذرا قطع شریف تو دیکھ لین - اُنھون نے آکے دیکھا تو منھ مین خاک - جو طرفہ گھانس - گرد مین لت پت - اُس درگت کے ساتھ آپ وہان سے نکلے - اُنکا منھ ہاتھ دُھلایا گیا - گرد جھاڑی ٹوپی بدلوائی گئی - جب حواس درست ہوے اور آدمی بنے تو اِنسے رپورٹ کا حال دریافت کیا اُنھون نے کہا کہ رپورٹ کی نقل مین لایا تھا مگر اِس بدحواسی مین مجھ سے گر گئی -

نواب - لاحول ولاقوۃ -

اختر - جو بات ہوتی ہی ایسی ہی ہوتی ہی -

ممن۔ چلو چلکے ڈھونڈھین۔

بیرسٹر۔ اب جاکے تلاش کیجیے۔

مسخرہ۔ اِسی بھسولے مین جاکے دیکھیے جہان حضور استراحت فرماتے تھے۔ خدا یہ دن حضور کو روز نصیب کرے۔

اتنے مین وہ رپورٹ لیکر ممن آئے۔ کہا حضور وہی گھانس کے گٹھے ہی مین سے لایا ہون۔ صاف کرکے منشی مہراج بلی صاحب کو دی گئی۔ آپ نے رپورٹ لیکر پڑھی اور حاضرین کو تھی مع خدمتگار کے چپ چاپ سننے لگے کہ دیکھین پولیس نے کیا کیا لکھا ہی پولیس والون نے رپورٹ لکھی کہ نواب محمد عسکری نامے ایک رئیس کی نسبت کدرا منہار نے روزنامچے مین آکے لکھوایا کہ اُسکی زوجہ منکوحہ نابالغ کو نوابصاحب باغواے منشی مہراج بلی و ممن و آغا محمد اطہر لے بھاگے اور اپنے گھر مین رکھا اور پھر پہاڑ پر لے گئے۔ لہذا کوہ نینی تال پر تحقیقات کی گئی تو گو اسقدر ظاہر ہوا کہ زنانی سواری نواب محمد عسکری کے ساتھ گئی تھی مگر وہان پتا نہ ملا۔ معلوم ہوتا ہی کہ وہان چھپادی گئی تاکہ پولیس کو دھوکا ہو اور مجرم بچ جاے گواہون کی گواہی سے بھگا لانا نواب صاحب کا مسماۃ قمرن زوجۂ منکوحۂ کدرا منہار کو اور رکھنا اپنے مکان مین ثابت ہوتا ہی مگر عمر مین اختلاف ہی کہ میان اور اُسکے گواہ کہتے ہین کہ تیرہ برس کی تھی مگر اُسکا کامل ثبوت نہین دیتے اِسی زوجۂ کدرا کی مان اور اُسکے اہل ہمسایہ کی زبانی معلوم ہوتا ہی کہ عمر اُسکی اٹھارہ برس کی تھی۔

لہذا پولیس نے دست اندازی نہین کی کہ اسکی مجاز نہین ہی۔ اگر عمر کم ہوتی تو دفعہ ۳۶۳۔ تعزیرات ہند کے مطابق دست انداز ہوسکتی۔

یہ مقدمہ دفعہ ۴۹۷ - و دفعہ ۴۹۸ - تعزیرات ہند کا ہی اور یہ بھی پولیس کی دست اندازی کے قابل نہین لہذا مدعی کو ہدایت ہوتی ہی کہ عدالت مین رجوع لائے۔

بیرسٹر۔ صحیح ہی۔

نواب۔ تو اب اِسپر کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ اب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس یہ رپورٹ صاحب سٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجدینگے اور صاحب موصوف ملاحظہ شد لکھواکر دستخط کردینگے۔

نواب۔ اور پھر

بیرسٹر۔ پھر کدرا کو اختیار ہی کہ مقدمہ دائر کرے اُسکی تاریخ پیشی مقرر ہوگی آپ کو اطلاع دیجائیگی۔

نازو۔ تو ابھی کچھ دن کو بلا سر سے ٹلی۔

بیرسٹر۔ بیشک۔ مگر ابھی اِسکا اظہار نہ چاہیے کہ آپ اور قمرن جان یہان تشریف فرما ہین۔

قمرن۔ بھلا اَمّی جان کو دیکھ سکتے ہین۔

بیرسٹر۔ ارے! تم تو مین دیکھتا ہون سب کو دھروا دوگی۔

نازو۔ تو کیا اَمّی جان کسو سے کہدینگی۔

نواب۔ بات تو پھوٹیگی۔

ممن۔ محلے والے تو سنینگے۔

اختر۔ بس یون ہی بات پھوٹتی ہی۔

نواب۔ ماما کو تو خبر ہوجائیگی۔ منی تو تمکو دیکھنے

پورے دیبا کے ساتھ آئیگی -

قمرن - جیسا مناسب سمجھو -

نازو - اچھا بھلا ہم جائین تو کیا ڈر ہی -

قمرن - نہ بہن - جو یہ لوگ کہین وہی کرو - یہ اونچ نیچ سمجھتے ہین -

نواب - جلد بازی نکرو قمرن جان -

بیرسٹر - خدا خدا کر کے کہین گھنٹون مین بخیر وخوبی آئے ورنہ یہان تک آنے ہی کے لالے پڑ گئے تھے اسکو غنیمت نہین سمجھتی ہو اور اوپر سے طرح طرح کی باتین بناتی ہو -

نازو - جب تک ہم زندہ رہینگے تمھارا احسان مانینگے صاحب بہادر - تمنے ہمارے ساتھ بڑا احسان کیا ہی -

قمرن - ہان بہن - ہی تو ایسا ہی -

نواب - ہم تک کو تو دھوکا ہو گیا -

نازو - بہروپیہ کیا بہروپ بدلیگا -

بیرسٹر - بندگی - کیا تعریف کی ہی -

نازو - جھوٹ کہتی ہون - کیا اِسمین کچھ جھوٹ بھی ہی نواب کو دھوکا ہو گیا - چھٹن صاحب کو دھوکا ہو گیا آغا صاحب نے نہین پہچانا اور یہ موا جھسوے کا چھچھلا تو مرا پڑا رہا -

رونق - یہان کیا ہم چخ ہوتی بچی ہوئی تھی -

ممن - حضور کہان گئے تھے -

رونق - مین نے کہا بھئی چل کے دو ٹکرین مار لو -

نواب - ابھی اِسوقت بڑی کھل بلی مچ گئی تھی -

رونق - وہ تو مین سُن چکا کہ برقندازون کے دھوکے لوگ گھاس کھا گئے - رپورٹ کا کیا مضمون ہی ؟

مہراج - پڑھ لیجیے نا -

رونق - (رپورٹ پڑھکر) کیا بدخط آدمی ہو منشی جی لکھی بھی بدحواسی اور عجلت مین ہو گی - خیر - تو پلیس نے رپورٹ کر دی کہ اسکے دست اندازی کی قابل نہین ہی - اب کدرا کی رائے پر منحصر ہی -

بیرسٹر - کدرا کس کھیت کی مولی ہی یہ کہیے کہ نواب بشیر الدولہ کی رائے پر منحصر ہی -

رونق - جی ہان - یون ہی صحیح ہی - انھین ذات شریف کی کارستانی ہی خدا سمجھے -

بیرسٹر - اب بہت بڑی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ کدرا کو اپنی طرف پھوڑین - بس - بشیر الدولہ تو دشمنی پر تلے ہوے ہین اُن سے اِس معاملے مین گفتگو کرنا خلاف مصلحت ہی -

نواب - بڑی توہین ہی -

بیرسٹر - توہین نہین - خلاف مصلحت کہیے - اگر یہ معلوم ہو جائے کہ بے اِنکی خوشامد کے کام سُدھرنا محال ہی تو واسطہ اِنکی خوشامد نکرنا بھی حماقت ہی - لیکن خوشامد تو اُسکی کرے جسکی خوشامد سے انسان کی عزت بچے یا کوئی کام نکلے - جو اور کسی ترکیب سے نہ نکلتا ہو - ایسے پاجی کی خوشامد کرنا بھی حماقت ہی جو باوصف منت وسماجت وخوشامد قتل پر آمادہ رہے تو یہ

ملعون انھین لوگون مین ہی - سواد الوجہ فی الدنیا وسواد القلب فی العقبیٰ -

ممن - انجام برا ہی -

رونق۔ اجی ہمکو اسوقت اپنا کام نکالنا ہے اُسکے انجام سے ہمین کیا غرض ہے۔ جہنم مین جاے چاہے بہشت مین کیون بیرسٹر صاحب آپ کی اِس بارے مین کیا راے ہے۔ مقدمہ دائر ہوگا یا نہین۔

بیرسٹر۔ سُنا آپنے۔ بیچ کھیت۔

رونق۔ اچھا تو بے رو رعایت اور بے خاطرداری یعنے بلا پاس خاطر یہ بتا دیجیے کہ انجام مقدمہ کیا ہوتا ہے

بیرسٹر۔ کچھ نہین ہونا کیا ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہماری راے پر چلیے۔ اور کسی کی نہ سنیے۔ کھٹ سے ڈسمس نہو جائے تو جبھی کہیے گا۔ مگر یہ نہو کہ امّی جان کو دیکھونگی اور نانی جان سے ملونگی اور چچی امّان کو بلا ؤنگی۔

قمرن۔ (ہنسکر) اوئی! ایک بات کیا مُنھ سے نکل گئی کہ بس اُسی کی گرفت کر لی۔

نازو۔ اچھا کسو کو نہ بلوائینگے زبان لے لو قول لے لو۔

بیرسٹر۔ زبان دوگی؟

مہراج۔ دیکھیے قبلہ یہ بات ٹھیک نہین ہے۔ طویلے ہی مین لتیاؤ۔ ہمسے بگڑ جائیگی واللہ بگڑ جائیگی۔

بیرسٹر۔ بھائی صاحب جوان عورت سے ملے۔ چاہے بوڑھے دوست سے بنے یا بگڑے۔ کچھ بھی پروا نہین ہے۔

مہراج۔ نازو تم چلکے باغ مین ہمارے ساتھ رہو۔ ہم پر تم پر تو کوئی مقدمہ ہے نہین۔ بس جھگڑا مٹا۔"

نازو۔ دور ہو موے۔ چھچھے دور۔

مہراج۔ تم ہم کو ویسا ہی سمجھتی ہو جیسا میان کدرا کو یہ بی قمرن سمجھتی تھین۔

اِسپر بڑا قہقہہ پڑا۔

قمرن۔ اچھا منشی جی صاحب یاد رکھیے گا۔

ممن۔ اور یاد کیا رکھینگے کچھ جھوٹ ہے۔

مہراج۔ تو اِسمین بھی کچھ جھوٹ نہین ہے کہ ہم مقدمے سے بری ہین اور ہماری نازو جان بھی۔

نازو۔ تیری کوئی اور ہوگی۔ سوریان کہین چرا رہی ہوگی۔ جا کے ڈھونڈ ھ لا۔ ہم تو بالسٹر کے گھر پڑ گئے میم صاحب بنی ہون۔

نواب چھٹن صاحب کے محرر نے جو باہر سے بیرسٹر صاحب کے بیرا کو آواز دی تو اُنھون نے نازو اور قمرن اور بی مغلانی کو اشارہ کیا کہ چپکے سے پردے مین ہو جاؤ اور بیرا سے کہا کہ گول کمرے مین بٹھاؤ۔ محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی گول کمرے مین گئے وہان مرزا قادر بیگ کشمیری الشہیر بہ قادر جیو جو اِنکے انتظار مین بیٹھے تھے اُٹھ کھڑے ہوے۔ باہم مصافحہ ہوا اور سب کرسیون پر بیٹھے۔ چھٹن صاحب نے اُنکو گلوری دی۔ بندگی کر کے اُنھون نے کھائی اور یون باتین ہونے لگین۔

چھٹن۔ آپ جانتے ہین ہمنے کیون آپ کو بُلایا ہے۔

قادر۔ جی خوب جانتا ہون۔

چھٹن۔ پھر۔

قادر۔ فتح ہے۔

چھٹن۔ انشاءاللہ۔

مہراج۔ اِنکی زبان سے فتح کا لفظ نکلا تو اب

فتح ہی سمجھیے -

قادر - ناک کٹا ڈالون اگر فتح نہو -

عسکری - حکمی - دعوے کے ساتھ -

قادر - حضور مین انکا غلام ہون یہ جو سامنے بیٹھے ہین نواب چھٹن صاحب جنکا نام ہو انکا کفش بردار ہون -

چھٹن - اور مین نواب محمد عسکری صاحب کا غلام ہون -

ق - تو مین حضور کا (عسکری کی طرف مخاطب ہوکر) غلامانِ غلام ہون - بس یہ سمجھ لیجیے - اور خدا کی قسم اِس بشیر الدولہ پاجی کا دھروا دینا اور پھنسوا دینا کتنی بڑی بات ہو - لاحول ولاقوۃ - اور تدبیر اِسکی آسان ہو -

ع - کوئی ہو - مرزا صاحب کے واسطے پیچوان لاؤ لاؤ اور گلوریان اور لاؤ - ہمارا خاصدان اُٹھا لاؤ -

چ - اچھا تو پھر جوڑ توڑ چلو کیجیے -

ق - کیا سوچنے کی ضرورت ہو - توبہ توبہ اجی یون دھر لیا جاے یون - چٹکی بجاتے -

ناظم لطف علیخان سے اور آپ سے ملاقات ہو ناظم لطف علیخان وہ جو پار رہتے ہین اُنسے اور صاحب سٹی مجسٹریٹ سے بڑا یارانہ ہو -

چھٹن - ہم مین کسی سے رسم نہین ہو - بلکہ مجھ سے تو صاحب سلامت کبھی نہین ہو -

ع - ہمسے ماتھا پچھول ہو مگر بس وہی دور دور کی ملاقات تم جانتے ہو ؟

مہراج - نہین - دیکھا ہو مگر صاحب سلامت کبھی نہین ہو - اور آدمی مغرور بھی ہو -

ق - اچھا صاحب اسکو بھی جانے دیجیے - ساہ موتی چند سے آپ لوگ واقف ہین ؟

مہراج - بڑا رسم ہو ہم سے - بڑا تپاک ہو - بالکل گھر کا سا معاملہ ہو - ساہ موتی چند کو اور ہم کو بس ایک ہی سمجھیے -

ق - بس بات بنگئی - صاحب کے مزاج مین ناظم لطف علیخان اور ساہ موتی چند بڑے دخیل ہین - اور آپ مین کسی صاحب سے اور تحصیلدار فیض اللہ سے بھی ملاقات ہو جو اب پنشن پاتے ہین -

ع - ہان - ہو ملاقات - ساہ موتی چند سے بھی خوب ملاقات ہو اور منشی فیض اللہ صاحب سے بھی -

چ - موتی چند سے تو ہم سے اچھی طرح ملاقات ہو اور ہم انکو مثل اپنے بزرگون کے سمجھتے ہین مگر فیض اللہ صاحب سے فقط دور کی صاحب سلامت ہو -

ق - اچھا - اُس مصور سے ملاقات ہو وہ گبرا انگریز -

مہراج - نہین ہمسے نہین ہو -

ع - دو دفعہ تصویرین کھنچوائی ہین -

ق - جانے دیجیے - بھلا نواب احمد شاہ کو آپ لوگون مین سے کوئی جانتا ہو -

چ - میرے عزیز ہین -

ق - بس تو موتی چند ساہ اور تحصیلدار منشی فیض اللہ اور نواب احمد شاہ کیا قافیہ ملگیا ہو اِن تینون کو سکھا پڑھا کے صاحب سٹی مجسٹریٹ کے پاس بھیجیے

کہ یہ جاکے بشیرالدولہ کی بڑی ہی شکایت کرین کہ حضور اندھیر ہو رہا ہی - بہو بیٹیون کو زبردستی گھرون سے پکڑوا بلواتا ہی - اور بے عزت کرتا ہی اور پولیس والون کو گانٹھ لیا ہی -

ع - اِسکا نتیجہ کیا ہوگا -

ق - نتیجہ اِسکا یہ ہوگا کہ انسپکٹر اور سب انسپکٹر ان دونون کو صاحب بدل دینگے اور ادھر یہ دونون بدمعاش بدلے گئے اُدھر بشیرالدولہ چٹیل ہوگیا اور کدڑا کو ہم نے اپنی طرف پھوڑ لیا اور بشیر نابکار پر تابڑ توڑ مقدمے دائر کرادونگا - بس اب آپ اور کوئی فکر نہ کیجیے - صاحب صاف اور سچے حاکم ہین اور یہ سب سچا مقدمہ ہی - اب بندہ اِسوقت رخصت ہوتا ہی کل اور آج آپ اِسکا بند و بست کرکے صاحب کے پاس اِن تینون رنڈیون کو بھجوا دیئے اور وہ دھڑلے سے شکایت جڑین -

خرمستیان

ادھر تو یہ ہنڈیا پک رہی تھی اور اُدھر نواب بشیرالدولہ بہادر بی منمن اور کندن اور رحمی اور آیا کو لیے ہوے گلچھرے اُڑاتے تھے - ایک روز انکے مصاحب نے ایک اخبار سے یہ اشعار اِنکو سنائے -

بصد عجز کرتی ہون اپنا بیان
سنو گوش دل سے مری داستان
مین ہون دختر جاٹ بیکس یتیم
فلک نے کیا مجھپہ جور عظیم
وطن ہی مرا شہر لودھیانہ مین
پڑا مجھپہ یہ قہر لودھیانہ مین
مین چھوٹی سی تھی جبکہ باپ اور مان
مجھے چھوڑ کر مر گئے ناگہان
مرا کچھ تو ہمدرد اور غمگسار
بجز ذات سہر کے نہ تھا کوئی یار
نہ اُتری تھی مین گود سے مان کی کبھی
نہ اُنگلی پکڑ پانون پانون چلی
نہ چھوڑا تھا آنچل کبھی مین نے آہ
نہ روے فلک مین نے دیکھا سیاہ
پدر نے نہ دیکھا تھا بھر کر نظر
دکھایا نہ تھا مان نے ہوّا کا ڈر
سحر اُٹھنا میرا وہ تارونکی چھانون
نہاری کا کھانا وہ کوّون کی کان
بہون کا مرے دودھ سو کھانہ تھا
کوئی رنگ دیکھا جہان کا نہ تھا
مرے گھر سے باہر نکلنے کی بھی
نہ پہونچی تھی ہی ہر مہورت ا
کرن مین نے سورج کی دیکھی نہ تھی
کبھی اپنے بل آہ بیٹھی نہ تھی
یکایک بلا میرے سر پر گری
گلی در گلی آہ پھرنے لگی
فلک نے کیا مجھکو بی پر اناتھ
نہ ظل پدر ہی نہ مادر کا ہاتھ
وہ آنکھین مری ڈبڈبائی ہوئین
جھڑی ابر کی سی لگائی ہوئی

نہ آنسو بھری آنکھ تھی چشمہ تھا
نہ لوہو بھری آنکھ تھی چشمہ تھا
وہ رفتار تھی میری دیوانہ وار
وہ گفتار تھی میری باحال زار
جو گلگونہ وش میرے رخسار تھے
طپش سے وہ رنگ طلا بن گئے
وہ چہرہ جو تھا ارغوانی مرا
تپ رنج سے زعفرانی بنا

بشیر۔ یار مطلب تو بتاؤ یہ دختر جاٹ کون ہی چہرہ ارغوانی اور رخسار گلگونہ وش پڑھکر دل قابو سے جاتا رہا۔

مہری۔ بُلا کے گھر ڈال لو۔

جمالن۔ بڑا چھفٹا ہوا بدمعاش ہر دیگی چمچا ہی۔ اللہ اس سے پناہ مین رکھے۔

کندن۔ دن رات اسکو بس اسی فکر مین جاتا ہی کہ کس کس کو گھر ڈال لے۔

مہری۔ جی ہان۔ اسکو بھی لاؤ اور اُسکو بھی لاؤ یا میرے اللہ۔

منمن۔ ایسا آدمی کس کام کا۔ جب دیکھو نئی نئی بغل مین کوئی بیٹھی ہی۔ ایسے آدمی کا اعتبار کیا بھلا۔ آدمی وہ جسکے دل مین محبت ہو۔

بشیر۔ تو ہم بُرے آدمی ہین۔ اچھا صاحب جو آدمی آپ کو پسند ہو اُس سے محبت کیجیے۔ اِس آپا کے سامنے تو آپ کا رنگ بھی پھیکا پڑ گیا ہی۔ اور ہم تو بُرے ہین ہی۔

منمن۔ اسمین کیا کچھ شک بھی ہی۔ بڑے نکمے آدمی ہو جب ہم کو دیکھا تو ہماری تعریف کی اب یہ آئین انکی تعریف کرنے لگے۔

بشیر۔ اچھا خاموش رہو۔ ہان جی دختر جاٹ والا قصہ سناؤ۔ دلچسپ فسانہ ہی۔

راوی۔ راوی نے پڑھنا شروع کیا۔

اگر سوے عریانی آئی تھی مین
تو عریانی سے شرم کھاتی تھی مین
اگر جانب دشت ہوتا گذر
تو کھاتے درندے مجھے بیخطر
نہ دریوزہ گردی سے تھا کچھ سوا
کئی دن تلک آہ شیوہ مرا
بدن پر پڑا میرے گرد و غبار
اور اُسپر وہ بوندونکا گر گر اتار
یہی جامدانی کا ملبوس تھا
یہی کامدانی کا ملبوس تھا
وہ گورا بدن جو کہ تھا رشک ماہ
طپش سے ہوا شب کی صورت سیاہ

بشیر۔ عجب ہی بھائی۔ یار بلواؤ۔

مہری۔ ضرور۔ چوکنا نہین۔

جمالن۔ تار پیچید و تار۔

راوی۔ حضور بڑی رقت کا مقام ہی وہ اسد کہتی ہی

پراگندہ روزی پراگندہ دل
فلک کے ستم سے جگر مضمحل
نہ آنکھون مین کاجل نہ سر کا سنگار

نہ چوٹی کی بندش نہ تن کا سدھار

نہ روٹی ملی خون کھاکر رہی
نہ پانی ملا اشک پی کر رہی

بشیر - بشیر الدولہ کے ہان نان پشیر اور سونے کے نقمے کھاؤ جانی - اور پانی کے عوض برفاب پیو -

راوی - کہتی ہی -

اندھیری وہ راتین چمک برق کی
وہ تنہائی اور وہ دمک برق کی

بشیر - ہاے افسوس - یہ بہار کی راتین اور ہمسے جدا -

راوی - پھر کہتی ہی -

نگوڑے فلک تا بکے کیا کرون | تجھے رووَن یا اپنے سر کو دھنون

بشیر - بھائی مطلب کی بات کہو - شادی کرنا چاہتی ہی ایسا ہو تو بارک اللہ -

راوی - اب مطلب کی بات بھی سُن ہی لو -

اسی حال مین ایک مرد کہن
ملا مجھکو وہ پیر دیرینہ سال
مجھے اُسنے جاناکہ ہی یہ اناتھ
رہی پانچ چھ سال زیر ذر پوہ

بزرگانہ سیرت شریفانہ زمن
شریف ونجیب و حمیدہ خصال
اناتھ الہ مین لیگیا اپنے ساتھ
بریلی مین دو سال سے ہون حضور

فرا دل لگاکر کان دھر کے سنیے گا -

مری عمر کا تیرھوان سال ہی
اناتھون مین پلتی ہون خوشحال ہی

بشیر - سانپ لوٹ گیا کلیجے پر -

مہری - تیرہ برس کی ہی - پھر کیا پوچھنا ہی -

راوی - سنیے بس اب ختم ہی -

مری عرض ہی آپ سے اہلِ ہند | یتیمون مین ہون آپ ہی دردمند

بشیر - بس مطلب نکل آئیگا - سو روپیہ کا نوٹ ضرور بھیجدینگے - داروغہ جی کو بلاؤ - میان ایک سو کا نوٹ لاؤ اور اگر سو کا پورا قطعہ نہو تو پچاس پچاس کے دو لاؤ یا دس دس کے لاؤ -

داروغہ - سو کا قطعہ نہونا کیا معنی پیر و مرشد - اسوقت خدا کے فضل سے دس بارہ ہزار سے کبھی سو سو کے قطعے کم نہونگے - اور ایک قطعہ کی کیا اصل و حقیقت ہی -

مہری - جی ہان امیرون کا گھر ہی - نوابون کا دربار ہی مگر داروغہ جی بڑے شرم کی بات ہی کہ اس ڈیوڑھی سے آگے ہم نامحرم ہی جائین -

داروغہ - (ہنسکر) حضور یہ شکایت کی باتین بی مہری صاحب کیسی کہتی ہین - غلام کے کان اس سے آشنا نہین ہین - مہری تم جب جانے لگو گی تو ہم سے ضرور ملتی جانا -

راوی - داروغہ صاحب تو یہ کہکر چلے گئے اور ادھر نواب بشیر الدولہ بہادر نے لنترانی کی لینا شروع کی کہ اگر لینے دینے کے بارے مین کوئی جھوٹون بھی شکایت کا لفظ زبان پر لائے تو ہمارے آدمیون اور ملازمون اور داروغہ تک کو بُرا معلوم ہوتا ہی کہ ہمارے آقا اور اُنکی نسبت شکایت ہو - اب دیکھو نہ - مہری نے دل لگی دل لگی مین شکایت کی - داروغہ صاحب بگڑ گئے کہ نہین - اور دیکھنا مہری کو کیا خوش کر دینگے - ہم سے تھوڑا ہی پوچھینگے لاحول ولا قوۃ - یہ تو ہمارا حکم ہی کہ دو پیلے اور حکم پر دستخط کرا کے پیچھے ادھا دھند بخشش کرو - خوب دل کھول کے دو

ہم راضی ہمارا خدا - مہری نے بھی ہان مین ہان ملائی - ایسے رئیس کے پاس بیٹھنے مین جی خوش ہوتا ہی اور کنجوس کے پاس روپیہ ہوا تو کس مصرف کا - ع -

بے فیض اگر یوسف ثانی ہی تو کیا ہی

سویرے سویرے کوئی نام لے لے تو کھانا نہ نصیب ہو ایسے منحوس کنجوس مکھی چوس کے پاس تو روپیہ نہو تو اچھا خود کھائے نہ کسی کو کھلائے -

خود خورم نکس دہم گندہ شود بسگ دہم

بشیر الدولہ یہ تقریر سُنکر مسکرائے - کہا خدا کی قسم مہری تم موتیون مین تولنے کے قابل ہو - کیا شستہ و رفتہ زبان ہی کہ پھول جھڑتے ہین اور جا بجا شعر و سخن موقع محل پر مصرعہ برجستہ ہم تمسے بہت خوش ہوے -

منمن نے جل کے کہا - اور شکل صورت بھی اچھی ہی اور سن دن مین بھی بُری نہین -

بشیر الدولہ بولے بی منمن صاحب ہم کو دو قسم کی عورتون سے چاہ ہی یا تو چودہ پندرہ برس کی ہو یا پھر بیس اکیس کی - باقی بیس پچیس برس کی عورت یہ عمر کچھ نہین - ہمارے ناپسند -

منمن نے پوچھا تو اِن مین کون پسند ہی - کہا مہری اور تم اور کندن اور جمالن - اِسپر سب نے قہقہہ لگایا کہ باقی کون رہی - چار بیٹھی ہین چارون کا نام لے لیا - آغا الماغوجی نے انکو دختر جات کی پھبتی یاد دلائی اور اُنھون نے ٹھنڈی سانسین بھرین اور کہا بھئی وہ تیرھوین سال والا شعر تو ذرا سُنا دینا آغا نے پڑھنے شروع کیے -

رہی پانچ چھو سال فیروزپور	بریلی مین دو سال سے ہون حضور

مری عمر کا تیرھوان سال ہی
اناتھون مین ملتی ہون خوشحال ہی

بشیر - بھئی کیا رقت کے شعر ہین -
آغا - خوب کہا ہی -

اندھیری وہ راتین چمک برق کی	وہ تنہائی اور وہ دمک برق کی
وہ سنسان عالم شب تار کا	رسن پر گمان ہونا وہ مار کا
دھکنا وہ ماتھے کا گرمی سے آہ	چمکنا وہ نالون کا خشکی سے آہ

وہ ماتھا پکڑ بیٹھنا دمبدم
تھکاوٹ سے ہی ہی نہ اُٹھنا قدم

بشیر - بھئی نہ پڑھو واللہ آنکھون سے آنسو بہنے لگے نوٹ فوراً بھیجو - اور لکھ بھیجو کہ ہم عقد کرنے کو مستعد ہین -
آغا - دو چار شعر اور سنیے تو پھر پیام عقد بھیجیے -

رہی دید مذہب مین اور ہند مین	نہ عیسائی ہوئین نہ انگلنڈ مین
ہوئی قوم سے اپنی باہر نہین	دگر نہ پہونچی کہین کی کہین

یہ ہی باعث کوشش آریان
بچے ہند کے مرد اور بیبیان

بشیر - یہ اسیٹھ ہی قبلہ -
آغا - وہ تو ہندنی ہی حضور -
بشیر - اچھا لالہ کو بلاؤ - اُنکے نام سے بھیجو - لالہ کا نام اور ہمارا کام ہوگا -
مہری - حضور خود ہی نہ ہند و پنجائین - ای بریلی کون بڑی دور ہی - ٹکٹ لیکے پہونچو بس دن سے اور بیاہ کے لے آؤ - چٹ تری منگنی اور پٹ ترا بیاہ

تیرھوین سال کی چھوکری نصیب کہان ہو۔

منمن ۔ مہری تم ہی کیون نہین نواب کے گھر مین پڑجاتی ہو۔ عقد کرا لو۔

مہری ۔ مجھ بوڑھیا کو کون پوچھیگا بھلا تم جوانون کے آگے ہمارے دن اب نہین ہین اب تم لوگون کے دن ہین۔

بشیر ۔ دیکھو بی مہری خبردار ہمارے سامنے ایسی تقریر نکرنا ۔ کوئی ہمارے دل سے پوچھے کہ ہم تم پر کتنے ریجھے ہوے ہین ۔ غضب کا مکھڑا پایا ہی۔

منمن ۔ اے تو گھر کیون نہین ڈال لیتے۔

بشیر ۔ اور ایمین اب کچھ شک باقی ہی اور تم اپنی تو کہو تم یا کندن یا جمالن ان چارون مین سے وہ کونسی ہی جو بے گھر پڑے رہیگی کیا مجال ۔

منمن ۔ مجھ غریبنی پر تو حضور رحم ہی کرین ۔ اپنی مہری کو گھر ڈالیے جسپر حضور ریجھے ہوے ہین ۔

مہری ۔ تم سمجھتی نہین بہن ۔ جری یہ جو ہر ہو ۔ مطلب یہ ہی کہ جب کسی پر آدمی جان دیتا ہی اُسکے منہ پر اُسکی تعریف نہین کرتا کسی اور عورت کی تعریف کرنے لگتا ہی جسمین معشوق روٹھے اور اِس روٹھنے کا وہ لطف اُٹھائین ۔

بشیر ۔ ایسی تیسی تمھاری ۔

مہری ۔ یہ اپنی معشوق بی منمن سے کہیے ۔

منمن ۔ ہم اُنکے معسوک نہین بنتے ۔

بشیر ۔ (ہنسکر) ہا سوک ! گنوارن ہونا ۔

جمالن ۔ کیا بیفکری اللہ نے دی ہی ۔ دو دو ادھر بیٹھا لین ددو اُدھر بیٹھا لین ۔ صبح سے شام ہوگئی شام سے صبح نہ کوئی کام ہی نہ کاج ہی دل لگی ہو رہی ہی ۔ اِس بغل مین چودہ برس والی ۔ اُس بغل مین بیس برس والی آمنے اِملی ۔ سامنے ڈھمکی ۔ اِدھر تیس برس کی اُدھر اٹھارہ برس کی ۔

مہری ۔ اللہ نے روپیہ دیا ہی اسی واسطے یا زمین مین دفنا رکھنے کے واسطے ۔

بشیر ۔ مین کہنے ہی کو تھا ؎

قارون ہلاک شد کہ چہل خانہ گنج داشت	
نوشیروان نمرد کہ نام نکو گذاشت	

یہ دینا لینا ہی رہجاتا ہی ۔

منمن ۔ پھر لاؤ کچھ دلواؤ ۔

کندن ۔ روئی کا نہ کپڑے کا سیت میت کا بھترا ۔

مہری ۔ یہ دعویدار بولین نا ۔

اتنے مین داروغہ صاحب سو روپیے کا ایک نوٹ لیکر جھومتے ہوے آئے ۔ کہا سرکار نوٹ حاضر ہی ۔ کسکے نام بھیجا جائیگا اور کسکے نام سے بھیجا جائیگا حکم ہوا دیوانجی کو بلاؤ ۔ دیوانجی صاحب دھوتی اور انگرکھا پہنے ہوے ایک ٹوٹا سا قلمدان ہاتھ مین لیے ہوے تشریف لائے ۔

بشیر ۔ یہ سو روپیہ ہم آپ کے نام سے بھیجتے ہین خط لکھیے ۔

دیوانجی ۔ (عینک صاف کرکے) کسکے نام خداوند ۔

بشیر ۔ آغا الماغوچی سے پوچھیے ۔

آغا ۔ آپ بریلی کے تحصیلدار صاحب کے نام خط لکھیے اور

یہ منی آرڈر بھی اُنھین کے نام روانہ کیجیے اور لکھیے کہ ہمنے سنا ہی کہ وہان کوئی بیکس لڑکی تیمیم ہی اور پریشان حال اُسکا باپ جو ایک جاٹ تھا مرگیا اور اُسکی مان بھی مرگئی ہی اور اُسکو مدد کی ضرورت ہی لہذا ایک سو روپیہ بطور خیرات بھیجتا ہون آپ مہربانی کرکے اُس جاٹ کی دختر بیکس و تیمیم کو دیدیجیے آپ کو بھی ثواب ہوگا۔

بشیر۔ بس ٹھیک ہی۔

آغا۔ تحصیلدار صاحب سے بڑھکر معتبر اِس کام کے لیے اور کون ہوگا۔

بشیر۔ بس بس یہی تدبیر اولیٰ تر ہی۔

آغا۔ اور یا بریلی کے تیمیم خانے سے دریافت کرلو کسکے نام روانہ ہو۔

بشیر۔ اجی نہین تحصیلدار صاحب کے نام بھیجدیجیے۔

دیوانجی نے پھر عینک صاف کی اور لگا کر قلم بنانے شروع کیے۔ پہلے ایک قلم بنایا اور کہا۔

قلم سرخ رنگ مے باید تا بہ سختی چو سنگ بیباید

اِسکے بعد دوسرا قلم بنایا۔ قط زن نکالی دونون پر قط دیے۔ انگرکھے کے دامن سے پونچھا اور ایک کاغذ پر ایک قلم سے لکھا (امتحان قلم نمودہ شد) اور دوسرے قلم سے لکھا ع۔

دیو گڑھ فتح شد مبارکباد

ایک قلم تو پسند آیا مگر دوسرا ناپسند ہوا۔ اُسکو سُکھایا سکھا کر پھر تراشا تراش کے قط لگانے کے لیے قط زن ڈھونڈھنے لگے تو آغا صاحب نے کہا

درمیان قلم پر قط لگاؤ۔ اسپر لالہ صاحب نے فرمایا ع۔

قلم بر قلم قط مزن ای عزیز

قط زن قلمدان کے نیچے دبگئی تھی۔ بہزار خرابی ملی تو قط لگا کر پھر انگرکھے کے دامن سے صاف کیا اور پھر لکھا (امتحان قلم نمودہ شد)

بشیر۔ یا الٰہی۔ اب یہ قلم کبتلک بنا کرینگے؟

آغا۔ خدا ہی ہی جو بن جلین آج۔

بشیر۔ مجھے تو وحشت ہونے لگی۔

آغا۔ یا خدا۔ اک اٹھارہ دفعہ تو امتحان قلم نمودہ شد مگر ہمیشہ ایک تاؤ کی کسر رہتی ہی۔

دیوانجی۔ حضور خانہ زاد پہلے کلک کی نوک پلک کو دیکھ لیتا ہی پھر قلم کو بناتا ہی۔

بشیر۔ اچھا اب خط تو لکھیے۔

آغا۔ ابھی! دو گھنٹے نہ تین گھنٹے۔

لالہ۔ اب قلم اچھا بنگیا۔ روان ہی۔ دونون یکسان ہین۔ ایک قط ایک نوک پلک۔ جبتلک کلک اچھی نہین چلتی خوشنویس کا دل نہین بھرتا ہی اب البتہ قلم روان ہوگا۔

قلم بنا کر دیوانجی صاحب نے یون خط لکھا۔

مظہر لطف و کرم حافظ ایمان و دھرم ہندو و مسلمان جناب تحصیلدار صاحب حضور تحصیل بانس بریلی دام ظلہُ پس از نیاز عرض رسا میشود کہ در قرطاس خبر کہ مشتہر کنندہ وے اخبار نامی نشی لکھنوست چہ لکھنؤ کا بلدۂ مصدر علم کہ بہ فرنگی محل نازش بجاست و ایران بچہ در زبان پارسی گفتنش رواست ہمی دیدم کہ ع۔

مین ہون دختر جات بکیس تیمم

دبرعمر تلف کردہ تاسف خوردم کہ او میگوید کہ

اگر سوے آبادی آتی تھی مین
تو عریانی سے شرم کھاتی تھی مین

یعنی ترجمہ فارسی۔

اگر سوے آبادی رفتیم ما
بسے شرم از عریانی خوردیم ما

راوی۔ آغا صاحب اِس شعر پر بہت ہنسے۔

بشیر۔ بھئی چھیڑومت۔

لالہ۔ خداوند یہ دق کرتے ہین۔

آغا۔ حضور یہ توخبطی ہین۔

داروغہ۔ حضرت لکھنے تو دیجیے۔

لالہ۔ ٹوک دیا بس اب نہ لکھا جائیگا۔

مہری۔ گھنٹا بھر مین تو بجر کا قلم بنا تھا اب جو لکھنا شروع کیا تو اِنھون نے ہتّے پر ٹوکا۔ اب وہ بچرے کیا کرین۔

لالہ۔ اب اِسوقت بھلا کیا لکھا جائیگا ع۔

طبع موزون نہین رہی اسوقت

بشیر۔ آغا تم اِدھر آؤ۔ اٹھو بس ادھر آن کے بیٹھو۔ مطلب کی بات مین دل لگی بُری معلوم ہوتی ہے۔

لالہ صاحب بلاغت مآب نے خط کا سلسلہ یون شروع کیا

"چون این الفاظ رقت انگیز و عبرت خیز راشنیدم بلکہ شنیدم کا ہیکو یون کہون کہ خواندم تو بسے تاسفہا کہ خوردم کی بر میگوید آن دخت جات ؎

فلک دُکھ دکھانے کو تیرے بھلی
انوکھی فقط ایک مین ہی رہی

کہ ترجمہ اش این ست۔

فلک بجر دی میکنی بامنت
کہ دیگر کسی نیست الامنت

نگوڑے فلک ہاے اب کیا کرون | تجھے رووں یا اپنے سر کو دھنوں

یعنی ترجمہ زار این شعر نغز گفتار ست این ؎

الاای چرخ بجر دیا بریدہ
مرادیدہ و یوسف راشنیدہ

ترا گر یہ کنم یا قسمت خویش | بہ بینم تاچہ می آید مراپیش

بشیر۔ یہ اتنی دیر سے کر کیا رہے ہو۔ خط ابھی ختم ہی نہین ہوا۔ ماشاء اللہ۔

آغا۔ آپ تو کتون سے آٹا سنواتے ہین۔

داروغہ۔ دیوانجی صاحب کیا اونگ گئے۔

دیوانجی۔ ہم مضامین تازہ کی فکر مین گرد برد اور غرق و غرقاب ہین۔

بشیر۔ کیا! مضامین تازہ مین گرد برد ہین؟

آغا۔ ذرا خط لیکے پڑھیے تو۔

دیوان۔ خداوند۔ اک تنک توقف۔

ب۔ آپ کے توقف پر خدا کی مار۔

داروغہ۔ اچھا ذرا خط دیجیے تو ہمین۔

ب۔ خط ندو مگر ختم تو کرو۔

دیوان۔ تنک تاخیر لازم ہوے۔

اِسپر بشیرالدولہ ہنسے اور کہا بہت خوب حضور (توقف بار اور تنک تاخیر لازم ہوے)

دیوانجی نے پھر میدان قرطاس مین اسپ قلم دوڑا دیا یا یون کہین کہ کاغذ کے ریگستان پر شتر بے مہار خامہ دوڑایا۔" برمیگوید ہمان زنکہ یعنی دخت جاٹ بکس تیمم کہ

بدن بر بڑا میرے گرد و غبار — اور اسپر وہ بوندونکا گر گر آتا رہ

یہی جاندانی کا ملبوس تھا
یہی کامدانی کا ملبوس تھا

کہ در زبان ایرانیان فارس و اہل ہنستر ترجمہ کردہ داد بالنون والصاد۔

بچشم اندرم گرد بود و غبارہ — وہ ترٹر ترٹر تسیح کبھی اور کبھا

ہمین جاندانی کا ملبوس بود
ہمین کامدانی کا ملبوس بود

وہ نکسیر کا پھوٹنا دمبدم — اچھوکا کرو وہ سر چلنا سو سو قدم

دیوانجی کو نکسیر کی فارسی نہین معلوم تھی لہذا آپ نے یون خلافی محاورات و مضمون آفرینی کی۔

روانی ہمان انف دم دمبدم — سرخود نگون کردہ رفتم قدم

راوی۔ حضرت ناظرین یہ ترجمہ ذرا دقت سے سمجھ مین آئے گا۔ اسکا سمجھنا آسان نہین ہی نکسیر کی فارسی دیوانجی نے گڑھی ہی۔ انف عربی مین ناک کو کہتے ہین اور خون کی عربی دم ہی انف دم کے معنی ناک کا خون ہو ۔ یا نہین ۔ اور انف دم کی روانی یعنی بہنا یعنی پھوٹنا ۔ اور دم کے لیے دمبدم نے اور بھی لطف مزید دکھایا ۔ اس شعر کے ترجمے پر ہمارے دیوانجی صاحب کو بہت ناز تھا ۔ اور بآواز بلند پڑھکر سب کو سنایا ۔

روانی ہمان انف دم دمبدم — سرخود نگون کردہ رفتم قدم

بشیر۔ کیا! میان یہ خط لکھتے ہو یا پاگل بنے مین پڑے ہو۔ یہ بکا کیا دمبدم اور سر نگون۔ دیوانجی اپنے دل مین سوچے کہ بشیر الدولہ اور آغا الماغوجی اور داروغہ سب جاہل ان پڑھ کندۂ ناتراش ہین انکی سمجھ مین یہ بلند خیالی بھلا کیا آئیگی۔ اسکے سمجھنے کے لیے مادہ درکار ہی۔ اسطرح کا ترجمہ بھلا کوئی کیا کر سکتا ہی کہ الفاظ بھی گڑھتا جاے اور ایک مصرع کا ایک ہی مصرع مین ترجمہ بھی کرے اور پھر اہل ایران کا محاورہ بھی ہاتھ سے نجانے پائے۔ شہنائی کا بجانا اور چنے کا چبانا دل لگی نہین ہی۔ اس زعم مین آپ نے پھر اشہب خامہ کو گرم جولان کیا۔

"بندہ از مدت العمر یعنی ابتداے آفریدن راجہ جھاؤلال کہ از ۔ع۔ پل و مسجد و چاہ و مہمانسراے + یک پل پختہ برلب سڑک بازار جھاؤلال مستحکم تعمیر شدہ است درہمین خیال بود کہ اگر کسے از قسم ذکور و اناث نابالغ دست آید خیراتاً پرورش وے کردم کہ عند القیامت بکار آید و باعث اجر آموختن شود۔ ایدون بعد انقضاے سالہا سال جیحون در جیحون خواندیدم کہ ۔ع۔

مین ہون دختر جاٹ بکین تیمم

مری عرض ہی آپسے اہل ہند
نہ اس سے کوئی بڑھکے خیرات ہی
اسی امر پر ہی ترقی دین
اسی فعل سے قوم قائم رہے

یتیمون کے ہون آپ بھی دردمند
نہ اس سے کوئی بڑھکے حسنات ہی
یہی فعل ہی لائق آفرین
اسی فعل سے نام دائم رہے

یہی ملک پر راہ احسان کی ہی
یہی استواری بھی ایمان کی ہی

فلہذا ایک قطعہاے نوٹ تعدادی مبلغ یک صد روپیہ یعنی سکہ رایجلوقت سیمین ظہری این عریضہ خاکسار لف کردہ ابلاغ میدارد کہ سرمایۂ کائنات و باعث حسنات و در بہشت جا یابد اگر آن سے ع۔

این ہون دخترجاٹ بیکس تہیم

خواہد کہ درخاندان شریفان بسر کند خانۂ من روسیاہ ازلی واقف نکات خفی و جلی خانۂ اوست۔ عمر خاکسار از شصت متجاوز کردہ بود و زوجۂ روسیاہ من بدبخت ہم از پنجاہ و پنج کہ پرگذر شد این نام بردار گنج گوے سبقت بردہ۔ وکسی مرد نوجوان در خانۂ آنچنان نباشد کہ سے ع۔

این ہون دخترجاٹ بیکس تہیم

را از و اندیشۂ بدپیدا شود۔ اگر مرضی او بود مرا تار دہد بزودی او را درین دیار بیارم و بوسہ بر سر و ریش چینم و آیۂ کریمہ فتبارک اللہ خوانم۔ از رسید این معنی عنایت سر صد داشتم۔

مخفی نماند کہ بندۂ درگاہ بلا اشتباہ از خاندان شرفا ہست و قوم شریف ہندو۔ خدا کند کہ تحصیلدار صاحب مکتوب الیہ یا جناب شما ممدوح الشان ہم خاندان ہندو زا باشند تو بقول شخصے چپڑی اور دو دو سے

نصیحت گوش کن جانان کہ از جان دوست تر دارند
جوانان سعادت مند پند پیر دانا را

راقم نیاز بندۂ خاکسار عبودیت شعار رَدِّ خلائق روسیاہ ازلی فدوی دیوان شیر چند بدنام کنندۂ نکونامے چند امیدوار مغفرت ایزد منان دیوان دربار حضور جم جاہ نواب بشیر الدولہ بہادر مدظلہ رئیس

بلدۂ لکھنؤ۔ و جواب از ہمین پتہ دربار نواب صاحب براہ خاوندی ابلاغیدہ رود۔ زیادہ حد ادب سے

ہر کہ خواند دعا طمع دارم
زانکہ من بندۂ گنہگارم

بشیر الدولہ نے خط دیوانجی صاحب سے لیا تو پوچھا یہ خط ہی یا بحر طویل۔ یا شیطان کی آنت۔ اور نہ چھوڑ پڑھا تو کچھ غصہ آیا اور کچھ ہنسی۔ مدظلہو اور سکہ رایجلوقت پڑھکر بہت ہنسے۔ غرض رسالے مینمو دنے بھی بچھر کا دیا۔ مشطر کے املا مین ط نے بڑا لطف دیا پوچھیے لکھنؤ کے علم و فضل کی تعریف کا یہ کون موقع تھا۔ فارسی کی ٹانگ توڑتے توڑتے ایران کا بچہ بھی حضور لکھ گئے اور سے ع۔

مین ہون دخترجاٹ بیکس تہیم

کو ہر مقام پر ایک نئی ادا سے ظاہر کیا ہی۔ بے تکاپن اِس خط سے بڑھکر نہین ہو سکتا (بر عمر تلف کردہ تاسف خوردم کہ او میگوید) ماشاء اللہ مارون گھٹنا پھوٹے آنکھ تثر تو نثر اُردو اشعار کا ترجمہ بھی حضور نے ہاتھون ہاتھ کر ڈالا۔

اگر سوے آبادی رفتیم ما
بسے شرم ز عریانی خوردیم ما

نگوڑے فلک کا ترجمہ کتنا اچھا کیا ہی (پا بُریدہ) اور دوسرا مصرع تو واہ ہی واہ سے ع۔

مرا دیدہ دیوسفت را شنیدہ

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا

ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

نکسیر کے لفظ کا ترجمہ نہ بشیر الدولہ ہی سمجھے نہ داروغہ

نہ آغا صاحب- تو دیوانجی نے اکڑ کر فرمایا کہ نکسیر کا ترجمہ انف دم ہی-

بشیر- انف دم! یہ کون لغت ہی بھئی-

آغا- جناتی زبان کا لغت ہوگا-

داروغہ- کیون دیوانجی یہ انف دم کہان سیکھا یار-

دیوانجی- ننتّار لوگ سیکھا نہین کرتے ہین- بلکہ سکھایا کرتے ہین- ہم سیکھنے کے محتاج ہون تو فارسی بھلا کیا لکھین- عربی مین ناک کو انف کہتے ہین اور نکسیر ناک ہی سے پھوٹتی ہی اور خون گرتا ہی اور خون کی عربی دم ہی لہذا انف دم ہوا-

یہ تصریح و تشریح سُنی تو سب کے سب لوٹنے لگے مارے ہنسی کے بُرا حال تھا کہ بھئی واہ کیا خوب لفظ گڑھا ہی- کسی لالہ صاحب نے چھپکلی کی فارسی نئی (پوشیدہ غنچی) بنائی تھی چھپ کا ترجمہ پوشیدہ اور کلی کا ترجمہ غنچی مگر من چہ فش ام برادر فلان من بسیار فش ست- یہ دیوانجی اُنسے بھی بڑھ گئے- گڑ گڑی کو قند سیاہ و زوجہ قند سیاہ کہنے والے کے بھی کان کاٹے-

راجہ جھاؤلال کی پیدایش اور اُنکے پل اور بازار کا ذکر سُنا تو داروغہ نے کہا (معلوم شد بافندگی)

بشیر- سڑی ہی- پورا خلل دماغ-

آغا- اگر بے ادبی معاف کیجیے تو کچھ عرض کرون- اسکے دماغ کا خلل تو ظاہر ہی مگر حضور کو یہ کیا سوجھی کہ اِس گوکھے کو خط لکھنے کو دیا-

داروغہ- لاحول ولا قوۃ- آگے تو سُنیے اپنے کو بھی روسیاہ بنایا ہی اور اپنی زوجہ مکرمہ کو بھی فرماتے ہین (زوجہ روسیاہ من بدبخت)

راوی- جب پنجاہ و پنج کے بعد (کہ پُر در شد این نام بردار گنج) پڑھا تو بشیر الدولہ نے خط لے لیا اور کہا آپ اِسوقت از راہ کرم میرے سامنے سے چلے جائیے اُردو بولنے کی تمیز نہین اور فارسی کی ٹانگ توڑنے کو موجود- اور دعا کیا خوب مانگی ہی کہ مکتوب الیہ بھی خدا کرے قوم ہندو کے خاندان کا ہو- آخرین-

ہر کہ خواند دعا طمع دارم	
زانکہ من بندۂ گنہگارم	

پڑھکر بشیر الدولہ نے جھلا کے خط پھاڑ ڈالا اور کہا ہمارے سامنے اب یہ نہ آنے پائے-

مہری- (قہقہہ لگاکر) بچارے لالہ نے چھ بار تو چشمہ صاف کرکے آنکھون پر رکھا اور گھنٹہ بھر تک قلم بنایا کیے اور مُنھ بنا بنا کر کبھی اُکڑون بیٹھ کے کبھی لیٹ کے اِتنی دیر مین چٹھی لکھی اور اِنھون نے موتی کی سی آبرو اُتار ڈالی-

منمن- کیا کچھ بگاڑ دیا تھا-

بشیر- چلو اب وہ ذکر ہی جانے دو-

کندن- اور اِن بچارون نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ یہ سب بگاڑے دیتا ہی اِس سے نہ لکھوائیے-

آغا- ہمنے کہا تھا کہ نہین کہ حضور گتّون سے آٹا سنواتے ہین- نواب صاحب کے مزاج مین ضد بڑی ہی- ہمارا کہا ایک نہ مانا- اب پچھتاتے ہین-

بشیر- تو مجھے یہ کیا معلوم تھا کہ خط کے عوض یہ داستان لغو اُردو اشعار کا ترجمہ کرنے بیٹھینگے-

داروغہ- وہ راجہ جھاؤلال کے خاندان کا حال

لکھنے لگے - لاحول ولاقوۃ !
مہری - مگر اسکی شکل اُسوقت دیکھنے قابل تھی جب نواب
نے کہا تم میرے سامنے سے ہٹ جاؤ -
داروغہ - تو یہ نوٹ کیا ہوگا -
بشیر - بھیجا جائیگا -
آغا - دیوان ٹیرچند کے نام سے بھیجیے -
بشیر - (مسکراکر) ہان دیوان ٹیرچند اپنے کو لکھتے ہین
بڑے دیوان کے بچے بنے ہین - بد معاش نہین مجھے
برا معلوم ہوا کہ آپ ترجمہ کرنے بیٹھے - مترجم
اشعار بنے تھے -
آغا - تو مین اسکے نام سے خط لکھتا ہون -
آغا صاحب نے تحصیلدار بریلی کے نام خط لکھا -
جناب تحصیلدار صاحب - تسلیم گو بندے کو خدمت
سامی مین نیاز نہین حاصل ہو مگر بقول اے - ع -

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

ایک تکلیف دیتا ہون - اور امید رکھتا ہون کہ
اس کار خیر مین جناب مجھے ضرور مدد دینگے - مین نے
اودھ اخبار مطبوعہ ۲۲ - دسمبر ۱۸۸۶ء مین ایک درخواست
منظوم پڑھی کہ کسی جاٹ کی ایک دختر یتیم و بیکس
بریلی کے یتیم خانے مین ہے اور وہان اُسنے پرورش
اور تعلیم پائی ہے - مین اُسکی درخواست کے مطابق
ایک نوٹ تعدادی مبلغ ایک سو روپیہ کا جسکا
نمبر ۹۰۹۸۷۷ - ہے بذریعہ رجسٹری بھیجتا ہون مہربانی
کرکے یہ نوٹ اُسکو یا یتیم خانے کے مہتمم کو میری
جانب سے دیدیجیے اور اگر وہ لڑکی ایک شریف
خاندان مین لڑکیون کے ساتھ رہنے اور کھیلنے کے لیے
یہان آنا منظور کرے تو مجھے مطلع فرمایئے اس تکلیف
دہی کی مکرر معافی چاہتا ہون - جواب عریضہ کا منتظر
آپ کا خادم بندہ ٹیرچند دیوان از لکھنؤ اہلکار دربار
نواب بشیر الدولہ بہادر - مرقومہ —— ماہ ——
یہ خط پڑھکر آغا صاحب نے نواب بشیر الدولہ کو
سنایا - اور نواب صاحب نے پسند کرکے کہا خط اسکا
نام ہے یہ نہین کہ لگے ترجمہ کرنے اور نام بردار گنج اور
الم غلّم - خواہ مخواہ کی بھرتی -
مہری - دل لگی ہوتی جو یہ خط بھی نہ پسند آتا اور انکو
بھی نواب صاحب اُسی دیوانجی کی طرح سے نکلوا دیتے
آغا - بندگی - آپ اچھی ہماری خیرخواہ ہین -
منمن - بغلی گھونسا بنی ہوئی ہین -
داروغہ - نہین دیوانجی نے تو حد ہی کردی واللہ -
مہری - ہمین تو ہنسی یہ آتی ہے کہ بچارے نے کئی مرتبے
عینک کا چشمہ دامن سے صاف کیا اور بڑے سوز کے
ساتھ قلم بنایا اور بنا بنا کے رسان رسان لکھنا شروع کیا
مگر پھل یہ پایا کہ نکالے گئے اور بیعزت ہوے بچارے
توبہ توبہ - بڑا ذلیل ہوا -

کشمیری پیچ چل گیا

نواب محمد عسکری صاحب کی طرف سے خوب خوب
داؤن پیچ ہوے اور بشیر الدولہ اپنی ثروت کے زعم
مین مہری اور گسندن اور منمن اور جاہلن کے پھیر مین
رہے اور جاٹ کی لڑکی کے بلانے کی فکر مین تھے - اب
کل کارروائیون کا حال ملاحظہ فرمایئے اور سمجھئے جانیے

پیر کے دن جو صاحب شی مجسٹریٹ کی ملاقات کا دن
تھا چند سفید پوش ملاقات کو گئے۔

سب کے پہلے جمعدار نے ساہ موتی چند سے کہا کہ
چلیے حضور صاحب نے سلام دیا ہی۔ ساہ جی موٹے تازے
آدمی۔ پرانا فشن لٹودار پگڑی۔ گھیتلا جوتا اُتار کر
چق اُٹھا کے ہانپتے ہوے اندر گئے۔ اور فراشی
سلام کیا۔

صاحب۔ آپ کا مزاج کیسا ہی ساہ جی صاحب۔
ساہ۔ سرکار کی بادولت سے۔
راوی۔ آگے آئی آیت۔
صاحب۔ شہر کا کیا خبر ہی۔
ساہ۔ ہجور جب سے یہان بشیر الدولہ آئے ہین جب سے
بھلے مانسو کی ناک مین دم ہی۔
صاحب۔ (متحیر ہو کر) کیا بات۔ کون بشیر الدولہ؟
ساہ۔ صاحب وہ ایک نواب ہین یہان سے کلکتے گئے
تھے وہان سے ایک عورت بھگا کے یہان لائے وہ یہان
سے کسی اور کے ساتھ بھاگ گئی اب وہ نواب بھلے مانسون
کی عورتون کو بے اجتی (بیعزتی) کرنا چاہتے ہین
اور بھلے مانس کی بہو بیٹی کب منجور کریگی بس اُسکے
مرد کا دشمن ہو جاتا ہی۔
صاحب۔ بشیر دولہ (نوٹ بک پر نام لکھکر) ہم دیکھیگا
آپ کا مزاج اچھا رہتا ہی۔
ساہ۔ بہت اچھا سرکار کی بادولت سے۔
صاحب۔ اچھا ساہ جی صاحب ہم آپ سے پھر ملینگے۔
صاحب بہادر نے فرط اخلاق سے کھڑے ہو کر

ہاتھ ملایا اور بڑے تپاک کے ساتھ رخصت کیا۔ ساہ جی
کہ بڑے پُرانے فشن کے آدمی تھے رتھ پر سوار ہوے
اور چلے اِدھر حاضرین و ناظرین نے اُنکی قطع شریف دیکھکر
ہنسنا شروع کیا کہ اِس تہذیب کے زمانے مین بھی اُنھون
نے رتھ کی سواری نہ ترک کی۔ ادھر صاحب بہادر
نے جمعدار کو آواز دی اور جمعدار نے باہر آکر کہا
ہجور نواب صاحب چلیے۔ صاحب بُلاتے ہین ہجور کو
اور نواب صاحب نے چق کے پاس جوتا اُتار کر اندر
قدم رکھا۔
صاحب۔ (استادہ ہو کر) ول نواب صاحب مزاج شریف
آپ کا۔
نواب۔ شکر ہی۔ آپ کا مزاج انور۔
ص۔ ول نواب صاحب اِس شہر مین (نوٹ بک دیکھکر)
کوئی نواب بشیر دولہ ہی۔
ن۔ اُنکا حال ناگفتہ بہ۔
ص۔ ہمنے بڑی بُری بات سُنا ہی۔
ن۔ سٹی مجسٹریٹ صاحب بہادر ایسا دق بھلے مانسون کو
کیا ہی اُس شخص نے کہ مین کیا عرض کرون۔
ص۔ وہ کون ہی اور کیا کرتا کیا ہی۔
ن۔ بھلے مانسون اور خصوصاً رئیسون کا جانی دشمن ہی
اور جھوٹے مقدمے بنایا کرتا ہی۔ اور بد معاشون سے
گنٹھا ہوا ہی۔ اور خود جھوٹی گواہیان جا کے دیتا ہی اور
حلف اُٹھانے کو ہر دم تیار رہتا ہی۔
ص۔ بڑا بُرا آدمی ہی۔
ن۔ مگر آپ کو خوب ٹوہ لگ گئی۔

ص - ہمکو رتی رتی حال معلوم ہو بشیر کا - اسکا تدارک ہونا چاہیے - ایسا آدمی بھلے مانس کا دق کرنے والا شہر مین رہنا ٹھیک نہین ہو -

ن - حضور ذرا اور لوگون سے دریافت تو کرین -

ص - ہم سُن چکا ہو نواب صاحب - آپ اسکا ٹھیک ٹھیک حال اور لوگون سے پوچھکے ہمکو لکھ بھیجے گا مگر انگریزی زبان مین - ہم آپ کا وہ چٹھی آپ کو واپس کر دیگا نواب صاحب -

ن - حضور کچا چٹھا لکھ بھیجونگا - رتی رتی حال جیسا آپ نے کہا ہو - مگر ضرور اسکا تدارک کیجیے گا - بڑا اندھیر ہو رہا ہو - مگر بڑی خوشی کی بات ہو کہ آپ کو اُسکا حال معلوم ہو گیا ہو - اب ضرور قرار واقعی بند و بست ہو جائیگا - اب ہمین اطمینان ہو - تمام شہر مین تہلکہ مچا ہوا ہو - دس بدمعاش کھڑے کر دیے دو ایک اپنے ہی سے بدمعاشون کو جو شریف صورت ہین گواہ بنا کر عمدہ عمدہ کپڑے پنہا کر لیگیا - پولیس والون کو گانٹھ لیا بعض بے ایمان وکیلون سے سازش کر لی چلیے رعب بیٹھ گیا اور روپیہ صرف کرنے کو خود موجود -

ص - بڑا افسوس - بہت بڑا افسوس -

یہ صاحب رخصت ہوے تو ایک تحصیلدار پنشن یافتہ تشریف لائے صاحب سلامت اور مزاج پُرسی کے بعد صاحب نے پوچھا - آپ تحصیلدار صاحب اِسی شہر کا قدیم باشندہ ہو - اُنھون نے کہا جی ہان حضور - پوچھا آپ نواب بشیر دولہ کو جانتا ہو کہ وہ کون ہو - تحصیلدار نے بڑی بے اعتنائی کے ساتھ کہا حضور مین تو مختلف اضلاع مین تحصیلدار تھا - اب عرصۂ دراز کے بعد یہان مستقل طور پر مقیم ہونے کا اتفاق ہوا ہو اچھی طرح لوگون سے واقف نہین لیکن اگر حضور اُسی بشیر الدولہ کو پوچھتے ہین جو یہان کا خاص رہنے والا ہو اور کلکتے سے جاکے اب یہان واپس آیا ہو تو وہ تو ایک مشہور بدمعاش ہو مگر مجھے اُنسے کبھی سابقہ نہین پڑا اُسنی سنائی کہتا ہون اور اگر کوئی اور بشیر الدولہ ہین تو حضور مجھے نہین معلوم -

صاحب کو اب اور بھی یقین ہو گیا کہ بشیر الدولہ ایک مشہور بدمعاش آدمی ہو - اور چونکہ آدمی منصف مزاج رعایا پرور عدل گستر نیک طینت تھے نہایت ہی رنج ہوا کہ میری مجسٹریٹی کے زمانے مین اور ایسے بدمعاش کا اتنے دن تک تدارک نہو - اُس روز اور کوئی صاحب بجز اُن بزرگوارون کے جنکا ذکر کیا گیا ملاقات کو نہین گیا تھا - لہذا صاحب اُن سب سے رخصت ہو کر جب حاضری کھانے بیٹھے تو دل مین سوچنے لگے کہ اِسکا تدارک کس طرح پر کیا جائے کہ جلد اِس بدمعاش کے ہاتھون سے رعایا کو چھٹکارا ملے - آدمی تھے خوش فکر اور مزاج مین جلد بازی اور عجلت بھی نہ تھی - بڑی دیر تک ہر پہلو پر غوض کیا کیے - کئی تدبیرین سوچین مگر ہر ایک کے ساتھ ایک ایک شق یا پخ لگی ہوئی تھی اُس روز تعطیل تھی - شام کے قریب صاحب کلب گھر گئے - وہان کرنل راس صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس سے ملاقات ہوئی چھتر منزل کے کتب خانے مین بیٹھکر یون گفتگو ہونے لگی -

صاحب - ہمنے آج ایک نئی بات سُنی ہی - سنا یہان کوئی نواب کلکتے سے آیا ہوا ہی اور ٹری بد معاشی پر اُسنے کمر باندھی ہی - اور جھوٹے مقدمے لڑاتا ہی اور عزت دار آدمیون کو دھمکاتا ہی -

کرنل - ہمنے نہین سُنا - اِسکا بند و بست کرنا چاہیے وہ کون نواب ہی -

صاحب - اُسکا نام بشیر دولہ ہی -

کرنل - کلکتے کا رہنے والا ہی -

صاحب - نہین رہنے والا تو یہین کا ہی مگر کلکتے چلا گیا تھا وہان سے اب یہان آیا ہوا ہی -

کرنل - بشیر دولہ - ہم دریافت کرینگے - تو اُسکا پیشہ یہ ہی کہ جھوٹے مقدمے لڑائے اور بھلے مانسونکو دھمکائے دھمکا کے کچھ وصول کرتا ہوگا -

صاحب - سُنا تو یہ ہی کہ رئیسون کی بہو بیٹیون کو تکتا ہی اور جب وہ ہتّے نہین چڑھتین تو اُن پر اور اُنکے اعزہ پر مقدمے دائر کرتا ہی اور بد معاشون اور آپ کے پولیس کو گانٹھکر پریشان کرتا ہی -

کرنل - پولیس سے ہم خود تنگ ہین - لکھنؤ مین مُسن اور تجربہ کار پولیس افسرون کی ضرورت ہی - اور یہان نئے نئے آدمی بھرتی کر دیے گئے ہین - ہم اُسکی ٹوہ مین رہینگے - اِس قسم کے آدمی بڑے خطرناک لوگ ہوتے ہین انسے بہت ڈرنا چاہیے - اور پولیس اور گورنمنٹ دونون کی اُنکی ذات سے بدنامی ہی - ہم اِسکا ضرور تدارک کرینگے -

کرنل راس سپرنٹنڈنٹ پولیس نے دوسرے روز اپنے ایک بڑے معتبر انسپکٹر شہباز خان اور ایک سب انسپکٹر رام سنگھ کو بلوایا - مگر مختلف اوقات مین - صبح کو انسپکٹر اور سہ پہر کو سب انسپکٹر - انسپکٹر شہباز خان سے جو اُنھون نے نواب بشیر الدولہ کا ذکر کیا تو اُسنے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور واقع مین وہ بشیر الدولہ سے ناواقف بھی تھا مگر وعدہ کر گیا کہ (مین پوری پوری تحقیقات کر کے حضور کو اطلاع دونگا - کہ آیا وہ اصل نواب زادہ ہی یا کسی بد معاش نے اپنا نام نوابون کی فہرست مین شامل کر دیا ہی اور بھولے کے شہیدون مین داخل ہو گیا ہی اور اگر نواب ہی تو چال چلن کیسا ہی) - کرنل صاحب نے بڑی تاکید کر دی کہ آپ اِسکی بہت جلد تحقیقات کر دین - اور انسپکٹر نے وعدہ کر لیا کہ مین جان لڑا دونگا -

سہ پہر کو سب انسپکٹر رام سنگھ آئے - اِنسے جو کپتان صاحب نے نواب بشیر الدولہ کا ذکر کیا تو اُنھون نے اپنی واقفیت ظاہر کی اور کہا حضور وہ ہمارے مکان کے سامنے رہتے ہین اور بڑے امیر نواب ہین پوچھا آپ اُنکی نسبت کیا جانتے ہین - اُنکا چال چلن کیسا ہی - کہا حضور مین اُنکے چال چلن کو بہت بُرا سمجھتا ہون - ایک دفعہ اُنھون نے ایک عورت کو زبردستی اُسکے گھر سے پکڑوا بلوایا اور بیعزت کیا اور اپنے ساتھ کلکتے لے گئے اور اُسپر پہرا رکھا اور جب اُسکا مرد نالش کرنے کی فکر مین ہوا تو اُنھون نے ایک بد معاش کو ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا کہ اُسکو قتل کر ڈال - ایسے ایسے ہتکھنڈے کا آدمی ہی -

صاحب - یہان بھی کچھ بد معاشی کرتا ہی -

رام - حضور اُسکا تو پیشہ ہی ہی یہ -

ص - یہان کیا حال ہی -

رام - صبح سے شام تلک اور شام سے صبح تلک برابر عورتین آتی جاتی ہین - اونچی کبھی اور نیچی کبھی بڑی کبھی اور چھوٹی کبھی امیر کبھی اور غریب کبھی اُسمین بیسوا بھی ہوتی ہین اور شوہر والی بھی ہوتی ہین - سبھی طرح کی عورتین ہوتی ہین اور دن رات دھما چوکڑی مچی رہتی ہی اور کئی عورتین ایسی ہین جنکو اُسنے گھر ڈال لیا اور میان کو خبر ہی نہین ہوئی کہ جورو کہان بھاگ گئی - اور جو کسی سے تکرار ہوئی تو بدمعاشون کو لگا دیا کہ مار چلو - پیٹ ڈالو - جوتے لگادو - بیعزت کرو - بڑا بد آدمی ہی اور پرمیشر نے روپیہ دیا ہی -

ص - بھلا ہم سے آپ دریافت کرکے بتا سکتے ہین کہ اُس سے ہمارے پولیس کا کون کون گٹھا ہی -

ر - ہان حضور جو ٹھیک ٹھیک دریافت ہوگا عرض کرونگا مگر اتنا جانتا ہون کہ دو آدمی گٹھے ہوے ہین ایک انسپکٹر ——— اور دوسرے کوتوال -

ص - او - آئی سی ! آئی سی -

ر - حضور اِسمین فرق نہین ہی -

ص - اور شہباز خان -

ر - وہ بڑا کھرا آدمی ہی حضور -

ص - اچھا اِسکے حال کی ٹوہ لو اور ہمسے کہو -

ر - بہت بہتر - حضور وہ جو وکیل ہی مولوی عظمت اللہ وہ بھی اِس سے گٹھا ہوا ہی -

ص - تو بڑا بھاری بدمعاش ہی -

ر - اور روپی والا بھی ہی - اِس سے کوئی بول نہین سکتا اور پولیس کو گانٹھ لیا ہی - اب بھلا کون اُسکا مقابل کرے - مجسٹریٹ ہی تو وہ ہی پولیس ہی تو وہ ہی - نواب ہی تو وہ ہی - سب وہی وہ ہی -

ص - اور ہم کو اب تک آپ نے اطلاع نہ دی -

ر - حضور یہ کام شہر کے کوتوال کا ہی یہ کام شہر کے انسپکٹر کا ہی - ہمتو باہر کا کام کرتے ہین ہم کون بیچ مین بولنے والے تھے -

یہ سب انسپکٹر بھی رخصت ہوے وقت رخصت رام سنگھ سے صاحب نے فرمایا کہ بہتر ہوگا کہ آپ اور انسپکٹر شہباز خان دونون ملکر تحقیقات کیجیے مگر اِسیطرح کی تحقیقات ہو جیسی ڈٹکیٹو پولیس کے لوگ کرتے ہین کہ کانون کان کسی کو خبر نہین ہوتی اور مطلب حاصل -

رام سنگھ اُسی روز انسپکٹر شہباز خان سے ملا اور صاحب کا پیغام دیا اور یون مکالمہ اور مشورہ ہونے لگا -

ش - ہان صاحب نے ہمسے بھی کہا تھا مگر یہ نواب بشیر الدولہ کون آدمی ہی -

ر - ہم جانتے ہین -

ش - وہ کہتے تھے کہ بڑا بدمعاش ہی -

ر - اُس سے بڑھکر بدمعاش اِس شہر مین تو اب کوئی نہین ہی - ایک ہی گرگا - عزت دار آدمی کا جانی دشمن - شریف زادیون کی بے آبروئی کرنے کا گاہک ہی -

ش - استغفر اللہ گولی مارنے کے قابل آدمی ہی دوزخ ایسے ہی لوگون سے بھریگی -

ر - بڑا پاجی آدمی ہی -

ش - اچھا تو پھر آج اور کل دو دن مین اُسکے کل حال دریافت ہونے چاہیین کہ کون کون عورت اُسکے پاس ہی - کس کس منکوحہ کو بھگا لایا ہی - اُنکے میان کہان ہین - جھوٹے مقدمے کون کون دائر ہوے ہین - کون کون بدمعاش اُسکی صحبت مین رہتا ہی - یہ کل حال دریافت ہونا چاہیے -

ر - مجھے بہت سا حال تو خود ہی معلوم ہی اور باقی حال مین دریافت کر لونگا - آپ اطمینان رکھین - آج ہی سب امور دریافت کرکے اطلاع دونگا -

ش - ہم نے آجتک بشیر الدولہ کا ذکر ہی نہین سُنا تھا مگر خیر اب تو اُنکی شامت آگئی -

ر - صاحب لے ہی ڈالینگے -

ش - بہت خفا ہین - کیا معلوم اُنسے کسی نے کہدیا ہی مگر حق تعالی گواہ ہی کہ جب سے ہمنے یہ سُنا ہی کہ یہ شخص شریف زادیون کی آبرو لیتا ہی اور اگر وہ نہ منظور کرین تو اُنکے اعزہ کو زحمت دیتا ہی تب سے ہماری آنکھوںین خون اُتر آیا ہی - اس قسم کا آدمی گولی مارنے کے قابل ہی - ہمکو خود دلی دشمنی ہو گئی ہی -

ر - ہمسے صاحب پوچھے کہ دل تم اب تک کیون نہین بولا ہم نے کہا خداوند یہ کام صدر کے افسر پولیس کا ہی - ہم تو مفصل مین تعینات ہی - اب آپ ایک کام کیجیے - بندہ اِنکی تبرنک سے واقف ہی - مجھے تو وہ لینے دیجیے - دو تین منکوحہ عورتین اگر ایسی ملجائین جنکو نواب بشیر الدولہ نے بیعزت کیا ہی تو پھر مزہ دیکھیے اُنسے گنٹھ جائیے اور اُنکے شوہرون کو بھی بطمع زر اپنی طرف گانٹھ لے بس پھر دل لگی دیکھیے -

ش - ہان بس مین بھی یہی سوچا تھا -

ر - اِسکے بغیر یہ ملعون نہ مانیگا -

ش - اور صاحب کھٹ سے سزا دیدینگے -

ر - چھوٹتے ہی - چکی پیستا ہو تو سہی -

اِس گفتگو کے بعد شہباز خان اور رام سنگھ رخصت ہوے مگر وقت رخصت خان صاحب نے اپنے دوست سے وعدہ کرا لیا کہ اِس معاملے مین بڑی عرق ریزی اور جانفشانی کرینگے اور آنھون نے قسم کھا کر بیان کیا کہ اگر دریغ کرین تو پاجی سمجھے گا -

رام سنگھ نے گھر پر آکر شمسو نامے ایک شخص کو بلوایا جو رام سنگھ کا نمک پروردہ قدیم اور بڑا ارسا آدمی تھا اور کہا (شمسو یار ایک معاملے مین ہمکو مدد دو تو عمر بھر احسانمند رہین اور بڑا کام نکلے) -

شمسو ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑا ہو گیا اور عرض کیا حضور مجھے بوجہ بے سبب کانٹون مین گھسیٹتے ہین - بھلا غلام سے یہ تقریر کیسی - مین تو حضور پر سے قربان ہو جاؤن تو کون ملعون دریغ کرے نہ کہ ایک ادنی سی بات کے لیے - رام سنگھ صاحب نے اُسکو قریب بلا کر آہستہ آہستہ مدعاے ضروری الاظہار سے اطلاع دی -

رام - بھئی بشیر الدولہ نامے نواب کے پاس تم کبھی کبھی

جایا کرتے ہو۔ یہ ہمکو خوب معلوم ہوا۔
شمسو۔ جی ہان جاتا ہون۔
رام۔ بھلا کیسے آدمی ہین۔
شمسو۔ یہ نپوچھیے بس۔ بڑے ہی بجوڑے آدمی ہین
ہین تو رئیس کے لڑکے مگر جھلے۔
رام۔ صحبت سُنا بہت خراب ہی۔
شمسو۔ اِسمین کیا شک ہی۔ بڑا پاجی آدمی ہی۔ ہمارے
مذہب کے روسے وہ بھی دوزخ جائیگا۔
رام۔ بھلا کیون جی شمسو کوئی تدبیر ایسی بھی ہوسکتی ہی
کہ وہ پولیس کے ہتے چڑھ جاے۔ مگر ہم بدعت نہین
کرنا چاہتے۔ اور جھوٹا مقدمہ نہین دائر کرنا چاہتے
ہم نے سُنا ہی کہ وہ منکوحہ عورتون کو بلواتا ہی اور کسی
بہانے سے بُلاکر اُنکی عزت لیتا ہی۔
شمسو۔ حضور اُسکا قاعدہ یہ ہی کہ کٹنیون کے ذریعے
سے وہ بلاتا ہی۔ خلقت تو کھانے کو مرتی ہی ہی نوکری کے
بہانے یا بیگم صاحب کی مصاحبت کے بہانے یا سینے کے
بہانے عورتون کو بُلواتا ہی۔ اُسکے گھر مین کوئی عورت تو
اُسکے خاندان کی ہی ہی نہین بس وہ بیچاری بے بس
ہوجاتی ہی۔ اور اکثر اونچے گھرون سے بھی بُلواتا ہی
غرض کہ بڑا پاجی ہی۔
رام۔ اچھا پھر کوئی تدبیر ایسی کرو کہ کسی عورت کا
شوہر اُسپر نالش داغ دے اور یہ ملعون سزا پاجاے
تاکہ اُسکے یہ ہتکھنڈے تو جائین۔ ہم تم کو پولیس مین
نوکر رکھا دینگے۔ مگر اِسمین دل سے مدد دو۔
شمسو۔ تو آپ یہ چاہتے ہین کہ بشیر الدولہ دھر لیا جاے
اور عورت بھی قبولے کہ مجھے بیعزت کیا اور اُسکا میان
بھی نالش کرے اور روپیے پیسے کا اُسپر اثر بھی
نہ پہونچے۔ آدمی تیکھا بھی ہو اور گواہ بھی چیست ہون
یہی یا کچھ اور؟
رام۔ بس بس۔ تم خود فہمیدہ آدمی ہو۔ مگر مقدمہ
سچّا ہو۔
شمسو۔ سچّا مقدمہ لیجیے۔ وہان تو روزمرہ یہ باتین
ہوا کرتی ہین حضور۔ اچھا تو پھر کل مین حاضر ہونگا اور
مطلب کرکے حاضر ہونگا۔
رام۔ ای تم جیو شیر۔ دیکھین تو سہی کہ کیا کارروائی
کرتے ہو جب جانین کہ معاملہ رو براہ ہو۔
شمسو۔ حضور آپ ایسے اُستادون کی مار کھائی ہی
آپ کی آنکھین دیکھی ہین۔ ایسا مارون کہ چارون
شانے چت۔
رام۔ ہان تسمہ نہ باقی رہے۔
شمسو۔ حضور یہ کچھ اِس کام کا بدلا نہین غلام
چاہتا ہی بلکہ حضور کی پرانی مہربانی سے امید ہی
کہ پولیس مین جگہ دلوا دیجیے گا کہ آدھ سیر آٹے سے
لگ جاؤن۔
رام۔ کہ تو دیا کہ اگر مجھے خوش کرنا چاہتے ہو تو اِس
معاملے مین مدد دو۔ کھٹ سے نوکر ہو جاؤگے۔ یہ ہمارا
ذمہ ہی۔ جہان تک ہوسکے اِسمین کوشش کرو۔ ع

کوشش کرو کار خیر ہی یہ

میان شمسو وعدہ کرکے رخصت ہوے اور دوسرے
روز سہ پہر کے وقت تشریف لائے۔ کوتوال رام سنگھ کو

اُنکے آنے کی خبر ہوئی - فوراً بلُوا لیا - اور چھوٹتے ہی کہا (بھئی وعدے کے تو سچے نکلے - کہو کچھ کارروائی شروع بھی کی) اُسنے ہنسکر جواب دیا (حضور شروع بھی کی اور ختم بھی کی) -

رام - اِسکے کیا معنی -

شمسو - اِسکے یہ معنی کہ حضور ذرا میرے گھر تک چلے چلین تو سب حال کھُل جاے کہ کارروائی کیسی ہوئی ہی -

ر - معلوم تو بہت خوش ہوتے ہو جی -

ش - خوشی کی تو بات ہی ہی - بس خداوند بندے کے ساتھ چلے ہی چلیے - دیر نہ کیجیے -

ر - کچھ تھوڑا بہت حال بتاؤ تو -

ش - حضور وہان سب معاملہ لیس ہی چلکر دیکھ لیجیے کہ کیا کارروائی ہوئی ہی -

ر - تو بھئی بتاتے کیون نہین ہو -

ش - حضور مستغیث - گواہ - منکوحہ عورت - اور ثبوت جرم سب موجود ہی -

رام سنگھ فوراً میان شمسو کے ساتھ چلے تو اُسکے گھر مین جاکر دیکھتے کیا ہین کہ واقعی کئی آدمی بیٹھے ہوے ہین - غور کرکے دیکھا کہ دو عورتین اور دو مرد ایک عورت کوئی بیس برس کی دوسری بوڑھیا - اور مرد کا سِن کوئی چالیس برس کا اور دوسرا مرد بائیس تیئیس سے کم - دیکھتے ہی خوش ہو گئے -

رام - عورت یہ ہی نا -

شمسو - حضور - یہ عورت اِس مرد کی ہی (چالیس برس والے مرد کی طرف اشارہ کرکے)

رام - یہ تمھاری بیوی ہی جی -

شمسو - ہان صاحب اِسی کی ہی - اور یہ دونون اِسکے گواہ ہین -

رام - اِنکی گواہی معتبر سمجھی جائیگی ؟

ش - اِنکی گواہی ایک طرف خود بشیر الدولہ کے ہاتھ کٹے ہوے ہین - یہ لفافہ ملاحظہ ہو -

رام سنگھ نے لفافہ لیا تو سادہ - کھولا تو اِسمین یہ لکھا ہوا تھا -

بخدمت حضور نواب بشیر الدولہ صاحب بہادر -

جناب والا - کورنش -

اسوقت حضور کا وہ معشوق جسکی حضور کو بڑی تلاش تھی آیا ہی - سمجھ جائیے - یعنی اِس سپاہی کی بیوی - مگر چونکہ منکوحہ عورت ہی لہذا دن کو نکلتے ہوے جھجکتی ہی - وہ کہتی ہی کہ شاید دو ہفتے تک آپ نے اُسکو اپنے گھر رکھا اور بیوی اور میان کی طرح رہے اور پھر اُسکے میان کے خوف سے اُسکو نکال دیا اور ایک جھنجھی تک نہ دی - اب اُسکے میان سے اور اُس سے کھٹ پٹ ہوئی ہی - اور وہ بھاگ آئی ہی جیسا حکم ہو ویسا کیا جائے -

پیشتر کی نسبت اور بھی زیادہ جوبن ہی - آپ یا خود آئیے یا شام کو اُسکو بلائیے - ورنہ کوئی اور اُسکو لے بھاگیگا - ع -

مصلحت بین و کار آسان کن

جواب جلد عنایت ہو - آپکا خادم (نام سپاہی کے محلہ کا)

دیگر یہ کہ وہ بھوکی ہی اور بڑی تکلیف مین - بازار سے
کھانا منگوایا ہی مگر اسوقت بھلا کیا ملیگا - اگر ممکن ہو تو
کچھ بھیجو کہ بیچاری بھوکی اور قابل رحم ہی -
اُسکی پشت پر یہ جواب لکھا تھا -
مشفقی یار تمنے اسوقت جلا لیا - واللہ جان تازہ
جسم مین آگئی - ع -

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خانۂ احسان آباد -
کرمین کے آنے کی خوشخبری کیا سنائی کہ مول لیا - ع

درم ناخریدہ غلام توام

ہماری معشوقہ گلبدن کی شکایت بالکل بیجا ہو کہ
ہمنے اُسکے میان کے خوف سے نکال دیا - ہرگز نہین -
اُسکے میان کا ہمکو ذرا خوف نہین - اول تو اُسکے میان
کے فرشتے خان کو بھی کانون کان خبر نہ ہوتی کہ جورو
کہان ہی - اور اگر خبر ہوتی بھی تو زنا کا ثبوت کہان سے
لاتا - ہم اندھیرے اُجالے پٹوا دیتے - اور
پولیس ہماری سی کہتا - وہ میرے پاس دو ہفتے
یا کچھ کم و بیش میری بیوی بنکے رہی مگر مین نے خوش
بھی کر دیا - ع -

مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہین کرتا

اور پھر کرمین کے لیے جیسے میری جان جاتی ہی -

دیکھی جو وہ صورت و شمائل
دل ہو گیا بسمل اور گھائل

یہ شعر ابھی برجستہ تصنیف کیا ہی -
کرمین کو فنس مین سوار کرکے ابھی ابھی بھیجدو اور
اگر یارانے مین برا نہ مانو اور کسر شان نہ سمجھو تو بھائی
خود بھی ساتھ آؤ -
اُسکا میان تو پہلے تار گھر مین نوکر تھا پھر ریل پر
سپاہیون مین نوکر ہوا اب خدا جانے کہان ہی -
چاند خان اُسکا نام ہی اگر وہ مل سکے تو تلاش کرلو
اور یہان بھیجدو کہ مین اُسکو گانون پر بھیجدون اور
یہان گلچھرے اُڑا دون - ع -

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

کرمین جان کے لیے انگور کی دو پٹاریان اور ایک
انار اور دو سیب بھیجتا ہون -

راقم - بشیر الدولہ

رام - (خوش ہوکر) یہ اُسی کے دستخط ہین -
شس - اسمین کیا شک ہی حضور -
ر - اور بشیر الدولہ کو لکھا کس نے تھا -
شس - یہ حضور ابھی نہ بتاؤنگا -
ر - کارے کردہ شمسو -
شس - خداوند قسمہ نہین باقی رکھا مین نے -
ر - بیشک -
شس - حضور دیکھتے ہی جائین -
ر - تمھارا کیا نام ہی جی -
شس - اپنا نام بتاؤ جوان -
سپاہی - ہجور ہمارا نام چاند خان -
ر - یہ تمھاری بیاہتا بیوی ہی -
چاند (دبے دانتون) جی ہان ہجور - اگر یہ عملداری
نہوتی تو گھر مین گھس کے (گالی) کو اتنی چھریان بھونکتے

کہ (گالی) تمام عمر یاد ہی تو کرتا - اب بھی جو اگر سرکار دربار مین کچھ نہوا تو دیکھا جائیگا - یا تو ہمارا ہی سر نہین یا اُسی کا نہین - جاتا کہان ہی -

ر - تم اِس سپاہی کی بیاہتا عورت ہو جی -

عورت - (جھجیپ کر مُنہ پھیر لیا) -

چاند - بولتی کیون نہین ہی - کتوال صاحب ہین -

ر - مُنہ سے بولو جی - ہم اسکو ایسی کڑی سزا دلوائینگے کہ روتے نہ بن پڑیگی -

چاند - ہجور کام تو گولی ہی مارنے کا ہی آگے مرجی حاکم ہی

اِس گفتگو کے بعد شمسو نے ایک اور خط جیب سے نکال کر رام سنگھ کو دیا اور کہا حضور یہ خط بھی ملاحظہ ہو رام سنگھ نے پڑھا تو وہی دستخط - ویسا ہی کاغذ - وہی قلم وہی روشنائی -

ارے یار -

احسان کیا ہی تو پورا احسان کرد - ع -

سوختم سوختم این راز نهفتن تاکی

بھائی وہ کافر صورت یاد آگئی -

فرہ پیکان کا ہی ٹکڑا کہ سری کا ٹکڑا
ٹکڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

اب دیر کاہیکو کرتے ہو - کہین ہمارا قاصد تو نہین بھٹک گیا - ع -

راستہ دیکھا نہین قاصد بھٹکتا جائیگا

ہان اِسوقت شادی مرگ کی سی کیفیت ہی -

کرون اگر مین رقم تہنیت کا آج آہنگ
تو نکلے میرے قلم سے صدائے بربط و چنگ

کرمین کا نام سنتے ہی واللہ دیوانہ ہو گیا -

بنایا کاکل مشکین نے سودائی ہزارون کو
پری بنکر یہ ناگن ڈس گئی شامت کے مارونکو

خدارا اب اِنکو سوار کرا کے بھیج دو ورنہ دم بھر مین خفا ہو جائیگا -

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رُکی ہی
اُتنا ہی اُسے چاہینگے ہم اور زیادہ

بندہ منتظر بیٹھا ہی - طالب دیدار بندہ

بشیر الدولہ مشتاق جمال یار

رام - یہ پیچھے بھیجا ہو گا -

شں - جی ہان - ہی ثبوت کامل حضور -

رام - اب نہین بچ سکتا - بس گیا گذرا -

شمسو - حضور تو یہ بیچارہ تو اب کہین نوکر بھی نہین ہی کہیے تو غلام اپنے گھر پر اِسکو ٹکالے - مگر کھانے پینے کا حضور کو بندوبست کرنا ہو گا -

رام - دو میان بیوی یہ ہین اور ایک تم - ہم نان بائی کو حکم دیدینگے کہ صبح کو کوئی سیر بھر کی چپاتیان اور کوئی آدہ سیر خشکہ اور ماش کی دال اور ترکاری دیجایا کرے اور شام کو روغنی روٹی یا شیرمال اور کوئی ہر کے کباب بکری کے اور قورمہ - دیجایا کرے - مزے سے تینون آدمی مِلکے چکھو اور دند ناؤ -

شں - بس آپ حکم دیتے جائیے -

ر - اور اوپر کے چُھٹکر خرچ کے لیے دو آنے روز مقرر کیے دیتے ہین - تیل ہی - دیا ہی - بتّی ہی - کبھی شہر کے کھانے ہی کا جی چاہا - باقی رہا دھوبی اور

میان بھشتا اور نائو۔ یہ سب ہمارے ڈرتے ہی۔
چاند۔ ہجور ہم اپنے پاس سے کھائینگے۔۔ اور ہجور کو
کبھی کسی بات کی وہ نہ دینگے ۔۔ ہان جو سرکار
ہمپر رحم کرین تو نالش ہوجاے۔
رام ۔ دیکھتے تو جاؤ۔ مگر تم کہین گڑبڑ نہ کردینا ایسا نہو
یہ عورت کچھ کا کچھ کہدے۔
چاند۔ ہجور یہ عورت بد نہین ہی۔ مگر ہجور اسکو جال
مین پھانس لیا اور عورت تو عورت ہوتی ہی لڑ سکتی
نہین بے بس۔ اور ہجور چودہ دن تک اُسکو بند کر رکھا
اِسکا کون کسور ہی۔
رام۔ یہ سب گواہی دینی ہوگی۔ ہم سب سمجھا دینگے
تم آرام سے رہو بس۔

رام نے اِن دونون کو اپنے دوست میان شمسو کے
سپرد کیا اور انسپکٹر شہباز خان سے جاکے کُل حال
بیان کیا۔ اُنھون نے یہ خوشخبری سُنی تو جامے
مین پھولے نہ سمائے کہ بڑے موذی کو مارا اور یہ
دونون ملکر صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی پر گئے۔ اطلاع
ہوئی اور دونون ایک ہی وقت طلب کیے گئے۔
صاحب۔ ول صاحب کچھ مطلب بھی نکلا۔
رام۔ حضور بشیر الدولہ کی ایک چوری پکڑی ہی۔
ص۔ چوری! کیا چور بھی ہی؟
رام۔ چور نہین ہی۔ مطلب میرا یہ کہ ایک جرم مین
وہ ابھی ماخوذ ہوسکتا ہی۔
ص۔ وہ کیا۔
شہباز۔ خداوند ایک سپاہی کی منکوحہ جورو کو اِس
بہانے سے بلوایا کہ بیگم صاحب نوکر رکھینگی اور محلسرا
مین لے گئے تو وہ ہکا بکا کہ نہ بیگم نہ کوئی عورت یہ مین
کہان پھنس گئی۔ دو ایک مہریان تھین وہ بھی ہٹ
گئین۔ عورت بیچاری کیا کر سکتی ہی۔ اکیس دن
کے قریب اُسکو اپنے گھر مین زبردستی رکھا۔ آنا
جانا سب بند۔
ص۔ حبس بیجا بھی ہی۔ زنا بھی ہی۔
رام۔ حضور سنتے تو جائیے۔
شہباز۔ جب اُسکے میان کو خبر ہوئی کہ کسی نواب نے
زبردستی اُسکو گھر ڈال لیا تو وہ تلاش کرنے لگا کہ
کونسے نواب ہین۔
ص۔ اُسکا مرد کہان کا سپاہی ہی۔
ر۔ حضور پہلے تار گھر مین نوکر تھا پھر ریل مین نوکر ہوا
اب آجکل بیکار ہی۔
ص۔ کیون موقوف کیا گیا۔
ر۔ اُسنے خود استعفا دیدیا۔ کام دقت کا تھا۔
ص۔ اُسکی عورت بد ہی۔
ر۔ نہین خداوند۔ بد نہین ہی۔ مگر دروازہ بند کرکے
اُسکو قید کر لیا وہ کیا کر سکتی تھی۔
ص۔ تو وہ مرد اور عورت کہان ہین۔ اُن کو بلاؤ
اور اپنی تشفی کر لو کہ مقدمہ بناوٹ کا یا جھوٹا تو
نہین ہی۔ ہم جھوٹا مقدمہ نہین چاہتے اگر بشیر الدولہ
نے سچ مچ ایسا کام کیا تو اُسکو سزا ملنا چاہیے مگر اِس سے
یہ دشمنی کرنا عقل کا بات نہین کہ جھوٹ تہمت اُسپر
لگایا جائے۔ ہماری یہ راے ہی۔

رام ـ خداوند پورا قصہ تو حضور نے سُنا ہی نہین ـ جب اُسکے میان نے اپنی بیوی کی اِدھر اُدھر تلاش کی تو بشیر الدولہ نے ایک بدمعاش کو پانچ سو روپیے دینے کا وعدہ کیا کہ اندھیرے اُجالے اُسکو مار ڈالو ـ

ص ـ بائی جو وہ ایسا بدمعاش آدمی ہو ـ اُسکا ضرور تدارک کرنا چاہیے ـ

رام ـ خداوند اب وہ بچ نہین سکتا ـ اب اُسکی بدمعاشی کا پیمانہ لبریز ہو گیا ہو ـ اور اِس مقدمے مین ایسا کامل ثبوت ہو کہ کسی طرح بچ ہی نہین سکتا ـ

ص ـ ول یہ تو مقدمے کی روئداد سے معلوم ہوگا ـ

شں ـ خداوند رام سنگھ نے انعام اور ترقی کا کام کیا ہو ـ

رام ـ حضور بشیر الدولہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا دکھا دون جسبا کی سند ہو ـ

ص ـ اُسنے کیا لکھا ہو ـ

رام ـ لکھا ہو کہ مین اور سپاہی کی بیاہتا جورو اِسطرح تین ہفتے تک رہے جیسے میان اور بیوی رہتے ہین اور مین نے اُسکو بہت کچھ روپیہ دیا ـ اگر اب بھی وہ آئے تو مین اُسکو گھر ڈال لون ـ ممکن نہین کہ اُسکے میان کو کانون کان خبر ہو اگر اُسکا میان نوکری چاہے تو ہم اپنے گانون پر بھیجدین ـ

ص ـ اِسی طرح کا عبارت اُسکا لکھا ہو!

رام ـ حضور اِس سے بڑھکر ـ

ص ـ ہو نہین سکتا ـ کوئی پاگل ایسا لکھدے تو لکھدے جسکے ہوش حواس درست ہونگے وہ ہرگز نہین لکھ سکتا ـ اور کیون لکھنے لگا بھلا ـ

رام ـ حضور یہ خط موجود ہو ـ اور اِسکا ثبوت ہم دینگے کہ خاص اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو ـ

شہباز ـ مین پڑھکے سُنا دون حضور ـ

مشفقی ـ یار تم نے اِسوقت جلا لیا ـ واللہ جان تازہ جسم مین آگئی ـ

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خانہ احسان آباد ـ

کریمن کے آنے کی خوشخبری کیا سُنائی کہ ہم کو مول لے لیا ـ

درم ناخریدہ غلام توام

ص ـ ول کریمن کے کیا معنی ـ

رام ـ حضور یہ اُس سپاہی کی جورو کا نام ہو ـ

ص ـ اچھا آگے بڑھیے ـ

شہباز ـ بہت خوب "کریمن کے آنے کی خوشخبری کیا سنائی کہ مول لے لیا ـ ع ـ

درم ناخریدہ غلام توام

ہماری معشوقہ گلبدن کی شکایت بالکل بیجا ہو ـ

ص ـ معشوقہ کِسکا نام ہو ـ

شں ـ خداوند ——— معشوقہ ———

رام ـ تیر معشوقہ کے معنی بگوئید ـ

ص ـ (مسکراکر) ادا گو آن ـ

شہباز ـ شکایت بالکل بیجا ہو کہ ہمنے اُسکے میان کے خوف سے اُسکو نکال دیا ـ ہرگز نہین اُسکے میان

کا ہمکو ذرا خوف نہین - اول تو اُسکے میان کے فرشتے
شان کو بھی کانون کان خبر نہوتی کہ جورو اکہان
ہر اور اگر خبر ہوتی بھی تو زنا کا ثبوت کہان سے
لاتا ہم اندھیرے اُجالے پٹوا دیتے - اور پولیس
ہماری سی کتا - وہ میرے پاس دو ہفتے یا کچھ کم و
بیش میری بیوی بن کے رہی مگر مین نے اُسکو
خوش بھی کر دیا -

ص - ول - یہ تو بہت صاف صاف لکھا ہر - یہ تو
صاف ماخوذ ہو سکتا ہر -

رام - حضور اب اِسکے ماخوذ ہونے مین کیا بات باقی
رہگئی ہر - ہیچ کھیت مزا پائیگا -

شس - ہان حضور " مگر مین نے خوش بھی کر دیا - ع -

مین لاکھ کی دو لاکھ کی پروا نہین کرتا

اور پھر گریمن کے لیے جسپر ہماری جان جاتی ہر

دیکھی جو وہ صورت و شمائل دل ہو گیا بسمل اور گھائل

یہ شعر ابھی برجستہ تصنیف کیا ہر -

ص - وہ عورت دیکھنے مین کچھ اچھی ہر -

رام - حور کا بچہ ہر حضور -

ص - عمر کیا ہر -

رام - کوئی اُنتیس تیس برس کی -

ص - ول - گوآن -

شہباز - " گریمن کو فنس مین سوار کر کے ابھی ابھی بھیجدو
اور اگر ایرانے مین بُرا نہ مانو اور کسر شان نہ سمجھو
تو بھائی خود بھی ساتھ آؤ " -

ص - یہ کیسکے نام ہر -

رام - حضور یہ ابھی نہ بتاؤنگا -

ص - ول - گوآن -

شس - " اُسکا بیان تو پہلے تار گھر مین نوکر تھا
پھر ریل پر سپاہیون مین نوکر ہوا - اب خدا جانے
کہان ہر چاند خان اُسکا نام ہر - اگر وہ ملے تو تلاش
کر لو اور یہان بھیجدو کہ مین اُسکو گانون پر بھیجدون
اور یہان گلچھرّے اُڑاون - ع -

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

گریمن جان کے لیے انگور کی دو پٹاریان اور ایک
انار اور دو سیب بھیجتا ہون -

راقم بشیر الدولہ

صاحب یہ خط پڑھکر بہت خوش ہوے کہ بشیر الدولہ
نے صاف صاف اقبال کر لیا اب اگر عدالت
مین اِسکے خلاف بیان کرے تو دروغ حلفی کا دوسرا
مقدمہ دائر ہو - مگر رام سنگھ اور شہباز خان سے
کہا کہ شاید وہ اجلاس مین یہ کہدے کہ مین نے نشے کی
حالت مین یہ خط لکھدیا - میرے دشمنون نے مجھے بلا کر
لکھوا لیا ہوگا مجھے یاد نہین کہ مین نے کب لکھا تھا -

رام - حضور یہ دوسرا خط بھی ملاحظ ہو - ملا لیجیے ایک ہی
خط - ایک ہی روشنائی ایک قلم ہر

ص - اچھا اِسکو پڑھکر سناؤ -

رام - حضور اِسمین لکھا ہر -

" ارے یار -

احسان کیا ہر تو پورا احسان کرو -

سوختم سوختم این راز نہفتن تاکی

بھائی وہ کافر صورت یاد آگئی۔

طرہ پیکان کا ہی ٹکڑا کہ سہری کا ٹکڑا
مکھڑا ہی چاند کا ٹکڑا کہ پری کا ٹکڑا

اب یہ دیر کاہے کو کرتے ہو۔ کہین ہمارا قاصد تو نہین بھٹک گیا۔

راستہ دیکھا نہین قاصد بھٹکتا جائیگا

یہان اِسوقت شادی مرگ کی سی کیفیت ہی

کرون اگر مین رقم تہنیت کا آج آہنگ
تو نکلے میرے قلم سے صدائے بربط و چنگ

کریمن کا نام سنتے ہی واللہ دیوانہ ہوگیا۔

ص۔ کریمن کِسکا نام۔

رام۔ حضور اِسی سپاہی کی بی بی کا نام ہی۔

ص۔ او! ہان ہم بھول گئے تھے۔ گو آن۔

رام۔ "واللہ دیوانہ ہوگیا۔

بنایا کاکل مشکین نے سودائی ہزارونکو
پری بنکر یہ ناگن ڈس گئی شامت کے مارونکو

خدارا اب اِنکو سوار کراکے بھیجدو ورنہ دم پہلو مین خفا ہو جائیگا۔

کیا قہر ہی جتنا کہ وہ چاہت سے رکے ہین
اُتنا ہی اُسے چاہینگے ہم اور زیادہ

بندہ منتظر بیٹھا ہی

طالب دیدار بندۂ بشیر الدولہ
مشتاق جمال یار

ص۔ یہ دوسرا خط ہی۔

رام۔ حضور۔ ہی ثبوت یا نہین ہی خداوند۔

ص۔ ہان بیشک ہی مگر شرط یہ ہی کہ اُسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہو۔ اِسکا ثبوت البتہ چاہیے کہ اِسکا راقم وہی شخص ہی۔

رام۔ یہ میرے ذمے ہی اِس سے اطمینان رکھیے۔

صاحب سے رخصت ہوکر رام سنگھ اپنے گھر کو واپس آئے اور اِس فکر مین تھے کہ بشیر الدولہ کی خاص تحریر کسی بہانے سے دیکھنے مین آئے۔

بشیر الدولہ کی شامت اعمال سے اُسی روز رام سنگھ کوتوال کے ہان ایک مہمان آکے ٹِکا۔ یہ اُنکے وطن جگدیس پور کا ایک پنشن یافتہ صوبہ دار تھا۔ قوم کا برہمن۔ شب کو انسپکٹر شہباز خان جو رام سنگھ سے ملنے کو آئے اور اُنکی بشیر الدولہ سے باہم آہستہ آہستہ گفتگو ہونے لگی تو یہ نام سُنکر صوبہ دار چونکا۔ کہا بشیر الدولہ کون وہ نواب تو نہین جو کلکتے سے یہان آیا ہی اور یہین کا رہنے والا ہی۔ وہ تو بڑا بد معاش ہی۔ رام سنگھ نے پوچھا آپ اُسکو کہان سے جانتے ہین۔ کہا وہ اب کہان ہی ہم تو اُسکی تلاش مین بہت دن سے ہین لوگ اُسکو ڈھونڈھتے ہوے کلکتے گئے تھے وہان سُنا لکھنؤ گیا ہی۔ لکھنؤ آئے تو سُنا یہان سے پھر کلکتے کو گیا۔ اب اِن دونون کو اور بھی فکر ہوئی کہ یہ کیا بات ہی۔ باصرار تلاش کا سبب دریافت کیا تو صوبہ دار نے کہا (ہم یون نہین بتائینگے تاوقتیکہ ہمکو یہ نہ معلوم ہو جائے کہ وہ آپ لوگون کا دوست ہی یا نہین)

رام سنگھ نے کل قصہ صاف صاف کہ سنایا اور کمرے کا دروازہ بند کرلیا - اور صوبہ دار کو تشفی دی کہ آپ راست راست بلاکم وکاست فرمادیجیے ہمکو تو خود ہی فکر ہی کیونکہ اُسکی بد معاشی کا حال اب حکام تک مشہور ہو گیا ہی - اور سب اُسکے برسر پرخاش ہین - اگر آپ سے کبھی ہمین کچھ مدد ملے تو احسان ہوگا -

صوبہ دار نے بیان کیا کہ چھ مہینے کا عرصہ ہوا کہ ایک اہیرن پر نواب بشیر الدولہ عاشق ہوے اور اُسکے پاس پیغام بھیجا اُسنے انکار کیا مگر روپیہ عجب شی ہی - جب اُنھون نے طمع زر دی تو وہ بھی پھسل گئی - مگر اُسکا باپ ٹرا کائیان ایک ہی بگڑے یار تھا - اُسنے کہا کہ اِس شخص کی لڑکی کنواری ہی - اگر آپ یہ ذمہ کرلین کہ مین تمام عمر پچاس روپیہ مہینا دیا کرونگا تو خیر - نواب صاحب تو فریفتہ تھے ہی فوراً ایک کاغذ پر لکھدیا مگر اہیر نے اُس کاغذ کے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ میرے وکیل کے مشورے سے جسطرح وہ بتائے لکھدیجیے چنانچہ نواب صاحب نے لکھکر مُہر کردی اور اپنے دستخط کردیے ایک میرے دستخط ہوے اور ایک مسلمان زمیندار رئیس کے - دو مہینے تک نواب کے گھر مین وہ رہی اِسکے بعد نواب صاحب نے اُسکو تماشے کے دھوکے سے ایک عورت کے ساتھ میلا دکھانے کو بھیجا اور میلے مین سے وہ عورت اُسکو چھوڑ کر چلدی - لوگون نے اُسکو پہچانا - اِسکے گھر لے گئے اب وہ دور سے کھانا باتی ہی اور زار زار روتی ہی کہ نہ ادھر کی رہی نہ اُدھر کی رہی - اور جسوقت اُسکو میلا دکھانے کو بھیجا تھا کُل زیور نکال لیا تھا کہ ایسا نہ ہو کوئی زیور پر ہاتھ ڈالے - لاکھ لاکھ تلاش کی مگر اُسکا پتا نہ ملا نہ ملا - اب آپکی زبانی جو اُسکا نام سُنا تو کان کھڑے ہوے معلوم ہوا کہ وہی ہی -

شہباز - وہ کاغذ پاس ہی -

صوبہ - بیشک وہ کہان جاسکتا ہی -

رام - تو اُس چھوکری اور اُسکے باپ اور اِس کاغذ کو لائیے - آپ تو اچھے ملے واللہ ٹرے موقع پر مدد دی -

صوبہ - لیکن اتنا یاد رکھیے گا کہ اگر بشیر الدولہ کو ذرا بھی خبر ہوئی تو پھر وہ کوئی ایسی تدبیر سوچیگا کہ آپ کے بنائے کچھ بھی نہ بن ٹریگا اور وہ بلوہ بال بال بچ جائیگا -

رام - بھلا ہم پولیس افسرون سے بات چھوٹے تو انتہا ہی بس - ہم چھانہ تک تو دینگے نہین - مگر ایک امر دریافت طلب یہ ہی کہ وہ چھوکری بیاہی تھی کہ بن بیاہی -

ص - اُسکی شادی ہوگئی تھی جی - اُسکا میان دوسرے گانون مین رہتا ہی مگر غریب سا آدمی ہی اُسکے خسر یعنی چھوکری کے باپ نے کچھ دے لے کے اُسکو راضی کرلیا ہی -

رام - اب آپ ایک کام کیجیے - اُسکی مان کو بلوائیے اور باپ کو - باپ کی جانب سے تو کوئی

نالش نہو مگر اُسکا میان نالش کردے -

شہباز - نہین - اِسمین گڑ بڑ ہو جائیگا - وہ کہدیگا کہ جب اِسکے باپ نے رضامندی ظاہر کی اور مجھ سے کاغذ پر دستخط کرالیے اور دو معتبر آدمیون کی گواہی ہوگئی تو مین کیونکر جان سکتا تھا کہ وہ بیاہتا عورت ہی باقی رہا ماہواری جو دینے کو کہا تھا وہ دیتا جائیگا -

رام - اچھا تو بدچلنی تو ثابت ہوگی کہ اِس سے وعدہ کرکے ستیاناس کیا اور میلے کے بہانے سے نکال دیا یہ تو ثابت ہوگا کہ اِس ملعون کے قول و فعل کا کوئی اعتبار نہین ہی - آپ اِن سب کو بلوائیے اِدھر ایک مقدمہ اور تیار ہی - اور یہ دوسری ہت پلیتی دیکھیگی تو دل لگی ہوگی اور تب تک دو ایک اور مقدمے دائر ہو جائین تو عجب نہین - حکام پر ظاہر ہو جائیگا کہ یہ بھلے مانسون کی بہو بیٹیون کے ساتھ کِس طرح پیش آتا ہی - اور یہی ہمارا منشا ہی - دو ایک ایسے مقدمے صبح شام اور آیا ہی چاہتے ہین اور سچے مقدمے کہ اجلاس پر جاتے ہی ثابت ہو جاے اور کسی مین دو برس کسی مین ایک برس اور کسی مین چھ مہینے قید سخت کی سزا دیجاے - جرمانے کو تو وہ کچھ سمجھیگا نہین - روپے والا آدمی ہی زردار ہی - قید البتہ اُسکے کردار بد کی سزا مناسب ہی -

شہباز - ہم تو آپ سے کہہ ہی چکے ہین کہ ہمکو اُس قسم کے آدمی کی صورت سے نفرت ہی - سپاہی کی جانب سے آپ مقدمہ دائر کرادین - دوڑ دھوپ مین ہم بھی شریک ہین اور دامے درمے قدمے سخنے مدد کو بھی موجود ہین - اور اِسکا ہمکو اور آپکو اور صاحب کو سب کو خیال ہی ہی کہ جھوٹا مقدمہ نہ دائر ہو - سچا مقدمہ دائر ہو - اور اِن دونون مقدمون سے بڑھکر اور سچا مقدمہ کیا ہوگا کہ تحریری شہادت موجود ہی اور خود اقبال کرتا ہی کہ منکوحہ عورت کو اپنی بیوی کی طرح پر رکھا اور اب بھی خواستگار ہی کہ اگر وہ ملے تو فوراً بھیجدیجاے اُسکے میان کو گانون پر بھیجدونگا اور خود گلچھرے اُڑاؤنگا - مگر ہان اُسکے دستخط نہوے تو کُل کارروائی ٹیاں میل ہو جائیگی - پہلے اِسکا اطمینان کرلیجیے کہ دستخط بھی اُسی کے ہین بس پھر فتح ہی چارون شانے چت -

صاحب کو لوگون نے انسپکٹر اور کوتوال کی جانب سے خوب بھر دیا کہ جب تک یہ دونون اِس شہر مین رہینگے بشیر الدولہ پر ہرگز آنچ نہ آسکیگی یہ سب قادر بیگ کی چالین تھین - اِنکا نتیجہ سُنیے کہ بے سان گمان ایک روز دفعتہً انسپکٹر پولیس کے نام پروانہ پہونچا کہ تم لکھنؤ سے محمدی ضلع کھیری کو بدلے گئے اور تمھین تاکید کیجاتی ہی کہ بفور رسید پروانہ تم انسپکٹر شہباز خان کو چارج دیکر آج ہی روانہ محمدی ہو - اِسکی تعمیل کو اپنا فرض اور اِسکی عدم تعمیل کو اپنے ضرر کا باعث سمجھو - یہ پروانہ پڑھتے ہی انسپکٹر کے ہوش غائب غلہ ہوگئے کہ پروانہ کا ہیکو بم کا گولہ ہی - پھر غور سے پڑھا کہ کہین کسی اور انسپکٹر کے نام تو نہین ہی - سخت صدمہ ہوا کہ اِس گلزار مقام سے بدل کر

اُس کوردہ مین بھیجے جاتے ہین - اُنہنے سب انسپکٹر کو بُلاکر پروانہ دکھایا تو وہ بھی متحیر ہو گیا علٰحدہ کمرے مین جاکر سرگوشی ہونے لگی -

ا - (انسپکٹر) کچھ ہماری سمجھ مین نہین آتا -

س - (سب) لاحول ولاقوۃ کیا ریخ ہوا ہو واللہ -

ا - آخر غور تو کرو یہ بات کیا ہو -

س - کسی کا جوڑ چل گیا ؟

ا - شہباز خان انسپکٹر کی تو بد معاشی نہین ہو -

س - کیا عجب ہو -

ا - ہم صاحب کے پاس جائینگے اور پوچھینگے کہ حضور ہمسے کونسی خطا سرزد ہوئی جسکے جلد دمین ہم یون راندے جاتے ہین - بے وجہ بے سبب یہان سے محمدی کی بدلی مین ہمارا بڑا نقصان ہوگا -

س - ضرور کہیے اور نہ مانین تو صاحب انسپکٹر جنرل کو عرضی دیجیے کہ ہمارا کیا قصور ہو -

ا - جی چاہتا ہو استعفا بھیجدون بس -

س - خاصے مزے مزے انسپکٹری کرتے تھے ع -

بے غم ذردنے غم کالا	ع -
این از کجا رسید دگر بار الغیاث	

چلکر سررشتہ دار سے دریافت کیجیے -

ا - ہان ہم بھی یہی سوچے تھے -

تھوڑی دیر مین یہ دونون سررشتہ دار کے گھر پر گئے صاحب سلامت کے بعد انسپکٹر نے اپنی مصیبت کا حال بیان کیا کہ خدا جانے کن ذات شریف نے چغلی کھائی اور صاحب کو ہمسے بدظن کردیا - آپ اسمین اگر کچھ مدد دین تو احسان ہوگا - اب سُنیئے کہ سررشتہ دار نواب رونق جنگ بہادر کا دوست اور محمد عسکری کی پارٹی کا آدمی تھا - جب انسپکٹر صاحب اپنا سارا دُکھڑا رو چکے تو سررشتہ دار نے کہا (مجھے آپ کی بدلی کا حال اب تک نہین معلوم ہوا تھا - کیونکہ مین نے کل دو گھنٹے کی چھٹی لی تھی - آپ کہان بدل دیے گئے اُنھون نے جواب دیا (جی کچہری کے ضلع مین - محمدی مین بدلا گیا) سررشتہ دار نے مسکرا کر کہا (اوہ بڑی دور پھینکا - یہ کہیے کہ جہنم ہی کو سیدھا بھیجدیا - بڑے افسوس کا مقام ہو اور اب آپکی جگہ پر یہان کون آئیگا - کوئی باہر سے آئیگے شاید - بڑا افسوس ہوا)

سب - کوئی بات اسکی تہ مین ضرور ہو - کسی ذات شریف نے چغلی کھائی ہو یا شکایت کی ہو جب تو یہ ہوا -

سررشتہ - ہمارے صاحب چغلی سُننے والے نہین ہین جناب -

سب - آخر پھر بیٹھے بٹھائے یہ کیا سوجھی -

سررشتہ - اب ہم بھلا کیونکر کہہ سکین -

رموز مصلحت ملک خسروان دانند	
گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش	

ایسا نہو کہین آپ کو بھنگا بدل دین -

سب - کیا تعجب ہو -

ا - خدا نکرے یہ بیچارے اور بھی پریشان ہونگے - لڑکے بالونکو وہان کہان لیکے جائینگے - تھوڑی دیر کے بعد

یہ دونون رخصت ہوئے مگر سررشتہ دار کی تقریر سے
سخت ناراض - گالیان دیتے ہوئے جاتے تھے -
سوچے کہ صاحب کے بنگلے پر چلکر روئین شاید کوئی
نتیجہ نکلے - پہونچے اطلاع ہوئی پہلے انسپکٹر صاحب
بلائے گئے -

ا - (جنگی سلام کرکے) حضور

ص - آپ محمدی نہین گیا -

ا - حضور ابھی تو پروانہ پایا ہی -

ص - آپ کو فوراً روانہ ہونا چاہیے -

ا - خداوند ایک التماس ہی -

ص - آپ فوراً جائین -

ا - خداوند بندگی بیچارگی -

ص - آپ جانے کا بندوبست کیجیے - دوسرا بات
نہین ہو سکتا -

ا - حضور غلام کی کیا خطا ہی -

ص - حاکم کا حکم - بس -

ا - تو حضور ایک ہفتے کی مہلت ملے -

ص - آپ کو آج لکھنؤ چھوڑ دینا ہوگا -

ا - حضور —— غلام سے کبھی —— کوئی ——
مگر حکم حاکم -

ص - اچھا صاحب سلام - کاربد کا ہمیشہ کاربد
نتیجہ ہی ول - سلام -

ا - اچھا تو حضور -

ص - بس اب فرصت نہین - سلام صاحب -
کوئی ہی -

جمعدار حاضر ہوا اور انسپکٹر صاحب بادل حزین باہر
تشریف لیگئے - اور کوتوال صاحب طلب ہوئے -

کوتوال - (جنگی سلام کیا)

ص - ول آپ کب بھنگا جائیگا -

کوتوال - خداوند مین لکھنؤ کا ایک سب انسپکٹر ہون -

ص - ہون نہین تھا بولو - لکھنؤ کا سب انسپکٹر تھا
اب ہمنے تمکو بھنگا بدل دیا تم اور تمھارا انسپکٹر مل کے
لکھنؤ لوٹ کھایا - کاربد کا نتیجہ کاربد ہی -

کوتوال - خداوند جو حکم حضور نے دیا وہ سر آنکھون پر
بجا لائینگے مگر حضور تحقیقات کرکے ہماری اتنی تشفی کردین
کہ ہمسے کیا خطا سرزد ہوئی ہی - بس -

ص - ول بھنگا مین تمکو مرغ کا قورمہ اور پلاؤ نہین
ملیگا - وہان بشیر دولہ نہین ہی - ہمکو افسوس ہی کہ
ہم تمھارے انسپکٹر کو اس سے بُری جگہ نہ بھیج سکا
اندھیر لکھنؤ مین مچا دیا - بشیر دولہ کا راج تھا - اور تمھارا
عملداری تھا - اب تم کو ہمنے جہنم کو بھیجا ہی - اور
ترقی سے بھی آپ تمکو ہاتھ دھونا پڑیگا تم پروانہ پاتے ہی
فوراً باہر ایچ جاؤ - ہم تمکو شہر مین نہین مانگتا - نہ تم
نہ تمھارا ساتھی چور انسپکٹر - بشیر دولہ کا دوست -

ک - حضور یہ کسی دشمن نے حضور سے ——

ص - (کھڑے ہوکر) - ول سلام - رخصت -

ک - تو حضور دفعتہ چلا جانا تو محال ہی -

ص - ہم نہین جانتا - سلام - بس رخصت -

صاحب کھانے کے کمرے مین چلے گئے اور سب انسپکٹر
اپنا سا منھ لیکر باہر نکلے - گئے تھے انسپکٹر صاحب کی

سفارش کے لیے مگر وہان اُلٹی آتین گلے پڑین نہایت ہی
سراسیمگی اور بدحواسی کے ساتھ گھوڑون پر سوار ہو کر
احاطے کے اندر چپ چاپ چلے - جب باہر سڑک پر پہونچے
تو بادل پر درد یون باتین ہوئین -
ا - ہماری طرف سے کسی نے ضرور بھر دیا ہی - بات ہی
نہین کرنے دی - کہا ابھی محمدی جاؤ اور اکھڑ تیہہ
غصّہ ہو کر کہا کہ کار بد کا ہمیشہ کار بد نتیجہ ہی فوراً محمدی
جاؤ - اب فرصت نہین سلام صاحب دل سلام
آپ جانے کا بندوبست کیجیے - دوسرا بات نہین
بس سلام - تم سے کیا بات چیت ہوئی -
س - (سب) کیا عرض کرون - مجھے تو کہین کا نہ رکھا
ا - کیون کیون خیر باشد -
س - مکان بنانا الگ چھڑا ہی - ٹھیکا اپنے بھائی
کے مصنوعی نام سے الگ لیا ہی لڑکے بالے بھی آگئے
ہین عجب پریشانی ہی -
ا - مجھے تو وحشت ہوتی ہی -
س - وحشت کی تو بات ہی ہی مگر یہ سررشتہ دار بڑا
پاجی نکلا برہمن ہی نا - اِس کم بخت کو سب معلوم تھا
جیسے مین نے سلام کیا صاحب نے پوچھا تم یہان کہان
تم بھنگا ابھی نہین گیا -
ا - واللہ! یہ کیسے -
س - مین نے کہا خداوند مین لکھنؤ کا سب انسپکٹر ہون
کہا دل ہون مت کہو - یون کہو کہ لکھنؤ کا سب انسپکٹر تھا
اب تم نہین ہی -
ا - یہ جبھی سررشتہ دار ملعون نے کہا تھا کہ کہین
آپ کو بھنگا نہ سمجھ دین - بڑا پاجی ہی -
س - کہا تم اور تمھارا انسپکٹر ملکے لکھنؤ کو لوٹ کھایا -
ا - ہان! یہ کسی نے جڑ دی ہی -
س - اب بھنگا ہین تمکو قورمہ اور مزعفر پلاؤ نہین ملیگا
وہان بشیر الدولہ نہین ہی -
ا - (متحیر ہو کر) - واللہ! افوہ یہ پتے پتے کی کسی نے
پہونچائی ہی - بشیر الدولہ کا نام لیا؟
س - بیشک! - کہا تم لوگون نے اندھیر مچا دیا
بشیر الدولہ کا راج اور تمھارا عملداری تھا - اب ہم
تمکو جہنم بھیجتا ہی -
ا - لاحول ولاقوۃ -
س - ہم تمکو شہر مین نہین مانگتا -
ا - یہ تو ہمسے بھی کہا تھا -
س - تمھاری ترقی سے بھی تمکو ہاتھ دھونا پڑیگا -
تم فوراً بہرائچ جاؤ - شہر مین تم نہین رہ سکتا - تم
اور تمھارا چور انسپکٹر دونون شہر بدر - تم بشیر الدولہ
کا دوست ہی -
ا - یہ غور کے قابل بات ہی -
س - یہ کسکا جوڑ پڑ گیا یا الٰہی -
ا - دریافت کرنے کی بھی تو مہلت نہین - وہ تو
آج ہی کوچ کرنا ہی -
س - ہم بے طرح مارے پڑے -
ا - بڑا افسوس ہی -
س - یہ بشیر الدولہ سے کیون کھٹک گیا -
ا - اِسکی حرکتین -

س- یہ پلاؤ اور قورمے کی کس نے جڑی-
ا- ہم بتائین یہ سب بجرنگ بلی (گالی) کی شرارت ہی وہ ایک ہی (گالی) ہر افسوس ہر کہ اب ہم اِس (گالی) کا کچھ نہین کر سکتے ورنہ (گالی) کو کھا ہی جانا-
س- ہان یہ بات ہمارے ذہن مین بھی آئی تھی کہ تھانے پر ہمارا آپ کا بغلی گھونسا بجرنگ بلی ہی ہر اور وہ منشی مہراج بلی کا عزیز بھی ہر اور نواب محمد عسکری کی ٹکہ ی کا آدمی ہر یہ سب اِسی کی آگ لگائی ہوئی ہر-
ا- نہین یہ ہمارا گمان نہین ہر- ہماری یہ راے ہر کہ بجرنگ بلی نے کسی رئیس یا حاکم سے یہ سب باتین جڑ دی ہین اور اُسنے صاحب کا مزاج درہم برہم کر دیا ہر- بجرنگ بلی کی یہ مجال نہین کہ اتنے بڑے حاکم کے پاس جائے اول تو بار ہی پانا محال ہر اور اگر سلام ہوا بھی تو یہ جرأت بھلا ہو سکتی ہر کہ افسرون کی شکایت کرے لاحول ولا قوۃ - کیا مجال - کیا واللہ بُرا وقت ہر کہ نہ کسی سے مشورہ لے سکتے ہین نہ صلاح - کسی سے بِل تک بھی تو نہین سکتے -
س- اِس طرح شہر سے نکالے جاتے ہین جیسے چھٹے ہوے بد معاش اور نادری حکم ہر کہ آج ہی شہر چھوڑ دو-
ا- صبر پڑیگا ہمارا-
س- اب آپ تو تھانے پر جائیے اور بندہ اپنے گھر جاتا ہر کہ اُن لوگون کا کوئی بندوبست کرون-
ا- تمھارے بھائی کی رخصت کو اب کتنے دن باقی ہین-
س- ابھی اٹھارہ بیس دن باقی ہین-
ا- بھنگا جا کے متعلقین کو بُلا لینا-
س- اجی مکان جو بنوا رہا ہون-
ا- ہان سچ کہا-
س- یک سر و ہزار سودا-
ا- بُرا رنج ہر واللہ-
س- کیا مصیبت دفعتہً پڑ گئی ہر-
ا- کچھ کہتے سنتے نہین بنتا-ع-

جسنے ہمین جلایا وہ بھی جلے خدایا

اتنے مین ایک کانسٹبل نے کہا صوبیدار صاحب آپ کی تلاش مین انسپکٹر باج کھان بیٹھے ہین - جلدی جائیے - دونون نے گھوڑے تیز کیے اور پولیس اسٹیشن پر پہونچے تو دیکھا کہ انسپکٹر شہباز خان اور سب انسپکٹر رام سنگھ اِنکے منتظر بیٹھے ہین -
شہباز- ارے میان بڑی دور پھینکے گئے-
انسپکٹر- کیا بتائین بھائی -
رام- آپ کے نام بھنگا جانے کا حکم ہر-
سب- جی ہان - کیا آپ ہماری جگہ آئے ہین-
رام- ہان بھئی ہم تو اپنے مفصل ہی مین اچھے تھے مگر حاکم کے حکم کو کیا کرین-
سب- بیشک- اچھا آپ کو مبارک ہو-

انسپکٹر اور سب انسپکٹر شہباز خان اور رام سنگھ
کو چارج دیکر تین بجے کے وقت اسباب لدوا پھندوا کر
نواب بشیر الدولہ کے ہان گئے۔

سب انسپکٹر انسے رخصت ہوکر اپنے گھر گیا اور
یہ نواب صاحب کے مکان پر پہونچے۔ بشیر الدولہ کو
اطلاع ہوئی فوراً بلا لیا۔

ب ۔ (بشیر) کہو اُستاد یہ کل کہان غائب رہے۔ این!
یہ آج چہرہ کیون اُترا ہوا ہی۔

ا ۔ کیا بتاؤن نواب صاحب۔

مہری ۔ اللہ خیر کرے بہت چہرہ اُتر گیا ہی۔

ب ۔ بھئی ہمین دحشت ہوتی ہی۔

ا ۔ اب ہم آپ سے رخصت ہوتے ہین۔

ب ۔ کیا معنی۔ رخصت کیسی۔

ا ۔ بدلی ہوگئی۔

ب ۔ ارے! لاحول ولاقوۃ! کیا بُری خبر سُنائی ہی
میان دل لگی تو نہین کرتے ہو۔

ا ۔ خدا کی قسم۔

ب ۔ ادر کہان کی بدلی ہوئی۔

ا ۔ محمدی ضلع لکھیم پور کھیری۔

ب ۔ اُفوہ! یہ سب معاملہ بگڑ گیا۔ اب ہمارے ہاتھ پانون
پھول گئے بس۔ اب کچھ نہو سکیگا۔

مہری ۔ اُن سے بڑی بڑی امیدین تھین۔

ب ۔ آپ کے اسسٹنٹ تو رہینگے۔

ا ۔ اُنکو بھنگا بدل دیا۔

ب ۔ بھنگا کہان ہی۔

ا ۔ نیپال کی ترائی مین۔ بہرائچ کا ضلع دنیا بھر سے
دور۔ بڑی مصیبت پڑ گئی۔

ب ۔ بھلا کب تک جانا ہوگا۔

ا ۔ اسی دم۔ حکم ہی کہ ابھی ابھی جاؤ اور شہر کو فوراً
چھوڑ دو۔

ب ۔ این! واللہ!!! اور جرم۔

ا ۔ حاکم کا حکم۔

ب ۔ دوڑو دھوپو۔ خوشامد کرو۔

ا ۔ اب وقت نہین ہی اور نہ کچھ ہوسکتا ہی۔ حکام
سب بدظن ہین۔ بات تک صاحب سٹی مجسٹریٹ
نے نہ کرنے دی کہا کار بد کا نتیجہ بد ہوتا ہی۔ آج ہی
شہر چھوڑ دو اور سب انسپکٹر سے کہا کہ تم کو ہم بھنگا
بھیجتے ہین وہان مرغ پلاؤ اور قورمہ نہین ملیگا وہان
بشیر الدولہ نہین ہی۔ تم نے اور تمھارے انسپکٹر
نے لکھنؤ کو لوٹ کھایا اور بشیر الدولہ کا راج
تھا تم دونون چور ہو اور بشیر الدولہ چھٹا ہوا
بدمعاش ہی۔

ب ۔ یہ کیا۔ ہمنے اُنکا کیا بگاڑا ہی۔

ا ۔ خدا جانے کس نے کیا جڑ دی ہی۔

ب ۔ مرغ پلاؤ اور قورمے کا حال اُسکو کہان سے
معلوم ہوگیا ہمین تو یہ حیرت ہی۔

ا ۔ اب ہمارا یہان رہنا ہوتا تو ہم کچھ فکر کرتے مگر وہ تو
حکم ہی کہ فوراً جاکے چارج لو۔

ب ۔ کیا افسوس ہی واللہ۔

ا ۔ اگر کھانے بھر کا سہارا ہوتا تو مین تو نوکری

چھوڑ دیتا ہرگز ہرگز نوکری نہ کرتا-
ب- کوتوال بیچارے کے لڑکے بالے آگئے تھے-
ا- وہ ہمسے زیادہ تباہی مین ہین-
ب- پھر بھائی اب ہم کیا کرین- تمھاری تقریر سے ظاہر ہوتا ہو کہ وہ ہمارے دشمن ہین اور ادھر لالہ بجرنگ بلی بھی بغلی گھونسا ہو- پھر ہمکو کیا صلاح دیتے ہو— رام سنگھ کو ہم جانتے نہین ہین اور وہ جو مسلمان انسپکٹر ہین میان شہباز خان وہ سنا ہو کہ بڑے ہی مرشد ہین-
ا- بڑا بد آدمی ہو-
ب- وہی تو کہتا ہون-
ا- کیا تفرقہ پڑ گیا ہو- افسوس !!!
ب- ارے یار آج ہی چلے جاتے ہو- بھئی اچھی طرح باتین کرنے کا بھی موقع نہ ملا- اور اتنا بڑا حاکم خواہ مخواہ مجھ سے بگڑ گیا اور خدا جانے لوگون نے اُنسے کیا کہدیا ہوگا-
ا- خبر نہین- بہت کچھ لگائی بجھائی ہوگی کہ خداوند جنین ہو اور چیان ہو- کہتے تھے کہ تم نے اور تمھارے انسپکٹر نے شہر کو لوٹ کھایا- اور بشیر الدولہ کا راج ہو- اندھیر ہو- صبح سے اگر پانی تک پیا ہو تو قسم لیجیے- تڑکے ہی تڑکے یہ گولہ پڑا-
ب- کھانا کھائیے- پہلے کھانا کھائیے- دیکھو جی بوچھو کچھ ہو- کوئی شی تیار ہو- جو تیار ہو لے آئے-
باورچی نے آکے کہا سرکار بسکٹ ہین اور آغا صاحب کے واسطے اسوقت پرندے کے کباب اور چپاتی پکی ہو- سویرے اُنھون نے کھانا نہین کھایا تھا اور بھنے گردے ہین- حکم ہوا کہ آغا صاحب سے کہو یہین آن کے کھائین اور چپاتیان گرما گرم اتارو- انسپکٹر اور آغا نے گرما گرم چپاتیان اور پرندے کے کباب اور بھنے گردے اور تلی ہوئی مٹر کی پھلی اور نورتن چٹنی کھائی اور بعد فراغ طعام دودھیا چا بسکٹ کے ساتھ اڑائی تو ایک گوشے مین لیجا کر بشیر الدولہ نے یون آہستہ آہستہ گفتگو کی-
ب- بھائی صاحب آپ نے بڑا لونڈا پن کیا جو آپ میرے ہان اسوقت آئے- تم تو محمدی بدل لیے گئے مگر بندے کو یہین رہنا ہو- اگر صاحب مجسٹریٹ سُن لینگے کہ تم یہان آن کے ٹکے تھے وہ اور بھی بدظن ہو جائینگے اس سے بہتر یہی ہو کہ آپ سرا مین ٹکین شام کو بندہ ریل کے اسٹیشن پر ملیگا-
یہ گرما گرم فقرے ایک ایسے شخص کی زبان سے سُنکر جسکے سبب سے یہ اسقدر مصیبت مین پڑ گئے تھے انسپکٹر کا چہرہ مارے غصے کے لال ہوگیا اور تمتمانے لگا- اُسی وقت کمرے کے باہر نکل آئے اور پھاٹک کے باہر جاکر اپنے خدمتگار کو حکم دیا کہ ہمارا اسباب لیکر داروغہ صفائی کے ہان ابھی چلے آؤ اور اکا کرایہ کرکے اُسی وقت داروغہ صفائی کے گھر پر گئے- ادھر بشیر الدولہ کے خدمتگار نے اپنے آقا سے کہا حضور انسپکٹر صاحب اُسوقت بہت خفا ہوکر چلے گئے اور اپنے خدمتگار کو کہ گئے ہین کہ اسباب اُٹھالاؤ

ب - (اشارہ کرکے) تمسے کیا مطلب ہی -

خ - کچھ نہین حضور -

راوی - انسپکٹر کے خدمتگار نے گاڑی کرایہ کی اور اسباب بار کرکے داروغہ صفائی کے گھر چلا اِدھر مہری نے متحیر ہوکر یون سوال کیا -

مہری - اوئی یہ اِسوقت اِنکا اسباب کاہیکو ہٹوا دیا -

ب - اُترا شحنہ مردک نام -

مہری - اتنی دوستی ہوکے کوئی ایسا کرتا ہی -

ب - اب ہمین اس سے کیا مطلب ہی -

آغا - تو اب اِسقدر بے مروتی بھی نچاہیے -

ب - بندہ مطلب کا آشنا ہی - بس مطلب سے مطلب رکھتا ہی -

آغا - اُسنے آپ کا کتنا ساتھ دیا -

ب - روز قورمہ اور مرغ کے کباب اور کٹلٹ اور بریانی اور طرح طرح کا سالن نہین کھایا - یہ سب مفت کا آتا ہی -

مہری - تو اب کہین ہمسے بھی یہ طوطے چشمی نہ کرنا ہان آج تو تمھاری بانگی دیکھ لی -

ب - تمھاری اور بات ہی -

مہری - بس بس آج تمکو بھی آزما لیا - جب ایسے وقت مین تمنے اپنے دوست کا ساتھ نہ دیا تو پھر آپ تم سے کیا امید ہو سکتی ہی - ایسے وقت پر جو دشمن ہو اُسکو بھی مدد دینی چاہیے اور وہ کوئی تمھارے دست نگر نہین وہ سو مہینا پاتے ہین اور اوپر سے یین تو ہزارون ہی پیدا کرین - اور وہ بھلے مانس کیا جو کسی دوست کو کھلا کر بکھاتا پھرے کہ ہمنے فلانے کو مرغ کا پلاؤ کھلایا تھا اور فلانے کو قورمہ کھلایا تھا یہ رئیسون کی شان نہین ہی -

ب - صاحب تو اُسکے دشمن ہو رہے ہین اور مین اُسکو اپنے گھر ٹکاؤن -

م - جاؤ بھی معلوم ہوگیا تم نکمّے آدمی ہو اور شام تک کی بات تھی

ب - تو تم تو اُنکا جامہ پہنے ہوے ہو جیسے تم کو ہم سے مطلب ہی یا اُنسے مطلب ہی - ایسے ایسے انسپکٹر ہمارے ہان بندھے رہتے ہین -

آغا - اچھا اب اسٹیشن پر تو چلیے گا -

ب - واہی ہو - کیسا اسٹیشن - بندہ ہی اور یہین اور دل لگی مذاق ہی -

م - اوئی تو اُنکے رہنے سے مین کہین بھاگ جاتی -

ب - ہم کسی کے غم مین نہین شریک ہونا چاہتے -

آغا - اور دکھ ہی کے وقت شریک ہونا چاہیے -

م - اِسمین کون تعجب ہی -

ب - ہم غم کے وقت کسی کے شریک نہین ہونے -

م - تو تمھارا بھی گاڑھے وقت کوئی شریک نہ ہوگا یہ بھی یاد رکھو -

ب - ہمین ایسا وقت ہی نہ آئیگا - ہم پر گاڑھا وقت پڑے ہی گا نہین - اتفاق سے مہری اور آغا دونون اپنے اپنے دل مین کہا (پڑے پول کا سر نیچا) -

ب - خدا نے ہمین اِسقدر دولتمند کیا ہی کہ ہمارا روپیہ ہمکو کل مصائب سے بچا لیگا -

مہری - اللہ نہ کرے کہ مصیبت پڑے - یہ واہیات باتین نہ کرو-

آغا - واجد علی شاہ سے زیادہ تو روپیہ نہین ہی حضور کے پاس - پھر بھلا کیا ؟

ب - وہ اور بات تھی -

مہری - ہمارا جی اِن باتون سے گھبراتا ہی -

آغا - کچھ اور باتین کیجیے -

اتنے مین حضور تحصیل کے تحصیلدار صاحب کی گاڑی گھڑگھڑاتی ہوئی آئی اور برآمدے مین ٹھہری اور خدمتگار نے دوڑکر اطلاع دی کہ حضور تحصیلدار صاحب تشریف لائے ہین - ڈرائنگ روم مین نواب بشیر الدولہ صاحب جاکے بیٹھے اور تحصیلدار صاحب کو بلوایا -

ب - (استادہ ہوکر) تسلیمات عرض کرتا ہون -

ت - (تحصیلدار) تسلیم جناب نواب صاحب - مزاج اقدس

ب - الحمد للہ - آپ کا مزاج انور -

ت - آپ کے ہان انسپکٹر صاحب فروکش ہین -

ب - جی یہان سے کھانا وانا کھاکے اب صفائی کے داروغہ کے ہان گئے ہین -

ت - سُنا آج ہی تھمد روانگی ہی -

ب - جی ہان -

ت - تو مین آداب عرض کرتا ہون - اُنھین سے ملنے کو آیا تھا -

ب - بسم اللہ خدا حافظ ہی -

تحصیلدار صاحب گاڑی پر سوار ہوے اور کوچبین کو حکم دیا کہ داروغہ صفائی کے مکان پر چلو اور ادھر آغا اور مہری سے بشیر الدولہ نے کہا کہ دیکھو تحصیلدار آیا تھا ہم کیا کسی تحصیلدار کو سمجھتے ہین انکو حکومت کا نشہ ہی تو ہم کو بھی اپنی دولت کا نشہ ہی -

مہری - کیا کچھ حکومت کی لیتے تھے یا تمھین آپ ہی آپ خیال ہوا کہ یہ حکومت کی لیتا ہی -

آغا - مہری خدا گواہ ہی تم اِنکی باتون سے خوب واقف ہو گئی ہو - خوب اِنکے مزاج کی تم نے نباضی کی - واقعی اِنکے دل مین یہ وہم پیدا ہوا ہو گا کہ یہ ہمسے تحصیلداری کی لیتا ہی -

ب - مین نے واللہ حقہ نہین دیا - نہ گلوری دی - وجہ کیا - ہمسے اور دون کی ! ہم سے بشیر الدولہ سے اور حکومت اور رعونت کی جو دنیا مین کسی کی حقیقت ہی نہین سمجھتا -

آغا - کیا بُرے بُرے کلمے اور غرور و پندار کے الفاظ آج حضور کی زبان سے نکلتے ہین -

داروغہ - عجب و پندار نہین - سچ کہتے ہین - نواب بشیر الدولہ بہادر جنکا نام ہی وہ ایسے ہی ہین - آپ کو ابھی معلوم کیا ہی بندہ نوازمن -

آغا - بندہ نوازمن کیا خوب - مشفقی من کے بھائی بندہ نوازمن پیدا ہوے -

داروغہ - آپ ایک شی کو جانتے ہی نہین ہین جناب آغا صاحب -

ب - خدا کی قسم افلاطون آئے تو دو کلمون مین

بند کردون۔
داروغہ۔ حق ہی۔
آغا۔ تم ہی ایسون سنے تو سلطنت غارت کرائی۔
مہری۔ (مسکراکر خاموش ہو رہی)
آغا۔ مہری تم واقعی وزارت کے قابل ہو۔
مہری۔ (مسکراکر) بندگی۔
داروغہ۔ حضور بادشاہ ہون اور مہری وزیر ہون اور ہمارے لیے کیا عہدہ تجویز ہوگا جہان پناہ۔
آغا۔ آپ کا سر منڈوا کے گدھے پر سوار کراکے شہر بدر کرادون کہ غارت کن رؤسا ہو۔
مہری۔ میرے دل کی بات کہی تمنے۔
بشیر۔ اچھا بی مہری صاحب تو اب خوب چڑھ گئیں ماشاء اللہ۔ بڑی علامہ اپنے نزدیک۔

آغا گو ایک وارستہ مزاج اور مسخرہ آدمی تھا۔ مگر آقا کا جان نثار اور راستباز اور حق پرست خوشامد اور تملق اور چاپلوسی سے طبیعت نفور اور داروغہ اسکے برعکس تبرا کا ئیسان ایک ہی ذات شریف جسکے کاٹے کا منتر نہین۔ اُسنے بڑھاوے دے دے کے بشیر الدولہ کی اور بھی مٹی خراب کردی مہری گو بڑی چرباںک اور آوارہ عورت تھی مگر خلقی دانشمند اور دوراندیش اور فہمیدہ اور باسلیقہ۔

خیر۔ ادھر تو یہ گفتگو ہوتی تھی۔ اب اُدھر تحصیلدار صاحب کا حال سُنیے کہ داروغہ صفائی کے مکان پر یہ اپنے دوست انسپکٹر سے ملے۔ دریافت کیا کہ یہ دفعتہً کیسا گولہ تم پر پڑا اُنھون سنے کل حال بیان کیا کہ (ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ ہم پر صاحب کا عتاب کیون ہی اور دفعتہً ہم سے ایسی کون خطا سرزد ہوگئی کہ کھڑے کھڑے شہر سے نکلوا سنے دیتے ہین اور ہمارے سب انسپکٹر کے نام بھی پروانہ جاری ہوا ہی کہ تم فوراً چارج دیگر بھنگا چلے جاؤ۔ عجب گو مگو کا معاملہ ہی مگر حکم حاکم مرگ مفاجات۔ سب انسپکٹر سے کہا کہ تم اور انسپکٹر دونون نے ملکے شہر کو لوٹ کھایا۔ اور بشیر الدولہ نے تمکو پلاؤ اور مرغ کھلا کھلا کے اپنے بس مین کرلیا)۔ تحصیلدار نے کہا مین آپکی تلاش مین بشیر الدولہ ہی کے ہان گیا تھا۔ سنا وہان سے آپ لدبچند کے یہان اُٹھ آئے تو یہان آیا۔ اِسکے جواب مین داروغہ صفائی نے کہا حضور نے ابھی پورا پورا حال تو سُنا ہی نہین۔ یہ تو ظاہر ہی کہ انسپکٹر صاحب اور انکے سب انسپکٹر دونون بشیر الدولہ کی بدولت راندے گئے ذلیل اور مردود ہوے اور بدل دیے گئے اور اِس بشیر الدولہ محسن کش احسان فراموش کی باتین سنیے کہ یہ جو اُنکی کوٹھی مین اسباب لیکر گئے اور کل حال اُس سے بیان کیا تو وہ دم بھر بھی اِنکے ٹکنے کا روادار نہ ہوا۔ کہا آپ کے یہان ٹکنے سے صاحب مجسٹریٹ بندے سے اور بھی بدظن ہو جائینگے۔ آپ جاکے سرا مین فروکش ہو جیے۔ مین اپنے گھر مین آپ کو ٹکا کر بدنامی نہین لینا چاہتا۔ اِس اندھیر کو ملاحظہ فرمائیے کیا دنیا ہی اور کیسے بد باطن لوگ ہین۔ دم بھر ٹھہرنے کا روادار نہوا۔ حالانکہ خوب جانتا تھا کہ آج ہی شب کو روانہ ہو جائینگے اور اُسی کمبخت کے

سبب سے یہ مصیبت انپر پڑی ہو ایسے محسن کُش اور احسان فراموش کو زندہ چنوا دے۔ سنگسار کرے بس اور انکی عقلمندی کہ اُسکو اپنا دوست سمجھے تھے۔ وہ آدمی کیا جو دوست اور دشمن مین تمیز نکر سکے۔ مگر انکی عقل کو کوئی کیا کرے۔

تحصیلدار صاحب نے یہ کُل قصہ بغور سنا اور کہا افسوس صد افسوس۔ یہ بشیر الدولہ ایسا پاجی آدمی ہو۔ لاحول ولا قوۃ! واللہ بڑا رنج ہوا۔ رنج کیا معنی صدمہ ہوا۔ لعنت خدا۔ احسان فراموشی کی بھی کوئی انتہا ہو۔ اور تم میرے گھر کیون نہ اُٹھ آئے بھائی اسقدر مغائرت! واہ۔ خیر یہ باتین تو ہوتی ہی رہینگی اب آپ ذرا میرے ساتھ چلیے۔ مجھے ایک بڑی ضروری بات عرض کرنی ہو۔ اب پس وپیش نہ کیجیے۔ بس چلیے چلیے

انسپکٹر۔ اب تو کہین جانے آنے کو جی نہین چاہتا۔

ت۔ آپ کچھ پاگل ہو گئے ہین۔

داروغہ (صفائی) جائیے تحصیلدار صاحب کا کہا کیجیے۔

ت۔ آپ انکا اسباب تو میرے بنگلے پر بھجدیجیے اور یہ ابھی یہان سے نجائینگے۔ بالفعل میرے ہان چند روز دلکش رہینگے۔

داروغہ۔ خدا ہمچنین کند۔

ت۔ سب بند و بست ہو گیا ہو۔

انسپکٹر۔ اور پروانے کی تعمیل نکرون۔

ت۔ اجی کیسا پروانہ تم چلو تو سہی۔

ا۔ بسم اللہ چلیے مگر اونچ نیچ آپ دیکھ لیجیے

بندہ نواز۔ ع

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم وبیش را

داروغہ۔ کچھ تو تحصیلدار صاحب نے سوچ لیا ہوگا۔

ت۔ فتح ہو۔ مگر ہان جو یہ بیوقوفی نہ کر جائین۔

ا۔ وہ کیا۔

ت۔ وہ یہ کہ اب بشیر الدولہ کو اپنا دوست نہ سمجھو۔

ا۔ دوست! غضب کیا۔ خدا گواہ ہو اگر میرا بس چلے تو اُس لعین نابکار کو ایسا دق کرون کہ تمام عمر یاد ہی تو کرے۔ وہ پاجی پن اُس بدذات نے میرے ساتھ کیا ہو اسطرح آنکھین پھیر کہ گفتگو کی کہ مارے غصے کے مین کانپ اُٹھا۔ دو دن اگر پھر مجھے انسپکٹری ہو جاے تو وہ تگنی کا ناچ نچاؤن کہ یاد کرے۔ مگر۔ ع۔

آن قدح بشکست وآن ساقی نماند

اِس گفتگو کے بعد تحصیلدار صاحب نے دوست انسپکٹر کو گاڑی پر بٹھا کر لے گئے اور داروغہ صفائی کو تاکید کر گئے کہ انکا اسباب ہمارے مکان پر بھیجدیجیے اور یہ بھی تاکید کی کہ اسوقت کی گفتگو کا حال بجز ہم تین آدمیون کے چوتھے کو نہ معلوم ہو۔

گاڑی پر سوار ہو کر چلے تو تحصیلدار صاحب نے یہ نہین بتایا کہ کہان جاتے ہین۔ اور نہ کوچبین کو کچھ حکم دیا چلتے چلتے صاحب مجسٹریٹ کی کوٹھی مین گاڑی ایک دم سے گھڑگھڑاتی ہوئی داخل ہو گئی۔

ا۔ یہ تو صاحب ستی مجسٹریٹ کی کوٹھی ہو۔

ت۔ یہ ہمارا بنگلہ ہو۔

ا - (ہنسکر) - آپ پاگل سمجھے ہین مجھے -
ت - ہمارا بنگلہ ہی میان -
ا - (متحیر ہوکر) یہ یہان کاہیکو لائے بھائی کیون ذلیل
گرا دُگے - وہ میری صورت دیکھکے جل جائینگے -
ت - پھر اب جو کچھ ہو - ع -

| ہرچہ بادا باد ما کشتی درآب انداختیم |

ا - آج آپ بے جوتے پڑوائے نہین مانتے - خیر - ع
ہرچہ از دوست میرسد نیکوست
راوی - یہ مصرع تحصیلدار نے بھی مسکراتے ہوے
دُہرایا اور کہا ہماری خاطر سے آج آپ جوتے ہی کھا لیجیے
یاراے مین یہی سہی - کون بڑی بات ہی -
ا - آپ تو دل لگی کرتے ہین اور مجھے پورا پورا یقین
ہی کہ صاحب میری صورت دیکھتے ہی ردل سید صاکرینگے
کہ یو بلاڈی فول اب یہان کیا کرنے آیا ہی -
ت - ردل اگر ہاتھ مین لیا تو ہماری تشفی نہوگی -
یہین تم پر کفش کاری کرین جب کی سند ہی - اب دل لگی
تو ہو چکی مطلب کی بات سُنو - ہم تمکو مین ہفتے کی رخصت
دلوائے دیتے ہین - تم بشیر الدولہ کے دھروا دینے
کی فکر کرو - صاحب تم سے خوش ہو جائینگے وہ بد معاش
کے دشمن جانی ہین ایسا کھرا اور راستباز اور
ملنسار انگریز بھی نہین دیکھا - بشیر الدولہ کے
پاجی پنے کی حرکتون کا حال انکو رتی رتی معلوم ہی
اور یہ بھی معلوم ہی کہ اُسنے تم کو گانٹھ لیا تھا اب
اگر تم اُسکو دھروا دو اور خود ایکسا رہو تو تم سے
بڑے خوش ہون مگر ہان اگر اسمین تمنے ذرا بے ایمانی کی

یا جعلی مقدمہ پیش کیا یا جھوٹے گواہ دیے تو بشیر الدولہ
کو تو وہ فوراً چھوڑ دینگے مگر تم کہین کے نرہوگے -
ا - رخصت کاہیکو وہ دینے لگے -
ت - اِس سے تمکو کیا بحث ہی -
ا - اگر ایسا ہو تو سبحان اللہ - کیا پوچھنا ہی - گھی کے
چراغ مسجد مین روشن کردن - عید ہو جائے واللہ
بھائی جان اِس امر مین ضرور شیخی لڑاؤ -
صاحب کسی دوست کے پاس ملاقات کو گئے تھے
کوئی آدھ گھنٹے کے بعد واپس آئے - اور تحصیلدار
کے ساتھ انسپکٹر کو دیکھکر مُسکرائے - باواز بلند کہا
ردل تحصیلدار صاحب ہم آپ کو جلد دیکھینگے) اُنھون
نے جواب دیا (بہت خوب حضور)
ا - شگون تو اچھا ہی مسکراتے جاتے تھے -

| بولا وہ شگون ہی نرالا |
| نیولا یکہ آستین مین پالا |

ت - چھکنے لگے چڈا گلچھرو -
ا - تمھاری ہی جوتیون کا صدقہ ہی سب -
ت - اگر رخصت ملی تو دعوت لینگے برادر -
ا - مع جلسے کے -
ت - کھانا اور ناچ اور جام بادۂ گلفام -
ا - ٹروسے والی کو بلواؤن حضور -
راوی - کہان تو ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی کہ منھ پر
ہوائیان اُڑ رہی ہوئی تھین اور کہان اب ناچ رنگ
کی سوجھنے لگی - صاحب ذرا مسکرا دیے اور جان مین
جان آگئی -

تہوڑی دیر کے بعد آردلی نے آکے کہا - صاحب نے سلام دیا ہی دونون صاحب چلیے - تحصیلدار خوش خوش بے جھجھک اور انسپکٹر ڈرتے ہوے چلے کمرے مین گئے تو صاحب نے کھڑے ہوکر دونون سے ہاتھ ملایا اور کرسی دی -

ت - حضور نین ہفتے کی انکو رخصت دیجیے -

ص - ول مگر اسکا ذمہ کون کرتا ہی کہ یہ ایماندار رہیگا بشیرالدولہ سے نہین ملجائیگا -

ت - حضور یہ میرا ذمہ ہی -

ص - اچھا تین ہفتے کا رخصت منظور -

ت - تو حکم تحریری ملجاے -

ص - وہ سب ہو جائیگا -

ت - حضور یہ بڑے سچے آدمی ہین مگر بشیرالدولہ کے چلمے مین آگئے اور مارے پڑے -

ص - اچھا اب ہم سے اور ان سے کوئی بات چیت نہو گا جو ہو گا آپ کے ذریعے سے ہو گا -

ت - بس بس حضور نے اچھا فیصلہ کر دیا -

ص - بشیرالدولہ بڑا بھاری بدمعاش ہی - عورت لوگ کو بے آبرو کرنے والا - ہماری مجسٹریٹی مین ایسا آدمی نہین رہنے پائیگا اور جو اہلکار اسکا دوست ہوکے رہیگا وہ بھی نہین رہنے پائیگا -

ت - حضور بجا فرماتے ہین -

ص - ہم کسی کا دشمن نہین ہی اور ہم جھوٹا مقدمہ نہین مانگتا سچ بات ہو اور گواہ بھی سچا ہو بس اور کچھ نہین - جھوٹ بولا کوئی اور ہمارا مزاج بد لگیا - بڑا کڑا مزاج ہو جاتا ہی -

ت - بیشک جتنے سچے اور ایماندار آدمی ہین اُن سب کا یہی قاعدہ ہی - نہ جھوٹ بولین اور نہ جھوٹ کسی کا سنین -

ص - (مسکراکر) اور نہ جھوٹ بولنے دین سے

	دروگ ای برادر مگو زینہار کہ کاذب بوُد خوار و بے اعتبار	

ت - (مسکراکر) حضور ابکی فارسی مین امتحان دینگے ؟

ص - ول ہائی اسٹینڈرڈ کی ہم کوشش کر رہا ہی - اچھا صاحب رخصت -

دونون نے جُھک جُھک کر سلام کیا اور باہر آئے -

ت - لے اب دعوت اور جلسہ دیجیے -

ا - ضرور - جلالیا واللہ جلالیا -

ت - اب بشیرالدولہ کے پھانسنے کا سامان کرو -

ا - سامان! سامان کیسا - پھنس گیا سمجھو - اب کیا کوئی دقیقہ باقی بھی رہیگا - شہباز خان کو بلوائیے اور رام سنگھ کو - بس پھر دل لگی دیکھیے کہ حضور فیض گنجور نواب مستطاب بشیرالدولہ بہادر نبدھے چلے جاتے ہین -

ت - رام سنگھ کی زبانی سُنا کہ بڑے بڑے ظلم ڈھائے ہین اور اب تک دو تین بیاہتا عورتین موجود ہین - چوکڑی اور چھکڑے ہی ہانکتا ہی - ایک فٹن مین جوڑی چلتی ہی اور ایک فٹ اور ایک ران سواری اور ایک کوتل -

ا - مجھ سے پوچھیے صاحب -

شعر - بقول شخصے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے -
ا - یون گرفتار کرادون یون (چٹکی بجائے)

گھر پر پہونچکر تحصیلدار صاحب نے انسپکٹر شہباز خان کے نام رقعہ لکھا -

مائی ڈیر انسپکٹر - آج شب کو حضور کی دعوت ہی - مع انسپکٹر رام سنگھ کے تشریف لائیے - نو بجے جلسہ شروع ہوگا - اور ماحضر بھی یہان ہی تناول فرمائیے گا - رام سنگھ کے لیے بازار سے کھانے کا بندوبست ہوجائیگا - ملاقات ہوئی اور حسب دلخواہ - ع

للہ الحمد ہر آنچیز کہ خاطر میخواست
آمد آخر زپس پردۂ تقدیر پدید

سمجھ جاؤ - تین ——— کی ——— منظور ہوئی دعوت اور جلسہ انھین کی جانب سے ہی - آپ فوراً چلے آئیے اور کوتوال صاحب کو بھی ہمراہ لائیے کہ مشورہ ہوگا -

آپکا نیازمند -

دیگر یہ کہ اپنی پسند کا کوئی طائفہ بھی تجویز لے - ایک روپیہ کچہری کا حاضر ہی ساتھ لیتے آئیے گا -

یہ رقعہ سپاہی نے انسپکٹر شہباز خان کو دیا - پڑھکر رام سنگھ کے حوالے کیا اور رام سنگھ نے یون جواب لکھا -

جناب تحصیلدار صاحب - کورنش - بڑی خوشی ہوئی کہ ہز آنر نے تین ہفتے کی . . . . منظور کی - اب گلچھرے اڑائیے - کیا پوچھنا ہی اور . . . . . کو دمڑی پوچھے بندہ مع حضور انسپکٹر صاحب بہادر جلد حاضر ہوگا انسپکٹر صاحب فرماتے ہین کہ بندہ تو ارباب نشاط مین کسی سے واقف نہین ہی حضور اپنی پسند کے موافق کسی کو بلوالین - ع -

ہر چہ از دوست میرسد نیکوست

اب آپ جانیے اور وہ جانین - بندہ تو ایلچی ہی - آپ بھی افسر وہ بھی افسر - مگر بخدا بڑی خوشی ہوئی کہ نقش مراد کرسی نشین ہوا -

شکر نعمتہاے تو چند انکہ نعمتہاے تو
عذر تقصیرات ما چند انکہ تقصیرات ما

میرے لیے کھانے کا بکھیڑا نہ کیجیے گا - بندہ کھانا کھا کے آئیگا ہان انسپکٹر صاحب البتہ کھائینگے مگر فرماتے ہین کہ ع -

دق تقوی گرد بادہ وجام ست اینجا

مین نے سنا کہ اُن ذات شریف نے بڑی محسن کشی کی - ع

دل مرا لیکے مری جان دغا تمنے تو کی
نھی مجھے چشم وفا تمسے جفا تمنے تو کی

سزا اس شخص کی -

ناز ہمسے اور دشمن سے نیاز
طاق ہی وہ فتنہ گر ہر کام مین

ہم سے چُھپے بیٹھے رہتے تھے بچہ - مگر خیر دیر آید درست آید جلسے کے لیے جن لوگون کو بلائیے وہ خوش گلو بھی ہون اور خوبرو بھی ہون -

بندۂ رام سنگھ

از جانب خاکسار شہباز خان بعد نیاز مضمون خط

واحد ہم پہ جلسہ مبارک ہو۔ع۔

بعد مدت کے حسینون کا نصیبا جاگا

آپ کی پسند ہمارے سر آنکھون پر ہے۔ اور بہر کیف منظور بسر و چشم منظور خدا توفیق دے۔ بندہ مع قوال صاحب حاضر ہوتا ہون۔ ہمارے یار کو ہمارا اسلام۔

رقعہ پڑھکر تحصیلدار صاحب ہنسے۔ اور انسپکٹر کو دیدیا کہا کوئی شی منگوا لیجئے قبلہ۔ گو ہمارے پاس ایک بوتل عمدہ قسم کی موجود ہے مگر بندہ نہ صرف کریگا آپ خود ہی منگوا لیجئے مین ہون تم ہو رام سنگھ تین ہوے اور شہباز خان چار اور نواب چھٹن صاحب پانچ اور شاید کوئی مسماۃ بھی شغل کرین۔ کوئی چھ سات آدمی پینے والے سمجھو۔ ایک بوتل مین تو قبلہ کچھ نہو گا انسپکٹر نے کہا آپ انگریزی آرڈر لکھیے بندہ دستخط کر دیگا تحصیلدار صاحب نے چٹھی لکھی۔

Messrs Nowroji & Co.
Gentlemen
Please supply
1 Glenliver Whisky one bottle
2 Carlton Whisky one bottle [Yes old]
3 Demus Mounie one bottle
4. Curaias one bottle
Soda a dozen bottles
Lemonade do do
Bitters one do

اسپر انسپکٹر نے دستخط کر دیے۔

ا۔ ہوسکی منگائی تو پھر برانڈی کیون لکھی۔ یہ تو بیچین کر دیگی۔ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔

ت۔ آپ بھی اس قابل ہوے کہ ان معاملات مین دخل دیجیے بیوقوف فرض کرو چھٹن صاحب برانڈی ہی پیتے ہون تو ایک بوتل وہ بھی منگا لی۔ اور فرض کرو کہ مسماۃ برانڈی اور ہوسکی دونون کو ناپسند کرین اس سے کیوریسو بھی منگا لے۔

ا۔ کیا حاتم بنے بیٹھے ہین۔ کیوریسو بھی منگوا لی۔ برانڈی بھی منگوا لی۔ مال مفت دل بیرحم۔

ت۔ ہان! بچہ ابھی رخصت کا حکم منسوخ اور تم شہر بدر ہوتے ہو۔ ہمسے ٹراتے ہو۔ کیون صاحب۔

ا۔ آپ تحصیلدار ہین تو اپنے گھر کے ہونگے۔ بندہ بھی الانسپکٹر فی البولیس ہے قبلہ۔

ت۔ ہان۔ اچھا۔ اچھا بچہ اچھا۔ ہماری ہی بلی اور ہمین سے میاؤن احسان فراموش!

ا۔ آخر بشیر الدولہ کے دوست ہین کہ نہین پھر محسن کش کہان تک نہون۔ فرمائیے۔

ت۔ اس لعین کا نام ہمارے سامنے نہ لینا اب خون آنکھون مین اتر آتا ہے جب وہ بات یاد آتی ہے یہ اس سے کہا کیونکہ گیا۔ مجھے یہی حیرت ہے۔ اور دوبد

لاحول ولا قوۃ!

ا- جی ہان صاف منھ در منھ - لگی لپٹی ذرا نہین بالکل صاف - بھائی صاحب آپ اب جاکے سرا مین رہیے بندے کے ہان ٹھکانا نہین ہو کیونکہ صاحب بدظن ہوجائینگے بس آگ لگ گئی واللہ سر سے پانُون تک پھنک گیا کہ سور نے آنکھین پھیر لین -

ت- مین ہوتا تو مار بیٹھتا واللہ -

ا- جوتے کھانے کا کام کیا ہو - مگر دیکھو تو سہی کہ کیا ہوتا ہو - ایسا انتظام کیا ہو کہ عمر بھر یاد کرے ع

کرتے جون کو وہ نہین ہمتو سخن مین سبقت
پر وہ کچھ ہم سے سنیگا جو کہیگا ہم کو

ہمارے بھی منھ مین زبان ہو -

ت- تم پھر اُسکے بھرون مین آجاؤ گے -

ا- غضب کرتے ہین آپ تو تحصیلدار صاحب واللہ ستم ڈھاتے ہو بھائی جان بدنام سے نفرت ہو مردود کی صورت سے نفرت ہو واللہ اور آپ ایسا فرماتے ہین کہ مین پھر مل جاؤنگا - معقول - میرا بس چلے تو کھڑا چنوا دون جناب -

آپ نے یہ اچھا لطیفہ کہا -

ت- بہت مروت بھی انسان کو خراب کرتی ہو -

ا- جی تو وہ مروت والے کوئی اور لوگ ہونے ہونگے -

ت- اچھا دیکھا جائیگا -

ا- ایسا مروت کا تو نا بندہ نہین پالتا ہو -

اتنے مین سوداگر کے ہان سے بوتلین آئین اور تحصیلدار صاحب اور انسپکٹر بڑے شوق سے اُنکو دیکھنے لگے -

ا- اہن! دو الا نکلا یے گا بندہ کا - مین ایک حبہ تو دونگا نہین - اور سُنیئے گا ایک دو نہین چار اور بارہ - سولہ اور دس چھبیس اور دو اُفوہ یہ اٹھائیس بوتلون کا رقعہ تھا - ارے! اور ایک تنبیہ بھی ہو غضب خدا کا انتیس بوتلون کا رقعہ - معاذ اللہ -

ت- آج ہی تو پھنسے ہو چڈا -

ا- اجی نہین - صدقے ہو تیرے -

ت- وہ صدقے نہین ہو تو کیا فکر ہو -

ا- دکان کی دکان قربان کر دون -

ت- اجی جیو میرے حاتم -

ا- یہ بھڑے کسی لونڈے کو دیجیے گا ع

ہم نہ جھکے مین کبھی آئینگے
آپ اُستاد تو مرشد ہین ہم

ت- جی - اور بشیر الدولہ کے جھکے مین آ گئے -

ا- ہان بشیر الدولہ ہی کہتے ہین -

اتنے مین انسپکٹر شہباز خان اور رام سنگھ کوتوال آئے - اور چار دن باہم گرمجوشی کے ساتھ ملے اور بہت خوش ہوے اور بیٹھے تو یون گفتگو ہونے لگی -

شہباز - آپ کے دوست ہمارے انسپکٹر صاحب کے مزاج مین لونڈا پن اسقدر ہو کہ معاذ اللہ - بس کسی بات کا اعتبار نہین ہو سکتا ہو ورنہ بشیر الدولہ کو ایسا ناچ ہم نچائین کہ تمام عمر یاد کرے - اب آپ خود ہی غور کیجیے کہ جب (آہستہ سے) حاکم خود ہی بر سر

بر خاش ہو تو ممکن نہین اور دولہ کوئی بلوہ بچ جائین اور جب پولیس کے افسران اعلیٰ بقول شخصے خاص اسی کام کے لیے متعین کیے جائین تو پھر فرمائیے اُسکا کہان ٹھلبیڑا لگے - مگر اس کم بخت سے خوف ہو کہ اُسکے دم دھاگے مین نہ آجائے -

ا- کیسی باتین کرتے ہو خانصاحب -

ش- یار ہمکو یقین نہین آتا -

ا- بھلا کوئی صورت یقین آنے کی بھی ہو؟

ش- ہان ہو-

ا- وہ کیا -

ش- وہ یہ کہ تم ہمارے ساتھ رہو اور ہلو نہین ہمکو در پردہ مدد دو مگر ہمسے جُدا نہو -

ت- بس یہی ٹھیک ہو-

ش- ہو کہ نہین-

رام- ہمارا اور آپ کا اِنبر بہرار ہے-

ش- ورنہ اگر بشیر الدولہ کے پھندے مین ابکی پھنسا تو بس یہ دین اور دنیا دونون سے گیا گذرا -

ا- ہاے افسوس - یہ لوگ کس قدر مجھ سے بدظن ہوگئے ہین-

رام- بے ادبی معاف حضور کی سب حرکتین ہی ایسی ہین -

ت- کچھ اور بھی سُنا آپ نے - جب اُنھون نے جاکے اپنے تبادلے اور صاحب کی ملاقات کا حال بیان کیا تو اِنکا اسباب پھکوا دیا اور کہا سرا مین رہیے جاکے -

رام- پھر یہ داروغہ صفائی کے ہان گئے - سب حال سُن چکے ہین جناب - اُف ری طوطے چشمی! -

ا- پاجی بنا کہو صاحب -

ش- سزا تمھاری - واللہ تمھاری سزا - اب بھی سویرا ہو - نہین پچھتائیے گا -

ا- اچھا اب تو ہمارے آپ کے عہد ہی ہو گیا ہو کہ آپ دونون کی حراست مین رہینگے - بس پھر کا ہیکا جھگڑا ہو-

ش- سنو جی تم اگر بشیر الدولہ سے ملجاؤ گے تو نقصان اُٹھاؤ گے اور عجب نہین کہ نوکری بھی جاتی رہے اور ہم تو بشیر الدولہ کو ضرور پھانس لینگے -

ا- دیکھو تو مین کسقدر مدد دیتا ہون -

رام- آپ کی موجودگی سے ہم لوگون کا بھی بڑا فائدہ ہو- وہ یہ کہ جو جو باتین آپ کو معلوم ہین وہ ہمکو معلوم ہو جائینگی-

ا- آپ دیکھتے تو جائیے -

رام- ہاتھ پر ہاتھ مارو-

ا- (لاؤ) قول مردان جان دارد-

ش- اب ایسے بیوقوف تو یہ نہین بنجائینگے کہ بشیر الدولہ کے لیے اپنا گلا کٹانے پر آمادہ ہو جائینگے -

ت- جی ہین -

رام- ہان اِسکی تو امید نہین ہو-

ت- ابھی دو ایک روز بشیر الدولہ کو اِنکی رخصت کی

منظوری کا حال نہ معلوم ہو تو بہتر ہی۔
رام۔ مشکل ہی۔
شس۔ اُسکے گوبندون نے پرچہ جمع دیا ہوگا۔
رام۔ آپ بھی کیا باتین کرتے ہین۔
ا۔ گوبندے اُسکے کون تھے۔ ہم اور ہمارا سب بجرنگ بلی دشمن ہی اسکا ہی۔ تھانے پر ادر کسی سے جان پہچان نہین۔ بلکہ ہر دفعہ دار جمعدار کانسٹبل سے دونون مین رنجش۔ گوبندہ اُسکا کون رہگیا ہی۔
رام۔ ہان یہ بھی صحیح ہی۔
شس۔ کوتوال کا کیا جائے کیا حشر ہوا۔
رام۔ للہ بھند کے بیچارہ اسٹیشن پر پہونچا ہوگا مگر افسوس ہی کہ ہم لوگون سے ملے بھی نہین۔
اتنے مین ایک طائفہ آیا اور چھما چھم کی صدا سے دلفریب سے ان احباب موافق کو معلوم ہوا کہ کوئی پری بصد شان دلبری ڈولی سے اُتری اور چھم چھم کرتی ہوئی کوٹھے پر آئی۔ آپس مین صلاح ہوئی کہ اب شغل مے ہونا چاہیے۔ مگر رام سنگھ نے کہا ابھی ذرا نواب چھٹن صاحب کا انتظار کر لینا چاہیے۔ کہ اتنے مین نواب صاحب کی گاڑی بھی آئی اور تحصیلدار صاحب نے استقبال کیا۔ نواب صاحب کو کوٹھے پر لائے اور سب حاضرین سے مصافحہ ہوا۔
چھٹن۔ ارے میان انسپکٹر یہ تمیز کیا اوس پڑگئی بھائی۔ سنا تم مہدی بدل دیے گئے ہو۔ یہ کیا۔
ا۔ یہ سب آپ ہی لوگون کے کانٹے بوئے ہوئے ہین۔
چھٹن۔ بجا ارشاد ہوا۔ آپکے کوتوال صاحب نے نینی تال بھر ڈھونڈ ھ مارا۔ کہین پتا نہ لگا۔ مجبر اپنا چھوڑ آئے۔ اِدھر اُدھر لوگون کو ڈانٹا ڈپٹا اور آپ اب اُلٹا دھڑا باندھتے ہین۔ سنا اب تین ہفتے کی رخصت منظور ہوئی۔
ا۔ جی ہان۔
رام۔ اب یہ آپ کے معین ہین۔
چھٹن۔ میرے معین؟ میرے معین کاہے ین ہین
رام۔ محمد عسکری اور بشیر الدولہ کے معاملے مین۔
چ۔ مگر مین تو اُس مقدمے مین کوئی فریق نہین ہون میرا تو نام بھی نہین ہی۔
رام۔ نواب محمد عسکری صاحب دوست تو آپ کے ہین۔
چ۔ دوست تو میرے بشیر الدولہ بھی ہین۔
ا۔ بشیر الدولہ ملعون پاجی کی اور آپ کی دوستی کیا۔
چ۔ این! کجا وہ دانت کاٹی روٹی ٹوپی بدلول کجا یہ تقریر۔ باین شوراشوری باین بے نمکی۔ قربانت شوم۔
ت۔ اجی اُس پچھلے دُکھڑے کو جانے دو۔ اب یہ اس پاجی کے دشمن ہین۔ اور اِسکی وجہ بھی ہی۔
چ۔ آپ کو شاید یقین آتا ہو ہم کو تو یقین نہین آتا ہی بشیر الدولہ کے تو نفس ناطقہ ہین یہ۔ اُنکے کل امور مین شریک حال۔ خلوت اور جلوت دونون کے بیٹھنے والے۔ بھلا یہ اُنکے دشمن کیونکر ہو سکتے ہین۔
ا۔ خدا گواہ ہی نواب صاحب اور اگر ذرا غلط

کہتا ہون تو باری تعالےٰ کل کا دن نہ دیکھ سکون
کہ اگر میرا بس چلے تو ایسی جگہ اُسکو قتل کرون کہ جہان
پانی نہ ملے۔
چھٹن ۔ ارے میان کیون کسی بیچارے کو کوستے ہو۔
ا ۔ بیچارہ ہی ۔ ایک ہی لعین ہی بخدا ۔
چھٹن ۔ شکر ہی کہ اب آپ نے اُسکو پہچانا ۔
ا ۔ ایسا پہچانا کہ عمر بھر نہ بھولونگا ۔
چھٹن ۔ یہ کھٹ پٹ آپ سے اور اُنسے کاہے پر
ہوئی تھی ۔
ا ۔ یہ نپوچھیے ۔ رنج ہوتا ہی ۔
ت ۔ یہ اُنکو اپنا دلی دوست اور احسانمند اور اپنے
کو اُنکا محسن اور یار سمجھکر بغیر اُنکی اطلاع کے اسباب لیکر
اُنکی کوٹھی پر گئے کہ شام کو مجدی روانہ ہوجائینگے پہلے تو
بڑے تپاک سے حسب معمول پیش آئے مگر جب یہ
کل حال سُنا کہ صاحب سٹی مجسٹریٹ نے صاف صاف
کہا کہ تم نے اور بشیر الدولہ اور کوتوال نے ملکے شہر
مین اندھیر مچا دیا ہی اور بشیر الدولہ کا راج تھا لہذا
تم کو ہم جہنم داصل کرتے اور دونون کو یہان سے دور
بدلے دیتے ہین ۔ بس یہ سنتے ہی فوراً کہا کہ آپ
مہربانی کرکے میرے مکان سے اسباب لیجائیے ۔
چھٹن ۔ واللہ ! اسقدر پاجی ہی ۔ یہ تو انتہا ہی ۔ بس
اب اس سے بڑھکر پاجی پنا اور کیا ہوگا ۔
ت ۔ ابھی سنتے تو جائیے ۔ کہا آپ فوراً تشریف
لیجائیے اور سرا مین جاکے ٹکیے ورنہ صاحب مجھسے
اور کبھی بدظن ہوجائینگے اور اسکے بعد دوسرے

کمرے مین چلے گئے اور بات تک نکی ۔
چھٹن ۔ معاذ اللہ ! جناب تحصیلدار صاحب ۔ گو
بشیر الدولہ کے پاجی ہونے مین تو کوئی شک ہو ہی
نہین سکتا مگر یہ روایت جو آپ نے بیان کی واللہ
میرے ذہن ناقص مین یہ بات نہین آئی ۔ بے مروتی
بھی تو کتنی ۔ معاذ اللہ کا مقام ہی ۔ میرے تو ہوش
اُڑ گئے ۔
ا ۔ خون جگر پی کے رہگیا ۔ اسکا جواب فقط یہی تھا کہ
پکڑکے پتّے بیس لگاتا اور ایک گنتا ۔ اور بھول جاتا
تو پھر سرے سے گنتا ۔
رام ۔ جی نہین ۔ یہ سزا نہ تھی ۔ سزا یہ ہی کہ مار پیٹ
نہ پیٹیے ۔ سمجھے جناب ۔ بس مقدمہ قائم کرکے جہنم واصل
کرا دیجیے ۔ اس سے زیادہ سزا اور کیا ہوگی ۔ تمام عمر
یاد رہے کہ ہان اچھے گھر بیعانہ دیا تھا ۔
چھٹن ۔ ہونا تو ایسا ہی چاہیے ۔
رام ۔ تو اِنسے تو یہ نہو سکیگا ۔
چھٹن ۔ این ! اب بھی مروت کرینگے ۔
رام ۔ دیکھ ہی لیجیے گا ۔
ا ۔ اچھا اگر آجکے دسوین دن مقدمہ نہ دائر ہو تو ہمین
شریف نہین پاجی سمجھیے گا ۔ ابھی دفعتہ مقدمہ کو
چھیڑ دینا ٹھیک نہین ہی ۔ مگر انشا اللہ ۔ ذرا دیکھتے
تو جائیے جناب ۔
چھٹن ۔ جواب ترکی بہ ترکی تو یہی ہی ۔
اتنے مین تحصیلدار صاحب نے اپنے خدمتگار کو
بلایا اور ایک چپراسی کو جو اُنکا محرم راز تھا ۔ چھٹن صاحب سے

دریافت کیا کہ آپ برانڈی پیئینگے یا ہوئیسکی - انھون نے کہا حضرت ہم تو قدح نوش ہین - ہم سے آپ یہ کیسا پوچھتے ہین - ہلا نوشون کو برانڈی اور ہوئیسکی سب یکسان ہی - تحصیلدار نے حکم دیا کہ کارٹلٹن ہوئیسکی کھولی جاسے - سب نے اپنے اپنے گلاسون مین تھوڑی تھوڑی انڈیلی اور سوڈا ملا کر انسپکٹر کی تندرستی کا جام پیا - پہلے دور مین ذرا ذرا گرما گئے پھر دوسرا دور شروع ہوا - اسمین رام سنگھ نے کہا حضرت بے ادبی معاف ہو تو کچھ عرض کرون - مردون کے ساتھ شراب پینے مین کسی طعون ہی کو لطف آتا ہوگا ہمکو تو لطف نہین آتا - سچی بات تو یہ ہی -

چھٹن صاحب نے بھی اُنکے کلام کی تائید کی - کہا بھئی ہمارا بھی صاد ہی - جب تک معشوق نہو تب تک لطف مرکیا - لطف تو جب ہی کہ وہی ساقی بنے -

کردہ ام توبہ بدست صنم بادہ فروش
کہ دگر می نخورم بے رخ بزم آرائی

انسپکٹر نے اُس رقاصہ کو بلوایا جو پیشتر سے آئی ہوئی تھی چھٹن صاحب نے کہا اور جو وہ یہان نہ آئے یا آئے بھی اور شریک نہو تو بے لطفی ہوگی - انسپکٹر اسپر ہنسے - فرمایا اب ایسی گئی گذری انسپکٹری ہماری نہین تھی کہ آج چھٹی لی کل کوئی رعب نہ مانے -

یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ رقاصہ چھم چھم کرتی ہوئی رندون کی محفل مین آئی - کم سن عورت کوئی سترہ برس کی عمر - گدرایا ہوا بدن - اعضا متناسب سرخ و سفید چہرہ - اور آنکھین نشیلی -

ت - یہ کون ہین ہمنے اِنکو آجتک دیکھا ہی نہین -

ا - یہ لکھنؤ ہی کی ہین مگر کوئی پانچ برس سے مرزا پور چلی گئی تھین اب پھر یہان آئی ہین -

چھٹن - اب کتنے دن سے آپ یہان ہین ؟

عباسی - (رقاصہ) کوئی ووڈھائی مہینے ہوے ہونگے -

چھٹن - آپ کا نام کیا ہی -

عباسی - عبّاسی جان -

ج - مین سمجھ گیا - اب تمھاری بہن چھٹن کہان ہین ؟

ع - وہ باندے مین ایک رئیس کے پاس نوکر تھین مگر وہان سے چلی آئین - برسون ہوچکین -

ت - کیا کوئی رشتہ آپ سے اِنسے قائم ہوگیا -

ج - ہان - یہ ہماری سالی ہوئین -

ع - آپ کا کیا نام ہی -

ت - نواب چھٹن صاحب - بڑے رئیس ہین ہمارے شہر کے -

ع - اخّاہ - بندگی -

رام - این ! پُرانی ملاقات نکلی -

ع - مین نے جب آپکو دیکھا تھا تو بہت چھوٹی تھی -

ت - یہ کیا بھئی - اجی نواب صاحب -

ع - ہماری بہن سے اور آپ سے رسم تھا -

ج - (گلاس دیکر) پی جاؤ -

ع - کیا - کالا پانی ! ادئی -

ج - پیو - نخرے نکرو -

ع - جی نہین - ہم پیچ کہتے ہین -

ا - کیون صاحب آپ پیچ کہتی ہین ذرا مجھ سے تو

چار آنکھین کیجیے - آپ شغل نہین کرتی ہین -

ع - ای ایکدن اُس جوسری کی خاطر سے تولہ بھر پی لی تھی -

ج - آج ہماری خاطر سے آپ ماشہ ہی بھر پیجیے -

ع - بہت اچھا لائیے -

شراب پیتے ہی بی عباسی گرمائین اور لگین چہکنے جھٹن صاحب کی طرف مخاطب ہو کر کہا - ہم سے آپ کا ذکر باجی اکثر کیا کرتی ہین کہ بڑی خاطر داری سے پیش آتے ہین اور بڑے رئیس ہین اور مجاز کی بڑی تعریف کرتی تھین کہ واہ کیا مجاز پایا ہی - اللہ جانتا ہی آپ کی باتون پر لوٹ ہین ہم تو بڑے خوش ہوے کہ آپ کو یہان دیکھا - اب باجی کو لیکے کل ہی تو بہ پچتی ہون -

جھٹن صاحب نے کہا آپ اور آپ کی باجی دونون سر آنکھون پر مگر مین نے تو اب توبہ کر لی ہی بالکل تائب ہو گیا - اُسپر اُسنے قہقہہ لگا کر جواب دیا کہ اللہ میان سے بھی دھوکے دھڑی کرتے ہو - توبہ کر لی ہی اور یہ ہاتھ مین کیا ہی - بندگی - واہ کیا توبہ ہی ایسی توبہ ہمکو بھی سکھا دو روز فجر کو اُٹھکے توبہ کر لیا کرین دنیا مین مزے مزے سے چین کرین اور وہان بھی نیک بیبیون کے ساتھ حشر ہو گا ازین چہ بہتر -

جھٹن - اچھا سکھا دینگے مگر اتنی سی مین تمھارا کیا بھلا ہوتا ہی اور لو - یا تو لے نہین انسان اور لے تو پھر اچھی طرح لے ذرا سرور تو گنٹھے -

عباسی - ای نہین اب نشہ تیز ہو جائیگا - اور ناچنا گانا بھی ہی بس اِتنی ہی بہت ہی -

ت - ناچ گانے کے یہان ہم لوگ کم شائق ہین - ہم تو باتون کے عاشق ہین بی صاحب -

ع - ای تو گھنٹہ آدھ گھنٹہ تو ناچ مجرا ہو گا پھر جو زیادہ ہو گئی تو لطف کہان رہا -

رام - اجی ایک گلاس اور ہو صاحب -

ا - ہان ہان ابھی گال تو گرما گرم ہو جائین -

ع - بہت اچھا - ایسا نہو باجی خفا ہون -

ا - جی ہان ایسی ہی باجی ہین آپ کی - قرابے کے قرابے لنڈھا دیے جھٹن صاحب بہادر کے ساتھ - کہنے لگین باجی نہ خفا ہوئین - کیا اُنھون نے بھی اب توبہ کر لی ہی - چلو دونون اچھے رہیے - اِدھر اِنھون نے توبہ کر لی - اُدھر اُنھون نے ! خوب شد -

ش - جناب تحصیلدار صاحب کی پسند پر بندہ درگاہ کا بھی صاد ہی واقعی آدمی معقول ہی -

ت - مجھ سے کیا بحث ہی جناب - جیسے آپ مہمان ویسا مین - پسند انسپکٹر صاحب کی ہی -

ا - روپیہ دینے کے وقت بندہ تو شہباز خان سے یہان ہو گا - جسکو دینا پڑیگا وہ جانے اُسکا کام جانے ہم تو مہمان آپ کے گھر ٹکے ہین ایسا کون بے حمیت ہو گا جو مہمان کو کٹوا دے -

ت - آپ شہباز خان صاحب کے ہان ہون چاہے جری مار جنگ کے ہان اور چاہے لالہ بنسی لال کے گھر مین - دو بیک آپ کے مین نے تاک لیے ہین کہیے دو چار طایفے اور آجائین -

ا - سب صاحب یاد رکھین پلیس کے روبرو اقبال

کر لیا ہی انھون نے

ش - مجسٹریٹ کے سامنے پولیس بچاری کیا کر سکتی ہی
پولیس کے سامنے لاکھ کوئی اقرار کرے - کیا ہو سکتا ہی -
اتنے مین چپراسی نے اطلاع دی کہ (وہ کوتوال صاحب
آئے ہین جو مشکی گھوڑے پر نکلتے ہین) - حکم ہوا کہ آنے دو
مگر اور کوئی بلا اجازت نہ آئے - کوتوال آئے چھٹن صاحب
کو دیکھکر ذرا جھجکے - علیک سلیک کے بعد شہباز خان
نے گفتگو شروع کی -

ش - انکو تو تین ہفتے کی رخصت ملگئی - آپ
اپنی کہیے -

کوتوال - انسپکٹر صاحب کی سفارش تو ہمارے
جناب تحصیلدار صاحب نے کی ہم غریبون کو کون
پوچھتا ہی - ہم پہلے چوکی پر گئے وہان سے بشیر الدولہ
کے ہان گئے وہان سنا کہ داروغہ صفائی کے مکان پر
اُٹھ گئے ہین - نواب صاحب سے ملنا چاہا -
داروغہ نے آکے کہا (آرام مین ہین اسوقت ملاقات
نہین ہو سکتی) اور کمرے مین باتین ہونے لگین -
ایک عورت نے کہا کہ بلوا لو دوست ہین تمھارے
اسکے جواب مین بشیر الدولہ صاحب نے فرمایا اُف جی
جان کھا گئین - الگ بھی کرو - اترا شحنہ مردک نام
خس کم وجہان پاک -

ت - واللہ ! اچی نہین -

ک - خداوند مین نے اپنے کانون سُنا -

ش - ایسا پھوڑا ہی -

ک - خون آنکھون مین اُتر آیا -

ت - بات ہی ایسی ہی -

ک - وہان سے داروغہ صفائی کے مکان پر گیا -
وہان سُنا کہ تحصیلدار صاحب اپنے بنگلے پر گئے ہین -
یہان حاضر ہوا -

ت - انسے بھی اسی طرح پیش آئے -

ک - سزا ہم لوگون کی -

ت - انسے کہا آپ سرا مین جاکے رہیے -

ک - جی ہان سُن چکا ہون -

ا - تو پھر اب -

ک - اب بندہ تو کل شب کو بھنگا جاتا ہی ایک بڑی
تقویت ہوئی کہ میرے دیرینہ مربی کپتان کنگ صاحب
وہان سپرنٹنڈنٹ ہین - بندہ کا توکل کوچ بولتا ہی -
اب آپ اُس (گالی) سے سمجھ لیجیے - کچھ سکھانے کی
ضرورت نہین ہی - مگر تابڑ توڑ ہون -

ا - یہ دوستی کا پھل ہمکو دیا ہی -

ک - نواب زادے ہین صاحب -

چھٹن - حضرت یہ ملاحی کی سند نہین -

ت - (مسکراکر) جی ہان اُدھر کے لوگ بھی بیٹھے ہین
ذرا سنبھلے ہوے قبلہ -

ک - نہین آپ اُدھر کے لوگ نہین ہین آپ خود اُسکے
درپے تخریب ہین -

ت - جناب نواب چھٹن صاحب آپکی شکایت کرتے تھے -

ک - مین نے تو اپنے نزدیک شکایت کی کوئی بات نہین کی -

ت - پہاڑ پر آپ ہی تو گئے تھے -

ک - تو اسمین تو مین مجبور تھا -

ت - اور وہ فرض منصبی تھا -

ک - آپ خود ہی غور کر سکتے ہین اور اگر واقعی نواب چھٹن صاحب بہادر کو خاکسار سے کسی قسم کی رنجش ہو تو مجھے معاف فرمائین - مسلمان کو مسلمان سے بے سبب کاوش نہونی چاہیے -

چھٹن - مجھے آپ سے کوئی رنجش نہین ہی -

ک - تو مجھ سے بغلگیر ہو جیے -

دونون ہنسی خوشی بغلگیر ہوے اور کوتوال کو بھی دور مین شریک کیا دیر تک ہنسی دل لگی نداق رہا اتنے مین انسپکٹر شہباز خان نے اپنے دوست انسپکٹر سے پوچھا کہ کیہے کہانے کو کیا پکوایا ہی - اُنھون نے کہا بھائی صاحب شام کو نو جلسے کی صلاح ہوئی شام تک تو ہماری روح پر صدمہ تھا - بھلا اِس عجلت مین کیا پک سکتا تھا -

ع - ای تو جو ہو وہ منگواؤ - بے کبابون کے پینے کا مزہ کیا - کباب نہو کچھ اور ہی ہو -

رام - بے بدرقے کے لطف نہین ہی -

ش - ہماری خود یہی راے ہی -

ت - لاؤ جی بدرقہ کچھ لاؤ -

دو پلیٹون مین الگ تلے ہوے پستے آئے تو شہباز خان نے کہا یار رام سنگھ یہ ہندوے ہین کی یہان نہین چلیگی سب ساتھ کھائینگے - اِسمین چلے بی عباسی ہون چاہے جناب تحصیلدار صاحب ہون دروازے بند کر لیجیے چاہیے اِسکا مضائقہ نہین - رام سنگھ نے مُسکرا کر کہا اچھا صاحب زبردست ہو - اور حاکم اور افسر ہو ہمارے - لائیے آج ہم بھی لہو ملکے شہیدون مین داخل ہو جائین -

۱۱ بجے شب تک دور جام رہا - اُسکے بعد سب نے ملکر کھانا کھایا اور تھوڑی دیر گانا سنا - مگر نشہ اِسقدر تیز تھا کہ نہ سامعین کو مطرب سے کوئی واسطہ تھا نہ مغنی کو سامعین سے - آواز کہین جاتی ہی - طبلہ کہین جاتا ہی اور سارنگی کہین جاتی ہی -

دو بجے سے پھر بادۂ گلگون کا دور چلا اور گانا موقوف ہوا - اور سازندے اپنے اپنے گھر چلے گئے - صرف بی عباسی اور اُنکی ایک مہری رہگئین -

ع - ای اب کیا رات بھر یہی شغل رہیگا -

ا - ہم اپنے نواب چھٹن صاحب کی تندرستی کے جام پر جام نوش کرینگے -

رام - کل چھٹی بھی تو ہی - اتوار ہی کہ نہین -

ا - ہمکو تو بالفعل تین ہفتے کی مہلت ہی -

ت - تو اب نواب چھٹن صاحب اور ہمارے دوست انسپکٹر صاحب مین تو میل ہو گیا اب تو رنجش نہین باقی ہی -

چھٹن - مین تو اب صاف ہون -

ت - اور کوتوال صاحب سے -

ک - مین خادم احباب ہون -

چ - اِسوقت اِس جلسے مین جتنے ہین اِنمین کسی سے رنجش نہین رہ سکتی اور نہ رہیگی -

ا - ہم سب اب نواب محمد عسکری صاحب کے دوست اور بشیر الدولہ لعین مردود محسن کش احسان فراموش کے دشمن ہین -

ک - وہ ایسا ہی پاجی ہی -
ت - کیا کہنے لگا (اترا شحنہ مردک نام) -
رام - دیکھو تو سہی -
چھٹن - اب اتنے آدمیون سے تو بچکے نہین رہ سکتا جائیگا کہان -

آپس مین یہ صلاح ہوئی کہ انسپکٹر صاحب صبح کو کدرا اور للتوا کو بلائین اور اُن دونون کو دھمکائین کہ صاحب ستی مجسٹریٹ بہادر نواب بشیر الدولہ کے دشمن ہو گئے ہین اور تم دونون کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہی - مگر تھانے پر نہ بلائین - علٰحدہ کہین بلائین اور اُنکو اِسقدر ڈرا دین کہ ہوش و حواس غائب ہو جائین - اور اُنکو صلاح دین کہ تم روپوش ہو جاؤ اور یہ بھی کہین کہ بشیر الدولہ کی دوستی کے جرم مین صاحب نے کوتوال صاحب کی بدلی کر دی ہی - جب وہ دونون گھبرا جائین اور روپوشی ہونے پر آمادہ ہون تو اُنکو صلاح دیجیے کہ کانپور بھاگ جاؤ - یہ راے چھٹن صاحب نے دی - اور یہ تجویز قادر بیگ کی سکھائی ہوئی تھی -

تحصیلدار صاحب پھڑک اُٹھے - انسپکٹر صاحب نے بھی اِسپر صاد کیا - شہباز خان نے بھی پسند کی - رام سنگھ بھی متفق الراے ہوے کہ چکما کارگر ہو جائیگا - چار بجے کے قریب جلسہ برخاست ہوا -

رنگ ریان

دوسرے روز انسپکٹر صاحب دس بجے سو کے اُٹھے رام سنگھ نے جو گھر پر جا کے لمبی تانی تو بارہ بجے کی خبر لائے

تحصیلدار آٹھ بجے اُٹھے - منھ دھو کے چارپائی مگر پھر ... کوتوال بیچارے کو نیند کہان - گھر پر جا کر منھ ہاتھ دھوا چارپائی پر اپنے دھندے سے لگا کہ شب کو عازم سفر ہونا تھا بارہ بجے دن کے انسپکٹر صاحب تھانے پر گئے تو سُنا کہ شہباز خان صاحب آرام مین ہین - اُنکو جا کے جگایا رام سنگھ کو بلوایا اور ایک کانسٹبل کو بلوایا جو اُنکا خاص آوردہ اور محرم راز اور معتمد علیہ تھا اور اُسکو علٰحدہ لیجا کر نشیب و فراز سمجھا کر روانہ کیا اور وردی مین گھوڑے پر سوار ہو کر شرف الدولہ کے باغ مین گئے اور وہان کدرا اور للتوا کا انتظار کیا اب سُنیے کہ کانسٹبل وردی اُتار کر اور معمولی کپڑے پہنکر گیا تھا - پہلے کدرا ملا -

کانسٹبل - تمھارا یار للتوا کہان ہی - اُسکو بھی بلا لو صوبیدار صاحب نے چپکے سے بُلایا ہی -
کدرا - خیر باشد -
کانسٹبل - بُلا لو تو راستے مین کہینگے -
کدرا - (للتوا کو آواز دیکر) ابے جری ادھر آ -
للتوا - سلام جمعدار صاحب -
کانسٹبل - صوبیدار صاحب نے بُلایا ہی - تم دونون ہمارے پیچھے پیچھے چلے آؤ -
للتوا - خیریت تو ہی -
کانسٹبل - اب یہ نہ پوچھو کچھ -
للتوا - کیا - ہ ہ ہ ہمکو تو کچھ دَ دَ دَ دال مین کَ کَ کَ کَ کالا کَ کا لا معلوم ہوتا ہی -
کانسٹبل - کیا بتائین یار -
کدرا - خدا خیر کرے -

للتوا - ہمارے تو ہوش اُڑ گئے -

کدرا - دیکھو اللہ مالک ہی -

ل - وہ مالک ہی تو کُل مالک ہی -

جب چلتے چلتے ایسے مقام پر پہونچے جہان باغون کی کثرت کے سبب سے آبادی کم تھی تو کانسٹبل نے ایک تکیے مین ایک قبر پر بیٹھکر اِن دونون سے آہستہ آہستہ یون گفتگو کی -

کانسٹبل - اب سب حال سُنو - بڑا غضب ہو گیا ہی یا نواب محمد عسکری کے کسی دوست نے جاکے صاحب سٹی مجسٹریٹ سے کچّا چٹھا جڑ دیا اور تم دونون کا نام بھی لیا اور بشیر الدولہ کی سازش اور بے ایمانی کا سب حال کہدیا اور صاحب سُنکے آگ ہو گئے تم دونون کے نام وارنٹ گرفتاری جاری ہوا ہی آج لکھا گیا ہوگا - اسی لیے صوبے دار صاحب نے تمکو بُلوالیا ہی کہ صلاح دین اور پہلے ہی سے سمجھا دین کہ تم لوگ چھپ رہو -

للتوا (رنگ زرد ہو گیا) اِس کمرن سسری کے پیچھے کیا جانے کیا کیا ہوگا - اور یہ اُسکو چھوڑتے نہین - تو کیا مجسٹر صاحب سے اور بشیر الدولہ نواب صاحب سے میل نہین ہی -

کدرا - تو اب ہم دونون گرفتار ہو جائینگے -

کانسٹبل - وارنٹ تو ہمارے ہی ہاتھ سے جائیگا گرفتار کرنے والے تو ہم ہی ہین مگر جب صوبے دار صاحب تمھاری طرف ہین اور تمکو دوست سمجھتے ہین تو پھر تمکو کیا ڈر ہی - مگر ہان روپوش ضرور ہونا پڑیگا -

للتوا - بڑی وہ پڑ گئی اور ہماری بہن کی سادی ہی -

کدرا - صوبے دار صاحب کہان ہین -

کانسٹبل - جو تھانے پر بُلاتے تو اپنے آپ دھر لیے جاتے کوئی جاکے صاحب سے جڑ دیتا کہ یہ تو للتوا اور کدرا سے ملے ہوے ہین اسی باغ مین انسپکٹر صاحب آئے ہین اور خاص تمسے ملنے کے لیے تمھارا بڑا خیال ہی -

ک - اللہ اُنکے مراتبے اور بلند کرے -

ل - بھلا ہم گَگ گریب آدمیون کی اِتّی تو پھکر رہی یہ کیا کم ہی ہجور -

کانسٹبل اِن دونون کو باغ مین لیگیا تو ٹوٹی پھوٹی بارہ دری کے ایک در میں سے انسپکٹر صاحب نے اُنکو اشارہ کیا کہ ادھر آؤ - انسپکٹر کی بدحواسی دیکھکے دونون کے حواس غائب ہو گئے - پہلے تو اُنھون نے اپنے کانسٹبل کو للکارا (عجب آدمی ہو جی ! کہا تھا کہ تو ان دونون سے کہنا کہ منھ کو رومال سے چھپا لین) - وہ سکھایا پڑھایا تھا ہی - اُسنے عرض کیا (حضور اِسی سے تو مین نے وردی نہین پہنی - اُدھر گنیش گنج کی طرف لوگ جاتے ہین اُدھر سعادت گنج کی طرف ہم کو کون جانتا ہی) -

ا - للتوا یار بڑا ہی غضب ہو گیا -

ل - (روتا ہوا) ہجور سُنا صاحب نے ہماری گرپتاری کا حکم دیا ہی -

ا - ہان اب تمکو ہوشیار رہنا چاہیے -

ک - اور ہجور ہم -

ا - تمھارے ہی سبب سے تو ہم سب قضیے مین پھنس گئے نواب بشیر الدولہ بیچارے کی جان عذاب مین ہی کوتوال صاحب کو پھٹ گا بدل دیا -

ل - ہجور کیا نواب صاحب پر بھی آنچ آگئی -
ا - محمد عسکری کے جتنے دشمن ہین اور نواب بشیر الدولہ کے حقدار دوست ہین وہ سب راندے گئے - کوتوال کو نیپال کی ترائی مین بدل دیا - بشیر الدولہ کے ہان کل سے چوکی پہرا بیٹھیگا ہمکو صاحب نے بلا کے بہت دھمکایا - بشیر الدولہ کے وکیل کا ڈبلو نیا چھیننے کی رپورٹ کی ہی -
ل - اور ہم ہجور -
ا - تمھارے نام گرفتاری کا حکم ہی - تم اور کدرا -
ل - تو ہجور اب ہم تو بھاگ جائینگے - پکڑے گئے کید ہوے تو کیا پھائدہ -
ا - فوراً روپوش ہو جاؤ -
ل - تو روپوش ہو کے بچ جائین کہان -
ک - ہجور ہم کانکرا باد چل دین -
ا - ہماری صلاح تو یہ ہی کہ کانپور مین جاکے رہو -
ل - بہت اچھا -
ا - وارنٹ تو ہمارے ہی ذریعے سے جاری ہوگا - یہان اگر تم رہے تو ہم پر فرض ہوگا کہ تمکو گرفتار کرلین اگر نہ گرفتار کیا تو کوئی جاکے صاحب سے کہدیگا اور ہم سے وہ اور بھی خفا ہو جائینگے - اور کانپور چلے جاؤگے تو ہم وہان نہ بھیجینگے -
ل - تو سرکار پھر آج ہی چلے جائین -
ا - بیشک -
ل - (آبدیدہ ہو کر) ہجور ہماری بہن کا بیاہ ہی -
ا - کب تک -
ل - کب کب کوئی مہینا بھر ہی -
ا - اوہ تب تک سب صاف ہو جائیگا -
ل - آج ریل پر سوار ہو جائین -
ا - ہان - دونون کے دونون مگر اپنے گھر مین نہ کسی سے کہنا - اُنپر اگر ظاہر ہوگیا کہ تم کانپور جاتے ہو تو بات پھوٹیگی اور تم دھر لیے جاؤ گے -
ل - ہجور کانون کان کسو کو نہ کھبر ہو -
ک - گھر مین کچھ بہانہ کر دینگے -
ا - تمھاری قمرن نے بہت آدمیون کو دق کیا بشیر الدولہ بیچارے کی حالت پر سخت افسوس ہی - یہ سب قمرن کی بدولت ہی -
ک - کیا بتائین سرکار -
ل - بڑی بُری گھڑی اِنکا اِن نکاح اُسکے ساتھ ہوا تھا - اب کیا ہوتا ہی -
انسپکٹر نے اُنکو صلاح دی کہ تم دونون گلیون گلیون اپنے گھر جاؤ اور ٹھیک سات بجے شام کے ہمکو صفائی کے داروغہ صاحب کے مکان پر ملو تو ہم کانسٹبل ساتھ کر دینگے اور وہ تمکو سوار کرا دیگا - دونون نے جھک کر سلام کیا اور یون گڑگڑا کر منت کرنے لگے -
ک - ہجور ہی کا سہارا ہی -
ل - ہجور اپنا ہاتھ رکھے رہین -
ک - ہم لوگ نے بڑی سرکار کو دِقّت دی -
ا - نہین - یہ غلط ہی ہمنے جو کچھ کیا نواب بشیر الدولہ کے سبب سے کیا جو ہمارے دوست ہین - مگر اب کیا مصیبت پڑ گئی ہی کہ ہم بشیر الدولہ سے مل تک نہین سکتے

اچھا اب ہم لوگ رخصت - شام کو سات بجے داروغہ صاحب کے مکان پر آجاؤ بس -

ک - سلام ہجور -

ل - ہجور پر دوستی رکھیے گا -

اُدھر للتوا اور کدرا اُدھر انسپکٹر اور کانسٹبل روانہ ہوئے - للتوا نے کدرا کو راستے مین ڈٹینا شروع کیا -

ل - تمھاری بادولت ہمیسان نکسان ہی اُٹھایا -

ک - بھائی ہم تو کُھد کھراب ہین -

ل - پہلے کانپور مین جا کے بھجیہت کیا اب سہر سے نکلوایا - یہ دوستی مین ملا - جو کبھی کمرن کا گال بھی چوما ہوتا تو کہتے بھلا بھئی کھیر -

ک - ہمکو دیکھو - جورو اکی جو ر دا گئی اور گھر کا گھر چھوٹا -

ل - اب لکھنو مین کہان رہو گے -

ک - جہان تم رہو - مُدا محلّے مین کسو سے نہ کہنا کہ کہان جاتے ہین کہان نہین جاتے -

چار بجے نواب چھٹن صاحب نے اپنی گاڑی بھیجکر انسپکٹر صاحب کو بُلوایا یہ جو چھٹن صاحب کے ہان گئے تو نواب رونق جنگ ملے بڑے تپاک سے مصافحہ ہوا - نواب صاحب نے کہا کہ نواب چھٹن صاحب بہادر کی زبانی مین نے سب حال سُنا - بشیر الدولہ نے جو کانٹے ہمارے حق مین بوئے اُسکا حال تو آپ پر روشن ہی - مگر خیر اب آپ ہمارے معین و مددگار رہین انسپکٹر نے پہلے معذرت کی اِسکے بعد چھٹن صاحب سے کہا کہ کدرا اور للتوا کو آج مین نے بُلا کے ڈرا دیا وارنٹ گرفتاری کا نام سُنکر روح فنا ہو گئی اور شام کو وہ دونون کانپور بھاگ جائینگے - چھٹن صاحب بہت خوش ہوے - کہا ایک کام کیجیے - ہم خط لکھ دینگے وہ خط لیکر کانپور ہمارے دوست لالہ بشیشر پرشاد سے ملین اور اُنھین کے گھر پر ٹکین اور وہین دونون وقت کھانا کھائین اور دندنائین -

چنانچہ ایسا ہی ہوا - اور آٹھ بجے رات کو چھٹن صاحب اور رونق جنگ اور انسپکٹر نے اپنے سامنے کدرا اور للتوا کو ریل پر سوار کرایا اور ٹکٹ لے دیا اور لالہ کے نام خط دیا اور پتا بتا دیا -

ا - بندہ تو اب رخصت ہوتا ہی -

چھٹن - شکریہ ادا کرتا ہون -

انسپکٹر سے رخصت ہو کر چھٹن صاحب نے رونق جنگ کو اُنکی کوٹھی پر اُتارا اور خود بیرسٹر کے ہان گئے اور کچا چٹھا کہ سنایا - محمد عسکری اور بیرسٹر اور اختر نے کان دھر کے سُنا -

نواب چھٹن صاحب نے حاضرین جلسہ کو جب یہ مژدۂ روح افزا سُنایا تو سب کی باچھین کھِل گئین اور قمرن اور سب سے زیادہ خوش ہوئی کہ مُنھ مانگی مراد پائی -

نازو اور قمرن اور بی مغلانی نے بشیر الدولہ کو کوسنا شروع کیا -

مغلانی - اللہ کرے موے کے ہاتھون مین ہتکڑی پڑی ہو اور اسی طرف سے نکلے اور ہم اوپر سے اُسپر تھوک دین اور کہین موے پر سو دُرّے -

نازو - برچھی کا پھل ملے نگوڑے کو -

قمرن - اللہ کرے بینت پڑین -

چھٹن - کیا خدا نے نیچا دکھایا ہی -

اختر - ابھی ہماری پوری تشفی نہین ہوئی ہی -

چھٹن - تو آپ وہمی ہین بندہ نواز -

مغلانی - اِسکی دوا تو میان وہ کیا مثل ہی لقمان کے پاس بھی نہ تھی - مگر ہان یہ کہو کہ ابھی جیسے یقین سا نہین آتا ہی کہ مبادا اُسکی تقدیر خدا ناخواستہ خدا ناخواستہ پلٹا کھا جائے -

چھٹن - اِس سے اطمینان رکھو بی مغلانی -

مغلانی - ای تم جیو میرے شیر - جم جم جیو -

نازو - آمین اللہ -

قمرن - اِنھین سب لوگون نے اِس گاڑھے وقت مین ہمارے نواب کو مدد دی - اللہ انکو اجر دے -

مغلانی - آمین - آمین -

نازو - ہمارے رونگٹے رونگٹے سے دعا نکلتی ہی -

اتنے مین منشی مہراج بلی صاحب نازل ہوے -

مہراج - فتح ہی یاران فتح ہی - خوشی کے شادیانے بجاؤ - آئی ہوئی ٹل گئی - بجرنگ بلی نے آج یہ خوشخبری سنائی - بی مغلانی مبارک باد -

اب وہ شمر کافر باجی کوئی دم کا مہمان ہی - خدا نے چاہا تو بڑے گھر مین چکی پیستا نظر آئیگا ہزارون لاکھون کی آہون کا دھوان کہان جائیگا بیکار جا سکتا ہی بھلا - کیا مجال للتوا اور کدرا تو کانپور بھیجدیے گئے اور وہان چھٹن صاحب کے دوست لالہ بشیشر کے ہان رہینگے - یہ کھٹکا تو رفع ہو گیا - اچھا - مقدمہ ابھی تک دائر نہین ہوا ہی پولیس نے مستغیث کو ہدایت کی کہ ہماری دست اندازی کے قابل نہین ہی - اگر تیرا جی چاہے تو عدالت مین نالش کر اور وہ ضرور نالش کرتا اور مقدمہ دائر عدالت ضرور ہوتا - اور بڑا ہی فضیحتا ہوتا - ہوتا ہوا تا خاک بھی نہین مگر بدنامی اور زیرباری تو ہوتی خدا نے اِس سب سے بچا لیا - کدرا جو مستغیث تھا وہ کانپور گیا - للتوا جو اُسکو ورغلاتا تھا وہ بھی شہر بدر کانپور کو بیرنگ روان باشد - چلیے مقدمہ تو جہنم واصل ہوا - اب سُنیے کہ جس انسپکٹر سے اور بشیر الدولہ سے دانت کاٹی روٹی تھی وہ جانی دشمن بشیر الدولہ کا ہو گیا ہی اور کوتوال قسمین کھاتا ہی کہ باؤن تو کچا ہی کھا جاؤنگا اور خود میان بشیر الدولہ کی جو دُرگت ہونے والی ہی وہ صبح شام مین دیکھ لینا -

مغلانی - چاہ کن را چاہ در پیش -

مہراج - کیا فرق ہی -

اختر - نواب دو صاحبون کی ایک ہی خبر سُنی اور دونون ایک ہی روایت بیان کرتے ہین اور مختلف ذریعون سے سُنی ہوئی ایک نے بجرنگ بلی کی زبانی سُنی دوسرے نے خاص پولیس کے افسرون کی زبانی سُنی -

عسکری - شکر ہی خداوندا ہزار شکر ہی -

نازو - تو تُمنے اپنی آنکھون دیکھا تھا نواب چھٹن صاحب کہ وہ مونڈی کاٹا کدرا سوار ہو گیا -

چھٹن - معقول! ابھی وہین سے چلا آتا ہون - مین تھا نواب رونق جنگ بہادر اور انسپکٹر صاحب خود

ہمارے ساتھ گئے تھے - فارغخطی لکھ گیا ہی کہ مجھ سے قمرن سے کچھ واسطہ نہین -

مہراج - بھئی کیا گھر اچکما ہوا ہی واللہ -

چھٹن - انسپکٹر نے کدرا اور للتوا کو بلا کر کہا کہ ارے غضب ہو گیا - صاحب ستی مجسٹریٹ بہادر نے تم دونون کے نام گرفتاری کا وارنٹ جاری کیا ہی اور بشیر الدولہ کے مکان پر بھی کل سے چوکی پہرا بیٹھا چاہتا ہی اور کوتوال کو مارے غصے کے بھنگا بدل دیا بس دونون گڑبڑا اُٹھے -

مہراج - وہان لالہ بشیشر کے مکان پر رہینگے نا -

چھٹن - جی ہان - لالہ بشیشر پرشاد کے ہان -

نازو - کیا شان ہی تیری کریمی کی - قربان تیری کریمی کے روتے کو ہنسانا اور ہنستے کو رولانا اسی کا نام ہی - کہان تو ہمارے منہ پر ہوائیان اُڑی ہوئی تھین کہ اب پکڑے گئے اور اب پکڑے گئے - قمرن بچاری کا بیماری کے سبب سے کیا حال ہو گیا تھا کہ توبہ ہی بھلی - یہ کسکو امید تھی کہ صحیح سلامت یہان تک پہونچینگے اور آج اللہ نے یہ دن دکھایا کہ مزے مزے ہنستے بولتے ہین - وہ موا بشیر الدولہ کل تک کیسا خوش خرم ہو گا مگر آج نانی مرگئی ہو گی -

چھٹن - اُسکو ابھی یہ حال تھوڑا ہی معلوم ہی - وہ تو اب تک یہی سمجھا ہوا ہی کہ ایک انسپکٹر گیا دوسرا آیا دوسرا گیا تیسرا آیا جو آئیگا اُسکو بزور زر اپنی طرف کرونگا چلو چھٹی ہوئی - کدرا اور للتوا کو وہ اپنا پٹھا اور چیلا سمجھتا ہی ہی دکلا روپیے کے آشنا - اُنکو اس سے کیا بحث ہی کہ بشیر الدولہ برسر حق ہین یا نواب محمد عسکری - اُنکا قول تو یہ ہی کہ سر حرے کہ باشد من پالانم - اُنکو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی مردہ چاہے بہشت مین جاے چاہے دوزخ مین - مگر جب سنیگا کہ انسپکٹر کو تین مہینے کی رخصت ملی اور وہ لکھنو ہی مین رہینگے تو سر پیٹ لیگا اور ادھر کدرا اور للتوا کو بھی غائب پائیگا بڑی دل لگی ہو گی -

بیرسٹر - اب یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی یہ فرمایئے کہ اتنی بڑی خوشخبری سُنی ہی کچھ جشن بھی ہو گا -

عسکری - بھائی صاحب ہم سب تو آپ کے مہمان ہین آپ ذہن شریف مین کھانا آپ کے ہان عمدہ سے عمدہ پکا ہی ہی - جشن مین تین چار چیزین ہوتی ہین - ایک مطعومات لذیذ یعنی عمدہ پکا ہوا کھانا دوسرے شراب ناب تیسرے پیارے پیارے معشوق چوتھے احباب موافق وبذلہ سنج تو کھانا تو آپ کے ہان پک ہی رہا ہی - میان ذرا اسکے خاص نمبر کو بلا لو (حاضر ہوا) اسوقت کیا پک رہا ہی - خداوند مرغ پلاؤ ہی اور انناس پلاؤ اور باقر خانی اور قورمہ اور کباب ہی اور نواب چھٹن صاحب کے حکم سے تیتر کا قورمہ پکا ہی اور گوبھی ہی اور نازو جان صاحب کی فرمایش بجرے کے ملیدے کی تھی وہ بھی ہی اور جو حکم دیجیے) -

نواب صاحب نے فرمایا تو دو چیزین ہماری طرف سے بڑھا دو چاہے کھانے مین دیر ہو جائے کچھ پروا نہین ایک کندن قلیہ اور ایک انڈون کے مالیت - اچھا صاحب یہ تو ہوا اب رہی شراب وہ ہمارے ساتھ ہی - اب رہے معشوق بھلا نازو جان اور قمرن سے بہتر معشوق کہان ملینگے اور احباب بذلہ سنج تو سبھی ہین -

نازو۔(ہنسکر) میزان اچھی دے دی۔
مہراج۔ بات معقول کہی۔
نازو۔ آپ بھی بولے (مُنھ چڑھاکر) بات معقول کہی تیری ایسی تیسی نگوڑے۔
مہراج۔ این! شیطان نے اُنگلی دکھادی کیا! اسوقت ہماری نازوجان کلیلون پر ہین۔
مسخرہ۔ یہ ہماری کیا معنی! اسکی تصریح کیجیے کہ آپ کی کون ہین۔ ہمشیرہ عزیزہ یا۔
راوی۔ یا کے لفظ کے بعد میان مسخرالدولہ حیدُ الگنجر و صاحب کچھ اور کہنے کو تھے کہ منشی مہراج بلی نے اُچک کے مسخرے کا ٹیٹوا لیا اور غل مچاکے کہا۔
یو بلڈی فول کاہے واسطے گالی گلوج بکنے مانگتا بچۂ سور جنگلی کہ گفتہ اند۔ ع۔

اصل بد از خطا خطا نہ کند

نازو۔(قہقہہ لگاکر) آگئے آگئے بلاڈی فول صاحب آگئے اب سوجھنے لگی موے کو۔
ممن۔(ہنسکر) جی ہان لاٌلہ کاہے واسطے آگئے اور کہ گفتہ اند بھی ساتھ لائے۔
اختر۔ اب تک کیسی بھیگی بلّی بنے بیٹھے رہتے تھے۔
نواب۔ کون۔ ریل پر انکا نقشہ دیکھتے آپ۔
اختر۔ سُنا۔ ہلے تک نہین۔
چھٹن۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اِس شخص پر پڑے ہین۔ بالکل مُردہ تھا۔
آغا۔ اُسدن نا۔ اے ہے۔ واللہ بات بھی کرتا تھا تو آہستہ آہستہ اور دبک کے کونے مین پڑ رہا جاکے۔
چھٹن۔ ہم لوگ اپنے اسٹیشن پر ٹہلے۔ اِدھر آئے اُدھر گئے ہنستے بولتے گھورا گھاری کرتے تھے مگر یہ بچہ خاموش۔
آغا۔ یہ نواب چھٹن صاحب نے خوب کہی کہ یہی معلوم ہوتا تھا کہ جیسے سیکڑون جوتے اُنپر پڑے ہین۔
نازو۔ ہمنے آغا صاحب کو دیکھا نواب محمد عسکری کو دیکھا نواب چھٹن صاحب کو دیکھا مگر اس مونڈی کاٹے کو ندیکھا مین سمجھی بھیڑیا اسکو لیگیا ہی۔
آغا۔ اُسدن کی بھی دل لگی نہ بھولیگی اور اتفاق سے بھیڑیا آہی گیا۔ باتین ہی کرتے کرتے بھیڑیا نکلا بعضے وقت کی بھی کیا بات ہوتی ہی۔
بیرسٹر۔ اب یہ فرمایئے خداوند نعمت کہ جشن کب ہوگا اور اُسمین کیا کیا ہوگا اور کس قدر روپیہ کا صرف ہی روپیہ بندے کے ہاتھ دھریے اور پروگرام بتادیجیے۔
نواب۔ یہ سب نازوجان کی راے پر ہی۔
نازو۔ ایک دن تو رتجگا ہو۔ اور ایکدن جشنے جس نے جو منت مانی ہی وہ پوری کرے اور ایک دن ناچ ہو۔ چار طائفے زنانے اور ایک طائفہ مردانہ۔
مہراج۔ تو مردانہ طائفہ بی نازوجان کی پسند کا ہو۔
بیرسٹر۔ جی اور زنانہ آپ کی پسند کا ہو؟
آغا۔ تو اِنھین دونون میان بیوی کی پسند پر کل دارومدار ہی۔
نازو۔ وہ جو لڑکا آج کل نیا نیا نکلا ہی۔ کہروا خوب ناچتا ہی اُسکو بلواؤ۔

نواب - یار مہراج بلی بس ہم سمجھ گئے تمھاری جورو ایسے چھٹین بس اب اُس بھانڑ کو آپ نے دیکھا ہی؟

چھٹن - سترہ برس کی عمر اور اسقدر رنگین ہی کہ بے اختیار گھورنے کو جی چاہتا ہی -

نواب - مردون کا یہ حال ہی -

چھٹن - جی -

نازو - دیکھنے سے تعلق رکھتا ہی -

قمرن - ہمنے بھی دیکھا ہی -

مہراج - خدا ہی خیر کرے بھائی صاحب ع -

یارہ خواہد شد ازین دست گریبانی چند

بی نازو جان صاحب اب ہم تمکو ڈبیا مین بند کر رکھینگے آپ ذرا اب بہت چل نکلی ہین -

نازو - ایک ڈبیا مین کیا اگر تو ہمین سات پردون مین بھی بند کرے تو ہم نکل بھاگین - تو موئے ہی کا نا ہی کیا مال بچارا - بڑا بند کرنے والا ؛

نواب - چھٹن صاحب میری اس بات کو گرہ کر رکھیے (نازو کا کان مین) کسی طرح اب مہراج بلی کے پاس نہین رہ سکتی تو وجہ کیا - عورت ہی کم عمر - کوئی سترہ اٹھارہ برس کی اور شوخی رگ و ریشہ مین بھری اور اس عورت کی قطع اور آنکھین کہے دیتی ہین کہ کم سن مرد پہ یہ جان دیتی ہی - تو اس سے بہتر یہ ہی کہ اپنے جلسے ہی مین رہے مہراج بلی کے پاس تو بھائی صاحب ع -

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمی ماند

کا نقشہ ہی اس سے تم ہو یا نواب رونق جنگ ہین یا آغا صاحب تم مین سے کوئی اپنے گھر ڈال لو اور ال بھی بلے جو کچھ ہی کیونکہ کوئی والی نہ وارث نہ کوئی کہنے سُننے والا میان کا پتا ہی نہین - ایسے بے فکرے میان بھی کم دیکھے ہونگے واللہ - کچھ فکر ہی نہین -

چھٹن - (آہستہ سے) جی ہان اور ایسی پری بیکس جورو پا کے!

نواب - جی ہان -

چھٹن - تو اس تقریر سے حضور کا منشا کیا ہی -

نواب - منشا تو صاف صاف عرض کر دیا کہ آپ یا رونق جنگ یا چھٹن صاحب بہادر - وہ - (مسکرا کر) یا آغا صاحب اسکو اپنے گھر ڈال لین -

چھٹن - نا بابا - بندہ درگذرا -

نواب - تو آغا سے ہم کہینگے -

چھٹن - ہان اُنسے کہیے -

نواب - رونق جنگ سے ہم نہ کہینگے - اگر ہماری سالی سن لیگی تو خواہ مخواہ جوتا چلیگا - وہ الگ کو دینگے اور بیوی الگ کو دینگی جسطرح ہماری بیوی بات بات پر بہن اور بہنوئی کو طعنے دیتی ہین کہ یہ سب کانٹے بوئے ہوئے دو لھا بھائی ہی کے ہین -

چھٹن - عورتون کو کیا جلد خبر مل جاتی ہی واللہ ہم تو اسکے قائل ہین -

نواب - ڈیوڑھی پر بھاٹک پر بازار مین - جب خدمتگار روٹا سپاہی خواص مہری ماما یہ سب ملتے ہین تو کچا چٹھا کہہ سُناتے ہین اور مہریان رسوخیت جتانے کے لیے جا کے ترسے بیگم صاحب سے پرچہ جڑ دیتی ہین اور میان بیوی مین جوتا چلنے لگتا ہی - اب کوئی کہان تک چھپائے

ع - نہان کے ماند آن رازی کزو سازند محفلہا -
اتنے مین آغا صاحب نے کہا - بھئی یہ کانا پھوسی کی سند نہین - اگر پوشیدہ باتین کرنی ہین تو باہر جائیے - چھٹن صاحب نے مسکرا کر جواب دیا (آپ ہی کی خانہ آباد کی باتین ہوتی ہین اور آپ ہی بگڑتے ہین - یہ عجب اندھیر ہی) آغا صاحب بھی مسکرا دیتے - فرمایا (خیر خدا نے آپ کو یہ توفیق خیر تو دی - ہم ممنون ہوے - مگر جو مسماۃ تجویز کی ہین اُنکے سن و سال سے مطلع فرمائیے رنگ کیا ہی قطع کیا ہی - بھدّی بھدبیسل ہین یا نازک اندام - مُنھ چوڑا ہی یا تنگ ہی - کمر کیسی ہی - نک سک سے درست ہین یا نہین -

نواب - معقول! ہم تجویز کرین اور آپکے لیے تجویز کرین اور بھدّی بھدبیسل ہو -

چھٹن - جی ہان اب ہم لوگون کو ایسا گاؤدی سمجھے ہی آپ نادان چندے خورشید چندے مہتاب -

نواب - سن کوئی اٹھارہ برس کا -

آغا - سبحان اللہ -

نواب - رنگت جیسے کندن دمکتا ہی - سرخ و سفید - اور نمکینی بھی ہی ملیح و صبیح -

آغا - ازین چہ بہتر -

نواب - اور دھان پان -

آغا - بس بس منظور - منظور بھائی صاحب مگر مزاج کی کیسی ہی یہ ضرور فرمائیے -

نواب - بڑی تیکھی - بڑی شوخ -

آغا - بس بس اینجانب کے پسند ہی - بھلا اگر ہم اُس سے کچھ چین چپڑ کرین تو کان گوشی کر دے -

نواب - کان گوشی! کان گوشی نہین - جوتا لیکے گرد ہو پاپوش کاری کرے حضرت -

آغا - چشم ما روشن دل ما شاد - خانۂ احسان آباد - بھلا محلے والون کے ساتھ کس طرح پیش آئیگی -

نواب - بس وہ آپ کے کُل دوستون کو شل آپکے سمجھیگی

راوی - اسیر بُرا قہقہہ پڑا -

آغا - بس بنائی بات - بھلا تاک جھانک کریگی -

نواب - دن بھر یا دروازے پر کھڑی جھانکا کریگی یا چھت پر ٹہلا کریگی - اور اِدھر اُدھر اشارے بازی کیا کریگی - اور چہل -

آغا - اچھا صاحب تو بعد نکاح ہم کس مکان مین رہا کرینگے

نواب - ہمارے پروس -

چھٹن (مسکرا کر) ابھی نہین ہم اپنے پروس کو بھی دینگے

رونق - آپ لوگ سب تُقت بر نکل جائیے گا - اپنے مردانے مکان کا ایک حصہ ہمکو دینا پڑیگا -

آغا - بھئی ایسی جورو کہان ملیگی کہ ابھی آئی بھی نہین اور یار لوگ اپنے مکانون اور کوٹھیون کی ڈالیان لگانے لگے اچھا پھر ہم جسکے پروس رہینگے وہ جسطرح کا برتاو ہمارے ساتھ کریگا اُسیطرح کا برتاو ہم بھی اُسکے ساتھ کرینگے -

نواب - آپ تو بد گمان آدمی ہین -

رونق - احسان فراموش ہی -

چھٹن - کسی بدمعاشون کے محلے مین جاکے رہینگے وہان اپنے خود ہی بُھگت لینگے - ہمکو کیا - ہم شریفون کے محلّے مین بھلا کاہیکو آنے لگے - خیر صاحب اختیار ہی

یہ گپ شپ دیر تک رہی - آخر کار چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور رونق جنگ اور اختر اور ممن رخصت ہوے بیرسٹر صاحب اپنے کمرے مین گئے - مہراج بلی کا قصد پہلے وہین رہنے کا تھا - مگر طبیعت کے کسل کے سبب سے سٹپٹا گئے - اور آغا صاحب کے ہمراہ چلے گئے - اب باقی رہ گئے نواب محمد عسکری صاحب اور بی قمرن اور نازو جان - چلتے وقت منشی مہراج بلی صاحب نے اپنی مطبوعہ نازنین کو ہدایت کی کہ ادھر بغل والے کمرے مین دروازے اندر سے بند کرکے سو رہنا - اور بی مغلانی بھی تمھارے ہی کمرے مین شب کو سوئین - فجر کو ہم تم کو اسی کمرے مین پائین - خبردار - نازو چپ چاپ سنتی رہی اور جب منشی مہراج بلی نے اپنی کہانی ختم کی تو جھمک کر اٹھی اور ایک دھول لگا کر کہا (موندی کاٹے مین عورت ذات کیا کر سکتی ہون بھلا اور جو بالسٹر رات کو شیشے کے دروازے توڑ ڈالے تو کیا ہو - اس سے بہتر یہ ہی کہ اسی گاڑی پر اپنی جورو کو بھیجدے وہ پہرا دے اور ہم آرام سے سوئین مزے سے ٹانگ پھیلا کے - وہ بوڑھیا کھوٹ ہوگی اسکو کیا ڈر ہی - ہم ابھی جوان جہان ہین - اسپر پھر قہقہہ پڑا اور مسخر الدولہ نے دو ایک پھبتیان کہین اور چاندہوے سب رخصت ہوگئے -

نواب محمد عسکری نے قمرن جان کو جان بوجھکر ذرا زیادہ پلادی اور جب نشہ تیز ہوا تو قمرن کو پلنگ تک جانے کی تاب و طاقت بھی نہ باقی رہی بستر ہی پر لیٹ گئی اور ایسی نیند آئی کہ غافل سو رہی - نواب صاحب تو یہ خدا سے چاہتے تھے - دبے پانون چپکے چپکے اٹھے اور نازو جان کے کمرے کے پاس جا کر دروازے کو آہستہ سے کھولا وہ تو خود اس تاک مین تھین کہ کہین نواب صاحب آئین جب دروازے کے پاس آہٹ معلوم ہوئی تو یہ چپکے سے اٹھ بیٹھین اور اشارے سے کہا کہ باہر چلو مین ابھی آتی ہون اور معاً دبے پانون باہر گئی اور برآمدے مین جہان چینی پردے پڑے ہوے تھے ایک کوچ پر یہ دونون بیٹھے

نازو - (گال پر آہستہ سے تھپڑ لگا کر) تو بڑا چنچل ہی -

نواب - نازو - جانی اب آخر اپنی بہن سے صاف صاف کہدو اور دونون ہماری ہو کے رہو -

نازو - کچھ پاگل ہوگیا ہی کیا؟

نواب - تم خود سترن بنے کی باتین کرتی ہو - اری نادان بیوقوف (گال پر ہاتھ پھیر کر) اسمین تو تم دونو لکا فائدہ ہی -

نازو - کوئی بڑی بہن ایسی ہوگی کہ بیحیائی سے اپنی چھوٹی بہن سے کہے کہ آؤ بہن ہم تم سوتین بنجائین -

نواب - دونون چین کروگی -

نازو - یون کیا کم چین تمھاری بدولت کرتے ہین - یہ بات اپنے دل سے نکال ڈالو نواب ناحق بن ناحق ہمسے اور بہن سے لڑواؤگے -

نواب - اب تو خدا خدا کرکے وہ تھکا فضیحتی دور ہوئی اب نہ للتوا کا ڈر ہی نہ کدرا کا خوف ہی کدرا اور للتوا اب تو جہنم واصل ہوے - بشیر الدولہ صبح شام مین دھر لیا جائیگا بس اب ہمین ہم ہین - ایک راجہ نے ایک عورت کو اپنے گھر ڈال لیا - عورت تھی عقلمند - سوچی کہ یہ سونے کی چڑیا ہاتھ سے نجانے پائے - جٹ اپنی جوان بہن کو

بُلا لیا اور وہ بھی ساتھ رہنے لگی۔ راجہ اُسکو دیکھ کے بھڑک گیا اور ہزار جان سے عاشق ہو گیا۔ اور یہ اپنی بہن کو روز پٹی پڑھاتی جاتی تھی کہ خبردار میرے ساتھ ہی ساتھ رہا کرنا مجھ سے نہ جُدا ہونا۔ ایکدن راجہ جب کوٹھی پر آنے لگا تو اُس عورت نے اپنی بہن سے کہا کہ جاکے نیچے سے عطر کی شیشی لے آ۔ زینے پر اِن دونوں کی ٹدھ بھیر ہوئی تو راجہ نے موقع وقت غنیمت جان کر اُس نوجوان کے گال زور سے کاٹے وہ انیلی چھوکری گھبرا اُٹھی اور آہستہ آہستہ رونے لگی۔ راجہ کوٹھے پر آیا اور پتنگ اُڑانے کے لیے سہ منزلے پر چلا گیا جب تھوڑی دیر مین وہ چھوکری اوپر آئی تو اُسکی بہن نے اِسکو بدحواس اور ہراسان پایا۔ اور دیکھا تو گال بیر بہوٹی کے سے لال لال ہو رہے تھے۔ اور آنکھون سے صاف ظاہر تھا کہ ابھی ابھی آنسو پونچھے ہوے آئی ہی۔ اِسکا تو منشا ہی یہ تھا کہ بہن کو بھی پیشکش کرے پوچھا کہ تو اسوقت گھبرائی ہوئی کیون ہی پہلے تو اُس ناکردہ کار نے کچھ جواب ندیا مگر جب اُسکی بہن نے بڑا اصرار کیا اور دھمکی دی تو یہ رونے لگی۔ اِسکی بہن اِسکو کوٹھری مین لے گئی اور وہان دم دے دیکے سب حال پوچھ لیا اور دل مین بڑی خوش ہوئی کہ آرزو بر آئی۔ اب مار لیا ہی۔ اُسکو کوٹھری ہی مین بٹھایا اور خود چھت پر آنکر حسب معمول بیٹھی۔ جب راجہ کوٹھے سے اُترا اور اُس عورت کے پاس جاکے بیٹھا تو اُسکو ذرا سُست پایا۔ دل مین چور تو تھا ہی سمجھ گیا کہ یہ کیا بات ہی پان مانگا۔ اُس نے گلوری بناکے دی۔ کہا۔ نہین ہم یون نہ لینگے ہم تمھارے ہاتھ سے کھائینگے۔ اُسنے بلاعذر اپنے ہاتھ سے گلوری کھلادی تو راجہ کو اِسقدر جرأت ہوئی کہ اُسکے سُست بیٹھنے کی وجہ اِس سے دریافت کرے ڈرتے ڈرتے آہستہ سے پوچھا کہ تم اِسوقت سُست کیون ہو اُسنے پہلے تو بات ٹال دی (کچھ نہین سُست تو نہین ہون مگر جب راجہ نے بڑی خوشامد کی تو اُسنے دو خادمہ عورتونکو جو خدمت کے لیے حاضر تھین اِدھر اُدھر کام کے لیے بھیجدیا اور راجہ سے کہا (اِسوقت تمھاری یہ حرکت کیا تھی جی بھل منسی اِسی کو کہتے ہین۔ اِسکا نام تو شہدپن ہی۔ اِس بچاری کی تب سے روتے روتے آنکھین لال ہوگئین راجہ کے ع۔

کاٹو تو لہو نہین بدن مین

بہت شرمایا۔ کچھ جواب دینے کو تھا مگر زبان گویا نہین ہوئی۔ اِسپر اُس عورت نے کہا ؎

ہر یا یہ نہین خطا تمھاری
فرمائیے کیا سزا تمھاری

راجہ کا دل اِس شعر کے سُننے سے شیر ہو گیا۔ کہا اب تو جو ہوا وہ ہوا۔ لیکن اگر وہ ہمسے پوچھے کہ ع۔

فرمائیے کیا سزا تمھاری

تو ہم یون جواب دین۔

قابو مین پری کے تھا سلیمان
کی عرض رضا ہی جو خوشی ہو
مشکین زلفون سے مشکین کسواد
تلوار سے قتل ہو جو منظور
زندان مین جز زندہ بھیجنا ہو

بولے بتلائیے کیا پشیمان
عاشق کی سزا جو پوچھتی ہو
کالے ناگون سے مجھکو ڈسواؤ
ابرو کے اشارے سے کر دو چور
اپنے دل تنگ مین جگہ دو

ع- ہان - اچھا تو اب یہ معلوم ہوا-

ر- ہاتھ جوڑتا ہون معاف کرو-

ع- نہین -بس اب ہم سوچ لیے -

ر- کیا سوچین-

ع- اس جھجھ کری کو اب ہم یہان سے اپنے میکے بھیجینگے ہم اب اس قابل نہین ہو کہ تم پر کوئی اعتبار کرے - اتنا سُننا تھا کہ راجہ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور وہ تیر دل سے خوش ہوگئی کہ اب راجہ کو اچھی طرح پھانس لیا اب کہان جا سکتا ہی -بس دوسرے دن راجہ تو ہوا کھانے گیا اُسنے فنس مین سوار کرکے اپنی بہن کو میکے مین بھیجدیا راجہ کو جو معلوم ہوا تو آٹھ آٹھ آنسو رونا شروع کیا کہ ہاے کیا غضب ہوگیا- اور پیشتر کی نسبت اب اس عورت کو زیادہ پیار کرنے لگے کہ شاید پگھل جائے - کوئی تین چار دن تک اُسنے اِنکو خوب جھکایا آخرکار ایک دن اُسنے کہا ذرا راجہ ہمین معلوم ہوتا ہی کہ تم اب خدانخواستہ مرجاؤ گے تمھاری یہ کیفیت دیکھکے مجھے ڈر معلوم ہوتا ہی - یہ آخر کس پر جان جاتی ہی کس سے آنکھ لڑی - گو سوتیا ڈاہ بُری بُری چیز ہی مگر تمھارے اوپر سے جان قربان ہی -تم اُسکو نوکر رکھ لو ہم تنخواہ دینگے- بس اِسپر راجہ نے کہدیا کہ مجھے تمھاری بہن نے مار ڈالا- مین بے اُسکے دیکھے اب جیونگا بس اُسنے اُسی وقت بہن کو بُلوا دیا - وہ تو یہ چاہتی ہی تھی اب وہ دونون چین کرتے ہین - تمھاری طرح بیوقوف نہ تھی -

نازو- تو بُرا کا ئیان ایک ہی نٹ کھٹ ہی جیسے گنواری بولی مین مُرہا کہتے ہین -

نواب- اور تم-

نازو- ہم نیک پارسا - بہو بیٹیان-

نواب - اور ہم مرے ہین-

نازو- بیشک! تو بجر مرا ہی-

نواب- بجّر تو بہرے کو کہتے ہین جو سُن نہ سکے - بجّر تمھارا وہی ہوگا مہراج بلیا-

نازو- درگور موے کس نگوڑے کا نام لیا- پڑے بھاڑ بھٹی مین -چو لھے کی جڑ مین مُوا-

نواب- تو اگر تم دونون بہنون کو چین کرنا ہی تو ہمارا کہنا مانو ورنہ خیر-

نازو- اچّھا لے اب تھوڑی سی پلاؤ تو-

نواب- ابھی لو- خدا کرے بہت پی جاؤ-

نازو- اجی ہم تم کو پلانے کا دم دعویٰ رکھتے ہین ہم ہیچارے کیا مال ہو-

نواب- لو- چپکے سے لایا ہون - قمرن غافل سو رہی ہین ذرا خبر بھی نہین ہی- لے اب اتنی دیر تک باتین کی ہین اب ایک بوسہ تو دو-

نازو- (بوسہ لیکر) ایک نہین ہزار سہی -

نواب- جی خوش ہوگیا- ہمارے ہاتھ سے پیو ہم زیادہ نہ پلائینگے تھوڑی ہی سی لو-

نازو- بس ایک بار-

نواب صاحب نشے مین تو چور تھے ہی نازو کو پکڑ کر اتنے بوسے لیے کہ گال سرخ ہوگئے اور وہ تڑ جھٹکے چھڑا کر الگ جا کے کھڑی ہوئی - اور کوسنے لگی کہ تیرے ہاتھ ہی ٹوٹین مونڈی کاٹے -جن ہاتھون سے تونے مجھے پکڑا تھا

اب مین تیرے چکمے مین نہ آنے کی اب جاکے سو رہو۔ جو کہین قمرن کی آنکھ کھلی تو غضب ہی ہو جائیگا بس۔ بہنون بہنون مین کیون لڑواتے ہو۔ ہم دونون بہنین تو بہنین ہی بنکے رہینگی۔ سالیان بنکے اور سوتین بنکے رہینگی تم بن ناحق کو درد سر مول لیتے ہو اور یون چاہے بگڑ دھکڑ کرکے ہزار بار جوم لو تو کیا ہوتا ہے الغرض اسی بکڑ دھکڑ مین جب رات خوب بھیگی تو نواب تھک کے سو رہے اور نازو نے اپنے کمرے مین جاکے آرام کیا۔

دھر لیے گئے

نواب بشیر الدولہ بہادر کو تو اپنی دولت کا غرور تھا اور اس زعم مین تھے کہ ہمارا کوئی کیا کریگا۔ اور ادھر نواب محمد عسکری کے احباب اور پولیس والے انکی فکر مین تھے کہ کسی تدبیر سے انکو گرفتار کرین اور نیچا دکھائین۔ مگر بشیر الدولہ کو ذرا بھی خبر نہونے پائی کہ ہمارے لیے کیا کارروائی ہو رہی ہے چنانچہ ایک روز مہری سے یون باتین ہوئین

مہری۔ تونے بہت سے گھر گھالے ہین۔ کیا جانے تیرا کیا حشر ہوگا۔ کبھی سوچا بھی ہے کہ اللہ کے سامنے کیا کہیگا۔

بشیر۔ اس فکر کا طوطا کوئی اور پالتے ہونگے۔ یہان ان باتون کے پاس نہین پھٹکتے۔ اگر اللہ میان ہمسے پوچھینگے تو ہم صاف صاف کہدینگے کہ مہری کو اسقدر ملاحت کیون بخشی تھی کہ ہمارا دل ہاتھ سے جاتا رہا اور ہم بے قابو ہوگئے

کیون تمون کو حسن بخشا تھا جو ہم کھو بے تجھے	
منصفی اگر داور روز قیامت چاہیے	

اسکا وہ کیا جواب دیگا۔ بس گناہ بخشا جائیگا۔

مہری۔ معلوم ہوگی جو دان۔ ہمارا کہا نانو تو بس اب یہ گرہ لگلو تو گھر ڈال لو اور باقی اور سب کو دفعا ہو لو۔ بہت سی بدمعاشی کر چکے۔ اب کچھ حشر کا بھی خیال چاہیے۔ وہان کی بھی فکر کرو۔

بشیر۔ خوب۔ تم تو ہماری اتالیق ہی بنگئین۔ مہری اگر تم ہمسے قسم کھا لو اور ہمکو یقین بھی آجائے تو ہم تمھارے نام آدھی دولت لکھدین اور اپنی خاص الخاص زوجہ منکوحہ سمجھین۔ مگر یقین آنا محال ہے۔ یہی بڑی مشکل ہے کہ تمھاری بات کا یقین کیونکر آئے۔

مہری۔ جو بے ایمان ہوتا ہے وہ سب کو اپنا ہی سا سمجھتا ہے تم خود بے ایمان ہو۔ ویسا ہی اور سب کو بھی سمجھتے ہو تمسے کچھ بھی نہوگا۔ بس یہی ہوا کریگا کہ آج ایک آئی کل ایک آئی صبح کو ایک اور شام کو ایک۔ تم چھٹے ہوے شہدے ہو نواب۔ اور تمام شہر تمکو جانتا ہے۔

اس عرصے مین کندن منمن بھی آگئین اور جمالن یا سو رہی تھی نیند سے بیدار ہوئی اور سب کی سب بشیر الدولہ کو گھیر کر بیٹھین۔

بشیر۔ سب مین خوبصورت مہری ہے اور کم سن منمن ہے اور سرخ و سفید جمالن اور نازک بدن کندن ہے۔ سب مین ایک ایک ہنر ہے۔ کوئی اس سے خالی نہین ہے۔

بشیر الدولہ منمن کے زانو پر سر رکھے ہوے کندن سے چہل کر رہے تھے اور مہری انکی کمر پر سر رکھے ہوے دراز تھین اور بی جمالن آیا اسکے گالون پر ہاتھ پھیر رہی تھین اور یہ بلا تشبیہ کنھیا بنے ہوے بیٹھے تھے۔ کہ آغا صاحب آگئے۔ کہا حضور ایک چھوڑ دو۔ دو چھوڑ تین۔ تین چھوڑ چار چار اکیا ہار گلے مین ڈالیے گا۔ انہین سے ایک ہمکو

عنایت ہو جائے - حضور کے ساتھ کے کھیلے بڑے ساتھ کے
بڑھے ہین اور خدمت کرتے ہین - ایک ہمکو عطا ہو -
نواب صاحب نے کہا بھئی سنو جسکے نام پر چٹھی نکلے وہ
تمھاری - فوراً بخش دونگا - نام لکھو - آغا نے نام لکھے
کندن - جالن - مہری - منمن - اور گولیان بنائین اور
تین خالی گولیان بنائین - اور ایک مین لکھا (مال مبارک)
اور چارون لکھی ہوئی گولیان الگ رکھین اور سادی الگ
منمن بولی ہم اٹھائینگے - کندن نے کہا ٹھہر جاؤ پہلے نسے
پوچھو انکو سب مین کون پسند ہے - آغا نے کہا منمن - اور نواب
صاحب سے پوچھا آپکو کون پسند ہے انھون نے مہری کیطرف
اشارہ کرکے کہا ہم تو اس رنگ اور اس نمک پر جان دیتے
ہین بگے رنگ پر مرتا ہون -
کندن - آغا کو منمن اور انکو مہری پسند ہین -
مہری - اگر کہین میرے نام کی چٹھی نکلی تو نواب ہاتھ ملینگے
اور جو منمن کے نام کی چٹھی نہ نکلی تو آغا روئینگے -
آغا - یہ کاہے سے - ہم کیون رونے لگے - ہماری روئیگی
جوتی - کوئی نکوئی تو ہمارے نام نکلے ہی گی -
کندن - تم تو ہر طرح مزے مین ہو -
منمن - چارون گھی مین -
آغا - چارون جوان ہین کہ نہین ہین - اچھا اور چارون
حسین - اور شوخ اور چست و چالاک نواب بشیر الدولہ کے
دنگل کی بیٹھنے والی -
کندن - اور کیا ! کھرا دہر چڑھی ہوئی ! ایک سے ایک
بڑھ چڑھ کے -
آغا - یہ دل لگی تو ہوا ہی کریگی - اب حضور خود اپنے ہاتھ سے

چٹھی اٹھائین - دیکھیے تو سہی -
بشیر - بھئی ہم بی منمن کے سامنے چٹھی اٹھوا سنے دینے کو
انھین سے کہو - وہ تو پہلے ہی سے تلی ہوئی ہین - مین
جانتا ہون انکو انھون نے پسند کیا چٹھی ابرہ بڑھکے بولتی ہین !
منمن - اے دیکھو ایسی ہٹو بھی - پسند نہین - وہ کیا -
ہم اب جاتے ہین بس - رخصت -
آغا - معقول ! رخصت کی ایک ہی کہی رخصت چہ معنی دارد
اور جو چٹھی مین تمھارا ہی نام نکلا تو پھر کیا ہوگا - گھر سے
پکڑوا بلوائی جاؤگی - جی -
نواب - بی مہری تم چٹھیان اٹھاؤ - بی منمن تو ہم سے
بگڑ گئی ہین - خدا کرے انھین کا نام چٹھی مین نکلے تو پھر
دل لگی دیکھیے - اور خدا نے چاہا تو انھین کا نام نکلیگا -
مہری نے آٹھون چٹھیان اپنی طرف کھینچ لین دو چار ادھر
رکھین چار ادھر اور سب کو مخاطب کرکے کہا کہ اب مین اٹھاتی ہون
نواب - یا خدا منمن مال مبارک مین نکلین -
منمن - ایسی تیسی تمھاری -
آغا - جو نکلے - ہماری ایک کہین نہین گئی ہے -
مہری - یا اللہ مجھ چھٹ اور سب کا نام نکلے -
کندن - اوئی مجھ چھٹ اور سب کا نام نکلے - اسکے کیا معنی
ہوے - کیا سب کی سب انکے کھونٹے باندھی جائینگی بس
ایک بہت ہے -
منمن - ہم اس چٹھی مین شریک نہین ہین -
آغا - ردو - ردو دری -
منمن - دور ہو نگوڑے تو خود رد - رد ہے ہماری جوتی رد
ہماری بیزار - موا دوانہ ہوگیا ہے کیا -

مہری - اب تم لوگ لڑو پہلے -

مہری نے پہلے ایک چٹھی اُٹھائی اور نواب بشیرالدولہ کو دی اُنھون نے کھولی اور پڑھکر کہا (مہری) - مہری نے کہا یا اللہ خالی جائے یا خدا خالی جائے اور یہ کہکر دوسری چٹھی اُٹھالی تو نواب اور آغا دونون بول اُٹھے خالی - اِسپر مہری اُچھل پڑی (چلو ہم تو بلو دہ بچگئے - ہماری دعائین بیکار جاسکتی ہی اب یہ تینون جانین اور انکا کام جانے - ہمین کیا واسطہ ہی - یہ کہکر دوسری چٹھی اُٹھائی نواب صاحب نے پڑھکر کہا (آیا - جمالن) جمالن اپنا نام سُنکر مسکرائی - منمن بولی اللہ کرے اِنھین کا نام نکل آئے دوسری کھولی تو وہ بھی خالی گئی -

جمالن - چلو ہم بھی بچ گئے -

نواب - مہری کے بچ جانے کی ہمکو بھی خوشی ہوئی -

جمالن - اور ہمکو اپنے بچنے کی خوشی ہوئی -

منمن - اب ہم اور کندن رہگئے -

نواب - (گولی کھولکر) کندن جان -

کندن - اللہ عزت رکھنے والا ہی -

نواب - (دوسری چٹھی کھول کر مسکرائے)

آغا - (اُچھل کر) مال مبارک -

نواب - بی کندن جان صاحب مبارک ہو آپ کو -

کندن - (جھجیپ کر) ایسی تیسی تمھاری -

نواب - اب تو ہم زبان ہار گئے -

کندن - (اُٹھکر) ہم تو جاتے ہین اب -

آغا - (ڈوپٹا پکڑ کر) کیا دل لگی ہی -

کندن - (بیٹھکر) یہ مہری کے ہاتھ لیکے قلم کر ڈالے بس -

مہری - اب ہم کیا اِن گویون کے پیٹ مین بیٹھے تھے -

ہمارا اِسمین کیا قصور ہی بہن -

کندن - بھلا اِسمین عوضی ہو سکتی ہی -

آغا - جی نہین - عوضی ووضی کچھ نہین ہو سکتی ہی -

کندن - ہماری عوضی ہماری بھاوج -

آغا - جی نہین -

کندن - ای ہمسے جوان ہی -

آغا - ہمکو نہین چاہیے -

اِس چہل پہل کی عین گرم بازاری کیوقت نواب بشیرالدولہ کا ایک سپاہی اور ایک خدمتگار دوڑتا ہوا کمرے مین آیا -

نواب - یہ کیا حماقت ہی بے -

منمن - اوئی مین کانپ اُٹھی -

سپاہی (ہانپتا ہوا) سرکار بچا اُکمپر برقندازون کا پہرہ ہوگیا اور کوتوال آگئے ہین -

نواب - کیا ؟

کندن - یا اللہ بچائیو -

خدمتگار - حضور کوئی بات اِسمین ضرور ہی -

نواب - آغا - دیکھو تو جی -

منمن - مین تو بھاگ کے اِس شہ نشین مین ہو رہتی ہون

کندن - مین بھی چھپ رہونگی -

راوی - منمن اور کندن بھاگ کے شہ نشین مین گئی ہی تھین کہ کمرے مین رپ رپ کی آواز آئی اور بشیرالدولہ کے ہوش اُڑ گئے مگر ابھی تک مہری کے زانو پر سر رکھے لیٹے ہوے ہین اور جمالن اِنکے پاس لیٹی ہوئی ہی کہ دفعتہً انسپکٹر شہباز خان دنداتے ہوے کمرے کے اندر - اور اِنکے پیچھے چار کانسٹبل اور دو بنیے - اور ایک لالہ - دیکھتے ہی مردنی چھاگئی -

انسپکٹر - نواب صاحب تسلیم -

بشیر - کیا بات کیا ہی -

ا - دیکھیے عرض کرتا ہون -

ب - (گھبرائے ہوے) فرمایئے فرمائیے -

ا - (مہری کیطرف) تمھارا کیا نام ہی -

مہری - حضور ہمارے نام دو ہین مگر ہمکو لوگ منی کہتے ہین -

ا - (کانسٹبل سے) بلاؤ تو اُس آدمی کو -

ک - (کمرے کے باہر جاکر) چلو جی عبدو -

ع - (کمرے مین قدم رکھکر) نواب صاحب کو سلام -

ا - یہی ہی -

ع - ہان ہجور یہی حرامجادی ہی -

مہری نے جو اپنے میان کو دیکھا تو ہوش اُڑ گئے اور تھر تھر کانپنے لگی - رنگ رو باختہ - بشیر الدولہ سمجھے کہ مہری نے کوئی سنگین جرم کیا ہی اور تھانہ دار اور کانسٹبل اِسکو گرفتار کرنے آئے ہین - پہلے تو اِنکے ہوش حواس غائب غلہ تھے کہ پولیس والون کا آنا کیا معنی مگر اب سمجھے کہ مہری کے لیے آئے ہین تو بہت زور سے مہری کو ڈانٹا (دور ہو میرے گھر سے مُردار کیا انسپکٹر صاحب اِسنے کوئی خون کیا ہی - آپ فوراً اِسکو گرفتار کر لیجایئے)

ا - اِسنے خون نہین کیا ہی - آپ نے حمیت کا خون کیا ہی اور شرع کا خون آپ کی گردن پر الگ ہی -

عبدو - حرامجادی اب دیکھ تو اپنی گت -

مہری - (گردن نیچے کر کے رونے لگی)

ع - اب روتی ہی مکار -

ا - اور تمھارا کیا نام ہی بی صاحب -

آیا - سرکار ہمارا نام -

ا - کیا! بتاتی کیون نہین - جب اوکھلی مین مُنھ ڈالا تو موسلون کا کیا خوف ہی -

آیا - سرکار ہماری آبرو آپ کے ہاتھ ہی -

کانسٹبل - ہونھ! بڑی آبرودار ہین!

ا - کیسی کچھ - لے نام بتاؤ نہین اور ذلیل ہوگی -

ک - بتاتی ہی کہ نخرے کرتی ہی اب -

آیا - ہمارا نام جما ـــــ

ا - کیا - مُنھ سے صاف بولو -

آیا - جمالن میرا نام ہی سرکار -

ا - جمالن! یہ نام تو مین نے سُنا ہی - کوئی رپٹ لکھانے آیا تھا - جمالن! رو ذرا مجھے دیکھینگے چلکے -

ک - تم یہان کیون آئی ہو -

جمالن - نوکری کرنے کو آئی تھی -

ک - نوکری! کیا کماتی ہی - ٹکٹ لیا ہی -

آیا - نہین - آیاگیری کی نوکری کرتی ہون -

کانسٹبل - (دوسرا) - آیاگیری کی نوکری کرے آئیو - اور نواب صاحب کی بغل مان پہوڑ رہیو -

ا - یہان مردانے مین آیاگری کیسی - اور جو آیاگری کے لیے آتی ہی وہ بغل مین سو رہتی ہی -

بشیر - اچھا صاحب تو میرے مکان پر تو پنچایت نکیجیے یہ -

ا - آپ ہین کس خیال مین نواب صاحب - اور یہ آپ فرما کیا رہے ہین - کچھ بسنت کی بھی خبر ہی حضور کو یہ بھی معلوم ہی کہ یہ کونسا جرم ہی -

بشیر - جرم کیسا - کیا جرم کیا ہی -

ا - جی یہ جرم چلّی پیسنے کا ہی -

ب - چلّی کوئی ادر پیستے ہونگے -

اتنے مین سب انسپکٹر رام سنگھ بھی آئے اور اِن دونون عورتون کو دیکھکر عید و سے پوچھا - تیری عورت کون ہی اِسمین - اُسنے مہری کیطرف اشارہ کرکے کہا (ہجور یہ ہی)

رام - اور یہ کون مسماۃ ہین صاحب -

ا - جی یہ کوئی جمالن ہین - آیا گیری کرتی ہین -

رام - مسماۃ جمالن آیا - اخّاہ - یک نشد دو شد اِنکو آپنے پہچانا نہین انسپکٹر صاحب (کانسٹبل کی طرف مخاطب ہوکر) قیصر باغ کے نکڑ پر جو لال کوٹھی ہی اُسمین ایک ڈاکٹر صاحب رہتے ہین اُنکے ہان مہتر نوکر ہی دیکھو بھلا ہی سا نام ہی - بخشا - سمجھے - بخشا کو جاکے بُلا لاؤ - کہو تیری لڑکی کا پتا ملگیا -

ا - کیا - یہ مہترانی ہی - لاحول ولاقوۃ - اور یہ اِسکو پاس بٹھائے باہین لٹائے ہوئے تھے - اِی لاحول ولا - لاحول ولاقوۃ -

رام - تمھارے مرد کا کیا نام ہی -

جمالن - ہجور مرد کا نام ہم کیا بتائین -

رام - اچھا تیرے باپ کا نام کیا ہی -

ج - یہی جو ہجور نے لیا ابھی ابھی بکسا -

ا - جمالن نام سُنکر تو مین خود بھی کھٹکا تھا کہ روزنامے مین کسی نے لکھوایا تھا کہ اُسکی جوان لڑکی کا دور فرسے پتا نہین ہی کہ کہان چلی گئی - مگر تم نے خوب پہچان لیا -

رام - نواب صاحب کے بھی کیا کرتوت ہین -

ا - ماشاء اللہ - خدا جانے کیا حشر ہوگا -

انسپکٹر اور رام سنگھ ایک بنچ پر بیٹھ گئے - میان عیدو کھڑے دانت پیس رہے تھے اور اِنکی بیوی یعنی مہری نیچی گردن کیے ہوئے روتی جاتی تھی - رام سنگھ اِن دونون سے چہل کرتے تھے (کیون مہری - بھلا اب جو نواب صاحب تمکو جواب دیدین تو ہمارے ساتھ چلی چلو)

عیدو بولے سرکار جب ایک کو چھوڑ کے یہان آئی تو اب اِسکا کون ٹھکانا ہی - عورت بگڑ گئی بس - مداکھوب بلیتھن نکال کے اِسکو چھوڑ دونگا - رام سنگھ نے جمالن سے پوچھا کیون آیا جی کتنے دن سے غائب ہو) - آیا تھر تھر کانپتی ہوئی اُٹھی اور ادب کے ساتھ دور سے رام سنگھ کے قدمون کے پاس گر پڑی اور کہا (سرکار اوپر اللہ اور نیچے ہجور - ہم سے بڑا کسور ہوا اب جو مرجی ہووے) - رام سنگھ مسکرائے اور کچھ کہنے ہی کو تھے کہ کانسٹبل بخشا مہتر کو ساتھ لیکر حاضر ہوا اِس مہتر کے ساتھ چار مہتر اور تھے - بخشا نے جُھک کے سلام کیا اور اُن چارون نے بھی جُھک جُھک کے سلام کیا -

رام - بخشا تمھارا نام ہی - تم بھنگی ہو -

بخشا - جی نہین ہجور ہم مہتر جادے ہین (مہتر زادے)

ا - (مسکراکر) معقول بات ہی -

رام - (ہنسکر) مہتر زادے ہین آپ -

بخشا - ہجور کی جوتیون کی بھٹ پھٹ ہین -

رام - تیری لڑکی جو بھاگ گئی تھی اُسکا کچھ پتا لگا -

بخشا - ہجور یہ کیا بیٹھی ہی - جو حکم ہوجائے تو اِسی مکھبت اُتار کے بیس اُسکے لگاؤن -

ا - بک مت - یہان مارپیٹ کی کیا بات چیت ہی - اِس عورت کا مرد کہان ہی -

بختا - اِسکا مرد یہ ہی - نام تبلائیے -
مرد - حجور میرا نام گھگھو ہی -
ا - نرا گھگھو ہی ہی -
رام - انسپکٹر صاحب انصاف سے دیکھیے تو اِن نیچ قومون مین اِس شکل صورت کی عورت کا خدا ہی حافظ ہی -
ا - مین خود یہی کہنے کو تھا -
رام - اب تھوڑی تو اِنکی اوقات ٹھہری - جہان کسی نے چہرہ شاہی کھنکتے ہوے دکھائے اور بس پھسل پڑین -
ا - روپیہ عجیب چیز ہی بھائی صاحب -
رام - یہ عورت تیری کون ہی گھگھو -
گ - حجور ہماری جورو ہی -
رام - کتنے دن سے غائب تھی -
گ - حجور آج دسوان دن ہی -
رام - تمکو کسی پر شک تھا -
گ - ہمسے حجور ایک تنبولی نے کہا تھا کہ ایک آیا کو ایک نواب صاحب نے نوکر رکھ لیا ہی اور وہ عورت کھرا بہی اور جوان ہی اور گوری گوری ہی - ہم سمجھ گئے کہ یہی ہوگی ہم نے پھر اُس سے دھر دھر کے پوچھا کہ وہ نواب کون ہین مُدا پھر اُسنے نہ بتایا -
ا - تو اِسکی عورت ہی -
ج - ہان سرکار -
ا - نواب صاحب کے پاس کب سے آتی جاتی ہی -
ج - حجور آٹھ دن سے یہین ہون -
ا - کھاتی پیتی کہان تھی -
ج نواب صاحب کے ساتھ -

ا - ای لغنت خدا -
رام - توبہ ! توبہ ! ایک ساتھ بیٹھ کے کھاتی تھی -
ج - جی ہان - ہم اور مہری دونون کھاتے تھے -
عیدو - گجب ہوگیا - حجور یہ آسمان کیون نہین پھٹ پڑتا ہی - گجب کھدا کا مہترانی کے ساتھ کھانا کھالیا -
رام - نواب نامدار یہ کیا کہہ رہی ہی -
نواب - (آنکھین نیچی کرکے) جسکا جو جی چاہے وہ کہے

ما کار خویش را بخداوند کارساز
بسپردہ ایم تا کرم او چہا کند

ا - اب خدا یاد آیا -
رام - جی ہان ستر چوہے کھاکے بلی حج کو چلی -
نواب صاحب کے احباب کو آغا الماغوجی نے اُسیوقت خطوط اور رقعے روانہ کیے کہ یہ مدد کا وقت ہی - نواب بشیر الدولہ بہادر بڑی مصیبت مین پڑ گئے ہین - بعضون نے تو جواب ہی نہین دیے اور بعضون نے آدمی کو گھڑک کے نکالدیا اور بعضون نے جواب دیے بھی تو بے مروتی کے -
ا - آغا صاحب مہربان مخلصان زاد نوازشہ - بندگی کے بعد واضح ہو کہ آپ کی تحریر سے ظاہر ہوا کہ نواب بشیر الدولہ بہادر نے کسی منکوحہ عورت کی عزت لی اور اُسکو اپنے گھر ڈال لیا تھا اور آج اُسکا میان پولیس والون کو ہمراہ لیکر نواب صاحب کی کوٹھی پر آیا اور وہ عورت نواب صاحب کے پاس بیٹھی ہوئی پکڑی گئی - بڑا افسوس ہوا - مگر ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

نواب صاحب کو ہم سمجھا یا کیے مگر انھون نے ایک نہ سنی

نتیجہ کار بد کا کار بد ہی

بندہ میر ضامن علی عفی عنہ

یہ نواب صاحب کے بڑے پرانے دوست تھے۔

۲ - شفیق من آغا صاحب سلامت - آپکا خط جس کے پڑھنے سے سخت قلق ہوا مجھے اِسوقت ملا منکوحہ عورت کی آبرو ریزی خلاف شرع ہی نواب صاحب کے یہ ہتکھنڈے کوئی نئی بات نہیں ہی - بندہ ہزار ہا بار اُنکو سمجھاتا رہا مگر اُنھون نے ایک نہ سُنی آخر کار دھر لیے گئے - وہ عورت کون ہی - کوئی نیچ قوم ہی یا کوئی شریف زادی - ضمانت پر بالفعل رہا ہو سکتے ہین - رقیمہ نیاز کمترین اسد اللہ

یہ صاحب بشیر الدولہ کے ساتھ کے پڑھے اور کھیلے ہوے ہین

۳ - مائی ڈیر آغا - مین نے ایک آزمودہ کار سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ ضمانت پر نواب صاحب ابھی رہا ہو سکتے ہین - مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ مسماۃ کون ہی - مجھے اِسی دم اطلاع دو آدمی ساتھ بھیجتا ہون - انسپکٹر تو نواب صاحب کا دوست ہی یہ گڑبڑ کیا ہو گیا - خاکسار راجی لل

یہ نواب صاحب کے محرم راز اور لنگوٹیے یار ہین -

۴ - مکرمی جناب نواب صاحب - آغا الماغوجی کا ایک رقعہ میرے پاس اس مضمون کا آیا ہی کہ کسی عورت کے شوہر نے تھانے پر رپورٹ لکھائی تھی کہ آپ اُسکی منکوحہ بیوی کو بھگا لے گئے اور آج اُسکا میان پولیس کو لیکر آپ کی کوٹھی پر آیا تو زن مذکورہ آپ کی بغل مین مع ایک اور زن جوان کے پائی - آغا مسخرے کی بات کا تو ہمین ذرا بھر یقین نہین ہی اول تو یہی سمجھ مین نہین آتا کہ پولیس والے باوصف آپ کے سپاہیون اور چوکی پہرے کے کیونکر ایسے مقام تک گھس گئے جہان آپ اُس عورت کو بغل مین بٹھائے ہوے تھے اور پھر دوسری مسماۃ صاحبہ کیون تشریف فرما تھین یہ آغا پاجی کا مسخرہ پن ہی -

آپ کا نیاز مند - سری چند

اور یہ اِن صاحب کو خبر ہی نہین کہ ایک چھوڑ چار چار موجود تھین اور خطوط تو آغا الماغوجی کے پڑھکے رکھ لیے مگر ذیل کے خط کا جواب لکھا -

۵ - آغا صاحب - مین ابھی حاضر ہوتا ہون تم نواب صاحب کو تسلی دیتے رہو - میرے ہان اِسوقت انیٹرم صاحب مصور آئے ہین وہ گئے اور بندہ سوار ہوا منکوحہ عورت کا بھگا لیجانا بڑا سخت جرم ہی مگر از ماست کہ بر ماست اور ہم پہلے ہی سے سمجھاتے تھے کہ بشیر الدولہ بہت بُرا کرتے ہو مگر وہ کم بخت سنتا کسکی ہی کہا کرتے تھے کہ ؎

مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
کہ جو موت کو زندگی جانتے ہین

اب مزے چکھیے -

نگاہی میری سینہ تختی مین
دیکھنا زلف سیہ فام کی حرص

مین روز کہا کرتا تھا کہ ؎

دین و دنیا سے گیا تو یہ سمجھ لے ای داغ
غضب آیا اگر اُس بت پہ ترا دل آیا

مین دو سوا دو گھنٹے مین آتا ہون -

یورس ٹرولی میر مشتاق حسین

اِسکا جواب آغا نے یون لکھا -

جناب میر صاحب -

تا تو بن میرسی من بخدا میرسم

آپ کے دوسوا دو گھنٹے پر لعنت - پھر آئے تو کیا آئے
وقت پر آؤ تو کام آؤ ورنہ بیوقت آئے تو کیا - تا تریاق
ازعراق آوردہ شود مارگزیدہ مردہ شود - یہان ایک گل
اور کھلا ہی - دوسری عورت بھی جو نواب کے گھر سے دس
روز سے باہر نہین نکلی منکوحہ نکلی اور بہت نیچ قوم -
خدا کے لیے جلد آؤ — تمھارا خادم آغا الماغوچی -

پندرہ منٹ کے عرصے مین میر مشتاق صاحب کی گاڑی
آئی - اُترے ہی تھے کہ آغا نے بڑھکے اِنکو لیا -

میر - یہ کیا گڑبڑ ہوگیا -
آغا - بڑا غضب ہوگیا -
میر - ہین کہان -
آغا - وہان کمرے مین تحقیقات ہو رہی ہی -
میر - شہباز خان آئے ہین -
آغا - جی ہان اور ایک ہندو کوتوال ہی -
میر - اچھا تو پہلے بغیا مین آؤ -
آغا - (بغیا مین) ستم ہوگیا حضور -
میر - گھبراؤ نہین - یہ بتاؤ کہ وہ عورت کون ہی -
آغا - وہ ایک مچھلی والی ہی -
میر - لاحول ولاقوۃ اور میان اُسکا کہان ہی -
آغا - وہ بھی آیا ہی -
م - یہ کتنے دن سے تھی -
آغا - کوئی بیس دن تو ہوے ہونگے -
م - توبہ - اور وہ دوسری عورت کون ہی -
آغا - کہتے ہوے شرم آتی ہی -
م - کیون کیا کوئی شریف زادی ہی -
آغا - جی بڑی شریف زادی - مہترانی ہی -
م - میرے سر کی قسم -
آغا - آپ کے قدمون کی قسم -
م - وہ بھی منکوحہ ہی -
آغا - اُسکا باپ اور شوہر اور تمام کُنبا اُبچ آیا ہی -
م - توبہ توبہ - اور وہ بھی نہین ملی -
آغا - ایک وہ - چار ہین اِسوقت -
م - تو ایک مہترانی بھی ہی -
آغا - چلیے نا - اب یہان کھڑے رہنے سے کیا ہوگا -
م - کیا چلین میان - لاحول ولاقوۃ ! -
آغا - کئی مہتر آئے ہوے ہین - اور بی مہترانی اور مہری
دونون سرکار کی بغل مین پکڑی گئین - چار اسوقت
بیٹھی ہین وہان -

م - اور چار دن شوہر والی ہین ؟
آغا - جناب - ایک دو تین چار - ایک مہری - دو کٹنین
اور ایک آیا - بی مہترانی صاحب -
م - دو کٹنین ناحق تھین - ایک کٹن کے عوض اگر جولاہن
یا چمارن ہوتی تو لطف زیادہ ہوتا - افسوس - مگر معلوم نہین
کہ شہباز خان کیسا آدمی ہی مقدمہ بڑھیگا - سنا صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ
بھی خلاف ہین -
آغا - میر صاحب بندہ نمکحرامی تو کرتا نہین چاہتا مگر ہماری
سرکار نے تو اندھیر کردیا تھا کسے باشد - گھر دن مین کٹنیان
بھیجا کرتے تھے - غضب خدا کہان تک نہ نازل ہو - فرمایئے
م - کیا کہین یار -

آغا - چلیے اب وہان تک تو چلیے -
م - چلو چلین مگر مہترانی کا ذکر سُنکر نفرت سی ہوگئی -
آغا صاحب کے ساتھ میر مشتاق حسین صاحب گئے تو
انسپکٹر شہباز خان نے کہا - بندگی عرض ہی - رام سنگھ نے
بھی جُھک کے سلام کیا - میر مشتاق حسین صاحب
علیک سلیک کے بعد اُسی بنچ پر بیٹھے -
میر - یہ کیا ہنگامہ ہی - آپ لوگون نے آج یہان کیون
تکلیف کی ہی -
رام - نواب صاحب ہی سے پوچھیے -
میر - یہ کون عورت ہی -
ا - جی یہ نواب صاحب بہادر کی آشنا ہین -
جمالن - ہجور ہمکو اِس دھوکے سے بُلوایا کہ محلاتی نے مین
ایک نوکری خالی ہی اور جب یہان آئے تو ہمکو گھر سے نکلنے
نہین دیا اور اِجت (عزت) کی اجت لی -
میر - تو اتنے دن سے تمکو قید کر رکھا ہی - تم کسی وقت موقع
پاکے نکل کیون نہ گئین -
مہری - پہرے چوکی سے بھاگ کے کہان جائین - ہر گھڑی
کنواڑے بند - ایک کمرے سے دوسرے کمرے مین جائین تو
دو چار مسٹنڈے ساتھ -
میر - تم کون ہو -
مہری - حضور مجھے بھی نوکری کے بہانے سے بُلوایا تھا -
بس یہان آنا تھا کہ چِتر غتو کر لیا - نہ ایگم تھین نہ بیگم - یہی
یہ تھے - جب سے دن رات روتے روتے آنکھین پھوٹتی ہین
نہ تو ہمکو ان دو تین کمرون سے کہین جانیکا حکم ہی نہ کسو سے
بات کرنے پاتے ہین - جی گھبراتا تھا کہ اللہ کہان پھنسایا

لا کے - بارے خدا نے ہماری سُن لی -
رام - تو حبس بیجا بھی ہی -
میر - اچھا اِنکے میان کو تو دعوی نہین ہی -
عیدو - واہ صاحب - ہجور بھی اچھے آئے -
میر - بھئی جو بات ہونی تھی وہ تو ہوگئی اب تو کچھ بھی
ہو نہین سکتا - باقی نواب صاحب سے کچھ لے مرو بس -
عیدو - ہم نالت بھیجتے ہین ایسے روپیے پر - اجّت
ہمارے گھر کے لوگون کی اُتار لی اور آپ سے لے کے کھراب
کر دیا جو اگر نوابی ہوتی تو سر کاٹ کے دھر دیتا -
بخشا - ایسی ہی بات ہی -
رام - یہ عورت تو اِنکے میان عیدو مہرا کی ہی -
میر - اِسکو تو مین پہچانتا ہون -
ع - ہجور کے یہان جھجوائی ٹولے سے حصہ لیکے گیا تھا -
میر - ہان خوب یاد آیا - اور یہ کون ہی -
رام - جی یہ اُسی سے پوچھیے -
بخشا - جی یہ ہماری لڑکی ہی اور یہ ہمارا داماد ہی - دس دن
سے روٹی جو اچھی طرح کھائی ہو تو کسم لیجیے آج پتا چلا
ہی - مین مہتر جا دا ہون -
ا - (شہباز خان) - خوش ہوے میر صاحب - اور جمالن
اِدھر دیکھو تو کھانا کہان کھاتی تھی -
جمالن - نواب صاحب کے ساتھ -
ا - توبہ توبہ - مہترانی کے ساتھ کھانا کھاتے تھے - کیا
اندھیر کی بات ہی ستم ہی بس افسوس صد افسوس -
بخشا - اِتنے بڑے رئیس کو یہ نہ چاہیے -
میر - اچھا اب تم ہی رحم کرو صاحب -

بخشا۔ کھُدا ہی ہجور بس اور تو نہین جلنتے۔
مہری۔ ہمارا صبر ٹریگا۔
میر۔ تم لوگون کو رحم کرنا لازم ہی۔
مہری۔ اللہ کرے ایسی جگہ اسکی گردن ماری جاے جہان
پانی نہ ملے ہماری آبرو لی ہی۔ ہم کو بے قابو پاکے کہین
کا نہ رکھا مگر اللہ نے بدلا لیا۔
جمالن۔ ہم لوگ تو سمجھے تھے کہ بس اب اِس جنجال سے
نہ بچنے کے مگر اُسکی مرجی۔
میر۔ ہم تو تمکو یہی صلاح دیتے ہین کہ اب اِنکے حال پر رحم
کرو۔ اور بھر پور ردیہ اِنسے لے لو۔
بخشا۔ اللہ کو مُنھ دکھانا ہی۔
عیدو۔ نوابی ہوتی تو تماسا دکھا دیتے میر صاحب۔ بدا
اب بے بس ہین۔
ا۔ اچھا اِس سے کیا مطلب ہی۔
ع۔ ہجور کو ڈراتے ہین نہین ہم تو گرانسہ سے موڑ
کاٹ لین۔ ادر کیا۔
رام۔ پھانسی بھی یاد ہی۔
ع۔ بلا سے ہجور۔
رام۔ تو تمھاری عورت کا تو اِسمین کچھ قصور نہین ہی وہ بیچاری
بے بس ہو گئی۔ کیا کر سکتی۔
ع۔ ہجور پہلے تو ہم سمجھے تھے کہ یہ حرامجادی اپنے آپ نواب
کے پاس آئی۔ پھِر اب سُنا کہ بہانے سے بُلوا کے جبر دتی
(زبردستی) گھر مین بند رکھا۔
بخشا۔ یہی تو ہوا ہی۔
جمالن۔ ہم دھوکا کھا گئے۔

رام۔ اور دو دو ایک دم سے۔
جمالن۔ دو نہین چار ہین۔
مہری۔ کاہیکو بکتی ہو۔
ا۔ چار کیسی۔ وہ دو اور کہان ہین ؟۔
جمالن۔ ڈھونڈھ لائیے تو بتا دین۔
گھگھو۔ بتاتی کاہے نہین حرامجادی۔
مہری۔ اب اِس سے کیا مطلب ہی بہن۔
جمالن۔ جسمین چار چار نالشین ہون موے پر۔
رام۔ جمالن تم ذرا ادھر آؤ اور مہری تم بھی آ جاؤ بس
اور کسی کو ہم نہین بلاتے۔

مہری اور جمالن کو لیکر رام سنگھ علیحدہ گئے اور وہان
کچھ باتین ہونے لگین۔ اب سُنیے کہ منمن اور کندن نے
جو سُنا کہ جمالن ہمکو دھرے دیتی ہی تو کانپ اُٹھین۔ ادھر
اُدھر تلملاتی پھرین مگر مفر کی صورت نہین پائی۔

کندن۔ اِس آیا موئی کی زبان جل جاے۔
منمن۔ جی چاہتا ہی مُنھ جھلس دون پکڑ کے۔
ک۔ مہری بچاری نہین بولی۔
م۔ یہ مردار مہترانی ہی نہ آخر۔
ک۔ جی چاہتا ہی کو دپڑون۔
م۔ تمکو تو خیر کچھ ایسا ڈر نہین مگر ہماری تو ہڈیان ہی
تمھارا بھائی کچل ڈالیگا۔
ک۔ اور ہمکو چھوڑ دیگا ہمارا بھائی۔
م۔ کیا کرین اب۔
ک۔ بڑے برے پھنسے۔
م۔ اور ہمکو اِس مونڈی کاٹے سے ہمیشہ سے نفرت تھی

ک- بہن روپیہ وہ چیز ہی کہ آدمی کو اندھا کر دیتا ہی بس چوندھیا دیتا ہی-

ص- اب یہ کوتوال ان دونون کو بیکے گیا کہان-

القصہ پولیس والے بعد تحقیقات باضابطہ ضروری کارروائی کرکے روانہ ہوے تو بشیر الدولہ سوچے کہ چلو اپنے دوست انسپکٹر کے پاس جو تحصیلدار کے ہان اُٹھ گئے ہین اور اُنسے چلکے مشورہ لو-

خدمتگار- ہجور کوئی بشیر الدولہ آئے ہین-

انسپکٹر- (بآواز بلند) کون بشیر الدولہ-

بشیر- کہو نواب بشیر الدولہ- آپ کے دوست-

خدمتگار- سرکار ہجور کے دوست نواب بشیر الدولہ ہین-

ا- تم یہان کہان آئے- بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ صاحب ہمسے بدظن ہو جائینگے- یہان کچھ کام نہین ہی-

خ- ہجور ہمارے آقا غصہ ہوتے ہین-

بشیر- پوچھو کہین اور چوری سے چلتے ہو- دو دو باتین کرنی ہین بس-

ا- ارے میان تم جاتے ہو کہ مین گردن دون-

بشیر- (زینے کی طرف جاکے) اچھا خیر-

ا- خیر! خیر اور شر کیسا- ہم تیرے لیے اپنی نوکری دینگے بے-

بشیر- بے نے نکرنا-

ا- کوئی ہی مار کے نکالدو-

ب- (جلدی جلدی قدم بڑھاکر) اچھا سمجھا جائیگا-

ا- جلّی پیسو جاکے اب-

ب- سور- ٹھہر جا تو-

ا- غفور- نکالدے اِس سور کو یہان سے-

بشیر الدولہ بہت گھبرائے ہوے یہان سے گاڑی پر سوار ہوے اور گھر جاکر آدمی کو حکم دیا کہ کدرا اور للتوا کو بُلا لاؤ آدمی اُنکے مکان پر گیا تو دیکھا کہ کدرا للتوا کی دکان پر بیٹھا ہی۔

آدمی- کدرا چلو نواب صاحب نے یاد کیا ہی-

للتوا- کون نواب صاحب بھیا-

آدمی- چلو تمکو بھی بلایا ہی-

للتوا- تب تب بُلایا تو ہی- مد اکب کب کبس نے؟

آدمی- سرکار نے- این! تم تو جیسے اجنبی ہو گئے-

للتوا- تو ہم اور کدرا تو نواب محمد عسکری کے نوکر ہو گئے ہین-

آدمی- کیا! دل لگی کرتے ہو کیا؟

ک- دل لگی نہین- سچ کہتے ہین-

آدمی- اور تیری جورو کہان ہی بے-

ک- (بگڑ کر) کیا!

للتوا- یہ جورو جاننے کی بات چیت اچھی نہین ہی- بھائی لے ہماری دکان سے ٹل جاؤ-

آدمی- آج تو کچھ اُلٹی اُلٹی باتین ہو رہی ہین-

ل- ارے بھائی کہہ تو دیا کہ ہم دونون اب عسکری نواب کے نوکر ہین-

ک- اپنے نواب سے کہو آٹے دال کی کھبر لین-

ل- اچھا اِس سے کیا مطلب ہمکو-

ک- اور وہ مہری والے ٹکڑے مین کیا ہوا-

آدمی- دیکھا چاہیے کیا ہوتا ہی-

ک- جلّی پیستے ہونگے-

آدمی- کیا بکتا ہی- جوتی کھانے کی باتین-

ک- (بپھر کر) دہائی ہی مارے ڈالتا ہی-

للتوا - (دوکان سے اُتر کر) کیون لڑتے ہو جی -

آدمی - (کدرا کو پیٹ کر) مار ہی ڈالونگا -

للتوا نے اُٹھا کے دے مارا اور چھاتی پر چڑھ بیٹھا اور کدرا نے خوب ٹھونکا - بشیر الدولہ کا آدمی پٹ پٹا کر اُٹھا اور گالیان دیتا ہوا گھر گیا اور نواب صاحب کے پاس جا کر رونا شروع کیا -

آدمی - سرکار ہمکو کدرا اور للتوا نے مارا -

بشیر - (آگ بھبوکا ہو کر) کیا ! کدرا اور للتوا بھی ہمارے دشمن ہو گئے -

آدمی - حضور وہ کہتے ہین کہ ہم نواب محمد عسکری کے نوکر ہین

بشیر - ہان !

آدمی - اور کدرا نے ہمسے پوچھا کہ جہری والے مقدمے مین کیا ہوا - تمہارے نواب چکی پیسینگے -

بشیر - آغا کو بلاؤ - آغا صاحب کدرا اور للتوا کو پیٹتے ہوئے لاؤ - جوتے مارتے ہوئے لاؤ -

آغا - کیا ہوا کیا - ارے کیا ہوا بھئی -

آدمی - سرکار نے ہمکو بھیجا تھا کہ للتوا اور کدرا کو بلا لاؤ انھون نے ہمکو بھی گالیان دین اور سرکار کو بھی گالیان دین اور بہت بُرا بھلا کہا اور جب ہمنے منع کیا کہ سرکار کو کیون اس موافق کہتے ہو تو ہم کو مارا - دونون نے ملکر ہمکو مارا -

بشیر - اب اس تحقیقات سے کیا مطلب ہے ٹھوکتے ہوئے لاؤ جوتے مارتے ہوئے لاؤ -

آغا - بہت خوب - چلو بھئی -

آغا صاحب اُس آدمی کے ہمراہ للتوا کی دکان پر گئے اور ڈانٹ کے کہا کیون بے منہار والے باجی دو کوڑی کے آدمی تو اور نواب بشیر الدولہ بہادر کے خدمتگار پر ہاتھ اُٹھائے للتوا نے اسکا جواب یون دیا (ہجو بن نایک کو بیچ مین بولتے ہین یہ نواب بشیر الدولہ کے نوکر اور ہم اور کدرا نواب محمد عسکری کے نوکر - نوابون کے نوکرون کی لڑائی مین آپ ب ب ب بڑے آدمی کا ہیکو بولتے ہین) - آغا اور بھی جھلائے - کہا بچہ عسکری بسکری کے بھروسے نہ بھولنا اتنا ٹھوکے کہ کھوپڑی گنجی ہو جائیگی - اسپر للتوا کو بھی طیش آ گیا اُسنے کہا آغا صاحب جری جبان سنبھال کے بولیے گا - ہان بس کہدیا ہیگا - ہم کچھ آپکے یا آپکے نواب کے بسے نہین ہین ہمکو ایک کِ کِ کہیے گا تو ہم دَدَ دس سنائینگے -

آغا صاحب جھلے آدمی - انکو یہ تاب کہان کہ ایسے کلمے سُنین - آؤ دیکھا نہ تاؤ ترسے ایک لپڑ جمایا - آدمی تھے شہ زور یہ لپڑ اس زور سے پڑا کہ پانچون جم گئین اور للتوا کو چکر آ گیا یہ بھی لپٹ پڑا کہ جان پر کھیل جائے اتنے مین للتوا کے ایک دوست نے جسکا نام صادق تھا اور جو واقعی دوست صادق تھا آغا صاحب کو اُٹھا کے دے مارا آغا صاحب نے جھاڑ پونچھکر صادق کے بھی ایک ڈگ اس زور سے دیا کہ اُسکا ایک دانت ٹوٹ کے کھٹ سے گر پڑا -

پولیس کے لوگ جمع ہو گئے - اور فساد بڑھ گیا - صادق ٹرنٹیا آدمی تھا - اور نبجیت - نور خان کے اکھاڑے کا خلیفہ آغا صاحب بڑے شہ زور آدمی - ہاتھ پانون کے کرارے - اور ڈنڑ پیل - اُسنے انکو اُٹھا کے دے مارا - انھون نے گھونسا دیا کہ دانت توڑ ڈالا - دونون پکڑے گئے - اور تھانے پر آئے رام سنگھ کو خبر ہوئی -

رام - کیا ماجرا ہی -

صادق - کوتوال صاحب یہ آغا جو کھڑے ہین اِنھون نے ہمکو اور للتوا کو مارا اور ہمارا دانت توڑ ڈالا -

رام - بڑے جنگی آدمی ہین -

للتوا - ہجور ہماری دکان پر -

رام - مت بکو -

کانسٹبل - چپ رہو جی -

رام - اچھا اب بتاؤ کہ تم کو اِنھون نے کیون مارا اور تمھارا دانت کیونکر ٹوٹا -

صادق - کوتوال صاحب ہم اِسکی دکان پر للتوا کی بیٹھے تھے

رام - للتوا کون ہی؟

راوی - کیا تجاہل عارفانہ ہی - جی یہ وہی ہی جو حضور کے ساتھ کانپور سے آیا تھا -

صادق - یہ تنبولی ہی خداوند -

رام - ہان تو کیا ہوا -

صادق - کوتوال صاحب ہم اِسکی دکان پر بیٹھے تھے کہ یہ آغا صاحب آئے اور اِنھون نے ایک دو سو گالیان للتوا کو دین -

رام - خواہ مخواہ گالیان دین -

صادق - پہلے آکے کہا کہ نواب بشیر الدولہ کا حکم ہی کہ جوتیان مارتے ہوے للتوا اور کدرا کو لاؤ - للتوا بولا ہم نہین جاتے نواب صاحب کیا کوئی کوتوال ہین بس اِسپر آغا صاحب نے للتوا کو دکان پر سے گھسیٹ لیا اور مارتے مارتے بیدم کر دیا اور جو بیچ بچاؤ کو گئے تو ہمکو گھونسا مارا -

رام - تو نواب بشیر الدولہ کے بڑے زور ہین -

للتوا - ہجور بڑا پاجی آدمی ہی -

رام - لوگون کو زبردستی پکڑوا پکڑوا بلاتے ہین کوتوال کی کیا حقیقت ہی بھلا - اب دیکھو دانت توڑ واہی دیا کہ نہین -

کدرا - ہجور ہمکو کھیدے کھیدے پھرا ہے یہ جانین کہ چل نواب صاحب کا حکم ہی کہ گھسیٹ لاؤ -

رام - بڑے وہ بنے ہین -

للتوا - جیسے اِنھین کی حکومت ہی -

رام - آپ کیا فرماتے ہین آغا صاحب -

آغا - ہم راہ راہ جاتے تھے بس صادق ہمکو لپٹ گیا اور للتوا اور کدرا نے اُسکو مدد دی اور ہمکو ذلیل کرنے کی کوشش کی - ہمنے اپنے تئین چھڑا لیا تو صادق نے اپنے منھ پر گھونسا مارا اور اپنا دانت توڑ ڈالا -

ص - اِس اندھیر کو دیکھیے -

ل - ہجور دیکھیے -

رام - تنے سچے ہو آغا صاحب -

ص - ہم پٹے اور ہمنے چھڑا لیا - تم ایسے دس تو چھڑا لین

بھلا - ہجور ہماری اِنکی کشتی ہو جائے -

رام - کیا بکتے ہو واہیات خرافات -

کانسٹبل - کشتی لڑو دنگل مین جاکے -

رام - تم نے کیا دیکھا للتوا -

ل - ہجور آغا صاحب نے آکے کہا چلو نواب صاحب نے تمکو یاد کیا ہی - ہمنے کہا اِس بکھت ہمارا بکری کا ہرج ہوگا ہم نجائینگے - کہا - نواب صاحب کا حکم ہی کہ نہ آئے تو جوتے مارتے لاؤ -

رام - ہون!

ل - بس ہجو رہمنے کہا کیا نواب صاحب کوئی کوتوال ہین یا کوئی اُنکا دیا کھاتا ہی بس ہجو ر اتنی بات پر ہمکو دکان پر سے کھینچ لیا اور مارنے لگے - کدرا نے گل مچایا اور سادک بیچ بچاؤ کو آئے تو اُنکے جو رسے گھونسا مارا تو دانت ٹوٹ گیا -

رام - اور کون گواہ ہی -

کدرا - ہم ہجو ر -

رام - تم کیا کہتے ہو -

ک - ہجو ر ہم للتوا کی دکان پر بیٹھے تھے اور سادک سے باتین کر رہے تھے کہ آغا صاحب آئے اور نواب صاحب کا کھدمدار (خدمتگار) آیا - آغا صاحب نے ہم سے کہا کہ چلو نواب بشیر الدولہ نے یاد کیا ہی اور للتوا تمکو بھی بلایا ہی للتوا نے کہا ہم تو اِس بکھت نجا ئینگے - اسپر آغا جی بولے کہ نجاؤ گے تو جوتے مارتے ہوئے تمکو لیجا ئینگے - حکم ہی نواب صاحب بہادر کا للتوا نے کہا تو کیا نواب صاحب کے بسنے مین کچھ یا نواب صاحب کہین کے حاکم کوتوال ہین بس اِتنی بات مین بگڑ گئے اور للتوا کو مارنے لگے بس ہمنے گل مچایا لوگ دوڑے آئے سادک بچرو جو بیچ بچاؤ کو گئے تو اُنکو گھونسا لگایا اور بچارے کا دانت ٹوٹ پڑا -

رام - اور کوئی گواہ ہی -

آواز - ہم بھی ہین -

رام - آپ کا نام کیا ہی -

آواز - ہمارا نام چنڈا گلنچرو -

رام - نیا نام ہی -

چنڈا - انکا نام بھی تو آغا الماغوچی ہی -

رام - الماغوچی !!! آپکا اسم مبارک آغا صاحب -

آغا - نام تو میرا اصل مین رضائی بیگ ہی مگر -

چنڈا - اگر مگر نہین - نام بتائیے - رضائی بیگ اور توشک بیگ اور لحاف پرشاد اور گدڑی مل نہ بنائیے - صاف صاف بتائیے اسپر بڑا قہقہہ پڑا - رضائی بیگ کے لیے توشک بیگ اور لحاف پرشاد خوب سوجھی - کدرا اور للتوا اور صادق اور کل حاضرین انکی خوش کلامی سے خوش ہوئے مگر سب کو حیرت تھی کہ یہ بیچ مین کہان سے کود پڑے - لڑائی کے وقت اِنکا تو کہین پتا ہی نہ تھا -

رام - ہان حضرت - آپ نے کیا دیکھا -

چنڈا - حضور بندہ درگاہ پو قدمے کھڑ کھڑ چلے آتے تھے

اِس فقرے پر بھی بڑا قہقہہ پڑا -

رام - تو آدمی کاہیکو ٹٹو ہین آپ -

چنڈا - حضور سنا نہین -

اسپ تازی اگر ضعیف بود
ہمچنان از طویلہ خر بہ

رام - اچھا صاحب - فرمائیے -

چنڈا - تو دیکھتا ہون کہ اک ہنگامہ بپا ہی - پہلے خدا جانے کیا گلنچپ ہوئی اور کس بات پر جوتا چلا مگر ہمنے صرف اِسقدر دیکھا کہ یہ آغا الماغوچی صاحب بہت ہی بگڑے اور اِس بچارے تنبولی کو دکان سے گھسیٹ کے مارنا شروع کیا بس پھر تو اللہ دے اور بندہ لے - مارتے مارتے بھرکس نکال ڈالا مین دبلا پتلا دھان پان مہین آدمی - لڑنے بھڑنے کی طاقت نہین ورنہ اللہ جانتا ہی اِن میان الماغوچی کو اِتنا ٹھونکتا کہ اِنکا بلبتھن نکل جاتا یہ پہلوان جو کھڑا ہی اِس بچارے نے

اِنکی خوشامد کی کہ اب جانے دیجیے کاہیکو مارے ڈالتے ہو بس اِسپر آپنے ایک ڈگ جمایا اور اِس بیچارے کا دانت توڑ ڈالا - افسوس کا مقام ہی -

رام - بس اور تو کچھ آپ کو نہین فرمانا ہی - آپنے اِنکو گھونسا لگاتے اور اِسکا دانت ٹوٹتے ہوے اپنی آنکھون سے دیکھا ہی!

چنڈا - جی ہان - دونون کٹوری کی سی کُھلی ہوئی تھین - یہ بھی اور وہ بھی -

رام - بُری بُری ہوئی - اچھا خیر آپ کے اظہار ہو چکے -

چنڈا - ہان مگر حضور ایک بڑی بات تو باقی ہی رہگئی ہی وہ بھی عرض کردون -

رام - جو کچھ آپکو کہنا ہو فرمایئے - مگر طول نہ دیجیے مختصر مختصر -

چنڈا مختصر - بہت اچھا مختصر ہی سہی ؎

بات ہی جسقدر بڑھاؤ بڑھے
طول بھی ہی یہ مختصر بھی ہی

مختصر یہ التماس ہی کہ بس آغا الماغوجی کو سولی پر چڑھا دیجیے -

اِسپر بھی بُرا قہقہہ پڑا -

رام - سولی پر چڑھا دین!

چنڈا - بیشک! آج اِسکا دانت توڑا کل کسی اور کا کان کاٹینگے پرسون کسی کی ناک اُڑا دینگے - یہ نِت نیا شگوفہ کھلائینگے -

ای زبردست زیر دست آزار
گرم تا کے بماند این بازار
بہ چکار آیدت جہانداری
مردنت بہ کہ مردم آزاری

اِسکا پھانسی ہی پانا اچھا ہی -

آغا - یہ بالکل جھوٹا ہی - یہ وہان تھا ہی نہین -

چنڈا - (مکرکتے ہوے) کیون قضا سر پر کھیلتی ہی -

رام - (ہنسکر) اجی حضرت آپ اِن بُڈھے بُڈھیون پر کیون خواہ مخواہ اِس بوسے بھرتے ہین جسنے اتنے بڑے پہلوان کا دانت توڑ ڈالا -

کانسٹبل - یہ تو ایک پھونک مین تباجائین -

چنڈا - لڑوالو -

آغا - اجی جناب بندہ ہارا -

چنڈا - وہ مارا -

آغا - تو اب مجھے کیا حکم ہوتا ہی کوتوال صاحب -

چنڈا - اب آپ جاکے ایک آدھ کی ناک کاٹیے -

رام - آپ اگر ضمانت دیجیے تو خیر ورنہ حوالات -

آغا - تو مین تو نواب بشیر الدولہ بہادر کا نوکر ہون اُنکے نام عرضی لکھتا ہون وہ ضمانت کر دینگے -

رام - آپ یہان ٹھہرے رہیے - اُنکا ضمانت نامہ آلے تو پھر آپ تشریف لیجایے -

آغا - بہت خوب -

آغا صاحب نے بشیر الدولہ کے نام عرضی لکھی -

بجناب مستطاب نواب بشیر الدولہ بہادر -

بعز عرض . . . . . . می رساند

ازانجا کہ حسب الحکم حضور کے واسطے سرکوبی وگوشمالی کدر امنہار و للتوا بیڑہ فردش فدوی بھیجا گیا تھا چنانچہ مسمی للتوانے سخت بدزبانی اور فحش گالیون سے فدوی اور حضور پُرنور دونون کو یاد کیا - جان نثار جان دینے پر آمادہ ہوگیا - للتوانے بہت سخت سُست حضور کی شان مین کہا بندے نے دکان سے کھینچکر ٹھونکا اِسپر ایک شہد امسمی صادق کہ کبھی اکھاڑے مین لڑتا ہی بزعم پہلوانی للتوا کی

دن سے بولا کہ خانہ زاد نے ایک گھونسا اُسکے بھی جمایا اور
اُسکا دانت میرے شہ زور گھونسے کی ضرب سے شکستہ رفت
اب پولیس والون نے گھیر لیا - اور گرفتار کر کے تھانے
پر لے آئے - بے ضمانت کے رہا ہونا غیر ممکن ہی دو سو
کی ضمانت چاہیے - حضور ضمانت نامہ لکھدین تو
بندہ رہا ہو - آفتاب دولت درخشان باد

فدوی خانہ زاد آغا

یہ عرضی رام سنگھ نے اِنسے لیکر ایک کانسٹبل کو دی
اور کہا جاکے نواب بشیر الدولہ کو دو اور ضمانت نامہ لکھوا
لاؤ - تھوڑی دیر مین کانسٹبل واپس آیا - رام سنگھ نے
پوچھا (ضمانت نامہ لکھوا لائے - نوابصاحب سے ملاقات
ہوئی) اُسنے یون جواب دیا -
کانسٹبل - اجی سرکار کیسا جمانت نامہ - پڑھتے ہی چٹھی
اُٹھاکے پھینکدی اور کہا ہم نہین جانتے آگا باگا کو - وہ
ہمارا ملاجم نہین ہی - وہ شہدا جواری جانڈ و باج ہی -
رام - یہ تو نوکرون اور مصاحبون کے ساتھ حال ہی
ہم اِسکو کیا کرین -
آغا - کیا کہا ! شہدا جواری جانڈ و باز ہی ؟ ضمانت نہین
کی نواب صاحب نے !!!
آدمی - (بشیر الدولہ کا ملازم جسکو اُنھون نے پہلے بھیجا تھا
کہ للتو اور کدرا کو بلا لاؤ) یہ بڑے تاجب (تعجب) کی
بات ہی - اِتنے بڑے رئیس اور اپنے مصاحب کی دو سو کی
جمانت نکی - کوئی کِس دن کی امید پر اِنکی نوکری کرے -
آغا - تو پھر اب حوالات کے بغیر چارہ نہین ہی -
رام - مجھے خود افسوس ہی -

آدمی - ایسے رئیس کی تو صورت نہ دیکھے -
آغا - بڑے پاجی نکلے -
رام - واقعی یہ شخص اِس قابل نہین ہی کہ کوئی اسپر بھروسا
کرے - افسوس اور دو سو ربلی !
آغا - بڑی خرابی مین ہم پڑ گئے -
رام - میرے امکان مین اگر کچھ ہوتا تو بندہ ضرور مدد کرتا
مگر افسر پولیس ہون - گو مگو کا معاملہ ہی -
آغا - پھر کوئی تدبیر ہی بتائیے -
رام - ایک کام کیجیے یہان ایک رئیس ہین نواب چھٹن صاحب
شاید آپ جانتے بھی ہونگے - اُنکو مین خط لکھتا ہون -
آغا - آپکی مہربانی کا شکریہ -
خط لکھکر رام سنگھ سب انسپکٹر نے اپنے آدمی کو دیا اور
کوئی دس ہی منٹ مین وہ واپس آیا اور اُسکے ساتھ نواب
چھٹن صاحب کا ایک متصدی تھا -
رام - کچھ جواب دیا -
متصدی - جواب نہین دیا ہی مگر یہ ضمانت نامہ لکھدیا ہی
اور فرمایا ہی کہ اگر آغا صاحب کو روپیے کی ضرورت ہو
تو یہ دو سو روپیہ نقد حاضر ہی -
رام - ریاست اِسکو کہتے ہین -
آغا - پانچون دھو دھو کے پیجیے -
رام - جی خوش ہو گیا -
آغا - مین تو غلام ہو گیا -
متصدی - اور حضور فرمایا ہی کہ آغا صاحب کو اگر تکلیف
نہو تو تشریف لائین - گاڑی بھی بھیجی ہی اور کہا ہی کہ مین
بے آغا صاحب کے کھانا نہ کھاؤنگا -

آغا - یہ مین خواب دیکھ رہا ہون!

آدمی - ایسے رئیس پر جان قربان کردے -

رام - چلیے - ہم بھی چلتے ہین -

رام سنگھ اور آغا صاحب گاڑی پر بیٹھے - آغا کے حکم سے آدمی بھی کوچ بکس پر بیٹھ لیا - اور گاڑی چلنے ہی کو تھی کہ میان مسخر الدولہ چڈا الگنجو بھی جٹ سے آن موجود ہوے -

رام - کیا آپ بھی چلینگے -

چڈا - کھانے کا نام سُنا اور بندہ چلا -

آغا - آپ تو ہمین سولی ہی پر چڑھائے دیتے تھے -

چڈا - نواب چھٹن صاحب کو دعائین دیجیے -

آغا - رونگٹا رونگٹا دعا گو ہے -

رام - اس انسانیت کو دیکھیے کہ ضمانت نامہ لکھ دیا اور دو سو نقد بھیجدیے اور گاڑی بھیج کے بُلوایا کہ بغیر آپکے کھانا نہ کھاؤنگا -

آغا - اور جان نہ پہچان -

نواب چھٹن صاحب بہادر کے دولتخانے پر پہونچے تو وہ استقبال کے لیے آئے اور آغا صاحب سے بغلگیر ہوے -

آغا - حضور مجھے اپنا غلامان غلام ——

چھٹن - ہرگز اس قسم کی تقریر نہ کیجیے گا - آپ میرے برادر حقیقی کے برابر ہین -

آغا - خداوند ——

چھٹن - مین ایک نہ سنونگا - مجھے رنج ہوتا ہے -

آغا - مین کیا عرض کرون -

بیچ - مزاج شریف کوتوال صاحب -

رام - حضور کی جان و مال کو دعائین دیتا ہون -

بیچ - بشیر الدولہ تو ایک نالائق پاجی آدمی ہے بلکہ چور آدمی اَز بیخ اپیواج -

آغا - حضور انھین کے کام کو گیا تھا -

آدمی - سرکار ہم دونون گئے تھے -

رام - مگر ان لوگون کی سزا - ایسے پاجی کی نوکری کیون کی -

آغا - دیکھیے اب تو ہم غریبون کی اللہ نے سُنی ہے - اس مہری والے مقدمے مین کیسا ذلیل ہوتا ہے -

چھٹن - آپ کو تو سب معلوم ہی ہے -

آغا - حضور دن رات کا رہنے والا مجھے نہین تو اور کسکو معلوم ہوگا -

چھٹن - کیون صاحب وہ اصل مین مہترانی ہے -

آغا - حضور یہ کچھ نہ پوچھیے -

رام - لعنت خدا -

چھٹن - اُسکی ارواح پر لعنت -

آدمی - ہجور ہم سب کا ایمان کھویا -

آغا - ہم لاعلم تھے -

چھٹن - ہم مسلمانون کا ایمان ایسا بودا نہین ہے کہ لاعلمی مین کسی نے مہترانی کے ساتھ کھانا کھلا دیا اور ایمان جاتا رہا - مگر اُسکی بدمعاشی کو دیکھیے کہ روپیہ پاس موجود ہوکے پسند آئی تو کون پسند آئی -

آغا - حضور دن رات وہان یہی شغل رہتا ہے کہ صبح کو دو اور دوپہر کو ایک اور سہ پہر کو دس اور شب کو چار -

چھٹن - اور سب منکوحہ - بن بیاہی کوئی نہین -

آغا - سب منکوحہ - یہی تو سخت عیب ہے -

چھٹن - اب اس مہری والے مقدمے مین تو آپ کی

گواہی ضرور ہوگی - آپ کیا کیجیے گا -
آغا - اب تو مین حضور کا غلام ہون جو حضور فرمائینگے وہ عرض کرونگا اب تو بالفعل اس مخمصے مین پھنسا ہون اِس سے چھٹکارا ملے تو بڑی خیر ہو -
رام - ضمانت ہو جانے سے اتنا البتہ ہوا کہ آج حوالات سے بچگئے مگر سات برس کی قید اِس دفعہ مین ہی -
آغا - اُف ہوش اُڑ گئے -
رام - بڑے بیڈھب پھنسے ہو -
آغا - اور اِن حضرت کی گواہی نے اور بھی معاملہ بگاڑ دیا تسمہ تک باقی نہین رکھا -
چڈا - بندہ راست باز ست ع -

راست میگویم و یزدان نہ پسندد جز راست

حرف راست ستودن -
رام - آگے آیت -
آغا - تو خداوند پھر جہان اِسقدر عنایت کی ہی اتنی مہربانی اور کیجیے کہ مجھے کسی طرح بچا دیجیے -
رام - نواب صاحب پورا احسان کیجیے -
چھٹن - خدا گواہ ہی چٹکی بجاتے رہا ہو جائین -
آغا - قدمون پر ٹوپی رکھکر) حضور تمام عمر شکر گزار رہونگا بس زر خرید غلام بنا رہونگا - ورنہ اگر دو تین برس کی قید ہوگی تو حضور چکی پیستے پیستے مرجاؤنگا -
چھٹن - ابھی آپ کا اعتبار نہین ہی -
آغا - مین سمجھا نہین -
چھٹن - آپ سے اندیشہ ہی -
آغا - وہ کیا ! -

چھٹن - جبتک آپ خوب یقین نہ دلا دین کہ اب نواب بشیر الدولہ سے نہ ملیے گا تب تک ہم کوئی وعدہ آپ سے نہین کر سکتے - ہم ابھی کھٹکتے ہین -
آغا - حضور یہ کیا فرماتے ہین - حضور کو یہ یقین ہی کہ مین بشیر الدولہ سے ملونگا - اگر مین اُسکی صورت دیکھنے کا روادار ہون تو ایک باپ کا نہین -
چھٹن - پھر قول ہارتے ہو -
آغا - ہارے -
چھٹن - اور گواہ کون ہی -
آغا - ہمارے اور آپکے درمیان مین خدا گواہ ہی -
چھٹن - بس منظور -
رام - اب آپ نواب صاحب سے کچھ نہ کہیے شب کو بہین آرام کیجیے مگر بشیر الدولہ کا آدمی جو ساتھ ہی -
آغا - جی یہ تو میرا نوکر ہی - تنخواہ اِنھین سے پاتا ہی سپاہیون مین ہی - اِسکو مین نے بچپنے سے پالا ہی - جہان مین رہونگا وہان یہ بھی رہیگا -
آدمی - ہجور مین تو نمک پروردہ ہون -
آغا - تمنے دیکھا بشیر الدولہ نے کیسی طوطے چشمی کی مجھے اِسقدر غصہ آ رہا ہی کہ بیان نہین کر سکتا -
آدمی - سرکار حکم ہو تو ناک کاٹ کے اِسی دم لے آؤن ذرا دیر نہ لگے -
آغا - کام تو ایسا ہی کیا ہی -
چھٹن - ابھی خاموش رہو - جو ہم اور کوتوال صاحب بتائین وہ کرو جلد بازی نہ کرو - تم اب ہمارے رفیق ہو -
آغا تو بشیر الدولہ سے جلا ہوا تھا ہی اور یہ بھی سوچا

کہ اب اِنکا اقبال یاری پر نہین ہی بلکہ بدی پر ہی اور اُنھون نے میرے ساتھ اسقدر بے مردتی اور طوطے چشمی کی ہی چھٹن صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ تادم مرگ ممنون منت رہونگا۔

اب سنیے کہ اصلیت اِسکی یون تھی کہ نواب چھٹن صاحب نے پولیس والون کو بشیر الدولہ تک بھیجا ہی نہین اور سکھا دیا کہ تم آکے کہدو کہ وہ ضمانت نہین کرتے اور کہتے ہین کہ اِس بدمعاش سے ہمسے کوئی واسطہ نہین۔ وہ سب سے لڑتا ہی۔ اِس چلکے سے آغا کو بشیر الدولہ سے بدظن بلکہ جانی دشمن کر دیا۔ اب بشیر الدولہ کے ہاتھ پانون بھی انکے دشمن ہو گئے۔ مہری آپ کے خلاف گواہی دینے کو موجود جمائن خون کی پیاسی۔ کندن اور منمن جان بچاکے بھاگین تو اُسنے مکان کی طرف رخ بھی نکیا۔ آغا المانعوجی پاتا تو ماری ڈالتا کہ اپنے کام کے لیے بھیجا اور جب مصیبت کا وقت آیا تو پولیس مین دھروا دیا۔ اگر مین کدرا اور للتو اسسے بشیر الدولہ کی نسبت لڑ نہ پڑتا تو پولیس تک جانیکی نوبت کاہیکو آتی۔ ہمنے تو خیر خواہی کی کہ ہمارے آقا کو گالیان دیتا ہی ہم نہین سُن سکتے۔ اور جب پولیس مین دھرے گئے تو ہمارے خلاف ہو گیا۔ ادھر انسپکٹر پولیس جو اِنکے بڑے دوست تھے اِنکو بھی اِسنے وقت پر دغا دی اور دشمن بنا لیا۔ الغرض شہر بھر اِنکے خلاف اور اِنکا عدو ہو گیا اور کوئی بھی دوست نظر نہ آیا۔ وجہ یہ کہ جو اِسکے دوست تھے اور جنھون نے اِسکے لیے اپنا نقصان کیا اُنھین کا دشمن ہو گیا۔

زندان کو چلے محِل محِل کر

نواب بشیر الدولہ نے اِدھر اُدھر بڑی دوڑ دھوپ کی کہ کِس تدبیر سے ابکی دفعہ بچ جاوٗن تو پھر ان حرکتون سے باز آوٗن مگر کوئی اپنا حامی نہ پایا۔ وکلا مین سب نے جواب دیا بیرسٹرون نے قطعی انکار کیا۔ مجسٹریٹ دشمن ہو گیا گواہی کو ایک نہین۔ کُل احباب کُل ملازم کُل آشنا اور تمام شہر اِسکے خلاف گواہی دینے کو مستعد۔ پولیس کی یہ کوشش کہ پھانسی ہی ہو جائے۔

جسوقت صاحب مجسٹریٹ کے سامنے جاکے کھڑا ہوا تو شہر بھر اُمنڈ آیا اور سب کے سب خوش تھے کہ آج بشیر الدولہ قیدخانے جائینگے۔ صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس پر یہ خوب روئے اور صاف اقبال جرم کیا اور جسقدر گواہ پیش ہوے سب نے صاف صاف کہا کہ حضور انکو خوب معلوم تھا کہ مہری کا میان موجود ہی اور جان بوجھکر اُس بیچاری کو گھر مین بند کر رکھا اور کسی طرح باہر نہ نکلنے دیا اور جمائن کا حال بھی انکو خوب معلوم تھا کہ اِسکا میان موجود ہی جسوقت جمائن اور اُسکا میان اور باپ اور کئی اور مہتر اور مہترانیان کھڑی ہوئین اور جمائن نے اظہار دیے کل سامعین نے حقارت اور نفرت کی نظر سے بشیر الدولہ کو دیکھا کہ نوابزادہ اور اتنا بڑا امیر کبیر اور مہترانی کے ساتھ کھانا کھاتا تھا کئی آدمیون نے باواز بلند (لعنت) کا لفظ کہا اور کئی آدمیون نے زور زور سے دعا مانگی کہ یا خدا اِسکا منھ کالا کر کہ یہ بنی نوع انسان کا ننگ پیدا ہوا ہی۔

قمرن جان نے ڈاک بٹھا دی تھی کہ (جلدی خبر لاوٗ کہ اُس موئے بدذات کا کیا حشر ہوا) گھر سے پچاس قدم کے فاصلے پر ایک رونّا کھڑا تھا۔ اور وہان سے ایک گولی بھر کے ٹپّے پر ایک اور رونّا تھا اور پھر وہان سے دو کھیت کے فاصلے پر ایک سوار تھا۔ اور وہان سے کچہری تک دوڑنے اور

دو سوار کھڑے تھے کہ ادھر سزا ہو ادھر فوراً انکو اطلاع ہو جائے اور خوشی کے شادیانے بجین۔

نازو کی یہ کیفیت تھی کہ کھٹ ہوا اور انکے کان کھڑے ہوے اور خواصون کو حکم دیا کہ دربان سے پوچھو کوئی خبر آئی۔ گاڑی کہین گڑگڑائی اور یہ چونکتا ہوئین۔ مغلانی کی زبان دعا مانگتے مانگتے تھک گئی کہ یا علی مشکلکشا دس برس سے کم سزا نہو۔ بلکہ یون کہنا چاہیے کہ بد دعا مانگتے مانگتے زبان تھک گئی۔

بھری آمین آمین کہتی جاتی تھی۔

گھر بھر مین سب کو یقین تھا کہ بشیر الدولہ ضرور سزا پائیگا اور اگر بشیر الدولہ کو سزا نہ ملتی تو اسمین شک بھی نہین کہ قمرن کو غش آجاتا نازو زار زار روتی مغلانی کی جان نکلجاتی۔ اور نوابصاحب کے دلمین بشیر الدولہ کیطرف سے پھر کھٹکا ہوجاتا اور اسمین بھی شک نہین کہ ابکی بشیر الدولہ جان کا دشمن خون کا پیاسا ہوکر خدا جانے کیا کیا ستم ڈھاتا۔

جون جون وقت گذرتا تھا قمرن اور نازو مضطر و بیقرار ہوتی جاتی تھین۔ نواب صاحب کی بے صبری بھی پل پل بڑھتی جاتی تھی اندر سے باہر تک سب اسی خبر کے منتظر تھے کہ بشیر الدولہ قید ہوگیا۔ دو بجے قمرن نے ممن کو نوابصاحب کی گاڑی پر سوار کراکے کچہری بھیجا کہ جلدی سے خبر لاؤ۔ اسنے واپس آکے کہا کہ ابھی صاحب نے حکم نہین سنایا مگر مقدمہ بالکل بگڑ گیا۔

نازو سمجھی کہ مقدمہ بگڑ جانے کے یہ معنی ہین کہ بشیر الدولہ جیت جائینگے۔ بڑی حسرت کے ساتھ کہا (ہی ہی اب کیا ہوگا ابکی دوے ہی ڈالیگا موا۔ میرے تو جیسے ہوش سے اڑ گئے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے) قمرن نے تسلی دی اور کہا (باجی جان تم کچھ سمجھین بھی۔ اُلٹی اُلٹی سنتی ہو۔ یہ کہتے ہین کہ اُس مونڈی کاٹے کا مقدمہ بگڑ گیا۔ تو جو مقدمہ بگڑ گیا تو ہماری جیت ہی) مغلانی نے بھی اس کلام کی تائید کی (جی ہان یہ تو اسکے معنی ہین ہی۔ حضور کچھ کا کچھ سمجھی تھین۔ ای اب دو گھڑی مین سُن ہی لوگی۔ اب وہ موا بچتا نظر نہین آتا) نواب صاحب نے مسکرا کر نازو کو بنانا شروع کیا کہ (اگر ابکی بشیر الدولہ چھوٹا تو خیر نہین نظر آتی۔ قمرن کا تو اب وہ کچھ بنا نہین سکتا۔ مگر ہان تم میان والی ہو تمکو البتہ عدالت تک بھجوائیگا) نازو نے جواب دیا (اس بات کا تو یہان غم ہی نہین رکھتے۔ ہمارے میان کا ہونا نہونا سب برابر ہی۔ وہ موا ایک کھڑ گنجی پر ایسا لٹو ہی کہ جان دیتا ہی۔ ہم سے اُسکو کوئی غرض کوئی سروکار نہین۔ ہم چاہین دن بھر مین ستر کرین چاہے سو ہمارا میان تو ہمکو چھوڑ چکا جیسے چھٹے سانڈ۔ اب ہم کو کاہیکا ڈر ہی) نوابصاحب نے کہا (اس بھروسے بھی نر ہیے گا۔ وہ میان کسی ایرے غیرے پچکلیان کو بنا لیگا۔ اور اُسکی طرف سے دعوی کرادیگا) نازو بولی (اُسکی ایسی تیسی مونڈی کاٹے کی۔ کچھ قمرن کا اُسنے بنا لیا کچھ اب ہمارا بنائیگا۔ قمرن کے تو میان بھی موجود تھے جب میان کے ہوتے ساتھی کچھ نکر سکا تو اب ہمارا کیا کرسکیگا کہ ہمارا میان بھی موجود نہین ہی۔ تم یون ہی واہی تباہی ہمین بنایا کرتے ہو اس بھڑے مین ہم نہ آنے کے اور پہلے تو وہ بچیگا کب۔ خبر آتی ہی ہوگی کہ بڑے گھر بھیجدیا گیا۔ مغلانی نے آمین کہکر دعا مانگی کہ یا علی مشکلکشا اب جلدی سے مشکل کشائی کیجیے۔ اب کان یہ سننے کو ترس گئے کہ اُس موے موذی نے دس برس قید کی سزا پائی اور

شہر بدر کر دیا گیا - یہ تو موا اِس قابل ہیگا کہ اُلٹے اُسترے سے اِسکا سر مونڈے اور گدھے پر اُلٹا سوار کرے مُنھہ کی طرف دُم اور دم کی طرف مُنھہ -) اِسپر بڑا قہقہہ پڑا اور مسخرے نے مغلانی کو بنانا شروع کیا کہ (کیون بی مغلانی کیا بشیر الدولہ کے بھی دُم ہی) -

مغلانی - وہی جی - دُم نہین مینھو سہی -

مسخرہ - ہم تو سمجھے تھے کہ آدمی نہین دُمدار ستارہ ہی -

مغلانی - اے تو منحوس تو موا ایسا ہی ہی -

مسخرہ - تمنے اُسکی دم کہان سے دیکھ لی -

مغلانی - آپ بھی بس - ع -

	سب صورت لنگور فقط دُم کی کسر ہی

نازو - ہان تو گدھے پر سوار کرکے کیا کرے -

مغلانی - خوب ساہنڈ وائے -

مسخرہ - بھلا مُنھہ بھی کالا کرے کہ نہ کرے -

مغلانی - نہین - مُنھہ نہ کالا کرے - مُنھہ کالا کرنے سے لوگ سب سمجھینگے کہ موئے مسخرے گلنجرو کا بڑا بھائی ہی -

مسخرہ - کہ مغلانی کا خالو سمجھینگے -

مغلانی - نواب صاحب دیکھیے یہ مسخرہ میرے بھی مُنھہ چڑھنے لگا اب مین اِسکو صلواتین سناؤنگی ہان -

ن - تم نے خود ہی چھیڑ کی -

قمرن - جھوٹ بولتے ہو تم - چھیڑ خانی اِسی موئے نے کی -

مسخرہ - کسی زمانے مین مغلانی پر بھی غضب کا جوبن تھا -

مغلانی - اور کسی زمانے مین تیری اما پر بھی غضب کا جوبن ہوگا - مونڈی کاٹا خبیث -

نازو - ٹینگا جو بولا ہوگا - خبردار -

مسخرہ - آپ تو نازو جان کچھ سمجھتی تو ہین نہین - ہمارے اور بی مغلانی کے رشتہ ہی ایسا نازک ہی -

نواب - کیا رشتہ ہی بھئی -

مغلانی - (بگڑکر) حضور اور شہ دیتے ہین -

نواب - ہمنے تو صرف رشتہ پوچھا تھا -

مسخرہ - یہ ہماری نصف بیوی ہوتی ہین -

اِسپر مغلانی بہت بگڑی اور مسخرے کو صدہا بے نقط سنائین اور بڑا قہقہہ پڑا - اور مسخرے اور مغلانی سے دیر تک جُگت بازی رہی - یہان صرف نوابصاحب اور ممن اور چند اگلخیرد رہگئے تھے - چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور نواب رونق جنگ اور اختر اور میان کملو سب کچہری گئے تھے نواب صاحب اپنا دل مسخرے کی باتون سے بہلاتے اور منتظر بیٹھے تھے کہ بشیر الدولہ کے قید ہونے کی خبر سنین جب تین بجے اور کچہری سے کوئی واپس نہ آیا تو اِنکو تشویش ہوئی اور اختر کو اِنھون نے ٹمٹم پر دوڑا دیا کہ تم بھی جاؤ اور خبر لاؤ -

مغلانی - آج جشن ہوگا -

نازو - دیکھو اللہ ہی -

قمرن - ہمارا تو دل گواہی دیتا ہی باجی -

ن - اِسمین شک کیا ہی جی -

قمرن - وہ چاہیے ایک ہی مہینے کو قید ہوجائے -

مسخرہ - مگر کیا نیچا دیکھا ہی -

ممن - ایسے کا ایسا ہی انجام ہوتا ہی -

ن - ایک نہ ایک دن پیمانہ لبریز ہوجاتا ہی -

ممن - اور آغا الماغو جی کیسا دشمن ہوگیا -

مغلانی - آغا تو آغا ہاتھ پانؤن دشمن ہو جاتے ہین حضور اپنے ہی ہاتھ پانؤن دشمن ہو جاتے ہین - بُری گھڑی اللہ نہ دکھائے - یا پاک پروردگار ایسی گھڑی سے بچانا - جیسا موے نے کیا ویسا ہی پایا - سزا موے کی -

اتنے مین مہری دوڑتی اور غل مچاتی ہوئی آئی کہ فتح ہر فتح ہو حضور فتح ہو - سوار نے آکے عرض کیا کہ موذی کو مار لیا - صاحب نے قید کا حکم سُنایا ہو - جس نے سُنا اچھل پڑا -

قمرن - (مارے خوشی کے آنسو آنکھون مین بھر آگئے) چل جھوٹی کہین کی - سچ سچ بتا -

نازو - بڑے موذی کو مارا - بڑے موذی کو مارا -

مغلانی - ہماری دعا کہین خالی جایا کرتی ہو -

نواب - (چہرہ بشاش) آف - آج جیسے کسی نے قارون کی دولت اور قزل ارسلان کی سلطنت ہمکو دیدی - مین سچ کہتا ہون کہ بڑی مشکل سے مین خوشی کا ضبط کرتا ہون اور دل کو سنبھالتا ہون - افوہ مجھے تو اُس بدبخت نے کہین کا نہین رکھا تھا - مگر چاہ کن را چاہ درپیش - جو بات یہ میری نسبت چاہتا تھا وہ اُسکے آگے آئی -

مسخرہ - کہ کرد کہ نیافت -

مغلانی - اب آج تو جوڑے بانٹیے سرکار -

قمرن - کہین کسی نے دل لگی تو نہین کی ہو -

مغلانی - اے نہین -

نازو - نواب جاکے باہر پوچھو تو -

قمرن - اے ہان یہ تو ماچا تو ڈرسے بیٹھ گئے -

نازو - اے باہر جاکے دیکھو - پوچھو کون آیا ہو کیا کہتا ہو -

نواب - (کوٹھی کے احاطے مین جاکے) کون آیا ہو -

دربان - حضور چھٹن صاحب نے کچہری سے -

راوی - دربان کچھ اور کہنے کو تھا کہ اتنے مین دور سے ایک گاڑی نظر آئی اور ممن نے کہا (حضور یہ تو نواب رونق جنگ بہادر کی گاڑی معلوم ہوتی ہو) اتنے مین گاڑی ذرا قریب آئی اور فٹن مین سے لوگون نے غل مچایا - مگر بعد کے سبب سننے کچھ سُنائی نہ دیا - نواب صاحب اور ممن اور چند اگلے نوکر احاطے سے سڑک کیطرف دوڑے اور چونکہ وہان بستی نہ تھی اس سبب سے اور بھی بے تکلف دوڑنے لگے یہان تک کہ گاڑی روک لی گئی اسپر نواب رونق جنگ اور نواب چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری کے داروغہ سوار تھے منہ پھر ہوتے ہی چھٹن صاحب نے باواز بلند کہا (مبارک باشد مبارک باشد) - ع -

ہمیشہ دلبر سجان مبارک باشد

ممن - حضور بڑی خوشی ہوئی - واللہ بڑی خوشی ہوئی -

راوی - گاڑی سے سب اُتر پڑے اور آغا محمد اطہر اور نواب محمد عسکری لپٹ گئے - اور بڑے قہقہے پڑے ضبط مسرت محال تھا -

نواب - بھائی صاحب سچ کہیے گا کیا اُسکی قدرت ہو کیا کا کیا ہو گیا - مین ذرا اُسکی صورت دیکھتا کہ جب حکم سنایا گیا تو اُسکے چہرے کی کیا قطع تھی - نانی ہی مر گئی ہوگی - ہات تیرے کی -

آغا - مُردنی چھائی ہوئی تھی - چہرے کی رنگت جیسے دھویا ہوا کپڑا -

ٹہلتے ہوے کوٹھی مین پہونچے ہی تھے کہ ویسے ہی بیرسٹر صاحب ادھا گاڑی پر آپہونچے - ناظرین کو یاد ہوگا کہ نازو اور قمرن پہاڑ سے اُتر کر بیرسٹر کی اُس کوٹھی مین فروکش ہوئی تھین

جو شہر سے بالکل الگ تھلگ تھی یہ کارروائی جو اس حصۂ ناول میں بیان کی گئی اُسی کوٹھی میں ہوئی تھی۔

بیرسٹر۔ (گاڑی سے اُتر کر) اے بھائی صاحب اب وعدہ وفا کیجیے۔ ہمارے منشی مہراج بلی صاحب بھی ہمارے ساتھ ہیں۔

مہراج۔ (مسکراتے ہوئے گاڑی سے اُتر کر مجسٹریٹ کے کوٹھی کے اندر پہنچے) مبارک مبارک۔ بشیر الدولہ لدگئے۔

زندان کو چلے مچل مچل کر

نازو۔ کے برس کی قید ہوئی۔

مہراج۔ ایک برس کی۔

قمرن۔ (بہت خوش ہوکر) اللہ جانتا ہے کہیں مجھے وہ نہ ہو جائے جسکو شادی کے ساتھ۔

نازو۔ نحس بات نہ مُنہ سے نکالا کریں۔

مغلانی۔ کیوں منشی جی جب حکم سُنایا گیا تو کیا حال اُسکا ہوا ہوگا۔ کانپ اُٹھا ہوگا۔ ہے ہے کیا بُری گھڑی ہوگی۔

مہراج۔ بُری گھڑی تھی کہ اچھی گھڑی تھی؟

مغلانی۔ حضور ایک طرح تو اچھی تھی اور ایک طرح بُری تھی

نازو۔ اب قید میں کب سے رہیگا۔

مہراج۔ اب قید تو ہے ہی۔

نازو۔ بس آج ہی سے۔

مہراج۔ سر منڈ گیا ہوگا۔ رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہونگے۔

قمرن۔ اب ہمیں جیسے رنج سا ہوتا ہے۔

مغلانی۔ اللہ سب کا بھلا کرے مگر یہ اُسکو سوجھی کیا تھی پھر جو جیسا کریگا وہ ویسا پائیگا۔

اتنے میں بیرسٹر اور کل حاضرین جلسہ مع نواب نا مدار کے تشریف لائے۔ مارے خوشی کے چوطرفہ شور اور غل مچنے لگا سب کے سب ایکدم سے غل مچاتے تھے اور کوئی کسی کی نہیں سنتا تھا سب اپنی اپنی گا رہے تھے۔

بیرسٹر۔ کیوں کیسا نیچا دکھایا۔

مہراج۔ آج کا دن بھی عجیب دن ہے۔

مغلانی۔ اے حضور اب منتیں پوری کیجیے۔

مہری۔ کوئی کسی کی نہیں سنتا۔

مسخرہ۔ یہ خوشی کی ہربونگ ہے۔

آغا۔ ارے یارو ایک ایک آدمی بولو۔

نازو۔ کان پڑی آواز نہیں سُنائی دیتی۔

قمرن۔ کچھ مجھ سے کہتی ہو باجی۔

نازو۔ کہتی ہوں سب اپنی ہانک رہے ہیں۔

قمرن۔ ہمنے اب بھی نہیں سُنا۔

چھٹن۔ اے بھائی صاحب اب وعدہ وفا کیجیے۔

نواب۔ ارے یارو یہ کیا حماقت ہے۔

جملو۔ حضور غلام بھی حاضر ہے۔

نواب۔ کچھ گانا شروع کردو کہ یہ سب خود ہی خاموش ہو رہینگے

آغا۔ تدبیر تو اچھی ہے۔

جملو۔ بہت خوب حضور

ہر روز عیش کیوں نکرے روزگار عیش
ایک ایک غم کے بدلے میں سو سو ہزار عیش

نواب۔ بھئی خوب چیز چھیڑی ہے میاں جملو۔ واللہ!

چھٹن۔ حسب حال۔ برجستہ و موزوں۔ ہاں صاحب فرمائیے

جملو۔ حضور عیش کا تو دن ہی ہے۔

رنگین نشاط سے ہے سپید و سیاہ دہر
ہے ابلق زمانہ پہ گویا سوار عیش

اختر- بہار عیش بھی آئے-
جملو- کوئی قافیہ نہ بچیگا- ؎

اِس عملدے کو چرخ نے عشرت کدہ کیا-
اب دیکھیے دکھائیگا کیا کیا بہار عیش
اہل زمین کو زیر فلک جوشش نشاط
آسودگان خاک کو زیر مزار عیش
اللہ ری اپکی گرمی ہنگامۂ سرور
کیا کیا نکالتا ہی دلون کا بخار عیش
رحمت سے حق کی دور نہین جنتی کیطرح
اگر آج دوزخی کو ملین بیشمار عیش
لکھا کسی نے بھول کے گر کوئی حرف غم
نکلا زبان خامہ سے بے اختیار عیش

نازو- پہلے ہم کو سب حال بتا دو پھر گانا سنو-
نواب- اچھا یہ ختم کر لینے دو پھر کہین-
بیرسٹر- آؤ ہم تم اُس کمرے مین چلکے بیٹھین-
نازو اور بیرسٹر دوسرے کمرے مین جاکے بیٹھے-
نازو- ایک برس بھر کی قید ہوئی؟
بیرسٹر- ہان! کیا تھوڑی ہی- اپنے کیے کو بہونچگیا-
نازو- روتا تھا کچھ-
بیرسٹر- مرگیا- یہ رونا لیے پھرتی ہین- چہرے کی رنگت ایسی ہوگئی جیسے مردہ- خون کا نام نہین- سفید اور آنکھین گڑھے مین دھنس گئین- کچھ پوچھو نہ- جتنے آدمی تھے سب کو سناٹا ہوگیا اور سب کے سب عبرت کرتے تھے-
نازو- اسکی کوئی جورو جاتا بھی ہی-
بیرسٹر- جورو نہ جاتا اللہ میان سے ناتا-

نازو- اتنی اچھی بات ہی-
بیرسٹر- کیون نازو جان ریل پر کی کوئی بات یاد ہی-
نازو- بڑے اُستاد ہو- سوائے اپنے مطلب کی بات کے دوسرا مطلب نہین-
بیرسٹر- کیون صاحب یہ طوطے چشمی- اچھا خیر! دیکھو تو سہی جاتی کہان ہو-
نازو- (مسکرا کر) اِی ہی ای ہی- مین آپکی ان گیدڑ بھبکیون مین کب آتی ہون بھلا-
ب- نازو پچھتاؤ گی پھر-
نازو- تمھاری ایسی تیسی-
ب- اچھا جانیے بس اب ہمسے نہ بولیے گا-
نازو- (ہاتھ پکڑ کر) کچھ مٹری ہوگئے ہو ہم دل لگی کرتے تھے- تمسا ہمکو ملے کہان-
ب- پھر اچھا ایک بوسہ تو دیدو-
نازو- تم تو ہو جلد باز- یہ موقع نہین ہی-
ب- اچھا یہ مانا-

جب میان جملو گا چکے تو چھٹن صاحب نے بیرسٹر کو آواز دی کہ میان اِدھر آؤ ذرا مشورہ کرین آج تو رتجگا ہوگا- بڑی بڑی تیاریان ہو رہی ہین- نازو اور بیرسٹر باہر آئے اور چھٹن صاحب نے یون کچہری کا حال بیان کیا-

جسوقت صاحب کے چپراسی نے آواز دی ہم سب کا عجب حال تھا- اور اتنے آدمی جمع ہوے تھے کہ تل رکھنے کی جگہ نہ تھی ٹھٹھا ٹھٹھ بھرے ہوے- بشیر الدولہ کانپ رہا تھا جب صاحب کے روبرو گئے تو وہ کسی کاغذ پر دستخط کر رہے تھے اب لوگ دل کے کانون سے سنا چاہتے ہین کہ کیا حکم ہوتا ہی-

اُنکی طرف والے دعا مانگتے تھے کہ بری ہو جائین اور بے داغ یہان سے جائین اور ادھر والے دست بدعا تھے کہ قید کا حکم سنایا جائے اور جن عورتون پر اسنے بدعت کی تھی وہ یہی چاہتی تھین کہ پھانسی کا حکم سُنایا جائے۔

نازو۔ اوئی کیا پھانسی بھی اِسمین ہوتی ہی۔

نواب۔ بات کہتے ہین جی۔

مہراج۔ جلے ہوے لوگ تو یہ چاہتے ہی تھے۔

چھٹن۔ جب صاحب دستخط کر چکے اور بشیر الدولہ کیطرف اُنھون نے دیکھا تو وہ تھر تھر کانپنے لگا۔ صاحب نے کہا (دل بشیر دولہ تم سخت نالایقی کا کام کیا ہی۔ پرایا نکاح پڑھا ہوا عورت لوگ کو تم غزت لیا)۔

قمرن۔ ہی ہی۔ مر گیا ہوگا بس۔ کیا بُرا وقت تھا۔

مہراج۔ مردنی تو اُسی وقت چھا گئی تھی بس۔

نواب۔ کچھ بولا بھی۔ مگر بولتا کیا بھلا۔ نانی مر گئی تھی جان پر بنی ہوئی کہ اب قید کا لفظ کہا اور اب قید کا حکم سُنایا اور گئے گذرے۔

رونق۔ سب کو یقین ہو گیا کہ اب یہ نہین بچتے۔

مسخرہ۔ صاف صاف کہدیا نا۔

چھٹن۔ نہین اُسطرف والون کو ابھی تک یقین تھا کہ شاید کچھ فہمایش کر کے بری کر دین مگر یہ محال امر تھا۔

نازو۔ اُف۔ اُسپر تو بیتی تھی اور مین سُن سُن کے کانپ کانپ اُٹھتی ہون کہ یا اللہ اُسکی کیا حالت ہوگی۔

مہراج۔ حالت کیا۔ سکتے کا عالم تھا۔

قمرن۔ اچھا اب مختصر کرو۔

بیرسٹر۔ اجی اب شب کے جشن کا ذکر کرو۔

نازو۔ ہان یہ کہان کا جھگڑا لگایا ہی۔

آغا۔ آج جشن کرنے کی تو ہماری صلاح نہین ہی لوگ کیا کہینگے بہت بُرا سمجھینگے۔ آج کیا معنی دو ہفتے تک ساغرہ کر جاؤ ہماری تو یہی صلاح ہی۔

نواب۔ منظور۔ مگر کثرت راے کیا ہی۔

چھٹن۔ ہماری بھی یہی راے ہی۔

نازو۔ اے تو ہم اپنے گھر مین تو جشن کرین جی یا گھر مین خوش رو زہ کرنے مین بھی عیب ہی۔

چھٹن۔ گھر مین جو چاہو کرو۔ اِسمین کسی کا کیا اجارہ ہی چاہے سب کے سب ملکے ناچو چاہے گاؤ بجاؤ۔

آغا۔ آج خوب اُڑے۔ بھئی آج ہماری طرف سے دعوت ہی خدمتگار کو بلواؤ۔

نازو۔ آج سوا شامپین کے اور کچھ نہ پینگے ہم۔

آغا۔ جو چاہو پیو۔ اور تم قمرن جان۔

قمرن۔ بس جو باجی پیئنگی وہی ہم بھی پیئنگے۔

آغا۔ بہتر۔ حساب کر لون۔ نواب محمد عسکری اور چھٹن صاحب اور ہم اور اختر اور مسخرہ اور نازو اور قمرن اور مہراج بلی اور ممن اور رونق جنگ آج سب کو پینی پڑیگی۔

نواب۔ تو کتنے آدمی ہوے۔ سب ملاکے دس ہوے دو تو خالی شامپین پیئنگے نازو جان اور قمرن اور باقی سب ہوسکی

آغا۔ تو آدھی درجن تو ہوسکی ہوئی اور آدھی درجن شامپین پائینٹ اور دو بوتل شری اور دو بوتل اکشا نمبرون برانڈی اور دو درجن سوڈا اور ایک درجن لمونیڈ اور ایک بوتل شیرز کی بھی ہونی چاہیئے۔

ممن۔ خداوند اِسکے ساتھ ہی انیو کا فروٹ سالٹ بھی

منگوا لیجیے گا۔

مسخرہ۔ وہ کیا ہوگا۔

ممن۔ صبح کو طبیعت سب کی پریشان ہوگی۔

نواب۔ بھئی کیا کہی ہو واللہ۔

چھٹن۔ خوب سوجھی واقعی جہان اسقدر کثرت سے شراب اور اسقدر سامان وحشت ہوگا وہان ضرور صبح کو طبیعت بدمزہ ہوگی۔

رونق۔ ہمارے نزدیک دو بوتل ہوسکی اور ایک بوتل شامپین اور چار چار بوتلین سوڈا اور لمونیڈ کی کافی ہین۔

نواب۔ بس باقی جھول جال ہی۔

نازو۔ تیری ایسی تیسی اور نواب کی ہے کے ساتھ آج تو ہم دبدبے کے اتنی پئینگے کہ سویرے تک خبر نہ رہے آج دن ہی ایسا ہی۔

قمرن۔ ہان باجی جان سچ کہتی ہو۔

نواب۔ اور جو تم بیہوش ہوئین۔

آغا۔ پاپوش سے۔

قمرن۔ جوتی کی نوک سے۔

نازو۔ بیہوش تو ہونا ہی چاہیے۔

چھٹن۔ بھئی پھر جلدی منگواؤ۔

بیرسٹر۔ سنو بھئی ہماری راے تو یہ ہی کہ آج خوش روزہ ضرور ہو مگر ذرا اعتدال کے ساتھ ہو۔

نازو۔ ہم آج کسی کی نہ سنینگے۔

قمرن۔ اور نہ ہم سنینگے باجی جان۔

بیرسٹر۔ دل لگی آج اچھی ہوگی۔

نواب۔ ایک کام کرو بھئی۔ تین آدمی کم کم پیین تاکہ اگر ہم لوگون سے کوئی بے ضابطگی ہو تو روک دے۔

رونق۔ بندہ تو محروم ہی۔

آغا۔ کیون بنتے ہو یار جے۔

ممن۔ خداوند غلام دو بجے تک نہ پئیگا۔

نواب۔ بہتر۔ جب تک سب سو بھی رہینگے۔

ممن۔ اور جب دو بجے لگا لگاؤنگا تو کب تک پی سکونگا

بس۔ اور آپ لوگ پی پاکر سو گئے ہونگے۔ مین اور نواب رونق جنگ بہادر اور میان جملو یہ تین آدمی کافی ہین۔

بیرسٹر۔ بندہ اپنے قرینے کے ساتھ رہیگا۔ نہ کم نہ زیادہ تم سب کو مین ہی سنبھالونگا جی۔ گھبراتے کاہیکو ہو۔

آغا محمد اطہر صاحب نے سوداگر کے نام رقعہ لکھا اور نواب محمد عسکری کی مہتمم پر آدمی کو بھیجا کہ بہت جلد سب سامان حاضر کرو۔ ابھی جاؤ اور ابھی آؤ۔ یہان سب اسی کے منتظر ہین۔

نازو۔ اور کھانے کا بندوبست کیا ہوگا۔

بیرسٹر۔ اس سے تم کو کون مطلب ہی۔

نازو۔ مطلب یہ ہی کہ جو ہم کہین وہ پکواؤ۔

بیرسٹر۔ فرمائیے۔

نازو۔ پورا مرغ کباب ہو۔ اور انڈون کے املیٹ۔ خوب پیاز اور پودینا اور ذری سا بیسن دیکے۔

راوی۔ اب املیٹ کی فرمائشین ہونے لگین اور کھٹا مٹھا اور باجرے کی روٹی بھول گئین۔

بیرسٹر۔ یہ تو آپ کی فرمائش ہی اور بی قمرن جان صاحب

قمرن۔ بس یہی کباب سالن قورمہ اور کیا کباب سے بڑھکر اور کیا گزک ہوگی۔

بیرسٹر۔ تو مرغ کباب یعنی مسلّم مرغ۔ اور آملٹ جسکو نازو جان املیٹ کہتی ہین۔ اور بکری کے کباب۔ مرغ کا قورمہ پلاؤ

وغیرہ تو پکے ہی گا -
مسخرہ - اور حضور ایک ہماری بھی فرمایش ہو - ہرن کے انڈون کے کباب بھی ہون -
راوی - اِسپر سب نے قہقہہ لگایا مگر مہراج بلی چپ چاپ بیٹھے رہے -
آغا - منشی مہراج بلی صاحب شاید اِس لطیفے کو نہین سمجھے
مہراج - جی ہان نہین سمجھے - ہونہہ ! نہ سمجھنے کی ایک ہی کہی
آغا - اچھا کیا سمجھے -
مسخرہ - سمجھے اور تیجر کے ہوے -
مہراج - اُسمین بات ہی کیا ہو - ہرن کے بھی کہین انڈے ہوا کرتے ہین - ہرنی کے انڈے کہنا چاہیے تھا - مرد کے انڈے کیسے -
راوی - اِسپر پیشتر سے بھی زیادہ قہقہہ پڑا -
نواب - بھئی کیا خوب سمجھے ہو واللہ -
چھٹن - دور کی سوجھی جناب - کہنے لگے ہرن کے انڈے نہین ہوتے - ہرنی کے انڈے ہوتے ہین - واہ صاحب واہ -
آغا - اور مرد کی کتنی کہی - ہرن تو مرد ہوتا ہو نا - اور ہرنی عورت ہوتی ہو -
چھٹن - جی ہان مرد اور عورت کی خوب ہوئی -
بیرسٹر - اب یہ مرد اور عورت ہی ہوا کریگا یا اِس تقریر کو ختم بھی کیجیے گا - تو وہی معمولی چیزین پکتین - کباب اور قورمہ وغیرہ - مگر بھائی صاحب آج کے کباب بھی وہ خوش ذائقہ پکینگے کہ عمر بھر نہ کھائے ہون -
نازو - تو پھر ہم کبابون ہی کی گزک بنائینگے -
قمرن - ادئی - اور چانول اور گوشت کچھ نہ کھاؤ گی -

نازو - بس اور کچھ نہین - یہ کیا کم ہو - اِس سے بڑھکر اور گزک ہی نہین -
کوئی ڈیڑھ گھنٹے کے بعد نواب محمد عسکری صاحب کا ٹمٹم آیا اور یہان سب کے سب بشاش ہوگئے کہ سامان عشرت آگیا اور لطف صحبت دوچند ہو جائیگا -
بیرسٹر نے ایک مختصر سی اسپیچ دی کہ دیکھو یارو ایسا نہو کہ کثرت ہو جائے - ورنہ اِسکا خمیازہ بُرا ہوگا - پیوگے تو ضرور ہی مگر سمجھ بوجھ کے - ابھی سے دل مین ٹھان لو کہ کم کم پیینگے - مگر انکی اِس اسپیچ کو سنتا کون تھا -
آغا - آج آپ پاگل ہوگئے ہین -
چھٹن - جی ہان جبھی تو خبط کی باتین کرتے ہین -
نازو - ای ہان یہ کیا پادریون کی سی وعظ کرتا ہو -
نواب - سچ کہتے ہین -
قمرن - اچھا پھر تم نہ پیو -
آغا - لے اب ڈرائینگ روم مین چلیے - کھانیکے کمرے مین چل کے بیٹھیے - وہان یہان کی نسبت زیادہ لطف ہو -
ممن - غلام تو نہ جانے کا سرکار - بس بندہ تو دو بجے سے کارروائی شروع کریگا - مگر آپ لوگ بھی ذرا سمجھ بوجھ کے شغل کیجیے گا ؎

نہ چندان بخور کز دہانت بر آید
نہ چندان کہ از ضعف جانت بر آید

مہراج - اب یہ باتین تو ہوا ہی کرینگی - بندے چل کے کھانے کے کمرے مین ڈٹتے ہین -
منشی مہراج بلی کے اُٹھتے ہی اور سب بھی اُٹھ کھڑے ہوے اور کھانے کے کمرے مین آ کے کرسیون پر جا بیٹھے

اور بیرسٹر صاحب کے خانساماں اور نواب صاحب کے خدمتگار نے آنکے پہلے سامان لیس کیا۔ میز پر بمبلر اور گلاس چُنے۔ اور بوتلین کھولین۔ پہلے شامپین کی ایک پانیٹ کھولی اُسکے بعد ہوسکی۔ شامپین نازو اور قمرن نے پی اور ہوسکی اور حاضرین جلسہ کے گلاسون مین انڈیلی گئی اور سوڈے کی بوتلین دنادن کُھلنے لگین۔

بیرسٹر صاحب نے گلاس اُٹھاکر کہا (بی قمرن جان کی تندرستی کا جام پیجیے) اور سب نے تھوڑی تھوڑی چسکی لگائی۔ اِسکے بعد نواب چھٹن صاحب نے بی نازو جان کی تندرستی کا جام پیا۔ اور منشی مہراج بلی نے تجویز کیا کہ آغا محمد اطہر صاحب کی تندرستی کا جام نوش کیا جائے۔ چڈا گلنجر و مسخرے کو بھی لوگون نے زبردستی پلا ہی دی ابھی کھانا نہین منگوایا گیا۔ صرف بکری کے کباب اور تلے ہوے پستے اور آملٹ گزک کے لیے حاضر تھے اور نیبو (لیمون) اِس سے بہتر گزک اور کیا ہوسکتی تھی۔ چڈا گلنجر کو سب سے زیادہ لطف حاصل ہوا۔ اور لہرا لہرا کر فرمایا کہ

نشۂ مے مین کبابون کا مزہ کیا جانین
بدمزہ لوگ غم حشر کے کھانے والے

آغا۔ سونجھنے لگی۔

مسخرہ۔ آپ کے قدمون کی قسم۔ ایسا لطف کبھی کبابون مین نہین حاصل ہوا تھا۔ گویا نعمت کی مان کا کلیجا ہے۔

نازو۔ شامپین بھی کیا چیز ہے۔

قمرن۔ باجی دنیا ہو اور شامپین ہو۔

آغا۔ اور نواب ہون۔

مہراج۔ ہان قمرن کو تو ایسا ہی کہنا چاہیے مگر نازو جان کے دل سے کوئی پوچھے کہ وہ کس جوان رعنا کا نام لینگی۔

آغا۔ پوچھ دیکھو۔

مہراج۔ پوچھین کیا۔ ہم خود جانتے ہین۔

آغا۔ بھلا پوچھ دیکھیے۔

مسخرہ۔ تو پوچھنے مین کیا مضائقہ ہے۔

مہراج۔ نازو جانی لے بولو اب۔

نازو۔ اے تم خود ہی جانتے ہو۔

مہراج۔ بندگی۔ اب فرمایئے۔

آغا۔ اِسکی سند نہین۔ نام لیکے کہین۔

مہراج۔ اچھا نام بھی لے دو جی۔

نازو۔ ہم تو اپنے بارسٹر کا نام لینگے۔

بیرسٹر۔ (کھنکھار کر)۔ واہ رے مین۔

مہراج۔ نازو دیکھو سنبھلو۔ مگر خیر اِسوقت نشے مین ہو معاف کیا۔ آیندہ ایسا کلمہ منھ سے نہ نکالنا۔

نازو۔ دُر مونڈی کاٹے تجھیر اللہ کی سنوار۔

آغا۔ یہ بدُصب ہوئی بھائی صاحب۔

نواب۔ کیون جی جس دن نینی تال مین خبر آئی تھی کہ کدرا نے رپورٹ لکھوائی ہے اُسدن کو خیال کرو اور آجکے دن کو زمین آسمان کا فرق ہے۔ خدا نے بڑا فضل کیا۔ وہ دن ہمین خوب یاد ہے۔ کیسی کھلبلی مچی ہوئی تھی کہ الامان الامان توبہ ہی بھلی۔ ہوش اُڑے ہوے تھے۔

نازو۔ آپ کی بھی کیا باتین ہین نواب صاحب بھلا اِس جشن مین اُس دن کا کون ذکر ہے۔ کہان تو مزے مزے سے پی رہے ہین۔ کہان انھون نے اِس منحوس دن کا ذکر چھیڑ دیا۔

قمرن - مین تو کانپ اُٹھی مجھے وہ دن یاد آگیا -
مغلانی - بدن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے -
آغا - این! یہ مغلانی کہان سے بول اُٹھین -
مغلانی - حضور آج خوب دل کھول کے ہنسیے بولیے ایسی ویسی بات کا خیال نہ کیجیے -
مہراج - ہان ہماری بھی یہی راے ہی ؎

امروز روز جشن بسنت سب ملکے جشن کر لو
گلگون شراب سے تم جام طرب کو بھر لو

آغا - شعر شاعری شروع ہو گئی -
اتنے مین منشی اختر صاحب بھی تشریف لائے اور - ع -

لو گون کو شکار رہا تھا آیا

آئیے آئیے - آؤ بھئی منشی اختر صاحب - مزاج شریف آئیے جناب - اسوقت کہان ؎

بعد مدت کے پھنسا آج پُرانا خندہ دل
لگی گلشن کی ہوا دُم کا ہلانا گیا بھول

حضور اسوقت کہان سے تشریف لاتے ہین - ابھی ابھی یہان سے اُٹھ کے کہان چلے گئے تھے - اب ہم رندون سے شیخو خبت کی نہ لیجیے - بس بسم اللہ کہکے شریک ہو جائیے -
اختر جکرایا کہ بُرا پھنسا - خدا ہی خیر کرے - اب ان لوگون سے مفر محال ہی - اور دل لگی یہ کہ سب کے سب پیے ہوے ہین - اندھے کی داد نہ فریاد - سوچا کہ ناحق ہی آیا -
نواب - بیس دفعہ تو ہمارا آپ کا ساتھ ہو چکا ہی اب یہ آپ نے نخ کی کیا لیتے ہین -
اختر - (ہاتھ جوڑکر) سرکار یہ سب سچ ہی مگر غلام کو آج معاف ہی کر دیجیے تو بہتر ہی - بڑا ہی ممنون ہونگا -
آغا - یہ نہونے کا -
نازو - آج اِس خوشی کے دن ایسی باتین کرتے ہو -
چھٹن - لے اب خاصی طرح سے پیجیے - اور بہت چین چیڑ کی نہ لیجیے - ورنہ یہ رند بُرے طور سے پیش آئینگے -
اختر - غلام کو کوئی عذر نہین مگر حضور ---
مہراج - اگر مگر دونون کی ایسی تیسی -
اختر - حضور مگر -
مہراج - ابے اگر مگر دونون کی ایسی تیسی - اگر کی تی ہوتی ہی اور مگر دریا مین ہوتا ہی -
اختر - یا الٰہی - اب -
چھٹن - لو میان - اُڑاؤ بس اب -
اختر - مجھے کوئی عذر نہین ہی مگر -
رونق - پھر وہی اگر مگر -
نواب - سنو صاحب - یا تو آئے ہی نہوتے - ہم لوگون کو تمھارا خیال بھی نہ تھا - مگر تمھاری حماقت نے تمکو کہین کا نہ رکھا اب کیا ہو سکتا ہی - ع -

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

آخر خوف کیا ہی بھائی - اگر گناہ ہی تو ہمارے سر پر بس اب اُڑائیے - لو بس -
نازو - پی جاؤ -
قمرن - یہ مزہ کرکرا کرنے آئے ہین یہان -
نواب - پھر آئے کیا کرنے تھے جی تم -
اختر - حضور قصور ہوا
بیرسٹر - اب آپ ہی تو بہشت مین جائینگے اور ہم سب تو

دوزخی ہین-

جنتی وہ ہون جنتی دوزخ ہین
جلتی ہین میرے دامن تر سے

اگر آپ کو شریک صحبت نہین ہونا تھا تو آنا کیا فرض تھا اور اب جو آپ تشریف لائے تو ہماری صحبت کو بھر بھنڈ کرنا کیا معنی- آپ کی بھی کچھ عجیب باتین ہین- اتنے لائق اور معمر ہو کر اسقدر بھی نہ سمجھے- نازم باین ریش و فش ماشاء اللہ-

آغا- کیون صاحب یہ ہماری صحبت مین بے لطفی کرنا کیا معنی آپ کو آنا ہی کیا فرض تھا-

اختر- سب ہمین کو کہتے ہین-

نازو- غریب کی جورو سب کی سلہج-

قمرن- اے یا تو نواب اِنکو یہان سے نکالو یا زبردستی سے پلادو- جھگڑا پاک ہو بس-

نواب- (بگڑ کر) منشی اختر صاحب ہمسے آپسے ہرگز نہ بنیگی- آپ کو بلایا کس نے تھا- اگر آپ کو پینی ہے تو پیجیے ورنہ اپنے گھر کی راہ لیجیے-

قمرن- اور پھر آج سے نہ آنا-

ممن- کیا ہی کیا- حضور کیا بات ہے-

نواب- ایک ممن بھی تو ہین- انھون نے کہدیا کہ خداوند بندہ دو بجے کے بعد شروع کریگا- اچھا جب اُنکو یہ معلوم تھا کہ دو بجے کے بعد شروع کرینگے تو یہ چپ چپاتے چلدیے اور دوسرے کمرے مین جا کے بیٹھے کہ اگر یہان بیٹھا تو ممکن ہے کہ لوگ زبردستی کرین کہ ضرور پیو اور آج عہد یہ ہوا ہے کہ تین آدمی اپنے ہوش مین رہین- منجملہ اُنکے میان ممن بھی ہین- نواب ممن کی دور اندیشی کو دیکھیے کہ یہ اِس کمرے مین نہین آئے یہ سمجھکر کہ اگر میرا خود جی للچایا تو مین پی لونگا اور نواب کی نظرون سے گر جاؤنگا-

آغا- آپ نے تو اک بحر طویل چھیڑ دی-

نواب- مجھے عرض کر لینے دیجیے- تو ممن کا مطلب یہ تھا کہ اگر مین پی لونگا تو نواب کی نظرون سے گر جاؤنگا اور اگر مین نے نہ بھی پی تو یہ سب کے سب مجھے زبردستی پلا دینگے لہذا وہ اِس کمرے مین نہین آئے- اب آپ یہ فرمائیے کہ آپ کیا سمجھکر آئے-

اختر- حضور ــــ غلام-

نواب- آپ کیا سمجھکر آئے-

آغا- مین عرض کرون- آپ یہ سمجھکر آئے کہ میری صحبت کو بھر بھنڈ کرین- بس-

اختر- حضور-

نواب- کیون بکتے ہو جی-

اختر- حضور غلام-

چھٹن- بھئی نواب محمد عسکری- خدا کے لیے یا تو اِس مردک اختر کو نکال دو یا اُس سے کہو کہ تمھارے حکم کی تعمیل کرے-

نواب- کوئی ہے-

آغا- حاضر خداوند- جو حکم ہو-

چھٹن- آغا صاحب یہ دل لگی کا موقع نہین ہے مذاق کو اِسوقت بالائے طاق رکھیے-

آغا- بھائی آخر-

مہراج- بھائی صاحب بات یہ ہے-

نواب- ممن او ممن-

بیرسٹر - اب سمجھ بوجھ کے چلیے گا -

نواب - کیون ؏

ما زیاران چشم یاری داشتیم	
خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم	

بیچارے اختر نے جو یہ رنگ دیکھا تو نواب صاحب کے ہاتھ سے جام شراب لیکر تین چار قطرے ڈرتے ڈرتے پیے اور کہا - مثل مشہور ہی دبے پر بلی جوہے سے کان کترواتی ہی - ایک دفعہ پی تھی اب ایک دفعہ اور سہی ؏

زاہد کے مین ضرور ڈرانے سے ڈر گیا	
جام شراب لائے بھی ساقی کدھر گیا	

نازو اور قمرن بہت خوش ہوئین کہ اختر نے ہماری خاطر سے شراب پی لی اور نازو یون چہک کر بولین اللہ کی کیا کریمی ہی - ابھی کل ہی کی بات ہی کہ ہم دل مین سوچتے تھے کہ یا اللہ اب ہمارا کیا حشر ہوگا - پھر وہی ماش کی دال اور موٹی موٹی چپاتیان اور دن بھر محنت مزدوری - بتھوے کا ساگ پانی اور نمک کا کھایا اب کس سے جائیگا اور مزدوری کون کریگا - یہان تو بے مرغ پلاؤ اور انناس پلاؤ اور کباب اور کندن قلیے کے تمہ حلق سے نہ اُتریگا اور محنت مزدوری کا اب یہ حال ہی کہ ہل کے پانی پینا بھی محال ہی - اور سب سے زیادہ یہ سوچ تھا کہ نواب کو اللہ اِن آفتون سے بچائے بُری گھڑی نہ دکھائے کہ انکی بدولت چین چان خوش گذران کیا ہی - بارے اللہ نے ہماری سُن لی -

قمرن بولی باجی جان اگلے جو کہہ گئے ہین سچ کہہ گئے ہین کہ جو کنوان کھودیگا کسی کو اُس مین ڈھکیل دے وہ آپ ہی اُس کنوین مین گریگا اور ایسا گریگا کہ کہین ٹھلبیڑا نہ لگیگا - دیکھو نواب بشیر الدولہ موے کو کیسا ازغیبی تھپیڑا لگا - سیکڑون ہزارون کی آہ بد تھی اور غریب کی آہ کوئی بیکار جایا کی ہی - کیسا مُنھ کے بھل گرا ہی کہ نہ اُبھر سکتا ہی نہ تڑپ سکتا ہی -

بی مغلانی نے بھی ہان مین ہان ملایا - حضور ایسی بات کہی ہی کہ موتیون مین تولنے کے قابل - جواہرات ایک طرف رکھے اور ان باتون کو ایک طرف - چاہ کن را چاہ در پیش ؏

کسی کی بدی تو نکر عیب ہی	
کہ اُسکا خدا عالم الغیب ہی	

اور جو حق کی طرف ہوتا ہی اُسکا کوئی بال بھی بانکا نہین کر سکتا - ع -

دشمن چہ کند اگر چہ مہربان باشد دوست	

بس یہ انسان یاد رکھے کہ کسی کی بدی نہ کرے ہم تو یہ جانتے ہین اور بشیر الدولہ تو دین و دنیا دونون کے کام کا نہین رہا -

گھسہ گنجی نیچ قوم عورتین ڈوم مہتر واہ واہ - اور انھین پر جان دیتا تھا جنکی آنکھ ناک صورت شکل کچھ بھی نہین - آنکھ نہ ناک بنو چاندسی -

جملو - حضور کچھ غنغناؤن ؏

ساقیا برخیز و دردہ جام را	خاک بر سر کن غم ایام را
بادہ دردہ چند ازین باد غرور	خاک بر سر نفس نا فرجام را
گرچہ بدنامی ست نزد عاقلان	ما نمیخواہیم ننگ و نام را

نواب - بس ہمارا اِس شعر پر عمل ہی -

چھٹن - علی ہذا القیاس -

رونق - تم دوزخیون نے ہمکو بھی مار استیاناس کیا آپکی

وہی مثل ہی کہ ع۔

خود تو ڈوبینگے مگر یار کو لے ڈوبینگے

خود تو ڈوبے تھے ہی مگر ہمکو بھی ڈبویا۔
نازو۔ اچھا نواب ایک جام ہمارے ہاتھ سے بھی پی لو۔
رونق۔ اِن ہاتھون سے نصیب کہان ہو۔
مہراج۔ ہمکو تو نصیب ہی۔
بیرسٹر۔ ایسی تیسی آپ کی۔
نازو۔ یہ اپنی ٹانگ ضرور اڑاتا ہی۔ ہر بات مین اپنی ٹانگ اڑائیگا۔ مان نہ مان مین تیرا مہمان تو ہوتا کون ہی۔
بیرسٹر۔ اچھا ہمکو اور رونق جنگ دونون کو اپنے ہاتھ سے ایک ایک جام مے دو۔ ع۔

گرسکی رہی اور رہیگی گرسکی

مہراج۔ اچھا پلادو۔ یہ بھی کیا یاد کرینگے یہ جام دے ہی چکی تھین کہ خدمتگار نے آکے عرض کیا (حضور ڈیوڑھی پر سے ایک آدمی آیا ہی اور یہ خط لایا ہی) نواب محمد عسکری صاحب نے خط پڑھا۔ نائب داروغہ کی جانب سے خط تھا
حضور نواب قمر رکاب نواب محمد عسکری صاحب بہادر دام اقبالہٗ۔ بغرض میرساند۔
کہ جب سے حضور عالیہ متعالیہ آقاے نامدار جناب حضور بلقیس مرتبت بیگم صاحبہ نے خبر سنی ہی کہ نواب ع۔

بدنام کنندۂ نکو نامے چند

کو صاحب مجسٹریٹ بہادر کے اجلاس سے قید کی سزا جسکا دونا بکار مستحق تھا ملی ہی تب سے ازبس خوش ہین مگر مہری نے آکے کہا کہ جناب عالیہ فرماتی ہین کہ نوابصاحب کو عرضی لکھکر دریافت کرو کہ یہ خبر کہان تک صحیح ہی۔ حضور

غلام نے کہلا بھیجا کہ سارے شہر مین خبر اُڑی ہی اور بھائی صاحب کا رقعہ بھی اس مضمون کا آگیا اور جو سپاہی یہان سے روانہ اور تعینات کیے گئے تھے وہ بھی یہی خبر لائے ہین مگر تسکین نہین ہوتی۔
اب التماس ہی کہ حضور اپنے قلم مبارک سے دو سطرین لکھکر بھیجدین تو جناب عالیہ متعالیہ کی تشفی خاطر ہو۔ فدوی محلسرا مین بھجوا دیگا۔ پہلے تو صلاح ہوئی تھی کہ ڈومنیان بلوائی جائین چنانچہ حیدری چونے والی آبھی گئی مگر نواب رونق جنگ بہادر کے ہان سے ممانعت آئی کہ اُسکے نام کے ساتھ بھی نواب کا لفظ ہی گو وہ کیسا ہی سیہ کار کیون نہو۔ لہذا ڈومنیون کا گانا موقوف رہا۔ اگر حضور محفل رقص کسی روز قرار فرمائین تو فدوی کو ضرور یاد فرمائین کہ جشن ضرور ہی ہی مگر ہان دو چار دن کے بعد۔
جواب حضور جلد بھیجین کہ فوراً نظر انور و اقدس جناب عالیہ دام اقبالہا سے گذرے۔ تابعدار نمکخوار۔
رونق۔ اپنے ہاتھ سے جواب لکھو۔
نازو۔ وہان بھی خبر ہوگئی جی۔
مسخرہ۔ سارے زمانے مین خبر ہوگئی۔
چھٹن۔ ارے صاحب ہر گلی کوچے مین اسوقت یہی چرچا ہوگا مشہور آدمی ہی کوئی ایسا ویسا نہین ہی۔ اُسکو کون نہین جانتا۔ ہر جگہ یہی چرچا ہوگا۔
اختر۔ گھر گھر یہی ذکر ہی یہی شور۔
نواب۔ اچھا ہوا کہ ڈومنیان نہین آئین اور گانا بجانا موقوف ہوگیا۔
مہراج۔ آپ کو جنون ہی۔

نواب - یہ کاہے سے -
مہراج - اب کسی کو کیا معلوم کہ ناچ کاہیکو کیا گیا مگر ہان یہ کہو کہ اپنے دل کا چور ہی -
آغا - میرے دل کی بات کہی واللہ - لیکن احتیاط شرط ہی ایسا فعل کیون کرین جس سے مطعون خلائق ہون - اور خواہ مخواہ لوگ انکو بنائین - آج نہین کل سہی - کل نہین پرسون سہی - جلدی کیا ہی -
نازو - ہماری جان تو اِس سے بڑھکے اور کوئی جلسہ نہوگا کہ سب مل کے ہنستے بولتے ہین - اور وہ موا ناتا نتا نُ ین ین نہوا تو کیا - خط کا جواب لکھ کے بھیجدو - دیر کیون کرتے ہو
قمرن - ہمارا اسلام لکھدینا نواب -
نواب - (مسکراکر) بہت خوب -
آغا - ضرور -
قمرن - اور لکھ دینا کہ آپکے دیکھنے کو بہت جی چاہتا ہی - ایکدن کے لیے یہان آجائیے ہم بھی آنکھ بھر کے دیکھ لین -
آغا - بیگم صاحب آج خوش تو ضرور ہوئی ہونگی لیکن زیادہ تر خوشی کا باعث تب ہوگا جب وہ سنینگی کہ اب قمرن نکالی گئین -
قمرن - کیا منحوس باتین بکتے ہو - نکالا بِٹے تمکو - واہ وا کیا جانئے کون گھڑی کیسی ہوتی ہی - تم بڑے بُرے آدمی ہو جی - آغا باغا بنے ہین -
اختر - جی ہان -

چربی آنکھون مین تیرے چھائی ہی
کچھ نگوڑے کی شامت آئی ہی

چھٹن - یہ کیا بدے بھئی -

مہراج - انھون نے بھی اک ہانک لگادی -
نازو - اگر بیگم صاحب ایسا سمجھین تو اُنکی غلطی ہی - ہم لوگون کے آنے سے نواب کا فائدہ ہی ہوا نقصان نہین ہوا اگر ہم نہوتے تو یہ اِدھر اُدھر روپیہ لٹا دیتے ہمارے بسبب سے اتنا تو ہی کہ چار دیواری مین بیٹھے ہین کوئی تنخواہ ہمکو نہین ملتی ہان کھانے بھر کے تو گنہگار ضرور کرکے ہین - پھر خدمت نہین کرتے اور یون نواب کہدین ہم ابھی چلے جائین -
قمرن - تو نواب بچارے تو بولتے بھی نہین ہین -
نازو - یہ بیچ کے ٹھلوے تو بولتے ہین -
آغا - (قہقہہ لگاکر) تو ہم بیچ کے ٹھلوے ہین ؟
نازو - اور کون ہی تو -
آغا - (ہنسکر) اچھا اب دیکھو ہم لگائی بجھائی کی فکر کرین تو سہی - اچھا بی نازو -
نازو - (نشہ مین) تجھے دہنے ہاتھ کا کھانا حرام ہی جو لگائے بجھائے نہین - لگاؤ بجھاؤ -
قمرن - اے باجی وہ تو تمکو بناتے ہین اور تم بنتی ہو - چڑھ گئی ہی کیا -
نازو - مین ایک نہ مانونگی - اپنی اور آغا کی جان ایک کرونگی
نواب - اِنکو ذرا ہی سی مین چڑھ جاتی ہی -
آغا - مجھے باتین تو کھاہی جائین -
مہراج - اب انکو نہ ملے -
نازو - (ٹپر لگاکے) مونڈی کاٹے اب نہ ملیگی - کیا تیرے باپ کا مال ہی -
مہراج - بی کے ہت جھٹ بھی ہو جاتی ہین -
بیرسٹر - بھائی صاحب لطف تو اِس بِیر سے آیا ہی -

مہراج - بجا - آپ پر پڑے تو لطف کا لطف معلوم ہو - پرائی کھوپڑی پر تو سب ہی کو لطف آتا ہی - کھوپڑی بجھا گئی -
مسخرہ - بھرپور نہ پڑی -
آغا - ہان چھچھلتی ہوئی پڑی -

نواب صاحب نے اس عرصے مین خط تیار کیا -

بیگم - لو مبارک - اس بشیر الدولہ لعنتی کو صاحب نے ایک برس قید سخت کی سزا دی اور جرمانہ الگ جرمانے کو تو وہ کیا سمجھتا ہی - روپیے ڈالا ہی مگر ہان قید کا نام سُنکر رو دیا ع -

زندان کو چلے مجل مجل کر

ہمنے تو آدمی بھیجدیے تھے اُنھون نے تمسے کہا کہ نہین کہا پورے ایک برس کی سزا ہوئی خوب شد - وہ اسی قابل تھا - کیے کو بہو نچگیا اب اپیل مین بھی کچھ نہونے کا - رویا کرے مگر کیا خدا نے سزا دی ہی - اُلٹی ہو گئی - ایسے کا یہی حشر ہوتا ہی - یہ تو بنی بنائی بات ہی -

راقم نواب

جب تک نواب صاحب کا خط جائے جائے تین چار آدمیون نے بیگم صاحب کو باہر سے اطلاع دی کہ بشیر الدولہ کو قید ہو گئی - مامائین اور مہریان اندر سے باہر آتی تھین اور باہر سے اندر - اور تمام گھر مین خوشی کے شادیانے بج رہے تھے کہ بڑے موذی کو مارا -

بیگم - آج کلیجے مین ٹھنڈک پڑی - بہت دن سے جل رہی تھی - آج ٹھنڈک پڑی -
مغلانی - برس بھر تک یہ موذی کاٹا قید خانے مین جھیلیگا جب کہین نجات پائیگا -

مہری - نا بی بی - دیکھ لینا دہین سے مر کے نکلیگا -
ماما - اب تو بیریان کھڑکھڑائے - موے نے تمام شہر کاندھے پر اُٹھا لیا تھا اور روز روز کلیجا تھرتھر کانپتا تھا کہ یا اللہ کیونکر عزت بچیگی -
بیگم - کیون بی مغلانی بھلا خوشی تو قمرن کو بھی ہوئی ہو گی آخرش وہ بھی تو نواب کے حق مین دعا ہی مانگتی ہو گی کہ یا اللہ بشیر الدولہ نیچا دیکھے اور نواب کے پانون مین کانٹا نہ چبھنے پائے -
مغلانی - جی ہان سرکار اسمین کیا فرق ہی اُسکی تو بڑھتی دولت ہی - نواب ہی کے نام سے اور نواب ہی کیطرف سے اور اُنھین کے سبب سے تو یہ اتنی مشہور ہوئی اور انھین کے دم سے اسوقت شہزادی بنی ہوئی ہی دونون بہنین چین کرتی ہین -
بیگم - اُف - ہم سوچتے تھے کہ یا اللہ کبھی وہ دن بھی ہو گا کہ ہم گھوڑے بیچ کے بیفکر سوئینگے - جو خدا نکرے ذرا نواب کے دشمنون کے پانون مین کانٹا چبھا تو غضب ہی ہو جاتا - چلو اب اپنی منتون کو پورا کرو جو وعدہ کیا ہی وہ تو پورا ہو -
مغلانی - ہان سرکار ایسا ہی ہی یہ سچ ہی حضور -

اتنے مین نواب صاحب کا خط آیا اور ڈیوڑھی مین کھڑے ہو کر ایک آدمی نے پڑھکر سنایا اور بیگم صاحب اور بھی دل مین خوش ہوئین کہ اب کوئی شک نہین باقی رہا کہ بشیر الدولہ قید ہو گیا -

اب سنیے کہ کچھ روز کے بعد نواب صاحب نے بڑے اہتمام بلیغ کے ساتھ چلنے کی تیاری کی اور مشہور کیا کہ ہمارے

دوست نواب چھٹن صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہوا ہی اور ہماری جانب سے جلسہ ہوا ہی - کیونکہ نواب بشیرالدولہ کے گرفتار ہونے کا جلسہ کرنا انکی وضع کے خلاف سمجھا جاتا اور لوگ سب سمجھتے کہ محمد عسکری ایک چھوٹی ہمت کے آدمی ہین ورنہ

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
شادی مکن کہ بر تو ہم این ماجرا رود

مگر اس بہانے سے کہ نواب چھٹن صاحب کے ہان لڑکا پیدا ہونے کا جلسہ ہی کوئی حرف نہین رکھ سکتا تھا - اور اندر باہر دونون جگہ دھما چوکڑی مچی ہوئی - ادھر اُسکے احباب مین وہ ہو حق مچا ہوا تھا کہ کئی دن تک برابر میکشی اور محفل رقص و سرود آراستہ و منعقد رہی -

بشیرالدولہ کو بھی قیدخانے مین لوگون نے خبر دی کہ نواب محمد عسکری صاحب کے ہان کئی دن سے دھما چوکڑی مچی ہوئی اور دور دور سے طائفے بلوائے گئے ہین - یہ سُنا تو اور بھی بوٹیان نوچ لین مگر قہر درویش بر جان درویش - وہان کیا بس چل سکتا تھا - جن لوگون نے بشیرالدولہ کو اس خبر سے اطلاع دی تھی اُنھون نے اسطرح پر کہا تھا کہ گویا کسی کو کوئی مژدہ سُناتا ہی - انسپکٹر کی عداوت کے سبب سے نواب بشیرالدولہ کو اکثر اوقات جیلخانے مین ذلیل ہونا پڑتا تھا -

فاعتبروا یا اولی الابصار

اس جشن جمشیدی اور بزم فریدونی اور صحبت طرب و انبساط اور محفل رقص و سرود و نشاط کے اختتام پر جسکو جہان جگہ ملی وہان پڑ رہا - نازو اور قمرن اور منی اور منگلانی ایک کمرے مین سوئین - اور یہ سب سوئے تو اسطرح کہ گویا گھوڑے بیچکر سوئے تھے - ایسی لمبی تانی کہ کوئی گیارہ بجے بیدار ہوا کوئی بارہ کے عمل مین سو کے اُٹھا - اکثرون نے حمام کیا بعض بعض نے گومتی مین جا کے نہایا - کوئی دو بجے کے وقت کپڑے پہنکر کھانا کھانے بیٹھے - اسوقت پورا انگریزی ڈِنر تیار ہوا تھا - ملگٹانی سوپ (ملتانی) مرغ کے کٹلٹ - مرغ کا اسٹو - مچھلی - ٹرکی روسٹ - مٹن روسٹ بط کا کباب - فرنچ بال - آملٹ - چکن کری - نان پاد لوف - آلو - گوبھی - چاول - پائی - پلم پڈنگ - مٹھائی - فواکہ - چاء -

نواب محمد عسکری اور آغا محمد اطہر اور منشی مہراج بلی اور بیرسٹر نے صرف شامپین پی اور وہ بھی قلیل المقدار - رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور ممن نے بیر پر اکتفا کی نازو اور قمرن نے شربت ملا کر جنجر ٹڈ پیا - دن کے سبب سے تیز شراب کسی نے نہین پی - پان کھا کر حقے پی رہے تھے کہ آغا محمد اطہر کے آدمی نے کہا حضور آغا الماغوچی آئے ہین - اور سلام کرنا چاہتے ہین - حکم ہوا کہ بلا لو -

آغا - (الماغوچی) حضور کل حاضر نہو سکا -

نواب - آپ بڑے واہی ہین -

آغا - ایک ایسی وجہ ہو گئی کہ -

چھٹن - اور آئے بھی تو بیوقت - ابھی ہم لوگ کھانا کھا چکے

آغا - کچھ تو بچا بچایا ہوگا -

نواب - کھائیے گا - کوئی ہی - آغا صاحب کو کھانا کھلوا دو حکم دو کہ جلد میز پر چُن دے -

باورچی نے مرغ کے کٹلٹ اور کری اور چاول اور ایک روٹی اور مکھن دانی اور نمکدانی اور سرکہ اور

چٹنی اور آلو اور مچھلی اور فرنچ بال لاکے میز پر چن دیا
آغا صاحب نے چکھنا شروع کیا - خدمتگار نے ادب کے
ساتھ دریافت کیا (خداوند - گرم کرنے والی بھی کوئی شے
حاضر کردن)

آغا - نواب صاحب وغیرہ نے اِسوقت کھانے کے
ساتھ پی تھی ؟

خ - جی ہان - کسی نے بیرز پی - کسی نے شامپین - دو ایک
نے خالی جنجر یڈ ہی پی - تھوڑی تھوڑی سب نے پی -

آغا - اچھا پھر کوئی ہلکی چیز لاؤ - مگر تھوڑی ہو - دن کا
وقت ہی -

خ - شری پیجیے - لمونیڈ ملا کے مزہ دیگی - آج ہی تو پینے کا دن ہی

آغا صاحب نے چار پگ شری کے اُڑائے اور ایک
بوتل لمونیڈ بھی پی اور منھ دھو کر محفل مین آئے - حقہ پیا
پان کھائے -

نواب - انگریزی کھانا کیا اچھا پکا تھا - آپکو پسند ہی ؟

آغا - کیا بات ہی حضور - سب سے بہتر کٹلٹ تھی اور مچھلی
بھی خوب پکی تھی - کاریگر لوگ ہین -

چھٹن - کچھ اور بھی ساتھ تھا -

آغا - جب مین نے سُنا کہ قدرے قلیل سب صاحبون نے
پی ہی تو بندہ بھی ہوٹل کے شہیدون مین داخل ہوا ع -

	ہوٹل کے کشتون مین داخل ہوے ہین	

رونق - آپ نے اِسوقت کون چیز پسند کی -

آغا - حضور ہم غریبون کے لیے سب چیزین نعمت ہین -
اور پھر ایسے دربار مین - بندے نے تو اسوقت شری پی
لمونیڈ کے ساتھ -

مہراج - آپ کیا شراب پیتے ہین -

آغا - جی نہین حضور -

چھٹن - اِن سے پوچھیے آپ نے کیا کھایا -

مہراج - ہمنے بازار سے پوری منگوائی - ہم تو ہندو ہین
(مسکراکر) اور کیا کھاتے -

چھٹن - جھوٹے کی ایسی تیسی -

مہراج - بیش باد -

چھٹن - او کافر - کھاتا ہی اور کھا کے مُکر جاتا ہی -

مہراج - ہزار روپیے کا تقمہ ہو تو نہ کھاؤن -

آغا - (اطہر) بھئی دعوت تو مہراج کے ہان ہوئی تھی -

	دال ارہر کی بے نمک پھیکی جسمین خوشبو ذرا نہ تھی گھی کی	

مہراج - کھا کے یہ کفران نعمت ! کیون صاحب -

نواب - بڑے احسان فراموش لوگ ہین -

مہراج - دو قسم کا پلاؤ اور دو قسم کے کباب اور کندن قلیہ
اور نان بشیر اور مرغ کباب اور نان آبی اور میوے کی روٹی
اور مٹھائی اور ایک درجن بوتل شامپین اور خدا جانے
کسقدر انبار لگا ہوا تھا -

چھٹن - جی ہان مجھے یاد ہی -

نواب - تم تو کنجوس ہو یار مگر تمھاری منشیانی بڑی فیاض
اور مخیر ہین -

مسخرہ - اب بندہ بھاگتا ہی -

نازو - (ہنسی کو ضبط کیا) -

قمرن - (مسکرانے لگی) یاد ہی کچھ -

نواب - کیا واہیات - اُس ذکر کو جانے دو اب -

مہراج - (چہرہ سنج) اسی سے تو ہم کہتے ہین کہ یہ صحبت شریفون کے قابل نہین ہی (بگڑ کر) سب بھڑواج اسمین بھرے ہوے ہین - سب یاجی کہ گفتہ اند ؎

ہمنشین تو از تو بہ باید
تا ترا عقل و دین بیفزاید

نواب - بھائی صاحب ایکی دفعہ مکرمہ نے وہ چیخ ماری اور وہ غل مچایا کہ ہم لوگون کو خوف تھا کہ مبادا ہم بیچ پڑین - معاذ اللہ کا مقام ہی مین تو سمجھا کہ ہم سب پر آج بے بھاو کی پڑین مگر - ع -

رسیدہ بود بلاے و لے بخیر گذشت

شرفا کے گھر مین اسقدر غل مچے ہمنے نہین سُنا تھا اور کھانا! توبہ ہی بھلی - کوئی شی کھانے کے قابل نہ تھی مگر شراب کے زور سے کچھ زہر مار کیا اور پھر اپنے گھر کا کھانا منگوانا پڑا - خیر ین کثرت سے نہین مگر لاحول ولا قوۃ!!!

مہراج - تم لوگ اس قابل ہو کہ تمکو ترسائے اور بھوکا رکھے اور کھانا ندے اور بازار سے نانبائی کی دوکان سے کچھ منگوا دے - حلوائی کی دکان اور داداجی کا فاتحہ وہ بھلے مانس کیا جو کسی شریف کی ہجو کرے - کھاے اور غرائے - یہ بڑے پاجیون کا کام ہی - ہم سے بڑی غلطی ہوگئی واللہ - خیر - اب سے آئے گھر سے آئے -

نواب - یہ تو ہم لوگون کو کہنا چاہیے کہ اب سے آئے گھر سے آئے - اب کبھی جرأت نہو گی کہ تمسے دعوت مانگین کیونکہ جب اپنے گھر سے کھانا منگوانا پڑا تو دعوت سے کیا فائدہ - اور دیسی شراب ملعون نے منگوائی تھی ایسا غصہ آیا کہ بیان سے باہر - مگر قہر درویش برجان درویش - یہ تو ہم لوگون کو کہنا چاہیے کہ اب سے آئے گھر سے آئے - آپ تو مزے مین رہے ہم لوگ البتہ اب آپ سے جھوٹون دعوت نہین مانگ سکتے -

مہراج - اچھا بھئی ایکی کسی روز ہم دعوت کرینگے -

چھٹن - روپیہ بسا دیجیے -

نواب - بس یہی ترکیب اچھی ہی - ہم اپنے پکوا لینگے تم اس جھنجھٹ مین کیون پڑو - ہم بھگت لینگے -

قمرن - اچھا بنے تو واہ واہ بُرا پکے تو واہ واہ -

مسخرہ - کوئی شکایت نکر سکیگا -

نازو - واہ ہم اپنے اہتمام سے پکوائینگے جی -

مہراج - بس بس - یہی ٹھیک ہی - تخمینہ کرو -

نازو - کے آدمی ہین - ایک مین اور ایک قمرن اور نواب عسکری اور نواب رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب اور مہراج بلیا اور آغا الماغوجی اور یہ موا مسخرہ اور ممن اور کون بس -

مہراج - یہ سب کتنے ہوے -

نواب - اور سب کے پہلے اپنا اور قمرن ہی کا نام لیا -

ممن - اور ہم سب کے بعد -

مہراج - آٹھ اور ایک نو آدمی ہوے -

نازو - اور پکے گا کیا گیا -

ممن - اہتمام تمہارا اور پوچھو ہمسے -

نازو - اجی نو آدمیون کے لیے کوئی دس سیر کا پلاؤ ہو -

ممن - (قہقہہ لگا کر) بلکہ بارہ سیر -

رونق - نازو کا اہتمام ہوا تو میان کا دوالا بھی نکل جائیگا نو آدمیون کے لیے دس سیر پلاؤ -

نازو۔ کیا تھوڑا ہوا۔

ممن۔ فی آدمی پاؤ بھر بھی رکھو تو نو پورے ہوئے اور نو پورے کا سوا دو سیر ہوا۔ نہ کہ نو سیر۔ سوا دو سیر کا تم ڈھائی سیر رکھ لو انتہا ہی۔

نواب۔ کچھ اور بھی ہوگا یا بس پلاؤ ہی پلاؤ۔

نازو۔ اور انگریزی روٹی ہوگی اور مکھن۔

رونق۔ معقول! میل اچھا ہی۔

ممن۔ بورانی ہونی چاہیے۔ کباب پکواؤ۔

مہراج۔ یہ تو سب مفت خورے ہین۔ تم پلاؤ اور انگریزی نان پاو اور مکھن اور دو سیر کا قورمہ بس یہ پکواؤ۔ اور ماش کی دال اور چپاتیان۔ بس بہت ہی۔

چھٹن۔ اپنی اصلیت پر آگیا۔ ماش کی دال اور روٹی۔

نازو۔ اجی پلاؤ ہوا۔ قورمہ ہوا۔ روٹی ہوئی انگریزی۔ مکھن ہوگا اور کوئی سوا سیر کے کباب سہی۔ اُرد کی دال اور روٹی نہ سہی۔

نواب۔ آپ نقدی بسا دیجیے قبلہ اور ہم کسی خاص نیر کو باورچی ٹولے سے بلوا کے اُسکے سپرد اہتمام کر دینگے۔ ورنہ آپ تو ہین باجی۔ آپ اُرد کی دال اور موٹے موٹے ٹکڑون کے سوا اور کچھ نہ کھلائیے گا۔ ہم آپ سے خوب واقف ہین قبلہ۔ ایک دفعہ چکما کھا گئے۔ اب سے آئے گھر سے آئے ورنہ اس دعوت کو سلام ہی۔

چھٹن۔ یا ممن کے تعلق اہتمام کر دیجیے۔

منشی مہراج بلی شیخی مین آ کے کہ تو گئے کہ ابھی ہم دیدینگے مگر ہوش اُڑے ہوئے کہ ایک رقم کی رقم نکل جائیگی۔ کچھ جواب دینے ہی کو تھے کہ نواب رونق جنگ بہادر نے

ایک مصاحب نے آ کے عرض کیا (حضور اسوقت آنکھون سے آنسو نکل پڑے)

نواب۔ کیون خیر باشد۔

رونق۔ آنسو کا کون موقع ہی میر صاحب۔

مہراج۔ خدا خیر کرے۔

رونق۔ بولو صاحب۔

میر۔ (مصاحب) حضور ذرا تکلیف کرین اور ذرا پھاٹک تک چلے چلین۔

نواب۔ کیا ہی کیا۔ کچھ کہو تو سہی۔

رونق۔ پی ہنٹے چڑھی آنکو۔

ممن۔ ارے میان کچھ کہو گے بھی۔

میر۔ حضور چل کے دیکھ لیجیے۔ مین زبانی نہ کہونگا۔ بڑی دقت کا مقام ہی خدا کی قسم حضور۔

نواب۔ ممن جاؤ تو بھئی۔

رونق۔ عجب بے تکا اور جھکی آدمی ہی۔

ممن اُن مصاحب کے ساتھ باغ کے پھاٹک تک گئے اور افسوس کنان واپس آئے۔

نواب۔ کیا ہی بھئی۔

ممن۔ حضور خود چل کے دیکھ لین۔

نواب۔ معقول! تم بھی وہی بولنے لگے۔

ممن۔ حضور خدا یہ دن دشمن تک کو نہ دکھائے۔

نواب محمد عسکری اور رونق جنگ اور چھٹن صاحب اور منشی مہراج بلی اور سب حوالی موالی اُٹھ کھڑے ہوئے کہ چل کے دیکھین کہ کیا ماجرا ہی۔ مگر ممن نے منع کیا اور کہا پھاٹک تک چلیے مگر وہان سب کے سب جماعت کرکے نہ کھڑے ہون

پھاٹک تک سب گئے اور وہان سے ممن کے ساتھ پہلے
چھٹن صاحب باہر گئے - دیکھا تو ذرا تیر کے ساتھ ممن نے
دو ایک باتین کین اور بڑے افسوس سے واپس ہوئے
رونق - کیا بات ہی بھائی صاحب -
چھٹن - افسوس صد ہزار افسوس -
نواب - دل لگی بازی ہی معلوم ہوتا ہی -
چھٹن - کیا بکتے ہو - دل لگی بازی نہین - بڑی عبرت
کا مقام ہی - ہی ہی - کون رئیس اور کس حالت مین ہی
افسوس صد افسوس -

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافات عمل غافل مشو

اِس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے -
ممن - حضور افسوس ہی کہ نواب بشیر الدولہ سڑک کوٹ
رہے ہین - وہی قیدیون کے کپڑے اور کنٹوپ - رونا
آتا ہی واللہ -
نواب - یا خدا شر آفات سے بچا - یا خدا ہم سب کو شر
آفات سے بچائے - ہم گنہگار بندے بندی ہین - کبھی
ہم سے نہ دیکھا جائیگا -
ممن - حضور واپس چلین - یہ کون دیکھنے کی بات ہی
جو اُسنے کیا وہ پایا - اب ہمین دیکھنے کی کون بات ہی -
رونق - ہان کوئی تماشا تو ہی نہین - یہ تو مقام عبرت ہی -
نواب - یار کچھ بند و بست کرکے اِس بیچارے کو کچھ کھلوا دو
خدا جانے کب سے بھوکا ہوگا - وہ اُبالی ترکاری ملی تو کیا -
ممن - حضور چل کے بیٹھین - مین سپاہی کو گانٹھتا ہون -
نواب - اچھا - بڑا ثواب ہوگا ع -

کوشش کرد کار خیر ہی یہ

ممن - تو حضور کے سامنے کھلایا جائے یا علیحدہ -
چھٹن - نہین میان بالکل علیحدہ - میرا یا نواب محمد عسکری
کا ہم مین سے کسی کا ذکر نہونا چاہیے - ایسی حالت مین اُسکو
اب زیادہ شرمانا شرافت کے خلاف ہی -
ممن - اچھا دیکھیے کوئی ترکیب نکالتا ہون - مگر آپ لوگ
چلے جائین - اُسکو یہ تو نہین معلوم ہی کہ کسکا باغ ہی -
نواب - مین نے تو ابھی مول لیا ہی بھئی - باغبانون سے
البتہ منع کردو کہ بتائین نہین -
چھٹن - چلو اب چھپ رہین -
ممن پھاٹک کے باہر جاکر جیلخانے کے سپاہی سے بات
چیت کرنے لگا -
ممن - تم جیلخانے مین نوکر ہو -
سپاہی - جی ہان -
ممن - کیا تنخواہ ملتی ہوگی -
سپاہی - کھانے بھر کو ملتا جاتا ہی - آٹھ روپئے ملتے ہین
جناب - غریبا مؤ بسر ہو جاتی ہی -
م - بھلا کچھ اوپر سے بھی مل رہتا ہی -
س - اب ملتا نہین تو آٹھ مین بسر ہو سکتی ہی بھلا رئیسون
امیرون سے مل ہی جاتا ہی -
م - آجکل کوئی نواب بیچارے قید ہوے ہین ؟
س - جی ہان حضور - وہ جو بیٹھے ہوے ہین -
م - افسوس کتنے افسوس کا مقام ہی -
س - حضور دیکھا نہین جاتا -
م - بھلا کیون جی اِنکو اگر کچھ کھلوائین تو آپکے خلاف تو نہوگا

س- ایسا تو حضور کہان ہو سکتا ہی بھلا یہ تو غیر ممکن ہی ابھی کوئی دیکھ لے تو غضب ہو جائے۔

م- آپ کے ہاتھ بھی گرما دینگے۔

س- تو کہان کھلایئے گا۔

م- اِس باغ مین ساتھ لیجاکے۔

س- تو ہمارے ساتھی کو بھی کچھ دینا ہوگا۔

م- جو کہوگے وہ دینگے- اچھی طرح خوش کر دینگے خاطر جمع رکھو- ہم اُن لوگون مین نہین ہین جو وعدہ کر کے مُکر جاتے ہین-

س- اچھا آپ بندوبست کرین-

م- بس کسی بہانے سے اس باغ مین لیجایئے- ہم اِدھر اُدھر چھپ جائینگے کہ ہمکو دیکھ کے یہ شرمائین نہین بس وہ کھا لینگے تو تم اپنے لیجانا- اور بھاگنے والے تو معلوم نہین ہوتے-

س- بھاگ کے کہان جائیگا کوئی-

م- (نواب سے) حضور حاضر ہی- سب معاملہ لیس ہی-

نواب- کھانے کو کچھ بچا بچایا ہی-

خاص بردار- ہان حضور کچھ تو ہی- کتنے آدمیون کا کھانا ہوگا-

نواب- کتنے! اجی ایک آدمی-

خاص- اہی حضور حاضر ہی-

نواب- کیا شی ہی-

خاص- فرنیچ بال ہی اور کری بھات اور آلو-

نواب- اچھا میز پر چنو اور میوہ اور مٹھائی بھی رکھدو جب خاص بردار نے عرض کیا کہ (کھانا میز پر چن دیا گیا حضور) تو حکم ہوا کہ تم وہان سے چلے جاؤ اور اب کھانیکے کمرے مین کوئی اور نہ جانے پائے- خاص بردار کمرا بند کر کے چلا گیا- حکم ہوا کہ اُنکو بلاؤ- نواب بشیر الدولہ بیڑیان کھڑکھڑاتے ہوے اُس کمرے مین گئے اور اِدھر نواب محمد عسکری نے نازو کو بھیجا اور بی منی کو ساتھ کر دیا کہ اِس قیدی کو آرام اور عزت سے کھلا دو- بی منی اور نازو جان نے حکم کی تعمیل کی اور نازو جان اٹھلاتی ہوئی بصد آن بان اُس کمرے مین گئین- بشیر الدولہ اکیلا بیٹھا تھا مگر پانوُن مین بیڑیان- پہلے تو یہ دونون کسی قدر جھجھکین مگر دل کڑا کر کے اندر گئین اور کہا کہ کھانا رکھا ہی- کھاؤ قیدی نے فرنیچ بال اور کری بھات کھایا اور ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پی کر نازو کی طرف مخاطب ہوکر یون گفتگو کی-

قیدی- آپ کا کیا نام ہی سرکار-

نازو- ہمارا نام حسن آرا بیگم ہی-

قیدی- نام تو خوب پایا ہی-

نازو- (شرما کر) کچھ اور چاہیے-

قیدی- اب ہمکو ایک بوسہ چاہیے- بس-

منی- اہی خدا خدا کرو میان-

قیدی- یہ مکان کسکا ہی- حضور کا دولتخانہ ہی- آپ کون ہین اور آپ کے شوہر کہان ہین-

نازو- مین بیوہ ہون-

قیدی- اچھا ہمکو قید سے چھٹنے دو- انشاء اللہ ہم حاضر ہونگے- اور ہمارے آپکے ع

	خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو	

ہم بھی زندے ہین-

منی- اچھا اب رخصت ہوجیے بیگم صاحب-

قیدی - یا الٰہی مین اِسوقت خواب دیکھتا ہون یا بیداری کا عالم ہی - مجھے بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ کسی پری نے مسخر کرلیا - اور اُسی کے عشق نے مجھے یہ کنوئین جھنکوائے ؎

عشق نے خوب کیا ظاہر و باطن یکسان
داغ جو سینے پہ دیکھا وہی دلبر نکلا

ظالم اب قید خانہ اور بھی کاٹ کھائیگا -

تھک تھک کے نہ بیٹھینگے نہ مر مر کے اُٹھینگے
اب ظلم نہ ہمسے دل مضطر کے اُٹھینگے

اِس سے تو موت ہی بہتر ہی - اچھا اب اِتنا احسان تو کرو کہ ایک دفعہ چوم لو ؎

بوسہ دو ہمین بغیر مانگے
اتنی ہمت ہمین خدا دے

ظلم ہی کرنا آتا ہی یا کچھ اور بھی بھلا ہم بھی یاد کرین کہ قید خانے مین بھی خدا نے ایک پری کی صورت دکھا دی -

منّی - اب چلو بیگم صاحب -

قیدی - ٹھہر جا ظالم - ذرا اِنکو ادھر تو آنے دو -

نازو کو خوف معلوم ہوا کہ مبادا ہاتھ ڈال بیٹھے - جھٹ وہان سے بھاگ کے دوسرے کمرے مین آئی تو دیکھا کہ نواب محمد عسکری صاحب اور چھٹّن اور قمرن اور ممن سب کھڑے سُن رہے ہین -

نازو - قیدی کیا موا کوئی سِڑی سا ہی - اور بڑا بد ذات معلوم ہوتا ہی -

نواب - (اشارے سے) چُپ - خاموش -

نواب صاحب نے ممن سے کہا کہ اب اِنکو سپاہی کے ہمراہ رخصت کیجیے - ممن نے جاکے سپاہی کے سپرد کردیا اور کہا - خبردار - بشیرالدولہ چلے تو متحیر کہ یا خدا یہ کس کی کوٹھی اور کس کا باغ ہی اور یہ اُس پری پیکر نے میری اِسقدر خاطر کیون کی اور اُسکو میرے ساتھ اِسقدر ہمدردی کیونکر ہوئی - سپاہی سے دریافت کیا کہ (یہ کسکا باغ ہی) اُسنے کہا (کوئی لالہ ہین) - پوچھا (کون لالہ) کہا (نام نہین معلوم) وہ تو اپنے کام پر گئے اور ادھر نازو نے باصرار تمام دریافت کیا کہ کون ہی -

نازو - بات چیت سے تو بھلا مانس معلوم ہوتا ہی -

منّی - اور شکل صورت سے بھی -

نواب - بتا ہی دون -

چھٹّن - نواب بشیرالدولہ یہی ہی -

نازو - ارے!

منّی - اوئی ابتک اِسکے یہ ہتکھنڈے نہین جاتے -

نواب - اِس درجے کو پہونچگیا - یہ گت بنی مگر ابھی تک ذرا فرق نہین ہوا ہی -

رونق - ہم تو قائل ہوگئے اِسوقت -

ممن - ہی ہی - ارے غضب خدا کا بیڑیان کھڑکاتا ہی اور ابھی تک اپنی اِن حرکتون سے باز نہین آتا ہی - بوسہ بازی پر آمادہ -

منّی - اور جبکا اِسقدر احسان ہو کہ ایسی حالت مین بُلا کے کھلائے اور سپاہی کو انعام دے اور خود جاکے کہے کہ اچھی طرح کھاؤ اُس سے یہ گفتگو -

نازو - تمکو یہ کیا سوجھی نواب -

مہراج - حماقت کسکو کہتے ہین -

چھٹن - بھائی حماقت نہین - رحم آگیا -
مہراج - اِس رحم کو باجی بنا کہتے ہین ؎

نکوئی بابدان کردن چنان ست
کہ بدکردن بجاے نیک مردان

اختر - ہماری بھی یہی راے ہی -
مہراج - یہ جو حال آپ نے اِسکا اِسوقت دیکھا ہی وہی حال ہمارا اور آپ کا ہوتا - اِسی طرح مہراج بلی اور محمد عسکری اور چھٹن صاحب بھی سڑک پر ڈرمٹ چلاتے ہوتے -
چھٹن - بندے کو کیون سانتے ہو -
نواب - ہان اِنکا تو نام ہی نہ تھا -
رونق - کہتے ٹھیک ہین مہراج بلی -
بیرسٹر - ہمارے بہت خلاف یہ کارروائی ہوئی -
رونق - بیشک - اور جو کوئی واردات ہو جاتی -
ممن - ہان حضور صحیح ہی -
بیرسٹر - کتنی ٹیڑھی کھیر تھی -
نواب - اجی اب تو جو ہوا سو ہوا -
ممن - اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان چُگ گئین کھیت -
چھٹن - کِس عبرت کا مقام ہی اور عبرت کے ساتھ کتنی حسرت ہوتی ہی - توبہ توبہ غضب خدا کا اِس حالت مین بھی شاہد پرستی کا وہی حال ہی - نازو کو دیکھا اُسی پر لوٹ ہوگئے - اور پیغام یہ کہ قید سے رہا ہو لین تو تمھاری خدمت بجا لائین - اور پانون مین بیکڑی ہی مگر پیغام اور شاہد بازی سے باز نہین آتے اِس حرکت کو دیکھیے - اتنا بڑا مردود نالائق نابکار تو پیدا نہین ہوا ہی ایسے پر رحم کرنا سخت نادانی ہی -
مُنّی - اور حضور اور تو اور - وہ تو ————
(شرماکر مسکرا کے خاموش ہوگئی) -
نازو - بلاتا تھا کہ یہان آ کے بوسہ دو - وہ تو اپنے نزدیک مالک بن بیٹھنے کی نیت سے آیا تھا کہنے لگا مجھے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مین کسی پری کے پھندے مین پھنسا ہون - اور اُسنے مجھے قید کر لیا ہی - مین خواب دیکھتا ہون یا سچ مچ صحیح ہی - پھر مجھ سے پوچھا تم کون ہو نام کیا ہی اور تمھارے میان کہان رہتے ہین مین نے کہا ہمارا نام حسن آرا بیگم ہی اور ہم اب بیوہ ہوگئے ہین بس اِتنی شہ جو پائی تو ایکا ایکی بوسے کا سوال کیا - اب مین کیا جانتی تھی کہ کون نگوڑا ہی - سوچی کہ نواب کو یہ کیا سوجھی کہ موے قیدی کے سامنے ہمین بھیجا اور یہ نِندھوا بھی موا کیسا ڈھیٹ ہی کہ توبہ ہی بھلی - یہ ہمین کیا معلوم تھا کہ یہی موا نواب بشیر الدولہ ہی - اللہ اِس نگوڑے سے سمجھے -
قمرن بولی کہ نواب نے بڑی بیوقوفی کی کہ اِس موذی کو بُلوا کے کھانا کھلایا - اِسکو تو زہر دینا چاہیے ہی کہ کھاتے ہی اَنٹا غفیل ہو جائے - ایسی جگہ گردن مارے جہان پانی بھی نہ ملے -
رونق - چلو جو ہو چکا اُسکا اب کیا ذکر ہی -
ممن - یہ سب اعمال کا نتیجہ ہی -
رونق - میرے تو بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے -
مہراج - بھائی صاحب اُس سور نے یہ کوشش کی تھی کہ نواب محمد عسکری کو اِس حالت کو پہونچائے خدا نخواستہ جو اُسکی

حالت خود ہی - اور مجھے بھی وہ لپیٹ لیتا - مگر خدا کو بچانا
منظور تھا -
آغا (الماغوچی) آپکی نسبت تو اُنھون نے یہ فکر کی تھی
کہ ایک مصنوعی شوہر قائم کرکے مقدمہ دائر ہو جائے اور
آپ بھی بندھے بندھے پھرین - ایکدن مجھ سے بھی کہا تھا
کہ تم نازو کے شوہر بنجاؤ مین نے کہا حضور مجھ سے یہ نہو گا معاف
فرمایئے - بندہ اِن باتون سے بہت ہی ڈرتا ہی - مین ایک
یار باش آدمی - مرنجان مرنج - لڑنے بھڑنے سے مجھے کیا
سروکار ہی - عدالت کی کبھی صورت نہین دیکھی وکیل
کے نام سے منزلون بھاگتا ہون مارے سوالات جرح کے
ناکدم کر دیتے ہین -
نازو - اُسی موے بدذات کو یہان بُلایا -
بیرسٹر - اگر وہ یہان کوئی بے ضابطگی کرتا - مثلاً کسی کو
مارتا - یا کاٹ کھاتا یا کسی پر تپھر پھینکتا تو سب دھرے
جاتے - سپاہی اور ممن اور ہم سب - چاہے پیچھے کچھ نہوتا
مگر پہلے تو مصیبت پڑ جاتی - اِسکو تو یہ لوگ سمجھے نہین - رحم
اور ترس (اور یہ اور وہ کہ کہ کے اُسکو یہان بلا کے کھانا
کھلایا - اور اُس نابکار کو دیکھو کہ اِس تباہی مین بھی نازو سے
بوسے کے طالب ہوے - واہ -
نازو - اب کل پھر بلانا -
نواب - سچ ہی ہزار نعمت پائی -
ممن - ذرا جا کے دیکھون تو سپاہی سے کیا کہتا ہی اور میرا
کچھ شکریہ ادا کرتا ہی یا نہین -
ممن جو باغ کے پھاٹک کے باہر گئے تو دیکھا سڑک کے
کونے پر بشیر الدولہ کھڑے چلم پی رہے ہین - تنباکو
کا ہیکو بھسا کو تھا - ممن اُسوقت اپنے دل مین سوچنے لگا
کہ امدد رے انقلاب ! یہ وہی نواب بشیر الدولہ ہی جن کے
خدمتگار تک دو سیر امشکبو تنباکو پیتے تھے - گنگا جمنی حقے
اور فوق البھڑک بیش بہا دست انداز اور دستکی اور
سونے اور یشب اور چاندی کی مہنالین اور کجا چلم اور
ہتو - کیا مقام عبرت ہی - سپاہی سے اُنھون نے پوچھا
کہ اِن نواب سے کچھ تمکو ملتا بھی ہی اُسنے کہا ہان حضور ملتا
ہی - دو دو پیے روز سپاہیون کو دیتے ہین اور چار
روپیے روز داروغہ کو - اور وہ نہ بھی کچھ دیتے تو کیا تھا -
ہم بھی بھلے مانس کے لڑکے ہین - کچھ ایسے ویسے نہین
ہین - چھ روپیے روز کے روز نواب کے دوست ہمارے
داروغہ صاحب کے پاس پہونچا دیتے ہین - بس -
ہم لوگ چین کرتے ہین اور یہ بھی چین کرتے ہین -
اب کوئی چار بجے اِنکے واسطے مرغ کا پلاؤ اور کباب پک کے
آتے ہونگے - کسی درخت کی آڑ مین یہ بیٹھ کے چپکے سے
کھا لینگے اور پانی پی کے الگ ہو جائینگے اور خالی آپ ہی
نہین بلکہ روز دو تین قیدی اِنکی بدولت کھاتے پیتے ہین
اور دندناتے ہین ایک روز دس قیدیون کی دعوت
تھی - دسون نے اِنکی بدولت مزے مزے سے کھانا کھایا
اور کون کھانا ! وہ کھانا جو اُنکے باپ کو بھی کبھی نصیب نہوا
ہوگا - دور تلک اُسکی خوشبو آتی تھی - مارے مہک کے
مین کیا کہون - بس دو قیدی ایک طرف کھڑے کر دیے
ایک ایک طرف اور سڑک کی طرف ہم کھڑے رہے اور بس
اِس باغ کے اندر کھانا ہوا - تو اِس ترکیب کے ساتھ کہ
نواب صاحب کے یہان کے دو آدمی دسترخوان بچھا کے

کھا کے بیٹھے اور قیدیون نے ایک جانب اور نواب صاحب نے دوسری طرف کھانا شروع کیا - اگر کوئی آجاتا تو قیدی سب الگ ہو جاتے اور نواب صاحب کے اہلکار اپنے کھانے لگتے کوئی کانون کان بھی نہ سنتا - بس یہی ہوا - کھا کے مزے سے حقہ پیا گلوری کھائی اور دندنانے لگے -

ممن - تو یہ کہیے کہ جشن رہتے ہین -

س - حضور کی دعا سے -

ممن - پوچھتے تو نہین تھے کہ یہ باغ کسکا ہی -

س - جی ہان پوچھتے تھے -

م - پھر تمنے کیا کہا -

س - ہمنے کہدیا کہ ایک لالہ کا باغ ہی - پوچھا نام ہمنے کہا نام تو نہین معلوم کہ کون ہین مگر ہین لالہ ہی کوئی -

ممن اُس سپاہی سے یہ باتین کر ہی رہا تھا کہ بشیر الدولہ نے ایک باغبان سے جو شہر کی طرف سے آتا اور باغ کے اندر جانے کو تھا دریافت کیا کہ یہ کسکا باغ ہی - اُسکو یہان کی اس کارروائی کی کیا خبر تھی - اُسنے صاف صاف کہدیا کہ یہ باغ نواب صاحب کا ہی - نواب کا نام سُنکر کان کھڑے ہوے - پوچھا (کون نواب) اُسنے کہا (نام تو نہین یاد ہی مگر ابڑے نواب ہین) استنے مین ایک رہرو نے جو اُسی باغ کے قریب کے ایک پوروے کا رہنے والا تھا کہا (یہ باغ نواب عسکری بہادر کا ہی) - عسکری کا نام سُنتے ہی چہرے پر مُردنی چھا گئی - پھر کسی سے کچھ کہا نہ سُنا ایک قسم کا سنّاٹا سا ہو گیا - اور اُس رہرو کی طرف ایک دفعہ نظر ڈالکر منھ پھیر لیا - اور سپاہی کو بلا کر آہستہ آہستہ باتین کرنے لگا -

بشیر - (ب) - یہ باغ کسکا ہی - تم تو کہتے تھے کہ لالہ کا باغ ہی اور یہ لوگ کہتے ہین کہ نواب صاحب کا باغ ہی ذرا دریافت تو کرو -

سپاہی - (ایک بہشتی سے) کیون میان بہشتا - یہان اس جنگل مین کہان آنکلے -

بھشتا - اجی اِس پوروے مین تو ہم رہتے ہی ہینگے -

سپاہی - ہان ! بھلا یہ باغ جانتے ہو کسکا ہی -

بھشتا - یہ باگ ہی نواب عسکری کا - جانتے ہو عسکری نواب کو - وہ جو منہار والی کو بہاڑ پر بھگا لے گئے تھے اور وہان برس بھر رہے - اور اب وہان سے آکے اُسکے میان کو کھش (خوش) کر دیا اور اُس سے پھارگ کھتی لکھوا لی - اللہ اللہ کھیر سلّا - بڑے آدمی ہین بھائی بڑے لوگ ہین -

س - ارے ہان سمجھا - نواب محمد عسکری وہ جنپر منہار کے لونڈے نے مقدمہ دائر کیا تھا اور پھر کچھ ہوا ہوایا نہین -

بھشتا - اجی مار انواب بشیر الدولہ کو بڑا کر دیا - وہ ایسے ہین -

راوی - بشیر الدولہ کا لفظ سنکر سپاہی بھی ذرا جھکرایا اور سوچنے لگا کہ بشیر الدولہ تو یہی ہین اِسکو انکا نام بخوبی معلوم تھا اور یہ بھی جانتا تھا کہ منکوحہ عورت کے بھگا لیجانے سے سزا پائی ہی مگر یہ نہین معلوم تھا کہ محمد عسکری سے اور انسے عداوت ہی - بھشتا تو کہ سُنکے چلدیا مگر بشیر الدولہ کو سخت ملال ہوا کہ اول تو یہ بات ساری خدائی مین مشہور ہو گئی - دوسرے عسکری کے باغ مین جا کے کھانا کھایا - پہلے تو خوف ہوا کہ کہین زہر نہ ملا دیا ہو پھر سوچا کہ اُس اہلکار کا نام دریافت کرو جو ہمارے پاس پہلے پہل آیا تھا اور جو سپاہی تھے کہکے چلا گیا

تھا۔ ممن دو تاڑ مین کھڑے ہوئے یہ سب سُن اور دیکھ رہے تھے جب بشیر الدولہ نے سپاہی کو بلا کے کہا کہ یار ذرا اُس مصاحب کو تو ٹٹولو جو تمھارے پاس پہلے پہل آیا تھا تو ممن اور بھی آڑ مین ہو گیا۔

سپاہی۔ اب ہم اس باغ کے اندر نجائینگے۔

بشیر۔ پھر نام کیونکر دریافت ہو۔

س۔ کل پرسون اترسون کسی دن دریافت کر لیجیے گا ذرا ہاتھ پانون بچا کے چلنا چاہیے۔ حضور تو بڑے آدمی ہین مگر ہمارے نپھتر ہی بگڑ جائینگے۔

ب۔ اجی تم ہمکو ذرا قید سے چھوٹنے تو دو۔ مالا مال نکر دیا ہو تو سہی۔ تمکو نوکری کرنے کی پھر کیا حاجت رہیگی۔ کہو گے تو نقد ہی دیدونگا۔ کہو گے تو کسی مہاجن کے ہان جمع کرا دونگا۔ کہو تو بنک مین جمع ہو جائے اور اُسکا سود دکھا دو یا نوٹ لے دین۔ یا ماہواری کچھ مقرر کر دینگے۔

س۔ حضور اِس مصیبت سے نجات پائین بس اِس سے زیادہ ہمارے لیے اور نہ کوئی وظیفہ ہو سکتا ہے نہ کوئی تنخواہ۔ بس بہت بڑی خوشی یہی ہے۔ اِس سے زیادہ خوشی اور کیا ہو سکتی ہے۔

ب۔ تم شریف زادے ہو۔

س۔ حضور کو خدا اِس سے نجات دے بس۔

ب۔ بھلا دو باتین تو دریافت کر دو۔

۱۔ وہ مہری اب کسکے پاس ہے۔

۲۔ خاص سازش اِسمین کسکی تھی۔

س۔ اجی سرکار اب اِسکا ذکر نہ کیجیے۔ گذشتہ را صلوٰۃ آیندہ را احتیاط۔ شدنی امر تھا۔

ب۔ جو ہنے کیا وہ کون نہین کرتا۔ مگر خدا کی مرضی۔

س۔ حضور جتنے رئیس ہین سب کرتے ہین مگر بقول حضور کے خدا کی مرضی۔ مرضی مولی از ہمہ اولی ہے۔ ع۔

بے رضای تو یکے برگ نجنبد ز درخت

ممن یہ سب تقریر سُن رہا تھا۔ جب سپاہی سب قیدیونکو لیکر چلا تو ممن باغ مین آئے اور نواب محمد عسکری صاحب سے کچّا چٹھا آکے بیان کیا کہ ایک سقہ اُدھر سے جاتا تھا اُسنے یہ یہ کہا اور ایک مالی نے یہ کہا اور ایک راہرو نے یہ جواب دیا اور بشیر الدولہ اور سپاہی مین یہ یہ باتین ہوئین اور پلاؤ اور قورمہ اور باقرخانی اور زردہ روز گھر سے پک کے آتا ہے اور چھ روپیہ روز قید خانے مین صرف کرتا ہے دو روپیہ سپاہیون کے لیے اور چار روپیہ روز دارغہ کو دیتا ہے اِس طرح سے جیلخانے مین رہتا ہے اور سپاہی سے کہتا تھا کہ دو باتین تم دریافت کر دو۔ ایک یہ کہ وہ مہری اب کسکے پاس ہے۔ اور دوسرے ہمارے اِس معاملے مین کِس کِس کی سازش تھی۔ مگر اُس سپاہی نے ٹال دیا اور کہا کہ اب اِسکا ذکر نہ کیجیے۔ اِسپر خاک ڈالیے خدا حضور کو اِس مصیبت سے نجات دے بس ہم تو یہی دعا مانگتے ہین۔ اِسپر خاموش ہو رہا۔

نواب۔ تو ابھی تک اُسکی ٹوہ ہے۔

ممن۔ جی ہان ضرور ٹوہ ہے۔

رونق۔ تو اُسکو یہ معلوم ہو گیا کہ اِس باغ کے مالک نواب محمد عسکری اُسکے دوست ہین۔

ممن۔ صاف صاف سُنا۔

معراج۔ وہ ابھی ہتکھنڈون سے باز نہ آئیگا۔

ممن۔ اجی اپنی ایسی تیسی ہتکھنڈے کریگا۔

چھٹن ۔ اب وہ سیدھا کلکتے بھاگیگا ۔
نازو ۔ جہنم مین جاے مونڈی کاٹا ۔
چھٹن ۔ اب اِس سے بڑھکے جہنم اور دوزخ اور کیا ہوگا دنیا مین اِس سے بڑھکے سزاے افعال و اعمال کیا پاتا مگر اِس اتفاق کو دیکھیے کہ اِسی باغ کیطرف اُسکو بھی سڑک کوٹنے آنا تھا اور کہین نہین ٹھکانا تھا ۔ کانے چور کنوڑے بھینٹ ۔ یہ تو ظلم پالتا تھا ؎

ہوش جس روز سے سنبھالا ہی
پیر گردون نے ظلم پالا ہی

ہو بُرا چرخ ستمگر تیرا
ظلم سے ظلم کیے ہین تونے

ایک ظلم تھوڑا ہی کیا ۔ ظلم پر ظلم توڑے ہین ۔ صدہا آدمیون کی آہ بد کا یہ نتیجہ ہی ۔ جبھی تو اِن دہاڑون پہونچا ایسے پر رحم واقعی غلط تھا مگر ہم لوگون سے رہا نہین جاتا
نواب ۔ ہم کیون بدی کرین جو جیسا کریگا وہ خود پائیگا ۔ مگر اِسوقت اِسکے دل مین مُردڑا پھرتا ہوگا کہ نواب محمد عسکری کے باغ مین کیون جاکے نمک کھایا ۔ اور عجب نہین کہ یہ بھی وہ سمجھ جاے کہ نواب عسکری کہین نہ کہین سے مجھے ضرور دیکھتے ہونگے ۔ اور اِس حالت مین دیکھکر خوش ہوے ہونگے ۔
مسخرہ ۔ اور یہان یہ کیفیت تھی کہ ہر فرد بشر اُسکی حالت پر افسوس کرتا تھا ؎

آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است
با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

اِس شعر حافظ شیراز کی حضور نے پوری پوری تعمیل کی ہی واللہ ہی اتنے بڑے دشمن کے ساتھ اِس درجہ دوستی کا اظہار یہ بڑے رحمدل آدمیون اور خدا کے مقبول بندون کا کام ہی ؎

انسان وہی مقبول خدا ہوتا ہی
جو مسلکِ خیر مین فنا ہوتا ہی
قسام ازل کا اک اشارہ بس ہی
دم بھر مین شہنشاہ گدا ہوتا ہی

مقبول بندگان خدا کی یہی تعریف ہی ۔
ممن ۔ اِسمین شک نہین کہ حضور نے اِس وقت بڑا کارنمایان کیا ۔ ورنہ یہ کون بشیر الدولہ ہی وہی جس کے سبب سے نینی تال پر کھلبلی مچگئی تھی اور کس مصیبت سے بھاگے تھے کہ الاہان ۔ توبہ توبہ تار پر تار چلے آتے تھے کوئی دو برس کی قید کا جرم بتاتا تھا ۔ کوئی چھ مہینے کی میعاد کہتا تھا ۔ قمرن جان بیچاری کیسی نصیب دشمنان علیل ہوگئی تھین کیا بُری حالت تھی ۔ معاذ اللہ ! ریل پر کس مصیبت سے آئے تھے ۔ راستے مین قدم قدم پر خوف کاٹھ کے گودام مین چور سے بدتر بنے ہوے تھے بارے خدا خدا کر کے یہان داخل ہوے تو یہان بھی چین نہ لینے دیا یہان اور بھی گل کھلایا ۔ وہان پولیس والے تحقیقات کے لیے آئے ۔ بدنامی الگ اور سوہان روح الگ ۔ یہان جھوٹے گواہ بنائے اور آسمان سر پر اُٹھا لیا سنتے سنتے کلیجا پک گیا ۔ شدہ شدہ کپتان صاحب تک نوبت آئی مگر خدا کو کچھ اچھا ہی کرنا منظور تھا کہ بخیر گذشت نہ وہ کشمیری صلاح دیتا اور نہ یہ سب ہوتا ۔ اور اِس مین انسپکٹر کی بھی بڑی مدد تھی ۔ ایسے شخص اور اتنے بڑے دشمن کو جو جان کا بھی دشمن تھا وقت مصیبت مدد دینا

اور اُسپر رحم کرنا ہر ایک کا کام نہین ہو۔

نازو۔ کس کس مسہری پر یہ سوتا ہوگا اور کہان کہان آرام کے ساتھ رہتا سہتا ہوگا اور کیا کیا کھاتا ہوگا۔ سونے کے لقمے کھاتا ہوگا مگر اب کیا جانے کیا ملتا ہوگا۔

ممن۔ اب بھی پلاؤ کھاتا ہو مگر جیلخانے مین وہی موٹی روٹی اور اُبالی دال یا پانی پر ترکاری نمک ڈال کے۔ اور پہننے کو کمل اور کملی۔

نازو۔ شال دوشالے اوڑھتا ہوگا۔

قمرن۔ نواب ہی ہو۔ شال دوشالے کون بات ہو۔

مسخرہ۔ آغا الماغوجی کو سلام کو جانا چاہیے تھا۔

آغا۔ ارے یار عزیز کس مُنہ سے مین جاتا بھلا۔ اور کس مُنہ سے چار آنکھین کرتا۔ میری تو روح پر اُس وقت صدمہ ہوا۔ وہ کیسے ہی بُرے سہی۔ مگر نمک کھایا ہو۔ اُنکے اعمال ایسے نہوتے تو یہ بات کاہیکو ہوتی۔ اور سمجھایا کرتا تھا۔ نہ مانا۔ ایکدن بڑے غرور کے ساتھ کہا کہ ہمارا کوئی کیا کرسکتا ہو۔ ہمین کون نیچا دکھانے والا ہو۔ کسی کی کیا مجال ہو۔ اُس مہری تک نے خدا کی قسم کہا کہ نواب بُرا بول نہ بولا کر۔ مگر اُنکو تو جری ہوئی تھی کہ ہمچو من دیگرے نیست۔ بزور زر ہم سب کو نیچا دکھائینگے۔ دس کی جگہ ہم سو خرچینگے اور پولیس کے لوگ ہمارے غلامان غلام ہین۔ وہان تو یہ خبط تھا۔ بڑے بول کا سر نیچا۔ وہ بڑے بول کا سر نیچا ہوا آخر۔ اور ایسا نیچا دیکھا کہ تمام عمر یاد کرینگے۔ ذرا سلامت روی سے چلتے تو یہ روز بد کاہیکو دیکھتے۔ نواب محمد عسکری کو پھانس لو۔ منشی مہراج بلی کو جیلخانے بھجواؤ۔ اُن کے رفیقون اور مصاحبون کو قید کرادو۔ وہان تو بس یہ خیال تھا۔ پھر یہ خیال تو بھلے مانسون کا نہین ہو۔ انسپکٹر سے وہ دانت کاٹی روٹی کہ معلوم ہوتا تھا کہ یک جان و دو قالب ہین ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازین من دیگرم تو دیگرے

یہ معاملہ تھا۔ مگر بس وہ طوطی چشمی کہ معاذ اللہ کا مقام ہو۔

اُن تلون تیل ہی نہ تھا گویا
آپ سے میل ہی نہ تھا گویا

اُسدن بھی مین نے سمجھایا کہ نواب صاحب یہ آپ کیا کرتے ہین اِسکو آپ نے اتنا مُنہ لگایا اور اب اِسطرح اُس سے پیش آتے ہین۔ مگر وہ سنتے کسکی تھے۔ بس وہ آگ ہوگیا کہ تمھارے ہی واسطے تو مین یہ پاپڑ بیلتا تھا اسی علت مین نکالا گیا۔ مردود ہوا۔ اور تمھین مجھ سے اِسقدر خلاف ہو۔ اِدھر آپ لوگون نے کوشش کی بس تسمہ تک نہ باقی رہا۔ مروت تو نواب بشیر الدولہ کے مزاج مین چھو ہی نہین گئی ہو مروت کے پیچھے تو سونٹا لیکے دوڑتے ہین کہ خبردار ادھر نہ آنا۔

رونق۔ بد مزاج بے مروت اور چال چلن کا یہ حال پھر بھلا کیونکر بچ سکتا۔

آغا۔ ایک دن انسپکٹر بھی بیٹھے تھے اور مین بھی تھا تو کندن کو بلوایا اور بڑے شوق سے بلوایا۔

مہراج۔ کندن کون! قطع کلام تو ہوتا ہو آپ کا۔ یہ کون مسماۃ ہین۔

آغا۔ جی یہ ایک کٹڑن کی چھوکری ہو اور نواب صاحب مطبوعہ۔ میان کدر ا اور للتو اہی اِسکو لائے تھے

ٹھگین سی عورت ہی۔

نواب - قمرن جانتی ہونگی - کیون جی قمرن جان - یہ کندن کون ہی۔

قمرن - ہوگی مونڈی کاٹی کوئی - مین کیا جانون کندن بندن کو - کٹرنون کٹریون کو مین کیا جانون - وہ موا کیا میرے ساتھ ساتھ رہتا تھا -

نواب - ہان جناب پھر کیا ہوا - بی کندن تشریف لائین -

آغا - جی ہان - اُسکے ساتھ اُسکی بھاوج بھی تھی - بی ممن اور دو ایک اور بلوائین - روز دس پانچ سات آٹھ آتی تھین عمدہ سے عمدہ کھانا اور اچھے سے اچھا کپڑا اور برف اور انار اور کشمش پستہ اور سیب اور بہی اور انگور اور فصل کے کل میوے اور طرح طرح کی مٹھائیان موجود رہتی تھین وہ ڈال کی ٹوٹی مربھکی عورتین بھلا اِس قسم کا کھانا کہان سے لاتین - دن رات لگی رہتی تھین - اور باتی بھی تھین - روپیہ بھی ملتا تھا بس پھر بھلا ایسے کو کیونکر چھوڑتین - ممن کندن مہری اور جمالن اور مہادئی اور جنکو ہندنی اور مسلمانی اور ہر قسم کی عورتین سارے زمانے کی چھنٹی ہوئی موجود رہتی تھین -

اِس گفتگو مین ایک آدمی نے آکے کہا کہ حضور خواجہ صاحب آئے ہین وہ جو نواب گنج مین رہتے ہین نازو اور قمرن ہٹ گئین اور خواجہ صاحب تشریف لائے علیک سلیک کے بعد خواجہ صاحب نے کہا (مزاج شریف) فرمایا (الحمد للہ عرصے کے بعد ملاقات ہوئی) پوچھا (یہ بشیر الدولہ کی نسبت کیا سنا - کیا سزا ہو گئی ؟)

نواب - کار بد کا نتیجہ ہمیشہ کار بد ہی -

خواجہ - کیا واقعی سزا ہو گئی - افسوس کا مقام ہی - یہ آخر ہوا کیا - کِسکو بھگا لے گئے تھے -

ن - اُنکی حرکتین ہی ایسی ہین - ایک پاجی پنسا ہو دو باتین ہون تین باتین ہون جب یہ کیفیت ہو کہ کسی کی بہو بیٹی پر بس نہین - کیسے باشد تو کب تک بچے رہتے بکرے کی مان کب تک خیر منائیگی - ایک دن ہین کی گردن پر چھری پھیر ہی ہی جائیگی -

خ - یار تم تو دفتر ابو الفضل لکھنے لگے کہ ایک صفحے مین تمہید ہی تو دس صفحون کے بعد کہین جا کے خبر نکلی - صاف صاف کہو بھائی -

ن - صاف صاف اور گول گول اِسمین کیا ہی - برسون گھر گرہستون کی عزت آبرو دیا کیے آخرکار دھر لیے گئے ایک مہری اور ایک کٹرن سے آپ کی ملاقات تھی - اسی مین گرفتار ہوے -

خ - کے برس کی قید ہوئی ؟

ن - ایک برس کی اور جرمانہ ہوا -

خ - اور اپیل کا نتیجہ کیا ہوا -

ن - ڈسمس -

خ - کیا رنج ہوا ہی واللہ - کتنا معقول آدمی ہی - اور یار باش - مگر اتفاق -

ممن - جناب یہ ہتکھنڈے تو اُنکے عرصہ دراز سے تھے مگر روپیے کے زور سے بچتے گئے - ابکی دھر لیے گئے -

خ - اور وہ عورت کون تھی -

ممن - ایک مہری - مچھلی والی - کوئی تیئیس چوبیس برس کا سن - اور ایک مہترانی جو کسی صاحب کی آیا تھی -

خ - لاحول ولا قوۃ!

اختر - حضرت بڑا بد اعمال آدمی تھا اور واللہ اس سے بھی زیادہ سزا کا مستحق تھا -

خ - مگر آپ کو اپنی زبان سے یہ فضول تقریر نکرنی چاہیے کسی کی مصیبت پر خوشی نکرنی چاہیے -

ای دوست بر جنازۂ دشمن چو بگذری
شادی مکن کہ بر تو ہمین ماجرا رود

اختر - اسکا حال تو خدا ہی جانتا ہی کیونکہ وہی عالم الغیب ہی - مگر جو جیسا ہوگا اُسکو لوگ ویسا کہینگے -

ممن - پھول کو سب پھول کہینگے - کانٹے کو کوئی پھول نہ کہیگا -

خ - یہ فرمایئے کہ بشیر الدولہ ہی بیچارے کے ایسے کرم تھے کیہ ان افعال کے آپ لوگ نہین مرتکب ہوتے -

چھلنی کیا کہے سوپ کو کہ جسمین نو سو چھید -

ممن - اب کچھ اور گفتگو کیجیے -

مسخرہ - یہ خواجہ صاحب بھی مجھے چور کے ساتھی گٹھ کٹے معلوم ہوتے ہین - اگر آپ کو بڑی ہمدردی تھی تو آپ نے اپنے ہی اوپر اوڑھ لیا ہوتا -

خ - مین اپنے اوپر کیا اوڑھ لیتا -

مسخرہ - کہ دیتے کہ مہری میرے پاس ہی نوابصاحب سے کوئی بحث نہین - بس - وہ بیچارے بچ جاتے -

ممن - اجی سنا کیجیے - گاڑھے وقت آڑے آنا دل لگی نہین ہی اور یون خالی خولی باتین بنانے والے تو بہت ملجائینگے -

اختر - کہنے اور کرنے مین بڑا فرق ہی -

خ - جرمانہ تو دیدیا گیا ہوگا -

اختر - جی ہان - اُسی دم -

مسخرہ - نہین صاحب - کیسا جرمانہ - اُسکے پلے کیا تھا اب آپ جرمانے ہی سے امداد کیجیے -

خ - میرا بس اگر چلے تو سر منڈوا کر گدھے پر سوار کراکے شہر مین ہنڈواؤن -

ن - کیا! یہ کسکو -

خ - اُسی بشیر الدولہ کو - میرا رونگٹا رونگٹا بد دعا دیتا ہی اُس نابکار لعین کو -

ن - مین سمجھا تھا کہ آپ اُسکے بڑے ہمدرد نکلے -

خ - موئے پر سو دُرے - مجھے کوئی چلکے ذرا اُسکو کملی پہنے ہوے دکھا دے تو گویا کرورون روپیہ مجھے ملگیا -

ن - یہ کون بڑی بات ہی - اگر آپ تھوڑی دیر پیشتر آئے ہوتے تو ہم دکھا دیتے -

خ - واللہ! کیا اسطرف سے نکلا تھا -

ن - اسی سڑک پر اور قیدیون کے ساتھ آیا تھا اور دو برقنداز جیلخانے کے ہمراہ تھے -

خ - آپ لوگون سے چار آنکھین ہوئین -

ن - نہین صاحب - آغا محمد اطہر صاحب اور چھٹن صاحب اور میان ممن نے البتہ دیکھا تھا مگر مین نہ دیکھ سکا -

ممن - اور اسمین دیکھنا ہی کیا ہی -

خ - ضرور دیکھنا ہی - میرا رونگٹا رونگٹا اُسکو بد دعا دیتا ہی اور یہ میری ہی بد دعا کا اثر ہی - ہائے مجھے کوئی دکھا دیتا -

ممن - اگر آپ کو ایسا ہی خیال اور فکر ہی تو کیا مضائقہ ہی کل سہی پرسون سہی - یہ کون بڑی بات ہی - ابھی تو ادھر سے

جاتا تھا - اگر دو گھڑی پہلے آپ آئے ہوتے تو دیکھ لیتے خدا نے چاہا تو کل سہی -

خ - یا خدا مجھے ایک دفعہ اس حالت مین اُسکی صورت دکھا دے کہ یا تو وہ چکی پیستا ہو - یا کملی پہنے ہوے درمٹ ہاتھ مین ہو - رام بھج -

م - آپ بھی بہت جلے ہوے ہین -

خ - کچھ پوچھیے نہین -

م - آخر اسکا سبب کیا -

خ - کچھ نپوچھیے -

ن - سبب دریافت کرنے والے آپ کون -

خ - گولی مار دے ملعون کو -

ن - ہے تو اسی قابل واللہ مگر نیکی نیک را و بدی بدرا کردکہ نیافت -

ممن - رقت ہوتی تھی کہ اتنا بڑا امیر اور اتنا بڑا دولتمند آدمی اور یہ حال - ہی ہی س

ہوا چتر ہما عنقا سے بھی معدوم اِنؔ وزدن پڑے ہین دھوپ مین محتاج سایہ ظل سبحانی

خواجہ - دنیا تغیر کا نام ہے مگر یہ دیکھنا چاہیے کہ اِس تغیر کے اسباب کیا ہین -

مہراج - بشیر الدولہ کی حالت مین جو تغیر واقع ہوا اُسکا سبب ظاہر ہے -

خواجہ - اِنکا پاجی پنا - بیٹھے تو ہین یہ میان الماغوچی اِنسے پوچھ لیجیے - اور یہ بیچارہ ہمیشہ ٹوکتا رہتا تھا کہ نواب بہت نہ بڑھ جاؤ مگر سنتا کون ہے - نواب تو ہوا کے گھوڑون پر سوار تھے -

آغا - خواجہ صاحب سب جانتے ہین مگر اِنکے ساتھ بھی وہ بدی کی ہے کہ واللہ کوئی شریف ایسا نہ کرتا مگر کیے کی سزا پا گئے -

خ - ابھی کہان - ابھی دیکھتے تو جاؤ -

ن - اب اِس سے زیادہ اور کیا ہوگا -

خ - اجی جیلخانے ہی مین مرے تو سہی -

رونق - ہونا ایسا ہی ہے -

خ - اچھا بندہ رخصت ہوتا ہے - کل انشاء اللہ بارہ بجے سے آکے ڈٹونگا -

ن - تو پھر ماحضر بھی یہان ہی تنلول فرمائیے گا - کوئی دس بجے آجائیے -

خ - تسلیم ضرور حاضر ہونگا -

ن - مگر بندہ میز پر کھانا کھاتا ہے - آپکو اِسمین کوئی عذر تو نہوگا - یہ فرما دیجیے -

خ - تم تو بھائی انگریزی خوان بھی نہین ہو - مگر خیر - میز ہی پر سہی -

خواجہ صاحب رخصت ہوے تو ناز و ادا اور قمرن پھر آکے بیٹھین کہ ویسے ہی کسی نے آکے کہا کہ حضور شہر سے دو چار صاحب آئے ہین - نواب صاحب نے آدمی کو ڈانٹ بتائی کہ یہان ہم اسلیے نہین آکے رہے ہین کہ سب سے ملاقات کرتے رہین - جو آئے فوراً کہدو کہ گھر پر جائے - کوٹھی پر جائے - یہان بیرسٹر صاحب اُنکے دوست آکے رہے ہین - یہ کون لوگ ہین جو آئے ہین - مہراجبلی نے کہا (جوہری لوگ ہین) نواب صاحب باہر برآمدے مین نکل کے گئے وہان اِن جوہریون سے ملے اِنسے بھی

نواب بشیر الدولہ کی نسبت گفتگو رہی اور اِن سب نے متفق الراے ہو کر کہا کہ واقعی بڑا موذی اور بدذات آدمی ہی جسکے کاٹے کا منتر ہی نہین - مگر آپ نے خوب سیدھا بنایا - اُنھون نے کہا بھئی مجھ سے کیا واسطہ مین نے تو صرف اُسکی چوٹ بچائی تھی بس - اپنی طرف سے کوئی وار نہین کیا - اُسکا وار روکا - اور اپنا وار نہین کیا اِس شخص نے خواہ مخواہ مجھے پھنسوانا چاہا تھا -

جوہریون نے جواب دیا کہ جیسی بدی اُسنے کی تھی ویسی ہی سزا بھی پائی - آپ نے اُس کے ساتھ کچھ نہین بدی کی مگر نا راین نے اُسکو سزا دی اور وہ اسی قابل تھا کسی نے اُسکی کوئی حرکت ناشایستہ بیان کی اور کسی نے کوئی - سب نے بُرائی کی اور سب متفق الراے تھے کہ بڑا بدکار اور آوارہ آدمی ہی -

جب جوہری رخصت ہوے اور نواب صاحب پھر اپنی جگہ پر واپس آئے تو بیرسٹر صاحب نے آغا الماغوچی سے گفتگو شروع کی -

بیرسٹر - ہان صاحب یہ ان خواجہ صاحب کی کیا تاریخ اور روایت ہی - کیا یہ بھی مظلوم ہین -

آغا - حضور ایک اِنپر کیا فرض ہی - صدہا آدمی مظلوم ہین ایک دو نہین - اِنکی روایت بیان کر دون تو ہنستے ہنستے پیٹ مین بل پڑ پڑ جائین -

بیرسٹر - ہان مین سمجھ گیا تھا کہ یہ بھی تیر ظلم کے صید ہین - وہ تو اُنکی گفتگو سے ثابت ہوتا تھا - مگر اُنکے سامنے زیادہ اصرار کرنا خلاف تہذیب سمجھا - لہذا خاموش ہو رہا آپ نے اور زیادہ اشتیاق دلایا -

آغا - واللہ ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ جائیے گا عجیب قطع کا آدمی ہی -

بیرسٹر - تو حضرت کچھ فرمائیے گا بھی یا اشتیاق ہی دلاتے جائیے گا -

آغا - خواجہ صاحب ایک رئیس کے لڑکے ہین - انکے باپ ایک سال تک چکلہ دار ہو گئے تھے - اب اِنکا زمانہ بکام نہین ہی - مگر کھانے بھر کو ہی - کوئی ستراسی روپیہ ماہواری زمینداری مین پیدا کرتے ہین اور سیر وغیرہ ہین اور لکھنؤ مین دکانین ہین اُنکی آمدنی بھی چالیس پینتالیس روپیے ماہواری سے زیادہ ہی - تو کوئی سوا سو کے قریب یہ ہوا اور ایک بہت بڑا مکان اِنکا سعادت گنج مین ہی لاگت تو اُس مین بہت آئی ہی مگر اب بھی بکے تو کم سے کم پانچ چھ ہزار کو بکے - اور ڈھائی ہزار کے نوٹ ہین - اپنے دال روٹی سے خوش ہین اور آدمی چال کے ہین - ہمارے نواب صاحب کے پاس بہت آتے جاتے تھے - اِنکی ایک لڑکی بھی ہی - نواب صاحب نے کہین اتفاق سے دیکھ لی - عقد کا پیغام کیا اِنھون نے منظور کر لیا کہ دولتمند آدمی ہی امیر ہی - آمدنی بہت اچھی ہی اور نواب زادہ ہی - برات کے دن وہ جوتا چلا کہ توبہ -

نواب - یہ کاہے سے -

بیرسٹر - یہ جوتا کیون چلا -

آغا (الماغوچی) اپنے عوض آپ نے اپنے خدمتگار کو نوشہ بنا کر بھیجدیا - برات پہونچتے ہی لوگون نے پہچانا کہ بشیر الدولہ نہین - یہ تو کوئی اور ہی ہین - اور شادی کا سامان اپنے علاقے پر کیا تھا - وہان سب

گنوار کے لٹھ - میان نوشہ صاحب سے دریافت کیا گیا جو لوگ ہمراہ آئے تھے اُنسے سخت کلامی ہوئی - گنوارون نے منصوبہ کیا کہ اِنکو خوب تنبیہ ہو - آخر کار نوشہ صاحب نے جوتے کے خوف سے قبول دیا کہ ہمارے میان نے ہمکو دولھا بناکر بھیجا تھا کہ جب نکاح ہوجائیگا تو وہ لوگ پھر کیا کر سکینگے - اور مجھ سے یہ وعدہ تھا کہ تو بیاہ سے کے لا ہم ایک ہزار روپیہ دینگے اور ایک سال کے بعد وہ تیری ہوجائیگی - پھر تو اُنپر اور براتیون پر خوب جوتے برسے اور لوگون نے فکر کی کہ اِنکو تھانے پر گرفتار کرادوین یا مقدمہ دائر کرین مگر صلح جو آدمیون نے سمجھا بجھا کے رفع دفع کردیا لیکن دولھا خوب ہی پٹا اور براتی کے ساتھ جو لوگ آئے تھے اُنکا بھی مارتے مارتے بھُرکس نکالا -

بیرسٹر - (قہقہہ لگاکر) لاحول ولاقوۃ - !

نازو - (ہنستے ہنستے لوٹ لوٹ گئی) بس اب حد ہوگئی کچھ ٹھکانا ہی -

قمرن - (لوٹن کبوتری بنی ہوئی) ایسے کی صورت نہ دیکھے ایک بیچاری گنواری کو کہین کا نہ رکھا تھا -

مسخرہ - بابا یان قدم سے بشیر الدولہ بہادر کا - جب ہی خواجہ صاحب بگڑے ہوے تھے -

مہراج - پہلے اُنھون نے ہم لوگون کو ٹٹولا تھا کہ دیکھو ان سب کی کیا راے ہی - دیکھا تو سب کو بشیر الدولہ سے نفرت پایا - بس خود ہی اُگل پڑے - کتنا پاجی آدمی ہی پاجی: کی بھی کچھ انتہا ہی - معاذ اللہ !!!

خدمتگار کو نوشہ بناکے بھیجا - آنکھون مین خاک جھونکنا اسی کو کہتے ہین -

رونق - واللہ عجب روایت سُنی - خواجہ صاحب نے اچھے گھر بیعانہ دیا تھا - سمجھے کہ صاحبزادی لکھو کھا روپے کی جائداد پر قابض ہوگی - دیکھا تو نوشہ کی کایا پلٹ - خدمتگار - کجا - بشیر الدولہ کجا -

نواب - مگر خوب ہی ہے بھاؤ کی پڑی ہوگی واللہ - میان نوشہ صاحب کی کھوپڑی ہی جانتی ہوگی ہزار روپے گئے بنا بنایا گھر بٹ گیا اور جوتے گھاتے مین کھانے اچھے پھنسے جُدا -

(اتنے مین خاص بردار نے آکے دریافت کیا (خداوند اِسوقت کیا حکم ہوتا ہی)-

نازو - آج ہم اِسوقت ہلکی غذا کھائینگے -

بیرسٹر - ہم بھی -

قمرن - تہیرین پکواؤ -

نازو - اور ارہر کی بھُنی ہوئی کھچڑی -

نواب - سبحان اللہ کیا ہلکی غذا بتائی ہی - اجی ہم سادے چاول پکاؤ اور نان پاؤ ہو اور مکھن اور قورمہ - پاچاہے گوشت مین گو بھی پکاؤ - بس - پلاؤ ولاؤ اسوقت نہ ہو

مہراج - بار آلو کا بھُرتا بنواؤ -

نازو - اور ترکیب ہمسے سُنو - پہاڑی آلو سے کے بھوبل نو اور بھون کے پسوا ڈالو - اور پودینا اور نمک اور مرچ اور پیاز ڈال کے تل لو دیکھو تو کیسے بنتے ہین -

ادبار ! ادبار ! ادبار !!!

قمرن یعنی بی قمرن النسا بیگم نے ایک روز اپنی پُرانی صندوقچی کو جو کھولا تو تین عطر کی شیشیان اُسمین پائین - عطر سونگھا تو چکنا ہوا - مہری کو تینون شیشیان دیدین مگر تاکید کردی

کہ خبردار یہ عطر نہ ملنا - اپنی کسی گوئیان یا بہن کو دیدینا میرے سامنے یہ عطر ملکے نہ آنا - بہت دنونسے یہ صندوقچی کھولی نہ تھی اِس سے چلکٹ گیا - اتفاق سے اُس صندوق میز کوئی ایسی شی دیکھی کہ دس منٹ تک قمر النسا ٹکٹکی باندھے اُسی کو دیکھا کین اور تھوڑی دیر بعد صندوقچی کو بند کرکے ٹھنڈی سانسین بھرنے لگین - مہری کی سمجھ مین نہ آیا کہ یہ کیا بات ہی - اِسمین کون سی ایسی شی دیکھی جس سے آہ سرد بھرنے لگین -

جب غور کرکے دیکھا کہ قمر النسا بیگم کی حالت اچھی نہین ہی تو تاڑ گئی کہ کوئی یاد آیا ہی اور اتفاق سے اُسوقت اِنکو ہچکیان بھی آنے لگین -

مہری - حضور کو کوئی اِس وخت یاد کر رہا ہی -

ق - (آہ سرد بھرکر) کیا جانے -

م - مگر سرکار دل کو دل سے راہ ہی -

ق - کیا بکتی ہی خرافات -

م - بکتی تو نہین ہون - کہتی تو ٹہیک ہی ہون -

ق - اچھا پھر اِس کہنے اور پوچھنے سے کیا فائدہ -

م - لونڈی سُن لے تو عرض کرے -

ق - ہم بیکار بات کہکے ضائع نہین کرنا چاہتے - ہان جو وعدہ کرو تو کہین - مگر تو بھلا کیا جانتی ہوگی -

مہری میرے دل پر اِسوقت کیا جانے کیا گذرتی ہی مین جانتی ہون یا میرا دل -

مہری - حضور پھر کوئی کسو کے دل مین تو بیٹھا نہین ہی اسیلے دل کا حال اللہ کے سوا اور کون جانے اِتنی ہی بات تو سوا اللہ پاک کے اور کوئی جان نہین سکتا بس یہی تو اِسنے اپنے ہاتھ مین رکھا ہی - اور اک موت یہی دو باتین بندہ نہین جانتا اور تو آسمان پر تھگلی لگاتا ہی جو کچھ حال سنون تو شاید ہی کہ کچھ کر سکون -

ق - مین تو سب صاف صاف کہدون مگر اعتبار نہین کیونکہ جو کہین ادھر کی بات اُدھر ہوئی تو بس مین عمر بھر کے لیے گئی گذری - پھر کہین میرا ٹھکانا نہین ہی اِس سے نہ کہنا اور دل ہی دل مین گھٹنا اچھا اور کھلے اپنے پانون مین کلہاڑی مارنا اِس سے اپنا نقصان ہی نقصان ہی - اور سراسر ضرر - تو ایسا کام کاہیکو کوئی کرے

مہری - اے تو حضور یہ حضور کو کہان سے لے معلوم ہو گیا کہ بات اِدھر کی اُدھر ہوگی - جو ذرا کوئی بات بھی اِدھر کی اُدھر ہو تو زبان پکڑکے دست پناہ سے نکال لیجیے ایسی بات ہی بھلا - ہم آپ ہی امیرون رئیسون مین رہے ہین ایسی بات ہی بھلا کہ اِدھر کی بات اُدھر ہونے پائے -

ق - مہری ہمنے اِسوقت کیا جانے کیا دیکھ لیا کہ بس سن سے رہگئے - کلیجا پکڑکے رہگئے - دل اب قابو مین نہین ہی اور نہ کچھ کرتے دھرتے بن پڑتی ہی - قہر درویش بر جان درویش -

م - لگی بُری ہوتی ہی ع -

	تار جاتے ہین تاڑنے والے	

اب حضور کا چھپانا بیکار ہی -

ق - سمجھ بوجھ کے چلنا چاہیے - جلدی کیا ہی ٹھنڈی کرکے کھانا اچھا - بہت گرما گرم کھائی اور منھ جل گیا زبان مین چھالے پڑ گئے تو کیا - اِس سے آدمی پہلے ہی کیون نہ سمجھ لے -

مہری اور قمر النسا بیگم مین ٹری دیر تک اِسی قسم کی گفتگو رہی - نہ بیگم صاحب نے چھانہ دی کہ انکے دل کی بیقراری کا کیا سبب تھا اور نہ مہری صاف صاف سمجھ سکی مگر اِسقدر ضرور تاڑ گئی کہ اِنسے کسی سے پہلے رسم تھا اُسنے اپنی کوئی نشانی دی تھی - صندوقچی مین وہ اِسوقت اِنھون نے دیکھ لی تو طبیعت قابو سے جاتی رہی اور اُسکی یاد نے اِنکو بیقرار کردیا ہو اور یہ ٹھنڈی سانسین بھرتی ہین -

مہری ٹری کلان کار عورت تھی اور اِس فن مین اُستاد سوچی کہ اچھا شکار ہاتھ آیا - مگر کھود کھود کے پوچھنا خلاف مصلحت سمجھی لہذا اُسوقت بات ٹال دی کہ اتنے مین قمرن کی گوئیان بی منی صاحب آئین - منی اور قمرن مین پہلے اِدھر اُدھر کی باتین ہونے لگین - قمرن نے کہا کہ محلے کے دیکھنے کا ہمکو بہت جی چاہتا ہو امی جان چوتھے پانچوین آجاتی ہین مگر اور اپنی گوئیون کو نہین دیکھ سکتے ترستے ہین - تو اب کہین جانے دین نہ آنے دین - اب اُنکی مرضی کے بغیر بھلا کیونکر ہم جا سکتے ہین - اِنکا حکم ہی نہین ہی - اور سب باتون مین تو ہم اُنکا کہنا مانتے ہین مگر اِسمین کیونکر اُنکے خلاف کر سکتے ہین -

منی نے کہا - اری بہن اللہ نے جو تم کو دیا ہو وہ اللہ سب کو دے سب سے زیادہ تو انسان کے لیے چار پیسے ہین بس - جسکے پاس چار پیسے ہین اُسکو سمجھنا چاہیے کہ مین طالع سکندر رہون اور محلے والی شہدیون سے نہ ملین تو کیا اور ملین تو کیا -

قمرن بولی - ہان بہن یہ ٹھیک کہتی ہو - رہا جو کھائیگا اچھا - پہنیگا اچھا - اوڑھیگا اچھا - وہ یہ بھی تو چاہیگا کہ کوئی دیکھے - جب سے ہمکو اِنھون نے اِس چار دیواری مین بند کر دیا ہو نہ تو اچھا کھانا اچھا لگتا ہی - نہ اچھا پہننا نہ اچھا پہننا اچھا لگتا ہو - نہ اچھا بچھونا - مکان بھی سجا ہوا ہی - آدمی نوکر چاکر پیش خدمت یہ وہ سواری شکاری سبھی کچھ ہی مگر ہمیں اِن دیوارون کے باہر جانے کی اذن (اجازت) نہین ہی - جیسے قیدی ہوتے ہین - تو ہم بھی بہن آجکل بندھوے ہو رہے ہین - لاکھ لاکھ جتن کرتی ہون کہ باہر نکل سکون مگر ایک نہین پیش جاتی ہی تم ہی کوئی بہانہ بتاؤ -

منی - بہن تمکو تو جنون ہوا ہی - ناز دلہن کہان ہین -

قمرن - اوئی کہین اُنسے ذکر بھی نکرنا - وہ تو کہتی ہین کہ ہم لوگ آجکل بادشاہی کر رہے ہین - اُنکا کون ذکر ہی

منی - وہ سچ کہتی ہین - تمکو روٹیان لگی ہین -

قمرن - تو ہم تو قید سے تنگ آگئے ہین -

م - تمھاری ایسی تیسی -

ق - نہ کہین جانے کے نہ آنے کے -

م - جانے آنے مین کیا دھرا ہی سڑن -

ق - تو قیدی بنے رہین -

م - قمرن تمکو سچ مچ روٹیان لگی ہین - تم اِسکی قدر نہین کرتی ہو کہ اللہ نے تمکو کسقدر کے مراتبے پر پہونچا دیا ہی اور کہان سے کہان آگئی ہو - افسوس ہی -

ق - مگر بہن -

م - چل پگلی - اری اب تو بیگم بنی ہوئی ہی - پاگل پنے کی باتین کرتی ہی کہ قید ہون اور یہ ہون اور وہ ہون بیوقوف

جو عروج تونے پایا وہ اچھی اچھی شہزادیون کو نہین ہی۔

ق۔ ہمکو تو بہن جو لطف اُسمین تھا کہ دو بازار گھومے
ادھر اُدھر ہنسے بولے دس آدمیون نے جوبن دیکھا
وہ لطف اِسمین نہین ہی۔

م۔ چل بدنصیب۔

ق۔ اچھا تم ہماری جگہ پر نواب کے پاس آؤ اور ہم
تمھاری جگہ پر جائین۔

م۔ کتنی ناشکری کرتی ہو بہن۔

ق۔ پھر چاہے جو ہو ع۔

کسکی رہی اور رہیگی کسکی

اتنے مین نازو آئی۔ منی اور نازو مین باتین ہونے لگین
نازو نے کہا بہن تین چار دن ہوے امّی جان آئی تھین
کہ ہماری گوئیان واحد کی چھوٹی بہن ہمکو دیکھنے کو ترستی ہی
اور یہان آنا چاہتی ہی ہم نے نواب سے کہا۔ وہ بولے
کہ میرے گھر وہ نہین آسکتی۔ اُسکی ماں کٹنا پا کرتی ہی
کیا جانے اُنکو کہان سے معلوم ہو گیا کہ ادھر ہم نے کہا
اور اُدھر جھٹ وہ بول اُٹھے کہ (وہ ہمارے ہان نہین
آسکتی اور اُسکی ماں کٹنا پا کرتی ہی)۔

منی نے ہنسکر جواب دیا۔ بہن کہتے تو ٹھیک ہین اُسکی
ماں کٹنی تو ہی ہی۔ ایک دن مین جو اُس کے گھر گئی تو
ایک سوار کو بلا لائی اور وہ رپ رپ کرتا ہوا اندر گھس
گیا۔ مین ڈر کے بھاگی تو مجھے دم دینے لگین کہ (بیٹیا
بیٹھو آدمیون سے آدمی نہین بھاگا کرتے ہین۔ انسان ہی
انسان کے پاس بیٹھتا ہی۔ ادھر آؤ۔ یہ ہمارا لڑکا ہی اب
بہن بھائیون مین پردہ ہونے لگا) اور وہ موا اُجھی

بولا کہ (ارے صاحب ادھر آؤ۔ آخر اب تو ہم نے تم کو
دیکھ ہی لیا ہی۔ اب چھپنے سے کیا ہوتا ہی۔ ہم بولین چالینگے
نہین۔ یا کہو تو ہم چلے جائین۔ ہم تو اپنا گھر سمجھ کے
آئے تھے۔ یہ کیا معلوم تھا کہ لوگ یہان ہمکو دیکھ دیکھ
کے بھڑک جائینگے۔ اور ہم تو ہمیشہ بھلے مانسون اور بہو بیٹیون
مین ہی بیٹھا کیے ہین مگر تمھاری بھڑک کو ہم کیا کرینگے)
مین چپ چاپ سنتی گئی مگر دم نہ مارا مسٹ مارے
بیٹھی رہی۔ تو موئے کا ٹاگانے لگا ؎

جان آنکھون مین ہی کرنا نہ کنارا قاتل
کوئی دم اور بھی ہو جائے نظارا قاتل

میرا کلیجا دھڑ دھڑ کرنے لگا کہ یا خدا اب کیا ہوگا۔

نازو۔ یہ کیون۔ کیا کچھ کہتا تھا۔

قمرن۔ تم بھی اندھیر کرتی ہو باجی۔

نازو۔ آخر کلیجا دھڑ دھڑ کیون کرتا تھا۔

منی۔ اے ہے برا نامرد۔ موا دیو۔

نازو۔ پھر اِس سے کیا ہوتا ہی۔

قمرن۔ تم ہو کہان باجی اِسوقت۔ اے تو ڈرا ہی چاہیے
کہ جیسکے گھر گئی ہی وہ کہتی ہی کہ بیٹیا یہان آکے بیٹھو اور نامحرم
موا وہان ڈٹا ہوا ہی۔ ڈر کی تو بات ہی ہی۔

منی۔ اِسوقت سوتے سوتے اُٹھی ہین نازو۔

نازو۔ نہین تو۔ تمکو ڈر ہو تو ہو مگر تمھاری گوئیان قمرن
کو ڈر نہ لگتا۔ یہ تو کل ہمسے لڑتی تھین کہ باجی اب یہ
چار دواری ہمین کھائے جاتی ہی۔ اب تو جی چاہتا ہی کہ
ذرا باہر نکلا کرین۔ اِدھر اُدھر جایا کرین۔ ہمسے اب یہ
قید نہین سہی جاتی۔ اِسی پر امّی جان نے یہ طرہ کیا کہ واحد کی

بہن کا ذکر چھیڑا اور اُسکی مان زمانے بھر کی مشہور کٹنی ہی۔ بس
نواب اور بھی کھٹک گئے۔ اُسکو لاکھ لاکھ سمجھاتی
ہون کہ اری سٹرن یہ بات تمام دنیا بھر مین تجھے
نصیب نہونے کی مگر اُسکو کیا جانے کیا چری ہی مین
تو سکھاتے سکھاتے ہار گئی۔ اب یہ ہمارے مان
کی نہین ہی۔ تم سمجھاؤ تو شاید کچھ سمجھے اور امی جان
تو سٹھیا گئی ہین۔

منی۔ قمرن۔ اری کچھ سودا ہوا ہی۔ تو اپنے دل مین
آخر سوچتی کیا ہی۔ وہی سوسی کے پایجامے پہننے ہونگے
اور اُبالی دال کھانے کو ملیگی۔

قمرن۔ اے تو ہم کرتے کیا ہین بہن۔

نازو۔ پھر تو یہ کیون بکا کرتی ہی کہ مین بازار جانے کو
ترستی ہون اور قیدی بناکے نواب نے رکھا ہی۔ جو
یہی تھا تو نکاح کیون پڑھوالیا۔

ق۔ اے مین یون ہی کہتی تھی باجی تم تو پیچھے ہی پڑ گئی ہو
اب کوئی دُکھ سُکھ کی باتین بھی نکرے۔

منی۔ دُکھ! کیا ہوگیا ہی تجھے۔ یہ کیا تیری مت پھر گئی
دُکھ کیسا۔ تجھے دکھ سے کیا مطلب۔

ق۔ اچھا اب نہ کہینگے۔

نازو۔ آپ بھی راج کرتی ہی اور دس کو دے کے راج
کرتی ہی اسکو غنیمت نہین سمجھتی۔

منی۔ اللہ اِنکو عقل دے۔ مجھے تو بڑا رنج ہوتا ہی
کہ اِسے ہوا کیا ہی۔

ق۔ اچھا اب صاف صاف کہین۔

منی۔ ہان کہو۔ جو کچھ کہنا ہو ہم لوگون سے کہو۔

ق۔ نواب سے کہو کہ ہمکو شام کو ہوا کھانے بھیجا کرین۔

منی۔ روز ہوا ہی تو کھایا کی ہین۔

نازو۔ بُرے دن جب آتے ہین تو یہی باتین سوجھتی ہین

بہن۔ پوچھو ہوا کھانے سے کیا ہوتا ہی۔

ق۔ اب تک رونق جنگ آتے تھے اور نواب چھٹن
صاحب دو گھڑی ہنستے بولتے تھے آغا سے باتین کرتے
تھے۔ دن رات دس پانچ دس پانچ آدمی بنے ہی رہتے
تھے اب صبح سے شام تک ہم ہین اور یہ چار دیواری
اور بس۔

منی۔ ہمکو اللہ نے اِسکی چوتھائی بھی دولت دی ہوتی
تو ہم تو کبھی نام بھی باہر جانے کا نہ لیتے۔

نازو۔ اپنے بافراغت سے رہتی ہو۔ دس عورتین تمھاری
خدمت کو ہین۔ تم سے بڑھکے کون ہوگا۔

قمرن۔ تو ہوا کھانے مین بھی ہوا کوئی عیب ہی۔

منی۔ اچھا کہینگے نواب سے۔

نازو۔ کہنے کی طرح پر کہینگے۔ کچھ زبردستی تو ہی نہین۔

ق۔ کیون نہین زبردستی ہی۔

نازو۔ تم جانو تمھارا کام جانے۔

منی۔ قمرن اب تم دودھ پیتی بچہ نہین ہو۔ اب تم
ننھیون مین نہین ہو۔

اتنے مین مہری نے قمرن سے کہا (حضور آپ کا ہیکو
اِن سب سے ٹھائین ٹھائین کرتی ہین۔ اور خواہی نخواہی
ہلکان ہوتی ہین۔ بیکار بیکار)

نازو نے قہر کی نظر سے مہری کو دیکھا۔ اور اُسکی
اِس تقریر سے جل گئی اور قمرن خاموش ہوگئی۔

منی کو بھی اسکی تقریر سخت ناگوار گذری کہ بہن کے مقابل مین
مہری کیا ہو اور اِس آپس کی گفتگو مین مہری کون بیچ مین
بولنے والی ہو-

مہری - حضور کوئی سونے کا نقمہ کھلائے چاہے زربفت
اور کمخواب پہنائے مگر جب تک ذرا اودھر اودھر ہوا کھانے
نجائے تب تک لطف کیا -

منی - تم اور وہان سے آئی ہو-

قمرن - تم چپ رہو مہری - تجھ سے یہ لوگ جیت نہ پائینگے
مگر تم کو سیکڑون سنانے لگینگی-

م - قمرن تجھے ہو کیا گیا ہو-

ق - تو مین نے کہا کیا آخر-

م - بڑی بے تکی ہوتی جاتی ہو تو - یہ بڑی شرم کی بات
ہو اب تیری فصد کھلوانی ہوگی -

ق - ہان - اچھا - اپنی اور ہماری دونو نکی فصد کھلواؤ-

م - کیا مین بھی شترن ہوگئی ہون-

ق - شترن نہ ہو تین تو شترون کی سی باتین کیون کرتین
تم-

مہری - (مسکرا کر خاموش ہو رہی) - حضور اب آپ
اس بات کو جانے ہی دین-

نازو - یہ تو ہنسی کیا رہی مردار-

مہری - مجھ سے [illegible] مردار کی گفتگو کرنا خبردار-

نازو - دور ہو مردار یہان سے تو-

مہری - تم ہوتی کون ہو-

منی - مہری تو کچھ نشہ کھا کے آئی ہو - یہ تو کس سے
جھگڑتی ہو مہری اور یہ مجال-

مہری - تم کون بیچ مین بولنے والی ہو-

منی - اجی اِسکو نکال دو گھر سے -

مغلانی - مہری کیا بڑھ بڑھ کے باتین بناتی ہو-
تو اپنا درجہ نہین دیکھتی - دو روپے کی نوکری کرنیوالی
اور برابر کی تقریر کرتی ہو-

مہری - اور تو کو روپے کی نوکر ہو-

مغلانی - اِس تو تکار کو حضور نے دیکھا-

مہری - تم ہو کیا بچاری - مین سمجھتی کیا ہون-

مغلانی - تو کیا ہو مردار - میرے منھ نہ لگنا بہت نہین
تو کھڑے کھڑے نکلوا دونگی ہان-

اِسکے جواب مین مہری اور بھی گرمائی اور اب مغلانی
اور مہری مین نوک جھونک ہونے لگی - خوب چلی اور
بڑی سخت کلامی ہوگئی - نوبت باینجا رسید کہ غل کی
آواز نواب صاحب نے بھی سُن لی اور بدحواس ہوکر
آئے کہ دیکھین یہ ہنگامہ کیسا بپا ہو - آکے دیکھا تو
مہری اور مغلانی مین ہو رہی ہو - اور مہری مغلظہ
گالیان سناتی ہو - نواب نے آکے مہری کو ڈانٹا اور
بہت سخت کہا - اور نازو پر بھی خفا ہوئے کہ تم دیکھتی ہو
اور منع نہین کرتین - مکان کاہیکو بھٹیار خانہ ہوگیا-

نازو نے کہا مین تو تب منع کرون جب کوئی میرا کہنا
مانے اور جب میری کوئی وقعت ہی نہین ہو تو
مین کیون بولون - مگر رہا نہ گیا - بولی ہی بولی اور
بیچ مین بول کے ذلیل ہوئی - اب تم جانو اور تمھارا
کام جانے-

نازو - نکال دو اس مہری چڑیل کو -

قمرن - مہری ہی کو کہینگی -
نواب - کیا!
نازو - یہی تو ساری خرابی ہی -
نواب - مہری کو نہین اور کسکو کہین -
قمرن - تو چپ چاپ بیٹھی رہ مہری -
نواب - ہان! یہ بات ہی!
نازو - منہ لگائی ڈومنی اور ناچے تال بے تال -
مغلانی - حضور اسنے کروڑون گالیان مجھے دین - مگر مین چپ -
ن - جب میرے سامنے اسکی یہ کیفیت ہی تو میرے پیچھے تو اسنے آسمان سر پر اٹھا لیا ہوگا -
نازو - گھر کی مالکن شہ دیتی جاتی تھی تو آسمان سر پر کیون نہ اٹھا لیتی -
قمرن - تمکو بھی خوب لگانا بجھانا آتا ہی -
نواب - یہ آج اسکی کیفیت کیا ہی -
ق - مجھے سودا ہو گیا ہی -
ن - ہان سودا تو ہو گیا ہی - جب بڑی بہن کو تم نے ڈانٹنا شروع کیا تو سودا ہی نہین تو اور کیا ہی - اور ایک ٹکے کی باجی کے لیے -
مہری - یہان نوکری نکرتے تو باجی کاہیکو بنتے -
ن - میرے منہ نہ لگنا چڑیل - نکل یہان سے مردار دور ہو یہان سے -
مہری - (اٹھکر) مین آپ چلی جاتی ہون -
ن - ابھی جہنم واصل ہو -
قمرن - (مہری کو پکڑ کر) جو یہ جائیگی تو مین سنکھیا کھا کے سو رہونگی بس - مین نے کہدیا ہی -
مہری - اے حضور آپ جم جم جیین - دودھون نہائین پوتون پھلین - ہم اپنے آپ نہ رہینگے -
ق - تو گئی اور مین نے زہر کھا لیا -
ن - چاہے زہر کھاؤ اور چاہے سنکھیا کھاؤ - یہ یہان نہین رہ سکتی چھوڑ دے اسکو -
ق - اچھا لو چھوڑ دیا مگر اسکا مزہ تمکو چکھا دونگی -
ن - اب یہ مار کھائیگی -
منی - حضور اپنی طرف دیکھین -
ن - تم دیکھو تو اسکی ڈھٹائی کو -
منی - قمرن - ہائین! بھلا یہ کون عقل کی بات ہی جی وہ ٹکے کی باجی عورت - اسکی طرف سے تم اپنی بہن سے لڑتی ہو -
نواب - یہ مہری چڑیل کے پیچھے اسقدر جامے سے باہر ہوئی جاتی ہی - اسمین کوئی بات ضرور ہی - مجھے پہلے سے معلوم ہوتا تو مین اسکو گھر مین نہ گھسنے دیتا -
قمرن - کیا اسنے بچاری نے کیا کیا ہی جی - جسے دیکھو اسی کا دشمن ہو رہا ہی -
ن - (غصے مین باہر جانے لگے) آج یہ نئی بات دیکھی -

نواب صاحب تو باہر چلے گئے اور ادھر قمرن نے مہری کی خوشامد کر کے اسکو منا لیا اور کہا کہ اسوقت تو نواب غصے مین تھے اب ہم کل انکو راضی کر لینگے ہماری بھی نادانستگی ہوئی - اب تم معاف کر دو -

اس تقریر سے نازو اور منی کو اور بھی رنج ہوا کہ ایک ادنی سی مہری اور خادمہ کی اسقدر خاطر داری

اور ہمارا ذرا بھی خیال نہین - بڑی بہن کوئی چیز ہی نہین ہو - مہری نے مغلانی کو گالیان دین - ناز و سے سخت کلامی کی - منی سے خم ٹھونک کے لڑنے پر آمادہ ہو گئی - اور قمرن ابھی تک اُسی کا دم بھر رہی ہو علٰحدہ جاکر یہ دونون باتین کرنے لگین کہ اِس چھوت کو کسی ترکیب سے نکالنا چاہیے کیونکہ یہ قمرن کے مزاج پر بڑی حاوی ہو گئی ہو ایسا نہ ہو کہ قمرن کو یہ خراب کر دے اور پھر نواب کی نظرون سے بھی گر جاے اور اُدھر قمرن اپنی مہری کو لیکر کوٹھے پر گئی اور کوٹھے کے زینے بند کر لیے اور مہری سے باتین کرنے لگی -

قمرن - مہری ایک تو ہمکو آج یون ہی رنج تھا کہ سویرے کیا جانے کون یاد آیا - اِسپر ہماری بہن نے اور بھی صدمہ پہونچایا -

مہری - بہن کاہیکو ہین حضور -

ق - اب تم سے سب حال کہون یا نہ کہون مگر تم کہہ نہ دینا کسی سے -

مہری - حضور کو ہمارا اعتبار ہو تو پھر کہہ چلیے نہین تو خیر جانے دیجیے مگر مین چاہے مار ڈالی جاؤن - زبان سے نہ نکالونگی - مجھے کسی سے کہنے سے کیا ملیگا -

قمرن - سوچ لو - اعتبار لاکھون مین ہو -

مہری - خوب سوچ لیا ہو - مجھے کسی سے کہنے مین کیا مٹھا ہو -

قمرن - بات یہ ہو کہ ایک لونڈے پر جان جاتی تھی میری اور کھانا پینا حرام تھا مگر اب بھول گئی تھی آج اُسکی تصویر دیکھی ظالم کی - بس مر مٹی -

مہری - وہ کون ہو سرکار -

قمرن - ڈھونڈھ لاؤ گی ؟

مہری - آسمان سے تارے اُتارون تو سہی -

ق - اتنا انعام دون کہ عمر بھر کھائے اور لڑکے بالون کے واسطے چھوڑ جائے -

م - چاہے کچھ دیجیے اور چاہے نہ دیجیے - حضور کا کام ہو جائے بس مطلب تو یہ ہو -

ق - ایسا لونڈا ہو ظالم کہ اہو ہو ہو !!!

م - کچھ نام نشان بتاؤ تا بھی ہو -

ق - اُسکا نام فضلے ہو -

م - فضلے ! اور رہتا کہان ہو -

ق - یہی تو نہین معلوم - مگر اتنا جانتی ہون کہ برف بیچتا ہو - اور ایسا نکیلا سجیلا کہ دیکھو تو معلوم ہو - مگر خبردار تو اُسپر آنکھ نہ ڈالنا -

م - کیا مجال ! اچھا ہم تلاش کر کے لائینگے -

ق - میری مہری - مین تیرے صدقے -

م - یہ کاہیکو کانٹون مین گھسیٹتی ہو -

ق - میری جان جاتی ہو -

م - تو جس روز اُسکو ڈھونڈھ کے لاؤنگی اُس روز ایک جوڑا اور دو اشرفیان لونگی - اِسکا وعدہ کیجیے بنا وعدے کے مین نہ مانونگی - تو دل جان کے ساتھ ہو - اب جو حضور سے زبان ہاری تو بے اُس لونڈے کے لائے رہونگی نہین -

ق - تو ایک جوڑا اور دو اشرفیان کہتی ہو اور مین

دو جوڑے اور چار اشرفیان دونگی۔

م۔ تو حضور مین لاؤن اور پھر لاؤن - اور یہ انعام تو خیر ملے ہی گا - انعام کی کون بات ہی آپ انعام چاہے دین چاہے ندین - مین ڈھونڈھ نکالونگی - وہ کونسا ایسا پریزاد چھوکرا ہی یا خدا - مین ابھی سمجھی نہین اور فضلے نام ہی - فضلے برف والا کون ہی؟ برف والے ایسے کوئی ہزار دو ہزار تو ہین نہین یہان انھین لوگون سے خوب دریافت کرونگی۔

ق۔ ہان ہان انھین سے پوچھو - کسی برف والے سے پوچھو۔

م۔ وہ لوگ جانتے ہونگے۔

ق۔ تو اب کب تک یہ معاملہ چوکس ہوگا۔

م۔ کل - کل نہین تو پرسون - بس دو تین دن کے اندر ہی اندر۔

ق۔ ہان! اتنی جلدی۔

م۔ اور نہین کیا - اے مین شہر بھر سے جان پہچان رکھتی ہون مجھے کون نہین جانتا - اب تو آپ کی طبیعت کا حال معلوم ہوا ہی ایک سے ایک بڑھکر دکھاؤن۔

ق۔ تو مجھے اور اسکو ملا دے مہری - بس۔

م۔ کل ہی جو اللہ نے چاہا - اور اسکی تو بات ہی اور ہی کہ نواب صاحب ہاتھ پکڑکے نکال دین۔

ق۔ ایسی مجال بڑی ہی کسو کی۔

م۔ یہ آپ کی بڑی بہن کیون اکثر یہان رہا کرتی ہین۔

ق۔ دوسرے تیسرے اپنے میان کے یہان جاتی ہین بس انکا ہمین کون ڈر ہی۔

م۔ اور مغلانی بھی بڑی بس کی گانٹھ ہی اسکے بھی کاٹے کا منتر نہین ہی - ایک ہی افعی ہی اسکو نکالیے کہین - ہم سے اس سے کبھی نہ بنیگی - اور یہ آپ کو بدنام کریگی اس سے ڈرتی رہیے گا بڑی ہی ایک ہی۔

ادھر مہری اور قمرن مین سرگوشی ہوئی - اُدھر نازو اور منی مین - مہری اور قمرن آوارگی کی باتین کرتی تھین اور نازو اور مُنّی عقل اور دور اندیشی کی - مُنّی کو قمرن اور نازو سے لڑکپن سے محبت تھی - اور مہری کو اپنے حلوے مانڈے سے غرض - مُنّی خیر خواہ اور خیر طلب تھی - مہری بدکارہ و بدخواہ - نازو کے مزاج مین آراستگی اور دور بینی تھی قمرن کی طبیعت بسبب ناعاقبت اندیشی کے بدی پر آمادہ - اِسی سبب سے منی اور نازو مین میل ہوگیا - اور ادھر قمرن اور مہری مین سانٹھ گانٹھ ہوگئی - مغلانی بڑی بوڑھی عورت دور اندیش اور خیر سگال - رئیسون اور رئیس زادیون کی آنکھین دیکھے ہوے - وہ بھلا مہری کی چال ڈھال کو کب پسند کرتی - اور پھر نازک مزاج بھی پرلے سرے کی تھی کسی کی آدھی بات بھی سُننا گوارا نہ تھا - مہری کی اِس سخت کلامی پر اسقدر صدمہ ہوا - کہ نازو سے آکے کہا حضور - لونڈی اب نوکری کر چکی اور یاد رکھیے یہ مہری نگوڑی شفتل آپ کو بہت برا دن دکھائیگی - میرا کہنا حضور کو بھی ضرور برا معلوم ہوگا تو اسکو مین کیا کرون - مجھ سے تو یہ نہین دیکھا جائیگا کہ مہری ٹکے کی عورت کا وہ جنبہ کرین اور بڑی بہن سے اُسکے

سبب سے جھگڑین اور خود نواب صاحب سے اُلجھ پڑین یہ بیل چڑھنے والی نہین ہی ایک نہ ایک دن اِس کا انجام بُرا ہونا ہی- اِس وقت کیا غضب کی بات کی کہ اگر مہری کو نکالدوگے تو مین سنکھیا کھا لونگی اور زہر کھاکے سو رہونگی اُف رے غضب خدا- مہری نہوئی کوئی وہ ہوگئی- آج کو یہ کہا کل کو اور اِس سے بڑھکے کہینگی- اب یہان رہنا ٹھیک نہین ہی بس-

نازو- بی مغلانی تمکو ایسا نچاہیے- ہم لوگ مل کے قمرن کو سمجھاینگے- اور مہری گھر سے کھڑے نکالدی جائیگی- مہری بھی کوئی چیز ہی- ابھی یون نکالیجاسئے یون- چٹکی بجاتے- اِس وقت اُسکو کیا جانے کیا ضد پڑ گئی ہی-

مغلانی- بیگم صاحب یہ جھگڑا اُٹنا اب روز روز کا سمجھیے ایک دن کا نہین ہی- مہری اب بڑی مشکلون سے نکلیگی-

مُنّی- ای بہن- تم دیکھتی تو جاؤ-

مغلانی- ای بیٹیا مجھے دنیا کا رنگ دیکھتے دیکھتے اِتی عمر ہوئی- مین سب سمجھتی ہون- لڑکی کے طور اب بے طور ہین اِنکو سنبھالیے اور اس نگوڑی چھوت کو نکالیے-

مُنّی- کل اِنکی دادی کو بلوائینگے-

مغلانی- ہان اُنکو بلواؤ-

نازو- ضرور بلواؤنگی- یہ تو ہاتھ سے نکلی جاتی ہی-

مغلانی- آج ہی بلوابھیجیے-

مُنّی- ہماری صلاح ہی کہ آج اُنکو نہ بلوائیے- بلکہ آج ہین اور نازو جان اُنھین کے گھر جائین-

مغلانی- ضرور جائیے اور اُنسے کہیے کہ آکے سمجھائین اور اِس مہری کا سب حال اُنسے کہیے کہ اب یہ ہاتھ سے جاتی ہی اِسکو سنبھالو- نہین تو مہری خدا جانے کیسا غضب ڈھادیگی- ایک بڑی دور ہی-

مُنّی- اچھا تو نواب صاحب کو بلا کے اُنسے مشورہ کرلو-

نازو- پوچھ لینگے-

مغلانی- میرا ابھی کچھ ذکر نہ کیجیے گا-

نازو- نہین جی تم کاہے کے واسطے ڈرتی ہو تم نے تو اپنی اور ہماری طرف سے مہری کو للکارا- تم ہماری خیرخواہ تمکو کیا خوف ہی-

یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی کہ قمرن کے میکے سے ایک عورت خیر صلاح پوچھنے آئی- قمرن کوٹھے سے نیچے اُتری اور مہری سائے کی طرح ساتھ ساتھ-

عورت- بٹیا کھیر صلاح پوچھی ہی-

ق- کہنا تمھاری چھوٹی لڑکی مرگئی-

ع- ای اللہ نہ کرے بٹیا-

ق- بس یہی کہدینا-

ع- ای یہ کیا بکتی ہو آج-

ق- بس دور ہو یہان سے-

ع- (متحیر ہوکر مہری سے) بڑی بٹیا کہان ہی-

ق- ہم نہین جانتے-

نازو- (دالان سے باہر آکر)- کون ہی- امامن-

ع- (امامن) کھیر صلاح!

نازو- ہان- خیر صلاح ہی- وہان تو خیر صلاح ہی-

ع — ہان بیٹا - ہمسے کہاکہ جاکے کھیر صلاح پوچھ آؤ - آج
یہ (قمرن کیطرف) کاہیکو بگڑی بیٹھی ہین -
نازو — مین تو آنے ہی کو تھی -
ق — چلو خس کم جہان پاک -
مہری — (مسکراکر) خاموش -
ع — یہ آج کیا ہو گیا -
نازو — چل اب مجھکو اس سے کیا مطلب ہی -
ع — اے سیدھی بات ہی نہین کرتی ہین - بُری بُری
باتین مُنھ سے نکالتی ہین -
نازو — اچھا تو جاکے کہدے کہ نازو آج رات کو آئینگی -
ع — بہت اچھا -
ق — (مہری کو بلا کر اوپر جانے لگی) ہم کوٹھے پر جاتے ہین -
ع — آج انکو ہوا کیا ہی بی بی -
نازو — انکو ہو گیا ہی سودا -
ع — اے ہان معلوم تو کچھ ایسا ہی ہوتا ہی -
ق — تیرا سر - دور ہو مالزادی -
ع — اے کچھ دوانی ہو گئی لڑکی - فصد کھلواؤ ان تیری -
ق — دوانی تو اور تیرے ہوتے سوتے - مردار -
نازو — امامن تم جاؤ - سنتی نہین ہو -
ق — اب جو میرے گھر مین آئی تو کوچے کاٹ کے
دھر دونگی -
مُنی — قمرن - تو سچ مچ مٹرن ہو گئی ہی -
ق — تو مٹرن تیرے ہوتے سوتے مٹرن -
م — مجھ سے بہت بڑھ بڑھ کے باتین نہ بنانا نہین
جہان کی ہی وہین پہونچا دونگی -

ع — بی بی مین تو جاتی ہون -
مُنی — ٹھہری رہ - مین بھی چلتی ہون -
منی ڈولی پر سوار ہوئی اور چلی گئی اور امامن ڈولی
کے ساتھ ساتھ گئی - جب ڈولی نازو کے میکے مین اُتری
تو امامن اور مُنی ساتھ ساتھ اندر گئین -
ضعیفہ — مُنی اچھی ہو -
م — کچھ نپوچھو - کیا کہون اور کیا نہ کہون -
ض — کیا! کیون! کیون! یہ امامن کہان ملگئی -
امامن — ہجور آج جوتیان کھاتے کھاتے بچ گئی - اچھی ہی
گئی تھی بس -
ض — یہ کیا بات کیا ہی -
امامن — منی سے پوچھو -
ض — اے منی بولو - یہ کیا کہ رہی ہی -
م — نازو جان آتی ہونگی وہ سب حال کہینگی -
ض — اور قمرن کہان ہی -
م — اُنکا حال نپوچھو - وہ اب قابو سے جاتی رہی ہین
وہ کسی کے مان کی اب نہین رہی ہین - اُن سے
کون بولے -
امامن نے حال بیان کیا کہ میرے جاتے ہی قمرن
لگین اُلٹی اُلٹی باتین کرنے پہلے کہا - کہدینا قمرن
توبہ توبہ دشمنون کے کان بہرے مر گئین - پھر کہا
(جا اور جاکے کہدے) نازو بی بی نے کہا (امی جان سے
کہدینا کہ ہم آج آئینگے) اِسپر بولین (خس کم تو جہان
پاک) مجھے مُردار اور حرامجادی اور ہر دنگی اور کیا جانے
کیا کیا بنایا -

ضعیفہ کو سخت حیرت ہوئی - کہا ہماری سمجھ ہی مین نہین آتا کہ قمرن نے یہ کیون کہا - بہنین بہنین ایک دوسری پر فدا ہین - یہ بات نئی سُنی - منی بولی اب وہ زمانہ نہین رہا - اب تمھاری قمرن کا یہ حال ہی کہ پانئے تو بہن کی بوٹیان نوچ کھائے اور یہ سارا فساد اُس مردار مہری کا ہی جسکے ٹیون مین قمرن آجکل ہین بڑی بد ہوتی جاتی ہی - ناز دکے تو ناک مین دم آگیا وہ آتی ہی ہونگی -

ضعیفہ دم بخود ہوگئی - سوچنے لگی کہ اسکا سبب اصلی کیا ہی طرح طرح کے خیال دل مین آئے - پہلے سوچی کہ کہین نواب نے نازو پہ توڈورے نہین ڈالے - قمرن کو بُرا معلوم ہوا ہی چاہیے - پھر سوچی کہ شاید قمرن کو بہ راہ چلتے دیکھا ہوگا اِس سے ناز وخفا ہوئی اور قمرن سے لڑپڑی -

منی نے کہا (بہنون بہنون مین خوب ہوئی اور مہری نے نازو جان کو بیسون باتین کہین اور معلانی جو اُنکی طرف سے بولی تو مہری نے کروڑون گالیان دین نواب باہر سے اندر آئے - اُنھون نے مہری کو للکارا بس قمرن آگ ہوگئین - نواب سے خوب لڑین - اور برابر مہری کی طرف سے بولتی رہین اور جب نواب نے کہا کہ (نکل جا میرے گھر سے) تو قمرن نے اُسکو پکڑ لیا اور کہا (مہری جائیگی تو ہم زہر کھا کے سو رہینگے) یہانتک تو نوبت پہونچ گئی - بڑا غل مچایا - نواب کا منھ مارے غصے کے لال بھبو ہوگیا - اور خون پی پی رہگئے مگر جب عورت جامے سے باہر ہوجاے تو مرد کیا کرے -

اور دو ایک بار اگر ایسا ہی ہوا تو قمرن نظرون سے گر جائینگی اور سچ پوچھو تو نظرون سے تو آج ہی گر گئی کہ میان تو مہری سے کہتا ہی کہ تو نکل جا اور بیوی کہتی ہی کہ اسکے بغیر مین زہر کھا کے سو رہونگی - یہ گئی اور مین نے زہر کھا لیا - اسکے بغیر مین نہ جیونگی اب اِسکا کیا علاج ہی سوا اسکے کہ مرد کو غصہ چڑھے اور مہری کو مار کے نکالدے اور بیوی کو مارتے مارتے بیدم کردے اور کیا ہوگا بتائیے -

ض - کیا جانے کیا اِسکی قسمتون مین بدا ہوا ہی -

م - اِسکو تم کیا کروگی اور کوئی کیا کریگا -

ض - وہ مہری بڑی گوئیان بنگئی ہی -

م - نازو جان سے لڑپڑی - بس اور اِس سے بڑھکے کیا ہوگا -

ض - لوکا نہ منھ مین لگا دیا -

م - وہ اور اُلٹا ہمارے منھ مین لوکا لگاتی -

اماّمن - بات ساری یہ ہی کہ مہری مجھے بڑی بدعورت معلوم ہوتی ہی - اگر جو وہ نہ نکلی بُرا ہوگا - اور اُسکے نکلنے پر بُرا ہوتا جائیگا - یہ بھی یاد رکھنا - اُسنے قمرن پر جادو کر دیا ہی - اب یہ اُسکے بس مین ہین - اور اُسکے واسطے نازو سے اور خود نواب سے لڑپڑین - ہم اور منی بچاریان کس کھیت کی مولی ہین -

ض - لچھن بُرے نکلے -

منی - اب تم اپنی لڑکی ہی کی زبانی سُن لینا -

ض - اے نہین بابا تم کیا جھوٹ کہوگی -

اماّمن - ہماری تو صلاح یہ ہی کہ اِس مہری کو پکڑ کے

بند کردے اور اتنا مارے اتنا مارے کہ بیدم ہو ہو جائے-

ف- انگریزی ہو امامن-

منّی- ہان امّان یہ بھی سچ ہو-

ف- آجکل ان پاجیون کا زمانہ ہو- دیکھو اتبو ملنے پر سب باتین ہین- جیسا ہوگا ویسا کیا جائیگا-

اب ادھر کا حال سُنیے کہ جب قمرن اور مہری کوٹھے پر چلی گئین تو نازو جان نے فوراً نواب صاحب کو بلوایا اور کہا (نواب- ہم اب یہان نر ہینگے- تم جانو تمھاری جورو جانے- چاہے سنبھالو چاہے بگڑنے دو- سدھارو تو تمھاری آبرو ہو اور بگاڑو تو تمھاری آبرو ہو-

نواب صاحب نے بڑی سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ (نازو جان- تم اور ایسی باتین کرو) نازو نے کہا میرا تو کلیجا پک گیا- اِس مہری کا ستیاناس ہو- اِسنے ہماری بہن کو بس تباہ ہی کر ڈالا- یہ چڑیل کہان سے آئی- نواب صاحب نے پوچھا (ہین کہان؟)- کہا (مہری کو لیکے کوٹھے پر گئی ہین اور ہمنے جو امامن سے کہا کہ امّی جان سے کہدینا کہ ہم آج جائینگے تو کہا- خس کم جہان پاک- اور مہری موئی نے اسپر سکرا دیا)-

نواب کو سخت حیرت ہوئی کہ بیٹھے بٹھائے یہ قمرن کو کیا ہو گیا- پوچھا (امامن کیون آئی تھی اور اُس سے کیا بات چیت ہوئی تھی) - کہا- اِسکی شامت آئی تھی خیر صلاح دریافت کرنے- اِسپر بھی بلح پڑی- اس سے کہا کہدینا کہ قمرن مرگئی اور پھر اُسکو مردار اور نجس اور کیا معلوم کیا کیا بنایا- وہ پہلے تو ششدر ہو گئی کہ یہ کیا ماجرا ہو اور بڑی حیرت سے اُسنے پوچھا کہ یہ آج کیا ہو گیا ہو بڑی چڑچڑی ہو گئی ہین- بات کرتے کاٹے کھاتی ہین اور پھر وہ تَرّانے لگی- اِسکے بعد منّی کو سیکڑون سُنائین- منّی بھلا کب دبنے والی تھی یہ عروج تو ہم کو تمھاری بدولت ہوا ہو وہ تو رتّی رتّی حال جانتی تھی اُسنے بھی خوب خوب سُنائین اور گھر مین ایک دھوم اور حشر مچگیا- تب ہمنے منّی کو اماجان کے پاس بھیجا اگر وہ آئین تو اچھا ورنہ آئین تو مین اب یہان نہ رہنے کی- جب بہن نے کہا خس کم جہان پاک تو اب بہن کے یہان کسکے بھروسے پر کوئی رہے- جھپیڑا کو دتا ہو کھونٹے کے بل پر-

نواب- اچھا اپنی مان کو تو آنے دو-

نازو- تو پھر اُنکو بلواؤ-

نواب- تمنے تو منّی کو بھیجا ہو-

نازو- منّی سے تو ہمنے کہلا بھیجا ہو کہ ہم آتے ہین- مین تو سوچی تھی کہ پہلے مین جاکے اچھی طرح سمجھا دون پھر وہ اُسکو ڈانٹین ڈپٹین-

نواب- مین بلوائے لیتا ہون- منّی نے سب بیان کر دیا ہوگا اور منّی نے نہین تو امامن نے تو ضرور ہی کہا ہوگا ہم ڈولی بھیجے دیتے ہین-

نواب صاحب کے حکم سے ایک مہری دو ڈولیان لیکر گئی کہ ضعیفہ اور منّی کو سوار کرا لائے اور خود جاکے باہر بیٹھے کہ جب نازو کی مان آئینگی تو اندر چلا آؤنگا- قمرن کو اِس حال سے ذرا بھی اطلاع نہ تھی- وہ وہان مہری سے باتین کر رہی تھی اور مہری نے اُسکے دار نمہ

اور خراب کرنے مین کوئی دقیقہ نہین اُٹھا رکھا-

مہری- بھلا وہ تصویر ہم بھی دیکھین- کیا ہرج ہے-

ق- غش مین آکے گر پڑو گی - وہ صورت ہے-

م- بلا سے چاہے جو ہو - پہچان تو لونگی - یہ کیسا کم بات ہے-

ق- ارے ہان خوب یاد دلایا ہے- پہچان تو لو-

م- شاید راستے مین بھینٹ ہی ہو جائے-

ق- پہلے ہاتھ صاف پاک کر کے آؤ اور عطر ملو پھر تصویر تم کو دکھائینگے- یہ مُنہ کھائے چولائی !!!

م- حضور دل کی تو صفائی ہے- یہی سب سے بڑھکے ہے-

ق- (صندوقچی کھول کر) ہائے جان نکل گئی- مار ڈالا-

م- حضور دکھا دیجیے- مین صدقے دکھا دیجیے-

ق- دور سے دیکھو- بس دور ہی سے دیکھ لو-

م- (تصویر لیکر) واہ- کیا شکل ہے اور کیا صورت اللہ نے بنائی ہے- واہ! اسپر تو پریان بھی عاشق ہو جائین اور اچھی اچھی عورتین اسکو چاہنے لگین اس مین کچھ شک نہین مرد کیا ایک چیز ہے اور ابھی اُٹھتی جوانی نکلتی کونپل ہے- دیکھ کے جی خوش ہو گیا حضور واہ اہاہا!!!

ق- جبھی تو ہماری جان جاتی ہے- اور دم نکلتا ہے-

م- اسکو لاؤن اور ہزار دن مین لاؤن- دیکھ لینا-

ق- پھر جو وعدہ کیا ہے وہ بھی پورا ہو گا اُسی دم-

م- تصویر دیکھنے سے جی خوش ہوتا ہے- ایک بات اور بھی ہے سرکار کہ بعضے کی تصویر اچھی لگتی ہے اور جب اُسکو دیکھو تو تصویر کا آدھا بھی نہین یہ بھی ہوتا ہے-

ق- اے ہے- یہ تو تم الٹی باتین کر رہی ہو- تصویر مین تو آدھی بھی وہ شکل نہین ہے- مین سچ کہتی ہون مہری وہ عورتون کی تعریف سُنی ہے کہ پان کھائین تو گلے سے سرخی نظر آئے وہ اِسی مرد مین بات ہے- جب دیکھو گی تو کہو گی کہ تصویر تو کوئی چیز ہی نہین ہے اب دیکھ ہی لو گی اور ایک مجھپر کیا فرض ہے جس نے اُسکو دیکھا وہ عاشق ہو گیا-

م- تو یہ اور بھی نئی بات ہے کہ تصویر سے صورت اچھی ہے- واہ اسکا کیا کہنا ہے- اب آخر دیکھون ہیگی- آج نہین کل سہی-

ق- جُھک کے سلام کرون جو غش نہ آجائے- عجب صورت ہے مہری-

م- جب حضور کی سی قبول صورت ایسا کہین نہ بس سمجھ لیا کہ اُسکا مثل دنیا مین نہین ہے- بس سمجھ لیا ہمنے-

ق- تو ہی تو ایسا ہی-

م- موہنی اِسی کو کہتے ہین-

ق- اِسی کا نام موہنی ہے- بلکن موہنی کی بھی کوئی حقیقت اِسکے سامنے نہین ہے- ہائے (آہ سرد بھر کر)-

م- تو اب کب چھٹی ملیگی لونڈی کو- یہ فرمائیے-

ق- کل صبح کو اُٹھکے چلی جاؤ بس- شام کو آجانا- پرسون پھر چلی جانا- بس یون ہی جاؤ اور آؤ-

م- اور جو ہمکو یہان آپ کی بہن نے موقوف کر دیا اور جواب دیدیا پھر ہم کیا کرینگے- پھر تو کچھ بس نہین چل سکیگا حضور کا اختیار کیا ہے-

ق - بگوست داہیات! کسی کی کیا مجال ہی -
قمرن کی تو دلی خواہش یہ تھی کہ فضلے برف والا کسی ترکیب سے ملے - اسکو دل سے اِس لونڈے کا عشق تھا نہ نازو کا خیال تھا - نہ بوڑھیا کا لحاظ نہ یہ خوف کہ نواب سنینگے تو کھڑے کھڑے نکال دینگے نہ یہ ڈر کہ اگر اُنھون نے نکال دیا تو کوڑی کے پھر تین تین ہونگے - یہ عیش و آرام یہ آسایش یہ چین پھر بھلا کہان نصیب ہوگا - فضلے خود مفلس محتاج آدمی اُسکو یہ مقدرت کہان مگر با این ہمہ فضلے کی حسرت دیدار مین گویا آنکھون مین جان اٹکی تھی ؎

اب تو آنکھون مین جان اٹکی ہی
دیکھ جا آکے اک نظر مجکو

مہری اِنکی بیقراری دیکھکر سمجھاتی تھی اور دلاسا دیتی تھی کہ آسمان زمین سمندر ہوا جہان ہوگا وہان سے لاؤنگی ؎

بولی وہ جو بولے تو زبان سے
تارے مین اُتارون آسمان سے

قمرن کہتی تھی کہ مہری جب مجھے وہ یاد آتا ہی تو اُسکی جدائی خون رُلاتی ہی اور اندھیرا سا چھاتا ہی ؎

اُٹھنے ہی چھٹتے ہین آنکھون کے تلے تارے سے
جب جدا تجھ سے ہم اے ماہ جبین ہوتے ہین

اور یہ اُن دونون کو خبر ہی نہ تھی کہ ادھر نواب اور نازو مین کیا ہنڈیا پک رہی ہی - قمرن مہری سے کہہ رہی تھی کہ اللہ وہ دن دکھائے کہ ہم اور وہ برف والا ایک پاس بیٹھے ہون وہ ہمکو چوم رہا ہو اور ہم اُسکو - بس زندگی ہو جائے - اور روپیہ پیسا اشرفی اور زیور یہ سب دو دن کا ہی -

مہری ایک ہی کلان کار - استادہ - ہان مین ہان ملاتی جاتی تھی کہ اللہ وہ دن بھی جلد دکھائیگا - گھبرائیے نہین - فضلے کو کل ہی پرسون تک حضور کی بغل مین نہ بٹھا دیا ہو تو سہی - یہ کونسی مشکل بات ہی - وعدہ بے سمجھے تھوڑا ہی کیا ہی - ہان وہ جو دو جوڑے اور چار اشرفیان آپ نے قبولی ہین اِنکے سوا ایک انعام اور بھی مانگتی ہون جسمین کوڑی پیسا کچھ دام بھی نہ لگیگا -
ق - وہ کیا ہی - سنون تو جواب دون -
م - بے سنے ہوے منظور کر لیجیے - حضور کا کوئی نقصان نہین ہی -
ق - ہان! اچھا منظور کر لیا - اب بتا دو کہ وہ کیا ہی -
م - قول دیجیے اور کہیے کہ قول دیا - ہان!!!
ق - اچھا قول دیا - اب نہ پھرینگے -
م - آپکے گالون کے دو بوسے - ایک ادھر ایک اُدھر
ق - دُر ہو موئی - وہی بات کہی نہ - بڑی ایک ہی -
م - اب قول دیا ہی حضور نے - اب پھریے نہین -
ق - مین تو جانتی ہی تھی کہ تو بھی عاشق ہو جائیگی وہی بات ہوئی آخر - ارے یہ موہنی ہی -
م - تو حضور پھر اپنے منہ سے فرما دیجیے بس -
ق - ہان ہان وہ تو وعدہ ہی ہو گیا - قول ہی ہاری ہون - اور مین تو کہتی ہی تھی کہ غش آجائیگا - ہزار جان سے عاشق ہو جائیگی -
م - اب مین اِس صورت کو نہ بھولنے کی - نہ بھولنے کی

دل مین کھب گئی - وہ صورت ہی -
ق - دیکھو اللہ ہی جو نصیب ہو جائے - ہمکو تو یقین نہین آتا -
اتنے مین دو ڈولیان آئین - نواب صاحب کی
مہری ساتھ ساتھ - پردہ کرا کے سواریان اُترین نازو نے
ڈیوڑھی کے پاس مان کا استقبال کیا -
نازو - امی جان بندگی عرض ہی -
ض - جیتی رہو - پھلو پھولو خوش رہو بیٹا -
منی - مہری ذری سا پانی پلا دو - بڑی دیر سے پیاس
لگی ہی - مگر خوب ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ہو -
ض - (اندر آکر) قمرن کہان ہی -
نازو - بیٹھیے تو - دم لے لو - بڑے بڑے معرکے ہین -
ض - منی کی زبانی سب سُن چکی ہون -
نازو - جو سُنا وہ اب آنکھون دیکھو -
ض - ہی کہان ؟ -
نازو - مہری کے ساتھ کوٹھے پر ہی - بس مہری ہی اور
وہ ہی ہم سب دشمن ہین - ایک مرے سے سب -
ض - یہ مہری کم بخت کہان سے بہتی بوڑتی آئی -
نازو - اِسکے ہتکھنڈے کیا جانتے تھے ہملوگ -
ض - ہان یہ بھی سچ ہی -
منی - نواب صاحب تو نہین آئے تھے پھر ؟
نازو - ای انھین کے کہنے سے تو ڈولیان بھیجی گئین -
منی - ہان سچ کہا - مین ہی بھول گئی تھی -
نازو - (مہری سے) ذری نواب کو تو بلواؤ -
مہری نے دربان سے کہا - اُسنے ایک سپاہی کو بُلا کے
کہا - اُسنے نواب صاحب سے عرض کیا - اور نواب صاحب

اندر تشریف لائے - ضعیفہ نے دعائین دین - پاس
بٹھایا - اور یون باتین ہونے لگین -
ض - یہ کیا سُننے مین آیا -
ن - اب آپ ہی جانیے - آپکی لڑکی ہی - ہم اِسکو
کیا جانین - حشر مچا ہوا ہی -
ض - یہ مہری کہان سے آئی اور اِسکو کھڑے کھڑے
کیون نہین نکلوا دیتے -
ن - تم نکال دو نا - اب تو آ ہی گئی ہو -
ض - بلاؤ قمرن کو -
خواص - (کوٹھے پر جاکر) حضور کی امی جان آئی
ہین اور بلاتی ہین -
قمرن - کہدو کہ آرام کرتی ہین -
خواص - (نیچے اُتر کر نازو کے کان مین) حضور فرمایا کہ
(کہدو آرام مین ہین) -
ض - کہا کیا - ہم سے بیان کر دو -
نازو - جاگتی ہی اور کہا کہدے آرام کرتی ہین -
ض - اری قمرن ! جا کے جگا دو -
خواص - (کوٹھے پر جاکر) حضور حکم ہی کہ جگا دو -
ق - دور ہو یہان سے - نکل جا -
خواص - (نیچے آکر) حضور وہ خفا ہوتی ہین -
ضعیفہ نے جو یہ سُنا تو آگ ہو گئین - فوراً نازو اور
منی اور خواص کو لیکر اوپر گئی - دیکھا تو کمرے کا دروازہ
بند ہی - اور بھی بد دماغ ہو گئی -
منی - قمرن تمھاری امان جان آئی ہین -
ض - اری قمرن - کیا اتنی جلدی سو رہی -

منی - قمرن!

ض - نواب یہان آؤ - اِس دروازے کو اِسی دم چرواؤ بس دیر نہونے پائے - مین اپنا اور اُسکا لہو ایک کردونگی - یہ جاتی کہان ہی -

ن - مجھے غصہ نہ دلاؤ نہین بُری ہوگی -

ض - میری اجازت ہی کہ تم مارتے مارتے اُبو کر ڈالو بس -

نواب - ہونا کچھ ایسا ہی ہی -

ض - ایسی ڈھیٹ لگری لڑکی کو مارتے مارتے بیدم کردے -

نواب - وہ ہڈیان ہین اُنپر رحم آتا ہی -

ض - نہ آنا چاہیے - جو اپنی گوئیان کی نہین - اپنی بڑی بہن کی نہین - اپنی مان کی نہین اور سب کو جوتے مین ڈالو اپنے میان کی نہین وہ اِس قابل ہی کہ اُسکو سنگسار کرے - اور گردن مارے -

منی - اب تک تو ایسی تھی نہین - اِس مہری قطامہ کے آثار کے دو سو لگاؤ اور ایک گنو - یہ اِس چڑیل پچھل پائین کی سب کارستانیان ہین کہ ہماری انمول لڑکی کو بے حیا اور ڈھیٹ کردیا - موئی کہان کی آئی ہی -

مغلانی - وہ تمپر بھی برس پڑیگی - وہ سننے والی نہین ہی -

منی - مین بھی جلی بھنی ہون - بوٹیان ہی نوچون جاکے کھال کھینچون - اور بھُس بھردن - نکالو اِس نگوڑی چنڈو ستر خصمی کو - موئی پچھل پائین -

نواب - سمجھا کے کہدو کہ دروازہ کھولدین - نہین تو مین آگ لگادونگا - اور اُسی مین پھونک کے دھردونگا -

ض - بس یہ تو ہونا ہی ہی - یہی تو ہونا ہی -

مغلانی - کرورون روپے مین تولنے کے قابل تھی -

ض - وہ کہتے ہین نہ کہ بد کی صحبت سے اللہ بچائے بس بُرے کی صحبت مین بیٹھی اور یہ انجام بد ہوا -

منی - اری قمرن تو نہین کھولیگی دروازہ؟ کیون؟ -

مغلانی - (دروازہ دھم دھماکر) کیا سو رہین -

ض - مکر کرتی ہی جی - اِسی دن کے لیے اِسکو پالا پوسا تھا یہ اِسی دن کے لیئے ہڈیان توڑی تھین - اِنکو کلیجے سے لگائے رہے - آپ اپنے اوپر سب سختیان سہین - واہ رے زمانے -

منی - قمرن کھولدو -

ض - اب دروازہ توڑوا ڈالو جی -

ن - مین خود اوپر آتا ہون -

مغلانی - (دروازے کے پاس) بھلا اِس تو تو مین مین اور جھگڑے ٹنٹے سے کیا ملیگا -

ن - وہ یون نہ مانیگی -

نازو - افسوس اِسکی مت کیسی پھر گئی -

منی - اچھا دن اُنکے نصیبون مین دیکھنا نہین بدا ہی -

ض - بس دیکھ چکین اب -

نازو - ہو چکین ساری خاطرین - سب ختم -

باہر کسی سپاہی نے دربان سے کچھ کہا اور اُس نے خواص سے کہا اور اُسنے اوپر آکے نواب سے کہا حضور کوئی صاحب آئے ہین - نام لونڈی کو یاد نہین رہا - فرمایا داروغہ سے کہو (نام لکھدین) اُسنے نام لکھدیا (منشی مہراج بلی صاحب) - حکم ہوا کہ اُنکو یہان ہی بھیجدو اب اور سب سے پردہ ہوتا تھا مگر نواب رونق جنگ بہادر

اور منشی مہراج بلی صاحب سے پردہ نہین ہوتا تھا۔ اسمین نواب رونق جنگ کا سامنا تو شاذ و نادر ہی ہوتا تھا مگر مہراج بلی البتہ چھٹے ساتوین مِل لیتا تھا۔

مہراج بلی جو کوٹھے پر آئے تو دیکھا ضعیفہ اور نازو اور منّی اور مغلانی اور نواب صاحب مضطر اور پریشان کھڑے ہین۔ اور سب کے چہرے سے غصے کی علامت نمایان ہی۔

مہراج۔ آج کیا ماجرا ہی یہ۔

ض۔ تم خوب موقع پر آئے۔

مہراج۔ آخر ہی کیا معاملہ۔

ض۔ میرا سر ہی اور کیا کہون بیٹا۔

مہراج۔ نواب کیا ہوا بھئی۔ کوئی بولتا ہی نہین۔

نواب۔ نازو جان سے پوچھو صاحب۔

مہراج۔ نازو جان۔ کیا یہ معاملہ کیا ہی اور قمرن کہان ہین بتا دیجیے۔

نازو۔ معاملہ کیا ہی۔ کچھ نہین۔ لڑکی ہاتھ سے جاتی رہی ہی اور کچھ بھی نہین ہی۔

مہراج۔ قمرن! کیا ہوا! کیون ہاتھ سے کیون جاتی رہی۔

نازو۔ پوچھو اُسی سے۔

مہراج۔ پوچھون کِس سے جب وہ کہین ہو بھی۔

نازو۔ وہ اِس کمرے مین ہی اور اِس کمرے کو بند کرلیا ہی اور کھولتی نہین۔

مہراج۔ (علیحدہ لیجاکر) کیا ہوا کیا۔

نازو۔ آج قمرن نے وہ آنکھین نکالین کہ مین کیا کہون مجکو بُرا بھلا کہا۔ مغلانی کو سُنائین۔ نواب سے زبانی سخت گفتگو ہو گئی۔ ایک مہری نگوڑی جو نوکر رکھی ہی یہ سب اُسی کی حرمزدگی ہی۔ نواب نے کہا اِس مہری کو نکالدو۔ بس اِسپر آگ ہو گئی۔ کہا مہری کو نکالدو گے تو مین ابھی ابھی سنکھیا کھا لونگی۔

مہراج۔ کہا ہوتا کھا لے۔

نازو۔ امی جان نے امامن خیر صلاح کو بھیجی تھی اُسکو مردار نجبہ بنایا۔ ایک حشر مچا ہوا ہی۔

مہراج۔ اِس مہری پر جوتے پڑوادو۔

نازو۔ جب وہ دروازہ تو کھولے۔

مہراج۔ دروازہ کھول دو قمرن۔ اِس سے کیا فائدہ

نازو۔ ہم تو ہار گئے۔

مہراج۔ قمرن جان دانا ہو کے نادان بنی جاتی ہو۔ اب کھولدو دروازہ۔

قمرن۔ کیا ہی کیا۔ یہ دنگا کاہیکا ہی۔

مہراج۔ دروازہ کھول دو تو نہ کوئی دنگا ہی نہ فساد ہی۔ تم تو اپنے آپ دنگا فساد مچاتی ہو۔ خواہ مخواہ کو۔

قمرن۔ لے کے سونا حرام کردیا۔ کیا ہی کیا۔ واہیات!

مہراج۔ تو اب سو چکین۔ اتبو دروازہ کھولدو صاحب

ق۔ جب تلک تم سب دروازہ گھانسے رہوگے تب تلک ہرگز ہرگز تو کھولونگی نہین۔ کیا ماجرا کیا ہی۔

مہراج۔ بڑی حجت مزاج ہین ہی جی۔ بھئی واہ۔

ق۔ ضد ہی تو ہی۔ کنواڑ سے گانس کے سب کھڑے ہو گئے کیا ہنے خون کیا ہی کسی کا یا کسی کا باپ مارا ہی۔

نازو۔ گفتگو سُن لی۔ کیا تقریر ہی۔

مہراج - (اشارے سے سمجھاکر) چپ رہو - اچھا سب ہٹے جاتے ہین - ہٹ جاؤجی سب -
مہری - مار کے بی بی کو ہلکان کرڈالا - سونے تلک نہ دیا - جو آتا ہی اِس گھر مین حکومت ہی کرتا ہوا آتا ہی - جیسے سبکی ذبیل اور لونڈی ہین -
نازو - (کان مین) - یہ مہری کی آواز ہی -
مہراج - خوب سمجھا - لے اب کھولدو -
قمرن - ہم تو کسو کے کہنے سننے سے نہ کھولینگے -
مہراج - اچھا خیر - چلو جی نیچے چلکے بیٹھین -

منشی مہراج بلی کے کہنے سے سب نیچے اُتر گئے اور نواب صاحب انکو لے کے باہر گئے اور حکم دیگئے کہ جیسے ہی دروازہ کُھلے ہمین اطلاع ہو جائے اور دربان کو حکم دیا کہ جو مہری نئی نئی نوکر ہوئی وہ بے ہمارے حکم کے دہلیز باہر قدم نہ رکھنے پائے فوراً روک اور ٹوک دو اور ہمکو اطلاع کردو - یہ کہکر نواب اور مہراج بلی باغ مین ٹہلنے لگے -

تھوڑی دیر کے بعد بی قمرن صاحب نے دروازہ کھولا مگر نہ وہ کوٹھے سے نیچے اُتری اور نہ ضعیفہ کوٹھے پہ گئی -

قمرن مہری سے باتین کرنے لگی -

ق - یہ گھر نہین ہی یہ سرائے ہی -
م - جو آتے ہین حکومت جتاتے ہوے -
ق - وہ سننے والی کوئی اور ہونگی -
م - اے حضور کو کونسی غرض ہی - حضور خود دس کو دبکے کھاتی ہین - وہ خوشامد کرین کہ حضور ؟

ض - (آپس مین آہستہ آہستہ) بڑی کلہ دراز ہی -
نازو - ہان امّی جان بڑی ایک ہو مردار -
منّی - مگر اسوقت نواب اور منشی جی دونون خار کھائے ہوے ہین - اللہ کرے بلے بھاؤ کی پڑین -
نازو - ضرور پٹیگی - دیکھنا تم -
منی - مین بھی اپنا بدلا لونگی -
نازو - نہین - تم نہ بولنا منی -
ض - وہ لوگ اپنے آپ سمجھ لینگے - جانی کہان ہی -
نازو - (خواص سے) نواب صاحب کو اطلاع کرادو -

نواب صاحب اور منشی مہراج بلی ڈیوڑھی مین آکے کھڑے ہوے اور کہا کہ جب وہ نیچے اُترے تو اشارہ کردینا کیونکہ اگر ہم کوٹھے پر گئے اور اُنھون نے پھر دروازے بند کر دیے تو بڑا غصہ آئیگا -

ق - (مہری سے) یہ جتنی ہمارے یہان ماما اصیلین ہین سب اِس قابل ہین کہ سر منڈوا کے گدھے کے اوپر سوار کرے -
م - ہی تو ایسا ہی -
ق - ایک سرے سے سب کی سب -
م - ہان ہی تو ایسا ہی -
ق - اور ہو گا - یہ میرے یہان نہ رہ سکینگی -
نازو - (چپکے سے) کھلی کھلی چھیڑ کرتی ہی -
ض - مین سب سُن رہی ہون -
منّی - ہم تو سُن سُن کے جلتے ہین -
ض - کیا بس ہی -
نازو - برابر کی لڑکی سے کیا کہے -

ض- نواب اور منشی بچارے ڈیوڑھی مین کھڑے ہین

نازو- کیا کرین-

منی- اللہ بُرے سے نہ سابقہ ڈالے-

نازو- ہو تو ایسا ہی بہن-

منی- اے دیکھتے دیکھتے قمرن کیا سے کیا ہو گئین-

نازو- اولیا سے خبیث ہو گئین-

منی- اور سب کی دشمن ہو گئین- ہم سے بھی خلاف اماّن کو بھی گالیان- نازو جان پر بھی طعنے- مان سے بھی خلاف- خود نواب سے لڑنے پر موجود- منشی جی آئے اِنکو بھی سُنا ہی دین-

ض- آثار اچھے نہین ہین-

منی- مین تو خود کہتی ہون اماّجان-

ض- لچھن بُرے ہین-

منی- ظاہر ظہور تو ایسا ہی ہے-

نازو- راج اور چین کرنا نہین بدا ہے-

منی- ہرگز کبھی نہین بدا ہے-

ض- ہمنے تو اِن کو اس عروج کو پہونچا دیا- اب یہ جانین اِنکے مقسوم جانین- ہم اِسکو کیا کرین-

منی- بس یہی بات ہے-

ض- ہم اور جیسے بیحیائی سے برس چھ مہینے-

منی- جیسا کرینگی ویسا بھگتینگی- ہم اِسکو کیا کرین اور تم کیا کر سکتی ہو-

اِس عرصے مین قمرن نے مہری کو کسی کام کے لیے بہیجے بھیجا بس نواب نے موقع پاکر مہری کو پکڑ لیا اور مہراج بلی نے مارے غصے کے جھپٹے پکڑ کے دو تین پٹڑ رسید کیے- بس مہری نے کوسنا شروع کیا- وہ کوستی جائے اور یہ پیٹتے جائین- مارتے مارتے بیدم کر دیا اور قمرن کی یہ کیفیت کہ مہراج بلی سے کشتی لڑنے پر تیار- حملے کر کر کے آتی تھی- ضعیفہ پکڑتی تھی- منی پکڑتی تھی مگر وہ حملون سے باز نہین آتی تھی- نوبت بانیجا رسید کہ مہری بیٹھ گئی اور نواب صاحب نے قمرن کو ایک دالان مین لیجا کر خوب ہی تہما- اور قمرن بہت روئی پیٹی چلائی-

نازو- بس اب کیا رہی-

ض- ہیلے اِسکے یہ مانتی بھی نہین-

منی- یہ سارا فساد اِس مردار کا ہے- یہ مہری حرامزادی

نازو- بس اِتنے ہی کی قمرن منتظر تھی-

منی- چلو اب نظرون سے گر گئی-

نازو- اب ہم بھی یہان نہ رہینگے-

ض- (مہراج بلی سے- علٰحدہ لیجاکر) تم اپنی دالی کو اب اپنے گھر لیجاکے رکھو-

مہراج- ہان مین خود یہی سوچتا تھا-

ض- آج سے نہ مین قمرن کی مان اور نہ قمرن میری بیٹی-

مہراج- جہنم مین ڈالو-

نازو- اپنی بھگتیگی بس-

مہراج- یہ وہی قمرن ہے جسپر نواب کی جان جاتی تھی-

نازو- پھر یہ سب اپنے کرتوتون ہے- نواب کا اِسمین کیا قصور ہے-

ض- مین تو خود ہی کہتی ہون-

نازو- لے اب گاڑی منگواؤ-

ض۔ ڈولی تیار کرو۔

نازو۔ امی جان ہم منی کو آج اپنے ساتھ لیے جاتے ہین

ض۔ اچھا بیٹا۔ لے نواب اب ہم رخصت ہوتے ہین
اب ہم سے اور اُس چھوکری سے کوئی واسطہ نہین۔

نواب۔ آپنے تو خود ہی سب دیکھا۔

ض۔ قسمت اِسکی پھوٹ گئی۔

نازو۔ ہم سے ملا کرنا نواب۔

نواب۔ کیا تم بھی جاؤگی۔

مہراج۔ ہان اِنکو ہم لیے جاتے ہین۔

ض۔ لے رخصت خدا حافظ۔

ضعیفہ ڈولی پر سوار ہوئی اور ڈولی روان ہوگئی
مہری کو نواب صاحب نے ٹھوکرین مار کے نکال دیا
اور باہر اور بھی گت بنائی گئی۔

دربان۔ اب آئے تو سر مونڈ داؤن۔

سپاہی۔ آئے تو جوتے نہ کھائے۔

رونا۔ ارے یہ بڑی حرامجادی ہی۔

سپاہی۔ صورت کہے دیتی ہی۔

دربان۔ آتے ہی بھوجداری کرادی مردار نے۔

سپاہی۔ (ہنستے ہوے) فوجداری کی اچھی کہی۔

دربان۔ اور کیا جی۔ بھوجداری تو تھی ہی۔

مہراج۔ ہم جاکے اب گاڑی منگوائین یا اب کون جاے

نواب پالکی گاڑی کو حکم دو۔ جوڑی اور گاڑی ہنرنگ جوڑنی
ہو یا فٹن ہی سہی۔

بس منٹ کے اندر ہی اندر ضعیفہ اور منشی مہراج بلی
اور نازو جان اور مُنی اور وہ بدبخت مہری کوئی بھی

اِس محلسرا مین نظر نہ آیا۔ فقط قمرن اور ماما اصیلین تھین
اور بس۔ یہ پہلا ہی مرتبہ تھا کہ قمرن نے نکاح کے بعد
مار کھائی تھی۔ کیونکہ کدرا کی مجال نہ تھی کہ مارنے کی
جرأت کرنا اور نواب نے کبھی پھول کی چھڑی بھی نہین
اُٹھائی تھی۔ آج جو سب کے سامنے اِس بیعزتی سے پٹی
تو کٹ گئی اور سب سے زیادہ خرابی یہ کہ گھر مین سب
دشمن۔ مغلانی کو تو اب جانی دشمن سمجھتی تھی۔ خواصون
کو بغلی گھونسا اور مہری کی جدائی کا اور بھی صدمہ تھا کہ
فضلے برنت والا اب کیونکر ملیگا۔

نواب صاحب نے آج کھانے کو بھی نہ پوچھا۔ اور
مغلانی خواصون نے بھی ان سے بات تک نہ کی۔ اور
اب اندھیرا بھی ہوگیا تھا الگ الگ کھانا کھاکے
باہم یون سرگوشی کرنے لگین۔

خواص۔ اب یہان گذارا نہین ہی۔

مغلانی۔ ہم تو کل گھر چلدینگے۔

خواص۔ ہم بھی نوکری چھوڑ دینگے بوا۔

مہری۔ مین تو کل سے اپنے مچھلیان لیکے بیچونگی۔
کہان کا جھگڑا ہی۔

خواص۔ اری بہن وہ کیا کہا ہی ایک در بند سو در
کُھلے ہوے۔

مغلانی۔ ہمین تو کچھ ایسی نوکری کی فکر نہین ہی۔ لڑکا
اللہ اُسکو صد وسی سال کی عمر عطا کرے دس روپیے
مہینے کا دفتری ہی۔ ایک لڑکی اسکول مین پڑھا
نوکر ہی بارہ پاتی ہی۔ داماد بیس روپلے کا
تین روپلے مہینا مرزا دالا گہ

انتیسوین دن ملتا جاتا ہی ہمین کیا کرنا ہی۔ دو روڈی صبح دو روٹی شام۔ تین گز کپڑا۔

خواص۔ اب تو نوکری نگرد ہوا۔ اور کر دبھی تو آرام کی

مغلانی۔ اور نہین کیا اب ہم سینے پر دنے کے قابل ہین۔ بس اب اِس قابل ہین کہ تبلاسنے جائین اور بس۔

مہری۔ مگر وہ مہری خوب ہی دُھنی بھی گئی۔ بائی کجائی سب نکل گئی۔ ڈھائی گھڑی کی بادشاہی نہ بھلی۔ جوتے برسنے لگے۔

مغلانی۔ بُرے بول کا سر نیچا۔ بہت بڑہ بڑہ کے باتین بنانی تھی۔ ویسا ہی نیچا بھی دیکھا۔ سزا ہی مونڈی کاٹی کی۔ ایسے کو ایسا ہی چاہیے۔

خواص۔ تو کل تم بھی نوکری چھوڑ دو گی بوا۔ اور ہم بھی چلے جائینگے اور مہری بھی جانے کو کہتی ہی۔ پھر یہان کون رہجائیگا۔ دو ہی تین عورتین باقی رہجائینگی۔

مغلانی۔ اِسکے پاس کون رہے۔ ہمسے ہرگز ہرگز یہان نہ رہا جائیگا اِسکا اعتبار کون ہی اور اصل یون ہی کہ اصل ذات سے خطا نہین اور بد اصل سے وفا نہین آخر ہی تو وہی چوڑی دالی۔ مگر واہ ری نازو۔ واہ بڑی بھلی مانس عورت ہی۔ ہزارون لاکھون مین ایک ہین کو کیسا ڈانٹا اور للکارا۔ اور اُسکی مان بھی بہت سمجھدار عورت ہی۔ یہی ایک ایسی نکلی۔ مگر جیسا کیا ویسا پایا اتنا تہی کہ یاد کرتی ہو گی۔ اِدھر یہ دھنی گئی اُدھر مہری پر بڑین۔

خواص۔ جاکے بانی دانی کو تو پوچھو۔

مغلانی۔ بڑے چوطھے مین۔ مجھے کیا اِسکی نوکری کرنی ہی مین نے کیسی کیسی خدمتین کی ہین۔ کِس کِسطرح سے آدمی بنایا ہی۔ کیسی کیسی جانفشانیان کی ہین۔ بہاڑ پر اور یہان جہان رہی جان لڑاکر۔ مجھ ایسی خیرخواہ کے ساتھ جب اِسنے یہ برتاؤ کیا تو اب اِس کتیا سے کیا کوئی امید رکھے۔ بس آزما لیا۔ کو اہنکنی بنی رہیگی۔ نوکری تو اِسکے یہان کوئی کرنے سے رہا۔ اور کوئی رہتا بھی ہو تو مین بہکانے والی نہین موجود ہون۔ کوے نہ ہانکے تو سہی۔

خ۔ قسمت مین اِسکی یہی لکھا ہی بس۔

مہری۔ ہان پھر یہ تو لکھا ہی ہی۔

خ۔ ادھر بی مغلانی چلدینگی۔ اُدھر مہری جاتی ہی اور ہم بھی پا بر کاب بیٹھے ہین اور بڑی بہن چل ہی دین۔ منی اب آنے سے رہین۔ ہان اِنکی رخصت ہوکے گئی ہین۔ اامن آوے ہیگی نہین۔ اور یہ جو دو ایک ہین یہ بھی نہ ٹکینگی۔

سیدانی (مصاحب نو) بی مغلانی یہ تو نیچ ذات ہین۔

مغلانی۔ اور تم سمجھی کیا تھین۔

سیدانی۔ بیچ بی ہزار نعمت پائی۔ ہم کل سویرے کسو بہانے سے بھاگ کے گھر چلے جائینگے۔

خ۔ اور اِتنے روزون کی تنخواہ۔

س۔ اِتی تنخواہ گئی چوطھے مین۔

مغلانی۔ ہان جی کہین یہان سے چھٹکارا تو ملے۔

س۔ بس بس۔

مغلانی۔ مین بھی کل سویرے اپنے ڈھرے لگونگی۔

خ۔ مین بھی نہ رہونگی۔

مغلانی - اور یہ مہری بھی چلی جائیگی -
س - یہان رہکے ذلیل کون ہو بہن -
مغلانی - سب ایک ساتھ ہی نوکری چھوڑ دو -
س - جو اپنی مان بہن کی نہین وہ کسو کی کیا ہوگی -

شب کو نواب صاحب نے ایک چوکیدار کو چھت پر سلایا اور زینے کے دروازے مین قفل ڈال دیا اور ڈیوڑھی پر حکم دیا کہ ہوشیار رہنا - اور مغلانی کو علٰحدہ بلاکر یون گفتگو کی -

نواب - یہ ہماری نظرون سے گر گئی -
مغلانی - حضور کم اصل سے وفا نہین -
ن - سچ کہتی ہو مغلانی -
م - کم اصل بھر کم اصل ہی چاہے لاکھ کوئی بڑھا دے -
ن - ہی تو ایسا ہی -
م - ہمارا تو اب سلام ہی حضور -
ن - کیون کیون -
م - کلام اللہ کی قسم ہم انکی نوکری نکرینگے -
ن - اچھا نازو کے پاس رہو -
م - ہان یہ مانا -
ن - ہم مہراج بلی کو لکھ بھیجینگے - تنخواہ ہمسے لو اور رہو وہان - تم نے مصیبت کے وقت ہمارا ساتھ دیا ہی بی مغلانی -
م - اے حضور جان صدقے ہی حضور کے نام پر - یہ کیا بات ہی - مگر انکی نوکری کرون تو یا اللہ بڑے بڑے آدمیون کے ساتھ حشر ہو - یہ نہونے کا - سویرے ہی چلدونگی -

ن - ہم سے ملکے جانا -
م - ضرور کیا مجال جو بے سلام کیے جاؤن -

صبح کو بی مغلانی نواب صاحب سے رخصت ہوئین بہت دعائین دین اور کہا تین چار دن کے بعد نازو بیگم صاحب سے ملونگی جیسا کہینگی وہ کرونگی -

نواب صاحب نے بڑے افسوس کے ساتھ اسکو رخصت کیا - اسکے بعد مہری نے جھک کے سلام کیا اور کہا (سرکار مین اب نوکری نکرونگی) حساب کرکے تنخواہ دیدی گئی اور یہ بھی رخصت ہوئی - اسکے بعد سیدانی نے کہلا بھیجا کہ مجھے نوکری کرنی منظور نہین ہی مجھے ہنسی خوشی رخصت کیجیے -

الغرض قمرن کے علاوہ گھر مین دو عورتین اور رہگئین - ایک مہری اور ایک اندھی چندھی خواص - یہ مہری اس سبب سے رہگئی کہ اب چوری کرنے کا خوب موقع ملیگا کیونکہ قمرن بے فکر اور لاابالی عورت ہی اور خواص کو دن کو اونٹ نہین سوجھتا اور چندھی اندھی خواص اس سبب سے رہگئی کہ اسکو پوچھتا کون - الغرض تمام رات قمرن بے آب و دانہ رہی اور تڑکے اٹھی تو مکان کو سونا پایا -

مہری - دیکھو بیگم صاحب یہ سب حضور کو چھوڑ کے چلدین -
قمرن - (خاموش جواب ندارد)
مہری - ہجور نمکحرام تھین یہ سب کی سب -
ق (بے اعتنائی کے ساتھ) ہوگا -
مہری - اور ماما کی کچھ خبر ہی -
خواص - وہ تو رات ہی کو چلی گئی تھیں

راوی - ہم اِسقدر لکھنا بھول گئے کہ دو عورتین جو قمرن کے کھانا پکانے کے لیے مقرر تھین وہ یہ رنگ دیکھکر رات ہی کو چلدین اور بہانہ کر گئین کہ ایک سیدانی کے پاس روپے کے تقاضے کو جاتے ہین شب کی بھوکی پیاسی - اشتہا کا غلبہ نواب کا پتا نہین - نہ کوئی بات کرنے والا - اپنا نہ پرایا - یگانہ نہ بیگانہ - اور ماما دونون غائب - تھوڑی دیر انتظار کر کے مہری نے نوابصاحب کے پاس کہلا بھیجا کہ حضور آج دو ماما مین سے ایک بھی نہین ہے - کھانے کا کیا انتظام ہوگا وہان سے جواب آیا کہ کھانا باہر پک رہا ہی اور ۱۰ بجے کے قریب باہر سے کھانا آیا - ایک پیالے مین ماش کی دال - ایک کٹورے مین کوئی پاؤ بھر قلیہ اور چار کباب اور اچار اور تھوڑے سے میٹھے چاول اور کوئی سیر بھر کی چپاتیان - پہلے قمرن نے کھانا کھایا - نصف گوشت - دو کباب کسیقدر دال اور تھوڑے سے میٹھے چاول اور تین چپاتیان - باقی اُن دونون نے بیٹھ کے کھایا - کھا پی کے قمرن کوٹھے پر چڑھی اور بازار کی جانب کی کھڑکی سے سیر دیکھنے لگی مگر طبیعت بیقرار تھی نہ کوئی بات کرنے والا - نہ بولنے چالنے والا نہ ہنسنے بولنے والا نہ نازو نہ منی جان نہ مغلانی نہ مہری - گھر مین سناٹا پڑا ہوا - فقط اندھی چندھی خواص جو کسی مصرف کی نہین اور ایک مہری جسکو چوری کرنے کے سوا کوئی کام نہین کئی بار کوٹھے پر سے نیچے اُتری اور پھر کوٹھے پر گئی مگر بے چینی کم نہوئی -

مہری - سرکار اوپر ہی بیٹھیے یا نیچے ہی بیٹھیے -

قمرن (بے اعتنائی سے) ہان ہان -

خواص - آج نیند بُری آتی ہے -

مہری - آج ہمکو گھر اچھا معلوم ہوتا ہی کا ہے سے کہ نہ جھگڑا ہی نہ ٹنٹا ہی - اب کھاؤ اور پیو اور چپ چاپ اللہ کا نام لو اور شکر کر کے سو رہو -

خواص - اب اُنکو تو چہل پہل کی عادت ہی -

م - بُری عادت ہی -

خ - پھر کیا - کنواڑے بند کر کے چپ چاپ بیٹھا رہے -

م - جتنا بکھیڑا بڑھاوگے اُتنا ہی بڑھیگا -

خ - اے کیا باتین کرتی ہو -

م - جو لفت (لطف) اکیلے مین ہی وہ کسی مین نہین -

خ - ہان! ہوگا -

م - اکیلا سب سے اچھا ہی -

خ - تم معلوم ہوتا ہی اکیلے گھر مین رہی ہو -

م - اور تمھارے گھر مین کوئی سو پچاس سُٹردنگیان ہونگی اپنا اپنا گھر ہی -

خ - جو ہنسی خوشی سے رہنے مین لفت ہی وہ اِسمین کہان کہ اکیلا اُلو بنا بیٹھا رہے -

م - اچھا تو تم اب اُن سُٹردنگیون کو پھر بلا لو -

خ - ہم کون ہین جی -

جب قمرن گھبرا کر کوٹھے پر گئی تو مہری نے خواص کو خوب للکارا کہ تم بھی بڑی گدھی ہو - سمجھتی ہو نہ بوجھتی ہو اور بیجا باتین واہیات بکتی جاتی ہو اری نادان تب ہم کو خاک ملتا جب سب کی سب گھر مین رہتی تھین تب ہماری دال بھی گلنی تھی - ہم تھے کس مین - کسو مین نہین - ہمین جب پوچھتا کون تھا

کوئی نہین - اور اب ہم ہی ہم ہین - اور سو لہ دن آنے
کے مالک اور تم سمجھتی نہین ہو اور الٹی پلٹی بکتی جاتی ہو
تم سے بڑھکے بیوقوف بھی نہین دیکھی کہ اپنے بُرے بھلے
کا کچھ حال نہین دیکھتین - وہ گھر بھرا ہو چاہے اُجڑا ہو
ہماری جوتی بیزار کی نوک سے - ہمکو تو اپنے حلوے
مانڈے سے مطلب ہی - مردہ بہشت مین جاے -
چاہے دوزخ مین - ہم کو اس سے کیا مطلب ہی کہ
ہم تو مناتے تھے کہ کہین یہ سب چلے جائین اور ہمین ہم
رہجائین - جو چاہو کرو کوئی پوچھنے والا نہین -
خواص نے اسکی تقریر سُنکر کہا - تو ہم مین اور تم مین
فرق ہی ہماری کُتّے کی سی خاصیت ہی اور تم بلی ہو بلی
منائی رہتی ہی کہ اِس گھر کے سب اندھے ہوجائین تو مین
مزے مزے چکھون اور کتا مالک کا خیرخواہ ہوتا ہی کہ
انکو اللہ اور دے کہ مجھے چھیچھڑے کے عوض دو وقتہ
گوشت ملا کرے -
مہری - اری دُر ہو گدھی - خواص کی دُم بنی ہی -
خواص - تم بھی ایک دن اِسی مہری کی طرح سے ہُوگی -
م - واہ - ہم یہان سے کچھ بنا کے لیجائینگے جی -
خ - کہین ہاتھ نہ صاف کرنا بہن -
م - اری نہین بہن کچھ چور تو ہین نہین -
خ - نہین تمھاری نیت بد معلوم ہوتی ہی -
م - اِسکا حال تو اللہ ہی جانتا ہی -
خ - اللہ تو سب جانتا ہی - تمھاری باتین تمکو دھر دیتی ہین کہ گھر مین جو سناٹا پڑ گیا تو بغلین بجانے
لگین - اور تم نے اپنے آپ ہی کہا کہ مردہ بہشت مین

جاے چاہے دوزخ مین ہمکو اپنے حلوے مانڈے سے
مطلب ہی - اسی سے نمکحرامی معلوم ہوتی ہی -
م - اچھا ہم نمکحرام سہی -
خ - اری تو لڑتی کیون ہو -
م - اللہ کرے تم دونون آنکھ سے اندھی ہو جاؤ -
خ - ہمکو تو خدا ہی نے اندھا کیا ہی - ٹٹول ٹٹول کے
کچھ سوجھا تو کیا - رہا جو کسی کی بدی چاہتا ہی اللہ اُسکو
بدلا ضرور دیتا ہی -
م - تجھ پر آسمان پھٹ پڑے -
خ - تجھ پر ساتون آسمان ٹوٹ پڑین -
م - تیرا مُنہ کالا ہو -
خ - تجھے گدھے کی سواری ہو -
م - تیرے بال بچون پر ہمارا صبر پڑے -
خ - تیرے بال بچون کو ہیضہ ہو - سب آج شام ہی تک
بلک بلک کے مرجائین -
م - اللہ کرے تیرا جنازہ نکلے -
خ - اللہ کرے تجھے کفن نہ نصیب ہو -
م - مین دست پناہ سے زبان پکڑ کے نکال لونگی موئی بیسوا
پاجیون کی پاجی -
خ - آنے دے میرے لڑکے کو - اتنے جوتے پڑواؤنگی کہ
ایک بال نہ رہیگا - تو سمجھی اپنے دل مین کیا ہی ری - اتنے
جوتے پڑین کہ مُنہ نہ پہچان پڑے - حرامزادی -
قمرن اِن دونون کی باتین زینے پر کھڑی ہوئی
سہرے سے سُن رہی تھی - مگر چپ چاپ - اِسکو عدا[...]
یقین ہو گیا کہ مہری بدخواہ اور بد طینت اور بدا[...]

اور چاہتی ہی کہ اِس گھر مین اِسکے سوا اور کوئی نہ رہنے پائے کیونکہ اِسنے صاف صاف کہدیا تھا کہ (مُردہ چاہے بہشت مین جاے - چاہے دوزخ مین - ہم کو اپنے حلوے مانڈے سے مطلب ہی) اسکے علاوہ اور بھی بہت سی باتین ایسی کہی تھین جنسے اِسکی بدنیتی اور بدطینتی ظاہر ہوتی تھی لہذا قمرن کی نظرون سے گر گئی - خواص کی باتین البتہ قمرن کو پسند آئین اور سمجھی کہ یہ ہماری خیرخواہ ہی - اور یہ نہین چاہتی کہ ہمارا گھر اُجاڑ ہو جاے جب مہری اور خواص مین خوب جوتا چلا تو شدہ شدہ دربان نے نواب صاحب تک یہ بات پہونچائی - وہ سمجھے کہ قمرن اِن دونون سے نڑتی ہی - دربان کو حکم دیا کہ خواص اور مہری کو علیحدہ علیحدہ بُلا کر اِس جھگڑے کا سبب دریافت کر کے ہمکو اطلاع دو -

دربان - (پکار کر) مہری - مہری - اجی مہری صاحب -

مہری - آئی - (باہر جاکے) کیا ہی -

دربان - سرکار پوچھتے ہین یہ غُل کیا مچ رہا ہی کہ باہر تک آوازین جاتی ہین - اور اِسکا سبب کیا ہی -

مہری - کچھ نہین - باتین کرتے تھے -

دربان - اچھی باتین کرتے تھے - حرامزادی اور بیسوا اور کیا جانے کیا کیا گفتگو ہوگئی - یہ باتین ہی تھین -

مہری - اجی دنیا کی باتین تھین -

دربان - تم جھوٹ بولتی ہو -

م - جھوٹ بولنے سے ہمین کیا فائدہ -

دربان - سرکار سُنینگے تو بہت خفا ہونگے - اچھا تم جاؤ - اری بی خواص ذرا یہان تک آؤ -

خواص - کہیے - کون بلاتا ہی بھئی -

دربان - سرکار دریافت کرتے ہین یہ غُل کیسا مچ رہا تھا کہ وہان تلک آواز گئی اور معلوم ہوا کہ خون ہوگیا یہ کیا بات کیا ہی - کس سے لڑائی ہوئی -

خ - اب تمکو ہمارے کہنے کا تو کاہیکو یقین آئیگا - تم حضور سے کہدو کہ خود بیگم صاحب سے دریافت کر لین -

دربان - آخر کیا ہوا کیا تھا - یہ ہوئی کس سے ؟

خ - مہری نے کہا کہ ہمین آج یہ گھر اچھا معلوم ہوتا ہی کہ نہ غُل ہی نہ غپاڑا ہی - نہ کوئی بولتا ہی نہ چالتا ہی ہمنے کہا - ہمکو تو آج سناٹا معلوم ہوتا ہی - بس اتنے پر کہنے لگی کہ تو بیوقوف ہی ری + جو سب کی سب ہوتین تو ہمکو کون پوچھتا - ہمنے کہا ہمکو کوئی پوچھے یا نہ پوچھے اِس سے ہم کو کیا مطلب ہی ہم بدخواہی اُسکی سرکار کی نکرینگے جسکا نمک کھایا ہی بس اِسپر لڑنے لگی کہ تیرا جنازہ نکلے اور تیرے بال بچے مرین اور بس پھر تو اللہ دے اور بندہ لے - ہمنے بھی پھر جواب دیلے -

دربان - اب دور ہگئی ہو اُسپر بھی نہین تسکین ہی -

خ - تو ہم اِسکو کیا کرین -

دربان - کیا واہیات !

خ - کوستی ہی جی - گالیان دیتی ہی بُرا بھلا کہتی ہی کوئی کہان تلک سہے -

دربان - تو یہی ہم جاکے کہے دیتے ہین -

خ - بیشک ہم جوابدہی کرینگے جی -

دربان - سوا سے جھگڑے اور دنگے فساد کے

کوئی بات نہین - ادھر سرکار کو رنج - اُدھر اپنی جڑ
کھودنا - تم دونون بھی نکالی جاؤ گی -
خ - پھر اِسکو ہم کیا کرین -
دربان نے جاکے نواب صاحب سے کہا کہ حضور
معلوم ہوتا ہی مہری اور خواص مین لڑائی ہوئی ہی - کیونکہ
مہری نے تو آکے کہا کہ جھگڑا وگڑا کچھ نہین ہوا - آپس
مین باتین کرتے تھے) اور خواص کا بیان ہی کہ مہری
خوش ہو رہی تھی کہ اچھا ہوا گھر سونا ہو گیا اب
ہم ہی ہم یہان ہین ہم کو اپنے حلوے مانڈے سے
مطلب ہی - مُردہ چاہے بہشت مین جاے چاہے
دوزخ مین - بس یہ فقرہ خواص کو بُرا معلوم ہوا
اور اُسنے کہا کہ مہری یہ بدخواہی کی باتین نہ کیا کرو
اِسی پر آپس مین خوب چلی اور گالی گلوج اور کوسنا
ہونے لگا -
نواب - تو آپس ہی کی تو تو مین مین تھی -
دربان - ہان حضور معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہی -
نواب - چلو خیر - خاموش رہو - پہرے والون سے
کہدو کہ خوب چوکس رہا کرین -
دربان - بڑی چوکسی رہتی ہی خداوند -
نواب - تو یہ مہری کا قصور ہی - بدنیت معلوم ہوتی ہی
وہ دعا مانگتی تھی کہ گھر سونا ہو جائے واہ ری نمکحرام -
خدا غارت کرے -
چھ سات روز تک قمرن اسی طرح گھر مین تنہا رہی -
صرف ایک مہری اور ایک خواص خدمت کو - باقی اللہ اللہ
خیر صلاح - دونون وقت سقہ پانی بھر جاتا تھا اور دو وقتہ
کھانا بھیجا جاتا تھا - اِس عرصے مین نواب صاحب نے
دو بار قمرن کو شب کے وقت کوٹھی مین بلوا بھیجا مگر اُسنے
یہی جواب دیا کہ مین بے مہری کے دیکھے کسی سے نہ ملونگی -
ایک بار اُسکی مان نے بھی امامن کو بھیجا مگر قمرن نے امامن
سے اور بھی سخت کلامی کی اور کہا کہ اُس بوڑھیا چڑیل
کو سمجھا دینا کہ جیتے جی مین اُسکی صورت اب نہین
دیکھونگی اور اُس نازو بیسوا سے کہنا کہ جو کبھی پھر آدمی
بھیجا تو اُس آدمی کو کھا جاؤنگی اور اُس نازو کو بھی
کچا کھاؤنگی اور اُسکی بوٹیان نوچ نوچ کے اُڑاؤنگی -
الغرض نواب اور نازو اور ضعیفہ اور مہراج بلی سب کے
سب اُسکی حرکات ناشایستہ سے اُسکے دشمن ہو گئے تھے
اور ایک روز اِن سب نے مہراج بلی کے مکان پر بیٹھکر
قمرن کی نسبت یون مشورہ کیا -
ض - مین تو اپنے حساب اُسکو مُردون مین سمجھ چکی ہون -
نواب - علے ہٰذا القیاس - میری تو زندگی اُسکے
سبب سے تلخ ہی -
مہراج - کون ! اگر وہ مرجائے تو مین خوش ہون -
ض - آمین اللہ -
نازو - مین خوش میرا خدا خوش -
ض - اُسکا مرجانا ہی اچھا -
نازو - کیا ہو گیا کم بخت کو - ارے غضب خدا کا ایک
اُسی مہری پر فدا ہی جسنے یہ سب فساد مچا دیا تھا -
ض - مان کی ممتا ہے نے جو امامن کو بھیجا کہ جاکے دیکھو تو
بیچ بچ کوا لکھنی بنی ہوگی تو کہلا بھیجا کہ اُس بوڑھیا
چڑیل سے کہنا کہ ہم کو کبھی اپنی صورت نہ دکھائے - اور

نازو کو صد ہا سُنائین -

نواب - میرا تو کلیجا پک گیا ہی - بڑی غلطی مجھ سے ہوئی -

نازو - یہ مہری کم بخت کہان سے چھوٹ لگی آئی -

ض - یہی اُسکی قسمتون مین لکھا تھا -

نازو - آپ بھگتینگی - کسو کا کیا بگاڑیگی -

ض - بھگت ہی رہی ہی - اب اور کیونکر بھگتینگی -

نواب - ابھی اور بھگتینگی - تجھن کہے دیتے ہین -

ض - واہ ری قمرن - کیا ہو گیا تجھکو -

نازو - ای ابھی کیا جانے کیا کیا بدا ہی -

نواب - کہان پہونچکے کیا ہو گیا ہ

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

کس عروج سے کہان گری جاتی کہ اب گھر مین اکیلی پڑی رہتی ہی - افسوس ہی !!!

ض - کبھی ان دونون سے بات چیت کرتی ہی یا بالکل چپ چاپ بیٹھی رہتی ہی - گونگی بنی ؟

نواب - سُنا کہ بولتی چالتی کسی سے نہین ہی مگر کوسا کرتی ہی اور خواص سے کبھی کوئی ضرورت کی بات کی تو کی ورنہ اوپر سے نیچے اور نیچے سے اوپر بس یہی شغل رہتا ہی -

مہراج - قسمت! کسی کا کیا قصور ہی -

نواب - اور مہری خوب لوٹتی ہی - دونون ہاتھون سے لوٹا کرتی ہی - مگر خواص بھلی مانس عورت ہی -

نازو - تم کل جاؤ ذری -

مہراج - اچھا جاؤنگا - دیکھون کہتی کیا ہی -

نواب - وہ انسے بھی بدزبانی کریگی -

نازو - اب تم تو غضب کرتے ہو -

نواب - ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی -

دوسرے روز منشی مہراج بلی دو گھڑی دن رہے نواب محمد عسکری کے ہان گئے - اُسی وقت مینہ برس چکا تھا - نواب صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ ابھی ابھی کھانا اندر گیا تھا - یہ بھی پہونچے - دیکھا کہ برانڈی کی بوتل کھلی ہوئی ہی اور ایک گلاس مین اُنڈیلے ہوئے بی قمرن پی رہی ہین اور سامنے اربر کی کھچڑی اور دانے دار گھی اور بورانی اور گولے کباب اور شلجم کا اچار رکھا ہی - کھاتی جاتی ہین اور چسکی لگاتی جاتی ہین -

مہراج - مین اچھے وقت پر آ پہونچا -

قمرن - (نظر حقارت سے دیکھکر) دور ہو میرے سامنے سے -

مہراج - (غصے کو ضبط کرکے) تجھے جنون تو نہین ہو گیا ہی منہار دالی - باجی کی باجی -

قمرن - جو ہمکو کہے وہ باجی - اُسکا ہفتاد پشت باجی -

مہراج - مہری کی طرح تو بھی پٹیگی -

ق - تو آپ پٹیگا -

م - قضا کھیلتی ہی سر پر کیا ؟

ق - تیرے سر پر قضا کھیلتی ہی ؟

م - اب سر منڈوایا جائیگا اور جوتیون کا ہار گلے مین ہوگا -

قمرن - دیکھنا کیسا اللہ بدلا لیتا ہی تجھ سے بھی اور اُس ستر خسمی سے بھی -

خ - حضور اب کاہیکو بات بڑھاتی ہین (قمرن سے)

سرکار خاموش رہیے ۔ آپ ہی چپ ہو جایئے ۔ اِس سے کیا فائدہ ہوگا بھلا ۔
م ۔ تمکو ابھی اِس چھوکری کا حال اچھی طرح نہین معلوم ہی اِسکے کاٹے کا منتر نہین ہی ۔
ق ۔ کھانا حرام کردیا ۔
م ۔ مین جاتا ہون ۔ تیری صورت نہ خدا دکھائے ۔
ق ۔ یہان کسکی جوتی کو غرض ہی ۔
م ۔ جوتی پیزار کا حال معلوم ہو جائیگا ۔
ق ۔ ہو چکا اپنی اپنی خبر لو ۔
م ۔ ہمارے ہان تیری ایسی مین سو ساٹھ صبح و شام آتی ہین تو ہی کیا مال ۔
خ ۔ ای حضور اب بات کو مختصر کیجیے ۔
م ۔ میری آنکھون مین خون اُتر آیا ہی ۔
خ ۔ اپنی طرف دیکھیے حضور ۔
م ۔ یہ اور ہمسے زبان ملائے ۔
ق ۔ تم کہان کے بڑے وہ بنے ہو ۔ زمانے بھر کے بداعمال بدچلن آدمی ۔ مین تمکو سمجھتی کیا ہون ۔
خ ۔ ای بی بی کیون ہلکان ہوتی ہو ۔
م ۔ بازاری عورت ہی نا ۔
ق ۔ بازاری عورت تیرے گھر کی ہونگی ۔
م ۔ قمرن نکال کے یہ جوتا اتنے لگاؤنگا کہ یاد ہی کریگی ۔ سور کی بچی ! یو بلڈی فول ۔ چماری کا بچہ ۔ مادہ خر ۔
ق ۔ یہ جا کے نواب مونڈی کاٹے کو سناؤ جس کے دوست ہو ۔ ہم اُسکو اور تم کو دونون کو کیا مال سمجھتے ہین تم ہو کیا بیچارے ۔

م ۔ اچھا کل اسکا جواب دونگا (باہر چلے گئے) ۔
قمرن نے شراب جام مین انڈیلی اور پی اور اچار کھانے لگی ۔

قمرن کا پتا نہین

قمرن ۔ میری تو تجھپر جان جاتی ہی ۔
مرد ۔ چل جھوٹی ۔
قمرن ۔ بن تیرے دیکھے چین نہین آتا ۔
م ۔ سب جھوٹ ۔
ق ۔ بھلا جھوٹھ ہوتا تو مین یہان کاہیکو بیٹھی ہوتی ۔
م ۔ نواب نے نکالدیا ہوگا ۔
ق ۔ نواب کی کیا اصل و حقیقت ہی ۔
م ۔ بس بس ہم سمجھ گئے ۔
ق ۔ (بوسہ لیکر) مین قربان ۔
م ۔ (جواب بوسہ دیکر) اِس شہر مین تو ایسی کوئی نہین جو ہمکو دیکھے اور رال نہ ٹپکنے لگے ۔
ق ۔ اب ہمارے سامنے نہ کسو کا نام لینا ۔
م ۔ اوہو تم ہو کون ۔
ق ۔ ہم نے روپیہ دولت گہنا نعمت چھوڑ کے تیرا ساتھ دیا ہی ۔
م ۔ پھر ہم اسکو کیا کرینگے ۔
ق ۔ ذری ہماری ایک گوئیان کو ڈھونڈ لاؤ ۔
م ۔ کون گوئیان ۔
ق ۔ جسکا ہم نام لین ۔ جیسے ہمین کسی نے لاکھوا روپیہ دیدیا ۔ تو بجے ۔
م ۔ (بوسہ لیکر) قمرن جانی ۔ قمرن نام ہی کہ قمر [illegible]

ق۔ جو تو کہے وہی نام ہی۔

م۔ تمھارا نام قمرن ہی۔ قمرن جان صاحب۔

ق۔ تو جو چاہے کرے۔ تجھ سے ہم ہارے ر

م۔ ارے ایک تم ہی نہین۔ ہمسے بڑے بڑے ہارے ہین۔ جنسے دیکھا وہ بس مین آگئی۔

ق۔ اِسی کو موہنی کہتے ہین۔

م۔ جو ہو سو ہو۔ عورتون سے ہمکو بُرا لہنا ہی۔

ق۔ قسمت کا دھنی ہی تو۔

م۔ ہون تو دھنی ضرور۔

ق۔ کیا جانے کتنی عورتین تیرے بس مین آگئی ہونگی ان گنت۔

م۔ اِسکی کون گنتی ہی۔

ق۔ ایک بات پوچھون بتائیگا۔ منی بھی تیرے بس مین کبھی آئی تھی۔ سچ کہنا۔

م۔ ایک منی لیے پھرتی ہو۔

ق۔ وہ تو قسمین کھاتی ہی۔

م۔ جھوٹی ہی۔ جھوٹون بلاؤن۔ تو سچون آئے۔ دوڑی ہوئی آئے۔ دوڑی ہوئی۔

ق۔ بھلا بُلا تو۔ ایک بات ہی ہم اُسکے سامنے نہونے کے وہ بڑی ایک ہی۔ ہم اُسکو دیکھین وہ ہمکو نہ دیکھے۔

م۔ تم کنواڑے کی درار سے دیکھنا۔

ق۔ ہان چپکے چپکے دیکھا کرونگی۔ وہ تو بڑے غرور کی لیتی ہی کہ مین کیا جانون کون ہی کون نہین ہی۔ ہم ایسے لوگ نہین ہین اور کیا جانے کیا کیا بکا کرتی ہی ایک دفعہ ہم اُسکو یہان اپنی آنکھون دیکھ لین بس۔ ذری اُسکا غرور تو ٹوٹے بہت بڑھ بڑھکے باتین کہا کرتی ہی۔

مرد۔ اب تو یہ بتا کہ یہان رہیگی یا کہین اور رہا کریگی جو یہان رہے تو ہم ویسا ہی بند و بست کرین۔

ق۔ کچھ سڑی ہو گیا ہی۔ دین دنیا دونون کو چھوڑ کے یہان آئی ہون اور تو پوچھتا ہی کہ یہان رہیگی یا نہین۔

م۔ اچھا بس رہا کرو۔

ق۔ مکان تو کوئی لے لے۔

م۔ ہم غریب آدمی ہین۔

ق۔ بیس ہزار کا گہنا پہنکے آئی ہون۔ تو غریب کاہے سے ہی۔

م۔ ہم تمھارا گہنا کیا کرینگے۔

ق۔ تیری اتنی اوقات تو ہی نہین کہ ہمکو کھلا اور پہنا اور اوڑھا سکے۔ اِسی کو بیچ۔

م۔ (خوش ہوکر) اچھا سمجھی جائیگی۔

ق۔ یہ سب اب تیرا مال ہی۔

م۔ اے تم جیتی رہو۔

ق۔ ہماری زندگی تو اب تیری زندگی کے ساتھ ہی۔ میری تجھپر جان جاتی ہی بس۔

م۔ اور ہماری تم پر جان جاتی ہی۔

ق۔ اچھا اب یہ بتاؤ کہ تمھارے یہان کون کون آئیگا اور کس کس کو تم معتبر سمجھتے ہو۔ جو ہمارا کہنا مانو تو کسو کو اعتبار دار نہ سمجھو کسو کا اعتبار نکرنا۔ ہرگز نکرنا نہین تو ہم پکڑے جائینگے اور تم قید ہو جاؤگے۔

م۔ اچھا کوئی نہ آئیگا۔

اِس مردنے جب دیکھا کہ قمرن اسقدر زیور لیکر آئی ہو اور نقدی بھی پاس ہو تو خوشامد کرنے لگا اور سمجھا کہ سونے کی چڑیا پھنسی ہو اِسکو خوب ہی پھانسنا چاہیے ایسا نہو کہ یہ ہاتھ سے نکل جائے اور قمرن واقعی سونے کی چڑیا ہی تھی - اول تو نو عمر - کم سن دوسرے خوبرو اور خوش جمال - تیسرے مالدار - اب اور کیا ہونا چاہیے -

م - اب ایسا کرو قمرن کہ تمام عمر نبھ جاؤ -

ق - جو اللہ کی مرضی ہوگی تو ایسا ہی ہوگا -

م - ہم تمھارے گلام ہین -

ق - مین خود تیری لونڈی ہون -

م - تمنے ہمارے پیچھے ساری دولت کھو دی -

ق - دولت ! راج کہو - راج پر لات مار کے آئی ہون -

م - ہان ! ہم جانتے ہین -

ق - تیری چاہ مین راج کھو دیا -

م - یہان بھی راج کروگی -

ق - بڑا راج تو یہ ہو کہ تو پاس رہیگا -

م - ہم اپنے کلیجے مین تمکو رکھینگے جی -

ق - دل کو دل سے راہ ہو -

م - یاد ہو جب ہماری تم پر جان جاتی تھی وہ دن یاد ہین -

ق - جھوٹا ہی - تو تو کبھی بات بھی نہین پوچھتا تھا نفضلے - جان تو ہماری ہی جاتی تھی کہ اُس برف والے لونڈے کو بلا لاؤ -

اب ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ قمرن نواب کے ہان سے بھاگ کر نفضلے برف والے کے گھر پہونچی -

دوسرے دن سویرے مغلانی اُٹھی تو قمرن کا پلنگ خالی پایا - سمجھی کہ کوٹھے پر گئی ہونگی کیونکہ قمرن کا قاعدہ تھا کہ تڑکے کوٹھے پر جا کر مُنھ ہاتھ دھوتی تھین اور نو دس بجے تک وہین بیٹھی رہتی تھین - اور کھانا بھی وہین کھاتی تھین - مغلانی آدھ گھنٹے کے بعد کوٹھے پر گئی اور پیچھے پیچھے مہری بھی گئی - ادھر اُدھر دیکھا تو قمرن کا کہین پتا نہین -

مغلانی - مہری - حضور کہان ہین -

مہری - یہین کہین لیٹی ہونگی -

مغلانی - لیٹے لیٹے تو اب اُٹھی ہین -

مہری - ای حضور کہان ہین -

مغلانی - سرکار ! -

مہری - اُس کمرے مین دیکھو -

مغلانی - ہم اِس کمرے مین دیکھتے ہین تم اُس کمرے مین دیکھو -

مہری - کہان چلی گئین -

مغلانی - نیچے ہی تو نہین ہین ؟ -

مہری - کیا جانے کہان ہین -

مغلانی - (چو طرفہ ڈھونڈھکر) یہان تو نہین ہین -

مہری - اور یہان بھی نہین ہین -

مغلانی - تو پھر تمنزلے پر چڑھکے دیکھو -

مہری - (تمنزلے پر جاکر) ای کہین بھی نہین ہین -

مغلانی - نیچے تو چلکے دیکھو -

مہری - ہان - وہین ہونگی -

مہری نے نیچے کے کمرون اور دالانون مین اُدھر

اُدھر تلاش کی مگر کہین پتا نہ ملا - مغلانی بھی ڈھونڈھ ڈھونڈھ کے
ہار گئی - اب یہ فکر ہوئی کہ نواب صاحب کو اطلاع دین
کہ قمرن جان کا کہین پتا نہین لگتا -

دربان سے مہری نے کہا کہ نواب صاحب کو فوراً
یہان بھیجدو - کہنا بڑا ضروری کام ہی - ابھی ابھی بلایا ہی
دربان - (نواب سے) حضور کو محلسرا مین یاد کیا ہی اور
مہری نے کہا ہی کہ حضور کو بہت جلد بھیجدو کہ ضروری کام
ہی مگر کام نہین بتایا ہی -

نواب - اچھا آتے ہین -

دربان - حضور بہت جلد ہی کا کام ہی -

نواب - کہدو کہ آتے ہین -

نواب صاحب سمجھے کہ قمرن نے بلایا ہوگا - وہان
جاتے ہین تو مہری بدحواس - مغلانی گھبرائی ہوئی -
پوچھا (کس نے بلایا ہی ہمکو ؟)

مہری - حضور کیا عرض ——

مغلانی - سرکار آج ——

نواب - کیا ! ہمین کس نے بلایا ہی -

مغلانی - خداوند لونڈی نے تکلیف دی ہی -

ن - مطلب ! -

مغلانی - حضور آج سویرے سے بیگم صاحب کا
پتا نہین ہی -

ن - پتا نہین ہی کیا معنی !

م - سرکار کہین ڈھونڈھے نہین ملتی ہین - اوپر
دیکھا - نیچے دیکھا سب کہین ڈھونڈھا کہین نہین
ملتی ہین -

ن - این ! کیا !! یہ کیا ماجرا ہی !!!

مغلانی - سرکار سمجھ مین نہین آتا -

ن - اچھا ہمارے سامنے تو تلاش کرو -

مہری - حضور اِس دالان مین کوئی نہین ہی -

ن - ہان اِسمین تو کوئی نہین ہی -

مہری - اچھا اب اس دالان مین دیکھیے -

ن - اِسمین بھی سناٹا ہی -

مغلانی - اِن دو کمرون مین بھی کوئی نہین ہی -

ن - ہان صاف سناٹا ہی - اچھا اِس دُر مین تو آکے دیکھو -

مہری - اِسمین بھی کوئی نہین ہی -

ن - خالی پڑا ہوا ہی -

م - حضور اب اوپر چلکے دیکھیے -

ن - کوٹھے پر ہونگی جی -

مغلانی - خداوند اللہ کرے ہون -

مہری - ہمکو تو حضور اب امید نہین رہی -

ن - نہین نہین اوپر ہونگی -

کوٹھے پر جاکر دیکھا تو کسی کمرے مین آدمی کا نام نہین
سب خالی - اب تو نواب صاحب بھی پریشان ہوے
کر یا خدا یہ کیا ماجرا ہی - کہین پتا ہی نہین - حکم دیا کہ
جو کوٹھے اور کوٹھریان بند ہین انکو کھولو اب اِس عرصے
مین آغا محمد اطہر صاحب اور منشی مہراج بلی بھی آ گئے
اور اُنکو بھی نواب نے اندر بلوا لیا - اور افسوس کے
ساتھ کہا کہ قمرن کا کہین پتا نہین ہی - ادھر اُدھر سے
کُنجیان آئین - جو کوٹھے اور کوٹھریان مقفل تھین
وہ سب کھولی گئین مگر قمرن ندارد -

آغا - یہ کیا ہوا یار -
ن - عقل نہین کام کرتی -
مہراج - مہری یہ سارا ئیرا فساد ہی -
مہری - ارے صاحب مجھ سے تو اچھی طرح سے بات بھی
نہین کرتی تھین -
مہراج - پھر مغلانی کو معلوم ہوگا -
مغلانی - سرکار جو ہمکو ذری بھی معلوم ہو تو ہمارا منھ
عقبلے مین کالا ہو -
ن - کے بجے رات تک تمنے اُنکو دیکھا تھا -
مغلانی - ایسا کہ کوئی ایک بجے تک -
آغا - اور تم نے مہری -
مہری - حضور آدھی رات کے بعد تک تھین -
ن - کوئی آتا جاتا تھا -
مہری - پرندہ پر نہین مارتا تھا -
ن - پھر یہ کیا ہوا -
مہری - حضور عقل کام نہین کرتی -
ن - آغا صاحب - عقل دوڑائیے بڑا ہی غضب
ہو گیا ہی -
مہراج - بیشک -
مغلانی - حضور کوئی دو بجے دھماکے کی آواز آئی تھی
جیسے کنوئین مین کوئی شی گری -
مہراج - اور تمنے غل نہ مچایا -
مغلانی - کچھ شک تو تھا ہی نہین -
آغا - کنوان آنکار نے والے کو بلوائیے - جلدی
بلوائیے -

مہری - تڑکے اِدھر اُدھر ڈھونڈھا تو ہم سمجھے کہ کوٹھے پر
ہونگی - وہان بھی نہین - بس پانون تلے سے مٹی سی
نکل گئی کہ یا اللہ اب کیا ہونا ہی - نہ کوٹھے پر نہ نیچے -
مہراج - بھلا گھر مین کوئی مقام ایسا تو نہین ہی کہ جسپر
سے بازار کی جانب کو دسکے -
ن - دیکھو - نیچے تو کوئی مقام ایسا نہین ہی - مگر
کوٹھے پر شاید ہو تو ہو -
منشی مہراج بلی کوٹھے پر جانے ہی کو تھے کہ آغا
محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب بھی گھبرائے
ہوے اندر گھس آئے اور سخت حیرت کے ساتھ پوچھا
کہ ارے میان یہ کیا ہوا - پہرے والا تو اِسمین شریک
نہ تھا - اِسکی اچھی طرح تحقیقات کرو - پہرے والے سے
دریافت کیا تو اُسنے کہا حضور صبح سے شام تک تو کوئی
فنس یا ڈولی نہین آئی - کوئی عورت تک نہین آئی
اور دن بھر آدمی احاطے اور باغ مین بھرے رہتے ہین
اور دو دو پہرے اور اِس سب کے علاوہ یہ تو ملاحظہ فرمائیے
کہ بڑا پھاٹک بجز گاڑی یا بگھی آنے کے وقت اور کبھی
کھلتا ہی نہین - یہ ڈولی ڈنڈا کدھر سے جاتا - سب
پہرے والون سے دریافت فرمائیے دیکھیے کیا کہتے
ہین - اور پہرے والون نے بھی اِنکی تائید کی - اور
سب کو کلی یقین ہو گیا کہ پہرے والون کا قصور نہین ہی
آخر کار نواب صاحب کو ایک بات کا کھٹکا ہوا کہ کہین
کوٹھے پر سے تو نہین چلی گئی - کوٹھے پر گئے تو دیکھا
کہ بازار کی جانب جو زینہ تھا اُسکا بازار کے رخ کا دروازہ
بند ہی مگر کنڈی ٹنگ رہی ہی - ماتھا ٹھنکا کہ اسطرف سے

بھاگ گئی ہوگی کھوتے ہین تو باہر سے بند - آدمی دوڑ آئے تو معلوم ہوا کہ باہر سے مقفل ہی - سمجھ گئے کہ شب کو اِسی زینے کی جانب سے بھاگ گئی اور باہر سے قفل بند کر گئی - اگر کوئی چور دیکھ لیتا تو موس ہی لیجاتا -

ادھر اُدھر لوگ دوڑائے مگر کہین پتا نہ ملا - نازو کو خبر ہوئی تو سر پیٹ لیا - ضعیفہ نے سنا تو بہت روئی منی کو بھی سخت افسوس ہوا - کئی مہینے اِس امید مین گذر گئے کہ شاید قمرن کا کہین پتا لگے مگر بے سود - نواب صاحب اپنی حماقت کے سبب سے صید غم و الم ہوے کہ قمرن ہاتھ سے گئی اور کبھی نازو کبھی مہراجبلی کبھی اور احباب راز دان سے کہتے تھے کہ ہم سے بڑی بیوقوفی ہوئی کہ اُس چھری کو ہمنے نکالدیا - اگر وہ نہ جاتی اور ہم اُسپر سختی نکرتے تو وہ ہرگز قمرن کو گمراہ نکرتی - مگر اب کیا ہو سکتا ہی مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد -

آغا محمد اطہر اور چھٹن صاحب کو انکی اس حماقت پر سخت افسوس تھا کہ وہ کم بخت تو انکے گھر سے نکل گئی اور یہ اُسکا نام لے لے کے روتے اور سر دھنتے ہین - نازو اِنکو کبھی کبھی آکے سمجھاتی اور دل بہلاتی تھی اور اُسکے سبب سے نواب صاحب کا غم ذرا غلط بھی ہوتا تھا قمرن کے بھاگنے کے چند ہی مہینے بعد نازو کی بڑھیا بھی ڈھلک گئی - اور نازو اب بالکل اکیلی رہگئی دوسرے تیسرے نواب عسکری یا تو نازو کے پاس خود مہراجبلی کے ہان جاتے تھے یا نازو اور مہراجبلی اِنکے ہان چلے آتے ہین -

جب ایک سال کے قریب گذر گیا تو قمرن کی محبت بھی کم ہو گئی مگر دل سے نہین بھولے تھے ایک روز ممن نے بیٹھے بیٹھے کہا کہ قمرن کا خدا جانے کیا حشر ہوا ہوگا - بُرے دن جب آتے ہین تو یہی ہوتا ہی - تر لقمہ کھانے کو ملتا تھا - اچھے سے اچھا پہننے کو - زیور سے گوندنی کی طرح لدی رہتی تھی - حکومت کرنے کو سب سامان موجود خدمت کو ماما خواصین پیش خدمتین مغلانیان مہربان آتو ددا یہ وہ - سواری کو فٹن گاڑی پالکی بروش اَدّھا فنس سکھپال تامدان - مگر بُرے دن آئے اور بس دھر لیے گئے - جب قمرن کے بُرے دن آئے تو ایسے گھر سے نکل گئی -

ع - خدا جھوٹ نہ بلوائے تو چکّی ہی پیستی ہوگی - اپنے کیے کا پھل پایا روٹیان لگین نا -

مسخرہ - حضور یہ پلاؤ وہ شی ہی کھاکے ضبط کرنا بڑا مشکل کام ہی - یہ باقرخانی اور زردہ اور شیرمال اور یخنی پیٹ مین اُچھلا کرتی ہی -

ع - مگر نازو جان واللہ کسی شریف کے نطفے کی ہی وہ منہار کی لڑکی نہین ہی -

ممن - حضور یہ سچ فرماتے ہین اِسمین شک نہین - نازو کی شرافت مین کوئی شک نہین ہی - اب تک منشی مہراج بلی کے ساتھ نبھا رہی ہی -

مسخرہ - پرسون زار زار روتی تھین - کہتی تھین کہ قمرن اگر مر بھی جاتی تو رنج نہوتا مگر یہ کلنگ کا ٹیکا البتہ شاق گذرتا ہی کہ ایک میان کو چھوڑ کے دوسرا کیا اُسکو بھی چھوڑا -

ع - پچھتاتی ہوگی اب -
مسخرہ - پھر اب پچھتائے کیا ہوت ہی کہ چڑیان چُگ گئین کھیت -
ع - کچھ پتا نہ معلوم ہوا کہ کہان بھاگ گئی - کس کے ساتھ چلی گئی اور کس کی سانٹھ گانٹھ سے گئی - زمین کھا گئی آسمان کھا گیا -
ممن - حضور اُسی مہری کے پھیر مین گئی ہوگی - ہمارا دل گواہی دیتا ہی کہ اُسی چڑیل کی کارستانی ہی - مار اپٹرا کیا - ادھر کا رکھا نہ اُدھر کا رکھا - اور مار بھی ڈالا ہو تو عجب نہین زیور کی طمع نے یہ سب کچھ کرایا - مگر قمرن کی عقل بھی واقعی جواب ہی دیگئی تھی - افسوس -
ع - ارے یار وہ یہ ذکر ہی جانے دو -
ممن - حضور میان جملو کو حکم ہو کچھ سنائین -
میان جملو نے کچھ متفرق اشعار سنائے ؎

در محفل خود راہ مدہ ہمچو منے را
افسردہ دل افسردہ کند انجمنی را

ع - آپ کی ایسی تیسی - ہم تو دو گھڑی غم غلط کرنے کے لیے کچھ سننا چاہتے تھے تمنے وہ اُلٹی سنائی کہ اور مزاج برہم ہو گیا -
ممن - پاگل تو ہین ہی -
مسخرہ - اپنی نانی کو روتا ہی یا دادی امان کو -
ممن - جی ہان بڑے دور اندیش آدمی ہین ماشاء اللہ!

ہر طرفہ تماشا سر بازار محبت
سر بیچتے پھرتے ہین خریدار محبت
اللہ کرے تو بھی ہو بیمار محبت
صدقے مین چھٹین تیرے گرفتار محبت

ع - ممن اگر گانا سیکھین تو خوب گائین -
مسخرہ - خوش گلو آدمی ہی -
جملو - مگر بے اصولے -
ع - عجب پاگل آدمی ہو - مین تو خود کہتا ہون کہ اگر ممن گانا سیکھین تو خوب گائین - آدمی خوش گلو ہی مگر ناواقف - اصول سے واقف نہین ہی -
ممن - بے اصولے کی کیا کہی ہی - ہم کیا گویے ہین یا گانے کی روٹیان کھاتے ہین - بے اصولے ہوگے تو تم اور لے دار ہو تو تم جنکی روٹیون کا دارمدار گانے پر ہی ہمکو کیا - ہمارا یہ پیشہ نہین ہی - ہان شوقیہ گا لیتے ہین -
جب دربار برخاست ہوا تو نواب صاحب نے ممن سے کہا کہ بھئی قمرن کا کچھ تو پتا لگاؤ - اتنا تو معلوم ہو جائے کہ وہ کس کے پھیر مین گئی ہی بس اور ہم کچھ نہین جانتے ممن نے کہا حضور تو کل اور پرسون کی چھٹی دیجیے اور کچھ خرچ کو دلوا دیجیے - تو انشاء اللہ کوشش کرون - نواب صاحب نے بارہ روپے فوراً دلوا دیے - میان ممن روپے لیکر خوش خوش روانہ ہوے - اور سوداگر کی دکان سے ایک بوتل رم کی لائے اور ایک دوست کے ہان جاکر کباب منگوائے اور تمام شب کھانے پینے اور عیش و نشاط مین رہے صبح کو عمدہ عمدہ کھانے پکوائے الغرض دو دن خوب جشن کیا اور خوب بادہ نوشی کی تیسرے دن شام کو ایک شخص کو پٹی پڑھا کر لے گئے نواب صاحب کی خدمت مین آداب بجا لائے اور کہا پیر و مرشد یہ میر صاحب میرے عنایت فرمائین کچھ تخلیے مین عرض کرنا ہی اُسی وقت تخلیہ ہو گیا

صرف ممن اور میر صاحب اور نواب۔
ممن۔ حضور کچھ کچھ تو پتا لگا ہی۔ مگر افسوس ہی کہ پہلے ہم لوگون نے اِسکا کچھ تدارک نہ کیا ورنہ گرفتار کر لیتے جناب میر صاحب بیان کیجے۔ آپ خود ہی فرمائیے۔
میر۔ پیر و مرشد کیا عرض کرون۔ پہلے سے ذرا بھی نہ معلوم تھا ورنہ یہ کاہیکو ہوتا مگر اب تو وقت ہاتھ سے نکل گیا۔
نواب۔ ہان کیا بات ہوئی۔ آپ خوب ملے واللہ۔
میر۔ حضور میری سسرال کے پڑوس مین ایک مہری رہتی تھی۔ تو ہم شام کو ہر روز بلا ناغہ سسرال جایا کرتے تھے ہمارے ساڑھو نوکر ہو کر عظیم آباد گئے ہین۔ تو اپنی سالی کے پاس مین جایا کرتا ہون۔ ایک تو سالی۔ دوسرے ہمارے گھر کے لوگون سے ایسا اُنس ہی کہ بہنون بہنون مین کم ہو گا اور اِس سب پر طرہ یہ کہ ہماری سالی بڑی شوخ اور چلبلی ہین اور کم سن عورت اور بلا کی حسین۔ تو دو گھڑی وہان جا کے ہنستے بولتے اور چہل کرتے ہین۔ مہری اُنکے گھر بہت آیا جایا کرتی تھی اور سنتے ہین خدا جانے جھوٹ ہی یا سچ ہی کہ کبھی کبھی ہماری سالی صاحب کو ہوا بھی کھلا لایا کرتی تھی۔
راوی۔ اِس فقرے پر نواب صاحب کو ذرا حیرت ہوئی کہ سالی کی نسبت یہ کلمہ اُسکی زبان سے کیونکر نکلا مگر یہ نواب صاحب کی غلطی تھی۔ جب اُنھون نے اپنی سالی کے حسن و جمال اور شوخی و چستی کا حال بیان کیا تھا جبھی سمجھ لینا تھا کہ یہ اِس فشن کے آدمی ہین۔
میر۔ خیر تو حضور والا مین اُس مہری سے بھی چہل کیا کرتا تھا کہ مہری صاحب اگر ہم آپ کے سامنے اپنی سالی کا بوسہ لین تو آپ بگڑ تو نجائیے گا وہ کہتی تھی واہ بگڑینگے کیون نہین۔
نواب۔ تو معلوم ہوتا ہی یہ وہی مہری ہی۔ بڑی بڑھی ہوئی تھی بدکارہ۔
ممن۔ حضور اُسیکی سازش۔ کھلی ہوئی اُسی کی سازش تھی مگر افسوس صد افسوس۔
میر۔ بس قبلہ اِس مہری کی صحبت مین ہماری سالی صاحب بھی کلیلون پر تھین۔ ایک دن مہری کو ہمنے وہان نہین دیکھا معلوم ہوا کہ کسی نواب کی ڈیوڑھی پر گئی تھی وہان نوکر ہو گئی۔ پانچوین چھٹے دن دو گھڑی کے لیے آجاتی تھی۔ کبھی ہمسے ملاقات ہوتی تھی اور کبھی نہین ہوتی تھی۔ ایک دن جو جاتا ہون تو ہماری سالی نے کہا مہری نوکری چھوڑ آئی اور ایک بہت بڑی رقم کہین سے لائی ہی۔
ممن۔ ابھی آپ سے اور مہری سے ملاقات نہین ہوئی۔
میر۔ جی نہین۔ رقم کا نام سنا تو بندۂ درگاہ کو خواہش ہوئی کہ بہ بینم کہ کرا آوردہ است مہری کو ہماری سالی نے آواز دی اور بلایا۔ مہری نے کہا ہم آپ کے گھر نہ آئینگے آپ تو ایک مردوے کو لیے بیٹھی ہین۔
ممن۔ مردوا کون؟
میر۔ ہماری نسبت کہا۔ مذاق مین کہا۔ خیر ہمنے آواز دی کہ مہری صاحب سلام۔ بولی سلام نہین قبول ہوتا۔ آج ہمارے دماغ آسمان پر ہین۔
ممن۔ وہ تو ہوا ہی چاہین۔
میر۔ ہم نے کہا آپ کے دماغ آسمان پر تھے کب نہین

کہ آج ہین - لے ذرا یہان تک آؤ تمھین ہمارے سر کی قسم بس وہ چمکتی ہوئی آئی اور بندگی کرکے بیٹھی - ہم نے پوچھا کہو اب کہان نوکر ہو - آہستہ سے بولی میان اتبو ہمارے پاس وہ رقم ہو کہ ہم آپ اور دنکو نوکر رکھ لین ایسا کھرا مال ڈھونڈھ کے لائی ہون کہ دیکھو تو پھڑک جاؤ - لکھنؤ مین تو اس صورت اور شکل کی دوسری پیدا نہین ہوئی ہو اور جگہ کی نہین کہہ سکتی - مرد تو مرد ہم کہتے ہین عورت تک دیکھے تو جی خوش ہو جا سنے وہ چیز لائی ہون ہین نے اصرار کیا کہ مجھے بھی دکھا دو تو اسنے جاکے کہا کہ ہمارے ایک ملاقاتی تمکو دیکھنا چاہتے ہین بس اسپر وہ عورت بگڑ گئی کہا ہم اسلیے نواب کے گھر سے نہین نکلے آئے ہین کہ ادھر اُدھر مارے مارے پھرین - بلکہ اسلیے بھاگ کے آئے ہین کہ جسکو ہم کہین اُسکو بلا دو - آخرش مہری نے ہمین کوٹھے پر چڑھا دیا اور اپنی سالی کے دو منزلے سے ہمنے مہری کے مکان مین جھانکا تو جان نکل گئی ایسی صورت کبھی کاہیکو دیکھنے مین آئی تھی - مجھے دیکھتے ہی بڑے غرور سے اُٹھی اور مہری کو بُرا بھلا کہتی ہوئی کمرے کے اندر جاکے بیٹھی - مگر ہماری دال نہ گلی - دوسرے دن مہری اور وہ دونون کیا جانے کہان غائب ہو گئین ہم نے لاکھ پتا لگایا مگر پھر پتا نہ چلا کہ کہان گئین اور کہان نہین گئین -

نواب - تو یہان تک تو پتا لگا کہ مہری کے ساتھ تھی -

ممن - صاف ظاہر ہو حضور - اور یہ تو ہم لوگ پہلے ہی سے سمجھ گئے تھے - اُسنے کیا جانے کیا سبز باغ دکھایا کہ بس اُسکے بس مین آگئی -

میر - مکان تک اُس مہری نے چھوڑ دیا ورنہ ہم اپنی سالی کے ذریعے سے اُسکو راہ پر ضرور لے آتے -

راوی - سالی کے بیلے کیا اچھا کام تجویز اتھا -

نواب - اب میان ممن تمھاری کاریگری مین پتا لگا جاتا ہو اتنا پتا ملگیا ہو اب تلاش کرنا تمھاری راے پر ہو - اور تمھاری کوشش پر -

ممن - حضور جو اتنا پتا ملا ہو تو اور بھی ملے ہی گا جاتا کہان ہو چور -

میر صاحب اور ممن سے نواب نادار بہت خوش ہوے اور ممن سے بڑے بڑے وعدے کیے کہ اگر پتا لگا دو تو تمام عمر مرہون منت رہون - میان ممن نے بھی اللو تپو کی باتین کین کہ حضور کیون غلام کو کانٹون مین خواہ مخواہ گھسیٹتے ہین - اگر جان تک حضور کے کام آئے تو واللہ دریغ نہ کرون یہ کیا بات ہو - یہان خود اُس دن سے مارے غصے کے کھانا پینا حرام ہو - اگر مہری ملجاے تو پھر دل لگی ہو - اپنا اُسکا خون ایک نہ کیا ہو تو سہی - انگریزی ہو تو کیا ہوا ابھی ایسے گئے گذرے نہین ہین پکڑ کے جھونٹے پیلے تو گنکے اک دو سو لگاؤن اور ایک گنون اور پھر کوٹھری مین بند کرکے بھوکا رکھون - کھانا پینا سب بند - سِسک سِسک کے جان جائے تو سہی -

میر صاحب نے بڑا افسوس کیا کہ اگر مجھے اِس بات کا علم ہوتا تو اب کاہیکو اتنی پریشانی ہوتی - دیوار سے دیوار ملی ہوئی - ایک پھلانگ مین اِدھر سے اُدھر ہو جاتا اور اُدھر سے اِدھر - اور محلہ ایسا کہ چاہو کسی کو کاٹ بھی ڈالو کوئی کانون کان خبر نہو - اور مہری ایک مشہور

دلالہ ہی - یہ حضور نے اسکو نوکر کیونکر رکھ لیا ہمین یہی تعجب ہی -

دو تین دن تک انکی گرم بازاری رہی - چوتھے روز میان ممن نے ایک فقرہ اور چست کیا - ایک لالہ کو پھانس لائے اور انکو دو ایک گھنٹے تک خوب پٹی پڑھادی کہ یہ کہنا اور وہ کہنا - وہ انسے بھی فقرہ بازی مین دو ہاتھ بڑھا ہوا تھا - جو جو ممن نے سکھا دیا فر فر یاد کر لیا اور کہا اس لسانی کے ساتھ بیان کرون کہ مرقع کھینچدون معلوم ہو کہ کوئی داستان گو امیر حمزہ کی داستان پڑھ رہا ہی - انکو لیکر میان ممن نواب کی خدمت مین پہونچے اور کان مین عرض کیا کہ لیجیے حضور دور تک کا پتا مل گیا ہی لالہ صاحب بیان فرمائیے یہان کوئی غیر نہین ہی - لالہ صاحب نے یون روایت بیان کی حضور مین کھیری گڑھ ضلع لکھیم پور کھیری کی جانب گیا تھا تو وہان غلام ایک سراے مین جو اثناء راہ مین واقع ہی فرد کش ہوا - میری کوٹھری کے قریب ایک کوٹھری مین جو بہت صاف ستھری تھی ایک شخص آن کے ٹکا - اُسکے ساتھ ایک رتھ تھا اور دو گھوڑے - ایک سمند سیاہ زانو دو رکابہ گھوڑا جسپر وہ خود سوار تھا اور دوسرے گھوڑے پر جسکا رنگ شرغہ تھا اُسکا ایک ملازم مسلح سوار تھا - اور رتھ مین پردہ پڑا ہوا تھا جس سے معلوم ہوا کہ کوئی پردہ نشین اسمین جلوہ گر ہی وہ یون پر دو مہریان اُسکی خادمہ تھین - اور بہنگیون اسباب تھا - جب رتھ سرا مین داخل ہوا تو اُس کوٹھری کے پاس پردہ کرایا اور سواریان اُترین - اسمین دو عورتین ایک خادمہ اور دوسری ایک زن چاردہ سالہ زرد رنگ کا پیتمبر پہنے ہوے جھمکڑا دیکھتے ہی سن سے جان نکل گئی - پیتامبر سے جسکو شاید پیتمبر کہتے ہین سمجھا کہ ہندنی ہی اور خادمہ بھی ایک ہندنی تھی مگر مہریان دونون مسلمان مرد شکل صورت اور وضع قطع سے نہ مسلمان معلوم ہوتا تھا نہ ہندو - بھٹیاری کو بلا کر مین نے پوچھا کہ کیون بی بھٹیاری آج تو خوب مالامال ہوجاؤگی اور مراد دلی پاؤگی کہ ایک رتھ اور دو گھوڑے اور اتنے آدمی اور رئیس آکے یہان ٹکا ہی - اُسنے ہنسکر جوابدیا کہ رئیس سمجھا مین نے کرایہ چکانا نامناسب سمجھا - جو دلمین آئیگا دیدینگے مین نے کہا تم جاکے رئیسہ سے ملو تو سہی - دیکھو کون ہین اور کہان سے آئی ہین - ایک جھپ ہمنے بھی دیکھ لی ہی عورت تو جوان اور خوبصورت معلوم ہوتی ہی - بھٹیاری مسکرائی اور بولی کہ تم مرد لوگ بڑے بُرے لوگ ہوتے ہو مگر تمنے جو تعریف کی تو ہمارا ابھی جی چاہتا ہی کہ چلکے دیکھین یہ کہکر بھٹیاری اُس مکان مین گئی - پہلے آدمیون نے روکا مگر جب معلوم ہوا کہ سرا کی بھٹیاری ہی تو جانے پائی - وہان سے گھڑی بھر کے بعد آئی تو مسکراتی ہوئی - منہ مین گلوری اور بدن مین عطر کی بوباس اور ہاتھ مین ایک گلدستہ - مین نے کہا اخاہ اسوقت تو آپ بڑے ٹھسے سے آئی ہین - عطر کی بوباس سے تمام سرا مہک گئی ہی اور گلوری بھی خوشبودار کھائی ہی - گلدستہ بھی ہاتھ مین ہی - بولی آپ ٹھیک کہتے تھے - اُس کوٹھری مین جو گئی تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ چاند نکل آیا مین نے تو اتنی عمر مین اس شکل صورت کی عورت نہین دیکھی تھی - اور ابھی بالکل بچہ ہی بہت ہو کوئی پندرہ برس کی ہوگی - اس سے

زیادہ نہین ہوسکتی۔ساری پہنے ہوے ہین مگر واہ رے
حسن ایسی حسن دار تو دیکھی نہ سنی۔اپنے ہاتھ سے گلوریان
بناکے ہمین دین۔عطر ملا۔ چلتے وقت گلدستہ دیا۔
ایسا مزاج بھی کم ہوگا جب مین نے اسقدر تعریف حسن
اُسکی زبانی سنی تو طبیعت بے قابو ہوگئی اور اُن مہریون
کو مین نے گانٹھا۔جب راہ پر آگئین اور میرا کلمہ پڑھنے
لگین تو بندۂ درگاہ نے پوچھا کہ تمھاری کون ہین اور
کہان سے آئی ہین اور یہ رئیس کون ہے اور یہ اِسکے ساتھ
کیون آئی ہے۔کیونکہ اگر اِنکا میان ہوتا تو شب کو باہر
کیون سوتا اور میان بیوی کا سا اِنکا اُنکا برتاؤ بھی نہین ہے۔
اُنھون نے بیان کیا کہ یہ ہماری بی بی کو بھگا لائے ہین
اور یہ ایک نواب کے گھر پڑ گئی تھین۔ اور لکھنؤ مین
اُنکا مکان ہے۔اب یہ شخص اِنکو بھگا لایا ہے اور پہاڑ کیطرف
کوئی راجہ ہین اُنکے واسطے لیے جاتا ہے۔وہان شاید
تین سو ٹھہرے ہین تین سو کا نام سُنکر مین نے کہا ہم
چار سو دینے کو موجود ہین اور مین یہی سوچا تھا کہ حضور
کے نام تار بھیجونگا اور تحفے کے طرز پر پیش کرونگا وہ لوگ
چار دن تک ٹکے رہے اِس عرصے مین بندے نے اُنسے
راہ و رسم بڑھایا مگر جو شخص بھگا لایا تھا اُسکو جو مین نے
دیکھا تو بڑا اینٹھا پایا۔جرأت نہ ہوئی کہ اُس سے کچھ
کہ سکون۔مہریون ہی سے گفتگو رہی۔مگر اُنکی بھی دال
نہین گلتی تھی۔ایک دن پھر بندۂ درگاہ نے اُس
پری کے رخ انور کی جھلک دیکھ لی مین کیا عرض کرون
حضور۔اِسمین کوئی شک نہین کہ بس حضور کے قابل
تھی۔خدا جانے کس راجہ کے واسطے لیے جاتا تھا۔
مگر مہریان کہتی تھین کہ یہ وہان رہینگی نہین کیونکہ جون جون
جنگل کی جانب بڑھتی جاتی ہین وحشت کو بھی ترقی ہوتی
ہے اِس کوہ رو مین اِنکا قیام محال ہے۔یہ شہر کی رہنے
سہنے والی عورت دن رات چہل پہل۔جنگل مین
بھلا اِنکا کیا جی لگیگا۔یہ جنگل مین رہنے والی اسامی
نہین ہین۔اِنکو خواصین چاہیین پیش خدمتین
چاہیین۔ماما چھو چھو کھلائی۔دایہ وہ۔جب کھا پچی
بھر کے عورتین گھر مین ہون تب کہین اُنکا دل بہلے
اور یہان جنگل کی جنگلی عورتون مین تو اِنکو اور بھی وحشت
ہوگی۔وہ بات کرنا کیا جانین۔اِنکی شستہ و رفتہ تقریر
یہان گنواری گفتگو۔مین بہت خوش ہوا کہ خدا کرے
یہان سے بھاگ جائے۔گھبرا کے بھاگے تو بندہ راستے
مین چیر غٹو کرے اور حضور کے محل معلی مین لائے اور پیشکش کرکے
تمام عمر کی روٹیون کا سہارا کرے مگر اتفاق ؎

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

ایک روز بس لد پھند کے چلدیے۔بندۂ درگاہ شکار
کو گئے تھے وہان سے لوٹ کے آیا تو سناٹا۔
نواب۔ارے! لاحول ولا قوہ!! غضب ہوگیا بھئی۔
ممن۔لاحول ولا قوہ۔
لالہ۔چہ گویم جناب۔سر مین درد پیدا ہوگیا۔دل گرا جانے
لگا انتہا کا افسوس ہوا کہ غضب ہی ہوگیا ع

دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

نواب۔لوگون سے پوچھا تو ہوتا۔
لالہ۔حضور کسی سے کچھ نہ کہا۔کسی کو اپنے سفر کا

حال ہی نہ بتایا- چوٹون کی طرح سے بھاگے جیسے چور بھاگتے
ہین خدا جانے کس رخ نکل گئے-
ممن- وہان جنگل مین کون جانے کدھر گئین-
لالہ- اِسطرح پر بھاگ جانے سے مہترون کا قول اور
بھی سچ نکلا کہ واقعی بھگا ہی لایا ہوگا اور اُس مرد اور
عورت مین جو برتاو ہوتا تھا اُس سے بھی پایا جاتا ہی
کہ وہ اِسی غرض سے لیگیا تھا کہ کسی کے ہاتھ بیچ ڈالے-
نواب- بس کیا خوب شعر پڑھا ہی کہ ع

قسمت تو دیکھنا کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہگیا

بس ہماری حالت اِسی شعر کے مصداق ہی ع-

دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہگیا

لالہ- ہماری بدقسمتی اور بدنصیبی-
ممن- خدا نے چاہا تو انشاء اللہ ڈھونڈھ ہی نکالونگا-
لالہ- خدا ایسا ہی کرے- یا خدا تو ایسا ہی کر-
ممن- گھیری گڈھ ضلع لکھیم پور کھیری تک تو ہم نہین گئے
تھے مگر سیتاپور تک ہوآئے ہین-
میان جلو بھی بہ تقریب سخن رہتے تھے اور ہان مین ہان
ملاتے تھے جب لالہ صاحب رخصت ہونے لگے تو نواب
محمد عسکری صاحب نے چپکے سے کہا کہ اِنکو دو اشرفیان
بطریق انعام دے دو- اور اُنکے ساتھ جاؤ
اور خوب سمجھاؤ کہ اگر کچھ بھی حال اور معلوم ہو تو
ضرور بتادین-
ممن- بہت خوب حضور
لالہ- تو غلام آداب عرض کرتا ہی-

نواب- بندگی- پھر کبھی تشریف لائیے گا- ضرور آیا
کیجیے گھر ہی آپ کا ع-

کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

لالہ- حضور کی پرورش- غلام کو اِس سے بڑھکر فخر کیا
ہوگا کہ حضور کے دربار مین حاضر ہوا کرے-
میان ممن نے دو اشرفیان تحویل سرکار سے لین
اور دو روپے اپنے نام لکھوا سئے اور لالہ کو لیکر روانہ
اب نواب صاحب اور میان جلو اکیلے رہگئے- تن تنہا تو
نواب نے کہا یار جلال الدین آج جی چاہتا ہی کہ نکو خوب
رنگین آج مے نوشی کو بہت جی چاہتا ہی- جلو نے کہا
حضور پھر ع-

درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

شغل کیجیے- غلام بھی شریک ہی- خدمتگار کو حکم
ہوا کہ برانڈی کی بوتل لاؤ اور سوڈا اور برف اور
دو تمباکو اور کچھ کھانے کو لاؤ- خدمتگار نے حکم کی تعمیل
کی اور دور چلنے لگا- اور دونون نے خوب لنڈھائی-
نواب- یار خدا ہمکو اِس کام مین سرخرو کرے-
جلو- حضور خدا مسبب الاسباب ہی ع-

شاید کہ ہمین بیضہ برآرد پر و بال

نواب- مطلب برآری ہوگی یا نہین-
جلو- مطلب برآری ہوجائیگی حضور- اطمینان رکھیے-
نواب- انشاء اللہ ابکی مار لیا ہی- انشاء اللہ تعالے-
ج- خداوند نیاز مندون کا حق ضرور یاد رہے سرکار
ن- اجی مالا مال کردونگا-
ج- اے خدا حضور کو سلامت اور شاد رکھے آمین-

ن - مجھے کوئی وعدہ خلاف سمجھے ہو صاحب جس سے جو وعدہ کیا وہ پورا کر دیا - یہ کیا بات ہی -

ج - ہان حضور کیا غلام کوئی نیا یا ناواقف آدمی ہی -

ن - پتا لگنے دو - اُس ملعون کو جو بھگا لیگیا ہی کھود کے دفنا دون اور قبر ان کو بھی وہ سزا دون کہ تمام عمر یاد کرے بھولے نہین کہ کسی سے سابقہ پڑا تھا -

ج - اسمین کیا فرق ہی حضور کو خدا نے رئیس کیا ہے جو چاہیے کر گذرے کون مشکل بات ہی -

ن - ایک کو دفن - ایک کو سزا اور ایک کو انعام -

ج - مین سمجھ گیا خداوند - دفن تو اُس بچۂ شمر کو - اور سزا اس زن کو اور انعام غلام زر خرید کو -

ن - خلعت ہفت پارچہ لو - روپیہ لو - سواری لو -

ج - حق تعالے عمر طبعی کو پہونچائے - آمین یا خدا آمین - ع

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ن - حضور اسکو تو کسی جلاد کے سپرد کر دین کہ اندھیرے اُجالے چھُری بھونک دے اور اس زن کو پابجولان -

راوی - اچھی صلاح دی - جبمین حبس دوام بعبور دریائے شور ہی ہو - ایک کی جان لین ایک کو قید کرین - دونون سنگین جرم - مشیر بھی بھلے - ے

وزیرے چنین شہریارے چنان
جہان چون نگیرد قرارے چنان

ن - سخت بدنام ہوا اس کمبخت عورت کے سبب سے بانی کہان ہی خدا نے چاہا تو جو بھگا لیگیا ہی اُسکو تو اُسی جگہ قتل کرون اور قتل کر کے اُسی جگہ دفنا دون اور ببول کا درخت نشانی کے لیے لگا دون اور سور و تکّا خون چھڑکون اور اس عورت نابکار کو پابجولان کر دون -

بس یہی ترکیب خوب ہی -

راوی - پسند آگئی - میان جملو کی صلاح پسند آگئی تھوڑی سی اور پی لیجیے -

ج - غلام تو صلاح نیک ہی دیگا - صلاح معقول میدہم شمارا کہ نہ -

ن - میدادی - نیک دادہ - بلکہ نیک و بسیار -

ج - دعا گوی دولت ام - و غلام ہم ام - و بندۂ خدا می ہستم -

ن - (نشے مین) کوئی ہی - دفنا دے - بس قتل کر ڈالا اب دفنا دے - ابے دفنا دے مردک -

خدمتگار - ای حضور کسکو دفنا دون -

جملو - کہا مانا کرو بھائی جان -

راوی - یہ اُسنے بھی بڑھ گئے -

خدمتگار - توکسکو دفنا دون - کہیے آپ کو دفنا دون اور تو کوئی مجھے یہان سوجھتا نہین ہی -

ن - اچھا جاؤ قتل کر کے نہ دفناؤ -

جملو - بھائی مالک کا حکم مانو -

خدمتگار - (ہنستے ہوے) پھر اُٹھے تو آپ کا گور کفن ہو جائے ابھی ابھی آپ تو خود نشے مین چور ہین آپ سے کون اسوقت گفتگو کرے -

جملو - آپ تو ناحق خفا ہوتے ہین - ہمنے تو ایک سیدھی سی بات کہی کہ بھائی صاحب مالک کا تو حکم ہی

کہ دفنا دو تمکو اسمین کیا عذر ہی مگر تم حجتین کرتے ہو
ایک شاخ شاخسانا نکالتے ہو-

خدمتگار- (ہنستے ہوے) بہت اچھا-

استنے مین چھٹن صاحب تشریف لائے- دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ دونون کو چڑھی ہوئی ہی-

نواب- آؤ بھائی چھٹن صاحب- ہمکو اس خدمتگار ملعون سے شکایت ہی-

چھٹن- کیون میان یہ کیا بات ہی جی-

خدمتگار- حضور اب سرکار ہی سے دریافت کرلین

چھٹن- کیا قصور ہوا بھئی-

نواب- ایک چھوٹی سی بات ہی بھائی صاحب من-

جملو- بہت ہی چھوٹی سی-

نواب- اور اس سے بھی چھوٹی-

جملو- جی بس خفیف سمجھیے-

چھٹن- (ہنستے ہوے) آخر وہ چھوٹی بات یا چھوٹی سی بات یا خفیف مین بھی تو سن لون-

جملو- اجی خفیف بات ہی-

نواب- ہم پوچھتے ہین کہ خدمتگار ہمارا حکم کیون نہ مانے وجہ- آخر نوکر تو ہمارا اور کہنا نہ مانے ہمنے حکم دیا کہ ایسی بات ایسی ہو اور وہ اسکی تعمیل نہ کرے- ایسی تیسی اسکی-

جملو- نہین صاحب- ایسی تیسی نہین- ایسی کی تیسی اور تیسی کی ایسی بھی کہہ سکتے ہو-

چھٹن- (خدمتگار سے) آج بہت پی ہی گیا-

خدمتگار- آج میان جملو صاحب اپنے آپے مین نہین ہین-

نواب صاحب کو نشہ اسقدر تیز تھا کہ بیہوش ہو گئے نواب چھٹن صاحب نے اُنکے سر کے نیچے تکیہ رکھدیا اور اُدھر خود مصروف میکشی ہوے- مگر جملو کو نہین پینے دی- اسی روز شب کو بیگم صاحبہ کی طبیعت ایسی ناساز ہو گئی کہ رات ہی کو طبیب اور ڈاکٹر بلوانے پڑے- اور اُنکے کل احباب کو اطلاع دیگئی اور منشی مہراج بلی اور آغا محمد اطہر اور نواب چھٹن صاحب اور ممن سب کو آنا پڑا- کئی روز تک طبیعت جادۂ اعتدال سے منحرف رہی اور سب احباب تو دن رات اُنھین کی کوٹھی مین رہتے تھے مگر منشی مہراج بلی صاحب تو دس بجے دن کو کھانا کھانے اور نہانے کے لیے اپنے گھر چلے جاتے تھے- آخر کار طبیعت خدا خدا کرکے ٹھہری اور ڈاکٹرون نے نواب صاحب کو اطمینان دلایا کہ اب فضل الٰہی ہی-

ہفتے عشرے کے بعد ایک روز نازو جان اپنی مہری سے باتین کر رہی تھین کہ بیگم صاحب نے ایکبے بڑی بیماری اُٹھائی ہمین اندیشہ تھا اور ہم دعا مانگا کرتے تھے کہ اللہ کرے بیماری جلد دور ہو- بارے شکر ہی کہ اب فضل الٰہی ہی- یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ منشی مہراج بلی آئے-

خاتمہ !!!

مہراج- نازو جان تمکو نواب صاحب نے ایک جگہ بلوایا ہی (آہ سرد بھر کر) گاڑی بھی بھیجی ہی-

نازو- مین بھی تیار ہون مگر آج اس جلتی بلتی لون مین کون کام ہی- ہم تو جانتے ہین ذری دیر اور ٹھہر جاؤ- ابھی تو بڑی گرم ہوا چلتی ہی-

مہراج - بڑا ضروری کام ہی - گاڑی کے دروازے بند کر لینگے - خس کے پردے پڑے ہین تر کر لینگے -

نازو - تم اسوقت گھبرائے ہوے اور پریشان سے کیون ہو -

مہراج - پیاس بہت لگی ہی - گلا خشک ہی -

نازو - ای تو پانی پیو - کیا آدمی ہو -

مہراج بلی نے برف کا ٹھنڈا ٹھنڈا پانی ایک کٹورا بھر کے پیا اور اصرار کیا کہ نازو جان جلد چلو - نازو تیار ہو گئین - پردہ کرایا گیا - دونون گاڑی پر سوار ہوے اور چلے تو راستے مین نازو کو اس سبب سے پریشانی سی ہونے لگی کہ مہراج بلی بار بار ٹھنڈی سانسین بھرتے تھے اور نازو جو باتین کرتی تھی اُنکا جواب اُکھڑا اُکھڑا سا دیتے تھے -

نازو - اسوقت ایسا کونسا کام ہی -

مہراج - ہان - یون ہی بلوایا ہی -

نازو - یون ہی کی بھی ایک ہی کہی - ابھی کوئی ایک بھی نہ بجا ہوگا - ٹھیک دوپہر یا ہی اور گرمی کی دھوپ چیل انڈا چھوڑتی ہی - کہنے لگے (یون ہی بلوایا) -

مہراج - نہین کچھ ایسی -

نازو - اف - اتنی ہی دور مین مارے پسینون کے بولا گئی - ای ذری کھڑ کھڑیان کھولو - کہین سے ہوا تو سنکے -

مہراج - (خاموش بیٹھے کچھ سوچنے لگے) -

نازو - تم اتنے وقت ہو کہان -؟

مہراج - یہ کیون - ہین کہان! ہین ہین -

نازو - کچھ کھوئے ہوے سے ہو - بیگم صاحب کا مزاج کیسا ہی -

مہراج - (دبے دانتون) اچھا ہی -

نازو - اللہ کرے اچھا ہو - مگر دل نہین مانتا - تم اتنے سست کیون ہو - سچ سچ بتاؤ - کل تو تم کہتے تھے کہ بیگم نے کھچڑی کھائی اور نیند بھی آئی اور بید کے علاج سے فائدہ کیا - اب آج یہ کیا ہو گیا -

اتنے مین گاڑی رُکی - مہراج بلی نے کھڑکیون سے دیکھا اور پوچھا (گاڑی کیون رُکی ہی) کوچبان نے کہا (بھیڑیان سڑک پر بکھر گئی تھین) جب گاڑی چلی تو نازو جان نے باصرار دریافت کیا کہ تم ہمین سے لیے کہان چلتے ہو - ہم بیگم صاحب سے چار آنکھین کیونکر کر سکینگے - مہراج بلی نے جواب دیا جہان تم چلتی ہو وہان بیگم صاحب نہین ہونگی - اب تھوڑی دیر مین پہونچے جاتے ہین گھبراتی کاہے کو ہو -

نازو - تمھاری گھبراہٹ دیکھکر -

مہراج - نازو جان بڑی بڑی بیماریان انسان کو ہوتی ہین مگر لوٹ پوٹ کے آدمی اچھا ہی ہو جاتا ہی اور جسکو بچنا ہوتا ہی وہ کنوئین مین گرنے سے بھی بچ جاتا ہی - کوٹھے سے گر پڑتا ہی اور بال تک بیکا نہین ہوتا - اور جسکی آئی ہوتی ہی وہ بیٹھے بیٹھے مر جاتا ہی بیماری سے آدمی کو ڈرنا تو ضرور چاہیے مگر کسی حالت مین نا امید نہونا چاہیے -

نازو - یہ سب تم کہ کیا رہے ہو -

مہراج - دنیا کی بات ہی -

نازو - صاف صاف کیون نہین بتاتے -

مہراج - بات کہتا ہون جی کہ بیماری بڑی بلا ہی مگر آدمی بچ ہی جاتا ہی -

نازو - امی جان کہا کرتی تھین کہ مردون کو اُٹھ بیٹھتے دیکھا ہی اور اچھے خاصے ہٹے کٹون کو دیکھتے دیکھتے مرتے -

مہراج - ہان یہ تو اکثر ہوتا ہی -

نازو - جبھی تو کہا ہی کہ ؎

دنیا دو رنگی مکانا سرا ے
کہین خوب خوبا کہین ہاے ہاے

امی جان اکثر کہا کرتی تھین -

اتنے مین اتفاق سے آسمان پر غبار چھا گیا اور ساتھ بڑے زور سے آندھی آئی یہان تک کہ کوچمین کو گاڑی روک لینی پڑی اور اسطرح کا اندھیرا چھا گیا کہ الامان - اور بجلی لوتکی اور بادل گرجنے لگا - چونکہ منشی مہراج بلی اُسوقت بیماری اور مرتے اور مردون کا ذکر کر رہے تھے نازو کے دل مین خوف سمایا کہ خدا خیر کرے - اور تھر تھر کانپنے لگی - اول تو عورت - دوسرے کم عمر - تیسرے نازک بدن - بجلی کی چمک اور رعد کی کڑک نے سخت مضطر و بدحواس کر دیا اور چونکہ گاڑی میدان مین کھڑی ہو گئی تھی اس سبب سے اور بھی خوف معلوم ہوتا تھا - منشی مہراج بلی خود ڈرپوک انکی بزدلی سے نازو اور بھی گھبرائی - سمجھانا اور تسلی دینا درکنار یہ خود ہی رونے لگے - ماشاءاللہ ! چون بچپن برس کا سن و سال اور ڈاڑھی موچھ پر آپ کا رونا کتنا موزون تھا -

کوچمین - ہجور بجلی کہین گرا ہی چہتی ہی -

راوی - اسنے اور جیسر کا دیا -

کوچمین - ارے ہجور گھوڑی کالی ہی اور کالی ہی چیز پر بجلی ساس اوبدا اسے کے گرت ہی -

راوی - رہے سہے حواس بھی غائب ہو گئے -

کوچمین - کا سووت ہو سرکار -

مہراج - پرمیشر کا نام لے پرمیشر کا نام لے بک بک نہ کر - یہ سونے کا کون وقت ہی -

نازو - اب کیا ہوتا ہی -

مہراج - اللہ مالک ہی - جان کے لالے پڑے مین -

آدھ گھنٹے کے اندر ہی اندر بجلی کا لونکنا موقوف ہوا اور ہوا نے بادل کو منتشر کر دیا اور تھوڑی تھوڑی پھوہار پڑنے لگی تب کہین اُنکو ڈھارس ہوئی اور گاڑی چلی - نازو کی جان مین جان آئی اور مہراج بلی سمجھے کہ اجل کے منھ سے خدا خدا کر کے نکلے - جب مکان پر گاڑی ٹھہری اور پردہ ہو کر نازو اتریں تو جیسے ہی نازو جان نے کمرے کے اندر قدم رکھا دیکھا کہ ایک اونچے پلنگ پر کوئی لیٹا ہوا ہی - اور سفید چادر اُسپر پڑی ہی - اور نواب محمد عسکری سر بالین مغموم و ملول کرسی پر بیٹھے ہین اور دو خواصین پائنتی کی طرف ادب کے ساتھ کھڑی ہین اور آغا محمد اطہر صاحب اور نواب چھٹن صاحب الگ بیٹھے ہوے کچھ باتین کرتے ہین مگر سب کے چہرے سے اُداسی برستی ہی اُس پلنگ کے اور انکے درمیان مین ایک چق حائل تھی -

نازو دنگ کہ یا الٰہی یہ کیا ماجرا ہی۔ نواب صاحب کی محلسرا ہی یا بزم خموشان ہی اور بحیرت تمام سوچنے لگی کہ یا خدا اس پلنگ پر یہ شکرا سکرم یا کون لیٹا ہی۔ کچھ دیر تک نازو سے کوئی مخاطب نہوا۔ منشی مہراج بلی کمرے کے باہر ایک پیش خدمت سے چپکے چپکے باتین کرتے تھے۔ جب آغا صاحب کی اُسپر نظر پڑی تو اشارے سے اپنے قریب بُلا لیا۔

نازو۔ (آہستہ سے) یہ انکی طبیعت ایکا ایکی ایسی ناساز ہو گئی۔ کل تک تو ایسا حال نہ تھا۔

آغا۔ نازو جان کچھ کہا نہیں جاتا۔

نازو۔ پہلے تو مین ششدر رہگئی کہ یا اللہ کون بیمار لیٹا ہی مگر جب مین نے دیکھا کہ چق پڑی ہوئی ہی اور تم دونون سے پردے مین پلنگ بچھا ہی اور نواب افسوس کے ساتھ سرہانے بیٹھے ہین تو پاؤن تلے کی مٹی نکل گئی اور تاڑ گئی کہ بیگم صاحب کے دشمنون کی حالت اچھی نہین ہی۔

آغا۔ (گردن نیچی کرکے) نازو جان۔

نازو۔ یہ ایکا ایکی ہوا کیا۔ یہ تو انکی زبانی مین کئی دن سے سنتی ہون کہ بیگم صاحب خدانخواستہ بیمار ہین اور نرسون کہ شاید اترسون سنا کہ بیماری بڑھتی جاتی ہی مگر پرسون سنا کہ اب طبیعت ٹھہر گئی کسی بید کے علاج سے فائدہ ہوا۔

ہم سمجھے اب اچھی ہو گئین۔ کل سُنا کہ کھچڑی بھی کھائی اور ہضم بھی ہوئی اور اُٹھ کے بیٹھین بھی۔ ایک ہی دن مین طبیعت ایسا پلٹا کھا گئی۔ وہ بید نادان ہی۔ ؟

چھٹن۔ کیسا بید!!!۔ افسوس کا مقام ہی بی نازو جان علالت طول کھینچ گئی ہی۔

نازو۔ اللہ سب کا مالک ہی۔

نواب محمد عسکری نے مارے غم کے نازو جان کے آنے کی آہٹ بھی نہین سُنی تھی جب انکو اطلاع ہوئی تو انھون نے بلوایا نازو آہستہ آہستہ مریضہ کے پلنگ کے پاس گئی اور نواب محمد عسکری کے قریب ایک کرسی پر بیٹھی تو نواب صاحب نے مریضہ کے کان مین کہا کہ (ذری آنکھین کھولو۔ دیکھو تو کون بیٹھا ہی) نازو بولی (یہ بیچاری مجھے اتنے دن کے بعد کا ہیکو پہچانینگی۔ حضور اب مجاز کا کیا حال ہی۔)

یہ آواز سُنکر مریضہ نے چادر سر سے ہٹائی مریضہ نے نازو کو غور سے دیکھا اور نازو نے مریضہ کو۔

نازو۔ پہچان ہی نہین پڑتین۔

مریضہ۔ یہ کون ہین نواب ؟

نواب۔ پہچانو۔ کہو تو گول تکیہ رکھدیا جاے۔ اسکے سہارے ذری اُٹھ بیٹھو۔

نازو نے جلدی سے تکیہ رکھا اور پیش خدمتون نے کمر تھام کر تکیے کے سہارے بٹھا دیا۔ نواب صاحب نے نازو سے پوچھا (کہو۔ پہچانا) نازو بولی (کیونکر پہچان سکتی دو ہی دن مین گل کے کانٹا ہو گئی ہین۔ اللہ جلدی سے اچھا کر دے۔ بیماری بھی کیا بری شے ہو)

مریضہ۔ نواب ہماری باجی جان کو بُلواؤ۔

مہراج۔ اچھا بلوائے دیتے ہین۔

مریضہ۔ یہ حسرت تو نہ رہجاے کہ باجی کو نہین دیکھا

نازو - یہ کسکی آواز ہی (پریشان خاطر ہوکر) نواب سچ سچ بتاؤ - یہ کہین قمرن تو نہین ہین)

اس سوال کے جواب مین نواب منھ سے تو نہین بولے مگر آنکھون کو ترجمان دل بنایا اور اشکون نے جواب شافی دیا کہ (ہان قمرن ہی ہین)

نازو کو اب تک قمرن کی طرف ذرا بھی خیال نہین گیا تھا - پہلے تو یقین ہوگیا تھا کہ مہراج بلی نواب کے ہان لیے جاتے ہین کیونکہ بیگم صاحب کی علالت کی خبر انھون نے سنی تھی مگر جب کمرے مین قدم رکھا تو ہکا بکا ہوگئی کہ اگر بیگم صاحب ہوتین تو نواب چھٹن اور آغا صاحب کا کہان سے گذر ہوتا مگر چھپ پڑی ہوئی دیکھکر پھر فور آرا سے بدل دی اور یقین ہوگیا کہ اس پلنگ پر بیگم صاحب ہی مرض کی حالت مین لیٹی ہوئی ہین اسی کے مطابق چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر سے بیگم صاحب کے مرض کا حال دریافت کیا اور افسوس ظاہر کرنے لگی کہ طبیعت بحال ہوکر پھر از سر نو کیون علیل ہوگئین - جب نواب صاحب نے اپنے پاس بلایا تب بھی یہ بیگم ہی سمجھی ہوئی تھین - اور چونکہ علالت کے سبب سے قمرن کا رنگ روپ بالکل بدلا ہوا تھا اس سے اور بھی تمیز نہ کرسکی - آخر کار پہچانا تو اس حالت مین چھوٹی بہن کو دیکھکر وفور غم والم سے دل بے قابو ہوگیا - تھوڑے عرصے تک بہن کو حسرت اور عبرت کے ساتھ دیکھا کی کہ پھٹے پھٹے کپڑے پہنے ہوے ہی اور زیور کے عوض پوت کا چھلا تک نہین ہی - اور چہرے پر زردی چھائی ہوئی ہی

نواب - (کان کے پاس جاکر بآواز بلند) قمرن جان کو انکو پہچانا - یہ کون سامنے بیٹھی ہین ؟ -

قمرن - (غور سے دیکھکر) ہماری باجی جان ہین (آنکھین پرنم کرکے) باجی جان بندگی -

نازو - بندگی (آنسو چھپانے کے لیے گردن نیچی کرلی مگر اشک ٹپ ٹپ گرنے لگے) -

نواب - (آہستہ سے) سامنے بیٹھ کے روتی ہو - واہ واہ اس جسمین اور بھی حالت دگرگون ہو جاے - ذرا ضبط کرو نازو جان -

نازو کرسی سے اٹھکر ایک کونے مین گئی اور وہان جاکے خوب روئی - مہراج بلی اور چھٹن صاحب اور آغا صاحب نے جاکے بہت سمجھایا اور پانی منگواکر منھ دھلوایا اور کہا اب رونے دھونے سے کام نہ نکلیگا اب دوڑ دھوپ دوا درمن اور تیماری اور شب بیداری کا کام ہی - اور اگر تم خود ہی رونے دھونے مین رہین تو ہاتھ پاؤن بھول جاینگے اور خود بیمار ہو جاؤگی نینی تال مین قمرن کیسی سخت بیمار ہوگئی تھین مگر خدا کتنی جلد صحت بخشی بیماری جب جاتی ہی تو یون جاتی چٹکی بجاتے - سراسیمہ ہونا چاہیے دیکھو نواب استقلال سے باتین کرتے ہین - اور خبردار قمرن جان کے سامنے کبھی نہ رونا - ورنہ انکی وحشت دہ چند بڑھجایگی کہ کوئی تو سبب ہی کہ یہ رو رہی ہین - مریض اس بات کا بڑا خیال رہتا ہی - ذرا بھی شک ہوا اسکے دل مین طرح طرح کے خیال جاگزین ہوتے اور وہ یہی سمجھتا ہی کہ اب میری حالت روز بروز

ہوتی جاتی ہو-

نازو نے پوچھا (یہ آئین کیونکر- تھین کہان- بیمار کہان ہوئین اور کب سے یہان آئی ہین) آغا صاحب نے کہا (کیونکر آئین اور کہان تھین اور کیونکر بیمار ہوئین اور اب کہان سے آئی ہین یہ کچھ بھی ہمین نہین معلوم ایک عورت نے آکے کہا کہ کسی کی ڈولی آئی ہو- دربان اور سپاہی لوگ آنے نہین دیتے- ہمین بھاٹک پر گئے تو دیکھا کہ پردے کے اندر ایک عورت کانکھ رہی ہو- پوچھا کون ہو- کہان سے آئی ہو- کہا نواب کے مردانے مکان مین لیچلو تو بتاؤن- مردانے مکان مین ڈولی آئی تو کوئی پہچان نہ سکا کہ کون ہو- سبکے بعد دیگرے سب نے برآمدے مین جاکے ڈولی دیکھی مگر کسی کی سمجھ مین نہ آیا- ہر شخص جاجاکر ڈپٹ ڈپٹ کے پوچھے کہ تو کون ہو- کسکے پاس آئی ہو اور یہان کیا کام ہو- آخر کار محمد عسکری نے پہچانا اور قمرن کو کمرے مین لائے تب سے مارے ضعف اور غش کے اچھی طرح پوچھ نہ سکے کہ کیا حال ہو اور ڈولی والے انکے اترتے ہی بگٹٹ بھاگے

نازو- بھلا اب اچھی ہو جائیگی آغا صاحب-

آغا- نینی تال کا حال یاد ہو- وہان کیسی بیمار ہو گئی تھی-

چھٹن- ڈاکٹر کا علاج ہوگا- آپ ہی اچھی ہو جائینگی کچھ ایسا سخت مرض نہین ہو-

نازو- نواب کے صدقے- اللہ جانتا ہو دوسرا ہوتا تو ذری بھر کبھی رحم نہ کرتا- مگر رئیس کی کیا بات ہو- رئیس پھر رئیس ہو- بڑے بڑون کے رئیس ہین نا- انکا کیا کہنا

آغا- ابھی تک اپنا کچھ حال نہین بیان کیا صرف تمکو دوبار پوچھا- بس اور کسی کا بھی نام نہ لیا- مگر ضعف کے سبب سے بار بار غش آجاتا ہو- یہ جو تم سوتی ہوئی دیکھتی ہو یہ اصل مین سوتی نہین ہین یہ غش ہو-

نازو- اِتنی ہی سی دیر مین پھر غش آگیا اور ہم سمجھے تھے کہ سو رہی ہو- ابھی ابھی ہمسے بندگی کی- بڑا ضعف ہو ڈاکٹر کے علاج کے بغیر کچھ بھی نہوگا- حکیم تو اور بھی کمزور کر دیگا-

آغا- علاج بڑے معرکے کا ہوگا-

نازو- (آبدیدہ ہوکر) یہ دن دیکھنا بدا تھا کہ میلے کچیلے پھٹے پرانے کپڑے ہونگے اور بدن کی ہڈی ہڈی گن لیجائیگی اور سوکھکے کانٹا ہو جائیگی اور ڈولی پر لدکے آئیگی اور پتا نہ چلیگا کہ کون لایا اور کہان سے آئی-

آغا- چلو اب اس خیال سے درگذرو-

نازو- اور ایک دن وہ تھا آغا صاحب کہ آپ اور نواب انکے پیچھے پیچھے دوڑے گئے تھے اور ایک دن آج ہو

آغا- مگر یہ بھی خدا کو اچھا کرنا تھا کہ یہان آگئین-

چھٹن- درتی دمی دوڑنے دھوپنے والے ہین روپیہ خرچنے کا کوئی خیال ہی نہین- سب طرح کا آرام ہو-

نازو- اب علاج کب سے شروع ہوگا-

آغا- بس آج شام کو ڈاکٹر آئیگا-

چھٹن- اختر کی راے ہو کہ ذرا سفر کا تکان دور ہو اور شربت انار کو برف مین ٹھنڈا کرکے پلالین تو کپڑے بدل کے صاف ستھرے اور نئے نئے کپڑے پہنا دین تاکہ ذرا صفائی سے دل کو قوت ہو تو پھر پانچ چھ بجے تک ڈاکٹر کو بلائین- مگر اتنا یاد رکھنا کہ اب جو قمرن کی آنکھ

پہلے تو ایک تو زیادہ باتین نکرنے دینا۔ دوسرے کچھ پوچھنا نہ کچھنا کہ تو کہان رہی اور بیمار کیونکر ہوئی اور کہان بھاگ گئی تھی اور یہان کیونکر آئی۔ ان سب باتون سے قمرن کو خفت ہوگی اور دل اور کمزور ہو جائیگا بات بات پر تسلی دینا کہ دو دن مین اچھی ہو جاؤ گی۔ گھبرانے کی کوئی بات نہین ہی۔

نازو ۔ بہت اچھا۔ کسوطرح جان بچ جائے بس۔ مگر نواب کا احسان گردن سے اُتارسے نہ اُتریگا۔

آغا ۔ اچھا پھر وہ تو اچھے لوگ ہین ہی۔ اُسکے اچھے ہونے مین کون کلام ہی۔ اُنکی ریاست مین کون شک کر سکتا ہی بھلا ۔ وہ اچھے اُنکا خاندان اچھا اُنکے پڑوسی تک اچھے۔

اسنے مین قمرن نے ذرا کروٹ بدلی اور منشی اختر صاحب بھی تشریف لائے ۔ نازو جان کرسی پر بہن کے سامنے جا کر بیٹھین چھٹن صاحب اور آغا صاحب چق کے اسطرف تھوڑی دور پر فرش پر بیٹھے تھے ۔ اختر نے شربت انارین برف سے خوب ٹھنڈا کر کے کیوڑا ملا کر چاندی کے کٹورے مین پلایا اور رومال تر کے منھ پوچھا تو قمرن کے دل کو ذرا ڈھارس ہوئی ۔ دس پندرہ منٹ کے بعد اُسکے میلے کچیلے کپڑے اُتروا کر ململ کی ہلکی سی کرتی اور تن زیب کی سفید ڈھلی ہوئی ساری پہنا دی اور خوب سا عطر خس مل دیا۔

قمرن ۔ اُف ! اب جان مین جان آئی نواب ۔

نواب ۔ کچھ کچھ تسلی تو ہوئی ہو گی ضرور ۔

ق ۔ تسلی سی تسلی ۔!

نواب ۔ لوگاوری کھاؤ ۔ جو تاکیتھا کم ہی۔

ق ۔ کپڑے بدلنے سے بڑی تسکین ہوئی اور شربت پینے سے جیسے آنکھین کھل گئین ۔

نواب ۔ اسی لیے سفید اور ہلکی پوشاک پہنائی ہی ۔

ق ۔ ساری پہنا کے ہندنی ۔ بنا دیا ۔ اور ہلکی ہلکی ساری نے ہمین بڑا آرام دیا ۔

نواب ۔ اب شام کو کوئی پانچ بجے ڈاکٹر آئیگا ۔

ق ۔ ای ہی ڈاکٹر نگوڑا کیا کریگا ۔ حکیم کو بلواؤ ۔ اچھے تو ہم ہو ہی جاینگے ۔

نواب ۔ یہ کون بیماری ہی ۔ نینی تال کی بیماری یاد ہی ۔

نینی تال کا لفظ سنا تھا کہ قمرن کو پچھلی باتین یاد آگئین نواب کی وفاداری اور اپنی بیوفائی اور بیمروتی کے جدائی اور مان کو بُرا بھلا کہنا بہن سے لڑنا جھگڑنا اور گھر سے بھاگ جانا کل امور کی تصویر سامنے کھنچ گئی اور مارے شرم اور خفت کے کٹ گئی ۔ پیشتر تو بیماری اور غشی کی حالت اور سفر کے تکان اور ڈولی کے ہچکولون کے سبب سے بجز درد دل اور بیماری کے کرب کے اور کچھ یاد نتھا مگر اب جو ذرا ڈھارس ہوئی اور نینی تال کا لفظ سُنا تو سب باتین یاد آگئین گردن نیچی کر لی اور کچھ دیر بعد آہستہ سے کہا کہ (نواب یہان کسی کو آنے نہ دینا ۔ ہم کسی کو منھ نہین دکھا سکتے ۔ بس ہم اور تم اور یہ دو تین عورتین ہون اور کوئی نہو ۔ ہان باجی جان ضرور ہون ۔ بس تین چار آدمی ہون ۔

نواب ۔ اب تم کل باتین ہمارے ہی اوپر چھوڑ

ر خدا نے چاہا تو دو دن مین اچھی ہو جاؤ گی - ڈاکٹر کا
لاج تو تیر بہدف ہوتا ہی - پٹ پڑ ہی نہین سکتا -

قمرن - (آنسو ڈبڈبا آئے اور ضبط نکر سکی) نواب ہمارا
ل اُٹہا جاتا ہی -

اب - (سہولت کے ساتھ) قمرن جان - بھلا بڑے
ھ تسلی ہوئی - جیز تو حکیم اختر صاحب نے اچھی دی
ربت انار ین - کھٹے میٹھے انار کا شربت اور برف اور
بوڑا - عمدہ چیز ہی -

قمرن - پہلے تو بات نہین کیجاتی تھی - سمجھتی تھی کہ بس
ب مری اور اب مری - اب دم نکلا اور اب دم نکلا -
ان عاری تھی زندگی سے بیزار -

نازو - اور شربت پینے سے ؟

ن - دل ذری ٹھکانے ہوا - تسکین ہوئی - اب باتین
رتی ہون - پہلے تو بول نہین سکتی تھی - اسی طرح پر
ر طبیعت ٹھہر جائے تو جان مین جان آئے -

اب - دل پر صدمے کو اثر نہونے دو -

تر - اب ان باتون سے بھلا کیا مطلب نکل سکتا ہی
ر اور باتین کرو صاحب - مریض سے کبھی صدمے کا
ر ہی نہ کیجیے گا - دانا ہو کر نادان بنتے ہین حضور -

نازو نے یہ باتین سنکر نواب صاحب سے کہا کہ آپ
ل مین تو آتا ہی کہ باتون باتون مین حال دریافت کرین
کون بھگا لیگیا تھا وہ موئی مہری کہان گئی - کسنے
لا یا تھا مگر پوچھا نہین جاتا - شرم آئیگی کچھ سمجھ مین
ہین آتا اللہ جانے کسکے ساتھ بھاگ گئی تھی اُسنے
ر چھوڑ کیون دیا - ماندی ہو کے یہان کیونکر پہونچی -

ہمین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی خواب دیکھتا ہی
اور پوچھین تو اُنکے دل پر اور ایک صدمہ بیٹھے بٹھلائے ہو
اور اس بیماری مین کون پوچھے - ہمسے اتنی بیوقوفی البتہ
ہوئی کہ جو کہار ڈولی لیکے آئے تھے اُنکو روک نہ لیا - دھمکائے
جاتے تو کل حال صاف صاف بتا دیتے کہ ڈولی کہان سے
آئی اور یہ اُسپر کہان سوار ہوئین کسنے سوار کرایا مکان کا
پتا کسنے دیا - ہمسے یہ بڑی بیوقوفی ہوئی -

نواب صاحب نے کہا اصل حال یون ہی کہ ہماری
سمجھ مین نہین آیا کہ کسکی ڈولی ہی اور کون آیا ہی - اور
قمرن کا تو ذرا بھی خیال نتھا - ڈولی اُتری - سواری
اُتری - لوگون نے پوچھا تم کون ہو - کہان سے آئی ہو
اسکے بعد مین نے پہچانا - انکی ابتر حالت دیکھکر پہلے
عبرت ہوئی پھر رنج ہوا یہ ہوش کسکو تھے کہ ڈولی کا
حال دریافت کرے اور یہ بھی نہین معلوم تھا کہ قمرن
ڈولی پر آئی ہین یا کاہے پر آئی ہین - شاید سنا ہو
مگر اسوقت ہوش حواس درست نہ تھے -

نازو - تو پہچانا تم ہی نے تھا کہ قمرن ہین -

نواب - اور سب دنگ تھے کہ یہ ہی کون عورت ہمنے
پہچان لیا - مگر تھوڑی دیر کے بعد پہچانا -

نازو - وہ شکل صورت ہی نہین ہی - وہ رنگ روپ ہی
نہین ہی - وہ بات ہی نہین ہی -

نواب - کوئی دفعۃً پہچان ہی نہین سکتا کہ قمرن ہے
یا کوئی اور عورت ہی -

ادھر اختر اور جینٹلمن صاحب اور آغا محمد اطہر مین
قمرن کی علالت طبع کی نسبت باتین ہونے لگین -

اخترنے کہا ہماری راے مین انکو دق کی بیماری اور دق کا دوسرا درجہ ہی بلکہ تیسرا شروع ہوگیا ہے - نواب صاحب سے آپ لوگ کچھ نہ کہین - ڈاکٹر خود ہی آکے تشخیص مرض کریگا - مگر عارضہ بہت ہی طول کھینچ گیا ہی بچنا ذرا مشکل ہی - اختر کی اس تشخیص سے چھٹن صاحب اور آغا محمد اطہر نے بھی اتفاق کیا اور سب کی یہی راے ہوئی کہ نازو جان اور محمد عسکری سے اس امر کا ذکر نکیا جائے - اسکے بعد دنیا کے انقلاب پر کچھ دیر تک تذکرہ رہا کہ قمرن حماقت اور خود رائی اور اس شہری کے اغوا نے اسکی حالت کہان سے کہان پہونچائی - اور اب ہزارہان تکلیفین برداشت کرکے یہان آئی تو جان بلب - مدقوق اور چھیچھڑے لگے ہوے - اگر نواب صاحب نہ لڑتی تو یہ روز کا ہیکو دیکھنا نصیب ہوتا - یہ گفتگو ہوتی ہی تھی کہ نازو انکے پاس آئین پوچھا کیا باتین ہوتی ہین - آغا صاحب نے کہا ہم لوگ کہ رہے تھے کہ قمرن خدا جانے کیسکے ساتھ بھاگ گئی تھین -

نازو - ہم تو سرے ہی سے کہتے آئے ہین کہ اُسی برف والے لونڈے کے پھیر مین گئی - اُسی پر لٹو تھی -

آغا - ہان - ممکن ہی - کسی کے ساتھ بھاگی نہین تو گئی کہان تھی -

چھٹن - اور بھاگی تو عشق ہی مین بھاگی ورنہ یہان کس شی کی کمی تھی - اللہ کا دیا سب کچھ تھا - دولت ثروت - زیور - سواریان - نوکر چاکر - یہ - وہ - املاک - باغ -

آغا - اور اس سب پر طرہ خاطر داری اور محبت - سب سے بڑھا ہوا تو یہ تھا کہ دل سے نواب اسکو چاہتے تھے اور جان دیتے تھے مگر بدنصیبی - اگر اُس عورت باتون بہکایا بھی تو انکی عقل کو کیا ہوگیا تھا مگر خیر اب تو کمان جستہ و وقت از دست رفتہ کا نقشہ ہی - اب ہو ... ہوسکتا ہی اب یہی دعا ہی کہ کسی طرح لوٹ پوٹ کے بھی ہو جائین بس - وہی نواب ہین اور وہی قمرن ہونگی

نازو نے کہا دیکھو آغا اس چھوکری کی عقل ... پتھر پڑ گئے تھے - بھاگی اور آخر کو یہ نتیجا دیکھا کہ ... در پر آکے ٹھوکرین کھائین - مگر واہ رے نواب ... اُف تک نہ کی - دوسرا ہوتا تو اب ہرگز منھ نہ لگاتا ... صاحب نے کہا - (بھلا نواب صاحب کا سا شریف ایسی ... اُن اگلی باتون پر لحاظ کرسکتا تھا - وہ جو ہوا وہ ... یہ ہمدردی کا وقت ہی - گو اسمین شک نہین کہ قمرن ... بڑی احسان فراموشی اور نمکحرامی کی اور نواب صاحب ... دل کو بڑا ہی صدمہ پہونچایا اور بدنام جو ہوے وہ ... مگر انکی ریاست اسی کی مقتضی تھی کہ اس حالت ضعف ... مین سرپرستی کرین ہان اگر تندرستی کی حالت مین ... آتین تو ہم بھی نواب کو صلاح نہ دیتے - دو ایک روز ... قمرن خود بخود اُگل پڑینگی کہ کہان گئی تھین اور کیا ... گئی تھین اور کہنے کو تو کہ ہی چکی - اسی تقریر ... ثابت ہوگیا کہ سخت نادم اور اپنی حرکت ناشائستہ ... نہایت منفعل ہی -

نازو جب چاپ سنتی رہی جب آغا صاحب ... تقریر ختم کرچکے تو نازو نے آبدیدہ ہوکر بمنت پوچھا ... اب انکی صحت کی بھی کوئی امید ہی - کیونکہ ہمکو انکی ...

دیکھکر امید نہین ہوتی کہ یہ پنپ سکین- اور یون توخدا کی باتون کو خدا ہی سمجھے- ہم لوگ کیا سمجھ سکین-

چھٹن صاحب نے تشفی دی اور کہا تم ہر طرح مطمئن رہو- جسطرح شہزادیون کا علاج ہوتا ہو اُسیطرح انکا بھی علاج ہوگا اور دو دن مین پلنگ سے اُٹھ کھڑی ہونگی- ابھی آئی ہین اور سفید کپڑے بدلنے اور عطر ملنے اور شربت اور برف اور کیوڑے کے استعمال سے اتنی ہی دیر مین اسقدر فائدہ ہوا جب جسم کے علاج ہوگا تو کسقدر فائدہ نہوگا- شام کو ڈاکٹر آئیگا- اس ہفتے کے اندر ہی اندر نہ چلنے پھرنے لگین توسہی- یہ توکوئی ایسی سخت بیماری نہین ہوکہ علاج ہی نہو-

قمرن اس عرصے مین کوئی آدھ گھنٹے تک دل ہی دل مین کچھ سوچا کین اور خود بخود آنکھون مین اشک بھر آئے اور ضبط گریہ نہوسکا- نواب صاحب نے کہ سر بالین بیٹھے تھے سمجھانا شروع کیا کہ قمرن اس بیماری کو تم اب بڑھانا چاہتی ہو رونے دھونے سے عارضہ اور طول کھینچیگا اور طبیعت ہلکان ہوگی اور ضعف بڑھ جائیگا اور بیماری اور جڑ پکڑ لیگی- اسکے سوا اور کچھ نہوگا اور پھر علاج مین بھی بڑی دقت واقع ہوگی قمرن نے کہا ہم اپنی اس بیماری کو نہین روتے ہین- رونا اس بات پر آتا ہو کہ مجھ بدنصیب نے تم سے زود غا کھیلی اور اب مین پھر بیحیائی کا جامہ پہنکر تمھارے ہی در پر آئی- رونا تو اس بات کا ہو مگر کیا جانے میری بدنصیبی نے مجھے کیا کر دیا کہ عقل کی بات میری سمجھ ہی مین نہین آتی تھی- مین نے جو کیا اُسکا خوب پھل پایا- مگر تمکو مین نے صدمہ دیا اور بدنام کیا- اسکا البتہ قلق اور رنج ہو- مین تو اسی قابل تھی بلکہ اس قابل کہ ٹھوکرین کھا کھا کے اور ایڑیان رگڑ رگڑ کر جان دیتی اور- ع-

	نہ ملتا ٹاٹ کا ٹکڑا کفن کو	

نواب- قمرن اگر تم چاہتی ہو کہ ہم یہان سے چلے جائین تو یہ باتین کرو- ہم آپ ہی بھاگ جائینگے-

قمرن- تم سے چار آنکھین نہین کرسکتی-

نواب- ایک لفظ بھی اگر تمھاری زبان سے اب نکلا تو مین اُٹھ کے چلا جاؤنگا بس-

آغا- قمرن جان یہ کیا واہیات باتین بکتی ہو جی-

چھٹن- تم سب خیال اپنے دل سے دور کردو اور دل کو مضبوط رکھو کہ جھٹ پٹ اچھی ہوجاؤ- یہ فضول باتین جانے دو- ورنہ نواب صاحب اُٹھ کے چلے جائینگے- نازو سے باتین کرو- شام کو ڈاکٹر آئیگا اُس سے بولو چالو مرض کا حال بتاؤ- ان باتون سے بھلا کیا فائدہ-

نواب- اور نہین تو کیا-

نازو- قمرن بائی اور بیگی برف کا پانی دین پانی پی کر قمرن نے نواب سے کچھ باتین کین لوگ سمجھے کہ شاید کچھ اپنی دادی کا تذکرہ کرتی ہو اور اسکا حال دریافت کرتی ہو مگر معلوم ہوا کہ کچھ بہکی بہکی باتین کین جنکا سر نہ پاؤن- اس بے سرو پا تقریر کے جواب مین نواب نے بھی اناپ شناپ کچھ بکنا شروع کیا اور تھوڑی دیر کے بعد پھر غش آیا-

دو گھڑی دن رہے ڈاکٹر صاحب آئے- مرلفیہ کی

حالت دیکھتے ہی مایوسی ہو گئی مگر کسی سے ابھی کچھ کہا نہ سُنا۔ نبض دیکھی زبان دیکھی اور ایک آلے سے سینے اور پشت کا امتحان کیا اور ضروری ضروری باتین دریافت کر کے نسخہ لیا اور آغا صاحب کو علٰحدہ لے جا کر کہا کہ دق کا تیسرا درجہ ہی مریضہ کسی طرح بچ نہین سکتی دو چار روز کی مہمان ہی۔ مرض نے کام تمام کر دیا اب کھانے پینے کی روک ٹوک نہ کیجیے۔ جب ڈاکٹر صاحب رخصت ہونے لگے تو آغا صاحب نے اصرار کیا کہ اگر آپکے خلاف نہو تو کل سویرے خود بھی تشریف لائیے اور صاحب سول سرجن کو بھی ساتھ لیتے آئیے۔ کیونکہ اپنی طرف سے تو ہم کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھینگے آیندہ جو کچھ ہونا ہو گا وہ ہو گا۔

ڈاکٹر صاحب کو رخصت کر کے منشی اختر اور نواب محمد عسکری وغیرہ وغیرہ سے آغا صاحب نے ڈاکٹر کی راے بیان کی اور مشورہ کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ منشی اختر نے کہا کہ یہ تو بندہ عرض ہی کر چکا ہی کہ حالت مریضہ ردی اور مرض طبیعت پر غالب آگیا ہی۔ دوا کا کام اب نہین رہا۔ مگر یہ بھی فرض ہی کہ علاج مین کوتاہی نہ کیجاے میرے نزدیک اگر بڑے حکیم صاحب کو بھی بلا یا جائے تو مضائقہ نہین۔ علاج ڈاکٹر کا ہو اور نگرانی کے لیے بندہ اور حکیم صاحب ہون۔ اس راے سے سب نے اتفاق کر لیا اور دوسرے دن صبح کو ڈاکٹر صاحب مع سول سرجن آئے۔ حالت مریضہ دیکھکر سول سرجن نے بھی جواب دیا اور ڈاکٹر صاحب نے نسخے کو بحال رکھا تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب تشریف لائے نبض دیکھی دیر تک حال دریافت کیا اور نسخہ لکھا اور کہا جب ضرورت ہو تب مجھے مریضہ کے حال سے اطلاع دیجیے گا۔ اور آخر مین طرف مخاطب ہو کر کہا کہ آپ تو خود ہی واقف ہین حال جیسا ہی وہ ظاہر ہی۔ اب انمین کچھ نہین ہی۔ چند روز شاید ادویہ کے ذریعے سے نکال لیجائین ورنہ اب خاتمہ سمجھیے۔ آخری درجہ تپ دق کا بھی آخری درجہ ہی مسکنات دیجیے۔ اور بس۔ دوا اب کیا کر سکتی ہی ہان دس نہین بارہ روز سہی۔ چار نہین پانچ دن سہی عارضہ طول کھینچ گیا ہی۔

ڈاکٹر یعنی اسسٹنٹ سرجن نے جواب دیا سول سرجن نے جواب دیا حکیم صاحب نے جواب دیا۔ اور اختر پہلے ہی جواب دیچکا تھا۔ گھر بھر کو معلوم ہو گیا کہ قمرن کے آخری دن ہین۔ نازو سے البتہ کسی نے بیان نہین کیا مگر آثار سے وہ بھی تاڑ گئی کہ اُمید زیست کم ہی چونکہ نازو وہان اکیلی گھبراتی تھی نواب صاحب نے اُس سے دریافت کیا کہ جسکو کہو اُسکو بلا دون تمھارے پاس کوئی گوئیان آجائے تو ذرا تمھارا دل لگے۔

نازو۔ ہان مُنی کو بلا دو۔

نواب۔ ابھی بلواتا ہون۔ ایک آدمی اُسکا مکان جانتا ہی۔

نازو۔ مگر کہنا قمرن کے آنے جانے کا حال نہ بیان کرے

نواب۔ تمھاری طرف سے پیغام جائیگا بس۔

نازو۔ فقط اسقدر کہو کہ نازو جان نے بلایا ہی اور اُسکے ہمراہ آئین۔ پاؤن پیدل نہ آئین۔

آغا۔ گاڑی بھیجدو۔ جیکے سے بیٹھی چلی آے۔

کاۓ کان سنیگا بجی ان اور ڈھنڈھورا

پیسکو پٹواؤ۔

و۔ اُسکے یہان کوئی کہنے والا نہین ہی جی

بھوٹون سُنے تو سیجون چلے

خدمتگار کو نواب صاحبنے روانہ کردیا اور کہا

سے بی منی کو جاکے بُلا مگر خبردار یہ نہ کہنا کہ

کام کے لیے بُلایا ہی۔ کوئی ضروری کام ہی

ابھی چلیے۔ اور بس سوا کے لے آؤ۔

خدمتگار جاکے بُلا لایا۔ لو تو نازو سے دلی محبت

سنتے ہی کپڑے بدے سوار ہوکر آئی پہلے

اب صاحب سے ملاقات کی انھون نے کان مین

کہ تمھاری گوئیان نازو بیسکو بلایا ہی۔ قمرن پھر آ گئی

بس آئین۔ قمرن کا نام سُنی سخت متحیر ہوئی اور

پہلے اسکو یقین نہین آیا اوب سُنا کہ علیل ہی تو افسوس

ہوا۔ اسکے بعد نازو سے ورا ابھی قمرن کے

پلنگ کے پاس نہین آئی دور سے دیکھا کہ قمرن

لیٹی ہوئی ہی۔ نازو اور منی وہ جاکر بیٹھین اور باہم

یون باتین کرنے لگین۔

نازو۔ بہن کا حال تو اچھا نہین معلوم ہوتا ہی۔

منی۔ اللہ پر بھروسا رکھو وہ بڑا مالک ہی۔

نازو۔ اُسکے سوا اور کسکا بھروسا ہی۔ اُسکا وہ سریا

کوئی نہین ہی۔

منی۔ یہ آئین کب۔ اور کہان سے آئی

کہان سے ہی۔

نازو۔ نہ اُسنے بتایا او ہمنے پوچھا۔

منی۔ خوب کیا۔ ہی ہی کس رنگت کا کیا ہو گیا۔

نازو۔ کہین اچھی طرح اُٹھ کھڑی ہو بہن۔

منی۔ اللہ مین سب قدرت ہی۔

نازو۔ تم نواب سے اپنی طرح پر پوچھو۔ ہم سے وہ

چھپاتے ہین۔

منی۔ اب دن رات اسی فکر مین نہ رہو کہ فلانا چھپاتا

ہی اور ڈھمکا نہین بتاتا۔ اس سے کچھ مطلب نہ رکھو

بس اللہ سے دعا مانگو اور خدمت کرو۔

نازو۔ اچھا ہوا تمکو بلا لیا۔ یہ ایک ڈولی پر سوار ہوکے

آئی اور کہار ڈولی رکھ کے اُسکو اُتار کے چلے گئے۔

منی۔ اُدئی۔ اور آئے کہان سے تھے۔

نازو۔ وہ تو ٹھہرے ہی نہین۔ بس سواری اُتاری

اور ہوا ہو گئے پیچھے پھر کے دیکھا بھی نہین۔

منی۔ اجی کہار گئے جو لُچے مین۔ یہ اچھی ہو جائین

بس۔ اور لسنے ابھی کچھ ذکر نکرنا۔ خبردار! جو کچھ کہین

بھی تو ٹال جانا۔ جانو سُنا ہی نہین۔

نواب صاحب نے اشارے سے نازو کو بلا کر قمرن کے

سرھانے کرسی پر بٹھایا اور کہا تم ذرا بیٹھو مین آتا ہون اور

منی کو اشارے سے علیحدہ لیجا کر کہا کہ بی منی قمرن کی

کیفیت سے ابھی تم کاہیکو واقف ہوئی ہو گی کہ ان کا

کیا حال ہی اُسنے کہا۔ حضور خدا پر بھروسا رکھیے مگر یہ تو

ظاہر اسباب معلوم ہوتا ہی کہ انکی بیماری بڑھ گئی اور غور

کرنے والا بھلا کون تھا کہ غور اور پرداخت کرتا۔ بس اس سے

اور بھی مرض دن دونا بڑھتا گیا۔ چلو اتنا ہی اچھا ہوا

کہ یہان تک آ گئی۔ اب جم کے علاج ہو گا۔ مرد

اُٹھ اُٹھ کھڑے ہوے ہین - جب تک دم مین دم ہی تب تک انسان دوڑ دھوپ بھی کرتا ہی اور تب تک امید بھی رہتی ہی - کوئی گھبرانے کی بات نہین ہی -

نواب صاحب نے انکو سمجھایا کہ نازو کی تشفی ہی کرتی رہنا تاکہ وہ گھبرا نہ اُٹھے - ابھی کم سن ہین - اور بیماریان بھلا انھون نے کہان دیکھی ہونگی - نوابصاحب نے اس تقریر کے بعد کہا کہ مین ذرا باہر جاتا ہون اور تم آغا صاحب سے باتین کرو - آغا صاحب نے کہا خوب ہوا کہ تم یہان آگئین -

منی - ہم خدمت کرنے کو حاضر ہوے ہین -

آغا - ضرور - تمھاری تو ضرورت بھی تھی -

مہراج - اب تم انکی بیماری تک جانے نپاؤگی - اتنا یاد رہے دن رات یہین رہنا ہوگا - بس خدمت گر

منی - اے حضور یہ کچھ آپ کے فرمانے کی بات ہی - وہ جو آپ نہ کہتے تو کیا مین چلی جاتی - مین اب یہان سے ہلنے والی نہین ہون - یہ موقع ایسا ہی کہ مین ٹال کے ادھر اُدھر چلی جاؤن اور پھر کسی کی نوکر نہ چاکر - نہ کسی کی تابعدار - نازو جان کو تن تنہا چھوڑ کر گھر مین جاکے چھپ رہون بھلا یہ کون بات ہی - لڑکپن سے ایک جگہ رہے - کھیلے کودے لڑے جھگڑے - اسنے دونون کی جان پہچان ایک جان دو قالب -

اب سنیے کہ ایک روز قمرن نے اپنا حال خود کہہ سنایا مجھے اس نگوڑی مہری نے ستیاناس کیا - ہاے کہین کا بھی نہ رکھا سیر باغ دکھانے لیگئی کہ برف والے انڈے سے کھاؤنگی مین تو اسپر جان دیتی ہی تھی پھسل گئی اور باتون باتون مین ہنس گئی - ہاے مین نے اپ پاؤن مین اپنے آپ کلہاڑی ماری اسمین کسی کا قصور ہی - اس کمبخت برف والے فضلے سے اُنے جو کہ زیور سب اُتار کے لیا اور مجھے کہین کا نہ رکھا آبرو لی اور دولت کی لُٹ کھائی اور پھر دھتا بتایا مجھ بخبتون جلی کی قسمت مین یہی بدا تھا - پہلے کچھ دن چین سے - جب زیور پر ہاتھ ڈالا تب مین نہ سمجھی کہ اسکا انجام کیا ہوگا - رفتہ رفتہ سارا زیور اپنا مال بلکہ اپنے باپ کا مال بنا لیا - کیا معلوم بیچا کسی کو دیدیا کہ گھر میں رکھ لیا - مجھے بالکل مفلس اکیلے بنگا کر دیا اب مجھے رہنے بھی نہین بن پڑتی کہ جیسا کیا ویسا پایا - مجھے یقین ہوگیا تھا کہ اسنے میرا زیور اسی غرض سے اُتار لیا کہ بیچ کے گلچھرے اڑائے اور کچھ اپنے گھر رکھے - اب میرا سارا زیور لے لیا تو حکمرانی کرنے لگا - کہان وہ ناز سہنا تھا کہان ناز اُٹھانے پڑے - ہوتے ہوتے نوبت یہانتک کہ مار پیٹ بھی شروع ہوئی - اب ہم پٹنے بھی لگے بدن پر کبھی پھول کی چھڑی بھی نہین پڑی تھی اب مار کھانے لگے - پھر اسکے بعد ایک دن ایک زمیندار کے ہاتھ یہین دو سو روپے کو بیچ ڈالا - اسکے پاس دس دن رہی - اسنے بھی چھوڑ دیا - وہ اپنی جورو سے بہت ڈرتا تھا - جب اسکی جورو نے اسپر سختی کی تو اسنے چھوڑ دیا گاؤن کے چار لونڈے جو مجھپر لٹو تھے اُنھون نے گھیرا - آخر ان سب بختیون سے تنگ ایک روز مین نے قصد کیا کہ کنوئین مین کود پڑون

بس اُسی دن سے بیمار پڑی اور ایسی علیل ہوئی کہ اُٹھنے بیٹھنے کی طاقت بھی نہی۔ ایک بیچارے ٹھاکر نے جو بوڑھا آدمی ہی رحم کھا مجھسے کُل حال دریافت کیا اور ڈولی کر دی اور کہار دن سے کہا جہاں یہ کہین وہان انکو آرام سے پہونچا دو اور اک روپیہ مجھے خرچ کے لیے دیا۔ اس ایک روپیے کو ہیزار غنیمت سمجھی کیونکہ دمڑی ٹکے کو محتاج تھی۔ راستین ڈولی کے ہچکولون سے غش پر غش آتا تھا مگر نہ کو فریاد سننے والا تھا نہ داد دینے والا۔ کہار بھی چاہتے تھے کہ یہ مر جائے تو کسی گڑھے مین اسکو ڈھکیل دین اور سبکدوش ہو جائین مگر تمہارے بڑے بھلے تھے کیونکہ اگر مجھے کہین [illegible] پٹک کے چلے جاتے تو مین کیا کر لیتی خدا خدا کر کے تمہارے در تک پہونچی۔ گو بیحیائی مین تو شک [illegible] مگر مٹی تو نہ خراب ہو۔

اس تقریر کو کل حاضرین غور سے سُنا کیے۔ نازو بیچ بیچ مین کبھی کبھی روتی جاتی اور کبھی آنسو پونچھکر دل کو ڈھارس دیتی تھی۔ نواب صاحب کا دل بھی قمرن کی باتین سُنکر بھر آتا تھا محمد اطہر اور ممن اور چھٹن صاحب اور مسخرہ منشی مہراج بلی سب بہ نظر حیرت سنا کیے اور دست بہ دست ملا کیے۔ اُس روز سب کو یقین ہو گیا کہ اب یہ بچ جائیگی کیونکہ چہرے پر جو بیشتر مُردنی چھائی ہوئی تھی وہ اب کسی قدر سُرخی سے بتبدل ہو گئی باتین بھی اچھی طرح سے کین اور ہوش حواس درست تھے اور کھانا بھی اچھی طرح کھایا اور تکیے سہارے سے اُٹھ کے بیٹھتی تھی۔ ان باتون سے لوگون کو بڑی ڈھارس ہوئی کہ بیماری جو خبیث کی طرح چمٹی تھی اب رفتہ رفتہ کم ہوتی جاتی ہی۔

نواب۔ اب آج مزاج کا کیا حال ہی قمرن جان۔

ق۔ آج سب روزون سے اچھے ہین طبیعت ذرا بحال ہی۔

چھٹن۔ فتح ہی۔ بیماری کا اب نام نہ لیجیے۔

ق۔ دیکھو اللہ ہی اور نواب کی نیک نیتی۔ ہم تو روسیاہ ہین۔ بیحیائی کا جینا جی کے اور بیحیائی ہوگی

آغا۔ کیسی باتین کرتی ہو۔

ق۔ ہم سچ کہتے ہین۔ بیحیائی سے جیے تو کیا۔

نواب۔ اب کچھ کھانے کو اسوقت جی چاہتا ہو۔

نازو۔ انار کے دو ایک دانے دون۔

ق۔ ہان انار کھانے کو بہت جی چاہتا ہی۔ مگر میٹھا انار ہو۔ ذری دیکھ کے توڑنا۔ ایسا نہو کہ دانت کھٹے ہو جائین اور کھانا نہ کھایا جائے۔ اُس روز قمرن کی طبیعت بہت بحال رہی اور دس گیارہ بجے کے وقت مہراج بلی اور نازو سوار ہو کر گھر چلی گئین اور شب کو خلاف معمول قمرن کو اچھی طرح سے نیند آئی اور تڑکے اُٹھین تو بہت بشاش اور خوش تھین۔

نواب۔ آج تو طبیعت اچھی ہی۔

قمرن۔ بالکل۔ اب ہم اچھے ہو گئے۔

نواب۔ شکر خدا۔

قمرن۔ دوا نے بڑا فائدہ کیا۔

ماما۔ حضور کی باجی جان نے مہری بھیجی ہی ا

حال دریافت کیا ہی کہ رات کو مزاج کیسا رہا اور اب اسوقت کیا حال ہی-

قمرن- مہری کہدینا کہ رات کو اچھی طرح سے نیند آئی اور بے چینی ذرا بھی باقی نہین رہی اور اسوقت بھی مزاج اچھا ہی-اور بلایا ہی- دونون کو کہنا کہ بلایا ہی (نواب سے) منی رات کو یہین رہی تھین ہم تو سوگئے تھے تمنے انکی کچھ خاطر بھی کی-

نواب- بی منی جوان عورت ہین انکی تواضع اور خاطر اس سے بڑھکر اور کیا ہوتی کہ ہمنے اپنے کمرے مین انکو ایک مسہری خالی کردی-

قمرن- (مسکراکر) تم تو دل لگی کرتے ہو-

منی- مین قمرن کے پلنگ کے نیچے سوئی تھی-

قمرن- پانی مرتا ہی کچھ کچھ-

منی- جی بجا ہی-

نواب- آج کیا کھاؤگی منی-

منی- حضور ہماری بہن اچھی ہوجائین تو ہمکو گویا لاکھون روپیے ملگئے-

نواب- اب اچھے ہونے مین کیا باقی رہا ہی-

قمرن- اب ہم اچھے ہوگئے بہن- بس آج سے ہمین اچھا ہی سمجھو-

نو بجے کے قریب نوا اور مہراج بلی آئے اور ساڑھے نو بجے انہون نے نبض دیکھی تو باہر جاکر نواب چھٹن صاحب سے کہا کہ بھائی صاحب جس طرح چراغ گل ہونے کے وقت ذرا تیز ہو جاتا ہی اسی طرح یہ بات کو قمرن کی کیفیت تھی بارہ بجے صاحب سول سرجن بلائے گئے کیونکہ ۱۱ بجے کے بعد سے طبیعت نے دفعتہ پلٹا کھایا- اور ایک نہین بجنے پایا تھا کہ نازو کے بین اور شور و شیون سے اہل محلہ کو معلوم ہوا کہ قمرن راہی ملک بقا ہوئین-

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد و المنۃ کہ کتاب ہمیشہ بہار جلد دوم سیر کہسار ماہ فروری ۱۸۹۰ع مین تمام ہوئی